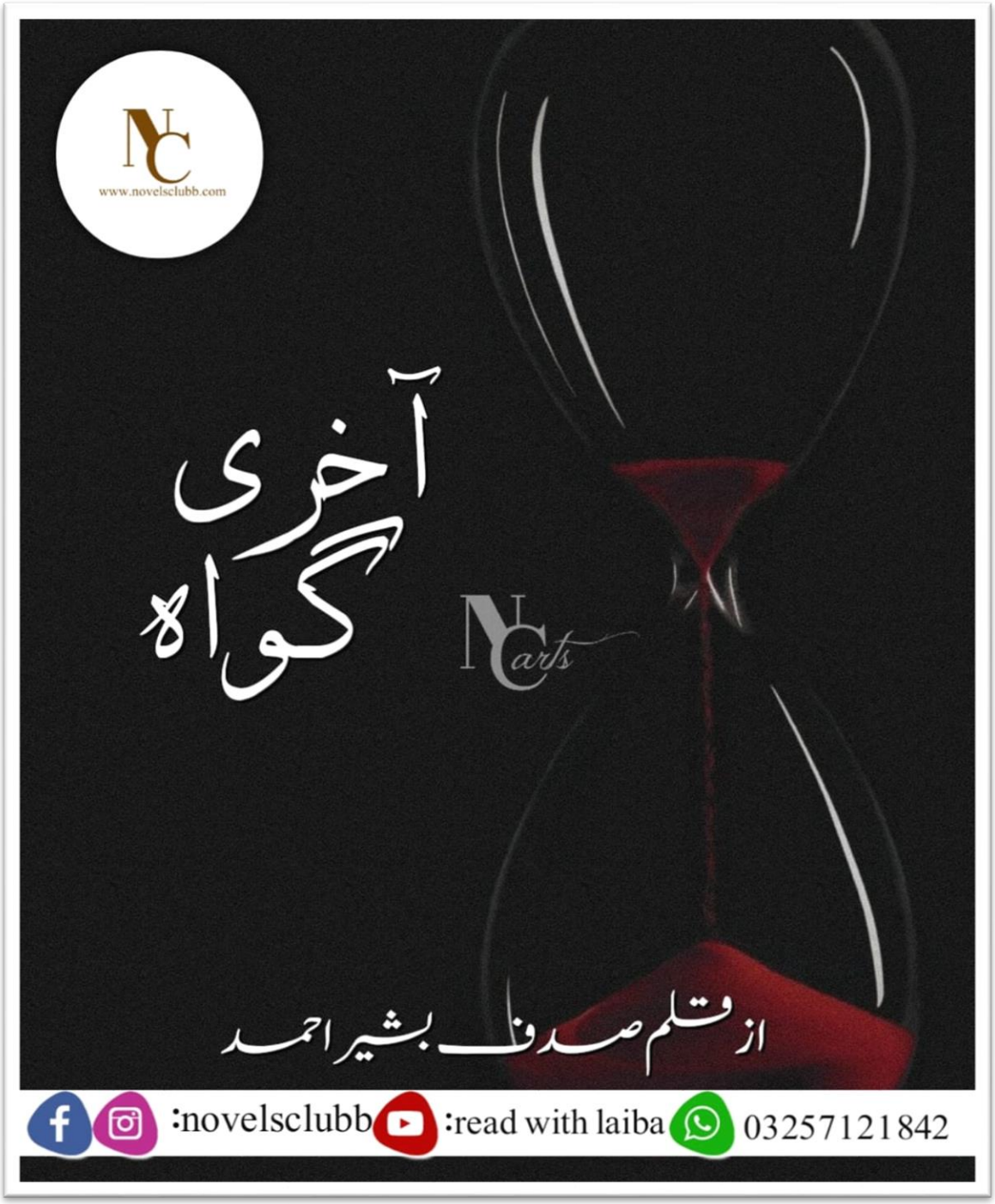
www.novelsclubb.com
آخری گواہ
از قلم صدف بشیر احمد
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

آخری گواہ

از قلم

صدف بشیر احمد

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

آخری گواہ میرا پہلا ناول ہے۔۔اس کہانی میں مختلف موضوعات زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔۔عام موضوعات جن پر اکثر توجہ نہیں دی جاتی اور پھر بلا آخر وہ معاشرے کا ناختم ہونے والا ایک ناسور بن جاتے ہیں۔۔اور پھر وہ دیمک کی طرح کام کرتے ہیں۔۔خوشحالی جب تک کھوکھلی ہو جاتی ہے تب تک کسی کے وہم و گمان میں بھی ان موضوعات کا خیال نہیں آتا۔۔بس ایسے کچھ توجہ طلب موضوعات تحریر کیے گئے ہیں۔۔بعض اوقات ہماری لاپرواہی زندگی بھر کے پچھتاوے کا سبب بن جاتی ہے۔۔اور زندگی بھر کے پچھتاوے سوائے بے سکونی کے کچھ نہیں۔۔عام سی کہانی ہے مگر کوشش یہی کی گئی ہے مثبت اسباق کی اچھی چھاپ تمام قارئین کے دلوں پر نقش ہو جائے۔۔پہلی کاوش ہے اور الحمد للہ میں نے تو اس سفر میں بہت کچھ سیکھا۔۔آخری گواہ لکھتے ہوئے میں خود بھی نئی معلومات اور

اسباق سے متعارف ہوئی تھی۔۔آخری گواہ میرے لیے صرف ایک کتاب نہیں بلکہ میرا وہ خواب ہے جو آج اپنی تعبیر حاصل کر چکا ہے۔۔کتاب بنانا کوئی آسان امر نہیں۔۔مگر جو مشکلات سے لڑ کر ملے وہی تو حقیقی کامیابی کہلاتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آخری گواہ کتاب کے متعلق کچھ معلومات

آخری گواہ میری پہلی کاوش ہے۔۔کچھ اسباق جو مجھے میرے قرآن پاک نے پڑھائے اور سکھائے ہماری زندگی کے حوالے سے۔۔میں نے کوشش کی ہے وہ قارئین تک رسائی حاصل کر لیں۔۔

یہ مختلف موضوعات پر مبنی ایک عام کتاب ہے۔۔

آخری گواہ آزمائش میں صبر سکھاتی ہے۔۔

آخری گواہ دوستی کا معنٰی سمجھاتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آخری گواہ تربیت پر توجہ کا کہتی ہے۔۔

آخری گواہ اولاد پر بھروسے کی بات کرتی ہے۔۔وہی بھروسہ جو والدین اپنے بچوں میں اپنے لیے تلاش کرتے ہیں۔۔

آخری گواہ معاشرے میں پھیلی کچھ برائیوں کی حقیقت دکھاتی ہے۔۔

آخری گواہ معاشرے کے تلخ حقائق بتاتی ہے۔۔

آخری گواہ ہمیں اپنی حدود بتاتی ہے۔۔

آخری گواہ محبت سکھاتی ہے۔۔

آخری گواہ احساس کے رشتوں کی قدر سکھاتی ہے جن سے ہمارا کوئی خونی رشتہ نہیں مگر خلوص بہت معنی رکھتا ہے۔۔

یہ کہانی میں نے تب لکھی جب مجھے لگا کہ اللہ تعالیٰ سے جب ہم کہتے ہیں نا کہ مجھے کامل ایمان سے نوازیں تو اللہ تعالیٰ کچھ آزمائشوں سے گزارتا ہے۔۔

جب ہم ایمان کی مضبوطی کا دعویٰ کرتے ہیں تو یقیناً آزمائے بھی جاتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

بالکل ایک خالی گھڑے کی مانند جسے ہم ہلکی ٹھونک لگا کر مضبوطی کا معائنہ کرتے ہیں۔۔اللہ تعالیٰ بھی ایسے ہی ایمان کا امتحان لیتے ہیں۔۔

اس کتاب میں کچھ ایسا ہی ہے

میں اس سے زیادہ اکسپلین نہیں کر سکتی ہوں مگر وہ چیزیں جو معاشرے میں ناپید ہو رہی ہیں ان کا ذکر ہے۔۔

شکریہ

www.novelsclubb.com

انتساب

میرے محترم والدین کے نام

آخری گواہ صدف بشیر احمد کی محنت کے نام

میری سیلف موٹیویشن کے نام

کچھ کر دکھانے کا عزم رکھنے والی ہر عام لڑکی کے نام

بلوچستان کی ہر بیٹی کے نام

ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے فرائض نبھانے والی تمام عظیم عورتوں کے نام

آزمائشوں میں صبر کا دامن تھامنے والوں کے نام

آخری گواہ کامل یقین کے مسافروں کے نام

میری حوصلہ افزائی کرنے والی تمام دوستوں اور محترم اساتذہ کے نام

www.novelsclubb.com

آخری گواہ مجھ پر یقین رکھنے والے تمام افراد کے نام جن کا یقین میری طاقت بنا

****

**

کہتے ہیں کراچی روشنیوں کا شہر ہے۔۔جہاں بہت ساری زندگیاں اس روشنی میں جگ مگ کرتی نظر آتی ہیں تو کہیں اس شہرِ کراچی میں کچھ ایسے پسماندہ علاقے بھی ہیں جہاں ایسی بہت سی تنگ و تاریک گلیاں ہیں جہاں آج بھی کچھ معصوم لوگوں کی زندگی اسی اندھیر نگری کے دلدل میں کہیں دھنس سی گئی تھی۔۔ان ہی تنگ و تاریک گلیوں میں بہت سے ایسے قصے مدفن ہیں جنہیں کوئی کریدنا نہیں چاہتا تھا۔۔وہ بھی ایسی ہی ایک تاریک گلی تھی جہاں وہ بہت سست روی سے چل رہا تھا جیسے جسم میں جان ہی باقی نا ن رہی ہو۔۔کچھ خوف تھا تو کچھ مجبوری بھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ مجبوریاں بھی انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہیں۔ بعض اوقات یہ صحیح اور غلط میں " تمیز کرنے کی طاقت و قوت بھی چھین لیتی ہیں۔۔ یہ مجبوریاں تو اتنی بے رحم ہوتی "ہیں کہ انسان کے شوق تک کھا جاتی ہیں

پس منظر میں کہیں دور سے کسی ریڈیو پروگرام میں عابدہ پروین کے صوفی کلام کی ہلکی مگر مدھر سی کوئی دھن سنائی دے رہی تھی۔۔

تو نے دیوانہ بنایا تو میں دیوانہ بنا

اب مجھے ہوش کی دنیا میں تماشا نا بنا

www.novelsclubb.com

ذوقِ بربادی دل کو بھی نا کر تو برباد

دل کی اجڑی ہوئی بگڑی ہوئی دنیا نا بنا

تو نے دیوانہ بنایا تو میں دیوانہ بنا

تو کہیں دور کسی بھٹی میں پکتی ہوئی اینٹوں سے آلودہ دھواں اٹھ رہا تھا جو آسمان تک اٹھتا اور فضا میں کہیں تحلیل ہو جاتا تھا۔۔ایسے محسوس ہوتا تھا کہ لالچ، حرص و ہوس کی بھوک سے زندگیاں بھی جیسے خاموشی سے یوں ان تنگ و تاریک گلیوں میں گھٹ رہی ہیں اور پھر آلودہ دھویں کی مانند تحلیل ہو جاتی ہیں۔۔ناں کوئی نام و نشان نا کہیں باقیات۔۔

وہ نوجوان ست رفتار سے چلتے ہوئے ایک شیلٹر کے بنے دروازے تک آکر رک گیا۔۔اس نے دستک دینے کے لیے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔۔ جیسے دروازہ کھولنے والا وہ شخص اس آنے والے نوجوان کے ہی انتظار میں دروازے پر پہرا دے رہا ہو۔۔

آگیا تو؟ تیرا ہی تو انتظار تھا۔۔ بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے" دروازہ کھولنے والے نے جیسے اس کا طنزیہ مذاق اڑایا۔۔

اس دروازہ کھولنے والے لڑکے کے حلیے کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے کئی روز سے نہایا نہیں ہو۔۔میلے کپڑے، ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو چہرے پر مندمل ہوئے کچھ پرانے زخموں کے نشانات خاص کر پیشانی پر بھورے رنگ کا ایک واضح نشان تھا۔۔

چل اندر آجا" دروازہ کھولنے والا لڑکا ایک طرف کو ہٹ گیا اور اسے اندر جانے کا" راستہ دیا۔۔

پیچھے آجا میرے اور خبردار جو کسی بھی قسم کی ہوشیاری یا چالاکی کرنے کی کوشش" کی تو میں تیری یہ نازک گردن مروڑ دوں گا۔۔شیر انام ہے میرا اور اگر میرا دماغ گھوم گیا تو چھوڑتا نہیں میں کسی کو۔۔آئی سمجھ؟ شیر اچلتے ہوئے اس لڑکے کو اپنی دہشت کا خوف بھی دلا رہا تھا۔۔کہیں باہر جا کر یہ لڑکا ان کے لیے مصیبت ہی ناں بن جائے۔۔

****

**

شہرِ کراچی کی سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔۔سب اپنی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔۔لوگوں کے بہتے ہجوم میں کوئی رزق حلال کمانے کے لیے مشقت کرتا نظر آرہا تھا تو کہیں سے وقفے وقفے سے ریڑھی بانوں کی مختلف آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔

آج وہ کورٹ جانے کے لیے مکمل تیار اپنی کار میں بیٹھا کار کی کھڑکی سے باہر کے مناظر کو بھی بغور دیکھ رہا تھا اور آہستہ رفتار سے کار چلا رہا تھا کیونکہ ٹریفک بہت زیادہ تھا۔۔اس کی نظر ایک بوڑھے ضعیف ریڑھی بان پر پڑی۔۔جس کی ریڑھی پر پھل رکھے ہوئے تھے۔۔وہ مکھیوں سے بچاؤ کے لیے وقفے وقفے سے ان پھلوں پر ایک کپڑا پھیر دیتا تھا۔۔پھل باسی ہو گئے تھے۔۔مگر وہ پھر بھی اس امید کے ساتھ

اس تپتی دھوپ میں یہاں بیٹھا ہوا تھا کہ کوئی تو ان پھلوں کو خرید لے گا۔۔چار پیسے مل جائیں گے۔۔

رزق حلال کمانا آسان نہیں۔۔مگر حلال میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھی ہے۔۔وہ اگر کم مقدار میں ہو تو بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔۔برکت کا مطلب کسی چیز کی مقدار کا زیادہ ہو جانا نہیں بلکہ کسی کم چیز کا بھی آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہونا یا آپ کو اس کم سے فیض نصیب ہونا ہی برکت کے حقیقی معنیٰ ہیں۔۔ بیشک ایمان والے حلال روزی کماتے ہیں اور کم مقدار میں بھی اپنے ربّ کے شکر گزار ہوتے ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ یہ سب دیکھتے ہوئے کار آگے بڑھا رہا تھا۔۔پھر سگنل پر کار روک دی۔۔اتنے میں ایک بچہ بھاگتا ہوا آیا اور اس کی کار پر کپڑا پھیرنے لگا۔۔کار کے شیشے صاف کرتے ہی وہ چل کر اس کی کار کی کھڑکی کے پاس آیا۔۔بچے نے کار کی کھڑکی پر ہلکی

سی دستک دی تو اس نے کھڑکی کا شیشہ نیچے اتار دیا۔۔بچے نے پھرتی سے اپنا ہاتھ کھڑکی پر ٹکا دیا۔۔

صاحب پیسے" بچے نے اپنی تھیلی آگے کر دی۔۔اس شخص نے مسکراتے ہوئے" کچھ پیسے اور ایک چاکلیٹ بچے کی ہتھیلی پر رکھ دیئے۔۔اتنے میں ٹریفک کی سبز بتی روشن ہوئی۔۔وہ کار آگے بڑھا کر لے آیا۔۔

کچھ دور جانے کے بعد ایک دوسرا چھوٹا بچا دور سے اس کی کار کی جانب بھاگتا ہوا آیا جسے دیکھ کر اس نے سپیڈ ذرا کم کر دی اور کار کو ایک طرف سڑک سے ہٹا کر روک دیا۔۔کار کی کھڑکی کا شیشہ نیچے اتار کر اس پر اپنی کہنی ٹکا دی اور بغور اس بچے کو دیکھنے لگا۔۔جس کی عمر لگ بھگ نو یا دس سال تھی۔۔

صاحب! یہ پھول لے لو" وہ بچہ کھڑکی کے پاس آ کر رک گیا اور پھول اس کی" طرف بڑھا دیئے۔۔

یہ پھول تم مجھے کتنے میں دو گے ؟اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔"

صاحب جی ! بیس روپے کا ایک یہ والا گلدستہ "اس بچے نے ایک گلدستہ جس میں "
(تین گلاب کے لمبی ڈنڈی والے پھول جو کہ ایک ساتھ جڑے ہوئے تھے ایک
چھوٹے سے گلدستے کی مانند)اس کی جانب بڑھا دیئے۔۔

اچھا !اور یہ سارے گلدستے کتنے میں دو گے ؟اس نے بچے کے دوسرے ہاتھ میں "
تھامے ہوئے باقی گلدستوں کی جانب آنکھ کے اشارے سے پوچھا۔۔

یہ سارے ؟وہ حساب کرنے لگا۔۔دو سو میں دوں گا "وہ بولتے ہوئے پھول اس "
کے آگے کر رہا تھا۔۔

چلو تو پھر ایسا کرو یہ سارے پھول تم مجھے دے دو "مسکرا کر کہتے ہوئے اس نے "
سارے پھول اس بچے کے ہاتھ سے تھام لیے۔۔والٹ نکال کر اس میں سے پانچ
سو کا نوٹ نکالا اور اس بچے کو دے دیا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لیں جی ہو گیا آپ کا حساب؟اس نے بغور بچے کے تاثرات دیکھے۔۔"

نہیں صاحب جی! یہ تو آپ نے پنج سو دے دیئے ہیں۔۔میرے پاس تین سو کے " چھٹے پیسے نہیں۔۔آپ مجھے دو سو کے چھٹے والے پیسے دے دو" وہ بچہ بال کھجاتا ٹوٹی پھوٹی اردو زبان میں بول رہا تھا۔۔

تم یہ پورے پانچ سو رکھ لو" مگر بقایا رقم گھر جا کر ماں کے حوالے کرنا"اس نے " مسکراتے ہوئے اس بچے کو دیکھا۔۔

ہیں؟ سچی پورے پنج سو رکھ لوں؟اماں تو بہت خوش ہو جائیں گی" وہ بچہ خوشگوار " حیرانگی سے تصدیق کر رہا تھا۔۔

ہاں جی! اس نے کہتے ہوئے اپنی سائیڈ پر رکھے چاکلیٹ باکس سے ایک چاکلیٹ " نکال کر اس بچے کی جانب بڑھا دی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ بھی تمہاری ہوئی۔۔ ٹھیک ہے؟اس نے مسکراتے ہوئے چاکلیٹ اس کی" طرف بڑھادی۔۔بچے نے اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ لے لی اور گردن کو زور زور سے اثبات میں ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔۔وہ بچہ بے شمار گاڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے واپس اسی بہتے ہجوم میں کہیں گم ہو گیا۔۔

اب ان پھولوں کو اپنے خوبصورت پھول تک پہنچانا ہو گا"گلاب کے تازہ پھولوں" کے گلدستوں کی مسحور کن خوشبو سونگھتے ہوئے اس نے خود کلامی کی۔۔

ایک دلکش مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔ مسکراتے ہوئے پھولوں کو احتیاط سے بیک سیٹ پر رکھ دیا۔۔یہ نازک پھول اسے خوش کر دیتے ہیں۔۔وہ خود بھی تو ایک پھول کی مانند تھی۔۔ مسکرا کر سوچتے ہوئے اس نے سر جھٹک کر کار اسٹارٹ کی اور کورٹ کے لیے روانہ ہو گیا۔۔

ذکر تیرا ہی چل رہا تھا

یوں ہی نہیں مسکرائے ہم

****

**

شیر ا اس نوجوان لڑکے کو ایک بڑے سے کمرے میں لے کر آیا۔۔ جہاں پہلے ہی کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔۔ درمیان میں ایک بڑی ٹیبل رکھی ہوئی تھی جس کے ارد گرد کچھ لڑکے تاش کے پتوں سے کھیل رہے تھے۔۔ سگریٹ کے دھوئیں نے وہاں کے ماحول کو آلودہ بنا دیا تھا۔۔ لڑکوں کا شور بہت زیادہ تھا کوئی جیت کر خوشی سے نعرے لگاتا تھا تو کوئی ہار کر غصے سے تاش کے پتوں کو ٹیبل پر پٹخ دیتا تھا۔۔

استاد جی! شیر افاضلے پر رکھی کرسی پر بیٹھے ایک شخص کی طرف بڑھ گیا۔۔"

وہ نیا لڑکا آ گیا ہے" شیر انے اس کے کان کے قریب جا کر بتایا۔۔"

اس شخص کا حلیہ بھی تقریباً شیرا کی طرح ہی تھا۔۔بس عمر میں کچھ بڑا لگ رہا تھا۔۔ بڑھی ہوئی شیو، میلا حلیہ، منہ میں سگریٹ پکڑ رکھی تھی۔۔ایک ہاتھ سے نوٹوں کی گنتی کر رہا تھا تو کبھی کبھی کش لینے کے لیے دوسرے ہاتھ میں سگریٹ پکڑ لیتا تھا۔۔ سگریٹ کو اپنے میلے بوٹ تلے مسل کر اٹھ کھڑا ہوا اور اس لڑکے کی طرف آیا۔۔

کیا حال ہے دوست؟ بہت انتظار کروایا تو نے۔۔یقیناً آج تو پھر سے خالی ہاتھ نہیں" آیا ہو گا؟اس شخص نے اس نوجوان لڑکے کے بائیں کندھے پر اپنا مضبوط وزنی ہاتھ رکھ دیا۔۔

ابے! بول سانپ سونگھ گیا ہے تیرے کو؟ یا پھر زبان گھر ہی بھول آیا ہے؟""" شیرا کو اس نوجوان کے خاموش کھڑے رہنے پر سخت تپ چڑھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شیرا! تو کیوں اتنی جلد بازی کرتا ہے؟ تیرا استاد بات کر رہا" آواز میں سختی تھی"
اور خاموش رہنے کے لیے تنبیہہ بھی۔۔

لالا یا ہوں پیسے" اس نے ڈرتے ہوئے ہکلاہٹ سے کہا اور جیب کی جانب ہاتھ"
بڑھایا۔۔پیسے نکال کر اپنے پیسے والا ہاتھ اس شخص کی جانب بڑھا دیا۔۔

ارے واہ تُو اس بار خالی ہاتھ واپس نہیں آیا" اس شخص کے چہرے پر خوشی واضح"
نظر آ رہی تھی۔۔

شیرا! یہ لے ذرا گن کے بتا کتنے پیسے لایا ہے؟ استاد جی نے کہتے ہوئے پیسے شیرا کی"
طرف بڑھا دیئے۔۔

استاد جی! یہ تو صرف پانچ ہزار روپے ہیں" شیرا نے رقم کی گنتی استاد کو بتائی اور"
غصے سے اس نوجوان کو گھورا۔۔

www.novelsclubb.com

اگلی بار پورے پیسے لا کر دوں گا۔۔اس بار بس اتنے پیسوں کا بندوبست کر پایا" ہوں۔۔کچھ مجبوریاں آڑے آجاتی ہیں۔۔مہلت دے دو استاد "نوجوان لڑکے نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔ڈر کے مارے پیشانی عرق آلودہ ہو رہی تھی۔۔

چل ٹھیک ہے۔۔دے دیتے ہیں تیرے کو کچھ مہلت۔۔اگلی بار تو پورے پیسے" لے کر آنا۔۔اپن لوگ کسی کو اتنا ڈھیل نہیں دیتا پر تو معصوم سا بچہ ہے۔۔تیرے پر اپن کو بڑا ترس آرہا ہے "کہتے ہوئے وہ آدمی شیرا کی طرف دیکھنے لگا۔۔

شیرا! دیکھ تو اس کی شکل۔۔ایسا لگ رہا ابھی کے ابھی ادھر رو دے گا" تمسخرانہ" انداز میں کہہ کر اس شخص نے ایک فلک شگاف قہقہ لگایا۔۔شیرا ابھی اس کی خراب ہوتی حالت سے محضوض ہو رہا تھا۔۔

چل نکل۔۔پر اگلی بار اپن کوئی بہانہ نہیں سنے گا۔۔آئی سمجھ؟چل شاباش جا""" اس شخص کے اتنا کہنے کی دیر تھی اس نوجوان کی جان میں جان آئی اور الٹے پیر بھاگنے کے درپہ تھا۔۔

اور رک سن !اس نوجوان کو بھاگنے کی تیاری کرتا دیکھ وہ شخص پھر بول پڑا۔۔چلتے" ہوئے اس کے قریب جا کر اپنے دونوں ہاتھ اس نوجوان کے دونوں کندھوں پر سختی سے رکھ دیئے۔۔

اگر تو نے باہر اپنی زبان کھولی۔۔پھر تو مجھے اچھے سے جانتا ہے۔۔جانتا ہے نا" میرے کو؟غراتے ہوئے پوچھا۔۔نوجوان نے ڈرتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا کر اسے ہاں میں جواب دیا۔۔

اب نکل جلدی سے۔۔چل بھاگ "کہتے ہوئے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔"

جتنی تیز رفتار سے وہ بھاگ سکتا تھا بھاگ گیا۔۔اس تنگ گلی میں جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے تھے جس میں گندا پانی ٹھہرا ہوا تھا۔۔ان تنگ و تاریک گلیوں سے بھاگتا ہوا وہ نوجوان نجانے کتنی ہی بار لڑھک کر گرا۔۔ گرنے سے اس کی کہنی چھل گئی۔۔ مگر جان بچانے کا ایسا خوف طاری تھا کہ وہ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچنے تک بس بھاگتا رہا۔۔بے لگام گھوڑے کی مانند۔۔

****

**

یہ ایک پانچ منزلہ خوبصورت عمارت کا اندرونی منظر تھا۔۔آہنی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی استقبالیہ کنندہ اپنی نشست پر براجمان ایک فائل میں اپنا سر دیئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔کوریڈور سے گزر کر وسیع پیمانے پر بنا سٹنگ ایریا جہاں گہرے نیلے رنگ کے نرم گدی والے بڑے بڑے صوفے رکھے ہوئے تھے۔۔

گراؤنڈ فلور پر قطار در قطار ورکرز کے لیے یک نشت والے کیبن بنائے گئے تھے۔۔ شیشے کے پار مرد حضرات کے جھکے سر اور کھٹ کھٹ کرتی کمپیوٹر کی بورڈ پر انگلیاں حرکت کرتی نظر آرہی تھیں۔۔ایک طرف لفٹ کا راستہ تھا۔۔دوسرے نمبر کے فلور پر لیڈیز ورکرز ایریا تھا۔۔ قطار در قطار یک نشت کیبنز اور وہاں کام کرتی تمام لڑکیاں بظاہر مصروف نظر آرہی تھیں۔۔

سفید کپڑوں میں ملبوس سیاہ ہیل سے ٹک ٹک کرتی ہوئی ایک شخصیت لفٹ سے باہر آئی۔۔ہاتھ میں لال فائل تھام رکھی تھی۔۔چلتے ہوئے وہ سیاہ عبایا میں ملبوس اس مخصوص لڑکی کے سرہانے کھڑی ہو گئی۔۔

سیاہ عبایا میں ملبوس وہ لڑکی کسی مشین کی طرح کام کر رہی تھی۔۔کی بورڈ پر چلتی اس کی مخروطی انگلیاں تھمی اور اپنی شہد رنگ آنکھوں سے سامنے کھڑی لڑکی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔سیاہ حجاب میں دمکتا اس کا چہرہ کسی گلاب کی مانند لگ رہا

تھا۔۔اور پھر شہد رنگ آنکھوں میں کاجل کی لکیر اتنی دلکشی تاثر پیدا کر رہی تھی کہ سفید کپڑوں والی لڑکی بے اختیار جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کچھ کہنے لگی۔۔

ان حسین آنکھوں کا راز کیا ہے؟انداز شرارتی تھا۔۔شہد رنگ آنکھوں والی وہ" لڑکی ہنس دی۔۔

یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ؟شہد رنگ آنکھوں والی نے مسکراتے ہوئے" پوچھا۔۔اس کی آنکھوں پر یہ سوال تو وہ سفید کپڑوں والی ہر روز ہی کرتی تھی۔۔

گیس واٹ؟مشکوک مسکراہٹ سے شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا۔۔"

میرا پروجیکٹ اپروو ہو گیا؟شہد رنگ آنکھوں میں تجسّس کے باعث ہلکی سی" چمک اٹھتی نظر آئی۔۔

www.novelsclubb.com

اوراس کا جواب ہے۔۔کہتے ہوئے سسپنس بنایا۔۔یس آپ کا پروجیکٹ اپروو ہو گیا" کہتے ہوئے سفید کپڑوں والی لڑکی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔

مجھے یقین تھا" شہد رنگ آنکھوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔"

تو بتائیں مس ام نور اس اپروول کا کریڈٹ آپ کسے دینا چاہیں گی؟ سفید کپڑوں" والی شرارتی مسکراہٹ سے پوچھ رہی تھی۔۔

آف کورس میرے ون اینڈ اونلی بیرسٹر ملک صاحب کو" شرارتی مسکراہٹ سے" جواب دیا گیا تھا۔۔کہتے ہوئے لال فائل کی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

آہاں۔۔آپ کے بیرسٹر صاحب" مسکراتے ہوئے ام نور کو ٹھوکا دیا۔۔"

اس پروجیکٹ میں انہوں نے ہر طرح سے میری مدد کی ہے عذرا۔۔تو پھر" کریڈٹ بھی انہی کو دینا چاہیے" مسکراتے ہوئے فائل کو اپنے ٹیبل دراز میں رکھ دیا۔۔

بالکل۔۔ بھئی کریڈٹ تو ان کا حق ہے "عذرا مسکرادی۔۔"

عذرا کے موبائل فون پر کال آنے لگی تو وہ معذرت کرتے ہوئے لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔۔ام نور نے مسکراتے ہوئے اپنا موبائل فون اٹھایا اور ویمپائر صاحب نام کا انباکس کھول لیا۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔۔" مسکراتے ہوئے ٹائپنگ کی اور موبائل فون ٹیبل" دراز میں رکھ کر وہ لیپ ٹاپ پر ایک درخواست لکھنے لگی۔۔آدھے دن کا آف ایسے ہی نہیں مل جاتا ہے۔۔

اماں نے بھی آج ہی اسے مارکیٹ بھیجنا تھا۔۔بس اس مارکیٹ والے کام کی سستی ام نور کو بدمزگی سے دوچار کر دیتی تھی۔۔گھر سے باہر بھیڑ بھاڑ والی جگہوں پر جانا اور لمبی لسٹ میں لکھے تمام سامان کو پوری مارکیٹ میں تلاش کرنا۔۔ام نور نے لمبی سانس ہوا میں خارج کی اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

کمرہ عدالت میں اس وقت ایک مقدمے کی سنوائی چل رہی تھی۔۔ماحول میں کافی تناؤ محسوس ہو رہا تھا۔۔ صرف ایک ہی شخص کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔ایڈوکیٹ شرجیل میمن کٹہرے میں کھڑے اس شخص پر اپنے مؤکل کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو جج صاحب کے سامنے بیاں کر رہا تھا جسے جج صاحب بغور سن رہے تھے۔۔دوسری جانب تمام وکلاء اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان تھے۔۔سب ٹرائل کو سنجیدگی سے سن رہے تھے۔۔ لیکن ان سب میں ایک باوقار شخصیت کا مالک وہ وجیہہ مرد بالکل ریلیکس بیٹھا تھا۔۔اس نے وائیٹ شرٹ کی آستینیں فولڈ کر کے سیاہ کوٹ کے اوپر لے جا کر فولڈ کر دی تھیں۔۔

وائیٹ شرٹ پر بلیک ٹائی پہن رکھی تھی۔۔کلائی میں خوبصورت گھڑی باندھ رکھی تھی۔۔وہ اپنی چیئر پر کچھ اس طرح بیٹھا تھا کہ کہنی ٹیبل پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی کو اپنے لبوں پر جمائے بغور شرجیل میمن کو سن رہا تھا۔۔اتنے میں اس کا موبائل فون وائبریٹ ہوا۔۔چہرہ ہنوز سامنے کی جانب تھا صرف نظروں کا زاویہ بدل کر اسکرین پر چمکتے اس خوبصورت نام کو دیکھا۔۔اس چمکتے نام کو پڑھتے ہی اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

قصہ مختصر سا ہے

ہم تو تمہارے نام سے محبت کر بیٹھے ہیں

اور اس خوبصورت نام کے نیچے لکھا میسیج جسے واضح طور سے پڑھا جا سکتا تھا۔۔

بیسٹ آف لک بیرسٹر صائم عدیل ملک "میسیج پڑھتے ہوئے اس کی مسکراہٹ" مزید گہری ہوئی۔۔

صاف ستھری رنگت، گہری سیاہ آنکھیں، تیکھی ستواں مغرور ناک، فرنچ کٹ داڑھی اور گھنی مونچھیں، سیاہ چمکدار بال جو جیل کی مدد سے پیچھے کی جانب سلیقے سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔

ہر دیکھنے والا شخص اس کی خوبصورتی پر رشک کرتا تھا۔۔یوں کہہ لیں جیسے " فرصت سے بنائے گئے تھے۔۔عطائے خداوندی کی خوبصورت تخلیقات میں سے " ایک سحر کردہ تخلیق بیرسٹر صائم عدیل ملک بھی تھا

میسج پڑھتے ہوئے بے اختیار اس کے لبوں پر اس کا نام آیا۔۔"امے" وہی تو تھی اس کی خوبصورت مسکراہٹ کی وجہ، اس کی ام نور۔۔

ابھی اس نے نظریں اسکرین پر سے ہٹائی ہی نہیں تھیں کہ ایک لفظ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا۔۔جسے سن کر اس کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ مٹھی بھینچ لی اور نہایت برہم نگاہوں سے شرجیل میمن کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

یو آنر! میرے مؤکل حمدانی اکرم کے بھائی سیٹ داور اکرم کو خودکشی پر ظہیر" عباس نے ہی اکسایا ہے۔۔میری عدالت سے درخواست ہے کہ میرے مؤکل کے بھائی سیٹ داور اکرم کو انصاف دیا جائے اور ان کے قاتل ظہیر عباس کو سخت سے سخت سزا سنائی جائے" شرجیل میمن اپنی بات کہتے ہوئے ہنوز جج صاحب کو دیکھ رہا تھا مگر "لفظ" قاتل "پر صائم نے قہر برساتی نظروں سے ایڈوکیٹ شرجیل میمن کو دیکھا۔۔

آبجیکشن یو آنر! صائم نے اعتراض میں اپنا ہاتھ بلند کر کے ایڈوکیٹ شرجیل" میمن کی بات درمیان میں روک دی۔۔

یو آنر! میرے مؤکل پر بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگائے گئے ہیں۔۔اور ساتھ" ہی ایڈوکیٹ شرجیل میمن نے میرے مؤکل کو قاتل تک کہہ دیا" غصے سے کہتے ہوئے سر جھٹک کر وہ ایڈوکیٹ شرجیل میمن کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

یو آنر! ابھی کیس کا فیصلہ نہیں ہوا۔۔انہیں کوئی حق نہیں کہ میرے مؤکل کو" اس طرح کے القابات سے نوازیں" صائم نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔جسے دیکھ کر ایڈوکیٹ شرجیل میمن دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

ان سے درخواست ہے کہ اس قسم کے نازیبا الفاظ کا استعمال کرنے سے گریز" کریں۔۔ورنہ میں سخت ایکشن لینے پر مجبور ہو جاؤں گا" صائم سخت لہجے میں کہہ کر جج صاحب کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

یو آنر! جہاں تک بات ان جھوٹے الزامات کی ہے۔۔انہیں غلط ثابت کرنے کے" لیے میرے پاس ثبوت اور گواہ دونوں ہی موجود ہیں" صائم دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے آرام دہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

جیسا کہ آپ سن چکے ہیں سیٹ داور اکرم نے خودکشی کی ہے۔۔اور ساتھ ہی ایک" سوسائیڈ نوٹ بھی چھوڑ کر گئے ہیں۔۔جس میں انہوں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ

وہ میرے مؤکل ظہیر عباس کے بلیک میل کرنے کی وجہ سے خود کشی کرنے پر مجبور ہیں۔۔ سوسائیڈ ایک گن سے کیا گیا ہے۔۔دائیں کنپٹی پر گولی چلائی گئی ہے۔۔ سوسائیڈ کے لیے جو گن استعمال کی گئی ہے وہ مقتول سیٹ داور اکرم کی ہی ہے" وہ بول رہا تھا اور سب دم سادھے اسے سن رہے تھے۔۔اب حقیقی معنوں میں اس کیس کا ٹرائل شروع ہوا تھا۔۔

ایسے ہی تو ہوتا تھا جب بیرسٹر صائم عدیل ملک بولتا تھا تو لہجہ اتنا گہرا، گھمبیر اور سحر انگیز ہوتا تھا کہ سامنے والا اسے سننے پر مجبور ہو جاتا تھا "

یو آنر! میرے پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں پلیز کیونکہ آج بہت سے چھپے راز بھی آشکار ہونے والے ہیں" کہتے ساتھ صائم نے اپنی ٹیبل پر رکھے کچھ کاغذات اٹھا کر جج صاحب کی جانب بڑھا دیئے۔۔

یو آنر! یہ اس مقتول سیٹ داور اکرم کے سوسائیڈ نوٹ کی فارانزک رپورٹ ہے" جس میں صاف صاف لکھا ہے کہ یہ سیٹ داور اکرم کی ہینڈ رائٹنگ نہیں ہے" جج صاحب نے ہاتھ بڑھا کر صائم ملک کے ہاتھ سے کاغذات تھام لیے۔۔اور غور سے رپورٹ کو پڑھا۔۔جہاں واضح طور پر لکھا تھا کہ ہینڈ رائٹنگ میچ نہیں ہو رہی ہے۔۔

یو آنر! کوشش تو کافی کی گئی ہے ہینڈ رائٹنگ میچ کرنے کی مگر دلچسپ بات یہ ہے" کہ یو آنر یہ پوائنٹ نوٹ کیجئے گا۔۔ کہہ کر اس نے ایک نظر پیچھے بیٹھے اس شخص کو سرد نگاہ سے دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی کی شکن تھی۔۔

یو آنر! مقتول سیٹ داور اکرم لیفٹی تھے۔۔میرے کہنے کا مطلب ہے کہ سیٹ" داور اکرم بائیں ہاتھ سے لکھتے تھے یہ بات ان کے بیٹے ابراہیم اکرم نے خود اپنے بیان میں ہمیں بتائی ہے۔۔ مگر جو ہینڈ رائٹنگ اس سوسائیڈ نوٹ میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ دائیں ہاتھ سے لکھی گئی ہے تقریبا میچ کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر

افسوس یہ کوشش بے کار ثابت ہوئی۔۔لو بجٹ پر ہینڈ رائٹنگ کاپی کی گئی ہے"
صائم نے کہتے ہوئے افسوس سے گردن کو نفی میں ہلایا۔۔

یو آنر! مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے خاص گواہ ڈاکٹر عامر عزیز کو کٹہرے میں"
بلاؤں" صائم نے کہتے ساتھ جج صاحب کو دیکھا۔۔

اجازت ہے" جج صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔صائم کٹہرے کے"
پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

اسلام و علیکم ڈاکٹر عامر عزیز! کیسے ہیں آپ؟ کیا آپ نے ہی مقتول سیٹ داور"
اکرم کی بوڈی کا پوسٹ مارٹم کیا تھا؟ صائم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

وعلیکم السلام! الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں بیرسٹر صائم ملک جی بالکل میں نے"
ہی مقتول سیٹ داور اکرم کی بوڈی کا پوسٹ مارٹم کیا ہے" ڈاکٹر عامر عزیز نے
اثبات میں گردن ہلا کر صائم کی بات کی تصدیق کی۔۔

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے۔۔اب آپ عدالت کو یہ بتائیں کہ آپ کو ان کی رپورٹس میں ایسا" کیا مشکوک فیکٹ نظر آیا تھا کہ جس نے آپ کو مجبور کر دیا آپ خود مجھے بتانے میرے آفس تک چلے آئے تھے۔۔آج عدالت میں بھی بتادیں" صائم سنجیدگی سے کہہ کر پیچھے ہوا۔۔

جج صاحب! مقتول سیٹ داور اکرم کی رپورٹس میں انکے دماغ کا بغور مشاہدہ کیا گیا" ہے۔۔گولی اگر قریب سے لگتی ہے تو دماغ کا تقریبا حصہ اسی وقت تباہ ہو جاتا ہے۔۔مگر سیٹ داور اکرم کی رپورٹ کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ گولی ایک یا ڈیڑھ فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی تھی۔۔ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹس اس بات کا ثبوت ہیں۔۔اور میں نے ہمارے ماہر نیورولوجسٹ ڈاکٹر ودود بٹ کو یہ رپورٹس دکھائی ہیں۔۔انہوں نے میرے شک کو یقین میں بدل دیا۔۔رپورٹس کلیئر

نہیں۔۔انہیں مشکوک قرار دیا گیا ہے "ڈاکٹر عامر عزیز پیشہ ورانہ طریقے سے بتا رہے تھے۔۔

اور بس اس لیے میں نے اس بات کو بیرسٹر صائم عدیل ملک کو بتا کر اپنا فریضہ " انجام دیا" صائم کٹہرے سے ہٹ کر اپنی ٹیبل کے پاس گیا اور وہاں سے ایک فائل اٹھا کر جج صاحب کے حوالے کی۔۔

یو آنر! یہ وہ رپورٹس ہیں جن کے بارے میں ڈاکٹر عامر عزیز بات کر رہے ہیں""" کہتے ہوئے صائم وہ فائل جج صاحب کو دے رہا تھا جسے جج صاحب نے تھام لیا۔۔ اور اپنی عینک درست کر کے اسے پڑھنے لگا۔۔جج صاحب نے بات کی تصدیق میں گردن کو خم دیا۔۔مشکوک رپورٹس کلیئر نہیں۔۔

ایڈوکیٹ شرجیل میمن! کیا آپ میرے گواہ سے کچھ پوچھنا چاہیں گے؟ کوئی" سوال کوئی تصدیق" صائم نے ایڈوکیٹ شرجیل میمن کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں "شرجیل میمن نے یک لفظی جواب دیا۔۔کیونکہ ان کی توقع کے "
برخلاف کیس دوسری سمت جارہا تھا۔۔ان کے پاس کوئی سوال ہی نہیں تھا۔۔سوال
ہوتا بھی تو جواب بیرسٹر صائم عدیل ملک کے پاس موجود تھا۔۔وہ مکمل تیاری سے
آتا ہے۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

!تعارف

سیدہ سکینہ اپنے دو بچوں ام نور اور شایان علی کے ساتھ چار کمروں کے دو منزلہ
مکان میں رہتی ہیں۔۔ذاتی مکان تھا۔۔مرحوم سمیع اللہ ملک صاحب جائیداد کے
نام پر صرف یہ مکان چھوڑ کر گئے تھے۔۔گھر زیادہ بڑا تو نہیں تھا مگر تین لوگوں

کے حساب سے گھر کافی آرام دہ تھا۔۔خوبصورت کھلا سا آنگن جس کے ایک طرف ام نور نے چھوٹا سا باغیچہ بنایا تھا۔۔باغیچے کے ساتھ ہی وہاں پانی کی بڑی موٹر لگائی گئی تھی۔۔باغیچے میں خوبصورت رنگین گملے رکھے ہوئے تھے اور ان گملوں میں مختلف اقسام کے پھول کھلے ہوئے تھے۔۔اور دیوار کے ساتھ بیری کا ایک تناور درخت بھی لگا ہوا تھا جو آدھا گھر میں اور آدھا گھر کے باہر دیوار سے نیچے ڈھلک گیا تھا۔۔اسی درخت کے ساتھ ام نور نے ایک جھولا بھی لگایا تھا جہاں اکثر وہ کچھ دیر بیٹھ کر وقت گزاری کیا کرتی تھی۔۔

شوہر کی وفات کے بعد سیدہ سکینہ کچھ عرصہ اپنے بھائی عدیل ملک صاحب کے ساتھ ان کے گھر رہتی تھیں۔۔مگر پچھلے تین سالوں سے وہ واپس اپنے بچوں کے ساتھ اسی مکان میں منتقل ہو گئی تھیں۔۔ام نور صرف چودہ برس کی تھی جب سمیع اللہ صاحب جہان فانی سے کوچ کر گئے تھے۔۔ان کے مرحوم شوہر کی پینشن اور

ام نور کی تنخواہ سے گھر کا کافی اچھا گزر بسر ہو رہا تھا۔۔ جبکہ ام نور اور شایان علی کی پڑھائی کی زمہ داری عدیل ملک صاحب بخوبی نبھا رہے تھے۔۔ زندگی بہت پر سکون گزر رہی ہے۔۔ام نور پچھلے سال سے ایک پرائیویٹ کمپنی میں جاب کر رہی تھی۔۔ام نور نے گریجویشن مکمل کر لی تھی تو پرائیویٹ نوکری کی طرف رخ کر لیا ۔۔ صبح نو بجے سے شام چار بجے تک ام نور آفس میں ہوتی تھی۔۔ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد پھر وہ گھر واپس آ جاتی تو پڑوس کے کچھ بچوں کو ٹیوشن اور قرآن پاک بھی پڑھا دیا کرتی تھی۔۔ویسے تو قرآن پاک پڑھانے کی شروعات سیدہ سکینہ نے کی تھی۔۔سیدہ سکینہ اکثر بچوں کو بہترین کارکردگی دکھانے پر میٹھی ٹافیاں بھی دیا کرتی تھیں تو بچے زیادہ شوق سے ان کے پاس پڑھتے تھے جبکہ مسجد میں بڑے بچے قرآن پاک پڑھتے تھے اور ان کی پٹائی بھی ہوتی تھی اور سیدہ سکینہ چھوٹے بچوں کی پٹائی کے سخت خلاف تھیں۔۔سیدہ سکینہ کا کہنا تھا ایسے تو بچے کی قرآن پاک کو

پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی اور بچہ سبق میں بھی دلچسپی نہیں لے گا۔۔بس اسی لیے وہ کم عمر بچوں کو قرآن پاک کی شروعات کروادیا کرتی تھیں تاکہ ایک شوق پیدا ہو جائے اور پھر بھلے بعد میں وہ بچہ مسجد کا رخ کر لے۔۔اور پھر کچھ عرصہ قبل یہ زمہ داری ام نور نے سنبھال لی تھی۔۔اب ام نور بچوں کو ٹیوشن کے ساتھ قرآن پاک بھی پڑھادیا کرتی ہے کیونکہ سیدہ سکینہ کی نظر اب ذرا کمزور ہو گئی تھی۔۔اللہ تعالی کا دیا سب کچھ تھا۔۔اور زندگی اپنی روانی سے اپنے ڈگر پر چل رہی تھی۔۔

تو دوسری جانب عدیل ملک صاحب کی چھوٹی سی فیملی تھی۔۔جس میں عدیل ملک کا بیٹا بیرسٹر صائم عدیل ملک اور ان کی بیگم مسسز مہرین عدیل ملک اپنی چھوٹی سی دنیا میں بہت خوش تھے۔۔عدیل ملک اور مسسز مہرین عدیل ملک کو اللہ تعالی نے صرف ایک بیٹے سے نوازا تھا۔۔عدیل ملک کی ہمیشہ یہی خواہش تھی کہ ان کی کوئی

ایک بیٹی بھی ہوتی مگر اللہ تعالی کے فیصلے پر عدیل ملک صاحب کبھی مایوس نہیں ہوئے۔۔عدیل ملک صاحب کا اپنا ذاتی کاروبار تھا۔۔زندگی پر سکون تھی۔۔ خوشحال گھرانہ تھا۔۔اللہ تعالی کا دیا سب کچھ تھا۔۔اور پھر ام نور نے ان کی زندگی میں آکر اپنی والہانہ محبت و خلوص اور معصومانہ شخصیت سے ایک بیٹی کی کمی کو بھی پورا کر دیا تھا۔۔

ام نور عدیل ملک صاحب کی چھوٹی بہن سیدہ سکینہ کی بڑی بیٹی تھی مگر عدیل ملک صاحب کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز تھی۔۔ام نور صائم عدیل ملک سے پانچ سال چھوٹی تھی۔۔اور گھر بھر کی رونق ام نور کے وجود سے مزید بڑھ گئی تھی۔۔ جبکہ شایان علی ام نور سے سات سال چھوٹا تھا۔۔جس طرح ام نور گھر بھر کی لاڈلی تھی تو شایان علی میں ام نور کی جان بستی تھی۔۔ویسے تو شایان علی گھر میں سب ہی کو بہت عزیز تھا مگر جو محبت ام نور کو شایان علی سے تھی وہ محبت بے انتہا اور بے

غرض تھی کہ اس کی مثال ہر کوئی دیتا تھا۔۔اسی طرح ام نور اپنے نانا جان رئیس اسماعیل ملک اور نانی اماں مسسز خدیجہ اسماعیل ملک کی سب سے زیادہ لاڈلی اور اکلوتی نواسی تھی۔۔اور ان کی دلی خواہش تھی کہ ام نور صائم کی دلہن بنے۔۔بس ان کی دلی خواہش اور اپنی دلی تمنا کے تحت ام نور کو بچپن سے ہی عدیل ملک صاحب نے اپنے بیٹے صائم کے لیے مانگ لیا تھا اور سیدہ سکینہ اور ان کے مرحوم شوہر سمیع اللہ صاحب نے ان کے محبت اور خلوص سے مانگے گئے اس رشتے پر دل سے حامی بھر لی تھی۔۔

قسمت نے دونوں کو ایک دوسرے کے لیے ہی تو بنایا تھا۔۔بن مانگے وہ ایک دوسرے سے رشتے کی اک ڈور میں باندھ دیئے گئے تھے۔۔صائم عدیل ملک اور ام نور کا ساتھ تو ازل سے ابد تک تھا۔۔اور یہ جوڑ تقدیر لکھنے والے نے خود چنا تھا "

****

**

!کمرہ عدالت

بہت شکریہ ڈاکٹر عامر عزیز آپ کا۔۔عدالت آپ کے بیان کی ہمیشہ مشکور رہے" گی۔۔اب آپ جا سکتے ہیں" صائم نرمی سے کہہ کر جج صاحب سے مخاطب ہوا۔۔

یو آنر!ان رپورٹس کے مطابق گولی ایک یا ڈیڑھ فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی ہے" اور یقیناً کوئی بھی انسان خود کی کنپٹی پر ایک یا ڈیڑھ فٹ کے فاصلے سے گولی نہیں چلا سکتا۔۔میں عدالت کو کچھ اور بھی دکھانا چاہوں گا" سنجیدگی سے کہتے ہوئے صائم اپنی ٹیبل کی جانب بڑھ گیا اور ایک یو ایس بی فلیش ڈرائیو اٹھائی۔۔

www.novelsclubb.com

یو آنر! یہ کچھ تصاویر ہیں ذرا غور سے ان تصاویر کو ملاحظہ فرمائیں "سنجیدگی سے" کہہ کر صائم نے یو ایس بی کو پراجیکٹر سے کنکٹ کیا۔۔پراجیکٹر کی اسکرین پر کچھ تصاویر چلتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔۔

یو آنر! یہ تصاویر جائے وقوعہ یعنی مقتول سیٹ داور اکرم کے کمرے میں لی گئی" ہیں "صائم وہ تمام تصاویر اسکرین پر دکھا رہا تھا جن کو مختلف زاویوں سے کیمرے کی آنکھ سے قید کیا گیا تھا۔۔

مقتول سیٹ داور اکرم بیڈ پر گرے ہوئے تھے۔۔دائیں کنپٹی پر گولی کا نشان تھا۔۔ خون کی دھاریں بہہ کر بیڈ پر بچھی ہوئی سفید چادر کو خون آلودہ کر چکی تھیں۔۔ دایاں ہاتھ بیڈ سے نیچے لڑھک گیا تھا اور بایاں ہاتھ بیڈ پر پڑی گن کے ساتھ ہی گرا ہوا تھا۔۔

یو آنر! ان تصاویر کو ذرا غور سے دیکھیں" صائم نے پراجیکٹر اسکرین پر ان تصاویر" کو ذرا زوم آوٹ کیا۔۔ایک تصویر جو اوپر کی جانب سے لی گئی تھی صائم نے اس کو مزید زوم آوٹ کیا۔۔

یو آنر! گولی دائیں کنپٹی پر لگی ہے۔۔صائم نے تصور کو مزید زوم کیا اور کہا۔۔ مگر" گن بائیں ہاتھ کی جانب گری ہوئی ہے۔۔اسٹرینج" صائم نے آئی بروا چکاتے ہوئے سرد نگاہ سے پیچھے بیٹھے اس شخص کی جانب دیکھا۔۔کیونکہ اس وقت عدالت میں سب سے زیادہ ان کی حالت دیکھنے لائق تھی۔۔جیسے ان کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

یو آنر! جب گولی دائیں کنپٹی پر لگی ہے تو اصولاً گن کو بھی دائیں جانب گرا ہونا" چاہیے تھا۔۔کیونکہ دائیں کنپٹی پر کم از کم خود سے اور اپنی فریکچرڈ کلائی والے بائیں ہاتھ سے گولی نہیں چلائی جا سکتی۔۔اس کے لیے یقیناً کسی تیسرے فریق کے ایک

عدد ہاتھ کی ضرورت ہو گی" کہتے ہوئے صائم ٹیبل کی طرف گیا اور اپنا ہاتھ اپنے پرسنل اسسٹنٹ سعد غنی کی جانب بڑھا دیا۔۔ سعد نے پھرتی دکھاتے ہوئے دو مختلف رنگ کی فائلز اسے پکڑا دیں۔۔

یو آنر! یہ مقتول سیٹ داور اکرم کی فنگر پرنٹس کی فرانزک رپورٹ ہے۔۔ایک" سرخ رنگ کی فائل جج صاحب کی جانب بڑھا دی۔۔اور یہ ان کی میڈیکل رپورٹس ہیں" دوسری نیلے رنگ کی فائل تھی۔۔ صائم نے کہتے ہوئے دونوں فائلز جج صاحب کی جانب بڑھا دیں۔۔

گن پر مقتول سیٹ داور اکرم کے ہی فنگر پرنٹس کے نشانات ہیں مگر بائیں ہاتھ" کے فنگر پرنٹس۔۔ مگر یو آنر" ٹھوڑی کھجاتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔

یو آنر سیٹ داور اکرم کا قتل سے دو دن پہلے ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔" جس میں ان کی بائیں کلائی فریکچرڈ ہو گئی تھی۔۔ سیٹ داور اکرم کے بیٹے ابراہیم

اکرم کے بیان کے مطابق فریکچر اتنا شدید تھا کہ سیٹ داور اکرم خود سے اپنے ہاتھ کو ذرا سی حرکت نہیں دے سکتے تھے اور اگر حرکت دیتے تھے تو درد کی شدید لہر سی اٹھ جاتی تھی۔۔تو کیا وہ ایک فریکچر ڈ ہاتھ سے گن اٹھا سکتے تھے؟جب دایاں ہاتھ صحیح سلامت تھا تو کیوں وہ خود کو خوار کریں گے فریکچر ڈ ہاتھ سے گولی چلا کر؟ آرام سے دایاں ہاتھ استعمال کرتے اور مار دیتے خود کو۔۔مگر یہ ممکن ہی نہیں میری عقل کے مطابق تو بالکل بھی نہیں" صائم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔ممکنات تو یہی کہتی ہیں کہ دائیں ہاتھ کے فنگر پرنٹس ہونے چاہیے تھے" صائم دونوں ہاتھ باہم ملائے کھڑا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یو آنر!اور ایک اہم بات بھی یاد کرواتا چلوں کہ سیٹ داور اکرم لیفٹی تھے۔۔اسی" بائیں ہاتھ سے تو وہ لکھتے تھے۔۔جو فریکچر ڈ تھا۔۔تو اب مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے

کہ وہ سوسائیڈ نوٹ کیسے لکھیں گے ایک فریکچر ڈہاتھ سے ؟کافی الجھا ہوا کام کر کے گئے ہیں" صائم کا انداز ڈرامائی تھا۔۔

یو آنر! کیا یہ خودکشی تھی؟ کہتے ہی صائم ایک پل کو خاموش ہوا جج صاحب کے " تاثرات بدل گئے اور پھر صائم نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔ کمرہ عدالت میں موجود لوگ بھی جیسے کسی ٹرانس میں چلے گئے تھے۔۔ سب صائم کو یک ٹک دیکھنے لگے۔۔ کیس کا تو رخ ہی بدل گیا تھا۔۔

یو آنر! یہ خودکشی نہیں قتل ہے "ایک ایسا قتل جسے چھپانے کے لیے خودکشی کا نام" دیا جا رہا ہے۔۔ قاتل خود کو ماسٹر مائنڈ سمجھتا ہے مگر حقیقتاً وہ بے وقوف ہے پلاننگ کر کے مقتول سیٹ داور اکرم کو قتل تو کر دیا ہے مگر اتنی بے وقوفی سے سارا کام سرانجام دیا ہے کہ مجھے اس کی کم عقلی پر ان سے نہایت ہمدردی ہے" کہہ کر صائم

نے ایک نظر پیچھے بیٹھے اس شخص کو دیکھا جس کی حالت غیر ہو گئی تھی۔۔وہ شخص گھبراتے ہوئے پہلو بدل رہا تھا۔۔

"اور یو آنر! اب اس قتل کا جھوٹا الزام میرے بے قصور مؤکل ظہیر عباس پر لگایا گیا ہے" صائم کہہ کر ایڈوکیٹ شرجیل میمن کو دیکھنے لگا اور نہایت سنجیدگی سے بہت ہی مؤدبانہ سوال کیا۔۔

"ایڈوکیٹ شرجیل میمن صاحب! کیا آپ میرے کسی بھی بیان سے کوئی اختلاف کرتے ہیں؟ کوئی سوال؟ شرجیل میمن نے صرف نفی میں سر ہلایا۔۔

کٹہرے میں کھڑے ظہیر عباس نرمی سے مسکرائے۔۔تشکر بھری نظریں اوپر اٹھیں اور دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔کیوں کہ اب سب سنبھل گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بڑے سے بڑا مجرم بھی دورانِ واردات کوئی ایسی غلطی ضرور کر دیتا ہے جو اس کی "اپنی جان کے لیے وبال بن جاتی ہے

یو آنر! میری عدالت سے درخواست ہے کہ حقیقی مجرم کو پکڑ کر کٹہرے میں لایا" جائے اور اسے سزا دی جائے اور میرے مؤکل ظہیر عباس کو جن پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں انہیں باعزت بری کیا جائے۔۔ دیٹس آل یو آنر" صائم کہہ کر دو قدم پیچھے ہوا۔۔

جج صاحب نے اپنی عینک درست کی اور صائم کو دیکھا۔۔ایڈوکیٹ شرجیل میمن بھی اپنی کرسی سے اٹھ کر صائم عدیل ملک سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔۔ وہ کیس تو ہار ہی گیا تھا ہمیشہ کی طرح۔۔

ایڈوکیٹ شرجیل میمن! کیا آپ بیرسٹر صائم عدیل ملک کے کسی بھی بیان میں" کچھ کہنا چاہیں گے؟ جج صاحب نے ایڈوکیٹ شرجیل میمن سے سوال کیا۔۔

معذرت کے ساتھ یو آنر! مگر میرے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں۔۔اور ناں ہی" کوئی سوال "کہتے ہوئے ایک نظر صائم کو دیکھا جبکہ صائم رخ موڑ کر سامنے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔صائم کی مغرور ناک چمک رہی تھی۔۔مد مقابل بیرسٹر صائم عدیل ملک تھا کوئی عام آدمی تھوڑی ہے۔۔

یو آنر! بیرسٹر صائم عدیل ملک نے ہمیں اس کیس کا ایک الگ ہی رخ دکھایا" ہے۔۔میں بیرسٹر صائم عدیل ملک کے کسی بھی بیاں سے کوئی اختلاف نہیں کرتا ہوں "ایڈوکیٹ شرجیل میمن سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔جج صاحب نے اثبات میں گردن ہلائی۔۔

www.novelsclubb.com

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس فیصلے پر پہنچتی ہے کہ " سارے ثبوت ظہیر عباس کے خلاف ہیں۔۔عدالت ان پر لگائے گئے سارے جھوٹے الزامات کو خارج کرتی ہے اور جلد از جلد مقتول سیٹ داور اکرم کے حقیقی

قاتل کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیتی ہے۔۔اور عدالت ڈی ایس پی انیس سو لنگی کو مقتول سیٹ داور اکرم کے کیس کو تفتیش کرنے کا حکم دیتی ہے" ظہیر عباس کٹہرے میں کھڑے تھے عین ان کے پیچھے ڈی ایس پی انیس سو لنگی اپنی وجیہہ اور پر وقار شخصیت کے ساتھ مکمل یونیفارم میں ملبوس سینہ تان کر کھڑے تھے۔۔ گردن کو اثبات میں میں ہلا کر جیسے جج صاحب کے فیصلے پر عمل درآمد کرنے کی حامی کا اظہار کر رہے ہوں۔۔

عدالت ظہیر عباس پر لگائے گئے تمام جھوٹے الزامات کے اس کیس کو ڈس مس" کرتی ہے۔۔اور اس کیس کو نئے سرے سے ٹرائل کے لیے دائر کیا جائے اور حقیقی قاتل کو پکڑ کر عدالت میں پیش کیا جائے" کہتے ہوئے عینک درست کی۔۔

اینڈ دی۔۔ کیس۔۔از۔۔ڈس مس" کہہ کر جج صاحب نے اپنا ہتھوڑا لکڑی کے " تختے پر لگایا۔۔اور اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔۔اپنی کرسیوں پر براجمان

سارے وکلاء بھی احتراماً کھڑے ہو گئے۔۔ ظہیر عباس کٹہرے سے باہر آئے۔۔ اور صائم عدیل ملک کی جانب بڑھ گئے۔۔

بہت بہت شکریہ بیرسٹر صائم عدیل ملک آپ کا۔۔ میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے میں آپ کا یہ احسان اتاروں گا" ظہیر عباس کا لہجہ تشکر سے بھرپور تھا۔۔ صائم نے مسکراتے ہوئے ان کے دائیں کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکا سا تھپک دیا۔۔

ظہیر عباس صاحب شکر تو اس ربّ العزت کا کریں جو عزتوں کا واحد محافظ ہے۔۔ آپ بے گناہ ہیں اللہ تعالی نے آپ کو رسوا ہونے سے بچا لیا ہے ہم تو خاک بشر ہیں ہماری کیا اوقات بھلا۔۔ بس وہی تو سب کے لیے وسیلے بناتا ہے" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

آپ خیریت سے گھر کے لیے روانہ ہوں۔۔اتنے دنوں سے آپ کے بچوں نے" آپ کو نہیں دیکھا۔۔انتظار کر رہے ہوں گے "کہتے ہوئے صائم نے ظہیر عباس سے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔

اللہ نگہبان آپ کا بیرسٹر صائم عدیل ملک !اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے آمین "وہ" نرمی سے کہہ کر آگے بڑھ گئے۔۔

مبارک ہو ملک صاحب !آج فتح آپ کی ہوئی "پیچھے سے کسی نے اسے بلند آواز" سے مبارک باد دی۔۔لہجہ غرور و تکبر اور گھمنڈ سے چور تھا۔۔صائم آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ پیچھے کون کھڑا ہے۔۔ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی۔۔

بہت شکریہ ایڈوکیٹ شرجیل میمن !آہستگی سے پیچھے مڑتے ہی صائم نے اسے" دیکھا جو اس سے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا جسے صائم نے ناچارہ تھام لیا۔۔

خیر مبارک "اور آپ کو بھی بہت مبارک ہو شرجیل صاحب جبکہ آج فتح پھر " ایک بار حق کی ہوئی "صائم نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ یہ جملہ ادا کیا۔۔

مجھے کس بات کی مبارک باد دے رہے ہو؟ کیس ہارنے کی مبارک باد "شرجیل" نے ناسمجھی سے صائم کو دیکھا۔۔

مبارک ہو کہ آج آپ کو ایک نئی سیکھ مل گئی ہو گی؟اور یقیناً آپ کے علم میں" اضافہ تو ضرور ہوا ہو گا؟آئندہ کسی کیس کو اپنے ہاتھ میں لیں گے تو اس کے ہر رخ کا بغور مطالعہ کریں گے۔۔صرف جیت کا نشہ کرنے سے بہتر ہے سچ، جھوٹ، صحیح ،غلط کو جانچنے اور پرکھنے کی کوشش کریں گے۔۔مجرموں کے رہبر اپنے ملک کے

سب سے بڑے رہزن ہوتے ہیں۔۔امید ہے آپ بات سمجھ تو گئے ہوں گے شرجیل صاحب"تپا دینے والی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اسے دیکھا۔۔صائم اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر واپس مڑ گیا۔۔

اتنے میں سعد غنی نے صائم کی تمام فائلز اٹھالی تھیں۔۔ایڈوکیٹ شرجیل میمن کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑ گیا۔۔اور تن بدن میں مانو جیسے آگ لگ گئی۔۔ایڈوکیٹ شرجیل میمن کا شمار بھی شہر کے ان وکلاء میں ہوتا تھا جو پیسے کے لیے کسی بھی معصوم انسان کو پھانسی تک چڑھا سکتے تھے۔۔جن کے لیے ان کی جیت کسی معصوم کی زندگی سے بڑھ کر ہوتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بیرسٹر صائم عدیل ملک کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو آگ لگانے" میں ماہر تھا۔۔ایسی آگ جس سے ملک کا ہر رہزن،غدار اور کرپٹ انسان خاکستر ہو جائے"

اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگا کر موبائل فون اٹھائے ایڈوکیٹ شرجیل میمن کے پاس سے گزرتا ان کے غصے سے بھرے تاثرات کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا صائم عدیل ملک آگے بڑھ گیا تھا۔۔سعد غنی تمام فائلز اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔دونوں ایک ساتھ کورٹ روم سے باہر نکل آئے۔۔راہداری میں بہتے ہجوم سے گزرتے ہوئے وہ بالکل شہزادے کی طرح شان سے چل رہا تھا۔۔

صائم عدیل ملک میں ایسی کشش تھی کہ ہر پاس سے گزرنے والا شخص ایک بار مڑ " " کر ضرور اسے دیکھتا تھا

سر! آپ سے ایک بات پوچھوں؟ صرف ایک سوال "سعد غنی نے مؤدبانہ " عرض کیا۔۔

ہمم "موبائل فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں اس نے " صرف ہمم پر اکتفا کیا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے سر! سیٹ داور اکرم کا قتل کس نے کیا ہو گا؟ سعد غنی کو تجسس" کی عجیب سی بیماری تھی۔۔اور صائم کو اس کا ہر چیز کو پر تجسّس نظر سے دیکھنا پسند تھا۔۔اس کی بات سنتے ہی صائم بیچ راہداری میں اس بہتے ہجوم کے درمیان کھڑا ہو گیا۔۔

صائم عدیل ملک کا کہنا تھا کہ ایک پر تجسس شخص چیزوں کا زیادہ بہتر طریقے سے" مشاہدہ کر سکتا ہے۔۔اس کے تجربات اور مشاہدات سے جو تجزیے اخذ ہوتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہوتے ہیں۔۔سائنسدان بھی تو تجسس سے تجربات کرتے ہیں اور نتائج سے ساری دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔۔اور ایسے لوگ تاریخ میں یاد رکھے جاتے ہیں"

قتل؟ ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔ "

جی سر قتل" سعد رازداری سے پوچھ رہا تھا۔۔"

اس کے اپنے سگے بھائی حمدانی اکرم نے ہی یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے" سنجیدگی" سے کہہ کر موبائل فون اپنی پینٹ کی جیب میں رکھ دیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے بلیک کوٹ میں ڈال کر اسے بغور دیکھنے لگا۔۔یوں جیسے صائم سعد غنی کی حالت سے محضوض ہو رہا تھا۔۔

کیا؟ سر واقعی؟ ایسے کیسے بھلا" وہ اپنی عینک درست کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

اس کی عادت تھی بات بات پر اپنی عینک درست کرنا جو ناک سے کھسک کر بار بار نیچے ہو جایا کرتی تھی۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے گردن کو ذرا سا خم دیا جیسے تصدیق کر رہا تھا کہ سعد غنی نے بالکل درست سنا ہے۔۔

صائم کو اکثر اس پر ہنسی بھی آتی تھی۔۔لیکن اس کے آئی کیو لیول کی وجہ سے ہی وہ صائم عدیل ملک کا پرسنل اسسٹنٹ تھا۔۔اور وہ آئی ٹی اسپیشلیسٹ تھا۔۔اور

باقاعدہ ٹرینڈ کیا ہوا بندہ تھا۔۔ ٹیکنالوجی کا استعمال اس سے بہتر کسی کو نہیں آتا تھا۔۔ صائم کا خاص بندہ تھا۔۔

لیکن سر! آپ اتنے وثوق اور پختہ یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟ مطلب کوئی" ثبوت ہے؟ افف سعد غنی۔۔ اس کو تو جیسے سارے پختہ ثبوت چاہئے تھے اپنے تجسس کو ختم کرنے کے لیے۔۔ جیسے یہ کوئی جج بنا بیٹھا ہے۔۔ ہونہہ۔۔

سعد غنی! باقی کی باتیں کار میں چل کر کریں؟ اگر آپ سیلف کنٹرول کرنا جانتے" ہیں تو" صائم عدیل ملک نے تنبیہ انداز سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔

جی جی سر! میں تو صابرین ہوں۔۔ کوئی شک نہیں" مؤدبانہ انداز سے کہتے ہوئے سعد غنی فائلز اٹھائے اس کے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگا۔۔

****

**

کلاس روم میں اس وقت کیمسٹری کے پروفیسر محمد عقیل مکمل توجہ سے وائیٹ بورڈ پر کیمسٹری کے اہم ٹاپکس کے متعلق پڑھا رہے تھے۔۔

یہ جو میں نے ابھی آپ کو نوٹ کروائے ہیں یہ ساری ہائیڈروکاربنز کی اقسام" ہیں۔۔آپ سب اچھے سے سارے پروسیس کو ذہن نشین کر لیں "عینک درست کرتے ہوئے سارے طلبات کو دیکھا۔۔

اس کے علاوہ آپ لوگ سارے فنکشنل گروپس کو نوٹ ڈاؤن کر لیں۔۔ٹھیک" ہے؟اور آپ لوگوں نے یہ سب یاد بھی رکھنے ہیں کیونکہ ہر سال یہ لازمی امتحانی پرچے میں آتے ہیں "پروفیسر محمد عقیل پیشہ ورانہ انداز میں بول رہے تھے۔۔

جی سر! تمام طلبات نے اجتماعی جواب دیا۔۔تمام اسٹوڈنٹس مکمل توجہ سے" پروفیسر محمد عقیل کو سن رہے تھے اور ساتھ ساتھ ان کے بتائے پوائنٹس کو نوٹ ڈاؤن بھی کر رہے تھے۔۔

وہ بھی پوری توجہ سے پروفیسر محمد عقیل کے بتائے پوائنٹس نوٹ کر رہا تھا۔۔ پھر ایک خیال کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا تو چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔۔ پیچھے کرسی پر بیٹھا شایان علی جو منہ پر ہاتھ دیئے بے زاری سے اونگھتے ہوئے کاغذ پر پین گھسیٹ رہا تھا شہیر شاہ کے مڑ کر دیکھنے سے وہ مزید منہ بسور کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"اونہوں حد ہے شانی! اس کی طرف مصنوعی ناگواری سے دیکھ کر کہتے شیری نے واپس رخ سامنے کی جانب پھیر لیا۔۔ اس کا تو روز کا ڈرامہ ہے۔۔

"بوائز! آپ سب کو یہ ریکشن سمجھ آرہا ہے؟ کنفیوژن تو نہیں" پروفیسر محمد عقیل نے اجتماعی طور پر ساری کلاس کو متوجہ کیا۔۔

"جی سر! سمجھ آرہا ہے" صرف شہیر شاہ نے بلند آواز میں جواب دیا۔۔ ظاہر ہے صرف اسے ہی سمجھ آرہا تھا باقی سب تو ذہنی طور پر سو چکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

صرف تجھے ہی سمجھ آرہا ہے کیمسٹ شہیر شاہ" پیچھے سے شایان علی نے مدھم سی" آواز میں اسے ٹوکا۔۔ شہیر شاہ نے مڑ کر اسے مصنوعی خفگی سے دیکھا۔۔

اگر توجہ دے تو تجھے بھی سمجھ آئے گا۔۔پر تو اونگھنے سے فارغ ہو تو کہیں دھیان " جائے نا تیرا۔۔ان کی تو نیندیں ہی پوری نہیں ہوتی" شہیر شاہ خفگی سے کہہ کر واپس سامنے کی جانب رخ بدل کر بیٹھ گیا۔۔

شایان علی نے پیچھے سے اپنے بوٹ سے ایک ہلکی سی ٹھوکر اس کی چیئر پر ماری۔۔ جس سے اس کی چیئر اچھی خاصی ہل گئی۔۔وہ شاید کچھ لکھ رہا تھا مگر چیئر ہلنے سے اس کا ہاتھ رک گیا۔۔ شہیر شاہ نے پھر سے اس شرارتی لڑکے کو خفگی سے دیکھا۔۔ شایان علی بھی اسے شرارتی انداز سے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔اور ساتھ ہی شانے اچکائے (جیسے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا) والا شرارتی انداز تھا۔۔ بالکل بچوں والا انداز۔۔

کیا ہے بد تمیز انسان؟ میں کچھ لکھ رہا ہوں۔۔ تنگ ناں کر "شہیر شاہ ہلکی آواز میں" بولا اور بے زاری سے اسے دیکھا تھا۔۔ کیونکہ ہمیشہ شایان علی اسے کلاس میں ایسے ہی تنگ کرتا تھا۔۔اس کلاس میں سر درد کا دوسرا نام شایان تھا۔۔

سائلنس کلاس! یہاں توجہ دیں "پروفیسر محمد عقیل نے اونچی آواز میں کہا۔۔"

پروفیسر محمد عقیل کی آواز سنتے ہی شہیر شاہ نے چہرہ سامنے کی جانب پھیر لیا اور شایان علی ایک ہاتھ ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر بے زاری سے پروفیسر محمد عقیل کو سننے لگا۔۔اونگھتے ہوئے پین بھی انگلیوں میں گھما رہا تھا۔۔ کیمسٹری کا تو اسے سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا مگر نیند آئے جا رہی تھی۔۔

شایان علی کو کیمسٹری جتنی بورنگ لگتی تھی۔۔تو دوسری جانب شہیر شاہ تھا جس کو کیمسٹری سب سے زیادہ انٹریسٹنگ مضمون لگتا تھا۔۔دونوں مختلف طبعیت کے

www.novelsclubb.com

مالک تھے مگر ایک چیز جو دونوں میں مشترکہ تھی وہ ان کی صاف گوئی۔۔دونوں بھرپور طرح سے اس کا اظہار کرتے تھے۔۔محبت میں بھی اور لڑائی میں بھی۔۔

****

**

بلیک ہونڈا اسٹی کار کا فرنٹ ڈور کھولتے ہی وہ فرنٹ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔صائم ڈرائیونگ ہمیشہ خود ہی کرتا تھا۔۔اور یہ کار اس کی پہلی جیت پر عدیل ملک صاحب نے بطور تحفہ اسے دی تھی۔۔یہ کار بہت خاص ہے اس کے لیے۔۔

سر! بتائیں نا پلیز۔۔آپ کو کیسے پتا قاتل کون ہے" سعد غنی نے بیٹھتے ہی سوال" کر ڈالا۔۔افف یہ تجسس کا مارا بندہ۔۔اور پھر کہتا ہے میں صابرین ہوں۔۔صائم نے اسے مصنوعی غصے سے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

سعد غنی! ناں تو تم میں تنکا برابر صبر ہے۔۔ناں تم مجھے سکون کا سانس لینے دو" گے "مصنوعی غصے سے کہتے ہوئے کار اسٹارٹ کی۔۔

سر۔سوری! میں تو بس اپنی نالج کے لیے پوچھ رہا تھا"معصومیت سے سر جھکائے" کہتے اس نے پھر سے اپنی عینک درست کی۔۔

مجھے پانی کی بوتل پکڑانا۔۔گلا سوکھ گیا ہے بول بول کر "پتا ہے کتنا بولنا پڑتا ہے" عدالت میں "اندر بڑے جج صاحب تو باہر آپ چھوٹے جج صاحب۔۔سوال ہی ختم نہیں ہوتے "صائم خفگی سے کہتے ہوئے ہاتھ اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔اس نے پھرتی دکھاتے ہوئے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھا دی۔۔

ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ وہیل کنٹرولر کو سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے پانی پیتے ہوئے وہ ایک نظر اسے بھی دیکھ لیتا تھا جو سر جھکائے ہوئے بیٹھا بہت ہی معصوم بچوں کی طرح لگ تھا۔۔ڈانٹ کا ڈوز جو ملا تھا۔۔صائم نے ہنسی روکنے کے

لیے چہرہ کھڑکی کی جانب کر کے گلا کھنکار کر واپس سامنے کی طرف کر لیا۔۔صائم کے لیے بعض اوقات اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔

"ہمم! صائم نے بوتل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔اور ہمم کہنے پر اس نے صائم کو دیکھا۔۔اس کے دیکھنے پر صائم عدیل ملک دل کھول کر ہنس دیا۔۔اسے ہنستے دیکھ سعد غنی کی جان میں جان آئی۔۔آدھی جان تو صائم کی سنجیدگی دیکھ نکل جاتی تھی۔۔

"یار تم کیا بندے ہو سعد؟ صبر تو تمہیں چھو کر نہیں گزرا۔۔تھوڑا سا صبر کرنا سیکھ لو بھئی۔۔ورنہ تمہاری شادی نہیں ہو گی" صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"سر! ایسے تو ناں کریں۔۔اللہ ناں کرے۔۔شادی تو میں ضرور کروں گا۔۔میرا واحد خواب ہے" سعد غنی مُسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

اب تم کچھ صبر سیکھ لو ورنہ اگلی بار تم مجھ سے اچھی خاصی ڈانٹ کھاؤ گے۔۔اور کیا" پتا میں تمہیں نوکری سے بھی فارغ کر دوں" مسکراتے ہوئے کہتے اس نے سعد کو دیکھا۔۔

نہیں سر پلیز نوکری سے مت نکالیے گا میں آئندہ خیال رکھوں گا۔۔وہ معذرت" خواہ انداز میں بول رہا تھا۔۔اور پھر مجھ بے روزگار سے شادی کون کرے گی" اسے نئی فکر لاحق ہو گئی تھی۔۔صائم کار موڑتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

اور جہاں تک بات قاتل کی ہے۔۔صائم کہتے ہوئے ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔۔" سیٹ داور اکرم کے بیٹے ابراہیم اکرم نے اپنے بیان میں بتایا تھا کہ قتل کی رات سیٹ داور اکرم گھر پر اکیلا تھا۔۔مگر حقیقتاً وہ اکیلا نہیں تھا۔۔اس کا بھائی حمدانی اکرم بھی اس وقت یعنی ٹھیک قتل کے عین وقت سیٹ داور اکرم کے گھر پر ہی تھا" سعد

غنی بغور صائم کو سن رہا تھا۔۔اور اس کا دماغ پھرتی سے ساری باتیں کیلکیولیٹ کر رہا تھا۔۔

باقی تمام گھر والے کسی فیملی فنکشن میں گئے ہوئے تھے۔۔جو کہ پاس ہی کسی" میر تیج ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔۔کوئی دس منٹ کی مسافت پر وہ میر تیج ہال واقع تھا۔۔اسی فنکشن میں حمدانی اکرم کی طبیعت کچھ ناساز تھی پھر وہ وہیں بے ہوش ہو گیا تھا۔۔بلڈ پریشر بہت لو ہو گیا تھا تو اس فنکشن سے ابراہیم اکرم کے ساتھ اس کے گھر یعنی سیٹ داور اکرم کے گھر اسے بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا تھا کیونکہ ان کے مطابق سیٹ داور اکرم کا گھر اس میر تیج ہال سے ذرا قریب پڑتا تھا" صائم کار ڈرائیور کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

لاش کو سب سے پہلے حمدانی اکرم نے دیکھا تھا۔۔مگر کیسے ؟وہ تو بے ہوش تھا؟" ابراہیم اکرم پاس ہی اپنے ایک پڑوسی ڈاکٹر کو لینے گیا تھا جسے وہ پہلے ہی فون پر ساری

صورتحال بتا چکا تھا تاکہ وہ جلد از جلد ان کے گھر آ جائے۔۔جب تک وہ واپس آیا تو حمدانی اکرم اپنے بھائی سیٹ داور اکرم کے کمرے سے باہر نکل رہا تھا" صائم کار موڑتے ہوئے بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔سعد غنی کیس کے پزل جوڑ رہا تھا۔۔

ابراہیم اکرم کو دیکھتے ہی وہ باہر وہیں کوریڈور میں بے ہوش ہو کر گرنے لگا۔۔نیم بے ہوشی کی حالت میں ابراہیم اکرم کو کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ سیٹ داور اکرم نے خود کو گولی مار لی ہے۔۔اس نے خودکشی کر لی" صائم نے ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے سعد کو دیکھا۔۔

سعد! اس کی اوور ایکٹنگ کے پیسے کاٹنا" صائم نے طنزیہ انداز میں کہا اور سر نفی میں جھٹک دیا۔۔

www.novelsclubb.com

بتاؤ تو سعد صاحب! اس نے کیا بکواس قسم کی ایکٹنگ کی ہے۔۔اس سے اچھی" ایکٹنگ تو تم کر لیتے ہو۔۔ہاں نا؟ صائم اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

پر سر! اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ حمدانی اکرم ہی اپنے بھائی کا قاتل ہے؟ اس" کیس کے پزل جڑنے کے بجائے الجھ گئے تھے۔۔سعد غنی نے مؤدبانہ ایک اور سوال کیا جیسے وہ ہمیشہ کرتا تھا۔۔

ایک بے ہوش انسان کو اچانک ہوش آجاتا ہے۔۔اوکے گڈ" صائم نے گردن کو" اثبات میں ہلایا۔۔

اور پھر اس بیمار شخص میں اچانک اتنی توانائی بھی آجاتی ہے کہ وہ اس تین منزلہ" عالیشان گھر کی سب سے اوپری منزل پر پہنچ جاتا ہے۔۔ویری گڈ" صائم آئی برو

www.novelsclubb.com

اچکاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔سعد غنی بال کھجاتے ہوئے بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اور یہ سارا ماجرا صرف پانچ سے سات منٹ کے قلیل وقت میں طے پایا کیونکہ " ابراہیم اکرم کے مطابق اسے صرف پانچ یا سات منٹ لگے تھے ڈاکٹر کو گھر کے اندر لے کر آنے میں۔۔ایک پنتالیس سال کا آدمی جب بلڈ پریشر کے سنگین مسئلے تک آجاتا ہے تو اس کی توانائی کم ہو جاتی ہے مگر حمدانی اکرم پہلے تو خود سے ہی ہوش میں آگیا پھر تیسری منزل کے اس کمرے تک بھی پہنچ گیا جہاں سیٹ داور اکرم تھے۔۔واؤ ایکسیلیٹ" صائم نے گردن کو اثبات میں ہلاتے ہوئے اس کی پھرتی اور توانائی کی داد دی۔۔سعد غنی ساری بات کو سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ صد شکر اسے بات سمجھ تو آئی۔۔

ویسے سعد غنی صاحب آپ کا بلڈ پریشر لو ہو جائے تو آپ کی کیا حالت ہوتی ہے؟" ذرا ایکسپیلین تو کریں" صائم نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔

سر! مجھے تو متلی ہونے لگتی ہے۔۔ سر چکراتا ہے۔۔ ٹانگوں سے تو جان ہی نکل" جاتی ہے۔۔ دل گھبراتا ہے۔۔ اور بھوک تک ختم ہو جاتی ہے" وہ ایک ایک کر کے دوران لو بلڈ پریشر کے سارے اعضار اپنی انگلی پر گن کر اسے بتاتا جا رہا تھا۔۔

اچھا صحیح" صائم سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ اور سعد صاحب تمہاری" عمر کیا ہے؟ صائم نے سوال کرتے ہوئے اس کو اوپر سے نیچے تک بغور دیکھا۔۔ اس کے سراپے کا مکمل جائزہ لیا۔۔ وہ کھسیانا سا ہوتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور بتانے لگا۔۔

الحمدللہ سر! اس ماہ کی بائیس تاریخ کو میں پورے پچیس سال کا ہو جاؤں گا۔۔اور" پھر بہت جلد شادی کروں گا" کہتے ہوئے اس نے ایک ادا سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔اس کے آخری جملے پر صائم نے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔

سعد غنی درمیانے قد کاٹھ کا ایک نارمل سا لڑکا تھا۔۔گندمی رنگت صاف ستھری جلد۔۔اور نارمل صحت کا بندہ تھا۔۔ناں زیادہ پتلا اور ناں زیادہ موٹا۔۔

اوہ رئیلی! تو لگ بھگ پچیس سال کی عمر میں یہ حال ہے تمہارا سعد صاحب تو" پینتالیس سال کے اس شخص میں اتنی توانائی کہاں سے آئی کہ پانچ منٹ میں وہ اتنی سیڑھیاں چڑھ کر اوپری منزل کے اس مخصوص کمرے تک پہنچ گیا" صائم نے بتاتے ہوئے اپنا سر سختی سے جھٹک دیا یوں جیسے اس کے لیے ذہنی طور پر یہ بات قابلِ قبول نہیں تھی۔۔

دوسری اہم بات۔۔ابراہیم اکرم کے بیان کے مطابق۔۔کہتے ہوئے اسٹیئرنگ وہیل کنٹرولر کی مدد سے اس نے کار کا موڑ بدلتے ہوئے بیک ویو مرر سے پیچھے آتی مخصوص کار کو دیکھا۔۔پھر بات آگے بڑھاتے ہوئے سعد سے مخاطب ہوا۔۔

وہ گن ماڈل نمبر بریٹا ایف ایکس 92 جو اس سوسائیڈ کے لیے استعمال ہوئی تھی۔۔وہ حمدانی اکرم نے سیٹ داور اکرم کو بطور تحفہ اسی ہفتے اس کی سالگرہ کی تقریب میں دی تھی"صائم کار ڈرائیور کرتے ہوئے سہولت سے جواب دے رہا تھا۔۔

ابراہیم اکرم کے بیان کے مطابق۔۔سیٹ داور اکرم کو کبھی بھی اپنے لیے ہتھیار خریدنا پسند نہیں تھے۔۔اسی لیے کبھی کوئی گن اپنے لیے نہیں خریدی تھی۔۔مگر حمدانی اکرم نے پھر بھی تحفے میں اسے ایک عدد گن گفٹ کی تھی۔۔وہ بھی بھرے مجمعے میں برتھ ڈے پارٹی کے دوران۔۔تاکہ جب سوسائیڈ کا کھیل کھیلا جائے تو

سب کو یہ پتا ہو کہ سیٹ داور اکرم کے پاس اپنی ایک عدد گن موجود تھی "اس نے سعد غنی کی طرف دیکھا تو وہ اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔۔ پزل جڑ گیا۔۔ کھیل ختم۔۔

کیا ہوا محمد سعد غنی؟ صائم ہمیشہ تب ہی اسے پورے نام سے مخاطب کرتا تھا جب " وہ اسے کنفیوژن کا شکار نظر آتا تھا۔۔

سر! میں سوچ رہا تھا آپ نے یہ سب عدالت میں کیوں نہیں بتایا؟ مجھے تو بڑا دکھ " ہو رہا ہے آپ نے اچھا خاصا موقع گنوا دیا۔۔ ہم باآسانی ثابت کر سکتے تھے قاتل کون ہے "سعد غنی نے کہتے ہوئے گردن نفی میں ہلا کر افسوس کا اظہار کیا۔۔ صائم نے اس کی طرف ایک خفا نظر سے دیکھا۔۔

افسوس مجھے اب پرسنل اسسٹنٹ بدلنا پڑے گا۔۔کیونکہ آپ کی ذہانت پر زنگ " لگ گیا ہے۔۔اور میں ایک زنگ آلودہ انسان کو فارغ کرنا بہتر سمجھتا ہوں" خفگی سے کہتے ہوئے صائم نے ایک طرف کار روک دی۔۔

سوری سر! میرے کہنے کا مطلب وہ نہیں تھا۔۔میں کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔۔مگر"" سعد غنی صفائی پیش کرنے لگا اور بغور صائم کو دیکھا کہ کہیں وہ واقعی آج اس کی چھٹی ناں کر دے۔۔

سعد غنی صاحب! ہر کام کا ایک مخصوص طریقہ کار ہوتا ہے۔۔ظہیر صاحب " میرے مرحوم دوست ایڈووکیٹ نیاز عباس کے والد ہیں۔۔میں ایک بیرسٹر ہوں ۔۔عدالتی کارروائی میں میرا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا میں ایڈووکیٹس کے لیے ایک گائیڈ لائن ہوں مگر آج اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لینے کی خاص وجہ ظہیر عباس تھے۔۔آج کے ٹرائل میں میرا کام اپنے مؤکل ظہیر عباس کو بے گناہ ثابت

کرنا تھا۔۔جو میں نے باآسانی کر دیا۔۔ناں کہ سیٹ داور اکرم کے قاتل کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرنا" صائم نے مصنوعی غصے سے سعد غنی کو دیکھا تھا۔۔سعد شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔۔صائم کو مشورہ دینے کی غلطی جو کر بیٹھا تھا۔۔

اور ویسے بھی سعد اس کے لیے ڈی ایس پی انیس سو لنگی ہیں" صائم نے کہتے ہوئے معنی خیز مسکراہٹ سے سعد غنی کو دیکھا۔۔

مطلب؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا سر" سعد غنی نا سمجھی سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

اپنے پیچھے آتی کار کو دیکھو" صائم نے اسے آنکھ کے اشارے سے پیچھے دیکھنے کو" کہا۔۔

www.novelsclubb.com

سعد غنی نے پیچھے مڑ کر دیکھا ایک پولیس کی گاڑی سائرن بجاتی پاس سے گزر گئی۔۔ایک شخص جو بارعب انداز سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اس نے اپنا ہاتھ پیشانی تک لے جا کر صائم کو سلام کیا۔۔صائم نے گردن کے خم سے سلام کا جواب دیا۔۔

صائم سر! یہ تو ڈی ایس پی انیس سو لنگی ہیں۔۔ کہاں جا رہے ہیں؟ سعد غنی اس" گاڑی میں بیٹھے شخص کو بغور دیکھ کر صائم سے مخاطب ہوا تھا۔۔

ہاں جی بالکل! وہ ڈی ایس پی انیس سو لنگی ہی تھے۔۔ اور اب وہ جا رہے ہیں اپنا" فریضہ انجام دینے۔۔ حمدانی اکرم کو اپنے سسرال کو دیکھے بڑے دن گزر گئے تھے۔۔ انیس اسے اپنے ساتھ سرالی گھر لے کر جائے گا۔۔ بس اس کے گھر کی جانب ہی رواں ہے" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سے کار اسٹارٹ کی۔۔

واؤ سر! یہ تو بہت زبردست ہو گیا۔۔ آج تو بڑا مزہ آ گیا۔۔ سعد غنی چہکتے ہوئے" کہہ رہا تھا۔۔ اب یہ حمدانی اکرم جیل میں چکی پیستے ہوئے خود کو اپنی بے وقوفی پر ضرور کوسے گا" سعد غنی کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔

سعد غنی! جب مجرم کو جب پکڑے جانے کا خوف لاحق ہوتا ہے تو وہ سب سے" پہلے کیا اقدام لیتا ہے؟ صائم نے سنجیدگی سے سعد غنی سے سوال کیا۔۔

سر! وہ مجرم فرار ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے "سعد غنی چشمہ درست" کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

بالکل اور وہی حمدانی اکرم بھی کرنے والا ہے۔۔وہ بھی بیرون ملک فرار ہونے کی پوری کوشش کرے گا۔۔ مگر اس سے پہلے ڈی ایس پی انیس سولنگی اس کی گردن دبوچ لے گا" صائم نے کہتے ہوئے سعد غنی کو دیکھا جو فخریہ انداز سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

مطلب سر! آپ ڈی ایس پی انیس سولنگی کو سب کچھ پہلے ہی بتا چکے تھے؟ ایک" اور سوال۔۔افف اس سعد غنی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

سعد! ایسا کرو۔۔ تم کوئی نئی نوکری تلاش کرو۔۔صائم ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کہہ" رہا تھا۔۔کیونکہ آج سے تم فارغ ہو سعد غنی۔۔ کل سے تم آفس نہیں آؤ گے" صائم عدیل ملک نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

سر سر پلیز اب پکا۔۔ سچی والا پکا کوئی فضول سوال نہیں کروں گا" وہ منتیں ترلے "
کرنے لگ گیا۔۔

ناں۔۔ناں اب نہیں" صائم عدیل ملک نے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلا"
دی۔۔

سر شادی کی قسم۔۔اب پکا کوئی سوال نہیں آئے گا" سعد غنی تو جذباتی ہو گیا۔۔"

ناں بھئی ناں" صائم ہنوز گردن نفی میں ہلا رہا تھا۔۔"

جیسے جیسے صائم کی کار دور جا رہی تھی۔۔آوازیں مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔۔سعد
غنی کی سر۔۔پلیز۔۔سر پلیز۔۔کرنے کی مدھم آواز دور جاتی محسوس ہو رہی
تھی۔۔اور صائم عدیل کی۔۔ناں۔۔اب کوئی چانس نہیں۔۔ناں کی آوازیں دور
جاتی سنائی دے رہی تھیں اور پھر یہ سفر اسی طرح گزر گیا۔۔

www.novelsclubb.com

بیرسٹر صائم عدیل ملک اس کے فضول سوالات کی بوچھاڑ سے پریشان ہو کر ہمیشہ اسے یہی دھمکی دیا کرتا تھا۔۔اور وہ ہر بار آئندہ نہیں کروں گا۔۔شادی کی قسم کہہ کر صائم کو منالیتا تھا۔۔ہر بار شادی کی قسم توڑنے کی وجہ سے ہی آج تک اس کی شادی نہیں ہوئی۔۔وہ اپنی اس عادت سے مجبور تھا تو صائم عدیل ملک بھی اپنی دھمکی تیار رکھتا تھا۔۔

****

**

"افف آپی! سنیں نا۔۔اتنا تیز تیز کیوں چل رہی ہیں؟ارے بھئی تھوڑا آہستہ آہستہ چلیں نا۔۔نزاکت سے چلیں" شایان علی تھکے انداز میں بول رہا تھا اور زبردستی اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا۔۔

شانی! آواز میں تھوڑی سی خفگی محسوس ہوئی تھی جیسے خاموشی سے چلنے کی " تنبیہہ کی جارہی ہو۔۔

ام نور اور اس کا چھوٹا بھائی شایان علی اس وقت ایک مارکیٹ سے اپنا ضروری سامان لے کر واپس جارہے تھے۔۔ام نور کچھ تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔ایک کھلی سڑک پر جہاں اکادکا آتے جاتے لوگ اور کچھ دور کہیں سے گاڑیاں آتی جاتی نظر آرہی تھیں وہاں پہنچتے ہی ام نور ایک طرف کھڑی ہو گئی۔۔

ہاں اب بولو کیا مسئلہ ہے شانی؟ منہ بند کر کے نہیں چل سکتے "ام نور ایک دم" سے اس پر جیسے چڑھ دوڑی تھی۔۔

یار آپی جانی میری تو ٹانگیں تھک گئی ہیں۔۔آپ اتنا تیز تیز چلتی ہیں۔۔مجھ سے " نہیں چلا جاتا" شایان منہ بناتے ہوئے بول رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا اب پکا اسے ڈانٹ پڑے گی۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر؟اب بھرے بازار میں تم کیا چاہتے ہو میں ہرنی جیسی چال چلتی ہوئی آؤں؟"
ام نور کو شایان علی پر کافی غصہ آرہا تھا۔۔وہ شایان علی کے اس سوال سے بہت تنگ آجاتی تھی۔۔شایان سر کھجاتا منہ بسور رہا تھا۔۔

تم جانتے ہو ناشانی!ام نور چادر سے نقاب درست کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"
میں بازار یا بھیڑ بھاڑ والی جگہوں پر آہستہ نہیں چلتی۔۔پھر بھی ہر بار تم وہی سوال کرتے ہو۔۔میں اپنی اسی رفتار سے چلوں گی"ام نور اسے ڈانٹتے ہوئے خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔شایان تو بس خاموشی سے ڈانٹ سن رہا تھا جیسے روز اس کے سوالات سے تنگ آکر ام نور اسے ڈانٹ لگا دیتی تھی۔۔

بھری بھیڑ میں مجھے عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔۔کوشش کرتی ہوں"
بس جلد از جلد اس ہجوم سے باہر نکل آؤں۔۔اس لیے تیز رفتار رکھتی ہوں"اب

کی بار ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔شایان سر جھکائے کھڑا منہ بسور رہا تھا۔۔ ڈانٹ کا ڈوز جو ملا تھا۔۔

اچھا اب بیچ راستے میں بات ناں کرنا۔۔یوں راہ چلتے باتیں کرتے جانا غیر اخلاقی" حرکت لگتی ہے۔۔لوگ مڑ کر دیکھتے ہیں۔۔مجھے پھر اچھا نہیں لگتا"ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی مگر ہنوز خفا تھی۔۔

اچھا سوری آپی! شایان نے جیسے معافی مانگ کر ام نور کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا اور" معصوم سے ایکسپریشن دیتے ہوئے منہ بھی بنالیا۔۔

اچھا اب منہ ناں بناؤ۔۔ہنستے ہوئے کہا۔۔ویسے بھی بندر لگتے ہو اور مجھے ڈر لگتا" کوئی مداری تمہیں دیکھ کر اٹھا کر ہی ناں چلا جائے"ام نور شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔بس یہ کہنے کی دیر تھی اور دونوں ایک ساتھ ہنس پڑے۔۔

آپی !آپ بھی نا"دونوں نفوس دل کھول کر ہنس دیئے۔۔ "

میں بندر نہیں ہوں۔۔آپ کو سارے جانور مجھ میں ہی کیوں نظر آتے ہیں؟"

کبھی کچھوا کہتی ہیں تو کبھی بھینسا اور آج بندر "شایان علی نروٹھے پن سے بول رہا تھا۔۔

ہاں تو انسانوں والے کوئی افعال ہی نہیں تمہارے میں کیا کروں؟تمہارے"

سارے کام ہی ایسے ہیں "ام نور نے ہنستے ہوئے اس کے یوں بولنے پر شایان کو مزید چڑایا۔۔

آپی !آپ بھی نا۔۔بس میں آپ سے کچھ بول ہی نہیں رہا۔۔تنگ کرتی ہیں۔۔"

میرے حسن کی قدر نہیں "شایان تو با قاعدہ برا مان گیا اور رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی۔۔سوری میرے پیارے شانی مانی کو برا لگ گیا چلو آپی سوری کر رہی"
ہیں اب مان جاؤ"ام نور نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھ پر رکھ دیا اور پیار سے اس کا
ہاتھ سہلایا۔۔

جیسے اپنے کہے الفاظ کی تلافی کر رہی ہو۔۔شایان تو بس پیار سے اپنی آپی کو دیکھ رہا
تھا۔۔جو شایان علی کی چند سیکنڈز کی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

چلیں جی کر دیا معاف۔۔کیا یاد کریں گی آپ بھی کتنا پیارا احسن رکھنے والا بھائی ملا"
ہے آپ کو"ایسے بول کر شانی نے جیسے فرضی کالر جھاڑے۔۔اس کی بات سنتے ام
نور مسکرائی۔۔اس سے پہلے شانی اپنا ہاتھ واپس ہٹاتا ام نور نے اس کی تھیلی کو سیدھا
کر کے اس پر گدگدی کر دی۔۔

ہاہا آپی۔۔ناں کریں"ہنستے ہوئے شایان علی نے جھٹ سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ"
لیا۔۔

میرا شانی بس ایسے ہنستا مسکراتا رہے۔۔میں بس یہی چاہتی ہوں "کہتے ہوئے ام" نور نے اس ناک کی چٹکی بھری۔۔شایان ہنستے ہوئے ناک مسل رہا تھا۔۔

بس بہت لاڈ پیار ہو گیا۔۔ایک تو ہم بیچ راستے پر کھڑے ہیں۔۔اوپر سے پاگلوں کی" طرح ہنس بھی رہے ہیں "ام نور کو جیسے راستے پر کھڑے رہنے کا خیال آیا تو اپنے بھائی سے کہہ دیا۔۔

چلو شانی! راستے پر کھڑے رہنا صحیح نہیں لگتا لوگ بھی آتے جاتے ہمیں دیکھ" رہے ہیں "ام نور کہتے ساتھ ہی خود آگے بڑھ گئی۔۔

ہاں جی! چلیں چلتے ہیں اماں بھی تو کب سے ہمارا انتظار کر رہی ہوں گی "شایان" علی کہتے ہی ام نور کے پیچھے چل دیا۔۔

ام نور اس سے پہلے چار قدم آگے نکل چکی تھی اپنی اسی تیز رفتار ہے۔۔ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا شایان اپنی ست روی کی وجہ سے ام نور کے پیچھے ہی چل رہا ہوتا تھا کیونکہ

اسے لگتا تھا کہ وہ ام نور کی رفتار تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔۔ویسے شایان علی کی اس بات سے صائم عدیل ملک بھی متفق تھا۔۔ام نور نے بچپن میں صائم کو اپنے پیچھے بہت دوڑایا ہے۔۔اتنا تیز بھاگتی تھی کہ صائم کے کبھی ہاتھ نہیں آئی۔۔

****

**

اماں !ارے اماں آپ کہاں ہو؟ بھئی کدھر ہیں "ام نور گھر کے اندر داخل ہوتے" ہی ماں کو آواز دینے لگ گئی تھی۔۔

دیکھیں اماں ! ہم مارکیٹ سے سارا سامان لے کر آئے ہیں "ام نور شاپر بیگز" تھامے چلتی ہوئی آرہی تھی۔۔

ارے بھئی ! آرہی ہوں۔۔ کتنی آوازیں دو گی سن لیا ہے تمہاری بہری ماں نے """ اماں ہنستے ہوئے کہتے کیچن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے باہر آئیں۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسلام و علیکم اماں ! تھکاوٹ سے بے حال ہوتی ام نور نے اماں کے گلے میں بانہیں " ڈال کر محبت سے ماں کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ساتھ ہی اماں کی بات پہ ہنس دی تھی۔۔اکثر ماں اپنے لیے "بہری" لفظ کا استعمال کیا کرتی تھیں۔۔

ارے میری پیاری اماں کس نے کہا آپ بہری ہیں ؟ میں تو ویسے ہی آپ کو آواز " لگا رہی تھی۔۔اور یہ آپ نے دروازہ کیوں کھول رکھا تھا؟ام نور نے ماں کی بات کا جواب دیتے ساتھ دروازے کا پوچھ لیا۔۔

وعلیکم السلام ! ارے بھئی۔۔وہ ابھی ابھی شانزے گئی تھی تو وہ دروازہ کھول کر " چلی گئی ہو گی "اماں نے پڑوس کی شانزے کا بتایا جو اکثر ماں کو نیاز کا میٹھا دینے آتی جاتی رہتی تھی کیونکہ اماں کو میٹھا بہت زیادہ پسند ہے تو خالہ سازین اماں کے لیے خاص طور پر بھجوایا کرتی تھیں۔۔

اچھا پھر بھی اماں! ایسے دروازہ نہیں کھول کر رکھتے کتنی بار کہا ہے کہ اندر سے بند" کر دیا کریں" ام نور سر سے چادر اتار کر لپیٹتے ہوئے ہمیشہ کی طرح آج بھی وہی فکر مند انداز اپنائے بولی۔۔

ام نور ہمیشہ باہر جاتے وقت یا تو عبایا پہن لیتی تھی یا پھر موقع کی مناسبت سے ایک بڑی چادر اوڑھ کر جاتی تھی۔۔

اچھا بھئی آئندہ خیال رکھوں گی" اماں نے مسکرا کر ام نور کو جواب دیا۔۔ام نور" فکر مندی سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

اور یہ شانی کہاں گیا؟ تمہارے ساتھ مارکیٹ گیا تھا ابھی کہاں ہے؟ گھر کیوں" نہیں آیا؟ تمہیں بتا کر گیا ہے" اماں نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! وہ راستے سے ہی محلے کی مسجد چلا گیا اور کہہ رہا تھا گھر آتے ہوئے مغرب کی نماز کے لیے دیر ہو جائے گی تو میں نے کہا چلو صحیح ہے تمہیں وقت پر نماز ادا کرنے کی عادت لگ رہی ہے" وہ مسکراتے ہوئے اماں کو بتاتے ساتھ ہی سامان بھی شاپر بیگ سے نکال کر چارپائی پر بکھیرتی جا رہی تھی۔۔ لسٹ میں شامل سب سامان موجود تھا۔۔

اماں دیکھیں۔۔ سامان پورا لے آئے ہیں یا کچھ رہ گیا؟ ایک تو شانی اتنی سستی" دکھاتا ہے۔۔ مجھے ایک تو بھرے بازار میں سامان خریدنا ہی مشکل ترین کام لگتا ہے" وہ سامان اماں کے حوالے کر کے کیچن کی جانب جاتے ہوئے کہہ کر اندر چلی گئی۔۔

نوری! بیٹا تم ایک بہت ضروری چیز لانا بھول گئی ہو" اس کے جاتے ہی پیچھے سے" ماں نے آواز دی۔۔ اماں پیار سے ام نور کو نوری کہتی ہیں۔۔

اوہو اماں! کیچن سے خفا آواز آئی۔۔میں اب کیا بھول گئی؟اس بار تو میں باقاعدہ" ایک لسٹ بھی بنا کر گئی تھی"ام نور جھنجھلاتی ہوئی کیچن سے باہر نکل آئی اور ساتھ ہی ہاتھ میں پانی کی بوتل بھی تھام رکھی تھی۔۔

میری پیاری نوری تم اس بار میرا خاص میٹھا لانا بھول گئی ہو"اماں مسکرا کر ام نور کو" بتا رہی تھیں۔۔

اماں!ام نور ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر ماں کو پیار سے گھورتے ہوئے بولی۔۔اب سے" نو مور میٹھا۔۔آپ کو اب میٹھا کم کرنا ہو گا اماں"ام نور پیار سے بول رہی تھی۔۔

اماں مسکرا کر سر جھکا گئی۔۔

اور ہاں۔۔مجھے یاد بھی تھا کہ آج خالہ سازین نیاز کا میٹھا بھیجیں گی تو میں ویسے بھی" جان بوجھ کر آپ کے لیے میٹھا نہیں لائی"مصنوعی سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اماں مسکراتے ہوئے سارا سامان کیچن میں لے کر جانے لگیں۔۔ام نور کو ان کی بہت فکر رہتی تھی اس لیے اماں بھی اپنی نوری کو زیادہ پریشان نہیں ہونے دیتی تھیں۔۔

اچھا اماں سنیں! میرے بیگ سے اپنی چاکلیٹس نکال لیں "نور کمرے کی کھڑکی" سے جھانک کر اماں کو اپنے بیگ سے میٹھا نکالنے کا بول رہی تھی۔۔

ام نور جان بوجھ کر اپنا بیگ وہیں چارپائی پر رکھ کر گئی تھی۔۔اماں جن کی مسکراہٹ کچھ مزید گہری ہو گئی تھی مڑ کر نوری کو محبت سے دیکھنے لگیں۔۔

ظاہر سی بات ہے اماں جانی! آپ کی نوری آپ کے لیے میٹھا ناں لائے ایسا ممکن" ہے بھلا؟ام نور بات کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے تو جلیبیاں لینے والی تھی۔۔آپ کو بہت پسند ہیں نا۔۔پر شانی کی وجہ سے" ہمیں پہلے ہی دیر ہو گئی تھی تو پھر چاکلیٹس خرید لیں"ام نور اپنی ماں کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ماں کو میٹھا بہت پسند تھا تو نور خود بھی میٹھے کی بہت شوقین تھی بس ایک شایان کو ہی میٹھے سے اختلاف تھا۔۔

نوری! اماں کی جان شکریہ بیٹا"ماں نے نرم مسکراہٹ سے نوری کو دیکھتے ہوئے" کہا۔۔ام نور دل کھول کر مسکرادی کیونکہ اماں کے چہرے کی نرم مسکراہٹ اس کے دل کو سکون مہیا کرتی تھی۔۔

ماں کی ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مسکراہٹ میں بھی" بچوں کے لیے شفایابی رکھی ہوتی ہے۔دن بھر کی تھکان کو ماں اپنی مسکراہٹ سے "رفو کر دیتی ہے

www.novelsclubb.com

اماں جانی بات تو سنیں ! ویسے نانو اماں کو آپ کی اس عادت پر روک لگا دینی چاہیے" تھی "نور ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

ارے بھئی ! مرحوم اماں نے تو بڑی کوششیں کی تھیں۔۔پر مرحوم پیارے بابا" جان نے مجھے کبھی نہیں روکا بلکہ وہ تو اماں سے چھپ چھپا کر میرے لیے میٹھا لاتے تھے "اماں نور کو مسکراتے ہوئے بتانے لگیں۔۔

ہم بیٹیوں کے ایسے ناز نخرے صرف باپ ہی اٹھا سکتا ہے۔۔ باپ کی بیٹی سے" محبت کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔۔ بھلے سے شوہر کتنی ہی محبت کیوں نا کر لے پر باپ ہی ہماری زندگی کا واحد ہیرو ہوتا ہے جو ہماری دل کی دنیا کی سلطنت کا ایسا بادشاہ ہوتا ہے جہاں ہم بیٹیاں شہزادیاں بن کر راج کرتی ہیں۔۔ کیونکہ بابا جان ہمارے آنسو بے مول نہیں ہونے دیتے۔۔ ہم سکون کی چھاؤں میں رہتی ہیں۔۔

سکون اتنا قیمتی ہوتا ہے کہ عیش و آسائش اور دولت پر غالب آجاتا ہے۔۔اور بابا "جان ہم بیٹیوں کا سکون ہے

ام نور بغور اماں کی بات سن رہی تھی۔۔اس خوبصورت بات پر نور کو اپنے بابا کے ساتھ کے گزارے اپنے حسین دن یاد آنے لگے۔۔

ماضی!

بابا! آج میرے اسکول سے واپس آنے کے بعد ہم پارک جائیں گے نا؟ آپ کو" اپنا کیا ہوا وعدہ یاد ہے؟ آٹھ سالہ ام نور جو اسکول کے لیے تیار ہو رہی تھی اپنے بابا کو ان کا کیا گیا وعدہ یاد کروا رہی تھی۔۔

ارے بھئی ہماری پیاری گڑیا سے کیا گیا وعدہ میں کیسے بھول سکتا ہوں بھلا؟ مجھے تو" بالکل اچھے سے یاد ہے ان شاءاللہ میری گڑیا جب اسکول سے واپس آئے گی تو

www.novelsclubb.com

چلیں گے پھر پارک بھی۔۔بس میری گڑیا دل لگا کر پڑھنا"محبت سے کہتے ساتھ نور کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ساتھ میں اس کی چوٹی میں لگی سرخ رنگ کی ربن کی گانٹھ کو کس دیا۔۔

چلیں جی اب ہو گئی میری پیاری بیٹی اسکول کے لیے تیار"نرمی سے کہتے ساتھ" اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔ام نور کھلکھلا کر ہنس دی۔۔

!حال

www.novelsclubb.com

نوری! کیا ہوا؟نوری بیٹا ارے بھئی کہاں کھو گئی؟ماں نے نوری کا کندھا ہلاتے" ہوئے آواز دی۔۔نور جو ماضی کے ان خوبصورت دنوں میں کہیں کھو سی گئی تھی ماں کے بلانے پر وہ واپس حال میں لوٹ آئی۔۔

کچھ نہیں اماں! وہ بس ویسے ہی کچھ یاد آگیا تھا"نور نے کمال مہارت سے آنسو چھپا لیے۔۔وہ اماں کو آنسو دکھا کر دکھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

اچھا اماں آپ نے تو مجھے باتوں میں ہی الجھا دیا ہے۔۔مجھے نماز کے لیے دیر ہو جائے گی۔۔میں جا کر مغرب کے لیے وضو کر لوں"مسکراتے ہوئے کہتے ام نور کمرے کی جانب جانے لگی مگر پھر کچھ یاد آنے پر پلٹ کر اماں کو دیکھا۔۔

اماں! بچپن میں میٹھا زیادہ کھانے پر نانو اماں نے آپ کو جو کٹ لگائی تھی وہ یاد ہے نا آپ کو؟ نانو اماں کا کیسا جوتا پڑا تھا"ام نور نے ہنستے ہوئے کہتے ساتھ ہی چارپائی کی دوسری جانب دوڑ لگا دی تھی کیونکہ اس بات پر اماں ہمیشہ اپنا جوتا نکال لیتی تھیں۔۔

رک تو ذرا نوری! اماں نے جوتا نکال کر چارپائی کے اس پار پھینکا جہاں ام نور دوڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

ارے! اماں نشانہ تو چوک گیا۔۔آپ ابھی کچی کھلاڑی ہیں"نوری نے ہنستے ہوئے ان کو مزید چڑایا اور اماں بھی چڑ گئیں۔۔

"رک جا ابھی بتاتی ہوں۔۔ادھر تو آو۔۔کدھر بھاگ رہی ہو۔۔میں بھی تمہاری ہی اماں ہوں۔۔کچی نہیں پکی کھلاڑی ہوں"اماں جوتا واپس اٹھا کر نوری کی جانب آئیں۔۔

آج تو اماں نے نوری کی پکی جوتوں سے دھلائی کرنی تھی پر نوری نے بھی آج بڑی سپیڈ پکڑ لی تھی۔۔کمرے میں یہ جا وہ جا ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

ایک تو مرحوم ابا جی نے ان نالائقوں کو یہ واقعہ سنا دیا ہے۔۔اماں کی تو جیسے کوئی عزت ہی نہیں۔۔واپس آئے گی تو پٹائی کروں گی۔۔دونوں ہی نالائق اولاد ہیں" اماں جوتا اٹھاتے ہوئے کہہ کر آخر میں خود بھی ہنس دیں تھیں۔۔

یااللہ تعالی! میرے گھر پر ہمیشہ اپنی نظر کرم رکھنا اور میرے بچے ایسے ہی ہنستے" مسکراتے رہیں۔۔بس میرے بچوں کی خوشیوں کو کسی کی نظر ناں لگے آمین ثم آمین "اماں نے بے اختیار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔جب جب وہ خوش ہوتی تھیں تو دعا کرتیں۔۔

****

**

مسجد سے نکل کر وہ جلدی جلدی چل رہا تھا۔۔آستین اوپر چڑھاتے ہوئے وہ نہایت عجلت میں گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ! آج تو بہت دیر ہو گئی۔۔آپی کی پکی ڈانٹ پڑے گی" وہ خود کلامی کرتا جلدی" جلدی مسجد کی سیڑھیاں اتر رہا تھا کہ پیچھے سے کسی نے اسے آواز دی۔۔

شانی! رکو میری بات سنو" نرمی سے پکارتے ہوئے وہ مسجد کی سیڑھیاں اترتا اسی" کی طرف آرہا تھا۔۔شانی نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ جانتا تھا وہی ہو گا۔۔

ہاں بول شیری! تو آج کیا نیا لیکچر دینے والا ہے؟ ٹائم نہیں میرے پاس" شانی" نے جیسے بے زاری سے اسے جواب دیا۔۔

شانی! تو میری ہر بات کو لیکچر کیوں بولتا ہے؟ ضروری بات کرنی تھی اسی لیے" تجھے روکا ہے" شیری خفگی سے کہتے ہوئے اس کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا۔۔

اوہ اچھا اچھا! تو شہیر اسد اللہ شاہ کو شایان سمیع اللہ ملک سے ضروری بات کرنی" ہے؟ سیدھا سیدھا بول نا کوئی نیا طنز کرنے آیا ہے" شایان نے بہت سخت لہجے میں کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹ لیے اور شہیر شاہ کے عین سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں ہم عمر تھے۔۔لگ بھگ سترہ اٹھارہ عمر کے ٹین ایج لڑکے ہی تھے۔۔"

شایان علی کی رنگت صاف ستھری تھی، شہد رنگ آنکھیں تھیں اور پلکیں لمبی گھنی مڑی ہوئی تھیں جو اس کی آنکھوں کو مزید پر کشش بناتی تھیں۔۔چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی جیسے نوجوان لڑکوں کی ہوتی ہے۔۔خوبصورتی میں بالکل اپنی بہن ام نور جیسا ہی تھا۔۔اور بلا کی معصومیت اس کے چہرے پر نظر آتی تھی۔۔

شہیر شاہ گندمی رنگت کا تھا مگر اس کے نین نقوش بہت خوبصورت تھے۔۔ آنکھیں گہری سیاہ تھیں۔۔ہر دیکھنے والے کو اس کی آنکھوں میں حیا نظر آتی تھی۔۔چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی۔۔بڑوں سے ادب سے ملنا،ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا،اس کی شخصیت کا خاص عنصر تھے۔۔اکثر اس عمر کے بچے کہاں بڑوں کا ایسا احترام کرتے ہیں مگر شیری اپنی شخصیت میں ایک بہت سمجھدار بچہ تھا۔۔ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا البتہ دو چھوٹی بہنیں تھیں۔۔

شانی! یار تو میرے بارے میں غلط سوچ رہا ہے۔۔میں نے تو کبھی تجھ پر طنز نہیں کیا۔۔تو ہمیشہ مجھ سے اتنا بدگمان کیوں رہتا ہے؟ حالانکہ میں ہمیشہ تجھ سے کتنے اچھے سے پیش آتا ہوں" شیری کو اس کے رویے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔

بچپن سے ہی مجھے تیری قابلیت کی مثالیں دی جاتی ہیں۔۔شیری کو دیکھو کتنا قابل ہے۔۔کتنا ذہین ہے۔۔تیری قابلیت کا مجھ سے موازنہ کر کے مجھے نیچا دکھاتے ہیں۔۔اور تو سب کی تعریفیں بٹورتا پھرتا ہے اور پھر بھی تو بول رہا ہے میں تجھ سے بدگمان کیوں ہوں؟ یہی میرا تجھ سے بے تکا موازنہ مجھے زہر لگتا ہے" شانی نے نہایت رنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اکثر ہم بچوں کا آپس میں موازنہ کرتے ہیں۔فلاں نے تم سے زیادہ نمایاں نمبر لیے ہیں۔فلاں کتنا پڑھتا ہے۔فلاں تو سپورٹس میں بھی اعلیٰ کارکردگی دکھاتا ہے۔ مگر ہم بھول جاتے ہیں کہ ہر بچے کی اپنی انفرادی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔معصوم بچوں

کے ذہن بہت کچے ہوتے ہیں۔ان کو محبت اور توجہ سے پروان چڑھنے دیں۔انہیں اپنے ٹیلنٹ کو ابھارنے دیں۔یوں موازنہ کرنے سے ان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور یہ معصوم پھول وقت سے پہلے مرجھا جاتے ہیں اور اگر وقت رہتے یہ بات " والدین سمجھ جائیں تو کتنے معصوم بچے چائلڈ ہڈ ٹراما سے محفوظ رہ سکتے ہیں

شانی سوری یار! نرمی سے کہتے ہوئے شیری نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر" تھوڑا سا دباؤ ڈالا۔۔

تو مجھ سے کبھی کچھ کہتا ہی نہیں تھا۔۔اور مجھے کیسے پتا لگے گا کہ تجھے کون سی بات" ہرٹ کر جاتی تھی۔۔ارادتاً اور نیتاً میں کبھی تیرا دل نہیں دکھاتا۔۔اور تو ہمیشہ ہی مجھے نظر انداز کر کے چلا جاتا تھا۔۔میں تو ہمیشہ تیرے بھلے کی ہی بات کرتا ہوں پر تو مجھے سنتا ہی نہیں شانی" شیری نہایت افسردگی سے کہہ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے بس کر اب "شایان منہ بسورنے لگا۔۔اچھا اب بیچ راستے میں مجھے "
کیوں روکا ہے؟اماں اور آپی گھر پر میرا انتظار کر رہی ہیں۔۔اتنی دیر ہو گئی ہے"
شانی نے جیسے اس بحث سے جان چھڑوانی چاہی تھی۔۔شیری نے سمجھتے ہوئے سر
اثبات میں ہلا دیا۔۔

میں تجھے اسکالرشپ کا بتانا چاہتا تھا۔۔کل کالج کے نوٹس بورڈ پر بھی لگا تھا پر مجھے"
پتا ہے تو نے نہیں دیکھا ہو گا"شیری اپنی ضروری بات کا آغاز کر رہا تھا۔۔

ہاں تو؟(شانی جیسے کہہ رہا ہو مجھے کیوں بتا رہا ہے؟)کہتے ہوئے آئی بروا چکاتے"
ہوئے اسے دیکھا۔۔

تو یہ کہ میں چاہتا ہوں تو بھی اس اسکالرشپ کے لیے اپلائی کر اور محنت کر کے یہ"
اسکالرشپ جیت لے۔۔آپی نور اور خالہ سکینہ بھی بہت خوش ہوں گی"شیری

www.novelsclubb.com

نے جیسے ساری بات ایک سانس میں بتا کر اسے وہاں اپنے ساتھ روکنے کی وجہ سمجھا دی۔۔

"اوہ اچھا صحیح! شایان نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔ تو چاہتا ہے کہ میں یہ اسکالرشپ جیت جاؤں؟ شانی حیران ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔ کیونکہ ہر سال یہ اسکالرشپ شہیر شاہ جیتا کرتا تھا۔۔

"ہاں! شیری نے سنجیدگی سے یک لفظی جواب دیا۔۔

"مگر کیوں؟ ایک اور سوال۔۔ شانی حیران تھا۔۔ اتنی نوازش کس خوشی میں کی جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ تو میرا بھائی ہے۔۔ نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ بچپن سے تیری مجھ سے اتنی نہیں بنتی۔۔ جیسے بیسٹ فرینڈز کی بنتی ہے۔۔ مگر میرے لیے تو میرا بھائی ہی ہے۔۔ اور ہمیشہ رہے گا۔۔ بس تو اس بار بہت محنت کر شانی۔۔ اور اسکالرشپ

جیت کر اپنی قابلیت دکھا سب کو۔۔ پھر دیکھنا کوئی تجھے نیچا نہیں دکھا سکتا" شیری مسکراتے ہوئے اس کی ہمت افزائی کر رہا تھا۔۔ شانی نے اسے غور سے دیکھا۔۔ اس کے لہجے میں کہیں طنز نہیں تھا مگر کچھ تو ایسا مختلف تھا آج اس کے رویے میں جو شایان بھی حیران تھا۔۔

ٹھیک ہے نا؟ شیری پوچھ رہا تھا۔۔ "

ٹھیک ہے۔۔ میں کوشش کروں گا" شانی نے سر جھکا کر کہا۔۔ پتا نہیں کیوں مگر " اسے اپنے رویے پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اتنی باتیں نہیں سنا دینی چاہیے تھیں۔۔ شیری تو کبھی اس سے بدتمیزی نہیں کرتا تھا۔۔ بس بڑوں کے رویے بچوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کر دیتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

ویری گڈ" یہ کی نا میرے بھائی والی بات۔۔اور تو کل سر حیات احمد سے مل کر" اسکالرشپ کی ساری تفصیلات لے لینا۔۔ٹھیک ہے نا؟ شیری خوش تھا کہ شانی مان گیا تھا۔۔شایان اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

اچھا تو ایسا کر میرے پاس آجانا میں خود تجھے سر حیات احمد کے پاس لے کر جاؤں گا" اور دونوں مل کر سر سے بات کر لیں گے" کہہ کر اسے خوشی سے گلے لگا لیا۔۔

اچھا اچھا! بھئی پرے ہو اتنا چپک کیوں رہا ہے؟ لوگ ہمیں مشکوک نظروں سے" دیکھ رہے ہیں۔۔تیری خیر ہے مگر میری تو مردوں والی پہچان رہنے دے" شانی نے آس پاس دیکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا اور ایک دم سے ہنس دیا۔۔شیری نے سنتے ہی ایک ہلکا سا مکا اسکے پیٹ میں مارا تھا۔۔

بد تمیز انسان! کچھ تو شرم کر۔۔کچھ بھی بکواس کرنے لگ جاتا ہے" شیری بھی" کہہ کر ہنس دیا۔۔

آہ اماں! مار دیا مجھے شیری نے۔۔بد تمیز اتنی زور سے کیوں مارا" شانی مصنوعی" کراہنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔

اچھا اب کہیں مر ہی ناں جانا" شیری نے ہنستے ہوئے اس کی اوور ایکیٹنگ پر چوٹ" کی۔۔

اچھا شیری سن ایک بات یاد آئی تھی۔۔میر علی صمد کہہ رہا تھا اس نے تجھے کل اس" ایریا میں دیکھا جہاں وہ لڑکے تاش وغیرہ کھیلنے جاتے ہیں مطلب وہ کیا کہتے ہیں ایسی جگہوں کو؟ شانی ذہن پر زور دیتے ہوئے یاد کر رہا تھا۔۔شیری کے تاثرات بدلے۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تاش اڈا۔۔شانی جگہ کا نام یاد کر کے بولا۔۔تیرا وہاں کیا کام بھلا؟ شانی نے" عام سے لہجے میں پوچھا تھا۔۔

تو میر علی صمد سے کہاں ملا؟ شیری نے حیرانگی سے الٹا شانی سے سوال کر دیا۔۔"

ظاہر ہے کالج میں اور وہ وہاں پرنسپل سر سے ملنے آیا تھا۔۔شانی عام سے لہجے میں" کہہ رہا تھا۔۔چھوڑنا اس کو۔۔تو اپنا بتا تو وہاں کیا کر رہا تھا؟"شانی نے پھر سے اپنا سوال دہرایا۔۔

میں تو وہاں کام سے گیا تھا۔۔وہاں اس ایریے میں کریم چاچا کی دکان ہے۔۔ان" کے پاس ہی گیا تھا۔۔ان کو میری کچھ مدد چاہیے تھی"شیری نے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔۔

اوہ اچھا"شانی ہونٹ گول کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

شانی!ایک بات کہوں؟علی سے دور رہا کر۔۔وہ بالکل بھی اچھا لڑکا نہیں یار۔۔" ایک تو وہ سینئر ہے۔۔دوسرا وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کا بھی نہیں تھا۔۔تو اس کو نہیں جانتا یار۔۔اور اب تو وہ اپنی یونیورسٹی میں بھی پتا نہیں کیا کرتا پھرتا ہے"شیری جیسے فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔۔

کیوں تو میرا ابا ہے؟اور میں تیرے کسی حکم کا پابند نہیں۔۔اب تو تجھے میرے" دوستوں میں بھی برائیاں نظر آئیں گی"شایان خفا نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مگر تیری اطلاع کے لیے بتادوں وہ میرا دوست نہیں سینئر ہے بس۔۔ویسے بھی" وہ اب ہمارے کالج میں نہیں ایک بہت بڑی یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے"شانی کو جیسے اس کی بات پر غصہ آگیا تھا اور ساتھ وضاحت بھی کر دی۔۔

پھر بھی شانی! وہ تجھے بلائے یا تیرے پاس آئے تو کہنا مجھ سے دور رہو"شیری" اسے سمجھا رہا تھا۔۔شایان علی سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا بھئی۔۔اماں تو ویسے بھی اپنے سے بڑے عمر کے لڑکوں سے دوستی کرنے" سے سختی سے منع کرتی ہے تو میں اس سے کیوں ملوں گا"شانی منہ بسورتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن ایک بات تو ہے۔۔وہ ایک امیر کبیر فیملی سے ہے اور خود بھی کتنا تعلیم یافتہ ہے۔۔مجھے تو وہ بہت پسند ہے۔۔اتنے اچھے طریقے سے بات کرتا ہے" شانی نے جیسے اس کی تعریف کر کے شیری کو کچھ جتانا چاہا۔۔

تعلیم یافتہ ہے مگر تربیت یافتہ نہیں" شیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔"

اچھا بھئی۔۔میں گھر جا رہا ہوں پہلے دیر ہو گئی تھی تو نے مزید دیر کروادی ہے۔۔" گھر پر ڈانٹ پڑے گی" شانی نے نہایت بیزاری سے کہہ کر شیری کو دیکھا۔۔جیسے وہ اب اس بحث سے اپنی جان چھڑوانا چاہتا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔تو گھر جا مجھے ضروری کام سے ابھی مارکیٹ جانا تھا" شیری اثبات" میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اور ہاں میری بات پر غور کرنا شانی۔۔اللہ حافظ" شیری نے نرمی سے کہا اور آگے" بڑھ گیا۔۔

شایان کو آج اس کا رویہ بہت عجیب سا لگا تھا جیسے وہ اس کی بہت زیادہ فکر کر رہا تھا۔۔

مگر میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔۔یہ بھلا اتنی فکر کیوں کر رہا تھا"شایان علی بال" کھجاتے ہوئے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہا تھا۔۔

کل شیری اس کی کچھ باتیں سن چکا تھا۔۔ کینٹین میں بیٹھ کر وہ شیراز کو بتا رہا تھا کیسے سب اسے شیری جیسا بننے کا کہتے ہیں اور شایان علی کو اپنا کسی سے موازنہ کیا جانا سخت ناپسند تھا۔۔بس اسی لیے وہ اب سے مزید کوشش کرے گا شایان علی کی وہ بد گمانیاں ختم کرے جو بڑوں کے رویوں سے ان بچوں کے ذہنوں میں پنپنے لگیں ہیں۔۔ شہیر شاہ کو اپنے بھائی شایان علی سے بہت محبت تھی اور یہ محبت غلط فہمیوں کی لپیٹ میں آگئی تھی۔۔

****

**

ام نور نے کمرے میں آتے ہی جلدی جلدی اپنے جوتے بدل لیے اور گھر کے آرام دہ جوتے پہن لیے۔۔

جلدی سے وضو کر لوں۔۔ نماز کا وقت بھی بس ہونے ہی والا ہے۔۔ پھر رات کے کھانے میں اماں کی مدد بھی تو کرنی ہے "ام نور اپنے جوتے ریک میں رکھتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

عجلت میں کام کرتے ہوئے بیڈ پر رکھا بیگ اور چادر اٹھا کر الماری میں رکھ دیا اور ریسٹ روم کی جانب جانے لگی تھی کہ آئینے میں اسے اپنا عکس نظر آیا۔۔ام نور چلتے ہوئے آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور بالوں کی لٹ پیچھے کرتے ہوئے اپنے سراپے کو دیکھنے لگی۔۔

سفید رنگت، گلابی گال، شہد رنگ خوبصورت آنکھیں، لمبی گھنی مڑی ہوئی پلکیں، کمر تک آتے کالے لمبے اسٹریٹ بال، بیشک ربّ نے اسے بے انتہا خوبصورتی سے نوازا تھا اور ام نور بالکل اپنے نام کی طرح "نور" تھی۔۔ مسکرا کر خود کو دیکھتے ہوئے اس کے ذہن کے پردوں پر صائم کے الفاظ کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔۔

"اے! مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں۔۔ جانتی ہو میں جب بھی ان شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے ان آنکھوں کی مٹھاس سے میرے دل میں سکون سا اتر گیا ہو" صائم محبت بھری نظروں سے ام نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرم مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آج بھی اپنی شہد رنگ آنکھوں کو دیکھ کر اس کو وہی ایک شخص یاد آیا تھا۔۔ اور ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔۔

یہ دل تو میں سنبھال لوں

مگر حضور یہ آنکھیں

وہ اکثر اس کی آنکھوں کی خوبصورتی پر یہ شعر پڑھ دیا کرتا تھا۔۔آذان کی آواز سے جیسے وہ واپس ہوش میں آئی تھی۔۔

افف !ام نور آذان بھی ہو گئی۔۔پتا نہیں ہمیشہ محبوب کے خیالات کی ٹائمنگ " کیوں غلط ہوتی ہے "اپنے آپ کو نام سے مخاطب کر کے کہہ کر جلدی جلدی بال سمیٹتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھا۔۔

آج پھر مجھے دیر کروادی اس ویمپائر نے۔۔ویمپائر ناں ہو تو "کہتے ساتھ ہی ام" نور خود بھی مسکرادی۔۔اس طرح خود کلامی کرتے ہوئے وہ جلدی جلدی وضو کر نے چلی گئی۔۔

تقسیم کیں جب خدا نے تمام نعمتیں

میرے حصے میں صرف تم آئے

www.novelsclubb.com

****

**

وہ بے چینی اور فکر مندی سے ڈائننگ ہال میں ٹہل رہی تھیں۔۔ نظریں بار بار ٹیبل پر پڑے خاموش موبائل فون کی جانب اٹھ جاتی تھیں۔۔ شاید وہ بے صبری سے کسی کی کال کا انتظار کر رہی تھیں۔۔ پاس کھڑی ملازمہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

مہرین باجی گھٹنے کا درد بڑھ جائے گا۔۔ آپ بیٹھ جائیں" ملازمہ فکر مندی سے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کروں بانو بی! کب سے ان کے فون کا انتظار کر رہی ہوں مگر مجال ہے کہ ان کو" ذرا خیال ہو" مسسز مہرین کا لہجہ شکوہ کناں تھا۔۔

آپ بیٹھ تو جائیں۔۔فون بھی آجائے گا۔۔اس طرح تو آپ کی طبیعت خراب ہو" جائے گی اور پھر صائم بابا مجھ پر ناراض ہوں گے" بانو بی ان کا بازو تھامے پریشانی سے کہہ رہی تھی۔۔

عجیب بے چینی ہو رہی ہے۔۔مجھ سے آرام سے بیٹھا نہیں جا رہا ہے" کہتے ہوئے" موبائل فون اٹھایا۔۔

کچھ دیر پہلے صائم بابا بھی آپ کی طبیعت کا پوچھ رہے تھے۔۔آپ کی دوائی کا" وقت ہو رہا ہے۔۔آپ بیٹھ جائیں میں دوائی لے کر آتی ہوں" ملازمہ بانو بی کہتے ہوئے مسسز مہرین کو کرسی پر بٹھا رہی تھیں۔۔

جی اچھا" اداسی سے کہہ کر فون اسکرین کو دیکھا۔۔یہ خاموش موبائل فون کتنا برا" لگ رہا تھا کوئی مسسز مہرین سے پوچھتا۔۔

کچھ دیر بعد ملازمہ بانو بی ایک ٹرے جس پر دوائی اور پانی کا گلاس رکھا تھا وہ اٹھائے ان کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔سامنے کرسی پر بیٹھی مسسز مہرین مسکراتے ہوئے کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں۔۔بانو بی نے سکون کا سانس لیا۔۔

جی عدیل صاحب! ٹکٹ بک کروادی یا میں صائم سے کہہ دوں؟ مسسز مہرین" مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔وہاں فون کی دوسری جانب سے سے کچھ کہا گیا۔۔

چلیں شکر ہے۔۔بس گھر آجائیں۔۔کتنے دن ہوئے۔۔آپ تو بس اسلام آباد" کے ہو کر رہ گئے ہیں" مسسز مہرین شکوہ کر رہی تھیں۔۔فون کی دوسری جانب سے ہنسی کی آواز با آسانی سنائی دے رہی تھی۔۔بانو بی بھی مسکرادیں۔۔

اچھا چلیں آپ میٹنگ سے ہو آئیں۔۔پھر بات کریں گے۔۔اپنا خیال رکھیں""
مسسز مہرین اثبات میں سر ہلا رہی تھیں اور الوداعی کلمات کے ساتھ فون بند کر لیا۔۔

ہو گئی بات؟اب تو دوائی کھالیں" بانو بی ان کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہہ رہی تھیں۔۔

جی بانو بی!ان کی ایک اہم میٹنگ تھی بس اس لیے کال دیر کی۔۔آپ تو جانتی ہیں" نامیں عدیل صاحب کے حوالے سے کتنی حساس ہوں" کہتے ہوئے فون ٹیبل پر رکھ دیا اور دوائی اٹھالی۔۔اب وہ پر سکون تھیں۔۔

اور صائم بابا کو آپ سے یہ عادت وراثت میں ملی ہے کہ وہ آپ کے لیے پریشان" رہتا ہے۔۔عدیل بھائی تو آپ ماں بیٹے کی عادات پر حیران ہوتے ہیں" بانو بی ہنستے ہوئے پانی کا گلاس مسسز مہرین کی جانب بڑھا رہی تھیں۔۔

مسسز مہرین مسکرادیں۔۔وہ کیسے بانوبی کو سمجھاتیں کہ عدیل ملک سے صرف محبت تو نہیں تھی وہ تو کل کائنات تھے۔۔ مسسز مہرین کی عدیل ملک سے شادی کتنے مشکل مراحل سے گزری تھی۔۔ماں باپ کے بعد عدیل ملک صاحب ہی تو تھے جن کی وجہ سے آج وہ ایک خوشحال گھرانہ چلارہی ہیں۔۔ محبت صرف جوانی کے زمانے تک محدود نہیں رہتی ہے بلکہ اگر یہ محبت صحیح انسان سے ہو جائے تو زندگی کے سو سال بھی کم لگتے ہیں اپنے جیون ساتھی کے گزارنے کے لیے۔۔

مسسز مہرین ابھی بانوبی سے بات کررہی تھیں کہ فوج رنگ ہوا۔۔اسکرین پر چمکتا نام دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرادیں۔۔

صائم کالنگ "مسسز مہرین موبائل فون اٹھائے گھر کے بیک ڈور سے گارڈن " ایریا کی جانب بڑھ گئی۔۔ بانوبی کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔اب ماں بیٹے کی شکوہ شکایات ہونی تھیں۔۔اب مسسز مہرین کٹہرے میں لاکر کھڑی کردی جائیں گی

www.novelsclubb.com

جہاں بیٹا ان سے لاپرواہی کے متعلق سوالات کرے گا۔۔مائیں سنتیں نہیں نا۔۔ اب کلاس ماں کی لگے گی کیونکہ بانو بی بتا چکی ہیں کہ مسسز مہرین نے وقت پر دوائی نہیں لی تھی۔۔ نجانے مائیں کب سمجھیں گی کہ وہ بچوں کی کتنی بڑی ضرورت ہوتی ہیں۔۔اتنی بڑی ضرورت کہ ان کا کوئی متبادل ہی نہیں بنایا گیا۔۔

****

**

شام کے سائے ڈھل چکے تھے۔۔آسمان کی نیلاہٹ اب مزید سیاہی مائل ہوتی جا رہی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں جائے نماز پر دوزانو بیٹھی تھی۔۔دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے۔۔آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔ جھکی ہوئی پلکیں ہلکی سی حرکت کر رہی رہی تھیں۔۔اتنے میں ام نور کو محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں کوئی داخل ہوا ہے۔۔وہ جانتی تھی کمرے میں اماں آئی ہیں۔۔وہ بند آنکھوں سے ماں کی

خوشبو کو محسوس کر سکتی تھی۔۔ماں ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئیں اور وہاں کچھ رکھ کر واپس کمرے سے جانے لگیں۔۔ام نور نے محسوس کیا تھا وہ بالکل دبے قدموں زمین پر چل رہی تھیں۔۔ام نور بند آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سب کارروائی محسوس کر رہی تھی۔۔

اماں! میں آپ کو محسوس کر سکتی ہوں۔۔میری دعا میں کوئی خلل نہیں آیا۔۔" آپ چاہیں تو اپنی نارمل رفتار سے چل کر جائیں" وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں موندے ماں سے مخاطب ہوئی۔۔ماں نے بھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔مگر پھر وہ خاموشی سے چلی گئیں۔۔

دعا اپنے ربّ سے بات کرنے کا وہ خوبصورت وقت ہوتا ہے جہاں آپ اپنے ربّ" سے مخاطب ہو کر دل کا سارا حال بیان کرتے ہیں۔۔یہاں کسی تیسرے فریق کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔۔آپ بے جھجک اپنے ربّ کے سامنے روتے ہیں۔۔۔

ناں کوئی روک ٹوک اور ناں کوئی جھٹلانے والا۔۔یہاں آپ ہزار گناہگار صحیح مگر ربّ العالمین پھر بھی آپ کو سنتا ہے اور سننا چاہتا ہے۔۔آپ کی مناجات کو۔۔

"بیشک اللہ تعالی کی اپنے بندوں سے محبت بے مثال ہے

یااللہ تعالی! آج تک تونے جو بھی عطاء کیا اس کے لیے تیرا بہت زیادہ شکر الحمد"

اللہ۔۔اماں کہتی ہیں دعاؤں میں سب سے پہلے تیری عطاؤں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔مانگنے سے پہلے جو حاصل ہے اس کا شکر واجب ہے۔۔پھر تجھ سے دوسری چیزوں کا سوال کرنا چاہیے۔۔بے شک تجھے شکر گزار بندے پسند ہیں"ام نور آنکھیں بند کیے اپنے ربّ سے مخاطب تھی۔۔

یااللہ تعالی! میرے سارے پیارے عزیز رشتوں کو ہمیشہ تو اپنے سایہء رحمت"

میں رکھنا۔۔بیشک جسے تو پناہ میں رکھے اسے بھلا کون چکھے۔۔ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔اماں کو لمبی، صحت مند توانا زندگی دے۔۔ان پر اپنی سلامتی رکھنا۔۔

اور شانی کو زندگی میں بہت کامیاب انسان بننے کی توفیق دے۔۔میرا شانی معصوم سا بچا ہے۔۔اس کو شیاطین اور برے وسوسوں سے پناہ دے"ام نور کے لب ہولے ہولے حرکت کر رہے تھے وہ ساتھ ہی دعا کے درمیان میں درود شریف بھی پڑھ رہی تھی۔۔

میرے پیارے ماموں جان کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھنا۔۔ابھی تو وہ اسلام آباد میں" ہیں۔۔وہاں اپنا خیال بھی نہیں رکھتے ہوں گے۔۔ان کو اپنا خیال رکھنے کی توفیق دے۔۔فکر مند لہجہ اپنائے ام نور اپنے ماموں جان کو تصور کر رہی تھی۔۔سب کا خیال رکھنے والے میرے ماموں جان بس اپنا خیال ہی نہیں رکھتے۔۔مگر اگلے ہی لمحے ام نور نروٹھے پن سے اپنے ماموں جان کا ذکر کر رہی تھی۔۔پیاری ممانی جان بھی کل بیمار تھیں۔۔اتنی کمزور لگ رہی تھیں۔۔ان کو صحت و تندرستی دے۔۔

ممانی جان بھی تو میری امی ہیں" وہ دائیں بائیں ہلکے سے جھولتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی جیسے کوئی بچہ۔۔

اے اللہ تعالی ان دونوں کا سایہ ہم پر سلامت رکھنا۔۔ام نور کا لہجہ فکر مند تھا۔۔" اور میرے صائم کو مزید کامیابیاں عطا فرما۔۔ایک تو اتنے پیارے ہیں نا وہ اور پھر میں ان کی ایک عدد اکلوتی بیوی بھی تو ہوں۔۔وہ کہتے ہوئے مسکرائی۔۔میں صائم کو بہت ستاتی بھی ہوں۔۔ مگر یہ تو میرا حق ہے نا"ام نور کہتے ہوئے شرارت سے مسکراتے ہوئے سر جھکا گئی۔۔

اللہ تعالی! صائم کو توفیق دے مجھے ساری زندگی جھیلنے کی۔۔ام نور ایک آنکھ کھول" کر دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی کہ کہیں اماں سن تو نہیں رہی ہیں۔۔

اے اللہ! آخر میں پھر تیری ساری عطاؤں پر شکر الحمد اللہ آمین ثم آمین "ام نور" نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔

ام نور نے ساری دعا مانگ کر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا اور آنکھیں کھول دیں۔۔اب وہ بہت پر سکون ہو گئی تھی۔۔سب کے لیے دعائیں وہ مانگ چکی تھی۔۔بس اپنے لیے بھول گئی۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔

"سکون انسان کا کمال نہیں بلکہ یہ تو ربّ العزت کی عطا ہے"

جائے نماز اٹھائے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے اماں کچھ رکھ کر گئی تھیں۔۔اس کا موبائل فون بھی وہیں رکھا تھا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی۔۔پھر نرمی سے مسکراتے ہوئے گلاب کے پھولوں کے ان چھوٹے چھوٹے گلدستوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور چہرے کے پاس لے جا کر آنکھیں موند کر ان گلاب کے پھولوں کی مسحور کن خوشبو سونگھی۔۔

ماشااللہ ! یہ بہت پیارے ہیں "کہتے ہوئے اس نے گلاب کی پنکھڑیوں کو اپنی نرم" انگلیوں سے چھوا۔۔

اتنے میں میسج ٹون سے موبائل فون کی اسکرین روشن ہوئی۔۔ام نور کی نظر کال نوٹیفکیشن پر گئی۔۔صائم کی تین مسڈ کالز۔۔اور چھ نیو میسجز۔۔

افف جب پتا بھی ہے یہ نماز کا وقت ہے پھر بھی ان کو سکون نہیں آتا۔۔ان کو تو" ابھی ایسی ڈانٹ لگاتی ہوں۔۔ عقل ٹھکانے آجائے گی "ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی۔۔

جائے نماز الماری میں رکھتے ہوئے موبائل فون پر کال ملائی۔۔ بیل جا رہی تھی۔۔ کال ریسیو ہو گئی۔۔ مگر ام نور کے بولنے سے پہلے اس کی گھمبیر آواز اسپیکر میں ابھری۔۔

دکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط

اور مل گئی خوشی تو اچھالے تمہارے خط

یوں تو ہیں بے شمار وفا کی نشانیاں

لیکن ہر اک شے سے نرالے تمہارے خط

جیسے ہو عمر بھر کا اثاثہ غریب کا

کچھ اس طرح سے میں نے سنبھالے تمہارے خط

اہلِ ہنر کو مجھ پہ وصی اعتراض ہے

میں نے جو اپنے شعر میں ڈھالے تمہارے خط

www.novelsclubb.com

پرواہ مجھے نہیں ہے کسی چاند کی وصی

ظلمت کی دشت میں ہیں اجالے تمہارے خط

از قلم وصی شاہ

گہرا سحر انگیز لہجہ، محبت کی چاشنی سے لبریز آواز اسپیکر میں ابھر آئی تو ام نور اس میں اس قدر کھو گئی کہ صائم کو اسے باقاعدہ آواز دینی پڑی۔۔

"اے؟ کیا تم مجھے سن رہی ہو؟ مسکرا کر پوچھا گیا۔۔اسے معلوم تھا کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اس کی آواز کے سحر میں جکڑ گئی ہو گی۔۔

"ہاں جی! ام نور جیسے ہوش میں آئی۔۔کہتے ہوئے ہاتھ کی ہتھیلی کو پیشانی پر ہلکے سے مارا۔۔جیسے اپنی غیر ہوتی حالت پر ذرا سی خجل ہو گئی ہو۔۔حیا کے کتنے ہی رنگ اس کے چہرے پر آ کر گزر گئے۔۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم اے! صائم نے شرارتی انداز سے سلام کیا۔۔وہ اس وقت مغرب پڑھ کر اپنے آفس روم میں بیٹھا تھا۔۔ایک نئے کیس کو اسٹڈی کرنے کے لیے۔۔ ام نور اس کے ہر لہجے کو اچھے سے سمجھتی تھی۔۔

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ !اماں کہتی ہیں کہ پہلے سلام کرتے ہیں۔۔ناں کہ "
اپنی شعر وشاعری کی دکان کھول لیتے ہیں۔۔سوچا آپ کو بتادوں علم میں اصافہ ہو
جائے گا تو مجھے بھی ثواب ملے گا"ام نور نے بھی شرارتی انداز میں جواب دیا۔۔اس
کی شرارتی آواز سنتے ہی صائم کا قہقہ گونجا تھا ساتھ ہی ام نور بھی ہنس دی۔۔

شکریہ آپ کا اے !واقعی ہی یہ بات تو میرے علم میں نہیں تھی "ڈرامائی انداز"
میں کہتے ساتھ ہی وہ پھر ہنس دیا۔۔

صائم !پھول بہت پیارے ہیں۔۔بہت ہی خوب صورت "محبت سے کہتے ہوئے"
ام نور نے ایک گلدستہ ہاتھ میں تھام لیا اور اس کی مسحور کن خوشبو کو اپنی سانسوں
میں اتارتے ہوئے صائم کے تحفے کی تعریف کی۔۔

یہ تو میں نے صبح کورٹ جاتے وقت لیے تھے۔۔پر آج کورٹ میں اتنا مصروف دن گزرا تھا کہ تم تک پہنچانے میں دیر ہو گئی" صائم نے لیپ ٹاپ اسکرین فولڈ کرتے ہوئے کہا۔۔

مگر پھر میں نے شام میں کورٹ سے واپسی پر گھر میں پھپھو سکینہ کو دے دیئے تھے۔۔اس وقت تم اور شانی مارکیٹ گئے ہوئے تھے۔۔اور ابھی تو ان کی تازگی میں بھی کمی آگئی ہو گی" صائم نے کچھ مایوس سے لہجے میں کہا۔۔

جی نہیں۔۔یہ تو اب بھی تازہ اور بہت خوبصورت ہیں۔۔کیوں کہ یہ محبت سے دیئے گئے ہیں" اتراتے ہوئے کہا گیا۔۔صائم سر جھکا کر ہنس دیا۔۔

تھینک یو صائم" ام نور نرمی سے کہہ کر مسکرائی۔۔مجھے یہ پھول بہت پسند آئے۔۔آپ کو پتا ہے نا مجھے گلاب کے پھولوں سے عشق ہے" کہتے ہی وہ ہنس دی۔۔

اچھا جی اور پھول دینے والے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ صائم جیسے اس" سے کچھ سننا چاہتا تھا۔۔ کتنے مان سے پوچھا گیا تھا۔۔ مگر جواب تو وہ بھی جانتا تھا۔۔

آہم کچھ خاص نہیں" کہتے ہی وہ شرارت سے کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ صائم ہنس" دیا۔۔ جانتا تھا کہ کم از کم فلحال ام نور وہ نہیں کہے گی جو وہ سننا چاہتا تھا۔۔ وہ وقت ابھی دور ہے۔۔

اوکے میں سمجھ گیا گڈ" کہتے ساتھ وہ خود بھی ہنس دیا۔۔"

اچھا جی یہ تو بتائیں۔۔ آج کی جیت بھی بیرسٹر صائم عدیل ملک کے نام ہوئی؟ ام" نور پر یقین لہجے سے خوش ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

آج کی جیت ایک بار پھر حق کے نام ہوئی اے جانی" مسکراتے ہوئے صائم نے" جیسے اسے کچھ جتانا چاہا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی! بیرسٹر صائم عدیل ملک اور حق دونوں میں کوئی فرق نہیں۔۔جہاں" بیرسٹر صائم عدیل ملک ہوں گے وہاں صرف حق کی ہی بات ہو گی۔۔اور جیت بھی صرف اور صرف حق کی ہی ہو گی۔۔میں نے صحیح کہا نا؟ام نور کہتے ساتھ اس سے تصدیق چاہ رہی تھی۔۔

جی بالکل! آپ نے درست فرمایا"صائم تصدیقی انداز میں کہتے ہوئے ام نور کو" تصور کر رہا تھا۔۔

اے! تم نے اپنا موبائل فون کہاں رکھا تھا؟سارے دن میں صبح کی کال کے بعد" بس اس ایک میسج کے علاوہ کوئی خیر خبر ہی نہیں دی۔۔کتنی ہی بار تو میں نے تمہیں کالز کی تھیں"صائم فکر مند لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

صائم کو ام نور کی بہت فکر لگی رہتی تھی۔۔جب سے وہ جاب کرنے لگی تھی۔۔دن میں تو نجانے کتنی ہی بار وہ خود اسے کالز کیا کرتا تھا۔۔اور بعض اوقات گھر بھی وہ اکثر صرف اسی کی فکر میں آجایا کرتا تھا۔۔

ماضی !

ایک بار یوں ہی وہ کورٹ سے جلدی فارغ ہو گیا تھا تو ام نور کے گھر آگیا۔۔اکثر پھپھو سکینہ کی فرمائش پر ان کے لیے جلیبیاں لاتا تھا۔۔آج بھی وہ ان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا جب ام نور گھر میں داخل ہوئی۔۔صائم کو دیکھتے ہی وہ اس کی جانب دوڑ کر آگئی۔۔اتنے میں اماں جلیبیاں پلیٹ میں نکالنے کے لیے کیچن کی جانب چلی گئیں۔۔اماں کو وہاں ناں دیکھ کر ام نور نے آج والا سارا قصہ صائم کے گوشے گزار کر دیا۔۔کیونکہ اماں کے وہاں ہوتے تو ام نور کبھی یہ بتا کر ان کو پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔

صائم !آپ کو پتا ہے آج آتے وقت میرے ساتھ کیا ہوا؟آپ سنیں گے تو میری" بہادری کی داد دیں گے "نور ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے بات کا آغاز کر رہی تھی۔۔صائم گال تلے ہاتھ دیئے اس ڈرامے باز لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اپنے ہاتھ ہوا میں ہلا ہلا کر بات کر رہی تھی۔۔

صائم !ایک رکشہ بڑی سپیڈ سے ہمارے رکشہ سے کے ساتھ آ کر لگا۔۔ایک دم" ٹھاکر کے۔۔زور سے دھماکہ خیز ٹکر "ام نور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے ٹکرا کر دکھاتے ہوئے فلم کا کوئی ڈائیریکٹر لگ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

افف میرا تو اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔۔مگر میں ڈری نہیں بس" سانس نکلی جا رہی تھی "دونوں رکشوں کے دھماکہ خیز آواز کی وجہ سے "ام نور دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔ام نور بغیر بریک لگائے فر فر بولے جا رہی تھی۔۔

اور پتا ہے کیا ہوا ان کے "ام نورا بھی فر فر ایک ہی سانس میں ہاتھ ہلا ہلا کر سب بتا" ہی رہی تھی کہ صائم نے اس کی بات سنتے ہی ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔ام نور اس جھٹکے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔ کٹی پتنگ کی طرح اس کے کشادہ سینے سے جا لگی۔۔ صائم نے اسے سختی سے خود میں بھینچ لیا۔۔ جیسے کوئی بچہ اپنا کھلونا گم ہو جانے کے ڈر سے چھپاتا ہے۔۔

اے ! تمہیں چوٹ تو نہیں لگی؟ تم ٹھیک ہو؟ وہ اسے خود سے الگ کر کے اس کا" چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر نہایت فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

دکھاؤ مجھے کہاں چوٹ لگی ہے "آنکھوں میں بے پناہ محبت اور چہرے سے فکر" عیاں تھی۔۔ام نور اس کی آنکھوں میں اتنی محبت دیکھ کر صرف نفی میں سر ہلا کر جواب دے رہی تھی۔۔

اور میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میں آفس سے پک اینڈ ڈراپ کیا کروں گا مگر نہیں" تمہیں تو رکشہ میں ہوائی سفر کرنے کا بڑا شوق ہے "اب وہ فکر مندی سے ام نور کو ڈانٹ رہا تھا۔۔

صا ئممم! ام نور نے خفگی سے اس کے نام کو لمبا کھینچ کر کہا۔۔اب آپ مجھے" ڈانٹیں گے؟ اتنی سختی سے بات کریں گے "خفگی سے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر اس نے صائم کو گھورا۔۔

مگر صائم اللہ تعالی کا شکر ہے کہ ہم بھی محفوظ رہے اور اس رکشہ کے سوار بھی خیر" وعافیت سے بچ گئے۔۔آپ کو تو بتانا ہی نہیں چاہئے تھا ڈانٹ ڈپٹ کا موقع مل گیا" ام نور منہ بسور کر کھڑی ہو گئی۔۔

اے تم "صائم کچھ کہنے لگا تھا مگر ام نور بول پڑی۔۔"

ارے آپ کو کچھ نہیں معلوم ہمارے رکشے کے بارے میں۔۔ام نور جتاتی انداز" میں کہہ رہی تھی۔۔ہمارے رکشہ کی سواری کتنی زبردست ہوتی ہے۔۔ایک ہاتھ کو رکشہ کی کھڑکی سے باہر نکال کر ہوا میں لہرانے سے اتنا مزہ آتا ہے۔۔اور پھر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے ایسے جھونکے آتے ہیں۔۔آئے ہائے مزہ آجاتا ہے"اب وہ خوشی سے مسکراتے ہوئے رکشہ کی تعریف کر رہی تھی۔۔صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

اور مسٹر!میرا آفس نو بجے ہوتا ہے اور آپ جناب نو بجے سے پہلے یا تو نیند سے" اٹھتے ہی نہیں یا تو آٹھ بجے ہی تیار ہو کر نکل جاتے اور میں آٹھ بجے آفس کیوں جاؤں بھلا؟ہونہہ بڑے آئے"خفگی سے کہتے ہوئے اس نے منہ ہی موڑ لیا۔۔ صائم خاموشی سے اسے مسکراتے ہوئے سن رہا تھا۔۔

اچھا! مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔۔ مگر ہر روز سونے سے پہلے تم ہی " تو ڈانٹ ڈپٹ کر مجھے نیند پوری کرنے کی نصیحت کرتی رہتی ہو۔۔اسی لیے کبھی کبھار دیر بھی ہو جاتی ہے یار "نرمی سے کہہ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔

اے! تمہیں پتا ہے مجھے تمہاری کتنی فکر لگی رہتی ہے "محبت سے کہتے ہوئے " صائم اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اچھا نا ہٹیں بھئی۔۔اماں دیکھ لیں گی۔۔آپ کو تو ذرا خیال نہیں "ام نور اس سے " مسکرا کر اپنا ہاتھ چھڑوا کر دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دھونے سے بھی جاتی نہیں اس کے ہاتھ کی خوشبو

ہم ہاتھ چھڑوا کر بھی چھڑوانے میں لگے ہیں

اماں جو کب سے پلیٹ میں جلیبیاں نکالنے کے لیے کیچن کی جانب گئی ہوئی تھیں۔۔لگتا تھا وہیں کی ہو کر رہ گئی تھیں۔۔

اور ظاہر سی بات ہے بھئی۔۔اتنی دیر رات تک بیٹھ کر کام کریں گے تو میں نیند " پوری کرنے کا کہوں گی "ام نور ایک ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے تھی۔۔صائم کو اس کی یہ ادا بہت پسند تھی۔۔

اور ویسے بھی میرا آفس یہاں سے دس منٹ دوری پر ہی تو ہے۔۔پیدل آپ " جانے نہیں دیتے اسی لیے اپنی ہوائی سواری ہی بیسٹ ہے "وہ کھلکھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔اور صائم دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے مسکراتے ہوئے سن رہا تھا۔۔

کیا کرے وہ اس لڑکی کا جس کے خطرناک ایڈونچر ختم نہیں ہوتے تھے۔۔اور پھر مسکرا کر ایک خیال کے تحت پینٹ کی جیب سے والٹ نکالا۔۔اس میں سے چند نوٹس نکالے اور ام نور کے سر پر صدقہ وار کر ان نوٹوں کو ام نور کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔۔

اے ! یہ پیسے تم دے دینا کسی ضرورت مند کو" کہہ کر وہ اسے محبت سے دیکھنے لگا۔۔اور ام نور کو صائم کی اس عادت کا پتا تھا وہ ہمیشہ اس کا صدقہ وار کر اس کی ہر مصیبت کو ٹال دیتا تھا۔۔ محبت سے صائم کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

حال !

صائم ! بڑے لاڈ سے اس کا نام لیا۔۔انداز بہت پیارا تھا۔۔"

جی اے ! وہ بے اختیار کہہ اٹھتا۔۔"

آج میرا دن ہی اتنا زیادہ مصروف تھا کیا بتاؤں ؟ وہ بات کرتے ہوئے بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی۔۔

پہلے میں آفس گئی پھر آدھے دن کی چھٹی لے کر اماں کے ساتھ شاہین خالہ کی بہو" کو بیٹی پیدا ہوئی ہے اس کے عقیقہ میں گئی۔۔ پھر اماں نے کچھ ضروری سامان کی لسٹ تھما دی تو میں اور شانی وہی لینے مارکیٹ گئے تھے۔۔اور شانی کی سستی کا تو

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا ہے۔۔افف اس کی وجہ سے سامان لیتے لیتے تقریباً مغرب ہو گئی۔۔آج ٹیوشن کے بچوں کو تو چھٹی دے دی مگر قرآن پاک کے لیے بچے آئے تو اماں نے ان کو آج کا سبق پڑھا دیا"ام نور صائم کو اپنے پورے دن کی مصروفیات بتانے لگی۔۔ صائم گہری سانس لے کر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

بس اسی لیے میں نے موبائل فون ہی نہیں اٹھایا اور اب مجھے اماں کے ساتھ کھانا" بھی بنوانا ہے۔۔ہائے اللہ کمر درد کر رہی ہے اور میں آج بہت تھک گئی" کہتے ہوئے وہیں بیڈ کے کونے پر پشت کے بل لیٹ گئی۔۔لہجے میں تھکاوٹ نمایاں طور پر محسوس ہو رہی تھی۔۔

اے! تم خود کو اتنا کیوں تھکاتی ہو؟اس کے لہجے میں اب مزید فکر مندی نمایاں" تھی۔۔اور میں نے کتنی ہی بار کہا ہے کہ تمہیں اب جاب کرنے کی کوئی ضرورت

www.novelsclubb.com

نہیں ہے۔۔تمہاری جاب سے پہلے بھی توسب بالکل ٹھیک چل رہا تھا"صائم آج پھر وہی ٹاپک چھیڑ رہا تھا۔۔جس پر ہمیشہ ہی ام نور ناراض ہو جاتی تھی۔۔

صائم !آپ نے پھر وہی ٹاپک چھیڑ دیا۔۔آپ کو معلوم تو ہے کہ میں جاب کیوں" کرتی ہوں"وہ خفگی سے کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔صائم کی اس بات سے وہ پھر خفا ہو گئی تھی۔۔

اچھا اچھا! بھئی میں اس ٹاپک پر اب بات ہی نہیں کروں گا۔۔بس؟ناراض کیوں" ہوتی ہو"صائم نے جیسے اس بحث سے ہاتھ اٹھا لیے۔۔کیونکہ صائم کو اس بات کے لیے اب صحیح وقت کا انتظار ہے۔۔

اچھا میں اماں کی رات کے کھانے میں مدد کروں گی تو چلتی ہوں"خفا انداز میں" کہہ کر وہ اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔

امے !ناراض ہو؟صائم نے مدھم آواز مگر سادہ سے لہجے میں پوچھا۔۔"

www.novelsclubb.com

نہیں "ام نور نے بہت دھیرے سے نرم مدھم آواز میں جواب دیا جسے صائم "
بمشکل ہی سن پایا تھا۔۔

اے ! صائم نے بہت محبت سے اسے آواز دی۔۔"

جی ! ام نور نے بس اتنا ہی جواب دیا۔۔بیڈ شیٹ کے کونے کو مروڑتے ہوئے وہ"
اسے سن رہی تھی۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے معصوم بچے ناراضگی دکھاتے ہیں۔۔

آئی ایم سوری اے "نرمی سے تلافی کی گئی تھی۔۔ام نور ہنوز خاموش تھی۔۔"

کیا کروں تم سے غافل نہیں رہ سکتا۔۔ فکر لگی رہتی ہے "محبت سے چور لہجہ۔۔"
صائم جیسے ام نور کو اپنی محبت جتا رہا تھا۔۔ام نور کو صائم کی فکر مندی بھی اچھی لگتی
تھی۔۔دل کرتا بار بار ناراض ہو جائے کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ صائم منائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

"اے! مجھے پتا ہے کہ تم جاب کیوں کرتی ہو۔۔بس میں نہیں چاہتا تمہیں کچھ بھی ہو۔۔کراچی میں آئے روز کی وارداتوں سے مجھے تمہارے لیے ڈر لگا رہتا ہے۔۔ بس اس ڈر کے تحت بول دیا" وہ نرم اور فکر مند لہجے میں بول رہا تھا۔۔

آئی ایم سوری اے" صائم کہتے ہوئے اسپیکر پر اس کی مدھم سانسیں سن رہا تھا۔۔"

صائم! ام نور نے جیسے اسے دوبارہ معافی مانگنے سے روکنا چاہا۔۔"

جی اے جانی! اتنی محبت سے اپنا نام پکارے جانے پر مسکراتے ہوئے جواب" دیا۔۔ام نور اپنے صائم کا نام ہی اتنی محبت سے لیتی تھی۔۔وہ سنتے ہی جواب میں بول دیتا تھا۔۔

سوری کی کوئی بات نہیں۔۔آپ مجھ سے سوری مت کیا کریں" وہ خود بھی بچوں" کی سی معصومیت سے بول رہی تھی۔۔بس ہم اس ٹاپک کو آئندہ نہیں چھیڑیں گے۔۔اوکے" وہ نروٹھے پن سے بول کر چپ ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے جیسا تم کہو۔۔ہم نہیں کرتے اس ٹاپک پر بات "صائم نے سرد آہ بھری۔۔"
مزید کچھ کہنا فضول تھا۔۔

اچھا اے !اس بار تم نے مجھ سے ٹریٹ نہیں مانگی؟ میں حیران ہوں "وہ جیسے اس"
کا موڈ ٹھیک کرنا چاہ رہا تھا۔

ارے بھئی ہاں۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک کی جیت پر میں ٹریٹ ناں لوں۔۔ایسا"
تو ممکن ہی نہیں "وہ اب واپس سے ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔پل بھر کی ناراضگی
تھی اور پل بھر میں رفو چکر ہو گئی۔۔

تو بتائیں اے !آپ کو مجھ سے ٹریٹ میں کیا چاہیے؟ صائم نے جیسے اس کے موڈ"
کے ٹھیک ہو جانے پر دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔۔

مجھے ٹریٹ میں؟ام نور گال پر انگلی رکھ کر سوچ رہی تھی۔۔ایک زبردست سا"
فیملی ڈنر۔۔ڈن کریں جلدی سے "وہ بول کر ہنس دی۔۔

www.novelsclubb.com

بھئی ڈن ہو گیا" وہ بھی کہہ کر ہنس دیا۔۔اچھا تو پھر کل سنڈے ہے۔۔کل ہی "
چلتے ہیں۔۔کیا خیال ہے؟ وہ کہتے ہوئے ام نور کی رضامندی پوچھ رہا تھا۔۔

اوکے بہت مزہ آئے گا۔۔ماموں جان بھی کل تک آجائیں گے "ام نور چہکتے"
ہوئے بول رہی تھی۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔اسے ساری فیملی کا اکھٹے کہیں جانا، ساتھ گھومنا پھرنا بہت
خوشی دیتا تھا۔۔

اچھا صائم !اب میں جاؤں کیچن میں اماں کے پاس ورنہ تو اماں آج میری پکا کلاس"
لگادیں گی" وہ ہنس کر کہتے ہوئے اجازت مانگ رہی تھی۔۔

ہاں جی ضرور جائیں اور پھپھو کو میرا اسلام اور ڈھیر سارا پیار ضرور دینا" وہ کہہ کر"
اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھنے لگا۔۔

ہاں جی بھئی لاڈلے صاحب۔۔ضرور دے دوں گی سلام "شرارتی انداز میں" کہا۔۔

اللہ تعالی آپ کا نگہبان صائم "ام نور مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ تصور کر رہی" تھی۔۔

اللہ تعالی نگہبان اے "نرمی سے کہہ کر صائم نے موبائل فون بند کر دیا اور ایک" لمبی پر سکون سانس ہوا کے سپرد کی۔۔

جو دل کو ملتا ہے تجھ سے گفتگو کے بعد

www.novelsclubb.com

سارا قصہ ہی اس سکون کا ہے

اوہ خدایا اس کی تو بیٹری تقریباً ختم ہی ہو گئی۔۔مسلے ہی مسلے "ماتھے پر ہتھیلی" مارتے ہوئے کہا۔۔اور موبائل فون کو چارج پر لگا دیا۔۔

پھر جلدی جلدی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔پھرتی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اماں کو آواز دیتی ام نور کیچن کی جانب چلی گئی۔۔

****

**

شہر کراچی کے سپر ہائی وے پر سفر کرتے ہوئے اگر ہائی وے سے ذرا نیچے کی جانب دیکھا جائے تو کچھ پلاٹس نظر آئیں گے۔۔ہائی وے کے ان پلاٹس پر کچھ غریب طبقے کے لوگ آباد تھے۔۔بہت سی جھگیاں بنائی گئی تھیں جن میں کثیر تعداد میں ہندو برادری کے لوگ رہائش پذیر تھے۔۔زندگیاں تو یہاں بھی بس رہی تھیں مگر زندہ شاید کوئی نہیں تھا۔۔زندہ انسانوں کی کچھ حساسیات ہوتی ہیں مگر ایسا لگتا ہے غریب طبقے سے ساری حساسیات بھی چھین لی گئی ہوں۔۔جھگیوں میں بستے ان معصوم

بچوں کو بھی جیسے یہ بے رحم زندگی بس اپنے سنگ گھسیٹ ہی رہی تھی۔۔بچوں کے رونے، بلکنے کی درد بھری آوازیں سماعتوں میں ہتھوڑے برسا رہی تھیں۔۔

بھوک، افلاس نے ان معصوم چہروں کی مسکراہٹیں ان کے کشکول میں ڈال دی تھیں جہاں ایک روپیہ کشکول میں جاتا وہاں ایک مسکراہٹ ان کے چہرے پر دستک دے جاتی تھی۔۔

موسم گرما کی تپتی دھوپ میں یہاں بستی معصوم زندگیاں تک تجلس جاتی تھیں۔۔ شدید گرمی میں سورج آگ برسا رہا ہوتا ہے اور وہ آگ ان معصوموں کا روم روم تک پگھلا دیتی ہے۔۔تو موسم سرما کی ٹھٹھرتی سردی میں ان کے وجود پر پھٹے پرانے کپڑے اس سردی کو روکنے کے لیے ناکافی تھے۔۔راتیں ٹھٹھرتی گزر جاتی ہیں تو دن رزق کی تلاش میں در در بھٹکتے ہوئے۔۔

" آہ زندگی تجھے ترس نہیں آتا"

کسی کی آنکھ بھی کھلتی ہے تو سونے کی نگری میں اور کسی کو گھر بنانے میں زمانے بیت جاتے ہیں۔۔یہی تو اس دنیا کے قانون وضوابط ہیں۔۔

ان ہی جھگیوں میں کچھ ایسی زندگیاں بھی بستی ہیں جو دنیا کی غفلتوں میں اس قدر ڈوب چکی ہیں کہ اپنے نفس کی خواہشات کے حصول کے لئے ایک ایسا راستہ چنا ہے جو سوائے زلت اور رسوائی کے کچھ نہیں۔۔

ماں باپ اگر اپنے بچوں پر نظر رکھتے ہیں تو اس میں قطعاً ناراض ہونے والی کوئی" بات نہیں ہوتی۔۔لیکن بعض اوقات ہم انہیں سمجھ نہیں پاتے۔۔ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہم پر یقین ہی نہیں رکھتے اسی لیے ہم پر بے تکی پابندیاں عائد کرتے ہیں۔۔ گھر واپس آنے میں ذرا سی دیر کیا ہو جائے تو ہزاروں سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔۔اب ہم بڑے ہو گئے ہیں ہمیں اپنی مرضی سے زندگی جینے دیں۔۔آپ لوگوں نے ہمیں ذہنی دباؤ کے علاوہ دیا کیا ہے؟ مگر حقیقت میں تو ہم بچے ہی ماں

باپ کے لیے ان کی زندگی کی سب بڑی آزمائش بن جاتے ہیں۔۔ بھلا اپنے لیے وہ کب جیتے ہیں وہ تو ہمیں زندگی دینے کے لیے خود کو بس زندہ رکھے ہوئے ہوتے ہیں مگر افسوس ہمیں یہ بات بہت دیر سے سمجھ آتی ہے جب وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے"

ایک ایسی ہی جھگی میں اس وقت ایک چھوٹے سے بچے کی رونے، بلکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔ ساتھ ہی ایک عدد مرد کے کھانسنے کی آواز اس رنجیدہ ماحول میں مزید ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔ جھگی کی بوسیدہ چھت پر تیز آندھی طوفان کے آثار نظر آ رہے تھے۔۔ جگہ جگہ سوراخ بن گئے تھے۔۔ ان ہی سوراخوں میں سے دھواں اٹھتا نظر آ رہا تھا جو فضا میں تحلیل ہو جاتا تھا۔۔

"کیسو! بات سن۔۔ اٹھ جا اور باہر جا کر دیکھ یہ شیرا کہاں رہ گیا ہے؟ آج تو وہ دن بھر گھر آیا ہی نہیں" کہہ کر اپنے بیمار شوہر کو دیکھا۔۔

وہ ایک رو میانی عمر کی عورت تھی۔۔جو اپنے بچے کو ایک بوسیدہ چارپائی پر بندھے پالنے میں جھولا جھلا رہی تھی۔۔اور ساتھ ہی مٹی اور اینٹوں سے بنے چولہے میں (جس پر پہلے سے ہی گرم توا رکھا ہوا تھا)اس میں لکڑیاں ڈال کر آگ کی آنچ کو تیز کر رہی تھی۔۔پاس ہی ایک جست کی چھوٹی سی تھال میں تھوڑا سا آٹا گوندھ کر رکھا تھا۔۔

تو جا کر دیکھ اس کو۔۔آج تو شام بھی ہو گئی مگر وہ گھر واپس نہیں آیا۔۔صبح بھی" سویرے سویرے نکل گیا تھا۔۔کہہ رہا تھا ضروری کام ہے"وہ عورت اس کھانستے ہوئے آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

اوہو اوہو ارے آجائے گا شانتی! بھلا شیر ادھر جائے گا"وہ آدمی کھانستے ہوئے" خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

نکمہ کہیں کا سارا دن تو منہ نہیں دکھاتا۔۔بس رات میں سونے کے وقت ہی اس کو" ہم غریبوں کی جھگی یاد آتی ہے۔۔آوارہ گرد بن گیا ہے" نیچے زمین پر بچھی پھٹی پرانی بوسیدہ چٹائی پر لیٹا وہ شخص سینے پر ہاتھ رکھ کر کھانستے ہوئے بول رہا تھا۔۔

آج شاید اس کی زیادہ طبیعت خراب تھی۔۔اس لیے زبان بھی دوائی کی طرح کڑوی کسیلی بنائے بیٹھا تھا۔۔

کیسو! تیری اسی کڑوی کسیلی زبان کی وجہ سے میرا لال گھر میں قدم نہیں رکھتا۔۔" تو اس کو اس جھگی میں سکون ہی نہیں لینے دیتا۔۔میرا بچہ اب سونے کے لیے گھر ناں آئے؟ کہاں جائے پھر" وہ عورت غصے سے بپھری اس پر چڑھ دوڑی۔۔

اس سے کہاں برداشت تھا اپنے بیٹے کے بارے میں کڑوے الفاظ سننا۔۔

اوہو اہو وشانتی تو صدا کی اس کی ماں بنی رہ بس۔۔ صحیح اور غلط کا فرق تجھے نظر ہی" نہیں آتا" وہ ماں بیٹے دونوں کی ناسمجھی پر افسوس کر رہا تھا۔۔

دیکھ کر آتا ہوں کہاں رہ گیا تیرا لال۔۔مل ہی جائے بس" وہ پھر سے کھانستے" ہوئے کہہ کر بوسیدہ جوتے (جن کو موچی نے ٹانکے لگا کر واپس جوڑ دیا تھا) ان جوتوں کو پہن کر جھگی سے باہر جانے لگا۔۔

ہونہہ تو نے ہمیشہ بس میرے بچے میں صرف نقص ہی نکالے ہیں۔۔اتنی محنت" سے تپتی دھوپ میں خود کماتا پھرتا ہے میرا شیرا۔۔صرف تیرے کمانے سے تو گھر نہیں چلتا" نہایت غمگیں لہجے میں کہا۔۔

اپنے شوہر سے بھلے کتنی محبت تھی مگر بیٹے کی خاطر زہر خندہ لہجہ اپنائے وہ سب لحاظ بھول جاتی تھی۔۔اور پھر آج تو اسے آوارہ گرد بھی بول دیا۔۔

سن رہا ہوں۔۔ماں ہے نا۔۔اندھی ممتا۔۔میرا سچ تو کڑوا لگے گا۔۔مگر سچ پھر بھی" نہیں بدلے گا" کیسو نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتے جھگی سے باہر نکل گیا۔۔

جا بھئی جا میرے شیر اکے ساتھ ہی واپس لوٹنا۔۔سچ کڑوا۔۔ہو نہہ۔۔میرے" شیر اکو کچھ بھی بول دیتا ہے" وہ عورت نہایت غصے سے کہتے ہوئے اپنے شوہر کو باہر جاتے دیکھ رہی تھی۔۔اسی دوران وہ بچہ پھر رونے لگ گیا۔۔

ناں میرا بچہ سو جا۔۔سو جا" بچے کو پالنے میں جھولا جھلاتے وہ اسے پچکارنے" لگی۔۔

یہ لڑائیاں تو اب روزمرہ کا معمول بن گئی تھیں۔۔شانتی اپنے بیٹے کے خلاف کسی سے منفی باتیں سن لے تو سامنے والے کا منہ نوچ لے۔۔وہ کہاں برداشت کرے گی۔۔اور پھر کیسو تو ہر دن کچھ نا کچھ کہتا رہتا تھا۔۔جسے سن کر شانتی کا خون جل جاتا تھا۔۔

****

**

اماں آپ کہاں ہیں اماں "ام نور ماں کو آواز دیتے ہوئے کیچن کے دروازے تک" آئی اور کیچن کے دروازے کے باہر ہی کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ دروازے کے دونوں پٹ پر رکھ کر کچھ اس طرح کھڑی ہو گئی تھی کہ صرف گردن دروازے کے اندر کی اور جھانک کر دیکھا۔۔اماں ایک ہاتھ میں فون تھامے کان سے لگائے ہوئے تھیں تو دوسرے ہاتھ سے دیگچی میں چمچ ہلا رہی تھیں۔۔

جی بھابھی! ایسا ہی ہے۔۔آپ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں "فون پر بات کرتے ہوئے" گردن موڑ کر پیچھے دروازے سے لگی کھڑی نوری کو دیکھا۔۔اور گردن ہلا کر اشارے سے پوچھا۔۔کیا ہوا؟ مگر ام نور گردن نفی میں ہلا کر واپس باہر کی جانب چلی گئی۔۔

شانی ابھی تک گھر کیوں نہیں آیا؟ کہاں رہ گیا" وہ پریشان کن نظروں سے" دروازے کی جانب دیکھ کر خود کلامی کر رہی تھی۔۔ چہرہ اوپر کرتے ہوئے آسمان کو دیکھا۔۔ آسمان کی نیلاہٹ تقریباً ختم ہو گئی تھی اور اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

شانی بھی نا۔۔ ابھی تک تو آجانا چاہیے تھا اس کو" خود کلامی کرتے ہوئے وہ آنگن" میں ٹہلنے لگی۔۔

اکتوبر کا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔۔ دن میں ہلکی گرمی اور رات میں ہلکی سی ٹھنڈک محسوس ہوتی تھی۔۔ اس وقت بھی ہلکی مگر ٹھنڈی سی ہوا چل رہی تھی۔۔ جو دل کو بھلی لگ رہی تھی۔۔ مگر شایان کے لیے پریشان کھڑی ام نور کو یہ ٹھنڈی ہوا بھی بے سکونی دے رہی تھی۔۔ اتنے میں ماں کیچن سے باہر نکل آئیں۔۔ اور فون بند کرتے ہوئے چارپائی پر رکھ دیا۔۔

کیا ہوا نوری بیٹا؟ پریشان کیوں ہو" ماں پریشانی سے ٹہلتی ام نور کو دیکھ کر اس کی" جانب چلی آئیں۔۔

اماں دیکھیں نا۔۔ شانی ابھی تک کیوں نہیں آیا۔۔ مدھم آواز میں کہتے ہوئے ماں" کی جانب دیکھا۔۔

اندھیرا چھا گیا ہے اس لڑکے کو کہا بھی ہے سورج مکمل ڈھلنے سے پہلے گھر آجایا" کرے۔۔ ابھی دیکھیں کتنی دیر کر دی ہے" ام نور پریشان کن لہجے میں ماں کو بتا رہی تھی۔۔

نوری بیٹا! پاس کی مسجد ہی تو گیا ہے اتنا پریشان نہیں ہوتے ہیں۔۔ اماں نرمی سے" مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اور شانی نے مجھے فون کیا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کہ راستے میں ہوں آرہا ہوں" آپ اور آپی بالکل پریشان ناں ہوں" اماں نے تسلی دینے کے انداز سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر ذرا سا دبا دیا۔۔

اچھا! مگر پھر بھی اماں باہر حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔۔" زمانہ تو ایسا ہے اماں کہ اب تو گھر میں بھی لوگ خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے" ام نور ہونٹ کاٹتے ہوئے بہت افسردگی سے بول رہی تھی۔۔

ام نور کو حال ہی میں ہوا وہ دل دہلانے والا واقعہ یاد آرہا تھا۔۔کچھ دن پہلے نیوز پر اینکر پرسن اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر خبر رسائی کر رہا تھا۔۔ناضرین ایک اہم خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں کہ کراچی کے علاقے اورنگی ٹان میں رات کے پہر ایک گھر میں چوری کی واردات پیش آئی ہے۔۔زرائع کے مطابق واردات کے دوران اسلحہ کے زور پر ڈاکوؤں نے گھر کا صفایا کر دیا۔۔دوران واردات مذمت کرنے پر ڈاکوؤں

نے دو افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔۔موقع پر ہی دونوں افراد چل ہے۔۔اس ہفتے کا تیسرا بڑا واقعہ۔۔یہ سب سوچتے ہی ام نور نے جھرجھری لی۔۔اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔۔

لو بھئی۔۔آ گیا شانی "اماں مسکرا کر ام نور کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔ام نور" جلدی جلدی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔

کون ہے ؟ام نور نے مدھم آواز میں پوچھا۔۔ام نور کی عادت تھی۔۔ہمیشہ باہر" سے پوچھ کر ہی دروازہ کھولا کرتی تھی۔۔بھلے وہ جانتی ہو باہر شایان ہے یا صائم۔۔

اے !میری ایک بات اچھے سے ذہن نشین کر لو۔۔تم نے بغیر باہر سے پوچھے" کبھی دروازہ نہیں کھولنا۔۔حالات بالکل ٹھیک نہیں تو احتیاط کرنا ضروری ہے" صائم نے اسے کسی وقت میں یہ بات سمجھائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی میں شانی۔۔دروازہ کھول دیں"ام نور نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔۔اور" خود دروازے سے ہٹ کر ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔

اسلام و علیکم آپی !گھر میں داخل ہوتے ہی شایان نے مسکراتے ہوئے ام نور کو" سلام کیا اور بیرونی دروازہ بند کرنے لگا۔۔

وعلیکم السلام شانی ! تم سے کتنی بار کہا ہے اندھیرا ہونے سے پہلے گھر آجایا کرو۔۔" تم میری کوئی بات سمجھتے کیوں نہیں"ام نور خفگی سے اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔۔اور لہجے سے فکر مندی عیاں تھی۔۔

آپی ! سوری آج تھوڑی دیر ہو گئی۔۔وہ بس شیری نے راستے میں روک لیا تھا۔۔" میں تو جلدی جلدی آرہا تھا۔۔مگر اس نے مزید دیر کروادی"وہ ام نور سے کہتے ہوئے ماں کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم اماں ! کہتے ہوئے ماں کے پاس آیا۔۔ماں کے گلے میں لاڈ سے بانہیں" ڈالتے ہوئے ان کے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا۔۔

وعلیکم السلام میری جان ! میرا بچہ "ماں نے بھی اس کے گال پر بوسہ دیا۔۔پتا" نہیں کیوں مگر ماں باپ کے یہ آخری بچے کبھی بڑے نہیں ہوتے۔۔شایان ماں سے لپٹا جھول رہا تھا۔۔ام نور مسکرا کر اس کے لاڈ دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا بھئی ہٹو۔۔ہنستے ہوئے کہا۔۔میں چولہے پر ہانڈی رکھ آئی ہوں۔۔ذرا وہ دیکھ" لوں "نرمی سے کہتے ہی وہ واپس کیچن کی جانب چلی گئیں۔۔

شایان علی خود آنگن میں بچھی چارپائی پر بیٹھ کر اپنے جوتوں کے تسمے کھولنے لگا۔۔ ام نور بھی اس کے ساتھ چارپائی پر آکر بیٹھ گئی۔۔

اچھا جی ! تمہیں شیری ملا تھا؟ کتنے دن ہوئے وہ گھر ہی نہیں آیا۔۔تم نے کہا نہیں" اس کو کہ کبھی ہمارے گھر بھی تو چکر لگا لیا کرو۔۔شیری کو میرا کہہ دیتے کہ آپی یاد

کرتی ہے "ام نور پیار سے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی ایک تو وہ شیری کا نام سنتے خوش ہو جاتی تھی۔۔شایان منہ بسورنے لگا۔۔

بتاؤ نا۔۔اور کیا کہہ رہا تھا وہ سب خیریت تو ہے نا؟ بتاؤ بھئی "ام نور اس کا چہرہ اپنی" جانب کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی نے دونوں پاؤں چارپائی پر اوپر کر لیے اور آرام دہ ہو کر بیٹھ گیا۔۔

ہاں جی آپی۔۔سب خیریت ہے بس وہ مجھے اسکالرشپ کا بتا رہا تھا" شایان علی" نے کہتے ساتھ اپنا موبائل فون کھول لیا جس سے موبائل فون اسکرین سے ابھرنے والی نیلی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔

ارے واہ بھئی ! کتنا اچھا ہے نا شیری۔۔تمہارا کتنا خیال بھی کرتا ہے "ام نور" مسکراتے ہوئے پر مسرت لہجے میں بول رہی تھی۔۔ام نور کی بات سنتے ہی شایان نے مصنوعی خفگی سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا۔۔

سب کو تو بس شیری سے ہی پیار ہے۔۔سب بس اس کی تعریفوں میں زمین" آسمان کے قلابے ملا رہے ہوتے ہیں۔۔شانی سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا" وہ منہ بسورتے ہوئے خفا لہجے میں بول رہا تھا۔۔ام نور اس کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔

میرے پیارے شانی مانی سے میں خود ہی اتنی محبت کرتی ہوں۔۔میرا شانی بھلا" کسی اور کی محبت کا محتاج تھوڑی ہے "اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر اس کے دونوں گال اپنی تھیلی سے دبا دیئے جس سے اس کے ہونٹ باہر نکل کر مچھلی کی طرح بن گئے۔۔

آہ آپی! موبائل فون گود میں رکھ کر اس نے ام نور کے ہاتھوں پر اپنے دونوں ہاتھ" رکھ دیئے۔۔ام نور نے مسکراتے ہوئے گرفت کو ڈھیلا چھوڑ دیا تو اس نے ام نور کے دونوں ہاتھ پیچھے کر دیئے۔۔

آپی! آئندہ ایسے ناں کیا کریں پلیز۔۔میں اب بڑا ہو گیا ہوں نا" وہ گال سہلاتے ہوئے بچوں کے انداز سے بول رہا تھا۔۔

ہیں جی؟ام نور شرارتی مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی۔۔کتنے بڑے ہو گئے ہو مجھے " بھی تو بتاؤ" نور نے کہتے ہوئے اس کے بالوں پر زور سے ہاتھ پھیر دیا جس سے اس کا بیس منٹ کی محنت سے بنایا گیا ہیر اسٹائل خراب ہو گیا۔۔

افف آپی! میں نے کتنی محنت سے یہ ہیر اسٹائل بنایا تھا۔۔آپ ہمیشہ میرے " ساتھ ایسے کرتی ہیں۔۔آپ نے میری ساری محنت ضائع کر دی" خفا ہوتے ہوئے وہ بالوں کو اپنی انگلیوں کی مدد سے واپس اوپر کی جانب سیٹ کر رہا تھا۔۔

مجھے بتاؤ نا کتنے بڑے ہو گئے ہو؟ام نور نے مسکرا کر اس کے ہاتھوں کو پیچھے کیا اور " خود اس کے بالوں میں اپنی انگلیوں کی مدد سے کنگی کرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

میں ان شااللہ اس سال گیارہ نومبر کو پورے سترہ سال کا ہو جاؤں گا" شایان علی" نے کہتے ہوئے معصوم مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھا۔۔

ان شاءاللہ میری جان! میرا پیارا بھائی" پیار سے کہتے ہوئے ام نور نے اس کے" گال پر چٹکی بھر دی۔۔

آپی جانی! ناں کریں پلیز" وہ منہ بسور کر گال سہلانے لگا۔۔"

اچھانا۔۔بس اب زیادہ نخرے ناں کرو" کہتے ہی اس نے شایان کے دونوں ہاتھ" اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔۔

www.novelsclubb.com

اور تم میرے لیے چھوٹے سے شانی مانی ہو، تھے اور ہمیشہ رہو گے۔۔آئی سمجھ؟" ام نور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے بہت کچھ جتا دیا۔۔

جی جی آگئی سمجھ ٹماٹر کی طرح میرے گال پچکا دیئے ہیں" شایان علی معصومیت" اور نروٹھے پن سے کہتے ہوئے پھر سے اپنے گال سہلانے لگا۔۔ام نور دل کھول کر ہنس دی۔۔

اچھا آپی جانی بتائیں نا آج اماں کھانے میں کیا بنا رہی ہیں؟ بھوک لگ رہی ہے" وہ" مسکین سی شکل بنا کر پوچھ رہا تھا۔۔

اماں تو نہاری مصالحہ گوشت بنا رہی ہیں اور میں روٹیاں پکالوں گی۔۔ پھر ساتھ ہی" میٹھی کھیر بھی۔۔آج گیارہویں شریف ہے نا تو اسی کے لیے آج نیاز کے طور پر میں بیٹھے میں بنا رہی ہوں" ام نور مسکراتے ہوئے کہتے کیچن کی جانب جانے لگی مگر کچھ یاد آنے پر پلٹ کر شایان علی کو دیکھا۔۔

اور ہاں شانی مانی! تھوڑی دیر میں سب تیار ہو جائے گا تو ہم دونوں مل کر خالہ سازین کے گھر پہ دے آئیں گے۔۔ ٹھیک ہے؟ تم تیار رہنا" وہ اپنی بات بول کر جانے ہی لگی تھی کہ شایان علی کی آواز سنتے ہی رک گئی۔۔

ناں آپی! میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔ خالہ سازین اتنے سوال کرتی ہیں بھئی۔۔" شانی پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟ پڑھائی پر دھیان دو۔۔ میرے شیری کے ساتھ بیٹھ کر مل جل کر پڑھو ہو نہہ۔۔ شیری کو مجھ سے بس تھوڑا سا ہی زیادہ آتا ہو گا ورنہ تو وہ بھی نالائق ہی ہے" ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے وہ واپس موبائل فون میں گھس گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی کے بچے "ام نور غصے سے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھی۔۔

بڑوں کے بارے میں ایسے بولتے ہیں؟ابھی بلاؤں اماں کو؟کرواؤں تمہاری" ٹھکائی؟خالہ سازین کے بارے میں تو اماں ایک لفظ برداشت نہیں کرتیں"وہ مصنوعی غصے سے کہتے ساتھ ہی اسے دھمکی بھی دے رہی تھی۔۔

اماں!اماں سنیں نا۔۔یہ شانی خالہ سازین کے بارے میں کیا بول رہا ہے۔۔ادھر" آئیں"ام نور بلند آواز سے ماں کو بلاتے ہوئے شایان علی کو انگلی سے وارننگ کا اشارہ بھی کر رہی تھی۔۔

شایان علی جھٹ سے چارپائی سے چھلانگ لگا کر ام نور کی جانب بھاگ کر آیا اور اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

ششش آپی جانی!مجھے مار پڑے گی نا۔۔اگر اماں نے سن لیا تو غصہ کریں گی۔۔قسم" سے اب کچھ نہیں بولوں گا۔۔پکا"ام نور کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہہ کر وہ دو قدم پیچھے ہوا۔۔ام نور نے خفگی سے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہو نہہ بد تمیز ناں ہو تو" ام نور نے مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے ایک ہلکی سی چت" اس کے سر پر لگا دی پھر کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

ہففف۔۔ شکر الحمد للہ۔۔ بچ گیا شانی بیٹا۔۔ اماں سن لیتی نا آج تو تیری خیر نہیں" تھی۔۔ میرا مذاق اپنی جگہ مگر اماں کا جوتا توبہ توبہ "اپنے آپ کو نام سے مخاطب کرتے ہوئے خود کلامی کرتا وہ واپس چارپائی پر آ کر لیٹ گیا۔۔

شانی! ادھر سے اٹھو۔۔ یہاں پر کتنے سارے مچھر ہیں۔۔ جاؤ اپنے کمرے میں" جا کر وہاں لیٹ جاؤ" آٹا گوندھتی ام نور نے کیچن کی کھڑکی سے باہر جھانک کر اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ناں آپی! ادھر ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔۔ یہاں مزہ آ رہا ہے" وہ مسکراتے" ہوئے اسے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔

اچھا جی۔۔تو شایان صاحب کیا آپ نے اپنی اسائمنٹ بنالی ہے؟وہ آٹا گوندھنے" کے بعد ہاتھ دھوتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

آپی جانی! کل سنڈے ہے۔۔میں تو آرام سے بیٹھ کر بناؤں گا" وہ شرارتی" مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ چارپائی پر پیٹ کے بل لیٹ گیا اور دونوں ہاتھ تکیے کے اوپر رکھ کر اپنی ٹھوڑی کو ہاتھوں پر رکھ دیا ایسے کہ ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے تھے۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔

میں اپنی پڑھائی کے دنوں کی بات کروں تو میرا ہر سنڈے اس ٹینشن میں گزر جاتا" تھا کہ کل منڈے ہے" کہتے ہوئے وہ خود بھی ہنس دی۔۔شایان علی بھی سنتے ہی ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

کمال آپی آپ بھی۔۔ سچی بولیں؟ پر آپ تو برائٹ اسٹوڈنٹ تھیں۔۔ کلاس کی" سب ہونہار طلبہ "وہ حیرانگی سے کہتے ہوئے ہنس بھی رہا تھا۔۔

ارے کیوں بھئی۔۔ کیا ہم برائٹ اسٹوڈنٹس کو چھٹی کرنے کا دل نہیں چاہتا؟" میرا تو اب بھی کبھی کبھار آفس سے چھٹی کرنے کا دل چاہتا ہے "ام نور ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

پتا نہیں بھئی۔۔ ہمیں کیا پتا ہم تو اعلیٰ درجے کے نالائق اسٹوڈنٹ ہیں۔۔ برائٹ" اسٹوڈنٹ والے تو چھٹی کر کے بھی برائٹ اسٹوڈنٹ رہتے ہیں اور ہم اگلے دن ہونکوں کی طرح بیٹھے ہوتے ہیں۔۔ ہمیں تو بس ایک دن لگتا ہے سب کچھ بھولنے کے لیے "وہ کہتے ہوئے ہنس دیا اور واپس چارپائی پر پیٹھ کے بل لیٹ گیا۔۔ اور آسمان کو تکنے لگا۔۔ ام نور نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دی۔۔

آج آسمان پر گیارویں کے آدھے چاند سے ٹھنڈی روشنی پھوٹ رہی تھی تو بہت سے ستارے جگ مگ کرتے نظر آرہے تھے۔۔ ہلکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔ ہوا کے جھونکے وقفے وقفے سے اس کے وجود سے ٹکرا جاتے تھے۔۔ام نور بھی واپس کام میں لگ گئی آج خاص طور سے وہ گیارہویں شریف کے لیے کھیر بھی بنانے والی تھی۔۔اماں کی من پسند کھیر۔۔

****

**

شیلٹر کے بنے ہوئے دروازے کے اس پار کچھ لوگوں کی باتیں کرنے کی مدھم اور مل جلی آوازیں آرہی تھیں۔۔ جنہیں باہر سے سننے پر کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ مگر اندرونی منظر کچھ ایسا تھا کہ ایک طرف کچھ آدمی لکڑی کی پیٹیوں میں جن

پر سرخ رنگ سے کراس کا بڑا سا نشان بنایا ہوا تھا ان پیٹیوں میں کچھ سامان رکھ رہے تھے۔۔

تو دوسری طرف ایک درمیانی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی۔۔میز پر بھی ویسی ہی ایک لکڑی کی بند پیٹی رکھی ہوئی تھی۔۔وہاں ساتھ ہی ایک عدد کرسی بھی رکھی تھی۔۔ایک درمیانی عمر کا آدمی اندرونی کمرے سے نکل کر باہر کی طرف چلتا ہوا آیا اور اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔اسے دیکھ کر وہ نوجوان لڑکا اس کی جانب چل کر آیا جو کب سے اس کے انتظار میں ایک کونے میں پڑی کرسی پر بیٹھا اپنے زخم صاف کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر کچھ نئے زخموں کے نشانات تھے جن سے ابھی بھی خون رس رہا تھا۔۔نوجوان لڑکا وہی میلے حلیے میں تھا۔۔ہاتھ پر ایک عدد رومال باندھا ہوا تھا جیسے کہ ہاتھ پر لگے زخم سے رستے خون کو روکنے کی کوشش کی گئی ہو۔۔وہ دھیمے قدم

چلتا ہوا بالکل عین اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔۔نوجوان اس دوسرے شخص سے مخاطب تھا شاید اسے کچھ بتا رہا تھا۔۔کرسی پر بیٹھا وہ دوسرا شخص جس کا حلیہ بھی بالکل اس نوجوان لڑکے جیسا ہی تھا بس عمر میں کچھ بڑا لگ رہا تھا۔۔ہاتھ میں سگریٹ پکڑ رکھی تھی۔۔وہ لمبے لمبے کش لیتے ہوئے اس نوجوان کو سن رہا تھا۔۔سگریٹ کے دھوئیں سے فضا دھندلا سی گئی تھی۔۔

"استاد جی! دیکھ لیں اس بار میں نے پورا حساب کتاب لیا ہے۔۔بہت مارا ہے اس کو۔۔سر جھٹک کر کہا۔۔

"کہہ رہا تھا میرے پاس پیسے نہیں۔۔اس بار بھی اس کے وہی چونچلے بہانے تھے۔۔میری کھوپڑی گھوم گئی۔۔میں اس کی بکواس سننے کے لیے تھوڑی گیا تھا۔۔پھر کیا تھا۔۔یہاں میں نے دور کھ کر چپیڑیں ماریں اس کے بیٹے کو وہاں اس نے

پیسے نکال کر میرے ہتھیلی پر رکھ دیئے" وہ لڑکا ہوشیاری سے ساری بات بتا رہا تھا۔۔استاد لمبے لمبے کش لیتے ہوئے سب تحمل سے سن رہا تھا۔۔

استاد جی ! پھر میں حساب کے لیے استاد ظفر کے اڈے پر گیا تھا مگر استاد وہاں تو" پولیس نے چھاپا مار لیا۔۔بس وہاں سے بھاگتے ہوئے مجھے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں لگ گئی ہیں۔۔وہ ہونٹ سے خون صاف کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔باقی تو میں نے سب فرسٹ کلاس کام کیا" اپنی بہادری پر اترا کر کالر جھاڑے۔۔گرنے کے وجہ سے ہونٹ پھٹ گیا تھا۔۔کہنی چھل گئی تھی۔۔

ہمم ! گردن کو اثبات میں ہلاتے ہوئے وہ شخص اسے بغور سن بھی رہا تھا اور ساتھ" ہی اس میز کی نچلی دراز سے پیسوں کی ایک عدد گڈی بھی باہر نکال لی۔۔

وہ نوجوان لڑکا جو اپنا کارنامہ اپنے استاد کے گوشے گزار کر رہا تھا۔۔استاد کے ہاتھ میں پیسوں کی گڈی کو للچائی نظروں سے دیکھا۔۔

ہمم! تو نے کام تو بالکل صحیح کیا ہے شیرا۔۔ان پولیس والوں کو بھی ذرا سکون" نہیں۔۔ بڑے آئے ملک کے محافظ بننے ہو نہہ۔۔ محافظوں کی وردی پہن کر چلتے ہیں۔ مگر اصل میں تو یہی لوگ شیر کی کھال میں بھیڑیے ہیں"اس شخص نے برہمی سے پولیس کو کوس دیا۔۔شیرا نے خفگی سے بھی سر جھٹک دیا۔۔

اب بس ایسے ہی تو کام کرتا رہ میرے شیرے۔۔دیکھ پھر کیسے تیری چاندنی ہی" چاندنی ہو گی"وہ آدمی اس کی ہمت افزائی کرتے ہوئے مسکرا کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

استاد جی! وہ اگر میری کمیشن مل جاتی تو"شیرا بال کجھاتے ہوئے کھسیانا سا ہو کر" بول رہا تھا۔۔

کب سے تیری للچاتی نظر تھی ان پیسوں پر۔۔میں اچھے سے دیکھ رہا تھا" وہ آدمی" جلی ہوئی سگریٹ پھینک کر اسے بوٹ تلے مسلتے ہوئے شیر اکو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہا تھا۔۔شیر اہنس دیا۔۔

یہ لے تیری کمیشن" اس آدمی نے چند نوٹ شیر اکی طرف بڑھا دیئے۔۔جسے" شیر انے وقت ضائع کیے بغیر جھپٹ لیا۔۔

اور یہ کچھ اور بھی نوٹ رکھ لے بھئی۔۔یہ چوٹ جو تو آج خود کو لگوا کر آیا ہے۔۔" اس پر دوائی کروانے کے لیے ورنہ تو نے کہنا استاد جی کو تو میرا کوئی خیال ہی نہیں ہوتا" اس نے مزید چند نوٹ اس کی طرف بڑھا دیئے۔۔

جی استاد تھنکو" وہ خوش ہوتے ہوئے پیسے لے رہا تھا۔۔اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی" میں تھینک یو کو تھنکو کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بڑی مہربانی استاد جی۔۔میں مزید بہتر طریقے سے کام کروں گا۔۔میں تو تیری" شاگردی میں ہی سب سیکھ رہا ہوں" وہ جوش میں کہتے ہوئے جھک کر استاد جی کے قدموں کو چھو رہا تھا۔۔

شاباش میرا ببر شیر "اس شخص نے شیر اکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر ذرا سا" تھپک دیا۔۔

چل نکل اب اتنی شام ہو گئی ہے۔۔تیری مائی تیرے انتظار میں باؤلی ہوئی جاتی" ہے۔۔صبح سویرے کا گھر سے نکلا ہوا ہے۔۔چل جا اب۔۔ورنہ تیری بڑھیا مائی نے تیرے استاد جی کو غصے سے کوسنا شروع کر دینا ہے" ہنستے ہوئے کہہ کر وہ آدمی اسے دیکھنے لگا۔۔

کیونکہ ہمیشہ اس ایک لفظ پہ شیر اکو غصہ آتا تھا جب استاد جی اس کی مائی (ماں) کو بڑھیا کہتا تھا۔۔

استاد جی ! مجھے جان بوجھ کر چڑانے کے لیے تو ایسے میری مائی کو بڑھیا کہتا ہے "وہ" سخت خفا ہو رہا تھا۔۔

میں سب برداشت کر سکتا ہوں۔۔ میں ساری دنیا سے لڑ سکتا ہوں۔۔ بس یہ مائی" دنیا کی واحد ہستی ہے جس کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا یہ شیرا۔۔ میری مائی سے مجھے بہت پیار ہے استاد جی" بولتے ہوئے وہ استاد جی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ جو بغور اسے سن رہا تھا۔۔ شیرا کی آواز میں واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا تھا ماں کے لیے محبت سے لبریز لہجہ۔۔

میری مائی مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔ اور جب بھی میں گھر جاتا ہوں نا وہ تو" انتظار میں خود بھی بھوکی بیٹھی ہوتی ہے کہ شیرا آئے گا تو اسی کے ساتھ ہی کھانا کھاؤں گی اور تو اور وہ مجھے اپنے پیارے ہاتھوں سے خود کھانا بھی کھلاتی ہے" شیرا خوشگوار لہجے میں بولتا جا رہا تھا اور استاد جی چپ چاپ اسے سن رہا تھا۔۔

استاد جی! کبھی کبھار تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اوپر والے نے مائی کو زمین کی سب سے" زیادہ خوشبودار مٹی سے بنایا ہے۔۔مائی کے میلے دوپٹے سے بھی مجھے مسحور کن اور سوندھی خوشبو آتی ہے۔۔وہ کہتے ہیں نا ممتا کی محبت والی خوشبو" وہ مسکرا کر اپنی ماں کو تصور کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

باقی تو اوپر والا ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے مائی کو کس مٹی سے بنایا ہوتا ہے کہ" سکوں اس کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے" کہتے ہوئے اس نے ہاتھ کا اشارہ اوپر کی جانب کیا اور خود بھی اوپر دیکھنے لگا۔۔

اللہ تعالی نے ماں کی ممتا بھری گود میں نجانے کون کی چاشنی گھول دی ہوتی ہے کہ" جب ایک ماں اپنے بچے کو اپنی بانہوں میں سمائے ہوئے اسے اپنا ممتا سے بھرپور لمس میسر کرتی ہے تو اس کی مٹھاس سے اولاد ایک دم سکون میں آجاتی ہے۔۔ ایک مچلتا ہوا بچہ جیسے ایک دم سے سکون کی وادی میں سما جاتا ہے۔۔اللہ تعالی نے

بھی تو بندے سے اپنی محبت کو ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کی مثال دے کر بیان کیا ہے اسی لیے نا کہ ماں کی والہانہ محبت بے غرض ہوتی ہے اور رشتوں میں سب افضل رشتہ و درجہ ماں کا ہوتا ہے"

استاد جی! میں جب بھی گھر جاتا ہوں۔۔جب بھی مجھے سارے دن کی مشقت سے بہت زیادہ تھکن ہوتی ہے تو میں مائی کی گود میں سر رکھتا ہوں پھر میری رگ رگ میں سکون دوڑ جاتا ہے ایسی ہے اپنی مائی کی محبت" سر جھکائے استاد جی کو بتاتے ہوئے آخر میں اسکی آواز میں ذرا سی لرزش پیدا ہوئی۔۔شیر اکی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔استاد جی اس کی جانب خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔

بس میں مائی کو اس جھگی سے باہر نکال کر ایک اچھے گھر میں لے کر جاؤں گا۔۔اور پھر بابو کا علاج بھی کرواؤں گا۔۔بھلے سے وہ میری کتنی بے عزتی کر ڈالتا ہے مگر میرا بابو (باپ) ہے۔۔میرے کو اس سے بھی بہت محبت ہے۔۔میرے کو پتا ہے

استاد جی۔۔یہ بابو میرے کو ڈانٹ ڈپٹ کر بعد میں خود بھی بہت دکھی ہو جاتا ہے" نظریں جھکائے بات کرتے ہوئے وہ اپنے بوٹ سے زمین پر مٹی کو کرید رہا تھا۔۔

وہ تو غربت جھیل گیا استاد جی۔۔مگر شیرا ایک دن امیر آدمی بن کے سب کو دکھا" دے گا کہ بھلے میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا تھا پر ساری زندگی میں غریب نہیں رہوں گا۔۔میں بھی ایک دن بہت بڑا سیٹ بنوں گا۔۔"سیٹ شیرا کیسو رام" دنیا دیکھے گی۔۔پر اعتماد ہو کر وہ اپنے روشن مستقبل کو سوچ رہا تھا۔۔

استاد جی بغور اس کی تمام باتیں سن رہا تھا۔۔ہلکی نمی استاد کی آنکھوں کے کنارے چمک رہی تھی۔۔جیسے وہ بھی اپنے جذبات کو ضبط کرنے کی کوشش میں تھا کہ کہیں یہ آنسو بہہ ہی ناں جائیں۔۔

استاد جی کو اپنے ماضی کے وہ دن یاد آنے لگے جب وہ بھی کبھی شیرا کی عمر کا ہوا کرتا تھا۔۔اور اس ماضی میں استاد کے پاس بھی سب تھا۔۔سب سے مراد والدین۔۔

تو نے بڑے خواب دیکھے ہیں شیرے۔۔میں نے بھی دیکھے تھے پر میرے" خوابوں کو کبھی تعبیر ہی نہیں ملی یار۔۔میں تو ساری جوانی رل گیا تعبیر تلاش کرتے ہوئے" دکھی لہجے میں کہا۔۔

مگر ذرا دیکھ تو سہی مجھے۔۔میں تو آج بھی ویسے کا ویسا ہوں۔۔اکیلا" وہ آدمی اپنی" طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنی حالت کی جانب متوجہ کر رہا تھا۔۔

تیرے گھر میں ابھی تیرے کام کا تیری مائی کو کچھ نہیں پتا۔۔ہاں نا؟استاد جی اس" کی جانب دیکھتے ہوئے تصدیق کر رہا تھا۔۔

جس دن وہ تیرے کام کے متعلق جان گئی۔۔اس دن یا تو وہ جان سے جائے گی یا" تو۔۔ سمجھ رہا ہے؟ وہ اسے صاف گوئی سے اس روشن مستقبل کی وہ حقیقت دکھا رہا تھا جسے شیرا نے اندیکھا کر دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیرا! تو ایسے دلدل میں پھنس گیا ہے جہاں تو آیا تو اپنی مرضی سے تھا مگر جائے گا" تو سیٹ ثاقب خلیل کی مرضی ہے۔۔اور سیٹ ثاقب خلیل تجھے جہنم واصل کر دے گا شیرے۔۔اگر تو نے یہ کام چھوڑنے کی یا صرف سوچنے کی کوشش بھی کی تو۔۔ اس دلدل سے آزادی بس ایک صورت ممکن ہے۔۔اور وہ ہے تیری موت"اس بار استاد جی کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔۔کڑوی حقیقت لہجہ بھی بدل دیتی ہے۔۔شیرا خاموش نگاہیں اُستاد جی پر جمائے ہوئے تھا۔۔

اور شیرا میں تیرا استاد کبھی تجھے غلط مشورے نہیں دوں گا۔۔اور میں تجھے مرتے" نہیں دیکھنا چاہتا ہوں شیرے"افسوس سے شیرا سے کہتے ساتھ اس نے ٹیبل پر رکھی اس پیٹی کو کھول کر دیکھا۔۔

ابے شمس! اس میں مال صحیح سے ڈھکا ہی نہیں ہوا"استاد جی پیٹیوں میں سامان" رکھنے والے ان کام کرتے آدمیوں میں سے ایک سے مخاطب ہوا تھا۔۔

اس میں مزید فروٹ رکھ تاکہ سامان بالکل تہہ تک ڈھک جائے۔۔ہر بار سمجھانا پڑے گا تیرے کو"شدید غصے سے پیٹی کو پرے دھکیل دیا۔۔جس سے پیٹی میز پر ذرا سی کھسک گئی۔۔

جی استاد!ابھی صحیح سے ڈھک دیتا ہوں۔۔وہ آدمی جو عجلت میں کام کر رہا تھا استاد" جی کو جواب دے کر واپس کام میں مگن ہو گیا۔۔

جیسے اس کے لیے تو استاد جی کی ڈانٹ روز کا معمول بن گئی تھی۔۔استاد نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس آدمی کو برہم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سن شیرا!خواب دیکھنا غلط نہیں۔۔پر جب یہ خواب ٹوٹتے ہیں ساری زندگی وہ" ٹوٹی ہوئی کرچیاں ہماری آنکھوں میں چبھتی رہتی ہیں اور ہمیں ساری زندگی بہت تکلیف دیتی رہتی ہیں یار"وہ افسردگی سے شیرا کو دیکھ رہا تھا جو پتا نہیں کتنے سارے روشن مستقبل کے خواب دیکھ کر بیٹھا تھا۔۔

میں اس تکلیف سے گزر چکا ہوں۔۔اس لیے تجھے سمجھا رہا ہوں شیرے۔۔"
خواب بھی اپنی اوقات کے مطابق دیکھنے چاہیے ہیں ورنہ بڑی بڑی تکالیف جھیلنی پڑیں گی تیرے کو" کہتے ہوئے شیرا کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

شیرا استاد جی کو نہایت سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔کیونکہ اسے استاد جی سے ایسی ناامیدی کی کبھی توقع ہی نہیں تھی۔۔

اور ہاں شیرے! کل دوپہر دو بجے کے بعد اڈے پر آجانا۔۔ہمیں یہ ساری" پیٹیاں وقت پر ڈیلیور کرنی ہیں۔۔اور تو بہت ہوشیار ہے اسی لیے میرے ساتھ اس بار تو ہی سامان ڈلیور کرنے جائے گا۔۔اس بار میں گڈو کو نہیں لے کر جا رہا ہوں" کہتے ہوئے استاد نے ایک سگریٹ نکال لی اور منہ میں پکڑ کر اسے لائٹر سے جلا کر ایک لمبا کش لیا۔۔

www.novelsclubb.com

گڈو کو ایک گولی لگی ہے ٹانگ پر۔۔جب تک وہ ٹھیک ہو کر آئے گا تو میرے ساتھ سامان ڈیلیوری میں مدد کرے گا۔۔ سمجھ رہا ہے نا تو" وہ آدمی اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے گولی کے بارے میں سن کر اس کے تاثرات سمجھنا چاہتا ہو۔۔

"جی استاد جی! جو حکم شیر ا تو تیرے ہی حکم کا پابند ہے۔۔کل میں وقت پر آجاؤں گا۔۔تو بے فکر رہ اُستاد۔۔میں گولی سے نہیں ڈرتا" شیر ا پر اعتمادی سے بے خوفی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

"ابے کام چور شمس! اس پیٹی میں بھی اچھے سے مال کو ڈھک دے۔۔کسی دن تیری اس کام چوری کی وجہ سے پولیس میری گردن دبوچ لے گی" برہمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس آدمی کی جانب دیکھا۔۔

شیرے! یہ پیٹی ان کام چوروں کو اٹھا کر دے "اس نے ٹیبل پر رکھی پیٹی کی طرف" اشارہ کیا۔۔ شیر اسے بات کرتے ہوئے ساتھ ہی شدید غصے سے اپنے آدمیوں کو گھورا۔۔

جی استاد! تو پریشان کیوں ہوتا ہے "کہتے ہوئے اس نے پیٹی اٹھالی اور دوسری" طرف بیٹھے ان آدمیوں میں سے ایک آدمی کو وہ پیٹی دے دی۔۔

چل شاباش تو گھر جا "کہتے ہوئے وہ آدمی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔اور شیر ا" کے بالکل آمنے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔ شیر ا بہم سا مسکرا دیا۔۔ جانتا تھا استاد جی اس کی بہت فکر کرتا ہے۔۔

خیال سے جانا شیرے۔۔بس میری باتوں پر بھی کچھ دھیان دینا۔۔مجھے تو بہت" عزیز ہے یار۔۔ چھوٹا بھائی ہے تو میرا "کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ شیر ا کے کندھے پر رکھ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

جی استاد! میں خیال رکھوں گا۔۔شیر اتو تیرا پکا شاگرد ہے استاد۔۔میں کبھی بھی" تجھے مایوس نہیں کروں گا" کہتے ہوئے اس نے اپنے کندھے پر رکھے استاد کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

اب تو جا۔۔گھر جا" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہتے وہ آدمی واپس اندرونی کمرے" کی جانب بڑھ گیا۔۔

شیر ا استاد جی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔شیر ا کی طرف اس شخص کی پیٹھ تھی۔۔ شیر ا کو استاد جی کی ناامیدی بھری باتوں سے بہت دکھ محسوس ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

استاد جی! میں اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل کے دکھاؤں گا۔۔میرے خوابوں" کو تعبیر ضرور ملے گی۔۔یہ شیر ا کا وعدہ ہے تجھ سے" وہ دل ہی دل میں استاد جی سے مخاطب اپنی بات کہہ گیا۔۔

پھر سر جھٹک کر وہ بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔مائی انتظار کر رہی ہو گی۔۔ گھر جانا ضروری ہے۔۔

****

**

کیچن سے مختلف پکوانوں کی لزیز مہک اٹھ رہی تھی جو کہ باہر کی جانب بخوبی محسوس کی جاسکتی تھی۔۔وہ چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور بار بار مڑ کر کیچن کے دروازے کی جانب دیکھ کر آواز لگا کر پھر واپس لیٹ جاتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی گھر والوں! مجھے کوئی کھانا دے دو" کہہ کر ام نور کے جواب کا انتظار" کرنے لگتا۔۔

اس کے بار بار آواز لگانے سے ام نور نجانے کتنی بار اسے ڈانٹ لگا کر گئی تھی مگر وہ دو منٹ کے مختصر صبر کے بعد پھر آواز ہانکنا شروع کر دیتا تھا۔۔

ارے میری اکلوتی ماں ! سنتی ہو؟ وہ ہنستے ہوئے ڈرامائی انداز میں پکارتا تھا مگر "
جواب ناں ملنے پر ہار نہیں مانی۔۔

اماں بھوک لگی ہے۔۔ کیا آپ آج مجھے کھانا نہیں دیں گی؟ منہ بسور کر کہا۔۔ ہنوز "
جواب موصول نہیں ہوا۔۔

میں بھوکا سو جاؤں گا پھر آپ کہنا نہیں۔۔ میرے پیارے شانی مانی اٹھ جاؤ۔۔ "
کھانا کھالو۔۔ میں پھر نہیں اٹھوں گا۔۔ بتادوں "اب کی بار وہ آواز میں مسکینت
لیے ایموشنل جملے بول کر ماں کو مخاطب کر رہا تھا۔۔

شایان علی کے دکھ بھرے جملے سن کر ام نور ہنس دی۔۔ اماں بھی ساتھ ہی کھڑی
تھیں۔۔ شایان کے ڈرامائی انداز پر ماں بھی دل کھول کر ہنس دیں تھیں۔۔ نجانے
کس پر چلا گیا تھا یہ لڑکا۔۔ اتنی ڈرامے بازیاں بس وہی ایک کرتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

باقی معمول کے دنوں کی بات الگ ہے مگر شایان علی ہمیشہ ایسے تب ہی کرتا تھا جب بھی اس کی من پسند ڈش بنتی تھی۔۔تو پھر بھئی اسے بے وقت بھوک لگنا شروع ہو جاتی تھی۔۔اور ابھی تو گھڑی میں صرف آٹھ ہی بجے تھے۔۔

ام نور کیچن میں کھڑی پکوانوں کو مختلف کٹوریوں میں ڈال رہی تھی اور پھر ان کٹوریوں کو ایک بڑی سی ٹرے میں رکھ رہی تھی۔۔نہاری مصالحہ گوشت کے ساتھ روٹیاں تھیں اور میٹھے میں کھیر تھی اور پھر آخر میں ام نور نے فروزن کباب بھی فرائی کر لیے تھے۔۔سب پکوان نفاست اور سلیقے سے بڑی ٹرے میں ترتیب دے رہی تھی۔۔اماں ایک خوبصورت سا سبز رنگ کا گول رومال جو کہ نفیس کروشیہ ورک کا بنا ہوا تھا وہ اٹھا کر لے آئیں اور ام نور کے حوالے کر دیا۔۔رومال بہت عمدگی سے بنایا گیا تھا جس کے کناروں سے خوبصورت قوس قزح کی طرح رنگین دھاگوں سے بنے ٹسسلز لٹک رہے تھے۔۔ام نور نے سب پکوان اچھے سے

ڈھک دیئے تھے اور پھر اوپر سے اس خوبصورت رومال کو ڈال کر اس ٹرے کو اماں کے سامنے کر دیا۔۔

"اماں! دیکھیں تو ذرا ٹرے کیسی لگ رہی ہے؟ٹرے گول گھماتے ہوئے ام نور ہنس کر پوچھ رہی تھی۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہے "اماں نے بھی انگلی اور انگوٹھے سے وی آئی پی کا نشان بنا کر تعریف کی۔۔

"چلیں جی یہ تو ہو گیا۔۔میں چادر اوڑھ لوں اماں۔۔پھر میں اور شانی یہ ٹرے خالہ سازین کو دے کر آئیں گے "ام نور نے ٹرے واپس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

"نوری بیٹا! یہ دوپٹہ بھی تو ٹھیک لگ رہا ہے۔۔کافی بڑا بھی ہے۔۔تو پھر دوسرا دوپٹہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟اماں برتن سمیٹتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی تو گھر ہے سازو کا پھر بھی تم نے چادر اوڑھ کر جانا ہے؟ شانی بھی کب سے انتظار کر رہا ہے نوری۔۔ جلدی کرو" اماں کہتے ہوئے ام نور سے مخاطب ہوئیں اور ساتھ ہی استعمال شدہ برتن سینک میں رکھ رہی تھیں۔۔

اماں! ام نور ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر ذرا سا ٹیڑھے انداز میں کھڑی ہو گئی اور اماں کو" پیار سے گھورتے ہوئے آواز دے دی۔۔

اور مصروف اماں جو پیٹھ دیئے کھڑی ہوئی تھیں اس کے لہجے سے سمجھ گئی تھیں کہ وہ کیا کہنے والی ہے۔۔

اچھا اچھا! بھئی اماں کی توبہ جو آئندہ تمہیں ٹوکیں۔۔ تمہاری بڑی چادر تمہیں" مبارک ہو" اماں نے بے اختیار ہنستے ہوئے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا لیے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی جاؤاور جلدی سے چادر پہن کر آؤ شانی کب سے صدائیں لگا رہا ہے۔۔"
ویسے یہ دوپٹہ بھی کافی بڑا ہے نوری بس اسی لیے کہہ دیا تھا"اماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کیونکہ اماں جانتی تھیں وہ بغیر بڑی چادر اوڑھے یا عبایا کے بغیر گھر سے باہر قدم تک نہیں رکھتی۔۔اس لیے ام نور کی چادر پر کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔

اوہ میری اماں جانی! وہ اماں کے گلے میں بانہیں ڈال کر ان کے گلے لگ گئی۔۔اور"
ان کے نرم سے گال پر بوسہ دیا۔۔

اماں! بتائیں تو ام نور کو چادر اوڑھنا کس نے سکھایا تھا؟ام نور کو پردے کی فضیلت"
کس نے سمجھائی تھی؟ام نور نے محبت سے اماں کی آنکھوں میں دیکھا اور مسکراتے ہوئے سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور کی ماں سیدہ سکینہ نے اپنی بیٹی کو ایک بار پردے کے تلقین کی تھی اور ام نور" نے تب سے اب تک ماں کی بات کا مان رکھا ہوا ہے "اماں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی ام نور کی پیشانی چوم لی۔۔

ہاں جی! اور آپ نے کہا تھا نوری چاہے کتنی اندھیری رات ہو۔۔ بھلے تم کتنے ہی" اندھیر کمرے میں واحد کھڑی ہو اور بھلے ہی اس اندھیرے میں تمہیں اپنا آپ بھی نظر ناں آئے مگر تم نے خود کو ڈھانپنا ہے۔۔ پردہ کرنا ہے۔۔ سر ڈھانپنا ہے۔۔ مگر وہ ایک بہتر کپڑے سے۔۔ نیم عریاں دوپٹے سے سر ڈھانپنے سے بہتر ہے تم اس دوپٹے کو پھینک دو کیونکہ تم اس نیٹ کے دوپٹے سے خود کو تو دھوکا دے سکتی ہو کہ میں نے سر ڈھانپ رکھا ہے مگر اللہ تعالی کے باحیا فرشتوں کو نہیں "ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔

"اس اندھیر کمرے میں بھی وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں جہاں ہم خود کو ڈھانپے بغیر کھڑے ہوتے ہیں۔۔اللہ تعالی کے فرشتے جو ہمارے دائیں اور بائیں کندھوں پر اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے ہوتے ہیں۔۔وہ بہت حیاوالے ہیں۔۔ ہمیں ان کے حیاکا خیال بھی رکھنا ہوتا ہے"ام نوراماں کا سکھایا ایک ایک لفظ دہرا رہی تھی۔۔وہ بالکل وہی الفاظ کہہ رہی تھی جو اماں نے بیٹی کی تربیت پر خرچ کیے تھے۔۔

"ہر انسان کو اپنے کہے ایک ایک لفظ کا حساب اپنے رب کو دینا ہو گا۔۔الفاظ وزن رکھتے ہیں۔۔یہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔۔یہی الفاظ ہوا میں معلق ہو جاتے ہیں۔۔ اسی لیے ہمیشہ سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کرنے چاہیے ہیں"

"خاص طور پر اولاد کی تربیت کے حوالے سے ربّ العالمین ماں سے سوال کرے گا کیونکہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔۔جو ماں اپنے بچوں کے کچے

ذہنوں میں مثبت الفاظ کی چھاپ لگا دیتی ہیں وہ بچے مثبت سوچ کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں"

"میری پیاری نوری! اماں کی جان۔۔ تم نے تو اماں کے تمام الفاظ جیسے گھول کر پی لیے ہیں" اماں نے مسکراتے ہوئے محبت سے اسے دیکھا۔۔ کہتے ساتھ ہی نور کی ٹھوڑی کو نرمی سے پکڑ کر اماں نے ذرا سا ہلایا۔۔

"جی اماں! پردہ تو ہم مسلمان عورتوں کے لئے اپنے ربّ العزت کا حکم ہے اور اس حکم میں فائدہ بھی ہم عورتوں کا ہی تو ہوتا ہے۔۔ جو ہمیں ڈھانپ کر رکھنا چاہتا ہے ہم اس کے لیے بہت زیادہ قیمتی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پردے کے حوالے سے جو احکامات ہیں ان سے یہ ثابت ہے ہم اللہ تعالی کو کتنے پیارے ہیں۔۔ ام نور مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

جو قیمتی شے ہوتی ہے وہ ڈھکی ہوئی محفوظ رہتی ہے۔۔ہم غلاظت سے محفوظ" رہتی ہیں۔۔اور ڈھکے ہوئے سر کی وجہ سے ہم ربّ کریم کے سایہءرحمت میں بھی رہتی ہیں۔۔اور ہر عورت سب سے پہلے حفاظت کی طلب گار ہوتی ہے۔۔چاہے پھر وہ جس بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو" مسکرا کر کہتے ہوئے ام نور نے اماں کو دیکھا۔۔

بیشک اماں کی جان! اب جاؤ ساز و خالہ نے بھی تمہارا انتظار کیا ہو گا۔۔میں نے" پیغام بھجوایا تھا کہ نوری خود گیارہویں شریف کا میٹھا لے کر آئے گی" اماں نے مسکراتے ہوئے اسے جلدی جانے کا کہا۔۔

بس میں ابھی چادر اوڑھ کر آئی" وہ کہتے ہوئے کیچن سے باہر نکل آئی۔۔"

ام نور باہر نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر آنگن میں بچھی چارپائی پر سوئے پڑے اس نفوس پر گئی۔۔ام نور ہنس دی۔۔

شایان علی تکیہ منہ پر دیئے بالکل سیدھا اور ساکت لیٹا ہوا تھا۔۔ام نور لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس کی جانب آئی۔۔

ڈرامے باز لڑکا۔۔

آہم آہم !ام نور نے مصنوعی انداز میں گلا کھنکار کر اسے مخاطب کیا مگر وہ ٹس سے " مس ناں ہوا۔۔ام نور نے اپنی امڈ آتی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے اسے دیکھا جو کمال مہارت سے اپنی ایکٹنگ کے جوہر دکھا رہا تھا۔۔ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی سانس بھی رکی ہوئی تھی۔۔خاموش۔۔۔

اماں ! سنیں تو سہی۔۔دیکھیں تو شانی تو سو گیا ہے "ام نور اونچی آواز میں کہہ کر " ڈرامائی انداز میں ماں سے مخاطب ہوئی۔۔

اوہو اماں !اب کیا میں اکیلی خالہ سازین کے گھر جاؤں گی ؟اتنی رات میں "ام نور " نے مسکینت سے کہا اور شرارتی مسکراہٹ سے شایان علی کو دیکھا۔۔

اماں نے باورچی خانے کی کھڑکی سے جھانک کر باہر چارپائی پر لیٹے شایان کو مسکراتے ہوئے دیکھا جو ہنوز اپنی پوزیشن پر ڈٹا ہوا تھا۔۔وہ تو آج فل کریکٹر میں تھا۔۔اور پھر اماں نے نوری کو دیکھا جو سینے پر بازو لپیٹے ہوئے اماں کو دیکھ کر آنکھ کے اشارے سے اجازت مانگ رہی تھی۔۔اماں نے بھی شرارتی مسکراہٹ سے اپنی گردن اثبات میں ہلا کر اسے اجازت دے دی۔۔

(جیسے کر لو جو کرنا چاہ رہی ہو اس ڈرامے باز کے ساتھ)ام نور مسکراتے ہوئے مزید چارپائی کے قریب کھسک آئی اور پھر تی دکھاتے ہوئے اس کے منہ سے تکیہ ہٹا دیا اور بغیر اسے کوئی موقع دیئے گدگدی کرنا شروع کر دی۔۔

آپی! پلیز ناں کریں۔۔قسم سے بہت گدگدی ہو رہی ہے" وہ ہنس ہنس کر" چارپائی پر لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔۔اور ساتھ ہی ام نور کے ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔۔مگر ام نور نے اس ایک ناں سنی اور گدگدی کرتی رہی۔۔

اماں! بچائیں مجھے "ہنستے ہوئے کھڑکی کی جانب دیکھا۔۔اماں ادھر آئیں اور" بچائیں مجھے "وہ ہنستے ہوئے اماں کو مدد کے لیے بلا رہا تھا۔۔اماں جو پہلے ہی کھڑکی سے جھانک کر سارا منظر دیکھ رہی تھیں شانی کے آواز لگانے سے ہنسنے لگیں۔۔

نوری! اب بس بھی کرو "اماں نے ہنستے ہوئے نور کو رکنے کا کہہ دیا۔۔"

آہ آپی! میرے تو پیٹ میں ہنس ہنس کر درد ہو رہا ہ" وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر" مصنوعی کراہتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا جو شرارت سے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ آپس میں مسل رہی تھی جیسے کہ ابھی بھی گدگدی کرنے کی سوچ رہی ہو۔۔

آپی! پلیز بس کریں۔۔میں تو اب اٹھ گیا ہوں" وہ اپنے دونوں ہاتھ آگے کر رہا" تھا جیسے کوئی انسان اپنے دفاع کے لیے ہاتھوں کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے بالکل ویسے ہی۔۔

www.novelsclubb.com

جلدی کرو نوری! دیر ہو رہی ہے بیٹا" اماں کیچن سے باہر نکل آئیں اور ام نور کو" جلدی جانے کے کہنے لگیں۔۔

اماں! میں جا رہی ہوں پر پہلے اس نوٹنکی باز کو اچھے سے بیدار تو کر لوں۔۔ کہیں" میرے واپس آنے سے پہلے یہ پھر سے سو گیا تو؟ پہلے اچھے سے اس کی نیندیں اڑا دوں" ام نور نے ہنستے ہوئے شایان علی کو دیکھ کر کہا۔۔

اچھا آپی۔۔ میں پہلے بھی نہیں سو رہا تھا۔۔ خالی پیٹ کس کو نیند آتی ہے بھلا؟ ابھی" چلیں جلدی کریں۔۔ کیونکہ واپس آ کر مجھے بھی نہاری مصالحہ گوشت کھانا ہے۔۔ بھوک لگی ہے" وہ معصوم سی شکل بنا کر ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔ اور پھر چارپائی سے اٹھ کر اپنے جوتے پہننے لگا۔۔

میں بس دو منٹ میں واپس آئی" کہتے ہوئے وہ بھاگ کر سیڑھیوں کی جانب" گئی۔۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر پھرتی دکھاتے ہوئے الماری سے اپنی چادر نکال لی اور اچھے سے اپنا سر ڈھانپتے ہوئے مکمل طور سے خود پر چاروں اطراف سے چادر اوڑھ لی۔۔

اتنے میں اماں کیچن سے ٹرے اٹھا کر باہر نکل آئی تھیں اور ٹرے ام نور کو پکڑا دی۔۔

"تم دونوں اچھے سے اور خیال سے جانا۔۔زیادہ دیر ناں کرنا" اماں نے نصیحت کرتے ہوئے کہا اور ان کے پیچھے دروازے تک آئیں۔۔

"ہاں جی اماں! آپ اندر سے کنڈی لگا دیں اور ہمارے آنے تک آپ نے دروازہ نہیں کھولنا۔۔ہم بس یوں گئے اور یوں واپس آجائیں گے۔۔ٹھیک ہے اماں؟" ام نور فکر مند لہجے میں ماں سے کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔سن لیا" اماں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھیں۔۔

اماں! فکر مت کرنا۔ ہم جلدی سے واپس آئیں گے اور اپنا موبائل فون ساتھ" رکھ لیں اگر کوئی مسلئہ ہو تو آپ نے مجھے کال کرنی ہے" شایان علی نے اماں کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا لیا اور محبت سے ماں کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

اماں نے محبت سے دونوں بچوں کو دیکھا۔ باتیں تو ایسی کرتے ہیں جیسے وہ بڑے اور ماں کوئی چھوٹی بچی ہوں۔۔

ٹھیک ہے اماں؟ شایان علی ماں کی خاموشی پر ان کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ" ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اماں نے مسکرا کر اثبات میں گردن ہلا دی۔۔

اللہ حافظ اماں" وہ ماں سے کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔"

اللہ نگہبان" اماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ام نور دروازے سے پلٹ کر اماں کو" مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پھر قدم دہلیز سے باہر نکال کر کھڑی ہو گئی جب تک ماں دروازے پر کنڈی نہیں لگا لیتی تھیں وہ آگے نہیں بڑھتی تھی۔۔ماں اگر فکر کرے تو ممتا اور اگر وہی فکر بچے کریں تو اسے کیا کہیں گے ؟شاید اس کے لیے کوئی لفظ نہیں بنا۔۔

****

وہ سیاہ بڑی گاڑی ایک تین منزلہ عالیشان گھر کے سامنے آکر رکی۔۔ایک ** ملازم بھاگتا ہوا آیا اور کار کا بیک ڈور کھول دیا۔۔ایک شخص مہنگے سوٹ اور برانڈڈ جوتے پہنے اس گاڑی سے باہر نکلا۔۔چہرے پر غصے کے تاثرات واضح طور پر نمایاں تھے۔۔غصے سے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے وہ گھر کے آہنی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔ملازم ڈرتے ہوئے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔نجانے کب اس شخص کی گرم کھوپڑی گھوم جائے اور راہ میں آئے کسی بھی شخص کو شوٹ کر دے۔۔اس شخص کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔

کہاں ہے وہ؟نہایت برہم آواز میں پوچھا۔۔"

بڑے صاحب! میر سفیان تو اپنے کمرے میں ہیں مگر دروازہ اندر سے لاک کر دیا" ہے" پیچھے چلتا ملازم منمناتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اور خان کہاں ہے؟سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے ایک اور سوال کیا گیا۔۔"

وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے مگر میر سفیان نہیں مان رہے۔۔اور اندر" سے کوئی جواب نہیں آرہا بس کمرے کا سامان پھینک کر غصہ اتار رہے ہیں" کہتے ہوئے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔

www.novelsclubb.com

عجیب شخص تھا کوئی ریکشن ہی نہیں دیا۔۔حالانکہ کمرے کا سامان کتنا قیمتی تھا۔۔

ملازم سوچتے ہوئے منہ بسورنے لگا۔۔

دس منٹ تک وہ آدمی اس کمرے کے دروازے کے باہر پہنچ گیا۔۔ساتھ ہی کھڑا خان جو کہ خاص ملازم لگتا تھا نفی میں سر ہلاتے ہوئے بڑے صاحب کو دیکھا۔۔ چار ملازمین بھی کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔۔

دروازہ کب سے بند کیا ہوا ہے؟خان سے پوچھا گیا۔۔"

سیٹ! تقریباً دو گھنٹے سے۔۔اور بس وہی ضد ہے۔۔میں نے بہت کوشش کی""" خان کہتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوا تو بڑے صاحب دروازے کے قریب آئے۔۔

سفیان! دروازہ کھولو"برہمی کا مظاہرہ کیا گیا۔۔مگر اندر خاموشی کا پہرا تھا۔۔" کوئی آواز نہیں۔۔

سامان توڑ پھوڑ سکوں مل گیا ہو گا"وہی ملازم بال کجھاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔"

ٹھیک ہے تم جو کہو گے بابا بات مان لے گا۔۔اب تو دروازہ کھول دو"تھکے ہوئے" انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ بات ہے تو سب سے پہلے مجھے آج کے آج ہیوی بائیک چاہیے پھر دروازہ کھلے" گا۔۔ورنہ میں بھوکے پیاسے یہاں مر جاؤں گا مگر دروازہ نہیں کھولوں گا"اندر سے ایک لڑکے کی خفا آواز سنائی دی۔۔

ہٹو سامنے سے۔۔کیا تماشائی بنے کھڑے ہوئے ہو"ناگواری سے کہتے ہوئے" ایک نوجوان لڑکا چلتے ہوئے اس بند دروازے کے قریب آیا۔۔

کیا ہوا بابا! یہ سفیان پھر کوئی ڈرامہ کر رہا ہے؟اس نوجوان نے اکتائے ہوئے لہجے" میں پوچھا جس پر بڑے صاحب نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔۔

سفیان! بہت ہو گیا ڈرامہ۔۔اب اگر تم دو منٹ میں باہر ناں نکلے تو یاد رکھنا ہاسٹل" لائف تمہاری سزا ہو گی"وہ نوجوان غصے سے اونچی آواز میں بول رہا تھا۔۔

میر علی! تم رہنے دو۔۔میں ہیوی بائیک کا انتظام کرواتا ہوں"بڑے صاحب کہتے" ہوئے خان کی جانب اپنا فون بڑھا رہے تھے۔۔

خان ! تم سلیم سے بائیک کی ساری تفصیلات لے لو "اپنا فون خان کو تھما دیا۔۔"

نہیں بابا ! یہ دبئ جائے گا۔۔دو دن کا شوق ہے۔۔آپ مجھے ہینڈل کرنے دیں""

دھیرے سے کہہ کر دروازے پر دستک دی۔۔

سفیان ! لاسٹ وارننگ "لہجہ اٹل تھا اور پھر اگلے لمحے سامنے سے دروازہ کھول دیا"

گیا۔۔سامنے سولہ یا سترہ سال ایک نوعمر لڑکا کھڑا تھا۔۔بال ماتھے پر بکھرے

ہوئے تھے۔۔

میر بھائی دیٹس نوٹ فئیر۔۔بابا مجھے بائیک دلا رہے تھے "وہ خفگی سے کہہ کر"

کمرے کے اندر چلا گیا۔۔

تم سب اپنے اپنے کام پر لگ جاؤ۔۔مجھے تیسری منزل پر کوئی نظر ناں آئے"

سوائے خان کے "بڑے صاحب سارے ملازمین کو جھڑک کر کمرے میں گھس

گئے اور میر علی بھی ان کے پیچھے گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اویس! تم باجی رقیہ سے کہو رات کا کھانا ناں بنائے۔۔آج میر سیٹ ثاقب خلیل" کی فیملی باہر ڈنر کرے گی" خان ایک ملازم سے کہہ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

کمرے کا سامان بکھرا پڑا ہوا تھا۔۔تکیے زمین پر پڑے تھے۔۔ڈریسنگ ٹیبل کا سارا سامان زمین بوس ہو چکا تھا۔۔پرفیوم کی شیشی ٹوٹ کر کمرے میں مسحور کن خوشبو پھیلا چکی تھی۔۔میر علی پیشانی مسلتے ہوئے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

سفیان! یہ کونسا نیا شوق پال لیا ہے۔۔تم اگلے ہفتے دبئ جا رہے ہو۔۔بائیک کیوں" چاہیے؟سارے کمرے کو تہس نہس کر دیا ہے" بڑے صاحب یعنی میر سیٹ ثاقب خلیل نرمی سے گویا ہوئے۔۔

اتنی نرمی؟اس بکھراؤ کے باوجود؟خان ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

بابا! آج حسن نے بائیک کی پیکچرز شئیر کی ہیں گروپ میں۔۔بہت اڑ رہا تھا" ہواؤں میں۔۔مجھے بھی چاہیے اور اس کی بائیک سے دس گنا مہنگی بائیک چاہیے" سفیان تکیہ صوفے پر پٹختے ہوئے غصے سے کہہ رہا تھا۔۔

میر سیٹ ثاقب خلیل مسکرادیا اور میر علی بھی۔۔یہ غصہ تو وراثتی تھا۔۔اور تکبر تو اس خاندان کی نس نس میں بھرا پڑا تھا۔۔خان ٹھوڑی کھجاتے ہوئے تینوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

سمجھتا کیا ہے وہ خود کو؟ایک بزنس مین کا بیٹا ہو گا تو کیا مجھے نیچا دکھائے گا؟جانتا نہیں میں کس کا بیٹا ہوں۔۔دل تو کر رہا ہے جان لے لوں اس کی" غصہ ساتویں آسمان کو پہنچ گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے مل جائے گی بائیک" میر سیٹ ثاقب خلیل ہنس کر کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔میر علی مسکرادیا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر میرا غصہ ابھی بھی کم نہیں ہو رہا ہے۔۔ابھی وہ سامنے ہوتا تو شوٹ کر دیتا"

اسے "سفیان سر جھٹک کر کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

سفیان !اسے پکار کر میر علی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔"

جی میر بھائی ! کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اپنے باپ کے لیے سگار نکال کر"

ان کی جانب بڑھا دیا۔۔خان نے آگے بڑھ اسے لائٹر سے جلا دیا۔۔شعلہ بھڑک

اٹھا۔۔

بائیک چاہیے یا حسن کی جان؟ شیطانی مسکراہٹ سجائے وہ باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔"

مجھے سیکنڈ آپشن زیادہ پسند آیا۔۔مجھے حسن کی جان چاہیے "سفیان کہتے ہوئے"

اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

میر سیٹ ثاقب خلیل سگار سلگاتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔چند سیکنڈز کی

خاموشی کے بعد تینوں کے قہقہے ایک ساتھ گونجے۔۔خان زمین پر تکتے ہوئے نفی

www.novelsclubb.com

میں سر ہلا رہا تھا۔۔اسی جشن کے لیے تو وہ آج باہر ڈنر کریں گے۔۔ہر قتل کے بعد ایک جشن۔۔

تو پھر دیر کس بات کی ہے؟میر سیٹ ثاقب خلیل تکبر سے کہتے ہوئے بوٹ ہلا رہا" تھا۔۔میر علی ہنستے ہوئے فون نکال رہا تھا۔۔

اکبر!ایک تصویر واٹس ایپ پر سینڈ کی ہوئی ہے۔۔آج رات تک یہ لڑکا ہر نیوز" چینل پر خبروں کی زینت بنا نظر آنا چاہیے۔۔اس کا قتل ایک پہیلی بنا دو۔۔وہ اور اس کی بائیک پہچانے جانے کے قابل ناں ہو" بات سمجھ آئی؟ تحکم سے کہتے ہوئے دوسری جانب کی بات سن کر فون کاٹ دیا۔۔

میرے بچوں کا خون جلانے والوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں"میر سیٹ ثاقب" خلیل اہانت آمیز لہجے میں کہہ کر اپنے بیٹوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سفیان !اب تم اس گروپ میں حسن کی تعزیت کی خبروں کو پڑھنا جہاں اس کی" بائیک کی شوخیاں دیکھی تھیں۔۔بچارے نے اپنے لیے خود ہی وبال کا انتظام کیا" میر علی نے ہنس کر کہتے ہوئے آنکھ دبائی۔۔سفیان ہنستے ہوئے صوفے سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔۔عجیب سا سکوں مل رہا تھا حسن کی موت کا سوچ کر۔۔

خان خاموشی سے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔اولاد کے لیے یہ کیسی محبت تھی؟کیا بھائی ایسی محبت کرتے ہیں؟کسی معصوم کی جان کو یوں اپنے بچوں پر قربان کرنے والے بے ضمیر لوگ کتنے پر سکون بیٹھے ہیں۔۔خان نے سوچتے ہوئے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔مگر کوئی بات نہیں۔۔ایک دن زوال بھی آئے گا۔۔بہت جلد۔۔

تمہیں کیوں سانپ سونگھ گیا ہے؟میر علی ہنستے ہوئے خان کو دیکھ رہا تھا۔۔"

کچھ نہیں میر ! میں سوچ رہا تھا کہ آپ کے جشن کے لیے ڈنر کس ریستوران میں" بک کروانا ہے؟ خان کہہ کر مسکرا دیا۔۔میر سیٹ ثاقب خلیل ہنستے ہوئے خان کو دیکھ رہا تھا۔۔ان کی رگ رگ سے واقف ان کا خاص ملازم۔۔

****

**

رات کے اندھیرے میں سنسان گلی میں چلتے ہوئے ام نور آس پاس بھی نظر کر لیتی تھی۔۔اس شہر میں تو چوروں نے جگہ جگہ اپنے آدمی تعینات کئے ہوئے تھے۔۔ جہاں موقع ملے چوکا مار دیتے ہیں۔۔جہاں دیکھو لوٹ مار مچی ہوئی ہے۔۔یہاں چوری،ڈکیتی تو جیسے عام سی بات تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی جانی! ایسا کریں آپ یہ ٹرے مجھے پکڑا دیں" شایان علی نے کہتے ہوئے ہاتھ "
ٹرے کی طرف بڑھا دیئے۔۔ام نور نے احتیاط سے ٹرے اسے پکڑا دی اور تیز تیز
قدم چلتی ہوئی خالہ سازین کے گھر کی جانب بڑھ گئی۔۔

ایک ہی گلی میں گھر تھے۔۔ مگر گلی تھوڑی لمبی چلی جا رہی تھی۔۔آخری کونے پر
سازین خالہ کا گھر تھا۔۔سازین خالہ کے دروازے پر دستک دے کر وہ ایک طرف
ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔دو بار کی دستک کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔۔دروازہ کھلتے ہی
ام نور کی نظر سامنے کھڑے نفوس پر پڑی تو وہ دل کھول کر مسکرا دی۔۔

اسلام و علیکم آپی نور! شہیر شاہ نے مسکراتے ہوئے سلام میں پہل کی اور "
دروازے کے ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔ام نور کے لیے راستہ چھوڑ دیا۔۔

و علیکم السلام شیری! ام نور نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور پیچھے "
کھڑے شایان کو دیکھا جو شیری کو منہ بسور کر دیکھ رہا تھا۔۔

پلیز آپی! اندر آجائیں "اس نے شایان کے تاثرات کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے" ہوئے ام نور کو اندر آنے کا کہا کیونکہ شایان علی اسے ہمیشہ ایسے ہی دیکھا کرتا تھا۔۔ جیسے شیری کو دیکھتے ہی کچا کڑوا کریلا چبا لیا ہو۔۔

دیکھیں آپی! ایک تو اس شیری نے مجھے سلام نہیں کیا پھر مجھے اندر بھی نہیں" بلایا" شانی نے مصنوعی غصے سے شیری کو گھورا۔۔

اب بتائیں کیا میں اب باہر ہی کھڑا رہوں گا؟ پھر ام نور کو اس کی شکایت لگائی۔۔" ام نور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بے زاری سے اسے دیکھا جو ہنوز شیری کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم شانی! سوری یار تم بھی اندر آجاؤ۔۔ آپی بڑی ہیں نا اسی لیے پہلے ان" کو کہا" شیری معذرت خواہ انداز میں بول رہا تھا۔۔ ایک تو بنا بات کے منہ بھی خود بناتا ہے اور پھر شکوہ بھی کرتا ہے۔۔

ام نوران کی لڑائی دیکھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے دونوں کو دروازے پر ہی چھوڑ کر گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔

اس کی دیکھا دیکھی شایان بھی ٹرے لیے اندر داخل ہوا تو شیری دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آیا۔۔

یہ مجھے دے شانی۔۔میں پکڑ لوں" شہیر شاہ نے ہاتھ آگے بڑھا دیئے مگر شایان" نے ٹرے پیچھے کرتے ہوئے اسے گھور کر دیکھا۔۔

چل ہٹ۔۔پرے ہو۔۔ کھانا دیکھا نہیں بھوکے باؤلے تو نے۔۔میرے پیچھے" آ گیا۔۔ہاتھ پرے کر اپنے۔۔میں یہ ٹرے خالہ سازین کو خود ہی دوں گا" شیری کو ڈانٹتے ہوئے شایان نے ٹرے کو مزید اپنی طرف کھسکا لیا کہ جیسے شیری کہیں جھپٹ کر بھاگ ہی ناں جائے۔۔

www.novelsclubb.com

شانی تو پاگل ہے کیا؟میرے گھر آیا ہے تو میں ہی تجھ سے یہ ٹرے لوں گا" خفگی" سے کہتے ہی شہیر شاہ نے ایک ہلکی سی چپت اس کے سر پر لگادی۔۔

رک ذرا۔۔تو نے مجھے مارا۔۔ابھی بتاتا ہوں۔۔یہ ٹرے میں خالہ سازین کو" دوں۔۔آج تو تیری خیر نہیں" شایان غصے سے اسے گھورتے ہوئے ٹرے لیے آگے بڑھ گیا۔۔

اسلام و علیکم ام نور!ارے بھئی اتنے دنوں بعد میری بیٹی آئی ہے" اتنے میں خالہ" سازین بھی کیچن سے باہر نکل آئیں اور خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ ام نور کو دیکھ کر اس کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام خالہ سازین!ہاں جی آپ کی ام نور خود آپ کے پاس آگئی کیونکہ" آپ کو مجھ سے شکایت تھی کہ جب سے ام نور نوکری والی ہو گئی ہے خالہ سازین کو

تو بھول ہی گئی ہے۔۔دیکھیں پھر میں خود آگئی آپ کے پاس آپ کو منانے کے لیے "ام نور کہتے ہوئے خالہ سازین کے گلے لگ گئی۔۔

ماشااللہ میری پیاری بیٹی ! خالہ سازین نے بھی محبت سے ام نور کو گلے لگالیااور " ساتھ ہی محبت سے اس کی پیٹھ بھی تھپک دی

بھئی میں تو بالکل بھی ناراض نہیں اپنی بیٹی سے۔۔بس تمہاری اماں سیدہ سے شکوہ " کیا تھا کہ میری ام نور میرے گھر مجھ سے ملنے ہی نہیں آتی "انہوں نے ام نور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ام نور سے بات کر ہی رہی تھیں کہ شایان علی نے انہیں آواز دے دی۔۔

اسلام و علیکم سازو خالہ ! شایان علی نے مسکراتے ہوئے دور سے ہی خالہ سازین " کو سلام کرتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیااور ساتھ ہی ایک نظر مصنوعی غصے سے

شیری کو دیکھا جو تیز رفتار سے چل کر بالکل اس کے ہم قدم اس کے ساتھ ہی چلتا ہوا رہا تھا۔۔

بد تمیزی کی حد ہے۔۔ابھی بھی میری ٹرے کے پیچھے آرہا ہے بھوکا کہیں کا""" شایان نے دل ہی دل میں اسے کوس دیا۔۔

وعلیکم السلام شانو! مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور ام نور کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے وہ" شایان کی طرف بڑھ گئیں۔۔

فارمالیٹی بھی کوئی چیز ہوتی ہے نا؟ کہہ کر شیری کو دیکھا۔۔مگر دیکھیں شیری نے" ایک تو مجھے اندر آنے کا نہیں کہا۔۔اور پھر مہمان نوازی تو دور کی بات ہے اس شیری نے مجھے یعنی میں آپ کا خاص مہمان "نہایت ہی ڈرامائی انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے مجھے ایک زور کی تھپڑ بھی ماری۔۔ بالکل ابھی ابھی دروازے کے پاس""" وہ شیری کی شکایتوں کی ایک لمبی لسٹ بنا چکا تھا اور اپنی ساز و خالہ کے گوشے گزار کر رہا تھا۔۔

کیا شانو؟ شیری نے تمہیں تھپڑ لگا دی مگر کیوں؟ خالہ سازین نے حیرانگی سے" شیری کو دیکھا جو شانی کے سفید جھوٹ بول دینے سے صدمے کی حالت میں تھا اور چلتے ہوئے گھور کر شایان علی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اماں! یہ جھوٹ بول رہا ہے" شیری ناراض ہوتے ہوئے شانی کی جانب ہاتھ کا" اشارہ کر رہا تھا۔۔ شایان جوتڑے لیے آگے بڑھ رہا تھا شیری کی بات سنتے وہیں رک گیا۔۔

میں نہیں تو جھوٹ بول رہا ہے۔۔ بتا خالہ کو تو نے مجھے دروازے کے پاس مارا تھا" کہ نہیں" شایان علی نے اسے دھمکی دے۔۔

شیری! یہ ٹھیک بات نہیں" سازین خالہ نے خفگی سے شہیر شاہ کو دیکھا اور ٹرے لینے کے لیے شایان علی کی طرف دونوں ہاتھ بڑھا دیئے۔۔

بیٹا! مہمانوں کے ساتھ ایسے نہیں کرتے ہیں۔۔اور بتاؤ تو تم نے یہ ہاتھ اٹھانا" کہاں سے سیکھا؟ خالہ سازین شیری کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

ان کے بالکل عین پیچھے کھڑا شایان علی شیطانی مسکراہٹ سے شہیر شاہ کا منہ چڑا رہا تھا۔۔شیری معصومیت سے کبھی اس کی طرف تو کبھی ماں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ کیا چال چل رہا تھا یہ لڑکا۔۔

اوہو بھئی! خالہ سازین کیا آپ بھی ان کی نوک جھونک میں پڑ گئی ہیں۔۔ام نور" سینے پر بازو باندھے کھڑی ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔پتا تو ہے یہ دونوں ٹوم اینڈ جیری کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے بھی ہیں اور ایک دوسرے کے

www.novelsclubb.com

لیے کسی سے بھی لڑ بھڑ جاتے ہیں" شایان کی وجہ سے بیچ میں بول پڑی کیونکہ وہ شانی کو دیکھ رہی تھی کیسے وہ شیری کا منہ چڑا رہا تھا۔۔

شایان علی نے صدمے سے اپنی بہن کو دیکھا۔۔اور بس دل میں ایک خیال آ کے گزر گیا۔۔

میری پیاری آپی جانی! کہیں جو آپ میرا ساتھ دے جائیں۔۔ادھر بھی اس نکمے" شیری کو بچا رہی ہیں۔۔اچھی خاصی ڈانٹ لگا رہی تھیں ساز و خالہ اس شیری کو۔۔ اونہوں میرا سارا مزہ خراب کر دیا" شایان نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے سوچا۔۔

www.novelsclubb.com

خالہ سازین نے مسکراتے ہوئے شایان علی کو دیکھا جواب سر جھکائے اپنی مطلبی سوچوں میں غرق کھڑا ہوا تھا۔۔

شانو! آپ تو خالہ کے سب سے پسندیدہ بھانجے ہیں اور شیری تمہیں کچھ کہتا بھی" ہے نا تو دل پر مت لیا کرو کیونکہ شیری کو بھی تم سے اتنی ہی بہت محبت ہے جتنی مجھے "کہہ کر خالہ نے ٹرے شہری کے حوالے کر دی۔۔

شیری تو تمہیں اپنا بھائی کہتا ہے اور پھر تمہارا خیال بھی تو رکھتا ہے "مسکرا کر" شایان علی سے کہتے ہوئے اس کے بازو پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

شیری نے بھی مسکراتے ہوئے شانی کو دیکھا جو خالہ سازین کو نرمی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

بھلے ہی شایان علی کی شہیر شاہ سے بدگمانی کی وجہ سے اتنی اچھی نہیں بنتی تھی مگر خالہ سازین سے اسے انسیت تھی۔۔ام نور جو خاموش کھڑی ہو گئی تھی خالہ سازین کی بات سنتے ہی ان کی طرف آئی اور مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

سازو خالہ! اب اگر ایمو شنل باتیں ہو گئی ہوں تو ذرا میری کھیر چکھ کر بتا دیں" کیسی بنی ہے" وہ شرارتی مسکراہٹ سے خالہ سازین کو دیکھ رہی تھی۔۔ام نور اس موضوع کو یہیں ختم کرنا چاہتی تھی۔۔

تم نے بنائی ہے تو ظاہر سی بات ہے بہت لذیز ہی ہو گی۔۔سازین خالہ نے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔اب تو تمہاری بنائی کھیر کا ذائقہ بھی مجھے حفظ ہو گیا ہے" پھر اس کی بنائی ہوئی کھیر کی تعریف بھی کر دی۔۔

اچھا بھئی بیٹھو تو سہی۔۔شیری سے ٹرے لیتے ہوئے کہا۔۔کب سے تم دونوں" ایسے ہی کھڑے ہوئے ہو" خالہ سازین نے آنگن میں بچھی ہوئی چارپائی کی طرف اشارہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے پیاری خالہ! اماں گھر پر اکیلی ہیں۔۔دیر بھی ہو رہی ہے۔۔ہم بس ابھی" چلتے ہیں۔۔اور ان شاءاللہ میں پھر کبھی وقت نکال کر ضرور آؤں گی آپ کے پاس اور ڈھیر سارے گپے لگاؤں گی"ام نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

اچھا رکو تو سہی۔۔میں یہ کیچن میں رکھ کر آؤں پھر تمہیں کچھ دینا بھی تھا" کہتے" ہوئے وہ عجلت میں کیچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔

سازین ٹرے وہاں کاؤنٹر پر رکھ کر وہ واپس باہر نکل آئیں اور صحن میں بنے تین کمروں میں سے ایک درمیانی کمرے میں داخل ہو گئیں۔۔ام نور ان کی جانب دیکھ رہی تھی مگر پھر کسی خیال کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

شایان علی اور شہیر شاہ ایک دوسرے کو کہنیاں مار رہے تھے۔۔ام نور کو دیکھتے ہی دونوں ایک دم سیدھے کھڑے ہو گئے۔۔وہ چل کر ان کے روبرو جا کھڑی ہوئی۔۔

بھئی خیریت ہے؟آپس میں اتنا پیار کیوں کر دکھایا جارہا ہے؟ام نور نے ہنستے" ہوئے دونوں کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔

نور آپی! ہم تو ویسے ہی باتیں کر رہے تھے" شیری نے نظریں جھکائے جواب" دیا۔۔

وہ ایسا ہی تھا ہمیشہ ام نور سے نظریں جھکا کر ہی بات کرتا تھا اور ام نور کو اس کی یہی عادت بہت پسند تھی۔۔

تو اب شیری اپنی نور آپی سے جھوٹ بھی بولنے لگ گیا ہے؟ایسی کون سی باتیں ہو" رہی ہیں آپ دونوں کی جس میں ایک دوسرے کو کہنیاں ماری جارہی ہیں" اس بار ام نور نے شایان کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔

آہم وہ آپی وہ" شانی سوچ رہا تھا کیا بولوں۔۔کیونکہ ام نور تو سیکنڈز میں اس کا" جھوٹ پکڑ لیتی تھی۔۔

کیا آپی وہ؟ام نور نے ایک نظر شیری کو دیکھا جو ہنوز نظریں جھکائے کھڑا تھا جبکہ "
شایان منہ بناتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

آپ دونوں کب بڑے ہوں گے ؟ بھلا اچھا لگتا ہے کہ بھائی ایسے لڑیں۔۔ایک "
دوسرے کو کہنیاں ماریں۔۔ایک دوسرے کی یوں شکایات لگائیں "ام نور
سنجیدگی سے سوال کر رہی تھی۔۔انداز ڈانٹنے والا تھا۔۔

شایان علی نے بھی سنجیدگی سے شہیر شاہ کو دیکھا جو پریشان سا ہو گیا تھا کہ ام نور تو
کبھی بھی اسے نہیں ڈانٹتی تھی۔۔اب وہ شیری کو بھی ڈانٹ رہی تھی۔۔

نور آپی ! سوری میں آئندہ خیال رکھوں گا۔۔وہ تو بس ویسے ہم مذاق کرتے ہیں""
وہ معذرت خواہ انداز میں بول رہا تھا۔۔

باقی سب کی ڈانٹ پڑے تو وہ الگ بات ہوتی ہے مگر یہ نور آپی ہے ان کی تو ڈانٹ
سے بھی شیری کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔

ام نور شہیر شاہ کی قرآن پاک کی استانی بھی تھی۔۔اور اب وہ اس کی دو چھوٹی بہنوں شانزے اور علیزے کو بھی قرآن پاک پڑھاتی تھی۔۔شروع کے کچھ سپارے شیری کو سیدہ سکینہ نے ہی پڑھائے تھے پھر جب ام نور نے قرآن پاک مکمل پڑھ لیا تو یہ زمہ داری اس نے سنبھال لی تھی۔۔شہیر شاہ بھی شایان کا ہم عمر تھا۔۔شایان کے ساتھ ساتھ وہ اسے بھی پڑھایا کرتی تھی۔۔اپنی ذہانت کے بل بوتے پر وہ ہمیشہ سبق میں شایان سے آگے رہتا تھا۔۔اور بس یہیں سے شایان علی اور شہیر شاہ کی نوک جھونک شروع ہو گئی تھی۔۔

شیری! مجھ سے معافی مانگنا اس مسئلے کا حل نہیں۔۔ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔

اور میں تم دونوں سے مخاطب ہوں۔۔تو پھر معافی صرف تم کیوں مانگ رہے ہو" کہتے ہوئے شایان کو خفگی سے دیکھا جو ڈھٹائی سے کھڑا ہوا تھا۔۔

آپی! سوری میں بھی آئندہ خیال رکھوں گا کہ شیری سے لڑائی ناں کروں"نور کی" خفگی بھری نگاہوں سے وہ شرمندہ ہو گیا تو جھٹ سے معافی مانگ لی کہ کہیں شیری کے سامنے آج اس کی عزت افزائی ہی ناں ہو جائے۔۔

ہمم"ام نور نے اسے دیکھتے ہوئے گردن کو ذرا سا خم دیا مگر چہرے پر ہنوز خفگی" قائم تھی۔۔

تم دونوں اچھے بھائی بن کر رہو۔۔اور شیری تم تو سمجھ دار ہو۔۔مجھے تو تم سے کبھی" کوئی شکوہ ہی نہیں کہ تم نے کبھی بھائی کا فرض ادا نہیں کیا یا شانی کو کبھی کوئی تکلیف دی۔۔تم نے بظاہر اپنے سارے فرائض بخوبی انجام دیئے ہیں"کہتے ہوئے نرمی سے شیری کو دیکھا۔۔شیری نے نظریں اٹھا کر۔ام نور کو دیکھا۔۔

ان شاءاللہ آپی! آگے بھی میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ملے گی۔۔میں" شانی کا ہر ممکن طرح سے خیال رکھوں گا"پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے شہیر شاہ نے شایان علی کی طرف دیکھا۔۔

ہاں جی! اور ویسے یہ صحیح بات بھی ہے۔۔تو مجھ سے پورے چار مہینے بڑا ہے۔۔" میں تو چھوٹا سا ہوں"شایان علی ڈرامائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

تجھ پر زیادہ زمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تو میرا زیادہ خیال رکھے۔۔پر تو رکھتا ہی" نہیں۔۔ہونہہ"شایان نے ایک ہی بات میں اسے بہت کچھ جتا دیا۔۔شیری کو اس کی بات پر ہنسی آرہی تھی مگر وہ ضبط کر گیا۔۔

شانی! میں تمہیں دیکھ رہی تھی۔۔کیسے تم شیری کو منہ چڑا رہے تھے۔۔اور خالہ" سے ڈانٹ بھی لگوائی۔۔چلو اب سوری کرو شیری سے"ام نور نے شایان کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

آپی !اس نے مجھے سچ میں بہت زیادہ زور سے چپیڑ ماری تھی "شانی نے خفگی سے" کہتے ہوئے شیری کو کہنی ماری۔۔

نہیں آپی وہ تو بس ہلکی پھلکی سی چپیڑ ہی تھی "شیری نے بھی اپنی صفائی پیش کی۔۔"

اوہ خدایا! میں تم دونوں کا کیا کروں ؟ام نور نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔"

چلو شاباش اب بس کرو۔۔ گڈ بوائز کی طرح ہینڈ شیک کرو۔۔ چلو جلدی کرو "ام" نور نے ایک حکم صادر کیا۔۔

اس مسلئے کا کوئی اور حل ہی نہیں تھا۔۔ شیری نے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اپنا ہاتھ شایان کی طرف بڑھا دیا۔۔

پہلے تو تم اپنے ہاتھ دھو کر آؤ۔۔ صفائی نصف ایمان ہے "شایان نے مصنوعی خفگی" سے منہ بناتے ہوئے اس کے ہاتھ کو دیکھا۔۔ شیری نے معصومیت سے ام نور کی جانب دیکھا جو سخت غصے سے شانی کو گھور رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بیٹا جی؟ پھر تو میری جوتی بھی صاف ہے اتاروں؟ام نور اپنا جوتا نکالنے کے لیے ذرا نیچے جھکی۔۔"

اچھا اچھا بھئی یہ دیکھیں کر لیا ہینڈ شیک" شایان نے پھٹاک سے شہیر کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔اب عزت بھی تو پیاری تھی۔۔"

بد تمیز ناں ہو تو۔۔سوری بھی کرو"ام نور نے اس بار اس کو کسی صورت نہیں بخشنا تھا۔۔"

سوری" شایان نے منہ بسور کر آہستہ آواز میں سوری بول دیا۔۔"

مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔۔منمنا کر مت بولو۔۔ذرا اونچی آواز میں بولو"ام نور نے قسم کھائی تھی آج شایان علی کی ایک نہیں چلے گی۔۔"

بس کریں نا آپی۔۔مجھے تو آواز آ گئی۔۔آپ شانی کو اتنا کیوں ڈانٹ رہی ہیں""" شیری خفا کھڑی ام نور سے کہہ کر شانی کو دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! تو سوری مت کر یار۔۔تو میرا بھائی ہے۔۔مجھے تیری کسی بھی بات کا برا" نہیں لگتا" کہتے ہوئے شانی کو گلے لگا لیا۔۔

شیری کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا کہ اس کی وجہ سے شانی کو ڈانٹ پڑے۔۔ام نور سینے پر بازو باندھے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔

او نہوں شیری! تو نے اتنا گند اپر فیوم لگایا ہے۔۔آخ آخ تھو۔۔شانی نے شرارتی" انداز میں اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔

شیری نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے ان دونوں کو کھسر پھسر کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شہیر شاہ کی تو مسکراہٹ میں بھی حیا کا عنصر شامل تھا۔۔ نین نقوش تو خوبصورت" ہی تھے مگر اس پر سکون مسکراہٹ پر ام نور نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری "تھی

شہیر شاہ اور شایان علی میں اس نے کبھی فرق نہیں کیا تھا۔۔ بچپن میں شیری جب بھی روتا تھا تو صرف ام نور کے دلاسے اور تسلی دینے سے وہ چپ ہو جایا کرتا تھا۔۔ کیونکہ ماں کے بعد بڑی بہن ہی تو ہوتی ہے جو بے غرض محبت کرتی ہے۔۔ لاڈ پیار دیتی ہے۔۔ ماں کے بعد وفا کا دوسرا نام بہن ہے۔۔ اور شہیر شاہ کی بڑی بہن بھی ام نور ہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اگلی بار ایسا کرنا تو میرے ساتھ چلنا پھر جو تجھے پسند آئے گا وہی پرفیوم لیں گے" بس "شیری نے کہتے ہوئے شانی کو دیکھا جو گردن نفی میں ہلا رہا تھا۔۔

ناں۔۔میں تو تیرے ساتھ بالکل بھی نہیں چلوں گا۔۔وہ صاف انکار کر رہا تھا۔۔"

بھئی تو سارا مارکیٹ رلتا پھرتا ہے "شایان صاحب کی سستی کا مظاہرہ دیکھ لیں۔۔

پلیز ناشانی! وہ مسکراتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔"

شیری! مجھے تم سے ایک چھوٹی سی شکایت بھی تھی "شیری حیرانگی سے ام نور کو"

دیکھنے لگا۔۔آج تو آپی نے بھی دونوں کی پکی کلاس لگادی تھی۔۔

جی آپی؟ وہ کبھی شانی کو دیکھتا تھا تو کبھی ام نور کو۔۔شانی نے تو صاف کندھے اچکا"

دیئے (جیسے مجھے نہیں معلوم آپی کس بارے میں کہہ رہی ہیں۔۔

تم ہمارے گھر کیوں نہیں آتے ہو؟ وہ آنگن شیری کو بہت یاد کرتا ہے جہاں"

شیری اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے بھاگتا دوڑتا نور آپی اور شانی کے ساتھ آنکھ

مچولی کھیلا کرتا تھا"ام نور نے معصومیت سے ایک شکوہ کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری نے ایک دم سے سر اٹھا کر ام نور کو دیکھا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔بڑی بہن کو شکوہ کرتے دیکھ وہ شرمندہ ہو رہا تھا۔۔

آپی !آپ سے "شیری کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے۔۔"

میں کوشش کروں گا ملنے آیا کروں۔۔سیدہ خالہ نے بھی کہا تھا۔۔ان شاءاللہ"

آپ کا مجھ سے یہ شکوہ بھی بالکل ختم ہو جائے گا"وہ معذرت خواہ انداز میں بول رہا تھا کیونکہ ام نور اس سے کبھی شکایت نہیں کرتی تھی۔۔

ان شاءاللہ "ام نور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

ام نور !کمرے سے باہر آتی خالہ سازین نے اسے پیچھے سے آواز دی۔۔خالہ"

سازین کے ہاتھ میں ایک شاپر بیگ بھی موجود تھا۔۔

جی خالہ !وہ جواب دیتی ان کی طرف بڑھ گئی۔۔اس کے جاتے ہی شایان پھر سے"

شیری کو کہنی مار کر ام نور پیچھے بھاگا۔۔شیری ہنس دیا۔۔

میری چھوٹی بہن آبیدہ داتا کے دربار گئی تھی۔۔میں نے وہاں پر تمہاری اور صائم کی خوشگوار زندگی کے لیے دعا بھی کروائی تھی۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔ام نور مسکرادی۔۔

ساتھ ہی اس نے یہ کچھ چیزیں بھیج دی تھیں۔۔اس میں کشیدہ کاری پر بنی ایک " خوبصورت چادر بھی ہے۔۔ تمہیں میری وہ سبز رنگ کی کشیدہ کاری سے بنی چادر بہت پسند آئی تھی۔۔تو اب تم یہ رکھ لو۔۔اور اس میں سیدہ کے لیے بھی کچھ چیزیں موجود ہیں۔۔یہ لو تمہاری امانت "انہوں نے شاپر بیگ ام نور کی طرف بڑھادیا۔۔

اوہ خالہ سازین !اس کی سچی میں ضرورت نہیں تھی۔۔آپ نے اور خالہ آبیدہ " نے بے کار اتنا تکلف کیا۔۔اور یہ تو خالہ نے آپ کے لیے بھیجی ہو گی؟آپ ان کا تحفہ مجھے دے رہی ہیں؟میں یہ نہیں لے سکتی خالہ "ام نور نے شاپر بیگ واپس ان کی طرف بڑھادیا۔۔

پیاری ام نور! آبیدہ نے یہ چادر تمہارے لئے ہی بھیجی ہے۔۔اسے پتا تھا تمہیں" کشیدہ کاری پر بنی چادر کتنی پسند آئی ہے۔۔اسی لیے خاص تمہارے لیے خریدلی تھی" وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں۔۔

نور! چیزیں صرف ضرورت کے تحت نہیں دی جاتی ہیں۔۔محبت سے بھی دی" جاتی ہیں۔۔اور یہ تمہارے لیے محبت سے لیا گیا تحفہ ہے" انہوں نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر سامنے کیے اور شاپر بیگ اسے پکڑا دی۔۔

بہت شکریہ خالہ! آپ کا بھی اور خالہ آبیدہ کو بھی میری طرف سے شکریہ کہہ" دیجئے گا اور ڈھیر سارا پیار خالہ کو میری طرف سے دیجئے گا" مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ ام نور خالہ سازین کے گلے لگ گئی۔۔

شکریہ والی تو بات ہی نہیں بیٹا۔۔یہ ہماری ام نور کے لیے محبت ہے" خالہ سازین" نے ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھ کر ہلکا سا پیار سے تھپک دیا۔۔

اگلی بار میں آپ کے گھر یہی چادر پہن کر آؤں گی" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"
اور گھر جا کر ہی اس تحفے کو کھول کر دیکھوں گی ابھی اماں بھی گھر پر انتظار کر رہی
ہیں" شاپر بیگ سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

ضرور نور! اور مجھے بھی دیکھنا ہے کہ یہ رنگ تم پر کتنا خوبصورت لگتا ہے" خالہ"
سازین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

بہت شکریہ خالہ! ابھی ہم چلتے ہیں۔۔ان شاءاللہ میں پھر بہت جلد آپ سے ملنے"
آؤں گی" وہ جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔۔اور ساتھ ہی شاپر شانی کی طرف
بڑھا دی جو اس نے پھرتی دکھاتے ہوئے تھام لی۔۔

ٹھیک ہے بیٹا! اور میں کل شانزے کے ساتھ برتن بھیج دوں گی" خالہ سازین ام"
نور کے ساتھ چلتے ہوئے بول رہی تھیں جبکہ چاروں افراد بیرونی دروازے کی
جانب بڑھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی فکر ہی نہیں خالہ۔۔اماں کے جہیز کے برتن ہیں آپ نہیں بھی بھیجیں" گی تو اماں خود ہی اپنے برتن لینے آجائے گی "ام نور نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں سیدہ ایسا بھی کر سکتی ہے "خالہ سازین بھی ہنستے ہوئے بول رہی تھیں۔۔"

اللہ نگہبان ساز و خالہ ! شایان نے عاجزی سے سر جھکاتے ہوئے شرارتی" مسکراہٹ سے کہا۔۔

ارے ہاں بھئی ! نور تم کرد و اللہ حافظ مجھے ورنہ اس شانو نے جان کھا جانی ہے" میری اور تمہاری "خالہ سازین کو پچھلی بار والا واقعہ یاد آگیا تو ہنستے ہوئے کہہ دیا۔۔

ماضی !

ام نور اور سازین خالہ دروازے کے پاس کھڑی الوداعی باتیں کر رہی تھیں جو ختم ہوتے ہوتے پھر نئے سرے سے نئے موضوع پر شروع ہو جاتی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

سیدہ سے کہنا کل بریانی بہت لذیز بنائی تھی۔۔مجھے اس کی ترکیب چاہیے "خالہ سازین بول رہی تھیں۔۔

اللہ حافظ سازو خالہ! وہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا بیچ میں بول پڑا۔۔"

مجھے کچھ بیڈ شیٹس لینے ہیں۔۔سیدہ سے کہنا کہ کل شام میرے ساتھ مارکیٹ تو" چلے "سازین خالہ مسکراتے ہوئے ام نور سے کہہ رہی تھیں۔۔

سازو خالہ! اللہ حافظ "اوہ پھر بول پڑا۔۔ام نور خفا نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی" مگر وہ سر جھکائے مسکرا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مہرین نے کچھ پودے دیئے ہیں۔۔تم وقت نکال کر آنا۔۔پھر ساتھ مل کر لگائیں" گے۔۔تم تو جانتی ہو تمہاری مدد کے بغیر میرے لیے ممکن نہیں "سازین خالہ ام نور کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوئی تھیں۔۔

ارے بھئی میں کہہ رہا ہوں کہ اللہ حافظ ساز و خالہ! اب کی بار وہ منہ بسورتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ خدایا! نور اس نے تو دو منٹ کے اندر جان کھالی ہے" سازین خالہ ہنستے ہوئے" کہہ رہی تھیں۔۔ام نور بھی ہنس دی۔۔

چلیں پھر اللہ حافظ ساز و خالہ! آخری بار" کہتے ہوئے وہ خود بھی ہنس دیا۔۔"

!حال

سازین کی بات سنتے ہی سب پچھلی بار والا واقعہ یاد کر کے ہنس دیئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اور نہیں تو کیا ساز و خالہ! آپ لیڈیز لوگ دروازے تک آکر بھی اتنی باتیں کرتی" ہیں نجانے کون سی باتیں ہوتی ہیں آپ لوگوں کی ختم ہونے کو نہیں آتیں" شایان نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔

شانی !ام نور نے ہنستے ہوئے اسے ٹوکا۔۔"

اچھا چلو اب میرے بیٹے کو ڈانٹنا نہیں "خالہ سازین نے پیار سے اس کے سر پر" ہاتھ پھیرا۔۔شیری مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب گیا اور دروازہ کھول کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔۔

اللہ نگہبان خالہ !اللہ نگہبان شیری "ام نور نے دہلیز سے قدم باہر نکال لیے اور" الوداعی نظروں سے مڑ کر انہیں دیکھا۔۔

اللہ نگہبان آپی "شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اللہ نگہبان نور !خیال سے جانا۔۔کافی اندھیرا ہو گیا ہے "خالہ سازین نے" فکر مندی سے نصیحت کی۔۔

اللہ حافظ !اور ساز و خالہ میں ہوں نا۔۔آپی کا چشم و چراغ۔۔ سمجھ رہی ہیں نا""" چراغ "شایان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔اور لفظ "چراغ "پر زور دیا۔۔

ام نور نے بھی مڑ کر اسے دیکھا جو خالہ سازین کو آخری الوادعی کلمات کہہ کر ہنس رہا تھا۔۔

اللہ پاک کی امان ! میرا بیٹا ہمیشہ ایسے ہنستا مسکراتا رہے" مسکراتے ہوئے کہہ کر وہ" دروازے کی اوڑھ میں کھڑی ہو گئیں۔۔

اللہ نگہبان شانی" شیری نے بھی آخر میں الوداع کہہ دیا۔۔ورنہ پھر شایان علی" اس کی شکایت لگاتے دیر نہیں کرتا۔۔

اللہ حافظ مولوی صاحب ! شانی نے شرارتی انداز میں کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

کیونکہ شیری کو اپنے لیے لفظ "مولوی" نام کا استعمال کیا جانا خاص پسند نہیں تھا۔۔ اور خاص کر تب جب اسے چڑانے کے لیے اس نام کا استعمال کیا جائے۔۔

شیری پھر بھی ہنس دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شانی کبھی سدھر نہیں سکتا تھا۔۔اگر بات شیری کو ستانے کی ہو تو شانی سے بہتر یہ کام اور کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔

کیوں کہ شایان علی نے شہیر شاہ کے ناک میں دم کر دینے کی قسم کھائی تھی۔۔پکی قسم۔۔

ایسے ہی تھے دونوں محبت توان دونوں بھائیوں کے دلوں میں موجود تھی مگر وہ" محبت دل کے کسی کونے میں کنڈلی مارے بیٹھی ہوئی تھی۔۔جہاں دونوں نے لفظوں میں اظہار تو کبھی نہیں کیا مگر کبھی کبھار عملاً اس کا مظاہرہ ضرور کرتے تھے۔۔اور ویسے بھی ہر محبت لفظوں کا اظہار نہیں مانگتی۔۔ڈھکی چھپی ہوئی ہے پھر بھی محبت تو ہے۔۔دونوں کے لیے بس یہی کافی تھا۔۔

****

**

آسمان پر ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے۔۔ٹھنڈی ہلکی پھلکی ہوا چل رہی تھی۔۔ آسمان پر بادل ہوا سے اڑ کر کبھی یہاں تو کبھی وہاں جیسے آنکھ چولی کھیلتے نظر آرہے

تھے۔۔آسمان کے کسے حصے سے اڑتے بادل چھٹ جاتے تھے تو اس حصے سے آسمان صاف نظر آنے لگتا تھا۔۔آسمان کے اس حصے کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ جیسے نیلاہٹ کی خوبصورت چادر اوڑھ رکھی ہو جس پر لگے ننھے منھے ٹمٹماتے تارے نگ کی مانند چمک رہے تھے۔۔مگر پھر اڑتے بادل اس چادر کو ڈھک دیتے تھے۔۔ یہ خوبصورت منظر ہر دیکھنے والے کی دید کو سکون بخشنے کے لیے ربّ کریم کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔۔

اس کے کمرے کی کھڑکی کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے۔۔کھڑکی پر لگے پردے ہٹا کر ایک طرف کر دیئے گئے تھے۔۔اور کھلی کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔وقفے وقفے سے آتے ہوا کے جھونکے سے پردے پھڑ پھڑا رہے تھے۔۔کھلی کھڑکی سے اندر جھانک کر دیکھا جائے تو کمرے میں نیم روشنی تھی۔۔ایک نفوس جائے نماز پر دوزانو بیٹھا تھا۔۔کھڑکی سے آنے

والی نیلی روشنی میں اس کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔وہ اس پر سکون ماحول میں مدھم اور خوبصورت آواز میں سورہ رحمٰن کی تلاوت کر رہا تھا۔۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے "

وہ نہایت مہربان ہے تعلیم فرمائی اسی نے قرآن کی

پیدا کیا اسی نے انسان کو

سکھایا اسی نے بولنا اس کو

سورج اور چاند پابند ہیں ایک حساب کے اور جھاڑیاں اور درخت اس کو سجدہ کر رہے ہیں اور آسمان کو بلند کیا اسی نے

اور قائم کر دیا میزان عدل

تاکہ ناں تجاوز کرو حد سے نظام میزان میں

www.novelsclubb.com

اور قائم کرو صحیح تول انصاف کے ساتھ اور مت کم کرو تولتے وقت

اور زمین بچھائی اسی نے خلقت کے لیے اس میں میوے ہیں کھجور کے درخت ہیں

جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں

اور اناج بھوسے والا اور خوشبودار پھول

" تو کون سی نعمتوں کو اپنے رب کی تم جھٹلاو گے

صائم عدیل ملک اپنی سحر انگیز آواز میں بہت ہی پر سکون انداز سے تلاوت سورہ رحمٰن سے اپنے ربّ کی عطا کردہ تمام نعمتوں کا شکر ادا کر رہا تھا۔۔صائم فجر کے بعد ہر روز قرآن کریم کی ایک نئی سورہ کی تلاوت ضرور کرتا تھا۔۔ہر نئی صبح ایک نئے عزم کے ساتھ وہ اپنی زندگی کے نئے دن کی شروعات قرآن پاک کی تلاوت سے کرتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم عدیل ملک کا کوئی ایسا دن نہیں گزرا تھا کہ کسی دن وہ اپنے ربّ کی حمد و ثنا کیے بغیر اپنے دن کی شروعات کرے۔۔صائم کا کہنا تھا کہ ضائع ہے زندگی کا وہ دن جس دن کی ابتداء ہی اللہ تبارک و تعالی کی حمد و ثنا کے بغیر ہو۔۔اور پھر تلاوتِ قرآن پاک تو اپنے ربّ کا آپ سے گفتگو کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔۔اور میرے دن کی شروعات میرے ربّ کی میرے ساتھ گفتگو کرنے سے ہوتی ہے تو میرا ہر دن پر سکون گزر جاتا ہے۔۔

صائم عدیل ملک نے پندرہ سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل حفظ کیا تھا۔۔حافظ قرآن بننا اس کی زندگی کا اولین مقصد تھا۔۔صائم نے کم عمری میں ہی اپنی ذہانت کی بدولت صرف پندرہ سال کی عمر میں اپنے مقصد کو حاصل کر لیا۔۔تلاوت سورہ رحمٰن مکمل ہوتے ہی اس نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ بلند کیے۔۔

"اے اللہ تعالی! شکر الحمد للہ تیری تمام عطاؤں کا۔۔ شکر الحمد اللہ تیرا کہ تو نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا فرمایا۔۔ شکر الحمد اللہ تیرا کہ تو نے مجھے امت مسلمہ اور اپنے پیارے محبوب نبی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی پیدا فرمایا" کہتے ہوئے صائم نے ایک بار اوپر کی طرف دیکھا جیسے کہ وہ محسوس کر سکتا تھا کہ جس پاک ذات سے مخاطب تھا وہ اس وقت صرف اسے ہی سن رہا ہے۔۔

"اے اللہ تعالی! استغفر اللہ میری تمام خطاؤں پر۔۔ جانے انجانے میں کیے گئے تمام گناہوں پر میں تیری معافی کا طلبگار ہوں پروردگار۔۔ اور بے شک تجھے شکر گزار اور عاجزی کرنے والے بندے پسند ہیں۔۔ میں بھی تیرے پسندیدہ بندوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔۔ میں اپنے رحمٰن کو راضی رکھنا چاہتا ہوں" صائم مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

اے اللہ تعالی! تو مجھ سے راضی ہو جا اور میری تمام نیک اور جائز دعائیں قبول" فرما۔۔بے شک میرا تیرے سوا کوئی معبود نہیں" کہتے ہوئے اس نے اپنی خالی ہتھیلیوں کو دیکھا۔۔

تیرے دربار سے مانگنے والے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتے۔۔اپنے اس" بندے پر تو کن فیکون کا معجزہ دکھادے۔۔جس مقصد کے تحت میں اس پیشے سے وابستہ ہوا ہوں اس مقصد کے حصول کے لیے میرے حصے میں آسانیاں فرما" اپنے ہر کام کے لیے صائم صرف اللہ تعالی کی مدد کا محتاج تھا۔۔

اے میرے معبود! بابا اور امی کو تو ہمیشہ اپنے سایہء رحمت میں رکھنا۔۔بے شک" تیری رحمتوں کا خزانہ وسیع ہے۔۔پیاری پھپھو سکینہ کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھنا میرے ربّ۔۔وہ میری روحانی ماں ہیں جنہوں نے مجھے جنم تو نہیں دیا مگر مجھے

زندگی ضروری ہے "آج صائم اگر اس فانی دنیا ایک حصہ ہے تو صرف اس لیے کہ پھپھو سکینہ نے صائم کو زندگی دی تھی۔۔

صائم صرف چار سال کا تھا۔۔جب وہ جسم میں خون کی کمی کا شکار ہو گیا تھا۔۔بیماری بڑی نہیں تھی جیسے انیمیا جیسا مرض نہیں تھا بس قوت مدافعتی نظام کمزور ہو گیا تھا۔۔اور جسم میں خون بننے کا عمل سست پڑ گیا تھا۔۔والدین میں سے کسی کا بھی بلڈ گروپ صائم کے بلڈ گروپ سے میچ نہیں کر رہا تھا۔۔صرف پھپھو سکینہ کا بلڈ گروپ میچ ہوا تھا۔۔چھ ماہ تک صائم کو سیدہ سکینہ نے اپنا خون دیا تھا۔۔ڈاکٹرز کے مطابق بچہ ابھی چھوٹا ہے تو فلحال کم مقدار میں خون دے سکتے ہیں چھ ماہ تک صائم کو کم مقدار میں باقاعدگی سے خون دیا جاتا رہا تھا۔۔اللہ تعالی نے اسے چھ ماہ کے اندر ہی شفایابی عطا فرمائی اور صائم کے جسم میں اپنا خون بنے کا عمل شروع ہو گیا تھا۔۔

صائم کی رگوں میں جو خون گردش کر رہا ہے حقیقتاً وہ سیدہ سکینہ کا خون ہی ہے۔۔
اس لیے صائم پھپھو سکینہ کو روحانی ماں کہتا ہے۔۔

اے میرے ربّ! میری اس پیاری سی ماں کو بھی تو صحت و تندرستی دے۔۔"
زندگی دے۔۔اور پھر اپنا کل اثاثہ اپنی ام نور بھی تو مجھے دے دی۔۔جواب صرف
میری امے ہے "اپنی دعا میں ام نور کے تذکرے سے صائم کے چہرے پر
خوبصورت مسکراہٹ نے دستک دی۔۔

اور میرے پیارے چاچو سمیع اللہ کی بخشش اور مغفرت فرما۔۔ان کے درجات"
بلند فرما۔۔بہت یاد آتی ہے ان کی۔۔صائم نے ذرا سر جھکا دیا۔۔چاچو جان آپ کی
کمی تو کوئی پوری نہیں کر سکتا" صائم سمیع اللہ صاحب کو چاچو اس حساب سے کہتا تھا
کہ وہ عدیل ملک صاحب کے کزن تھے۔۔اور پھر بعد میں پھپھو سیدہ سیکینہ کے
شوہر تھے۔۔

سمیع اللہ صاحب کے ذکر سے ہی صائم کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔چہرے پر شدید دکھ کے تاثرات ابھر آئے۔۔ سمیع اللہ صاحب نے ہمیشہ اسے اپنی اولاد کی طرح بہت محبت دی تھی۔۔صائم نے پہلی بار جب قدم رکھنا سیکھے تھے تو سمیع اللہ صاحب نے اپنے ہاتھ میں اس کی ننھی سی انگلی تھام کر اسے پہلا قدم رکھنا سیکھایا تھا۔۔اور جب وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو بھاگتے ہوئے انہوں نے صائم کو اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔ام نور کی پیدائش سے پہلے صائم ہی تو تھا ان کی زندگی میں۔۔ام نور تو بعد میں ان کی زندگی مکمل کرنے آئی تھی۔۔جب کہ بچپن میں صائم اور ام نور اس بات پر بہت لڑتے تھے کہ کون کس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔ ام نور کا کہنا تھا کہ وہ سب کی لاڈلی ہے اور سب اس کو زیادہ پیار دیتے ہیں جب کہ صائم کا کہنا تھا وہ پہلے ان کی زندگی میں آیا تھا تو محبت بھی اس کے حصے میں زیادہ آئی ہے۔۔

"اے تم تو روندو لڑکی ہو۔۔بس سارا دن ٹیں ٹیں کرتی رہتی ہو تبھی سب تمہیں پیار دیتے ہیں" صائم کہہ کر اسے چڑاتا تھا۔۔اور ان کی یہ لڑائی صرف سمیع اللہ صاحب ہی ختم کرواتے تھے۔۔

"اللہ تعالیٰ! میری دنیا تو میری فیملی سے شروع ہے اور اسی پر ختم۔۔تو بس اس دنیا کو آباد رکھنا پروردگار آمین ثمہ آمین" کہتے ہوئے صائم نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر آخر میں درود شریف کا خود پر دم کیا اور جائے نماز سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

جائے نماز اٹھائے وہ الماری کے پاس آیا۔۔الماری کی اوپری دراز میں جائے نماز تہہ کر کے رکھ دی۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایسا ہی تھا اپنی چیزوں کی حفاظت کرنے والا۔۔ہر چیز کو سلیقے اور ترتیب سے رکھنے والا۔۔۔ایک آرگنائزڈ بندہ"

****

**

اکثر صبح سویرے بعد نماز فجر ام نور کچھ وقت کے لیے چہل قدمی کی نیت سے چھت پر آجایا کرتی تھی۔۔آج بھی اس وقت وہ خوبصورت صبح کی پر ٹھنڈک فضا میں چھت پر چہل قدمی کر رہی تھی۔۔چہرہ اوپر اٹھا کر آسمان کو دیکھا تو بادل ہوا سے آسمان پر ادھر سے ادھر اڑ کر مختلف اشکال بنا رہے تھے۔۔وہ باقاعدگی سے بادلوں میں اشکال کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔

ارے واہ! یہ تو گھوڑا لگ رہا ہے "شہادت کی انگلی سے بادلوں کی طرف اشارہ کیا" اور کہتے ہوئے وہ خود بھی ہنس دی۔۔

ماشااللہ! یہ بادل اتنے پیارے کیوں ہوتے ہیں؟ ٹھنڈی خوبصورت روئی نما" وہ" پر مسرت نظروں سے بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

کراچی والوں کے لیے بادل نعمت بن کر آتے تو تھے مگر اکثر اوقات یہ رحمت برسائے بغیر ہی واپس لوٹ جاتے تھے۔۔یا پھر اتنی موسلا دھار بارش ہو جاتی تھی کہ سڑک دریا کا منظر پیش کرتے تھے۔۔

ام نور کو بادل تو بہت پسند تھے مگر بس رات کے وقت میں ہونے والی بارشوں سے اسے بہت ڈر لگتا تھا۔۔بہت خوف آتا تھا۔۔ گرج چمک سے اتنا ڈر دن کے وقت نہیں لگتا تھا جتنا اسے رات کے وقت ان چیزوں سے خوف آتا تھا۔۔

!ماضی

ایک بار عدیل ملک صاحب نے ایک فیملی ٹرپ پلان کیا تھا۔۔کراچی سے اسلام آباد تک ایک روڈ ٹرپ تھی۔۔وہ پوری فیملی کے ساتھ اسلام آباد اس ٹرپ کو انجوائے کرنے آئی تھی۔۔فیملی کے ساتھ گھومنا پھرنا ام نور کو شروع ہی سے بہت

www.novelsclubb.com

پسند تھا۔۔ سردیوں کا موسم تھا۔۔ جنوری کا مہینہ تھا۔۔ وہ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔۔ رات کے دو بجے ام نور نے صائم کو کال کی۔۔

ہیلو صائم! سنیں نا۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے" وہ مدھم اور خوفزدہ آواز میں" صائم کو بتا رہی تھی۔۔ صائم دھیرے سے ہنس دیا۔۔

ام نور صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ اماں بیڈ پر سو رہی تھیں۔۔ اکثر دوائی لینے کے بعد انہیں جلدی نیند آجاتی تھی۔۔ باہر گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔۔

اے! کچھ نہیں ہوتا۔۔ بارش ہی تو ہے۔۔ اور تم اپنے کمرے میں بالکل محفوظ" ہو۔۔ دیکھو پھپھو سکینہ بھی پاس ہی تو ہیں۔۔ تمہارے ساتھ ایک ہی روم میں۔۔ تم ان کو گلے لگا کر آرام سے سو جاؤ" صائم نے مسکراتے ہوئے نرم آواز میں اسے سمجھایا۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن صائم! بادلوں کی اتنی گرج دار آواز بالکل دھماکے کی طرح میری سماعتوں" میں لگ رہی ہے۔۔ سمجھیں ناپلیز" وہ روہانسی ہو گئی۔۔

اس وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی ہے۔۔اماں بیڈ پر سو رہی ہیں اور میں صوفے پر" بیٹھی ہوئی ہوں۔۔کچھ کریں" ام نور بھرائی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔

اے! اچھاایسا کر تم پھپھو سکینہ کے ساتھ لیٹ جاؤاور خود پر آیت الکرسی اور" چاروں قل شریف پڑھ کر دم کرو۔۔صائم اس کا ڈر دور کرنا چاہتا تھا۔۔بس پھر دیکھنا تمہیں کیسی پر سکون نیند آجائے گی۔۔ چلو شاباش لیٹ جاؤ" ام نور فون کان سے لگائے صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی طرف چلی آئی۔۔

اور ہاں اے! بالکل بھی ڈرنا نہیں۔۔میں بھی تو پاس کے کمرے میں ہوں۔۔" اس عجیب سی مخلوق کے ساتھ" صائم نے اس سوئے ہوئے علادین کے جن کو دیکھ کر کہا اور پھر کہتے ہی خود بھی ہنس دیا۔۔

صائم کا اشارہ شایان علی کی طرف تھا جو بیڈ کے بالکل درمیان میں لیٹا ہوا تھا اور ہاتھ اور ٹانگیں پھیلا کر ایسے سویا ہوا تھا کہ اوپر کی جانب سے دیکھا جائے تو الفابیٹ ایکس کی طرح لگ رہا تھا۔۔دنیا و مافیہا سے بے خبر وہ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔سفر کی ایسی تھکان تھی کہ وہ لیٹتے ہی سو گیا تھا۔۔

"اچھا جی! مدھم آواز میں صائم کو جواب دیتے ہوئے وہ دھیمے قدموں چلتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔

"اب اس مخلوق نے آپ کو رات بھر فٹ بال سمجھ کر ایسی لاتیں مارنی ہیں۔۔آپ توبہ کر لیں گے کہ بھئی آئندہ میں اس مخلوق کو اپنے ساتھ نہیں سولانے والا" ام نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی اور پھر خود پر کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔

"یا اللہ خیر کرے۔۔صبح تک میں زندہ صحیح سلامت اور خیر و عافیت سے بیدار ہو جاؤں بس" صائم اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ام نور ہنس دی۔۔

اس کی ایک لات گردے کی طرف آئی تھی۔۔وہ تو میں نے روک لی تھی۔۔"

پوری رات میرا کیا ہو گا امے؟ وہ مسکیت سے ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

پوری رات فٹبال کا ایک زبردست میچ ہو گا۔۔ صبح دیکھیں گے جیت کس کی" ہوئی۔۔اور کمر کس کی ٹوٹی" منہ پر ہاتھ دیئے وہ ہنس دی۔۔پھر ماں کو دیکھا جو نیند میں ذرا سا کسمسائیں۔۔

امے! پھر تو تم دعا کرنا میں جیت جاؤں کیونکہ کل بھی ڈرائیونگ تو مجھے ہی کرنی" ہے" صائم نے التجائی انداز میں کہا۔۔

صائم! میرے شانی کو آرام سے سونے دیں۔۔وہ کم از کم ایک آدھ لات مارے گا" بس۔۔اب ایک آدھ لات کھائیں گے تو کیا بگڑ جائے گا" وہ شرارتی انداز سے بول رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جی نہیں امے ! یہ مخلوق زیادہ سے زیادہ لاتیں چلائے گا۔۔صائم وثوق سے کہہ رہا" تھا۔۔یار میں تو ویسے بھی پچھتا رہا ہوں۔۔یہ میں نے اپنے ساتھ کیا مخلوق سلا دی" صائم بچاریت سے ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

صائم اب پچھتانے سے کیا ہو گا؟ کل صبح دیکھیں گے آپ کی کمر کا حال۔۔سیدھی" رہی تو ٹھیک ہے ورنہ جو اگلا اسٹیشن آئے گا جہاں ہم قیام کریں گے وہاں تو شانی نے ساری کسر ہی پوری کر دینی ہے "ام نور نے شیطانیت سے صائم کو ڈراتے ہوئے کروٹ بدل کر کہا۔۔

ٹھیک ہے امے ! یہ بھی اچھا ہے۔۔بیوی کو شوہر کی کوئی فکر ہی نہیں۔۔میں" یہاں ساری رات سالے صاحب سے لاتیں کھاؤں؟ ذرا تم ادھر آ کر اس مخلوق کو تو دیکھ لو۔۔ایسے سویا ہوا ہے یہ کہ جیسے سارا راستہ گاڑی کو دھکا لگا لگا کر یہاں تک

لایاہو" صائم نے ایک نظر اسے دیکھا جو نیند میں ہی نجانے کس بات پر مسکرا رہا تھا۔۔

صائم !ام نور نے مسکراتے ہوئے محبت اسے پکارا۔۔"

جی امے !اس نے بھی مسکراتے ہوئے محبت سے جواب دیا۔۔"

آپ بھی مجھ پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں تو میں سونے کی کوشش کروں "ام"
نور نے تھکان بھرے لہجے میں کہا۔۔صائم اس کی فرمائش پر مسکرا دیا۔۔

چلو امے !اب سو جاؤ" صائم نے اس پر آیت الکرسی کا دم کر دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

پھر صبح ہمیں بھی جلدی روانہ ہونا ہے۔۔اپنا سفر دوبارہ شروع کرنا ہے" صائم"
پیار سے بول رہا تھا۔۔ام نور سنتے ہوئے کمفرٹر کھسکا کر کروٹ بدل گئی۔۔

اے ! دیکھو تو بارش بھی رک گئی ہے۔۔اب تو تمہیں نیند آجائے گی؟ صائم" کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں جی ! اب تو مجھے ضرور نیند آجائے گی۔۔پر سکون نیند۔۔آپ نے بھی مجھ پر آیت الکرسی دم کر دی ہے۔۔اب مجھے کوئی ڈر نہیں لگ رہا ہے" وہ بھی مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔

گڈ نائٹ صائم ! ام نور نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔اور ہاں سنیں ! آپ خواب میں بھی صرف مجھے ہی دیکھئے گا" آنکھیں بند کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔۔

شب خیر اے ! میرے تو خواب بھی تم بنا ادھورے ہیں۔۔میرے تو خوابوں کی تعبیر ہی تم ہو" صائم نے محبت بھرے لہجے میں دھیرے سے کہا تھا۔۔

مگر اس نے محسوس کیا تھا اس کی بات سنتے ہی وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو امے ! مگر جواب موصول نہیں ہوا۔۔موبائل فون کو چہرے کے سامنے " کرتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر صائم مسکرا دیا۔۔اور پھر موبائل فون کو بند کر کے اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ایک بازو تکیے کے اوپر رکھ کر اس بازو پر اپنا سر پر رکھ دیا۔۔

امے ! میری نیندیں اڑا کر تم خود سو گئی۔۔نوٹ فئیر " مسکراتے ہوئے کہہ کر اس " نے آنکھیں موند لیں۔۔

آہ آوچ شانی کے بچے ! صائم پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کراہنے لگا۔۔وہ اس اچانک حملے " کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔

شایان علی نے اپنی ٹانگ سیدھی کرنے کے دوران اپنا گھٹنا اس کے پیٹ میں زور سے دے مارا۔۔صائم بے چارگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔پھر اس کی ٹانگ کو واپس

www.novelsclubb.com

نیچے کر کے سیدھا کر دیا۔۔اس کے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے اور آرام سے کمفرٹر کو اچھی طرح اس پر اوڑھا دیا۔۔

"امے کی جان ہو تم ورنہ میں نے بھی تمہیں ایک کے بدلے دو چار لاتیں تو دے مارنی تھیں" ہلکی سی چپت اس کے سر پر لگائی اور کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔پھر مسکراتے ہوئے آنکھوں پر بازو رکھ کر سو گیا۔۔

!حال

وہ آسمان کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔کچھ مزید اشکال پہچانے کی کوشش کر رہی تھی مگر پیچھے سے اماں نے اسے آواز دے دی۔۔

"نوری! بیٹا بس اب نیچے بھی آ جاؤ۔۔اور تم نے کتنا ٹہلنا ہے؟ اماں فکر مندی سے اسے آوازیں دے رہی تھیں۔۔

"آ رہی ہوں اماں! وہ جلدی جلدی سیڑھیاں اترتی نیچے آ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

لو بھئی آگئی آپ کی نوری" وہ کہتے ہوئے کچن کے اندر داخل ہوئی۔۔اماں پیٹھ "
دیئے کھڑی ہوئی تھیں۔۔

اسلام و علیکم اماں !ام نور نے کہتے ہوئے پیچھے سے آتے ہی اماں کی کمر میں دونوں "
ہاتھ ڈال کر محبت سے گلے لگایا۔۔

اماں نے بھی چہرے کا رخ نور کی جانب موڑ لیا اور محبت سے ام نور کی پیشانی چوم
لی۔۔ماں کے ساتھ ایسے لاڈ کتنے پر سکون کر دیتے ہیں۔۔

وعلیکم السلام !آج میری نوری نے پھر واپس سونے نہیں جانا؟اماں حیران کن "
نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

اتوار کے دن وہ اکثر سورج کے مکمل طلوع ہونے کے بعد پھر سے سونے چلی جایا
کرتی تھی۔۔آج وہ بادلوں کو دیکھنے میں اتنی مگن ہو گئی تھی کہ اماں نے بھی حیران
ہوتے ہوئے پوچھ لیا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے اماں! جاؤں گی نا۔۔یہ لیں جی بس میں ابھی جا رہی ہوں۔۔یہ دیکھیں" وہ" ہنستے ہوئے کہتے ساتھ آہستہ آہستہ الٹے قدم پیچھے کی جانب جا رہی تھی۔۔اماں اس کے الٹے قدموں کو دیکھ رہی تھی۔۔

ٹاٹا اماں جانی! ام نور ہنستے ہوئے اماں کو ہاتھ ہلا کر بول رہی تھی۔۔(جیسے الوداع" کرنے والا انداز تھا)اماں بھی ہنس دیں۔۔

اماں کی جان! بس آج زیادہ دیر تک مت سونا کیونکہ صائم آنے والا ہے" اماں" نے اسے یاد دہانی کرائی۔۔

جی نہیں اماں! میں تو اپنی مرضی سے ہی اٹھوں گی۔۔صائم عدیل ملک کو خاص" طور پر سنڈے کے دن ہی میری نیند خراب کرنے آنا ہوتا ہے" وہ نخریلے انداز میں کہتے ہوئے کیچن سے باہر نکل آئی۔۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر دروازے کے باہر ہی اوڑھ لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔اماں نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔۔اماں اچھے سے سمجھتی تھیں اس کے ہر شرارتی انداز کو۔۔

" صائم عدیل ملک کا انتظار ام نور سے زیادہ کون کر سکتا ہے بھلا"

ٹھیک ہے بھئی۔۔صائم تو میرا پیارا بیٹا ہے میں خود اس کے ساتھ بیٹھ کر گپے لگاؤں گی۔۔تم سوتی رہنا"اماں نے زور سے آواز لگائی تھی تاکہ وہ اچھے سے سن لے۔۔اماں کو نہیں پتا تھا وہ تو باہر ہی دروازے سے لگی کھڑی ہے۔۔

اماں جانی! جب وہ آجائیں تو بتا دیجئے گا نا۔۔میں نے ملنے سے منع تو نہیں کیا تھا""

وہ کیچن کے دروازے کے پٹ سے اوڑھ لگا کر اماں کو جھانک کر شرارتی مسکراہٹ سے دیکھ رہی تھی۔۔

شرارتی نوری"اماں اس کی شرارت پر ایک دم کھلکھلا کر ہنس دیں۔۔"

اچھا جی! میں چلی سونے"وہ اماں کو جھٹ سے جواب دیتی شرما کر بھاگ گئی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔۔بیڈ پر لیٹتے ہی اس نے کمفرٹر کو چہرے تک اوڑھ لیا۔۔

افوو" پھر سر جھٹک کر کمفرٹر ہٹادیا اور پھرتی دکھاتے ہوئے الماری کے پاس" آئی۔۔

آج کیا پہنوں؟ یہاں تو اتنے سارے آپشنز ہیں۔۔ایگزیبیشن میں بھی تو جانا" ہے" وہ خود کلامی کرتے ہوئے الماری میں ہینگ کیے ہوئے ڈھیر سارے کپڑوں کو یہاں وہاں کر رہی تھی اور اپنے لیے ایک سوٹ پسند کرنے کی کوشش میں لگ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ بلیک سوٹ بہت پیارا ہے۔۔آج یہی پہنوں گی" ام نور نے ایک ہینگر میں" استری کیا ہوا سوٹ باہر نکالا۔۔بلیک شیفون کا سوٹ جس پر ایمبرائیڈری کا نفیس کام کیا ہوا تھا۔۔

آج کے دن کے حساب سے یہ پرفیکٹ رہے گا" آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر" سوٹ کو خود پر رکھتے ہوئے ذرا سا دائیں بائیں ہلتے ہوئے ام نور نے سوٹ کو اچھے سے دیکھا۔۔

یہ تو ڈن ہو گیا" کہتے ہوئے وہ الماری کی طرف واپس آئی اور اس سوٹ کو ذرا الگ" کر کے سائیڈ پر ہینگ کر دیا تا کہ بعد میں آسانی ہو جائے۔۔

یہ سوٹ بھی اسے صائم نے تحفے میں دیا تھا۔۔ صائم کے ملنے آنے پر وہ ہمیشہ ایسے ہی کیا کرتی تھی۔۔ اس کی پسند کا رنگ، اس کی پسند خوشبو، وہ گنگناتے ہوئے تیار ہوتی تھی۔۔ آج کل وہ بہت کم ہی ام نور کے گھر آیا کرتا تھا۔۔ کچھ مصروفیات تھیں تو کچھ داماد ہونے کا لحاظ بھی۔۔ کہ بھئی روز روز تھوڑی منہ اٹھائے سسرال چلے جاتے ہیں۔۔ یہ الگ بات ہے کہ سیدہ سکینہ نے صائم کو بیٹے سے بڑھ کر چاہا تھا۔۔ وہ اس کے اس طرح کے رسمی لحاظ کیے جانے پر اکثر خفا ہو جایا کرتی تھیں۔۔

سیدہ سکینہ کے مطابق سسرال تو بعد میں بنا تھا" پہلے تو یہ میرے صائم کا گھر ہے جہاں تم بھاگتے دوڑتے بڑے ہوئے ہو" وہ محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر دائیں بائیں ہلا دیا کرتی تھیں اور ان کی اس بات پر صائم کھلکھلا کر ہنس دیا کرتا تھا۔۔اس گھر کے آنگن میں ہی تو وہ ام نور کے ساتھ ہنسی خوشی کھیلتے کودتے بڑا ہوا تھا۔۔

اور پھر سیاہ رنگ صائم کا پسندیدہ رنگ بھی تھا۔۔جب بھی وہ سیاہ رنگ میں اپنی امے کو دیکھتا تھا بس پھر نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔صائم ہر بار اس کے لیے کوئی تحفہ ضرور لاتا تھا۔۔کیونکہ ام نور کو بھی بہت پسند تھا صائم اسے ہر ملاقات پہ کوئی نا کوئی من پسند تحفہ دے جائے۔۔اور وہ صرف صائم سے ہی فرمائشی تحفے لیا کرتی تھی۔۔کیونکہ ام نور کے مطابق جن سے محبت ہوتی ہے نا فرمائش بھی انہی ہی سے کی جاتی ہیں۔۔

دونوں کا رشتہ ہی ایسا تھا کہ پہلے تو دونوں آپس میں صرف بہترین دوست تھے اور پھر نکاح جیسے پاک بندھن میں بندھنے کے بعد وہ ایک دوسرے کے بہترین ساتھی بھی بن گئے تھے۔۔ام نور صائم عدیل ملک کی منکوحہ تھی۔۔صرف صائم کی امے"

ام نور کو اس نام سے صرف صائم ہی مخاطب کرتا تھا۔۔اور ام نور نے بھی اس نام کو صائم کے علاوہ کبھی کسی دوسرے سے سننا پسند ہی نہیں کیا۔۔وہ الگ بات ہے کہ ان کی بچپن میں ہونے والی نوک جھونک اور لڑائیوں کے دوران عجیب و غریب سے نام اخذ ہوتے تھے۔۔جب صائم نے اسے پہلی بار امے کہا تو محض اسے ستانے کے لیے کیونکہ ام نور اپنے صائم کو چڑانے کے لیے اکثر اسے عجیب سے القابات سے نوازا کرتی تھی۔۔

صائم دی ویمپائر۔۔خونی پیلے دانتوں والے جن۔۔مصر کی ممی۔۔بڑے پیٹ والے مینڈک۔۔اور صائم کو ان القابات پر بہت ہنسی بھی آتی تھی وہ اکثر ہنستے ہوئے اسے کہا کرتا تھا۔۔

اے بس کرو اتنے خوبصورت انسان پر اتنے خوف صورت نام نہیں بچتے یار"اور" اگلے دن ام نور مزید عجیب و غریب نام سوچ کر آتی تھی۔۔

صائم گھوڑے کی دم۔۔صائم بھینگا۔۔صائم زکوٹا جن۔۔

اور پھر ہمارا صائم بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا اسے بھی ام نور کو ستانے میں اتنا ہی مزہ آتا تھا۔۔تو وہ بھی اسے عجیب و غریب القابات سے نواز دیتا تھا۔۔

اے بڑھی اماں ءاے زکوٹا جن کی سردارنی'اے فارمی مرغی'اے جھاڑو والی چیڑیل',اور بھی مختلف نام سے ام نور کو تپا دیا کرتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تب سے اب تک وہ اسے اسی نام سے پکارتا ہے۔۔ مگر فرق صرف اتنا ہے اب صائم اپنی امے کے نام کو محبت اور عقیدت سے ادا کرتا ہے۔۔

"مسسز ام نور صائم عدیل ملک"

عرف میری امے "اور ام نور کو بھی اب اس نام کی عادت سی ہو گئی تھی کیونکہ وہ" نام ہی اتنی محبت سے ادا کرتا ہے۔۔

ابھی تو صائم کے آنے میں بہت وقت ہے۔۔ تھوڑی دیر کے لیے سو جاتی " ہوں "ام نور مسکراتے ہوئے واپس بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔اور کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔خود کلامی کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔

مگر آج سنڈے ہے اور شایان علی گھر پر موجود ہے۔۔ شایان علی نے بہترین طریقہ سوچ رکھا تھا اسے جگانے کا اور بیچاری ام نور اس بات سے بے خبر تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی جانی! جسٹ ویٹ اینڈ واچ "اب رات کے وقت شیری کے سامنے مجھے اتنا" بھی کیا ڈانٹنا تھا بھلا؟ کوئی لحاظ نہیں رکھا۔۔اب بس آپ دیکھتی جائیں" وہ چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔۔

دروازے کے پٹ سے ذرا سا اندر جھانک کر اپنی آپی کو دیکھا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی اس شاپر بیگ کو۔۔ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کر رہی تھی۔۔اب شایان علی کی باری تھی اور ام نور کی شامت آنے والی تھی۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

آسمان پر ابھی بھی نیلاہٹ کی چادر چڑھی ہوئی تھی۔۔مکمل دن ابھرنے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔۔عام طور پر تو طلوعِ آفتاب کے ساتھ چرند پرند بھی صبح کی پر ٹھنڈک فضا میں اپنے ننھے ننھے پنکھ پھیلائے آسمان پر قلابازیاں کرتے ہوئے اس پر

سکون ماحول سے لطف اندوز ہوتے نظر آتے ہیں۔۔اور رزق کی تلاش میں نگر نگر اڑتے پھر رہے ہوتے ہیں۔۔مانو جیسے آسمان پر تو سکونیت کی نرم و ملائم چادر چڑھائی گئی تھی کہ آسمان پر نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے ہی دید کو بھی سکون مل جاتا ہے۔۔

مگر اس کے بر عکس زمین والوں کی حالات زندگی آسمان پر اڑتے معصوم پرندوں سے مختلف تھی۔۔وہاں پر کوئی مخلوق خداوند اپنے سکون کے لیے دوسروں کا سکون برباد نہیں کرتے۔۔مگر ہم انسان جنہیں اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا گیا ہے ہم اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ اپنی بہترین زندگی کے حصول کے لئے دوسروں کی زندگیوں کو بدترین کر دینے سے پہلے اپنے آخری انجام تک کو فراموش کر جاتے ہیں۔۔ہم اپنی عارضی آسائشوں کے لیے اتنے خود غرض ہو جاتے ہیں کہ دوسروں کی معصوم زندگیوں کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔۔

ایسی ہی ایک روشن صبح ہائی وے پر بنی جھگیوں میں بستے غریب طبقے کے لوگوں کی زندگی میں امید کی کرنیں لیے نمودار ہوئی تھی اور ان جھگیوں میں بسنے والے مکینوں پر بھی نئی صبح یکجا طور سے امید کی کرنوں کا دعوت نامہ لے کر چمک رہی تھی مگر یہاں بستی زندگیاں تو سفاک حالات کی چکی میں اس قدر پس چکی ہیں کہ ان کی اپنی زندگی سے وابستہ امیدیں دم توڑتی جا رہی تھیں۔۔

ہم سب ایک خوشحال زندگی کے خواں ہوتے ہیں۔۔ہم سب ہی کی خواہشات ہوتی ہیں اور دل ناداں میں خواہشات اوقات دیکھ کر نہیں آتی۔۔بس یہ آنی ہوتی ہیں اور ہم ان کے حصول کے لیے صرف طریقہ کار سوچتے رہ جاتے ہیں۔۔کیونکہ ہم جس دور حالات میں رہتے ہیں وہاں غریب طبقہ اگر ضروریات ہی پوری کر لے تو غنیمت جان لے۔۔اور ویسے بھی ان خواہشات کے انبار کبھی کم نہیں ہوتے ایک خواہش پوری ہو گی تو دوسری خواہش اس کی جگہ لے جائے گی اور اسی طرح یہ

ناختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔۔اس بستی میں بنیں لاتعداد جھگیوں میں سے ہی کسی ایک بوسیدہ جھگی سے مدھم آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور ساتھ ہی ایک بچے کی رونے کی آواز وقفے وقفے سے اس ماحول میں مزید ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔

شیرا! سن نا۔۔اتنی صبح سویرے تو پھر کہاں نکلا جا رہا ہے؟رات میں بھی تو دیر سے آیا تھا"وہ ردمیانی عمر کی عورت تھی جو شیرا کو مخاطب کر رہی تھی جبکہ شیرا اپنے بوسیدہ بوٹس کے تسمے پھرتی سے باندھتے ہوئے جلدی میں بس نکلنے کی تیاری میں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مائی! میں کام سے جاتا ہوں نا۔۔اب مجھے کمانے کے لیے محنت تو کرنی پڑے گی""" وہ بوسیدہ چٹائی سے اٹھ کر اپنی ماں کی طرف چلا آیا اور ماں کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا جو

پاس ہی رکھی پرانی چارپائی پر بندھے پالنے میں اپنے روتے ہوئے بچے کو جھولا جھلا رہی تھی۔۔

شیرے! تو دن مکمل ابھرنے تو دے نا۔۔ بھلا کون اتنی صبح سویرے اٹھتا ہے۔۔" بس تجھے ہی جلدی جانا ہوتا ہے" وہ عورت جھولا جھلاتے ہوئے خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔

مائی! میں تو تجھے اس پرانی جھگی سے باہر نکال کر اچھے سے گھر میں لے کر جاؤں گا"" شیرا اپنے دونوں ہاتھ گود میں رکھے ہوئے ماں کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔ وہ عورت خاموش نگاہوں سے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔

مائی پھر اس کے لیے تو مجھے ابھی کچھ وقت تک نیندیں حرام کر لینے دے۔۔ پھر" بس آرام سے ساری زندگی مزے سے بیٹھ کر کھائیں گے۔۔ کیا سمجھی تو؟ وہ

www.novelsclubb.com

مسکراتے ہوئے ماں کی فکر مندی پر اسے تسلی بخش جواب دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"شیر ا! تو کوئی غلط کام تو نہیں کرتا نا؟ وہ عورت جس کے چہرے پر چھائیاں اور پیشانی پر فکر مندی کی شکن نظر آ رہی تھی شیر اسے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"اور پھر تو زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں۔۔ مشکل سے پانچویں جماعت تک پڑھا ہے تو۔۔ پھر کیسے تجھے اس امیر سیٹ نے نوکری پر رکھا ہے اور تجھے ہر روز اتنی بڑی رقم وہاڑی کے طور پر دے دیتا ہے؟ بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اس عورت کی عمر تو درمیانی ہی تھی مگر حالاتِ زندگی نے اس کی جوانی وقت سے پہلے زائل کر دی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مائی! تو کیوں مجھ سے ایسے الٹے سیدھے سوال کرتی رہتی ہے؟اور سیٹ مجھے روز" روز تھوڑی اتنی رقم دیتا ہے۔۔بس ایسے ہی کبھی کام مل جائے تو خوش ہو کر دے دیتا ہے"شیرا نے کہتے ہوئے خفگی سے سر جھٹک دیا۔۔

رقم بھی تین یا پانچ ہزار بس۔۔یہ اتنی بڑی رقم تو نہیں"شیرا کہہ کر خفگی سے رخ" بدل گیا۔۔

مائی! ہم غریبوں کی کمائی اگر ہماری بسات سے زیادہ ہو تو مطلب ہم ان غلط" راہوں کے مسافر ٹھہرے جہاں بے ایمانی کی بولیاں لگائی جاتی ہیں اور ہمارا پیسہ کالا دھن؟شیرا کے چہرے پر شدید خفگی کے تاثرات تھے۔۔

اور اگر یہی پیسہ امیر آدمی کما کر لائے تو وہ کالا دھن نہیں۔۔کیوں؟ماں سے" سوال کرتے ہوئے اس نے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں اس کا باپ سو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تجھے پتا ہے مائی! یہ امیر لوگ نا میرے جیسے قابل لوگوں کو پاؤں کی جوتی سمجھتے" ہیں اور ہماری صلاحیتوں کو اپنے دھندے کے لیے استعمال کرتے ہیں پھر جا کر ہی تو یہ لوگ خود امیر ہوتے ہیں۔۔ بھلا میں کیوں کسی کو اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے دوں گا" کہتے ہوئے شیر ا اٹھ کھڑا ہوا اور چل کر کونے کی جانب رکھی لکڑی کی پیٹی کو کھول کر اس میں سے چند نوٹ باہر نکالے۔۔

مائی! میں خود اپنے لیے ڈھیر سارے پیسے بناؤں گا۔۔ اور مائی میں محنت کرتا" ہوں۔۔ تو ایسا الٹا سیدھا مت سوچا کر" کہتے ہوئے واپس چلتا ہوا ماں کے پاس آیا۔۔ وہ عورت کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی۔۔

یہ کچھ پیسے بابو کی دوائیوں کے لیے ہیں۔۔ لے نا پکڑ مائی" اس نے پیسے ماں کی" طرف بڑھا دیئے۔۔

شیرا! تو کیسو کی فکر ناں کر۔۔اور دوائی کروانے کے لیے پیسے اپنی مالکن نے کل" ہی مجھے دے دیئے تھے۔۔بس اگلی تنخواہ سے وہ کچھ رقم کاٹ لے گی" کہتے ہوئے اس عورت نے شیرا کا پیسے والا ہاتھ پیچھے کر دیا۔۔

اچھا پر مائی یہ تو رکھ لے نا۔۔سبزی ترکاری لے آنا" شیرا نے زبردستی رقم ہاتھ" میں تھماتے ہوئے ماں کے ہاتھ کی مٹھی بند کر دی اور اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا۔۔

شیرا! میرے لال تو کتنی تپتی دھوپ میں کام کرتا ہے۔۔ایسے تو گھر میں سب تو ہی" لے آتا ہے نا۔۔پھر اس کی مجھے کوئی ضرورت ہی نہیں" وہ عورت نہایت سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

مائی! ہم جھگی والے صرف ضروریاتِ زندگی ہی تو پوری کرتے رہ جاتے ہیں اور" ہماری خواہشات؟ وہ تو میرے اور تیرے جیسے لوگوں کی ہوتی ہی نہیں نا؟ افسردگی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار مجھے اچھا خاصا پیسہ اکٹھا کر لینے دے پھر تو اس مالکن کے گھر کام بھی نہیں" کرے گی "شیرا سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

شیرا! کوئی بات نہیں بیٹا "مائی نجانے کیا سوچ کر ہنس دی۔۔

نہیں مائی! میں جانتا ہوں وہ کیسے تیرے ساتھ برا سلوک کرتی ہے جیسے ناپاک" لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔۔ تیرے سے سارا دن اپنی بھینسوں کے کچرے صاف کرواتی ہے۔۔ یہ امیر لوگ خود کو پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں۔۔ ہمیں انسان ہی نہیں سمجھتے مائی "شیرا نے افسردگی سے کہا لہجے میں دکھ واضح طور سے محسوس ہو رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں شیرا! وہ پیسے والے ہیں نا۔۔ پیسے کا بھی تو گھمنڈ ہوتا ہے۔۔ بس تو" ان کا رویہ دل پر مت لیا کر "پیار سے کہتے ہوئے ماں نے اس کے ماتھے پر بکھرے بال سنوارے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بس نامائی! ان پیسوں سے تو اپنی پسند کی کوئی چیز خرید لے۔۔ تیرا دل خوش" ہو گا تو میرا دل بھی خوش" پیسے والے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے شیرا ماں کے گلے لگ گیا اور سختی سے ماں کے گرد اپنا حصار باندھ دیا۔۔

بس اک ماں ہی تو ہوتی ہے جس کے کندھے پر سر رکھ کر رو دینے سے شرمندگی" محسوس نہیں ہوتی ورنہ تو کوئی صرف آنسو پونچھ کر ہی اپنا احسان جتا دیتا ہے۔۔ بس اس فانی دنیا میں ایک ماں ہی ایسی ہستی ہے جو مسکراتے ہوئے اپنے سارے دکھ سہہ "لے گی مگر اولاد کی ذرا سی کھروچ تک برداشت نہیں کر پاتی

www.novelsclubb.com

یہ دل سکون چاہتا ہے

جو تیرے بغیر ممکن نہیں ماں

شیرا! ماں تو بچے کی خوشی میں ہی خوش ہو جاتی ہے۔۔ اور میرا شیرا تو مائی کی زندگی" ہے۔۔ بس تو خوش رہ اور اوپر والا تیری ساری خواہشات پوری کرے۔۔ مائی کو تو

اور کچھ چاہیے ہی نہیں" ماں نے شیرا کو گلے لگا کر اسے ڈھیر ساری دعائیں دے دیں۔۔

ابھی میرے کو جانے دے مائی! اور پکا شام میں جلدی واپس آؤں گا۔۔تو میری فکر ناں کرنا" کہتے ہوئے شیرا جھگی سے باہر نکل آیا اور مائی بھی اس کے پیچھے باہر نکل آئی۔۔

ارے رک نا۔۔کچھ تو کھا کر جا۔۔شیرے اب رک بھی جا" ماں اس کے پیچھے پیچھے آواز دیتی ہوئی آ رہی تھی اور وہ منہ بسورتے ہوئے بیچ راستے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

نہیں مائی! میرے کو بھوک لگے گی تو باہر سے کچھ کھا لوں گا۔۔اور تو آہستہ بول نا" سارے جھگی والے باہر نکل آئیں گے" شیرا خفا مگر دھیمی آواز میں کہتے ہوئے ماں کی طرف آیا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا۔۔تو اب مجھے غصہ مت دکھا۔۔بس کہنے آئی تھی خیال سے جانا مائی کی جان" کہتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے خفگی کے تاثرات تھے مگر اب وہ مسکراتے ہوئے گردن جھٹک کر آگے بڑھ آیا۔۔

مائی! مسکراتے ہوئے ماں کو دونوں شانوں سے تھاما اور گھماتے ہوئے ان کا رخ جھگی کی جانب کیا۔۔

تو اب جا اندر۔۔گڈو بھی کب سے رو رہا ہے۔۔اس کی وجہ سے پھر بابو بھی جاگ جائے گا" شیر افکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔مائی کچھ کہنے لگی تھی۔۔

مائی! بابو ساری رات کھانستے ہوئے گزار دیتا ہے۔۔ابھی مشکل سے ہی تو سویا تھا۔۔تو جا کر دیکھ لے نا میں چلتا ہوں۔۔دیر بھی ہو رہی ہے" شیر امدھم آواز میں کہتے ہوئے خود جھگی کے باہر ہی کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔تو بس دھیان سے جانا" کہتے ہوئے وہ عورت خود جھگی کے اندر" داخل ہو گئی۔۔

بچے کو پچکارتے ہوئے اسے چپ کرایا اور ساتھ ہی خود پالنے کے قریب بیٹھ گئی۔۔ پھر ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھا جو بہت کمزور سا لگ رہا تھا۔۔آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے اور جسمانی صحت ناں ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔۔

شیرا کو تیری کتنی فکر رہتی ہے۔۔پھر بھی تو اسے ڈانٹتا رہتا ہے۔۔ نفی میں سر" ہلاتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔اپنی حالت دیکھ تو۔۔ تیری فکر میں وہ ساری رات میں نجانے کتنی بار اٹھ کر صرف تجھے دیکھتا رہتا ہے۔۔ مگر میں بھی اتنا جانتی ہوں کہ تو انجان نہیں" وہ عورت نم آنکھوں سے پر سوچ انداز میں اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو اچانک نیند میں ہی کھانستے ہوئے کروٹ بدل گیا تھا۔۔وہ عورت اپنے شوہر

کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر اس کی جانب آئی اور پرانی چادر اس کے کمزور جسم پر اوڑھا دی۔۔

شیرا تیز قدموں چلتے ہوئے اپنی جھگی سے کافی دور نکل آیا تھا۔۔ مختلف بوسیدہ جھگیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ یہاں وہاں نظر بھی کر لیتا تھا اور کوئی دیکھ ناں لے اس لیے مزید تیز قدم چلنے لگا۔۔ ہائی وے کی سڑک پر آتے ہی چہرے پر سیاہ ماسک پہن لیا اور سر پر بھی سیاہ پی کیپ پہن لی اب وہ آرام دہ ہو کر چل رہا تھا کیونکہ اس کی پہچان اس کا چہرہ اب مکمل طور پر ڈھک چکا تھا۔۔

****

**

اسد اللہ شاہ کے چھوٹے سے آشیانے میں اس وقت گہما گہمی کا عالم تھا۔۔ صبح کا وقت تھا اور سنہری دھوپ کی کرنیں شاہ صاحب کے آنگن میں خوشی کی نوید لیے پورے آنگن کو روشن کر رہی تھیں۔۔

اسد اللہ شاہ صاحب ایک سرکاری ملازم تھے۔۔ تنخواہ زیادہ تو نہیں تھی پر اللہ تعالی کے فضل و کرم سے پانچ افراد پر مشتمل اس چھوٹے سے گھرانے کا اچھا گزر بسر ہو رہا تھا۔۔ اسد اللہ صاحب حافظ قرآن تھے اور اکثر رمضان المبارک میں محلے کی مسجد انتظامیہ کی طرف سے تراویح کے لیے اسد اللہ صاحب کو ہی یہ زمہ داری دی جاتی تھی۔۔ ان کی دیکھا دیکھی شیری نے بھی اپنے باپ سے ملی وراثتی خصوصیات اور عادات کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا اور بہت کم عمری سے ہی وہ مسجد نماز پڑھنے جانے لگا تھا مگر قرآن پاک اس نے سیدہ سکینہ اور ام نور سے ہی پڑھا تھا

کیونکہ محلے کے سب بچے سیدہ سکینہ سے ہی پڑھتے تھے تو شیری کو بھی سازین نے وہیں پڑھنے بھیجا تھا۔۔

اسد اللہ صاحب کا تین کمروں پر مشتمل ذاتی مکان تھا جو اسد اللہ صاحب نے اپنی شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد خرید لیا تھا۔۔گھر زیادہ بڑا تو نہیں تھا پر اس چھوٹے سے آشیانے کے مکینوں کی جنت ان کا اپنا گھر ہی تھا۔۔

گھر کا نقشہ کچھ ایسا تھا کہ مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی سامنے آنگن تھا۔۔ آنگن کی زمین پر روف اینٹوں سے فرش بنایا گیا تھا۔۔سامنے برآمدہ تھا اس برآمدے میں تین کمرے بنے ہوئے تھے۔۔برآمد کے دو بڑے پلر فاصلے سے بنے ہوئے تھے اور ہر پلر پر خوبصورت رنگ برنگی چھوٹی چھوٹی سی تیتلیاں بنائی گئی تھیں جیسے تھری ڈی آرٹ ہوتا ہے بالکل اسی طرح کے خوبصورت ڈیزائن سے آراستہ کیا گیا تھا۔۔یقیناً کسی ماہر مصوری سے بنوائی گئی تھی اور وہ ماہر ان کا اپنا بیٹا

شہیر شاہ ہی تھا ایک گوہر نایاب نگینہ جس میں صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔۔

دیوار کے دائیں طرف غسل خانہ بنا ہوا تھا جس کے بیرونی دروازہ کی جانب ایک واش بیسن لگایا گیا تھا۔۔واش بیسن کے ساتھ ہی دیوار پر سفید بوگین ویلا کی لمبی گھنی بیلیں اوپر دیوار پر چڑھی ہوئی تھیں جس سے کافی حد تک دیوار ڈھک چکی تھی تو اسی طرف ایک چھوٹا سا باغیچہ بھی بنایا ہوا تھا۔۔جس کے چاروں اطراف سے رنگین اینٹوں کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے اینٹ کا کونا اوپر کی جانب کر کے چار دیواری بنائی گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

باغیچے میں مختلف قسم کے پودے لگائے گئے تھے مثلاً دھنیا، سبز مرچ، کھیرا، پودینے کے تازہ پتوں کی خوشبو پورے گھر میں مہک رہی تھی۔۔اور خاص کر ٹماٹر کے پودے وافر مقدار میں لگے ہوئے تھے۔۔سازین کو پودے لگانا اور ان کی ایک

مکمل دیکھ بھال کرنا ام نور نے سیکھایا تھا کیونکہ ام نور کے مطابق ہر پودہ مختلف توجہ چاہتا ہے جیسے اگر بھنڈی بڑی ہو رہی ہے تو کیسے کیڑا لگنے سے بچانا ہے۔۔اور کس وقت میں پودے کی کٹائی کرنی ہوتی ہے۔۔ کس پودے کو زیادہ دھوپ دینی ہوتی ہے اور کس پودے کو کم مقدار میں پانی دینا ہوتا ہے۔۔سب ام نور نے ہی تو سیکھایا تھا۔۔

تو بائیں جانب کیچن بنا ہوا تھا۔۔ کیچن کے دروازے کے دونوں اطراف سے دو خوبصورت لالٹینیں لٹک رہی تھیں جو رات کے وقت روشن کی جاتی ہیں۔۔ کیچن بہت سادہ طریقے سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔۔پارسیلین کا فرش بنایا گیا تھا کیونکہ پارسیلین ٹائل آسانی سے آگ نہیں پکڑتا اور کیچن میں آگ لگنے کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔۔تو کیچن کے اندر ایک طرف چھوٹی سی گول سفید رنگ کی میز

رکھی گئی تھی ساتھ میں تین کرسیاں لگائی گئی تھیں جہاں آرام سے بیٹھ کر سبزی کاٹی جاسکتی ہے۔۔

کیچن سے تھوڑے فاصلے پر ایک اوپن حال بنایا گیا تھا جہاں پر دو بڑے سلائیڈ پر دے لگا دیئے گئے تھے جو ضرورتاً وینٹیلیشن کے لیے کبھی کبھار ہٹا دیئے جاتے تھے۔۔حال کے اندرونی حصے میں ڈائننگ ٹیبل لگائی گئی تھی جس کے ساتھ چھ کرسیوں کا ایک سیٹ بڑی نفاست سے لگایا گیا تھا۔۔سامنے کی جانب دیوار کے ساتھ ہی ایک ایل ای ڈی بھی نسب کیا گیا تھا تو دائیں جانب حال کے آخری حصے کی طرف ایک چھوٹا بک شیلف لگایا گیا تھا جس میں پانچ خانے بنے ہوئے تھے بالائی دو خانوں پر پینٹنگز کے کچھ سامان رکھے ہوئے تھے اور نچلے حصے کے تینوں خانوں میں کتابوں کو سلیقے سے ترتیب دیا گیا تھا۔۔تو دیوار کے کونے کی جانب کچھ سادہ کینوس بورڈ اور کینوس اسٹینڈ بھی رکھے ہوئے تھے۔۔

پورے گھر کو بہت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا اور ہر دیکھنے والا ان کے گھر کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔۔اور شاہ ہاؤس کی اس آراستگی میں ام نور نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔۔کم وسائل کو بس بہتر طریقے سے استعمال کیا گیا تھا اور نتیجتاً گھر کی خوبصورتی ان کی محنت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔

شہیر شاہ اپنے والدین اسد اللہ شاہ صاحب اور مسسز سازین شاہ کی پہلی اور اکلوتی نرینہ اولاد تھا۔۔اسد اللہ شاہ صاحب کے یہاں شادی کے سات سال بعد شہیر شاہ کی ولادت ہوئی تھی اور پھر اس کے بعد ان کی دو چھوٹی بیٹیاں تھیں۔۔علیزے جو شہیر شاہ سے چھ سال چھوٹی تھی اور پھر سب سے چھوٹی بیٹی آٹھ سالہ شانزے تھی۔۔

شہیر شاہ اپنی ذہانت کے بل بوتے پر شروع سے ہی اسکالر شپ جیت کر اپنی پڑھائی بہترین تعلیمی اداروں سے حاصل کرتا آرہا تھا۔۔جبکہ اسد اللہ صاحب کی تنخواہ سے

وہ صرف سرکاری تعلیمی اداروں سے ہی پڑھ سکتا تھا مگر شہیر شاہ جیسے محنتی باصلاحیت طالب علم جو کچھ خاص مقصد کی چاہ لیے اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں وہ قابلِ ذکر ہوتی ہے ایسے بچے ہمارے روشن پاکستان کا مستقبل ہوتے ہیں۔۔

افوو! شیری بیٹا جلدی کرو۔۔ تمہیں جانے کے لیے دیر ہو رہی ہے "سازین نے" کیچن سے ہی ذرا اونچی آواز میں شہیر شاہ کو مخاطب کیا تھا جو اپنے کمرے موجود اپنے آرٹ ایگزیبیشن کی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔

جی اماں! بس آرہا ہوں "مصروف سے انداز میں کہتے ہوئے ہوئے جوتے اٹھا کر" بیڈ کے نیچے رکھ دیئے اور پھر موبائل چارجنگ سے نکال کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! شیزو میری ساری چیزیں لے جاتی ہے۔۔ابھی بھی دیکھیں ناوہ میرا پنک" کلر کا باڈی کراس بیگ لے گئی ہے"علیزے منہ بسورتے ہوئے باورچی خانے میں داخل ہوئی اور آتے ہی شانزے کی شکایت کرنے بیٹھ گئی۔۔سازین مسکرادی۔۔

شیزو کہہ رہی ہے کہ شیری بھائی کے ساتھ میں جاؤں گی تو وہی پنگ بیگ لے کر" جاؤں گی"کہتے ہوئے نروٹھے پن سے ماں کی جانب دیکھا۔۔

اوہو! کوئی بات نہیں میری جان۔۔آپ دوسرا بیگ لے کر جائیں۔۔آپ کو بھی" اتنے سارے بیگز تو میں نے لے کر دیئے ہیں"سازین مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھی وہ آپ سے چھوٹی ہے بیٹا۔۔آپ کی چیزیں اسے پسند آجاتی ہیں"اماں" نرمی سے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔

بات کے دوران ساتھ ساتھ پراٹھے پر گھی لگاتے ہوئے توے پر اسے سینک رہی تھیں جبکہ علیزے ماں کی بات سن کر مزید منہ بسورے وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

"اچھا اماں! تو جب ہم مارکیٹ گئے تھے تو وہاں اس نے ویسا والا پنک بیگ کیوں نہیں لیا؟ پھر گھر آتے ہی اس کا دل میرے بیگ پہ اور میری باقی چیزوں پر للچانے لگ جاتا ہے" علیزے ناراضگی دکھاتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر اس کی شکایت لگا رہی تھی۔۔

"عزو اماں کی جان! آپ کی پسند ہی اتنی پیاری ہے پھر اس کا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ آپ کی چیزیں استعمال کرے" سازین ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی اور ساتھ ہی پراٹھا توے سے اتار کر پلیٹ میں رکھ دیا۔۔

اماں! ابھی میری پنک ڈریس کے ساتھ میں کون سا پرس میچ کروں گی؟ وہ بھلے" ہی میرا کوئی دوسرا بیگ لے جائے" بولتے ہوئے وہ تو بالکل روہانسی ہو گئی تھی۔۔

آج کے دن علیزے اور شانزے کو سب سے بیسٹ نظر آنا تھا آخر دونوں بہنیں اپنے بھائی کے آرٹ ایگزیبیشن میں جا رہی تھیں جہاں لوگ ان کے بھائی کے بنائے نقاش کو خاص طور سے دیکھنے آ رہے تھے۔۔

اچھا بھئی! اتنے خوبصورت دن پر ایسے اداس نہیں ہوتے میری جان۔۔ آج بھائی" کا کتنا اہم دن ہے۔۔ ایسا کرو بلاؤ تو شانزے کو میں بات کرتی ہوں" اماں نے پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیا اور شانزے کو بلانے کا کہا۔۔

ہاں جی اماں! ماں کی بات سنتے وہ پھرتی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور شانزے کو بلانے" چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! اب آجاؤ۔۔پھر ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا بیٹا" سازین نے ایک بار پھر سے " شہیر شاہ کو آواز دی۔۔

ارے سازین! بھئی شیری کو آرام سے تیار ہونے دو۔۔تم نے اتنی ہڑبڑی کیوں " مچا رکھی ہے؟ خیر کریں بھئی" اسد اللہ شاہ اپنی بیوی سے مخاطب ہوئے۔۔

وہ خود بھی بس ابھی اپنے کمرے سے باہر آئے تھے ہاتھ میں کچھ فائلز تھام رکھی تھیں۔۔فائلز ڈائننگ ٹیبل پر رکھ کر سربراہی کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔۔

شاہ صاحب! میں کہاں جلدی کر رہی ہوں۔۔خفگی سے کہتے ہوئے کیچن سے باہر " نکل آئیں۔۔

آپ کے بیٹے نے اپنی تیاریوں میں کافی وقت لگا دیا ہے ابھی آپ دیکھ لیجئے گا وہ " کیسے ادھورا ناشتہ کر کے چلا جائے گا۔۔اور پھر کہتا ہے اماں دیر ہو رہی ہے" سازین

www.novelsclubb.com

کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس پر چائے کے دو کپ اور ساتھ میں دو مختلف پلیٹس میں انڈہ اور پراٹھا رکھا تھا۔۔

سازین نے ناشتے کو احتیاط سے اسد اللہ صاحب کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ کیونکہ ان کا بیٹا شہیر شاہ ایسا ہی تھا۔۔ شیری کو جب بھی دیر ہو رہی ہوتی ہے وہ ناشتہ ادھورا چھوڑ کر روانہ ہو جاتا ہے۔۔

اسلام و علیکم اماں بابا! گھڑی باندھتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے سلام کیا تھا" اور پھر جھک کر اپنے جوتے کے تسمے کھولنے لگا۔۔ جوتے دروازے کے باہر اتار کر وہ حال کے اندر داخل ہوا تھا۔۔

سازین نے سیدہ سکینہ کی دیکھا دیکھی گھر کے لیے کچھ اصول بنائے تھے کہ ڈائننگ حال میں جوتے پہن کر نہیں آ سکتے ہیں اور یہ اصول سیدہ سکینہ نے ہی اسے سمجھایا

www.novelsclubb.com

تھا۔۔ان کے مطابق گھر میں جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں پر جوتے پہن کر آنا یا جوتے پہن کر کھانا کھایا جانا ایک نامناسب اور غیر اخلاقی عمل ہے۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا جی! آجاؤ بھئی اور جلدی سے بیٹھ جاؤ تمہاری اماں نے تو صبح سے پورا گھر سر پر اٹھا رکھا ہے" اسد اللہ صاحب نے ہنستے ہوئے کہہ کر سازین کو دیکھا۔۔

"بابا! اصل میں اماں کو ڈر ہے کہ میں ان کی اتنی محنت سے بنائے گئے گھی سے بھرے ہوئے ان پراٹھوں کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں گا" شیری نے ہنس کر جواب دیا اور حال کے اندر داخل ہوا۔۔

سازین مصنوعی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔شیری نے ہنستے ہوئے ماں کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا لیا اور محبت سے سر پر بوسہ دیا۔۔ماں کی بات اس نے آتے وقت جو سن لی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بھئی شیری ویسے بھاگنے کا کوئی چانس نہیں "اسد اللہ صاحب ہنس دیئے۔۔"

سازین ان دونوں کی اس گفتگو کو خاموشی سے مگر مسکراتے ہوئے سن رہی تھی۔۔

ایسے ہی تو باپ بیٹے ہمیشہ مل کر اپنے گھر کی ملکہ کو ستاتے تھے۔۔اور جانتے بھی تو ہیں کہ اس گھر کی سلطنت ان کی ملکہ کے بغیر ایک دن بھی نہیں چل سکتی۔۔

اماں! ویسے اب روز ایسا بھاری ناشتہ بھی تو نہیں ہوتا۔۔یہ اتنا بھاری بھر کم گھی" سے بھرا ناشتہ کیوں بنا کر دیا ہے؟ شیری اپنی کرسی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا اور ساتھ ہی انڈے اور پراٹھے کی طرف اشارہ کیا۔۔

ہاں جی! جیسے آپ تو روز بھاری بھر کم ناشتہ کر بھی لیتے ہیں نا؟ غنیمت ہو جائے" جس دن آپ پورا پراٹھا ختم کریں "اماں نے مسکراتے ہوئے اسے گھور کر کہا اور ساتھ ہی چائے کا دوسرا کپ اور ناشتے کی پلیٹ شیری کے سامنے رکھ دی۔۔

www.novelsclubb.com

شیری ماں کی بات سن کر ہنستے ہوئے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا۔۔اور ناشتے کی پلیٹ اپنی طرف کھسکالی۔۔

اماں! آج کوشش کروں گا کہ پورے کا پورا پراٹھا ختم کر کے جاؤں۔۔جیسے پچھلی بار پورا ختم کیا تھا۔۔بالکل ویسے ہی" سر جھکائے مسکراتے ہوئے کہہ کر شیری نے نوالہ اپنے منہ میں رکھ لیا۔۔سازین نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو ہنوز سر جھکائے مسکرا رہا تھا۔۔

شیری! سازین نے ہنستے ہوئے اسے پیار سے گھورتے ہوئے آواز دی۔۔"

جی جی اماں سن رہا ہوں" شیری نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔"

آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔آج تم مجھے ناشتہ ختم کیے بغیر اٹھ کر تو دکھاؤ۔۔میں" بھی تمہاری اماں ہوں" سازین ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پچھلی بار تم نے پراٹھا علیزے کی پلیٹ میں رکھ دیا تھا۔۔تمہارے جانے کے بعد" وہ بچاری پراٹھا ختم کرنے کے چکر میں زبردستی اپنے منہ میں ٹھونس رہی تھی"اماں نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی تھی۔۔

اماں"وہ"شیری نے"وہ"لفظ پر زور دیا اور بات جاری رکھی۔۔میں نے تو" صرف اتنا کہا تھا کہ علیزے میری جان میرے حصے کا تھوڑا سا پراٹھا کھالو گی؟ بڑا بھائی ہوں نا۔۔بس پھر اس نے تو بھائی کی بات کا مان رکھا تھا"شیری نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا جو کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی۔۔

آج میری تم پر پوری نظر ہے۔۔ذرا میں بھی تو دیکھوں آج کس کی پلیٹ میں" پراٹھا رکھتے ہو"سازین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا اور انگلی کے اشارے سے وارننگ بھی دی۔۔اسد اللہ صاحب دونوں کو دیکھ کر ہنس دیئے۔۔

اسلام و علیکم اماں باباشیری بھائی! شانزے اور علیزے نے باری باری سب کو" سلام کیا۔۔شانزے اور علیزے بالکل تیار ایک ساتھ حال میں داخل ہوئی تھیں۔۔علیزے نے پنک کلر کی گھٹنوں تک آتی پیاری سی فراک کے ساتھ سفید پاجامہ پہن رکھا تھا اور ساتھ ہی سفید رنگ کا خوبصورت دوپٹہ اسکارف کی طرح اوڑھ رکھا تھا جبکہ شانزے نے سیاہ رنگ کی گھٹنوں تک آتی سلک کی پیاری سی فراک کے ساتھ سنہرے رنگ کا پاجامہ پہن رکھا تھا اور سنہری دوپٹے کو اسکارف کی طرح پہنے ہوئی تھی وہ دونوں بالکل معصوم سی پریاں لگ رہی تھیں جیسے کوہ کاف کی پریاں ان کے گھر اتر آئی ہیں۔۔

اماں آپ نے مجھے بلایا تھا" شانزے ماں سے مخاطب ہوئی۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاں جی ! بلایا تو تھا لیکن پہلے ناشتہ کر لیا جائے کیونکہ کھانے کو انتظار نہیں کروایا" جاتا ہے۔۔میں بس ابھی تم دونوں کا ناشتہ لے کر آئی" مسکراتے ہوئے کہتے سازین کیچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

ارے بھئی۔۔دونوں میری پیاری بیٹیاں آرام سے بیٹھ جائیں۔۔اور یوں" گھوریوں سے ایک دوسرے کو بعد میں نواز لینا" اسد اللہ صاحب نے دونوں کو کرسی کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔جو آتے ہی ایک دوسرے کو مصنوعی غصے سے گھورے جا رہی تھیں۔۔

ہاں جی بابا" دونوں اثبات میں سر ہلا کر اپنی اپنی نشست سنبھال چکی تھیں۔۔"

اتنے میں سازین ایک ٹرے لیے اندر داخل ہوئیں اور ایک ناشتے کی پلیٹ علیزے کے سامنے رکھ دی تو دوسری پلیٹ شانزے کے سامنے رکھ دی۔۔اور خود بھی ساتھ ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں۔۔

چلیں جی! بسم اللہ کریں۔۔شاباش ناشتہ شروع کریں۔۔پھر سنتے ہیں آپ" لوگوں کے شکوے شکایات "اسد اللہ صاحب نے دونوں بیٹیوں کو مخاطب کیا تھا۔۔

شیری نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی دونوں چھوٹی بہنوں کو دیکھا جو اس کے ساتھ آرٹ ایگزیبیشن میں جانے کے لیے بہت پر جوش تھیں۔۔

بابا! آپ سنڈے کے دن کہاں جا رہے ہیں؟ کیا آپ میرے ساتھ آرٹ نمائش" کے سیمینار میں نہیں چل رہے ہیں؟ شیری نے میز پر رکھی فائلز کو دیکھتے ہوئے اسد اللہ صاحب سے سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی۔۔یہ تو اپنا آفتاب احمد آئے گا ابھی بس اسے ہی فائلز دینی ہیں۔۔پھر" وہ بڑے افسر تک خود لے جائے گا۔۔میں نے تو بس سائن کروائی ہیں "اسد اللہ صاحب نے نوالہ میں منہ میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

اچھا۔۔تو پھر آج آپ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں نا؟شیری نے تصدیق" چاہی۔۔

کیونکہ اس طرح کے بھرے مجموعے میں جہاں مرد حضرات اور خواتین اکھٹے ہوں اور لوگوں کا بے حد شور شرابہ ہو ایسی جگہوں پر اسد اللہ صاحب کم ہی جایا کرتے ہیں۔۔

ہاں جی "نوالہ چباتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔شیری میں چل تو رہا ہوں ایسی " جگہ جہاں میں عموماً نہیں جاتا مگر میں ذرا جلدی واپس لوٹ آؤں گا۔۔میرے لیے یہی بڑی بات ہے کہ میرا بیٹا کامیابی کی منازل کی طرف گامزن ہے اور لوگ میرے بیٹے کے بنائے نقاش کو خصوصی طور پر دیکھنے آرہے ہیں۔۔اللہ تبارک و تعالی تمہیں مزید کامیابیاں نصیب فرمائے آمین "کہتے ہی اسد اللہ صاحب نے نرم مسکراہٹ سے اپنے جگر گوشے کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔

بابا جان! آپ کی اور اماں کی دعاؤں کے بغیر شیری کے لیے یہ ممکن ہی نہیں" تھا۔۔میں آج اس کم عمری میں جو بھی ہوں جیسا بھی ہوں صرف اس لیے کہ میرے ماں اور باپ نے اپنی زندگی کے سارے سکھ سارے عیش و آسائش میری جھولی میں ڈال دیئے۔۔اور مجھے بے غرض محبت دی۔۔میری ذات میں اخلاقیات کے سارے درس آپ دونوں کی تربیت کے عوض ہی شامل ہوئے ہیں" شیری والدین کی جانب دیکھ کر نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

بابا! میں آپ دونوں کا بہت نام روشن کروں گا۔۔میرے لیے تو ابھی بس" شروعات ہی ہوئی ہے" کہتے ساتھ شیری اپنی کرسی سے اٹھ کر اسد اللہ صاحب کے پاس آیا اور ان کی کرسی کے پیچھے سے کھڑے ہوتے ہوئے ان گرد اپنا بازو پھیلا کر انہیں اپنے وجود سے ایک مضبوط سہارا ہونے کا مکمل احساس مہیا کیا۔۔

اچھا بھئی۔۔تم نے تو صبح صبح اپنی اماں کو جذباتی باتیں کر کے ایمو شنل کر دیا۔۔"
اب دیکھو ذرا کیسے رونے کی تیاری پکڑ رہی ہیں "اسد اللہ صاحب کہتے ہوئے خود بھی ہنس دیئے اور ساتھ ہی باقی چاروں نفوس بھی ایک ساتھ ہنس دیئے۔۔

اسد اللہ صاحب نے ماحول کو واپس پر مزاح بنانا چاہا۔۔اب شیری کے خاص دن پر وہ کسی بھی آنکھ کو اشک بار نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔۔مگر ماں ہیں نا تو بیٹے سے تھوڑی زیادہ جذباتی وابستگی رکھتی ہیں۔۔بیٹوں سے ان کی محبت ہی الگ طرح کی ہوتی ہے۔۔

کیا کروں شاہ صاحب! میرا بچہ شیری باتیں ہی اتنی پیاری کرتا ہے۔۔میرا دل" چاہتا ہے وہ بولتا رہے اور میں بس اس کو سنتی رہوں۔۔کبھی کبھی تو سمجھ ہی نہیں آتا اللہ تعالی نے کس نیکی کے بدلے شیری جیسے انمول نگینے کو ہماری خالی جھولی میں

ڈال دیا ہے "سازین کہتے ہوئے دوپٹے کے پلو سے آنکھوں کی نمی صاف کر رہی تھیں مگر آنسو پھر نئے سرے سے آنکھوں میں بھر جاتے تھے۔۔

پہلے تو میں اولاد جیسی نعمت کے لئے بہت ترسی تھی۔۔ کتنی ہی منتیں مانگیں" نجانے کتنی دعاؤں کے بعد میری گود ہری ہوئی تھی۔۔ میرے بے انتہا صبر کا اجر میرا شیری میری زندگی میں آیا" سازین نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوہ میری ایموشنل پیاری اماں! شیری نے کرسی پر بیٹھی ماں کی پشت کی طرف" سے گلے میں بانہیں ڈال کر ذرا سا دائیں اور بائیں جھلا دیا۔۔

اماں! آپ اگر ایسے کریں گی تو میں اپنے آج کے پروگرام پر صحیح سے توجہ نہیں" دے پاؤں گا" شیری کے چہرے سے فکر مندی عیاں تھی اور اس کا اشارہ اپنی ماں کی آنکھوں کی طرف تھا جو پانی سے لبالب بھری ہوئی تھیں۔۔

اچھا جی! یہ لو پونچھ لیے آنسو بس؟ سازین نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔وہ" کم از کم اپنی وجہ سے اپنے بیٹے کا اتنا اہم دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔

یہ ہوئی نا بات! اب جلدی سے اپنے سوھنے سے مکھڑے پہ ایک پیاری سی" مسکراہٹ لے آئیں "نرمی سے مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ ہی شیری نے اپنا ہاتھ ماں کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا تھا۔۔

سازین نے اس کے ہاتھ کو تھام کر اس کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دیئے اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جس کی نگاہیں محبت سے اپنی ماں کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

آہم۔۔آہم۔۔ ہمیں آپ دونوں سے ذرا سا بس ذرا سا ہی حسد ہو رہا ہے۔۔" ہمیں بھی تو کوئی پوچھ لے۔۔ہم بھی تو آپ کا تحفہ ہیں "علیزے نے منہ پھلائے چمچ ٹیبل پر بجاتے ہوئے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔۔

اماں جانی تو سارا پیار بس شیری بھائی ہی پر برسا رہی ہیں "علیزے بڑی صاف گوئی" سے اپنی بات کہہ رہی تھی جبکہ شانزے جو سب سے چھوٹی تھی اور اس کے مطابق سب بس اس کو ہی پیار دیں اسی شانزے کی تو شکل ہی رونے والی ہو گئی تھی۔۔

آپی عزو! میں سب سے چھوٹی ہوں نا مگر پھر بھی یہاں تو مجھے تک کوئی گھاس" نہیں ڈالی جا رہی ہے آپ تو پھر بھی مڈل سبلینگ ہیں جن کو ویسے ہی یہاں کوئی گھاس نہیں ڈالتا" شانزے نے ناشتے کی پلیٹ کو ذرا پرے دھکیل دیا اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی (جیسے اپنا غصہ دکھانے کا یہ سب سے بہترین طریقہ ہے کھانا چھوڑ دو تو ہی کوئی یہاں توجہ دے گا)

اس کی بات سنتے ہی اسد اللہ صاحب نے بھرپور قہقہ لگایا تھا اور سازین اپنی ننھی پری کی غصے سے سرخ ہوتی ناک کو دیکھ کر ہنس دیں تو شیری گھوم کر اس کی کرسی کی جانب آیا تھا محبت سے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر سر پر بوسہ دیا پھر علیزے کو

دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی کہ جیسے مجھے سے بھی کوئی پوچھ لیں بھئی۔۔شیری مسکراتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔اسے تو اپنی دونوں بہنوں سے بے پناہ محبت تھی۔۔دونوں بہنوں پر پیار نچھاور کرنے کے بعد وہ واپس اپنی نشست پر آکر بیٹھ گیا۔۔

شیز و! یہ مڈل سبلینگ کیا ہوتا ہے بھلا؟ ہم سب بچے اماں اور بابا کے لیے برابر" ہوتے ہیں اور ہم تینوں بچے یکساں اہمیت، محبت اور توجہ کے حق دار بھی ہیں۔۔تو آئندہ آپ خیال رکھیں کہ علیزے کو مڈل سبلینگ کہہ کر ہرٹ نہیں کریں گی۔۔ اور ہم نے اماں بابا کی بے لوث محبت کو کسی پیمانے پر نہیں رکھنا۔۔اور یاد رکھیں کہ اپنے وہم و گمان کے مطابق حساب کتاب سے ناپنے کے بعد بھی اس محبت بھرے رشتے کی کوئی درجہ بندی نہیں ہو سکتی "ٹھیک ہے؟ شیری نے سنجیدگی سے

شانزے کو ایک عام سی بات سمجھائی جو بعد میں کسی بھی قسم کی بد گمانی کا موجب بن سکتی تھی۔۔

"اکثر بچوں میں کچھ بد گمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔۔ماں اور بابا کو مجھ سے نہیں بڑے بیٹے سے زیادہ محبت ہے یا وہ سب سے چھوٹی بیٹی ہے اسی لیے اس کو زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔۔ بعض اوقات منجھلی اولادیں اکثر یہی سوچ لیے پروان چڑھتی ہیں کہ ہمیں کم محبت و توجہ دی گئی ہے اور یہ کسی بھی بچے کی ذہنی نشوونما کے لیے نقصان دہ ہے۔۔ کم عمری سے ہی منفی خیالات کا اثر پڑنے کے باعث بچہ حساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اس مسئلے میں کوئی آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔۔ کیونکہ جب ایک بیج زمین پر اپنی جڑ پکڑ لیتا ہے تو وہ مشکل سے ہی زمین کے اس ٹکڑے سے اکھاڑا جا سکتا ہے اور اس دوران اس پودے کو بے حد نقصان پہنچ سکتا ہے"

ارے سازو بیگم ! میری بیٹی کو کوئی گھاس تو ڈال دے بھئی۔۔پراٹھے کی پلیٹ تو" پرے دھکیل چکی ہیں محترمہ۔۔اب خود ہی تو کہہ رہی ہیں ان کو کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔۔گھاس مانگ رہی ہیں تو آج کے دن تو وہی کھلا دیں" اسد اللہ صاحب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

ان کی بات سنتے ہی شیری نے فلک شگاف قہقہ لگایا تھا تو دوسری طرف سازین بھی ہنستے ہوئے اٹھ کر اس کی پلیٹ واپس اس کے سامنے کھسکا رہی تھیں جبکہ علیزے منہ پر ہاتھ رکھے شانزے کی شکل پر در آئی خفگی دیکھ کر ہنس رہی تھی اور بیچاری شانزے حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت سے اپنے بابا کو خود پر ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

بابا! شانزے خفگی سے اپنے والد کو پکار رہی تھی۔۔"

اچھا بھئی۔۔اب کچھ نہیں کہتا" ہنستے ہوئے کہتے اس کی جانب دیکھا۔۔"

اماں! بولیں ناشیزو کو میرا پنک بیگ واپس کرے۔۔وہ میری ڈریس سے بالکل" میچ کر رہا ہے جبکہ شیزو کی ڈریس سے بلیک بیگ میچ ہو رہا ہے "علیزے منہ بسورتے ہوئے اماں کی کرسی کی طرف آئی اور اپنا سر ان کے کندھے پر ٹکائے ماں کے بازو کو زور زور سے ہلانے لگی۔۔

اچھا بھئی۔۔میں کہتی ہوں اسے آپ پہلے ناشتہ تو کریں ورنہ بھائی کو لیٹ ہو" جائے گی۔۔شاباش میرا بچہ چلو بیٹھو "اماں نے مسکراتے ہوئے اس کے نرم گال پر بوسہ دیا اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

جی اماں! ٹھیک ہے "ماں کو جواب دے کر وہ منہ لٹکائے ہوئے واپس اپنی" نشست پر بیٹھ گئی۔۔

شانزے میری جان! آپ نے اپنی آپی کا پنک بیگ لیا ہے؟ شانزے جو مزے" سے پراٹھا کھانے میں مصروف تھی نوالہ چباتے ہوئے گردن اثبات میں ہلا دی۔۔

وہ بیگ آپ عزو آپی کو واپس کریں۔۔میں نے آپ کو کتنے پیارے پیارے بیگز" لے کر دیئے ہیں۔۔آج آپ ان میں سے کوئی لے جائیں۔۔اور میں مزید اب کوئی بحث نہیں سنوں گی" سازین نے دوٹوک کہہ دیا تھا۔۔

کیونکہ وہ جانتی ہیں اگر شانزے کسی چیز پر قبضہ کر لے تو وہ باآسانی اس چیز کو واپس نہیں کرتی۔۔بشرطیکہ اگر اس پر سختی ناں برتی جائے۔۔

اماں! وہ مجھے عزو آپی نے خود ہی دیا تھا اور کہا تھا میں ان کا بیگ استعمال کر سکتی" ہوں" شانزے ناراضگی دکھاتے ہوئے اپنی ماں سے مخاطب ہوئی۔۔

مگر اماں! وہ تو صبا کی سالگرہ پر کہا تھا نا اور اس نے تب نہیں لیا مجھ سے بیگ اور اب" جب میں خود وہ پنگ بیگ لے کر جانے لگی تو یہ اٹھا کر بھاگ گئی" علیزے اپنی صفائی میں بولنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

اوہو کیا ہو گیا ہے ایک بیگ پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔۔ ختم کریں بھئی اس سنوائی" کو اور شیری تم ایسا کرو روانہ ہو جاؤ ان کو تو آج بس آج لے کر ہی نہیں جانا ہے" اسد اللہ صاحب گرما گرم چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے چہرے پر مصنوعی سنجیدگی سجائے شیری سے مخاطب ہوئے تھے۔۔

جی بابا! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔ میں تو ویسے ہی لیٹ ہو رہا ہوں۔۔ ان" کو یہیں چھوڑ جاتا ہوں۔۔ آرام سے بیٹھ کر لڑیں اپنے پنک بیگ پر" ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش میں اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ساتھ ہی کہتے ہوئے شیری نے بھی چائے کا کپ لبوں سے لگ لیا۔۔

چلو۔۔ بس طے ہو گیا ہے کہ میں اور تم جا رہے ہیں" اسد اللہ صاحب نے دونوں" کو دیکھتے ہوئے کہا جو گھورتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے کیسے آپ دونوں ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے ؟آپ کو خیال بھی کیسے "
آیا۔۔بتائیں ؟علیزے توجذباتی انداز میں ایک دم سے اٹھ کر شیری کی کرسی کے
پاس آئی اور شیری کے کندھے پر ہلکا سا مکا رسید کیا۔۔

آہ آوچ اماں دیکھیں نا۔۔یہ لڑکی بڑے بھائی پر کیسے تشدد کر رہی ہے "شیری"
مصنوعی کراہتے ہوئے اپنا کندھا سہلانے لگا۔۔

علیزے ! کیا بڑے بھائی کو ایسے مارتے ہیں؟ سازین اسے گھورتے ہوئے کہہ رہی"
تھیں اندازً تنبیہہ کی جا رہی تھی۔۔

اچھا اچھا میں پنک بیگ عزو آپی کو واپس دے دوں گی۔۔آپ دونوں اتنا ڈرامہ "
کیوں کر رہے ہیں ہونہہ "منہ بناتے ہیں کہا۔۔

بابا کو تو ایکٹنگ بھی نہیں آتی اور شیری بھائی تو توبہ استغفراللہ کیا کہوں اتنی اوور"
ایکٹنگ کر رہے ہیں "شانزے دونوں کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہہ رہی

تھی۔۔اس کی بات سنتے شیری اور اسد اللہ صاحب کے بے اختیار قہقہے بلند ہوئے تھے۔۔

وہ اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور شیری کی کمر کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے بازوؤں کا حصار باندھ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔۔

دیکھیں عزو آپی نے آپ کو مارا۔۔اور میں نے تو آپ کی سب سے لاڈلی گڑیا ہوں" نا تو میں آپ کی بات مانتے ہوئے عزو آپی کو پنک بیگ واپس کر دوں گی" لاڈ سے کہتے ہوئے شیری کو دیکھا۔۔

شیری نے بھی شانزے کے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا اور پھر اس کے چھوٹے چھوٹے سے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا جو محبت سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر۔۔لفظ "مگر" کو ذرا سا کھینچتے ہوئے کہا پھر اچانک ایک شرارتی مسکراہٹ اس کے گلابی معصوم سے چہرے پر نمودار ہوئی اور آنکھیں مٹکاتے ہوئے بھائی کو دیکھنے لگی۔۔

"مگر کیا؟ شیری اس کی چھوٹی سی ناک کو ذرا سا کھینچتے ہوئے بول رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا محترمہ کسی تحفے تحائف کی فرمائش کرنے لگیں گی۔۔

"مگر یہ کہ مجھے واپسی پر آپ اپنے ساتھ مارکیٹ لے کر جائیں گے اور پنک بیگ دلائیں گے۔۔بالکل ویسا ہی جیسا عزو آپی کے پاس ہے" شانزے مسکراتے ہوئے شیری کے دونوں ہاتھ جھلا کر فرمائش پیش کر رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے دلوادوں گا بس؟ مگر عزو آپی کو بھی کچھ دلوادیں گے۔۔آپ دونوں کو ہمیشہ برابر چیزیں دلوائی جاتی ہیں نا تو عزو آپی کو بھی وہ چیز ملے گی جو آپ کو ملتی

ہے۔۔ صحیح ہے؟شیری اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جو زور زور سے اپنے سر کو اثبات میں ہلا رہی تھی۔۔

"تھینکیو شیری بھائی!علیزے کرسی کے پیچھے سے شیری کے بازوؤں کے گرد اپنے بازو پھیلائے ہوئے اسے لاڈ سے گلے لگا رہی تھی۔۔

"چلیں جی تو اب دونوں جلدی جلدی جائیں جوتے پہن لیں تو بس پھر ہم روانہ ہو جائیں گے "ٹھیک ہے؟شیری علیزے اور شانزے کو باری باری دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔

"ہم بس ابھی جوتے پہن کر آتے ہیں۔۔چلو شیزو"علیزے نے اپنا ہاتھ شانزے کی جانب بڑھا دیا جسے شانزے تھامتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں جانا نہیں آپ دونوں۔۔ ہم بس ابھی واپس آئے" جاتے ہوئے علیزے" نے انگلی کے اشارے سے شیری کو وارننگ بھی دی تھی۔۔ جس پر اسد اللہ صاحب بھی دل کھول کر ہنس دیئے۔۔

ہم جا رہے ہیں۔۔ بائے عزو" شیری اس کی وارننگ پر ہنستے ہوئے اسے چڑانے لگا" اور پھر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

اتنے میں اسد اللہ صاحب کے فون پر کال آنے لگی تو وہ فون لیے حال سے باہر آ گئے اور ساتھ ہی فائلز بھی اٹھا لیں۔۔

جی! وعلیکم السلام! آفتاب احمد صاحب جی بس میں فائلز ساتھ لیے آ رہا ہوں آپ" دروازے تک آ جائیں میں وہیں کھڑا ہوا ہوں" کہتے ہوئے وہ مین گیٹ کی جانب بڑھ گئے۔۔

اچھا اماں! میں بھی رکشہ کروا کر واپس آتا ہوں۔۔ شیری جانے لگا۔۔"

جی نہیں بیٹھو شیری! پورا پراٹھا ختم کرو۔۔پلیٹ میں رکھے آدھے پراٹھے کو دیکھتے" ہوئے سازین نے انگلی کے اشارے سے اسے واپس کرسی پر بیٹھنے کا کہہ کر ڈانٹ لگا دی۔۔

اماں! پیٹ بھر گیا ہے" وہ منہ بسورنے لگا۔۔"

شیری زیادہ کھانے پینے کا شوقین نہیں تھا۔۔اور ناں ہی کھانے پینے میں کبھی کوئی نخرے دکھائے بس صبح ہی صبح اس سے کھایا نہیں جاتا تھا تو اکثر پراٹھا ادھورا چھوڑ دیتا تھا اسی لیے سازین اس کے لیے پراٹھا کم ہی بنایا کرتی تھی وہ بس ایک عدد بریڈ ٹوسٹ کھا کر روانہ ہو جانے والے بچوں میں سے تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بری بات ہے شیری! رزق کا ضیاع اللہ تعالی کو بالکل پسند نہیں" سازین افسردگی" سے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے اس کی پلیٹ اٹھا رہی تھیں۔۔

سوری اماں! پر مجھ سے واقعی ہی اتنا نہیں کھایا جاتا۔۔میں کیا کروں؟ کہتے ہوئے" شیری نے ماں کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔

اب وہاں آرٹ ایگزیبیشن میں کتنی دیر لگ جائے گی شیری۔۔آدھے دن تم" وہاں بھوکے پیٹ کیسے کام کرو گے؟ سازین نے فکر مندی سے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔

نہیں اماں! بھوک لگی تو وہاں پاس ہی ریسٹورنٹ ہے نا وہاں سے میں کچھ کھانے" پینے کے لئے منگوالوں گا۔۔پھر علیزے اور شانزے کو بھوکا تھوڑی رکھوں گا وہ بھی تو ساتھ ہی ہیں" شیری نے ماں کی فکر مندی دیکھتے ہوئے تسلی بخش جواب دیا۔۔

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔جاؤ رکشہ کروا کر آؤ۔۔تمہیں ویسے بھی دیر ہو رہی ہے""" سازین نے مسکراتے ہوئے اسے کی پیشانی چوم لی اور جانے کی اجازت بھی دے دی۔۔

اور ہاں آج شانو اور ام نور بھی تو آ رہے ہیں؟ سازین کو جیسے اچانک یاد آیا تو شیری" سے پوچھ لیا۔۔

جی اماں! شانی اور نور آپی تو آ ہی رہے ہیں مگر آپ کو پتا ہے میں نے ایک اور اہم" شخصیت کو بھی مدعو کیا ہے" شیری نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

اہم شخصیت؟ تم نے کس اہم شخصیت کو مدعو کیا ہے؟ اماں نے مسکراتے ہوئے" پوچھا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک کو" شیری نے پر مسرت لہجے میں اس کا نام لیا تھا۔۔"

ارے واہ ماشااللہ! سچی میں وہ آج آ رہا ہے؟ سازین خوشگوار لہجے میں اس سے" تصدیق کر رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

جی اماں ! پچھلی بار تو صائم بھائی شہر سے باہر تھے نا اسی لیے معذرت کر لی تھی مجھ" سے کہ وہ نہیں آ سکتے مگر جب کل میں نے ان کو دعوت دی تھی تو انہوں نے حامی بھر لی اور کہا وہ اس بار ضرور آئیں گے "شیری نے مسکراتے ہوئے اپنی دیدنی خوشی کا اظہار کیا۔۔

ماشااللہ بہت پیارا بچہ ہے صائم۔۔میری پیاری بیٹی ام نور کا شوہر بھی تو ہے۔۔تم" سب میری نظروں کے سامنے ہی بڑے ہوئے ہو شیری مگر صائم کی بات ہی کچھ الگ ہے "مسکرا کر کہتے ہوئے سازین کچھ پلیٹس اٹھائے کیچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

شیری مسکراتے ہوئے اپنی ماں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا جن کے چہرے پر صائم کے نام سے ہی ایک نرم مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔پھر مڑ کر ٹیبل پر رکھی اپنی پلیٹ کو دیکھا جس میں رکھا آدھا پراٹھا اس کا منہ چڑا رہا تھا۔۔

یااللہ تعالی! مجھے معاف کر دیں۔۔مجھے رزق حلال کی اور اسے محنت سے کمانے والے کی بہت قدر ہے مگر ہر بار مجھ سے یہ پراٹھا آدھا رہ جاتا ہے" اداسی سے کہہ اس نے اپنی پلیٹ اور شانزے کی خالی پلیٹ اٹھالی۔۔اتنے میں اسے پیچھے سے کسی نے مخاطب کیا تو شیری نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

شیری بھائی! دیکھیں ہم آ گئے ہیں" علیزے اور شانزے حال کے باہر ہی کھڑے" کھڑے اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھیں۔۔

اور ان کا اشارہ اپنے جوتوں کی طرف تھا جو وہ کل ہی خرید کر لائی تھیں۔۔وہ پلیٹس لیے ان کی جانب آیا اور علیزے کو دونوں پلیٹس پکڑا دیں۔۔

عزو! یہ باورچی خانے میں اماں کو دے دو۔۔اور آپ دونوں اماں کے پاس ہی" رکیں میں رکشتہ کروا کر آیا" کہہ کر دونوں کو پیار سے دیکھا۔۔

جی شیری بھائی !علیزے نے پلیٹوں کو احتیاط سے تھامتے ہوئے جواب دیا۔۔"

شیری دونوں کو کیچن کی جانب جاتے دیکھ خود باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

****

**

وہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑا اپنی تیاری پر آخری نظر ڈال رہا تھا۔۔بلیک ٹی شرٹ کے ساتھ بیلو جینز پہن رکھی تھی اور شرٹ کے کف کلائی تک موڑ رکھے تھے۔۔کلائی پر بلیک ڈیجیٹل واچ باندھ لی اور خود پر فیوم کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے اس نے ایک نظر وال کلاک پر ڈالی جہاں گھڑی پورے نو بجا رہی تھی۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے والٹ نکال کر اپنی جیب میں رکھتے ہوئے موبائل فون اٹھایا اور موبائل کو چہرے کے سامنے کیا اور ایک میسج ٹائپ کیا۔۔کیونکہ ام نور کے اسے ایک دو میسجز بھی آئے ہوئے تھے مگر اس وقت صائم سو رہا تھا۔۔

صائم! میں سونے لگی ہوں اگر کال اٹینڈ نہیں ہو تو آپ پریشان مت ہو جایئے گا"
اوکے "سمائلی ایموجیز کے ساتھ وہ میسج ختم۔۔

صائم! گھر آنے سے پہلے اماں کو کال کر دیں میں آپ کے آنے سے پہلے ویسے "
بھی اٹھ جاؤں گی۔۔ٹاٹا ویمپائر صاحب"اور ساتھ ہی ہسنے والی بہت ساری ایموجیز
بھی بھیج دیں۔۔

پھر اس کے بعد ام نور نے فون سوئچ آف کر دیا تھا تاکہ نیند میں خلل ناں آئے۔۔
اس کے میسجز صائم نے اٹھتے ہی پڑھ لیے تھے اور ویمپائر نام پر اسے ہمیشہ کی طرح
بہت ہنسی آئی تھی۔۔صائم نے کال کرنے کا سوچا مگر پھر نور کی نیند کا خیال آتے ہی
اس نے شایان کو کال کر دی تھی۔۔

امے! دس بجے تک تیار ہو جانا پلیز۔۔اور ویمپائر نام کے لیے بہت شکریہ۔۔"
فارمی مرغی "اور ساتھ ہی ہنسنے والی ایموجیز لگا دیں۔۔

میسج بھیج کر اس نے موبائل فون کو بھی جیب میں رکھ دیا۔۔کیونکہ ام نور نو بجے کے بعد اٹھ جاتی تھی تو اٹھتے ہی وہ اس کے میسجز دیکھ لے گی۔۔

ایسے ہی تھے دونوں ان کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہے گا یہ میاں بیوی ہیں۔۔صائم" اور ام نور کا محبت سے پہلے اعتبار کا رشتہ بنا تھا اور ام نور سب سے زیادہ صائم پر اعتبار کرتی ہے اور صائم عدیل ملک ہمیشہ اس کے اعتبار کی لاج رکھتا آیا ہے۔۔بس ستانے " کے معاملے میں دونوں ایک سے بڑھ کر ایک تھے

ایک دیوار بلکل سیدھی اور مضبوطی سے سالوں سال ایک ہی جگہ کیسے کھڑی" رہتی ہے؟ کیا چیز ایک دیوار کو اتنے سال پائیدار بنائے رکھتی ہے؟ بڑے بڑے طوفان آتے ہیں۔۔بارشوں سے رنگ سازی خراب ہو جاتی ہے مگر دیوار اپنی جگہ پر ڈٹی رہتی ہے۔۔آندھی طوفان سے رنگ خراب ہو جاتا ہے مگر دیوار مضبوطی سے کھڑی رہتی ہے۔۔دیوار پر بار بار رنگ سازی کی جاتی ہے مگر دیوار نہیں

گرتی۔۔پتا ہے کیوں؟ کیونکہ اس دیوار کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔۔ایک مضبوط دیوار کو کھڑا کرنے کے لیے مزدور اس دیوار کے لیے زمین میں تین فٹ گہرائی تک عیرا کھودتے ہیں اور پھر عیرے میں بہت سارے پتھر،اینٹوں کے ٹوٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال دیتے ہیں پھر لوہے کی موٹی سلاخیں لگائی جاتی ہیں اور پھر اس عیرے پر دیوار بننا شروع ہوتی ہے۔۔یہ عیرا اس دیوار کی بنیاد ہوتا ہے۔۔ دیوار کی بنیاد پر بہت محنت کی جاتی ہے۔۔اتنی محنت صرف دیوار کو سیدھا اور مضبوط بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔۔ہمارے رشتے بھی تو ایسے ہی ہوتے ہیں یہ دیوار ایک مثال ہے ان رشتوں کو سمجھنے کے لئے۔۔جس رشتے کی بنیاد مضبوط ہو گی وہ زیادہ پائیدار ہو گا۔۔ہمارے رشتوں کی مضبوط بنیاد ہماری وفاداری، بھروسہ،اور اعتبار ہے۔۔زندگی میں بہت برے حالات بھی آتے ہیں انہی رشتوں کے درمیان اگر رشتے کی بنیاد مضبوط ہو گی تو بڑے سے بڑا طوفان بھی اس رشتے کو آنچ تک نہیں

پہنچا سکتا۔۔ورنہ کھوکھلے رشتے جو صرف محبت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کچی بیلوں کی مانند ہیں جو ہلکی سی ہوا سے ہی زمین بوس ہو جاتی ہیں اور پھر وہیں گل سڑ جاتی ہیں" صائم مسکراتے ہوئے شوریک کی طرف آیا۔۔اپنے لیے بلیک شوز باہر نکال لیے اور چلتا ہوا بیڈ کی طرف آیا۔۔جھک کر شوز پہننے لگا۔۔

"اسلام وعلیکم صائم! مسسز مہرین عدیل ملک کمرے میں داخل ہوئیں اور مسکراتے ہوئے اسے سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام امی! مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ اٹھ کر ماں کی طرف آیا اور محبت سے انہیں اپنے گلے سے لگا کر ان کی پیشانی چوم لی۔۔

"امی آپ نے کیوں تکلف کیا میں بس آ رہا تھا۔۔شوز پہن رہا تھا۔۔گھٹنے کا درد بڑھ جائے گا۔۔ایک تو آپ میری اور بابا کی بات مانتی ہی نہیں" صائم فکر مندی سے اپنی ماں سے مخاطب ہوا تھا۔۔

کوئی بات نہیں صائم! کیا میں خود اپنے بیٹے کے پاس اس کے کمرے میں نہیں" آسکتی؟اور کبھی کبھار ہی تو تمہارے کمرے کی طرف آنا ہوتا ہے۔۔تم چاہتے ہو میں تمہارے کمرے میں ناں آؤں؟مسسز مہرین سینے پر ہاتھ باندھ کر محبت سے اسے گھورتے ہوئے سوال کر رہی تھیں۔۔وہ جانتی تھیں کہ صائم ان کی طبیعت کے حوالے سے کتنا پریشان ہو جاتا ہے۔۔

امی! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔آپ اتنی سیڑھیاں کیوں چڑھ کر" آئیں۔۔گھٹنے میں تکلیف ہو جائے گی۔۔ابھی کل ہی تو ڈاکٹر نے کہا تھا فلحال آپ کو سیڑھیاں نہیں استعمال کرنی ہیں" فکرمندی سے کہتے ہوئے صائم ماں کو لیے بیڈ کی طرف آیا اور انہیں بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود ان کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔

پہلے سے تو کافی بہتر ہوں۔۔اسی لیے تو سیڑھیاں چڑھ کر آئی ہوں۔۔اور پتا ہے" صبح سویرے ہی نور نے فون کیا تھا مجھے اور میری طبیعت کا پوچھ رہی تھی تمہاری اسی فکر مندی کی وجہ سے وہ بھی پریشان ہو گئی تھی" مسسز مہرین دھیرے سے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔

اوہ اچھا۔۔میری رات کے وقت امے سے بات ہوئی تھی۔۔آپ کی طبیعت" خرابی کا تو پھپھو سکینہ نے اسے پہلے ہی بتایا تھا وہ آپ سے بات کرنا چاہتی تھی مگر آپ دوائی لے کر سو گئی تھیں تو میں نے کہا آپ سے کل بات کر لے" صائم سنجیدگی سے ماں کو ساری بات بتا رہا تھا۔۔مسسز مہرین مسکرا دیں۔۔اچانک ایک شرارتی خیال صائم کے ذہن میں آیا۔۔

ویسے امی! آپ کی بہو کو شوہر کی کوئی فکر نہیں بس آپ کو ہی صبح سویرے فون" کرتی ہے یہ لڑکی "صائم مسکراہٹ چھپائے مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے ماں کے گھٹنے پر سر ٹکائے اپنی امے کی شکایت لگا رہا تھا۔۔

آہم آہم۔۔اتنی تیاری ام نور سے ملنے کے لیے کی گئی ہے یا میری نظر ذرا کمزور" ہو گئی ہے؟ کیونکہ آپ کے مطابق وہ آپ کی فکر ہی نہیں کرتی پھر یقیناً آپ اتنا سج دھج دولہا بن کر ناراضگی تو نہیں دکھانے جا رہے ہوں گے؟ صحیح کہہ رہی ہوں؟ مسسز مہرین شرارتی انداز سے مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

صائم نے ایک نظر خود کو دیکھا پھر اپنی ماں کو جو ڈرامائیت انداز لیے ایک ہاتھ ٹھوڑی تلے رکھے ذرا سی آنکھیں مٹکاتے ہوئے اس کے سراپے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔

امی! میں تو روز ایسے ہی تیار ہوتا ہوں۔۔امے سے ملنے کے لیے میں تو رف سے" حلیے میں بھی چلا جاتا ہوں۔۔امی آج زیادہ ہو گیا کیا" صائم معصومیت سے جواب دیتے ہوئے اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔پھر گردن بائیں جانب موڑ کر اپنی ماں کو دیکھا جو صائم کی نظر خود پر پڑتے ہی کھلکھلا کر ہنس دیں۔۔

امی "لفظ "امی" پر زور دیتے ہوئے صائم مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر ماں کو " دیکھنے لگا۔۔

ماں کی شرارت کو سمجھتے ہوئے اسے بھی ہنسی آ گئی۔۔دونوں کو رخصتی کے حوالے سے اسی طرح تنگ کیا جاتا ہے۔۔نکاح کے بعد سے دولہا اور دلہن الفاظ تو پیچھے ہی پڑ گئے تھے۔۔

ادھر آؤ۔۔میں تو ویسے ہی بول رہی تھی۔۔ہمیشہ کی طرح بہت پیارے لگ رہے ہو"صائم کو پاس بلا کر اس کی پیشانی چومتے ہوئے اسے پیار کیا اور اس کی تعریف کی۔۔

پیاری امی!امے تو ویسے بھی میری کبھی تعریف نہیں کرتی۔۔کیا فائدہ محبوب سے ملاقات پر تیار ہو کر جانے کا؟محبوب بھی ام نور مسسز آف بیرسٹر صائم عدیل ملک جو تعریف لینے کا فن تو بہت اچھے سے جانتی ہے مگر تعریف کرنے کے معاملے میں آپ کون؟والا تاثر دے کر سائیڈ سے نکل جاتی ہے"صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا اور پھر مسسز مہرین بھی اس کی بات پر ہنس دیں اور ہنستے ہوئے ہلکی سی چت اس کے سر پر لگا دی۔۔

صائم!بھئی میں تو بتاؤں گی اپنی بیٹی نور کو کہ اس کا شوہر نامدار مجھے کیا کہتا پھرتا ہے۔۔پھر مناتے رہنا اپنی امے کو۔۔کیونکہ ناراضگی وہ صرف تم سے رکھتی

ہے۔۔ہم سے تو ویسے بھی کبھی ناراضگیاں نہیں رکھتی ہے"مسسز مہرین صائم کو مسکراتے ہوئے دھمکا رہی تھیں۔۔

امی!مجھے واقعی ہی کبھی کبھار ایسا لگتا ہے امے جب یہاں رخصت ہو کر آئے گی نا" تو امے کی اور آپ ایک مشترکہ پارٹی بن جائے گی جس میں صائم عدیل ملک محاورتاً کباب میں ہڈی والا کام سرانجام دے گا"صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا اور مسسز مہرین بھی اس کی بات سنتے ہنس پڑیں۔۔

وہ ہے ہی اتنی پیاری مجھے نور سے بھی اتنی ہی محبت ہے جتنی تم سے۔۔بیٹی ہے وہ" میری۔۔اور میرے صائم کی امے بھی تو ہے نا"مسسز مہرین شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھیں جو اپنے خوبرو چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

ذکر تیرا چھڑ گیا تو لب کھل گئے۔۔

ورنہ ہر بار یہ مسکراہٹ اتنی پر کشش نہیں ہوتی۔۔

شکر الحمدللہ "جو رب نے عطا فرمایا اور اپنی ہر عطا میں میرے لیے سکون رکھا""

صائم نے شکر ادا کرتے ہوئے ماں کو دیکھا۔۔

اب چلیں ناشتہ کر لیں۔۔پھر مجھے روانہ بھی ہونا ہے۔۔اپنا شیری ہے نا۔۔اس" کے آرٹ ایگزیبیشن میں جانا ہے۔۔امے اور شانی کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔پھر شام پانچ بجے ائیر پورٹ جاؤں گا۔۔ویسے امے کے لیے بابا نے ایک سرپرائز رکھا ہے۔۔جو میں بالکل خراب نہیں کر سکتا" صائم شرارتی مسکراہٹ سجائے بول رہا تھا اور کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ماں کا ہاتھ تھام کر انہیں بھی اٹھنے میں مدد کرنے لگا۔۔

صائم! آپ دونوں کیوں اسے اتنا تنگ کرتے ہیں؟ وہ رو دے گی تو پھر مجھے نہیں" کہنا کہ امی آپ امے کو سنبھال لیں "مسسز مہرین نے ناراضگی کا اظہار کیا اور ساتھ ہی صائم کو ڈانٹ بھی رہی تھیں۔۔

ہر بار سرپرائز کے نام پر ام نور کو پرانک کیا جاتا تھا اور پھر صائم کو اچھی خاصی جھاڑ پڑ جاتی تھی مگر صائم اکیلا نہیں ہوتا عدیل ملک صاحب اپنا بھرپور حصہ ڈالتے تھے اور ام نور تو پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی اور پھر مسسز مہرین کو ہی سب سنبھالنا پڑتا تھا۔۔

امی! قسم سے میں نے اس بار کچھ نہیں کیا۔۔ ساری بابا کی پلاننگ ہے۔۔ آپ" مجھے کیوں ڈانٹ رہی ہیں؟ صائم مسکینیت سے بول رہا تھا۔۔

اور امے بھی تو بابا کے ساتھ مل کر مجھے اتنا ستاتی ہے مگر مجال جو اس کو کوئی" پوچھے "صائم چلتے ہوئے مصنوعی ناراضگی دکھا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اکثر ماں کی ڈانٹ صرف اس کے حصے میں آتی ہے اور عدیل ملک صاحب معاملے سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے نکل جاتے تھے۔۔

صائم !اس بار تو عدیل صاحب کی بھی خیر نہیں۔۔آنے دو انہیں "مسسز مہرین" خفا ہو رہی تھیں۔۔

مگر پھر نور بھی عدیل صاحب کی ڈھال بن کر آگے آجاتی ہے میرے ماموں جان" کو کوئی کچھ نہیں بولے گا۔۔کیا کروں میں آپ سب کا سارے مل کر بالکل بچے بن جاتے ہیں "مسسز مہرین خفگی بھرے لہجے میں کہہ کر صائم کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے آرام سے ایک ایک قدم چل رہی تھیں۔۔

امی !آپ بابا سے بات کر لیں نا۔۔میرے خیال سے وہ تو آج نہیں آرہے ہیں"" صائم ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر اپنی ماں کو اس پر بٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب نہیں آرہے ہیں؟ مگر میری کل رات ہی بات ہوئی تھی مجھے تو کہا تھا کہ " گیارہ بجے کی فلائٹ سے روانہ ہوں گے۔۔ایسے کیسے نہیں آئیں گے؟ میں بات کرتی ہوں "مسسز مہرین کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھیں۔۔

مجھے صرف ایک ہفتے کا بول کر گئے تھے اور یہاں ان کو پورے دس دن ہو گئے " ہیں۔۔ذرا اپنا فون دینا مجھے بات تو کروں۔۔ صبح بھی ان کا فون مصروف جا رہا تھا" مسسز مہرین تو غصے اور فکر مندی کے ملے جلے انداز میں بولتی ہی جا رہی تھیں۔۔

صائم پاس کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کیے ہوئے انہیں دیکھ رہا تھا جو فون کے لیے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔۔

اتنے میں ملازمہ بانو بی ناشتے کی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کے قریب لائیں اور نفاست سے ناشتہ میز پر ترتیب دینے لگیں۔۔

"امی! ابھی بھی میری اتنی آسان سی بات آپ کو سمجھ نہیں آئی؟ صائم ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر اپنی ماں کی معصومیت پر مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"کیا کہنا چاہتے ہو صائم؟ ایک تو تم کبھی بھی سیدھی طرح بات نہیں کرو گے۔۔ ہاں نا؟ مسسز مہرین خفگی سے سینے پر ہاتھ باندھے اسے گھوریوں سے نواز رہی تھیں۔۔

"پانچ بجے کی فلائٹ۔۔ ائیر پورٹ۔۔ اے جانی کا سرپرائز۔۔ بھئی اب پزل جوڑ لیں۔۔ کیونکہ میں وعدے کا پکا بندہ ہوں" صائم گلاس میں جوس انڈیل کر ماں کی جانب بڑھاتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے کچھ کچھ اشارے دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"اوہو! اب مجھے سمجھ آئی۔۔ مگر ام نور کو تو میں نے کہہ دیا تھا صبح ہی کال پر کہ عدیل صاحب آرہے ہیں تو پرانک اوہ سوری سوری میرا مطلب آپ کے بابا کا

سرپرائز یقیناً خراب تو نہیں ہو گیا ہو گا؟ مسسز مہرین بات سمجھتے ہی مصنوعی ڈرامائی انداز میں کہا۔۔

چچ چچ صائم۔۔اب کیا ہو گا؟ مسسز مہرین افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مسکرا کر" جوس کا گھونٹ پی رہی تھیں۔۔

بالکل بھی خراب نہیں ہوا امی۔۔کیونکہ صبح جس وقت بابا کا فون مصروف جا رہا" تھا اس وقت بابا امے سے ہی تو بات کر رہے تھے۔۔ مسکراتے ہوئے کہہ کر جوس پیا۔۔

امے سے کہہ دیا مصروفیت کے باعث آج واپسی ممکن نہیں "مسسز مہرین کو دیکھ" کر صائم نے بریڈ کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے مسکرا کر آنکھ دبائی تھی۔۔

افف توبہ "مسسز مہرین اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔آپ" دونوں اتنے تیز لوگ ہیں۔۔پتا نہیں ام نور کا کیا ریکشن ہو گا۔۔عدیل صاحب کی

لاڈلی ان کے انتظار میں ہے کہ کب پیارے ماموں جان آئیں گے اور یہاں دونوں باپ بیٹے ایسے خرافاتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈال رہے ہیں" خفگی سے کہا جبکہ صائم کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔اتنے میں صائم کے فون پر کال آنے لگی نام پر نظر پڑتے ہی ہونٹ مسکرا اٹھے۔۔

اسلام و علیکم بیرسٹر صائم عدیل ملک اسپیکنگ "شرارت سے ماں کو دیکھا۔۔"

کیا حال ہیں بابا جان؟ مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھا جو اس سے فون جھپکنے کی تیاری" میں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام بیرسٹر صاحب! میں بالکل فٹ الحمدللہ "تمہاری امی پاس ہی ہیں" کیا؟ آخری جملے پر عدیل صاحب نے آواز ذرا دھیمی کر کے پوچھا۔۔

جی جی بابا! اور پیاری امی آپ کی کلاس لینے کی مکمل تیاری میں ہیں" صائم نے" شرارتی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔۔

ادھر دو صائم ! مسسز مہرین نے ہاتھ آگے بڑھایا اور صائم نے فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں فون تھما دیا۔۔

"اسلام و علیکم ! ہاں جی ملک صاحب کیا ہو رہا ہے ؟ یہ بات تو پکی ہے آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔۔ مسسز مہرین تقریباً ڈانٹنے کے انداز میں بولے جا رہی تھیں۔۔ کب روانہ ہو رہے ہیں آپ ؟ پھر فکرمندی کے تحت ان کی روانگی کا پوچھنے لگیں۔۔

"وعلیکم السلام بیگم صاحبہ ! آج گیارہ بجے روانگی ہے اور ان شاءاللہ شام پانچ بجے کراچی کی حدود میں داخل ہو جائیں گے اور کیا پوچھا تھا ؟ عدیل ملک صاحب بھی اپنی بیگم کو فرمانبرداری سے جواب دیتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھنے لگے۔۔

"آپ دونوں باپ بیٹے ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔۔ ابھی پھر نور کو ستانے کی پلاننگ کر بیٹھے ہیں۔۔ پچھلے دنوں سے نجانے کتنی بار تو مجھ سے وہ پوچھتی رہی ہے کہ ماموں

جان کب آئیں گے "مسسز مہرین کبھی صائم کو دیکھتی تو کبھی عدیل ملک صاحب سے مخاطب ہوتیں جبکہ صائم مزے سے بریڈ ٹوسٹ کھاتے ہوئے ساتھ ہی چائے کے کپ میں چمچ ہلاتے ہوئے نظریں جھکا کر مسکرا رہا تھا۔۔

مہرین بیگم !ام نور میری بیٹی ہے۔۔اس کو مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔۔ مجھ سے " بھی روز فون پر یہی سوال کرتی ہے کب آئیں گے۔۔ بھئی اس کے لیے سرپرائز رکھا ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے صائم نے ویسے ہی بتایا ہے آپ کو اس سرپرائز کا؟ ہنس کر پوچھا۔۔ مسسز مہرین صائم کو دیکھنے لگیں۔۔

جی نہیں بیگم ! صائم کبھی کسی کا راز نہیں اگلتا۔۔ابھی بھی صرف میرے کہنے پر " آپ کو بتایا گیا ہے۔۔اور آپ بھی ام نور سے فلحال کچھ نہیں کہیں گی۔۔ماموں جان کو جب اچانک اپنے سامنے دیکھے گی تو وہ خوشی ہی الگ طرح کی ہو گی" بات کرتے ہوئے ان کے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ تھی۔۔

عدیل ملک صاحب بہت نرم مزاج شخصیت کے حامل آدمی تھے اور جب عدیل ملک صاحب بولتے تھے تو سننے والے پر ان کی نرم مزاجی کا اثر کافی دیر تک چھایا رہتا تھا۔۔ مسسز مہرین صائم کو دیکھ رہی تھیں جواب بازو سینے پر باندھے مسکراتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔۔نور کی سمیع اللہ بھائی کے انتقال کے بعد آپ سے " مزید اٹیچمنٹ ہو گئی ہے بس اس کا بھی دل آپ کے شفقت بھرے لمس کے لیے ترستا ہے "مسسز مہرین نرمی سے کہنے لگیں۔۔

بس اب جلدی سے آجائیں عدیل صاحب "آپ کے بغیر یہ گھر بھی تو کتنا سونا " ہو جاتا ہے "مسسز مہرین اداس لہجے میں بول رہی تھیں اور پھر کچھ طبیعت ناسازی بھی کا اثر تھا۔۔

صائم نے ماں کے چہرے پر چھائی اداسی کو بغور دیکھا اور اپنی کرسی چھوڑ کر ان کے پاس آیا اور محبت سے ماں کے گرد اپنا مضبوط حصار باندھتے ہوئے ان کے شانے کو تھپکی دی پھر محبت سے ماں کے سر پر بوسہ دے دیا۔۔ماں اداس ہو تو نجانے کیوں دل بے قرار ہو جاتا ہے۔۔

جی بیگم صاحبہ ! بس آپ اداس تو نہیں ہوں۔۔نرمی سے کہا۔۔ان شاءاللہ پھر " شام کے وقت آپ سے ملاقات ہوتی ہے اور ہاں آپ نے نور کو کچھ بھی نہیں بتانا۔۔اچھا صائم کو فون دیں "عدیل صاحب نے بات کے آخر میں پھر سے تائید کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ مسسز مہرین سے ہزار کوشش کے باوجود کچھ بھی چھپایا نہیں جا سکتا تھا اتنی سی بات بھی وہ چھپا نہیں پاتی تھیں اور اسی وجہ سے وہ صائم اور عدیل ملک صاحب کے کسی بھی سرپرائز کا حصہ نہیں بنتی تھیں۔۔

جی عدیل صاحب! کوشش کروں گی۔۔اب بس نور آپ کے آنے تک مجھ سے سوال ناں کرے۔۔اللہ نگہبان عدیل صاحب۔۔روانہ ہوتے ہی صائم کو کال کر دیجئے گا" مسسز مہرین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فون صائم کی جانب بڑھا دیا۔۔صائم نے ماں کے ہاتھ سے فون لے کر اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔

جی بابا! ہاں جی آپ فکر مند بالکل ناں ہوں بابا۔۔ صحیح ہے میں پھر خود ہی کال کرلوں گا۔۔جی اللہ نگہبان بابا۔۔آپ اپنا خیال رکھیے گا" صائم مسکرا کر ملک صاحب سے بات کرتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور بات ختم ہوتے ہی فون میز پر رکھ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

امی ناشتہ کریں۔۔آپ کے شوہر نے بالکل ابھی ابھی ایک خاص حکم دیا کہ بھئی کچھ کھلا پلا دیں میری پیاری بیگم کو۔۔میرے انتظار میں اداس ہو رہی ہیں" صائم

سیب کا ٹکڑا ان کے منہ کے قریب لے جاتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہا تھا اور مسسز مہرین بھی اس کی بات سنتے ہی نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہی ہنس دی تھیں۔۔

عدیل ملک صاحب خود سے مسسز مہرین کا بہت خیال رکھتے ہیں اور ان کی غیر موجودگی میں صائم کی یہ ڈیوٹی ڈبل ہو جاتی ہے جب کہ عدیل ملک صاحب تو تھوڑی تھوڑی دیر بعد کال پر اس سے مسسز مہرین کا حال لیتے ہیں۔۔ پھر تو صائم مزید احتیاط سے کام لیتے ہوئے ماں کی ساری ڈائیٹ کا خیال رکھ کر ساری اپڈیٹس اپنے والد کو دیتا رہتا ہے۔۔ صائم عدیل ملک کی چھوٹی سی دنیا میں سب خوبصورت تھا۔۔ ماں باپ کا گھنا سایہ اس آشیانے پر چھایا ہوا تھا۔۔ صائم عدیل ملک کی زندگی ان پاک رشتوں کے باعث بہت پر سکون تھی جہاں سب صرف محبت کے ماندے تھے اور ایک دوسرے پر جان نچھاور کرتے تھے۔۔ عدیل ملک صاحب کے گھر کا

ماحول بہت پر سکون ہے۔۔کیونکہ اس گھر میں رب کے شکر گزار بندے رہتے ہیں۔۔

گھر کا نقشہ بہت خوبصورت تھا کیونکہ صائم کی پسند کے مطابق اس گھر کو آراستہ کیا گیا تھا۔۔کچھ عرصے پہلے عدیل ملک صاحب نے اپنا پہلا پرانہ گھر بدل دیا تھا جس گھر میں صائم کا بچپن گزرا تھا کیونکہ مسسز مہرین کے گھٹنوں میں درد رہتا تھا اور گھر کی دہلیز پر سیڑھیوں کی انٹریس بنی ہوئی تھی اور گھر کا مین کیچن بھی اوپر کے پورشن میں بنایا گیا جہاں جانے کے لیے بھی سیڑھیاں استعمال ہوتی تھیں بس اسی سبب بعد میں گھر بدل دیا گیا تھا کہ مسسز مہرین کو سیڑھیاں اترنے اور چڑھنے میں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔۔

گھر کی دو منزلہ عمارت خوبصورتی سے تعمیر کی گئی تھی۔۔پورا گھر سفید رنگ سے رنگا گیا تھا۔۔گھر زیادہ بڑا یا محل نما تو نہیں تھا کیونکہ صائم کو بڑے گھر سے زیادہ

درمیانے درجے کے گھر آرام دہ لگتے ہیں بس اسی لیے سارے گھر کو اس کی پسند کے مطابق آراستہ کیا گیا تھا۔۔

مین گیٹ کے دونوں اطراف میں بڑے بڑے گول چاند نما ایل ای ڈی بلب لگا دیئے گئے تھے جس کی روشنی سے گھر کے اندر کا لان ایریا بھی روشن ہو جاتا تھا تو گھر کے باہر کی سڑک تک روشنی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔۔گھر کے اندر داخل ہونے پر کچھ فاصلے سے لان ایریا شروع ہوتا ہے بناوٹ کچھ یوں کی گئی ہے کہ گیٹ کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا گیراج بنایا گیا ہے جہاں آرام سے دو گاڑیاں کھڑی کی جاسکتی ہیں۔۔داخلی راستے کو اس طرح بنایا ہے کہ پتھروں کو استعمال کرتے ہوئے لان کی گھاس کے بیچوں بیچ راستہ بنایا گیا ہے جو گھر کے اندرونی آہنی دروازے پر ختم ہوتا ہے۔۔یہاں سے بیرونی دیوار پر دونوں اطراف میں خوبصورت پھولوں کے گملے دیوار کے ساتھ ڈوریوں کی مدد سے لٹک رہے تھے۔۔

یہ گملے ام نور بنا کر لائی تھی۔۔اور بالکل ایسے گملے ام نور نے اپنے گھر کی دیواروں پر لٹکائے ہوئے تھے۔۔پھر یہاں سے گھر کا اندرونی حصہ شروع ہوتا ہے۔۔

اندرونی حصہ شروع ہوتے ہی ڈرائنگ روم کا کھلا ایریا آتا ہے جہاں خوبصورت نیلے رنگ کا ایک مکمل صوفہ سیٹ آراستہ کیا گیا تھا۔۔ گراؤنڈ فلور پر چار کمرے بنے ہوئے ہیں۔۔ایک عدیل ملک اور مسسز مہرین عدیل کا کمرہ ہے جبکہ ایک کمرہ مسسز مہرین کی ملازمہ بانوبی کے لیے استعمال میں آتا ہے کیونکہ مسسز مہرین کو صحت ناسازی کے بعد ہر وقت ایک ملازمہ کی ضرورت رہتی ہے اور بانوبی کافی عرصے سے ان کے گھر میں ملازمت کر رہی ہیں۔۔ایک گیسٹ روم تھا جو اکثر مہمان خصوصی کے لیے تیار رہتا تھا۔۔تو دوسرا کمرہ اسٹور روم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔۔دائیں جانب بڑا اور کھلا سا باروچی خانہ بنا ہوا تھا۔۔کچھ اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ ڈائننگ ایریا بھی اسی کے ساتھ ہی تھا بس درمیان میں شیشے کا سلائیڈ

ڈور لگا ہوا تھا اور اس سلائیڈ ڈور پر بڑے مخملی سلائیڈ نگ پردے لگا دیئے گئے تھے۔۔اور اسی ڈائننگ ایریا میں ایک اور بھی دروازہ تھا جو ڈرائنگ روم کی طرف سے بھی کھلتا تھا تاکہ آسانی سے ڈرائنگ روم سے چل کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف آیا جا سکے۔۔ باروچی خانے کے کوکنگ ایریا کی طرف بھی ایک دوسرا دروازہ تھا جو گھر کے پچھلے حصے کی طرف کھلتا تھا یعنی بیک یارڈ کی طرف جہاں مسسز مہرین نے چھوٹا سا باغیچہ بنایا ہوا تھا۔۔اور ام نور کی مدد سے وہ یہاں شوق سے پودے لگاتی تھیں۔۔ باروچی خانہ بہت سادگی سے آراستہ کیا گیا تھا۔۔ضرورت کی ہر چیز دستیاب تھی اور تقریبا تمام چیزیں الیکٹرانک ہی تھیں کیونکہ مسسز مہرین گھٹنے کے درد کے باعث زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی تھیں لیکن گھر والوں کے لیے کھانا وہ اپنے ہاتھوں سے بناتی تھیں۔۔

دائیں جانب گولائی دار نماڈیزائن میں سیڑھیاں اوپری منزل کی طرف جاتی ہیں۔۔ اوپر چار کمرے بنے ہوئے تھے۔۔ایک صائم کا ذاتی کمرہ تھا تو اس کمرے کے ساتھ ہی بنا دوسرا کمرہ جسے صائم نے اپنا ذاتی مکتب خانہ بنایا ہوا تھا دنیا جہاں کی مختلف کتابیں اس مکتب خانے میں موجود تھیں کچھ تو اسے تحائف کے طور پر بھی ملی تھیں۔۔تو دو کمرے گیسٹ روم کے طور پر بنائے گئے تھے مگر جب بھی سیدہ سکینہ اپنے بچوں کے ساتھ اس گھر میں آتی تھیں وہ یہیں رہتی ہیں۔۔ایک کمرے میں سیدہ سکینہ کے ساتھ ام نور تو دوسرے کمرے میں شایان علی رہتا تھا۔۔پورے گھر میں مختلف پھولوں کے گلدان رکھے ہوئے تھے کیونکہ ام نور کو پھول بہت پسند تھے صائم نے اس کی پسند کو بھی مد نظر رکھا تھا آخر ایک دن وہ اس گھر میں رخصت ہو کر آئے گی۔۔

گھر کے اندرونی حصے کی سجاوٹ میں سادگی کو ترجیح دی گئی تھی کہ جس چیز کی ضرورت نہیں اسے کسی دکھاوے کے لیے بھی گھر میں نہیں رکھا گیا۔۔جیسے کوئی سجاوٹی نمونہ لا کر ٹیبل پر رکھ دیا جائے کہ یہ کلاسک لگے گا اس قسم کی کسی فضول چیز کی اس گھر میں کوئی گنجائش نہیں تھی اور صائم کو فضول خرچی بھی نہیں پسند تھی اور عدیل صاحب کو بیٹے کی پسند پر کبھی کوئی شک نہیں تھا۔۔بس یہی ان کا چھوٹا سا آشیانہ ہے بالکل ایک خوشگوار گلستان کی طرح جہاں صرف محبت کے پھول کھلے رہتے ہیں۔۔

****

**

وہ بالکل دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ام نور کے کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔۔اس نے پیروں سے چپل اتار دی تھی تاکہ کوئی آواز پیدا نا ہو۔۔ام نور دنیا و مافیہا سے

بیگانہ میٹھی نیند کی وادیوں میں خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔۔اپنے ایک ہاتھ کی پشت کو آنکھوں پر رکھے وہ مدھم مدھم پر سکون سانسیں لے رہی تھی۔۔

شایان علی جانتا تھا کہ ذرا سی آواز پر بھی ام نور کی آنکھ کھل جاتی ہے اسی لیے ام نور جب بھی سونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے تو شایان کو خاص تاکید کرتی ہے۔۔

شانی شور مت کرنا ورنہ میری نیند میں خلل پڑ جاتا ہے" وہ بہت سہولت سے" بالکل دھیمے قدم چلتا ہوا ام نور کے بیڈ کے بالکل پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔

آپی جانی! مجھے تو یہ سوچ کر ہی بڑا مزہ آ رہا ہے جب آپ کا ریکشن پورے گھر میں" گونج رہا ہو گا" وہ مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں ام نور سے مخاطب ہوا تھا۔۔

پھر شایان نے اپنے ہاتھ میں پکڑی اس چیز کو شرارتی اور شیطانی مسکراہٹ سے دیکھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوا اور اس چیز کو زمین پر مختلف جگہوں پر رکھنا شروع کیا۔۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے سے وہ اس چیز کو رکھتا جا رہا تھا۔۔اور پھر ام نور کے گھر میں استعمال ہونے والے سادہ چپلوں کے ساتھ بھی رکھ دی۔۔ جو بیڈ کے نیچے زمین پر کچھ اس طرح رکھے ہوئے تھے کہ ام نور بیڈ سے اٹھتے ہی وہ چپل پہن سکے۔۔

اپنا کام مکمل ہوتے ہی شایان نے فاتحانہ مسکراہٹ سے فرضی کالر جھاڑے اور پھر ام نور کا ریکشن سوچتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھا۔۔چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر ایک خیال کے تحت کھسک کر سائیڈ ٹیبل کی طرف آیا اور سائیڈ ٹیبل پر سے الارم کلاک اٹھالی۔۔اس کی سوئیاں آگے پیچھے

کرتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے الارم کلاک کو دیکھا جواب غلط وقت بتا رہی تھی۔۔پھر آخر میں ام نور کو جگانے کے لیے ذرا اونچی آواز دی۔۔

"آپی سنیں نا۔۔آپی اٹھیں۔۔اماں کہہ رہی ہیں کہ صائم بھائی آنے والے ہیں تو میں آپ کو جگا دوں۔۔دیکھیں گھڑی میں دس بج گئے ہیں"شایان علی ام نور کو اونچی آواز میں مخاطب کر کے نیند سے جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"شانی!اماں سے کہنا مجھے تھوڑی دیر بعد جگا دیں۔۔اور صائم کے آنے میں ابھی وقت ہے"ام نور کچی نیند کے دوران کہتے ساتھ نیند میں ذرا سا ہلی بھی تھی مگر پھر واپس کروٹ بدل کر کمفرٹر کو سر تک اوڑھ کر سو گئی۔۔اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں لگتا۔۔

"اوہو آپی ورنہ اماں مجھے ڈانٹیں گی۔۔اٹھ جائیں نا پلیز"اس بار شایان نے ام نور کے کمفرٹر میں چھپے وجود کو ذرا سا جھنجھوڑا اور کمفرٹر ہلکا سا اپنی طرف کھینچا۔۔

شانی! یہاں سے جاؤ"ام نور واپس کمفرٹر کھینچتے ہوئے کوفت سے جواب دے رہی تھی۔۔

شایان علی اسے اٹھانے کی ترکیب سوچنے لگا۔۔اس نے پاس ہی ٹیبل پر رکھے ہوئے لیمپ کو روشن کر دیا تاکہ ام نور آنکھوں پر تیز روشنی پڑنے کے باعث اٹھ جائے۔۔

آپی! اٹھیں بھئی"شایان پھر سے کمفرٹر کھینچ رہا تھا۔۔"

دوبارہ شایان کی آواز سنتے ہی ام نور نیند میں ذرا سا کسمساتے ہوئے سیدھی ہوئی اور کمفرٹر کو اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے شایان کو دیکھا۔۔

سونے دو شانی! ابھی تو میں سوئی تھی۔۔ جھوٹ مت بولو دس نہیں بجے ابھی تک"۔۔اتنی جلدی دس کیسے بج گئے"ام نور نے نیند سے بھری ہوئی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا کیونکہ لیمپ کی تیز روشنی اس کی آنکھوں میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

اوہ اچھا! تو پھر خود ہی دیکھ لیں۔۔یہ لیں دیکھیں" شایان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر سے الارم کلاک اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دی۔۔

ام نور نے الارم کلاک تھامتے ہوئے اسے اپنے چہرے کے سامنے کیا اور ادھ کھلی آنکھ سے وقت دیکھنے لگی تو واقعی گھڑی دس بجا رہی تھی۔۔

افف شانی! دس بج گئے۔۔صائم بھی یہاں آنے کے لیے روانہ ہو گئے ہوں" گے "ام نور نے نیند سے بھری آنکھوں سے شایان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں جی آپی! ابھی اٹھ جائیں۔۔شیری کے آرٹ ایگزیبیشن میں بھی تو جانا ہے" ورنہ پھر میں نہیں چلوں گا۔۔ایک تو میں اس نالائق کا دل رکھنے کے لیے چل رہا تھا" الارم کلاک ام نور کے ہاتھ سے لیتے ہوئے شایان نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔۔ساتھ ہی ام نور کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا اپنی طرف کھینچا تھا تاکہ اب تو وہ اٹھ جائے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا ناہٹو شانی! آرہی ہوں۔۔ تمہارے صائم بھائی کو میری نیند کا ذرا بھی خیال" نہیں۔۔ پتا بھی ہے تمہیں رات کو کتنی دیر سے انہوں نے مجھے کال کی تھی ان کی کال کے انتظار میں مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی" ام نور ہاتھ چھڑوا کر اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹا کر اٹھ بیٹھی۔۔

اور تو اور ماموں کی بھی صبح کال آئی تھی کہ آج وہ واپس نہیں آرہے ہیں۔۔ بس" پھر بعد میں اس دکھ کی وجہ سے بھی مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔۔ ابھی تم تنگ کرنے آگئے ہو کہ میں نہیں چلوں گا" نور خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔

کتنے پیار سے شیری نے تمہیں مدعو کیا ہے۔۔ بدتمیز ناں ہو تو۔۔ ویسے بھی" شیری کا آرٹ ایگزیبیشن گیارہ بجے کے بعد شروع ہو گا اتنے نخرے مت دکھاؤ" وہ آنکھیں مسل رہی تھی۔۔ نیند کا غلبہ تھا۔۔

آپی جانی! ابھی بھی آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی؟ مطلب میرے پیارے صائم" بھائی سنڈے کے دن اپنی نیند ادھوری چھوڑ کر خصوصی طور پر صرف آپ سے ملنے آرہے ہیں اور آپ ان کو ہی سنا رہی ہیں۔۔۔ چچ چچ" وہ بڑے ہی ڈرامائی انداز میں ام نور سے مخاطب ہوا تھا۔۔

بڑی کوئی ناشکری بیوی ہیں آپ تو" شایان علی نفی میں گردن ہلا کر کہتے ساتھ ام" نور کے بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا۔۔

شانی کے بچے! بد تمیزی کی حد ہے تم مجھے ناشکری بیوی بول رہے ہو" ام نور نے" خفا ہوتے ہوئے شایان کو گھور کر ایک ہلکا سا مکا اس کے کندھے پر لگا دیا کیونکہ شایان علی نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔

ام نور کو شدید قسم کا غصہ آجاتا تھا جب کوئی اسے ناشکرے بندوں میں شمار کرتا تھا اور شایان علی کو اسے بستر سے باہر نکالنا تھا تو یہ اس کے حساب سے بہترین طریقہ

ہے ام نور کو نیند سے بیدار کرنے کا۔۔ جبکہ شایان علی خود دنیا کے ناشکرے ترین بندوں میں شمار ہوتا ہے۔۔

اوہو سوری آپی! میں تو ویسے ہی آپ کے ساتھ مسخری کر رہا تھا۔۔ میری پیاری" آپو ٹاپو" شایان نے ام نور کے گال تلے نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا اب بڑی بہن سے محبت بی تو تھی نا۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔ آ رہی ہوں ڈرامہ باز بندر" کہتے ہوئے ام نور نے ہنس کر" اسے دیکھا تھا جو بندر لقب پر منہ بنا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں بندر تو اس حساب سے آپ بندر کی بہن" شایان علی نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور" بس کہنے کی دیر تھی ام نور نے اسے رکھ کر ایک تھپڑ شانے پر رسید کی تھی لیکن وہ پھر بھی شانے کو سہلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

اچھا آپی! آپ جلدی سے آجائیں۔۔میں نیچے جارہا ہوں اماں کے پاس وہ کب سے انتظار کر رہی ہیں اور آج تو صائم بھائی بھی آرہے ہیں" ام نور کو شرارتی مسکراہٹ دکھاتے ہوئے کہہ کر شایان اٹھ کھڑا ہوا۔۔

زیادہ فری ناں ہو بندر ورنہ" ام نور نے کہتے ہوئے ہاتھ کا مکا بنا کر اسے دکھایا تھا۔۔

میں نہیں ڈرتا۔۔میرے صائم بھائی مجھے بچالیں گے" ہنس کر ام نور کو دیکھتے ہوئے شایان دروازے کی جانب بھاگ گیا تھا کہ کہیں سچ میں اس پر چپیڑوں کی برسات ہی ناں ہو جائے۔۔

آجائیں پھر۔۔ہم تو چلے پراٹھے کھانے۔۔ٹاٹا آپی" شایان ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر باہر جاتے ہی وہ دروازے کے باہر دیوار سے ٹیک لگا کر ذرا اوڑھ میں ہو کر کھڑا ہو گیا تھا اور انتظار کرنے لگا۔۔شرارتی مسکراہٹ ہنوز چہرے پر قائم تھی۔۔

آپی تو آج گئی۔۔ایک،دو، تین" وہ ایک ہاتھ منہ پر رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ کی" انگلیوں پر گنتی کرنے لگا۔۔

ام نور جو ابھی بھی نیند کے جھٹکے کھا رہی تھی آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھنے لگی اور ساتھ ہی چپل پہننے کے لیے پاؤں زمین پر رکھا ہی تھا کہ اسے نرم نرم سی کوئی چیز پاؤں کے نیچے محسوس ہوئی ام نور نے ذرا سی گردن جھکائی اور نیچے دیکھا تو اس کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔

آہ اماں اماں! پورے گھر میں ام نور کی چیخیں گونج رہی تھیں اور وہ ڈر کے مارے" بیڈ پر زور زور سے اچھلتے ہوئے ماں کو پکار رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! ادھر آئیں اماں "ڈر کے مارے تو وہ چیخ ہی رہی تھی مگر ام نور کے لیے" زیادہ خوفناک بات تو اس چیز سے پاؤں کا لگ جانا تھا۔۔

کمرے کے باہر کھڑے شایان علی کے قہقہے چھوٹ گئے تھے اور پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔۔ام نور کے اس ریکشن کا ہی تو انتظار تھا۔۔

باورچی خانے میں کھڑی اماں تو ام نور کی پہلی چیخ سنتے ہی تقریباً دوڑ کر اوپری منزل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے آ رہی تھیں۔۔

شانی! کیا ہوا؟ نوری کیوں چیخ رہی ہے؟ سکینہ نے اوپر آتے ہی دروازے کے باہر" کھڑے ہنستے ہوئے شانی سے پوچھا۔۔

جس نے ہنستے ہوئے شانے اچکا دیئے (جیسے کہ پتا نہیں مجھے کیا معلوم) اور پھر اماں کے پیچھے ہنستے ہوئے ام نور کے کمرے کے اندر داخل ہوا۔۔سیدہ سکینہ جیسے کمرے میں داخل ہوئیں تو ام نور کو بیڈ پر کھڑا ہوا دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا نوری! کیوں چیخ رہی تھی؟ دروازے سے اندر آتے ہوئے وہ سوال کر رہی تھیں۔۔

جبکہ شایان ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش میں سرخ ہو رہا تھا۔۔ام نور نے رونی سی صورت بنائے ماں کو دیکھا اور ہاتھ کی انگلی سے نیچے زمین کی طرف اشارہ کیا۔۔

سیدہ سکینہ نے اس کی انگلی کی سمت دیکھا تو وہ خود بھی دو قدم پیچھے ہوئیں۔۔

یہ اتنی ساری؟ یہ ادھر کہاں سے آئیں؟ سیدہ سکینہ حیرانگی سے کبھی ام نور کو" دیکھتی تو کبھی اس چیز کو جو زمین پر مختلف جگہوں پر رکھی گئی تھی۔۔

اماں! یہ میرے پیر سے ٹچ ہو گئی تھی۔۔مجھے جھرجھری ہو رہی ہے۔۔اس کو" ہٹائیں نا پلیز "ام نور بچوں کی طرح روہانسی ہوتے ہوئے اماں کو اسے ہٹانے کا کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سیدہ سکینہ جو بغور اس چیز کو دیکھ رہی تھیں چلتے ہوئے اس چیز کے قریب گئیں اور اسے اپنے ہاتھ میں اٹھالیا اور غصے سے شانی کی طرف مڑیں۔۔شانی تو ماں کی دہشت بھری نظروں سے ہی ڈر گیا اور الٹے پاؤں بھاگ نکالا۔۔

نوری! یہ چھپکلیاں نقلی ہیں۔۔یہ دیکھو "سیدہ سکینہ نے چھپکلی والا ہاتھ ام نور کے آگے کر دیا۔۔ام نور تو حیرانگی اور صدمے کی حالت میں ماں کو دیکھ رہی تھی کہ کیسے وہ اس گندی سی چھپکلی کو ہاتھ میں پکڑے کھڑی ہیں۔۔

آہ اماں! پیچھے کریں اسے۔۔اور بھلے یہ نقلی ہے مگر ہے تو گندی سی چھپکلی ہی "ام نور ڈر کے مارے مزید دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اور یہ شانی کا بچہ "اب تو یہ لڑکا میرے ہاتھوں گیا۔۔آج اس نے موت کو " دعوت دی ہے "ام نور دوپٹہ اٹھائے بیڈ سے نیچے کود آئی اور تیر کی تیزی سے باہر کی جانب لپکی تھی۔۔

نوری! رکو بیٹا" اماں بھی اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے اس کے پیچھے آئیں۔۔"

شانی! بد تمیز انسان۔۔ادھر آؤ۔۔بچ کر کہاں جاؤ گے؟ام نور سیڑھیاں پھلانگتے" ہوئے اسے آواز دے رہی تھی جبکہ شایان نجانے کہاں چھپ گیا۔۔

میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گی شانی کے بچے۔۔آخر کہاں جاؤ گے؟ام نور نے" سیڑھیوں سے نیچے آتے ہی اپنا جوتا اتار لیا اور جوتا ہاتھ میں پکڑے گھر کے کونے کونے میں اسے ڈھونڈنے لگی۔۔

نوری! جانے دو بیٹا۔۔بس اب نیند سے اٹھ ہی گئی ہو تو جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔پورے" نو بج گئے ہیں" اماں اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے روک رہی تھیں اور ام نور یکدم جھٹکے سے ماں کی طرف مڑی اور حیرانگی سے ماں کو دیکھا۔۔

کیا؟اماں ابھی نو بج رہے ہیں؟ایسے کیسے میری الارم کلاک میں تو دس بج گئے" تھے" ام نور نے تو الارم کلاک میں دس بجے والا وقت ہی دیکھا ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں نوری! ابھی تک صرف نو بجے ہیں "سیدہ سکینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

شانی کے بچے۔۔ باہر آؤ۔۔ میری الارم کلاک کی ٹائمنگ میں بھی تم نے گڑبڑ کی "

تھی۔۔ آج تو میں تمہاری ایسی دھلائی کروں گی نازندگی بھر یاد رکھو گے۔۔ باہر

آؤ "ام نور نے غصے میں اسے یہاں وہاں ڈھونڈھتے ہوئے اونچی آواز دی تھی۔۔

مگر یہ شایان تو علادین کے جن کی طرح کہیں غائب ہی ہو گیا تھا۔۔ ام نور جو باورچی خانے کی جانب رخ کیے کھڑی ہوئی تھی اچانک کسی خیال کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا اور نظر اوپر بیری کے درخت پر گئی تو جو تا سیدھا کرتے ہوئے اس کی جانب لپکی۔۔

سیدہ سکینہ جس نے پہلے ہی شایان کو درخت پر دیکھ لیا تھا انہوں نے نور کو نہیں بتایا کیونکہ شایان نے اپنے منہ پر انگلی رکھ کر اشارے سے انہیں منع کیا تھا۔۔ شایان کی پیٹھ ام نور کی طرف تھی اور وہ ایک مضبوط ٹہنی پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ ام نور نے

www.novelsclubb.com

کھینچ کے جوتا اسے دے مارا تھا اور وہ کمر پر جوتا پڑتے ہی اچھل کر درخت سے نیچے کود پڑا۔۔

آہ آپی سوری! شایان علی ہنستے ہوئے بھاگ رہا تھا اور ہاتھ کی ڈھال بنا کر اپنا دفاع بھی کر رہا تھا۔۔

رکو بیٹا۔۔ کدھر جا رہے ہو؟ ابھی تو بس شروعات ہے "ام نور نے پھر سے جوتا سنبھال لیا اور اس کے پیچھے آئی اور مزید ایک نشانہ اس کی کمر پر جا کر لگا۔۔

آہ اماں! بچائیں نا۔۔ آپی نے دوسرا نشانہ بھی میری نازک کمر پر مارا ہے "وہ آنگن میں بچھی ہوئی چارپائیوں کے ارد گرد بھاگتے ہوئے ماں سے مخاطب ہوا تھا۔۔

اچھا جی! ابھی تم میرے مزید پکے نشانے بھی دیکھو گے "ام نور نے جوتا اٹھا کر ایک آنکھ بند کرتے ہوئے اس کا نشانہ سادھنے کی کوشش کی۔۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ دائیں اور بائیں ہل کر اسے تنگ کرنے لگا مگر ام نور تو پکی کھلاڑی نکلی یوں جوتا پھینکا اور جوتا سیدھا اس کے بازو پر جا کر لگا۔۔

آہ آپی! اماں دیکھیں نا۔۔آپی نے زور سے مارا ہے" شانی مصنوعی انداز میں " کراہنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔۔

ام نور کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی جو کمال مہارت سے مگر مچھ کے آنسو بہانے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔

نوری! بس بھی کرو اب۔۔اور اٹھو تم۔۔کوئی چوٹ نہیں لگی تمہیں۔۔اتنے " بڑے ہو گئے ہو۔۔ مگر مجال جو تمہارا بچپنا جائے" اماں مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اسے ڈانٹ رہی تھیں جو مگر مچھ کے جھوٹے آنسوؤں والی مثال بن بیٹھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپی ماریں گی تو نہیں نا" وہ بولتے ہوئے مسکراہٹ چھپانے کی کوشش میں تھا مگر" ام نور کی غصے سے سرخ ہوتی ناک دیکھ کر ہنس دیا۔۔

جاؤ شانی! اب مجھ سے بات ناں کرنا" ام نور خفگی دکھا کر کہتے ہی کمرے کی جانب" بڑھنے لگی۔۔

مگر شایان بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آیا اور ام نور کا رخ اپنی جانب موڑا۔۔ پھر اس کے گرد اپنے بازو پھیلا کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔ام بڑی بہن ضرور تھی مگر شایان اس سے قد میں بڑا لگتا تھا۔۔وہ شایان سے چند انچ قد میں چھوٹی تھی۔۔

ایسے کیسے بات ناں کروں؟ آپ کے بغیر میرا گزارا ہی نہیں آپی" محبت سے کہا" گیا جملہ۔۔

آپی سوری" وہ مسکراتے ہوئے تلافی کر رہا تھا۔۔ام نور ہنوز خفا تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

اوو میری پیاری آپی۔۔مان بھی جاؤنا" شایان ام نور کو اپنے حصار میں لیے۔۔"
دائیں سے بائیں جھلاتے ہوئے گانا گانے کے انداز میں بول رہا تھا اور ام نور نے
شدید بیزاری سے اس کی طرف دیکھا جو سر لگانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔

ارے او آپی۔۔میری بہنا" وہ ایک آنکھ بند کیے ٹوٹے پھوٹے سر ملا رہا تھا۔۔"
شایان علی کی بے سری آواز سنتے ہی ام نور کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

تو پھر بتائیں آپی! کیسا لگا میرا سر؟ شایان نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔"

بالکل۔۔ام نور نے لفظ "بالکل" بولنے کے درمیان تھوڑا سا وقفہ دیا تھا۔۔"
بکواس ترین۔۔پھٹا ہوا ڈھول لگ رہے ہو" کہتے ہوئے ام نور نے شایان کے
تاثرات دیکھے تھے اور پھر دونوں ایک ساتھ ہنس دیئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

آپی! قدر کریں میرے ٹیلنٹ کی۔۔قدر کریں" وہ کہتے ہوئے ہنس رہا تھا اور ام نور اس کی باتوں پر ہنستے ہوئے ماں کو دیکھ رہی تھی جو ان کی اس عارضی لڑائی کی عادی ہو چکی تھیں۔۔

تم دونوں کا اگر لڑنا بھڑنا اور پھر منایا جانا ہو گیا ہو تو جاؤ دونوں نہا دھو کر آؤ۔۔تیار ہو جاؤ بھئی۔۔بس صائم بھی آنے والا ہو گا" اماں مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

شانی! ام نور نے شرارتی مسکراہٹ سے شایان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ جی آپی! میں آپ کی بات سمجھ گیا" شایان ام نور کا اشارہ سمجھتے ہوئے شرارتی انداز میں مسکرایا جبکہ سیدہ سکینہ ان دونوں کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھیں۔۔

دونوں ایک ساتھ اپنی ماں کی جانب مڑ کر دیکھنے لگے اور پھر دونوں اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ماں کی طرف بڑھنے لگے اور ان کی شرارت کو سمجھتے ہوئے سیدہ سکینہ الٹے قدم پیچھے ہونے لگیں۔۔

نوری! میں بتا رہی ہوں دونوں کی ٹھکائی کروں گی۔۔عزت سے پیچھے ہو جاؤ" دونوں "وہ پیچھے ہوتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

شانی تمہیں چپلوں سے ماروں گی اور پھر نوری بھی نہیں بچا پائے گی۔۔پرے ہٹو" کم بختوں۔۔نالائقوں "سیدہ سکینہ اپنے سامنے دونوں ہاتھوں کی ڈھال بنا کر مزید تیزی سے پیچھے ہونے لگی تھیں مگر دونوں دوڑتے ہوئے ان تک پہنچ گئے اور دونوں نے مل کر ماں کو گدگدی کرنی شروع کر دی۔۔

نوری پرے ہو۔۔شانی مار کھاؤ گے "وہ دونوں کو ہلکی پھلکی چپیڑیں بھی مار رہی" تھیں مگر دونوں ہنستے ہوئے مار بھی کھا رہے تھے اور ماں کو گدگدی بھی کر رہے تھے۔۔

اور پھر ام نور نے ہنستے ہوئے ماں کے گلے میں بانہیں ڈال کر نرمی سے ان کے گلے سے لگ گئی۔۔ام نور کی دیکھا دیکھی شایان نے بھی اپنے بازو ماں اور بہن کے گرد پھیلائے۔۔

پیاری اماں! ہماری کل کائنات "ام نور نے ماں کے نرم گال پر بوسہ دیتے ہوئے" کہا اور محبت سے ماں کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر تینوں پاس رکھی چارپائی پر بیٹھ گئے۔۔کچھ اس طرح کہ دائیں جانب ام نور اور بائیں جانب شایان تو بیچ میں اماں بیٹھ گئیں۔۔ماں کا دایاں ہاتھ ام نور نے تھام لیا تو بایاں ہاتھ شایان علی نے تینوں قبلہ رخ ہو کر اپنے اپنے دل میں ربّ سے مخاطب

تھے۔۔ شکر ادا کر رہے تھے اپنے ربّ کا جو دلوں میں سکون دیتا ہے۔۔ زندگی پر سکون بناتا ہے۔۔ جو اس چھوٹی سی زندگی میں دلی سکون دیتا ہے۔۔ اور بیشک اللہ تعالی کے سوا کوئی سکون نہیں دے سکتا۔۔

سکون واحد ایسی چیز ہے جو بادشاہ اور غلام دونوں کے لیے بہت ضروری ہے۔۔ بادشاہ اور غلام اپنی دنیاوی ضروریات سے پہلے سکون کے طلب گار ہوتے ہیں۔۔ یکساں طور پر۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

وہ بہت سست روی سے چلتا ہوا دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔۔ دماغ میں ہزاروں وسوسے گردش کر رہے تھے۔۔ دل پر تو جیسے منوں بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔ وہ اندر کے ماحول سے بخوبی واقف تھا۔۔ مگر وہ طے کر چکا تھا اپنا مقصد حاصل کیے بغیر

وہ یہاں سے واپس نہیں جائے گا۔۔دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔۔ اندرونی منظر اس کے توقع کی برخلاف تھا۔۔اندر خاموشی کا پہرہ دیکھ اسے لگا وہ شاید غلط جگہ پر آگیا ہے۔۔

سامنے گول میز کے گرد کرسیوں پر کچھ لڑکے براجمان تھے اور آپس میں تاش کھیل رہے تھے مگر کوئی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوا۔۔وہ ناسمجھی سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا۔۔یہ جگہ توقع کے مطابق نہیں تھی۔۔اتنی خاموشی تھی یہاں۔۔

"شیرا! بیرونی دروازے کے پاس سے ایک مردانی آواز سنائی دی۔۔اپنے نام کے پکارے جانے پر وہ ایڑھیوں کے بل گھوم گیا۔۔سوالیہ نظروں سے اس آدمی کو دیکھا۔۔

"کیا ہوا؟ تم تو ایسے ڈر گئے ہو جیسے موت دیکھ لی ہو۔۔ہنستے ہوئے وہ اس کی جانب آیا۔۔

تجھے سیٹ میر ثاقب خلیل نے بھیجا ہے؟ڈر مت پگلے "وہ اٹھائیس یا انتیس سال کا" آدمی بالکل اس کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔شیر ا اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

میرا نام سہیل خان ہے اور میں یہاں کا ہیڈ ہوں۔۔یا تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ میر" ثاقب خلیل کا پرسنل اسٹنٹ "ویسے چاہو تو مینجر بھی سمجھ سکتے ہو "وہ آدمی ہنستے ہوئے اپنا عہدہ بتا رہا تھا۔۔

میں سیٹ میر ثاقب خلیل کے کام سے یہاں آیا ہوں۔۔ان کی ایک ڈرگز ڈیلر" سے بات ہو گئی ہے۔۔مجھے ڈرگز سمگلنگ کا اہم ایک مشن دیا گیا ہے "شیر ا کیسو رام پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا۔۔ویسے بہت سنا ہے تیرے بارے میں۔۔وہ کہہ کر مسکرایا۔۔تو کافی" ہوشیار اور پھرتی سے کام تمام کرتا ہے۔۔تیری بہادری کے قصے بھی سن رکھے

www.novelsclubb.com

ہیں" وہ آدمی شیرا کو داد دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ شیرا مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔

وہ تو مشہور ہو رہا تھا۔۔ شہرت کی چاہ اسے ہمیشہ سے تھی۔۔ یہ شاید سب کی خواہش ہوتی ہے۔۔

اندر چل۔۔ سارا انتظام ہو گیا ہے۔۔ تو آج روانہ ہو گا۔۔ کب؟ کہاں؟ اور کیسے؟" یہ سب میر علی صمد یعنی ہمارے سیٹ ثاقب خلیل کا بڑا بیٹا وہی تجھے بتائے گا" شیرا کے کندھے پر اپنا وزنی ہاتھ رکھ کر اسے ساتھ چلنے کو کہا۔۔ شیرا کو انہونا سا ڈر محسوس ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

آجا بھئی" وہ آدمی دو قدم آگے بڑھ گیا تھا۔۔ شیرا گردن جھٹک کر اس کے پیچھے" چلنے لگا۔۔

چلتے ہوئے ایک وسیع پیمانے پر بنے کمرے کے اندر داخل ہوا۔۔اندرونی منظر دیکھ کر شیر اکی آنکھیں حیرت کے مارے کھل گئیں۔۔وسیع پیمانے پر بنا کمرہ۔۔ایک طرف مہنگا صوفہ سیٹ رکھا تھا تو باقی کمرے میں لمبے لمبے میز کافی تعداد میں وہاں موجود تھے اور ان میزوں پر مختلف اقسام کے ڈرگز ترتیب وار رکھے ہوئے تھے۔۔

کیا ہوا بھئی۔۔منہ کھل گیا تیرا" دائیں جانب بنے واش روم سے باہر نکلتے ہوئے" وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا جو دھونے کے باوجود رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

علی! کیا ہوا تمہیں؟ سہیل خان فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کی جانب آیا۔۔"

کچھ نہیں ہوا۔۔تم ایسا کرو مرہم پٹی لے کر آجاؤ۔۔تب تک میں اس کو دیکھ لیتا" ہوں "میر علی ہلکا سا کراہتے ہوئے ہاتھ جھٹک کر اسے حکم دے رہا تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔لیکن پہلے یہ ٹشو پیپر کو اس زخم پر رکھ دو۔۔افف دیکھو تمہارا" کتنا خون نکل رہا ہے" وہ آدمی اس کے زخم پر ٹشو پیپر رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

سہیل! بھئی جاؤ۔۔کیوں میری ماں بن رہے ہو تم؟ میر علی کو فت سے اسے دیکھ" رہا تھا۔۔

سہیل خان بغیر کچھ کہے سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا کیونکہ میر علی صمد ثاقب خلیل کا کوئی بھروسہ نہیں کب وہ غصے میں آجائے اور ایک گولی اسے ٹھوک دے۔۔

شیرا! تو ادھر آجا" کہتے ہوئے وہ ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔۔شیرا بھی اس کے پیچھے" چلتے ہوئے صوفے کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔بالکل خاموش۔۔

بھئی بیٹھ جا۔۔اب کیا دعوت نامے کا انتظار کرو گے "ٹشو پیپر سے خون صاف" کرتے ہوئے شیرا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔شیرا بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

ہمارے کام کے کچھ اصول ہوتے ہیں شیر ا۔۔جو ہمارے یہاں ہر کام کرنے" والے پر لاگو ہوتے ہیں"ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا وہ گھمنڈ سے چور لگ رہا تھا۔۔

میں ابھی جو اصول بتاؤں گا وہ تم اپنی اس کھوپڑی میں فیڈ کر لو"وہ تکبر سے بوٹ" ہلاتے ہوئے نظریں شیر اپر گاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ایمان داری سے بے ایمانی والے کام کرنا ہے۔۔کام کے دوران اپنے احساسات" پر کچھ وقت کے لیے بریک لگا دو۔۔موت سے ڈرنا نہیں۔۔پکڑے جائیں تو منہ کھولنا نہیں۔۔اور مالک کے ساتھ کوئی دھوکے بازی یا دغا بازی نہیں۔۔سمجھ آ رہی ہے؟میر علی صمد بارعب انداز میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ مجھ پر اعتبار کر سکتے ہیں۔۔میں اپنا کام پوری ایمانداری سے سرانجام دیتا" ہوں۔۔مجھے موت قبول ہے مگر میں منہ نہیں کھولوں گا"شیر ابھرپور تعاون

کرتے ہوئے اسے اپنے وفادار ہونے کا احساس دلا رہا تھا مگر اندر ہی اندر ڈر کے ہچکولے بھی کھا رہا تھا۔۔وہ ابھی کم عمر تھا۔۔

شاباش لڑکے۔۔میں تم سے کافی متاثر ہوا ہوں۔۔ مسکرا کر کہا۔۔کام کے کافی" پکے معلوم ہوتے ہو"میر علی ٹھوڑی کھجاتے ہوئے اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھ رہا تھا۔۔شیر اداد وصول کر کے مسکرا کر سر جھکا گیا۔۔

شیر ا! سب سے پہلے تمہیں اپنی پہچان بدلنی ہو گی۔۔تمہارا نام۔۔عمر اور ٹھکانہ """ یہ بہت ضروری ہے حفاظت کے لیے۔۔ سمجھ آ رہی ہے؟میر علی صمد سنجیدگی سے کہتے ہوئے ایک فائل اٹھا کر اس کے سامنے رکھ رہا تھا۔۔شیر نا سمجھی سے کبھی فائل تو کبھی میر علی صمد کو دیکھ رہا تھا۔۔

دروازے پر ہلکی دستک کے ساتھ سہیل خان اندر داخل ہوا۔۔ہاتھ میں مرہم پٹی کا سامان تھا۔۔چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آ رہے تھے۔۔

میر علی! یہ مرہم پٹی کر لو۔۔مجھے سیٹ میر ثاقب خلیل کا فون آیا تھا۔۔تمہاری" چوٹ کا پوچھ رہے تھے۔۔خدا کے واسطے لگالو ورنہ سیٹ ثاقب صاحب میری گردن اڑادیں گے۔۔بہت غصے میں ہیں وہ" سہیل خان عجلت میں مرہم پٹی اس کے سامنے رکھتے ہوئے بات کر رہا تھا۔۔

لگادے بھئی۔۔ایک تو تم سب کی یہ فکر مجھے زہر لگتی ہے" کہتے ہوئے ہاتھ اس" کی جانب بڑھادیا۔۔گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر سہیل اس کی مرہم پٹی کر رہا تھا۔۔

کتنے پڑھے لکھے ہو؟ سہیل خان جو اس کے ہاتھ پر دوائی لگا رہا تھا میر علی صمد اس کی" جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔جواب ناں ملنے پر شیر اکو غصے سے دیکھا۔۔

اوئے نیم بے ہوش انسان! شیر اکے آگے چٹکی بجاتے ہوئے اسے مخاطب کیا جو" سہیل خان کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جو کمال مہارت سے مرہم پٹی کر رہا تھا۔۔

وہ مجھے لگا آپ سہیل خان سے پوچھ رہے تھے "شیر اشرمندگی محسوس کرتے" ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔اس کی بات سنتے میر علی صمد اور سہیل خان دونوں کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا۔۔دونوں کا تمسخرانہ انداز شیر ا کو چبھا تھا۔۔

خیر ہے۔۔ تجھ سے پوچھ رہا ہوں۔۔پڑھا لکھا ہے؟ میر علی صمد بنسی ضبط کرتے" ہوئے اسے حقارت سے دیکھ رہا تھا۔۔کہاں سے اٹھ کر آ گیا تھا۔۔

میں پانچویں جماعت تک پڑھا ہوں "شیر ا دونوں کو سرد نظروں سے دیکھنے لگا اور" انگلیاں مسلتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

تو یہ فائل اردو زبان میں لکھی ہوئی ہے۔۔پڑھ لے گا؟ کہنی مار کر سہیل خان کو" دور کیا اور پھر پٹی والا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے شیر ا سے پوچھا۔۔

جی! میں پڑھ لوں گا" کہتے ہوئے فائل اٹھالی اور کھول کر دیکھی جبکہ سہیل خان" کاٹ دار نظروں سے شیر ا کو دیکھ کر وہاں سے چلتا بنا۔۔

نجانے کیوں یہ لڑکا اسے اپنے کام میں رکاوٹ محسوس ہو رہا تھا۔۔اب سہیل خان کا یہاں کوئی کام نہیں تھا۔۔

اس میں تیرا جعلی نام۔۔عمر اور باقی کی ساری تفصیلات لکھی ہوئی ہیں۔۔اچھے سے پڑھ لے کیونکہ اب سے یہی تیری پہچان ہو گی" وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور لمبی میزوں کی جانب بڑھ گیا۔۔

شیر اکیسو رام سے اب وہ کسی اور ہی شخصیت میں بدلنے والا تھا۔۔دل تو مطمئن نہیں تھا مگر وہ اب اس کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا تھا۔۔

شیر ا! نیم بے ہوش انسان" وہ کوفت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔جعلی نام پر انگلی پھیرتے ہوئے وہ اپنی سوچوں میں گم تھا کہ میر علی صمد کے پکارنے پر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔

جی سیٹ" فائل ٹیبل پر رکھ کر وہ اس کی طرف آیا۔۔"

شیر ا!اگر کام کے دوران بھی تو ایسے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو جائے گا تو مال" کوئی اور لے اڑے گا۔۔پھر مجھے اس نقصان کا ازالہ تیری جان لے کر کرنا پڑے گا۔۔باقی تو سوچ لے کیا کرے گا"میر علی صمد نے کہتے ہوئے ایک چت اس کے سر پر لگائی تھی۔۔

معاف کر دیں سیٹ !اب سے دھیان دوں گا"شیر ابال کھجاتے ہوئے جواب" دے رہا تھا۔۔

یہ سارے ہیروئین کے پیکٹ اس بیگ میں بھر دے۔۔اور اچھے سے اس بیگ کی" زپ بند کر کے اپنے ساتھ لے کر جا"حکم دیتے ہوئے ایک طرف کچھ الگ پیکٹ رکھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کیا۔۔شیر امتلاشی نظروں سے بیگ ڈھونڈنے لگا۔۔

یہاں اس دراز سے بیگ نکال "میر علی صمد نے میز میں بنے ہوئے دراز کی جانب" اشارہ کیا۔۔دراز سے بیگ نکال کر شیر اکافی احتیاط سے ہیر وئن ڈر گز کے لاتعداد پیکٹ بیگ میں ترتیب دینے لگا۔۔

جگہ تو تجھے معلوم ہے۔۔بس کوئی کوتاہی کی گنجائش نہیں۔۔یہ بیگ لے اور کام پر" روانہ ہو جا"میر علی اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے ہدایت دے رہا تھا۔۔

جی۔۔میں کوئی غلطی نہیں کروں گا"شیر ا اپنے کام کو لے کر کافی پر اعتماد تھا۔۔"

پیسے کام پورا ہو جانے پر تجھے مل جائیں گے۔۔امید ہے تو زندہ لوٹ کر آئے گا۔۔"

چل اب جا"تمسخر سے کہتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔شیر ا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا اور گردن موڑ کر میر علی صمد کو دیکھنے لگا۔۔

کیا ہوا بھئی ؟میر علی نے سوالیہ آئی برو۔اچکائی۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ میرا پہلا مشن ہے سیٹ !اگر کام ہو جائے اور میں زندہ لوٹ کر ناں آسکوں تو" میرے پیسے میرے والدین مائی اور بابو کو دے دیجئے گا سیٹ "شیر انرم لہجے میں کہہ کر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔۔

عجیب مخلوق "میر علی خفگی سے سر جھٹک کر صوفے پر پیر پسار کر بیٹھ گیا۔۔"

شیر ابیگ لیے اپنی منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں تھا۔۔میر علی ثاقب کے خفیہ اڈے سے باہر نکل کر اس نے چہرے پر سیاہ ماسک چڑھا دیا۔۔وہ دل ہی دل میں اپنے جعلی نام کو دہرا رہا تھا۔۔اسے اب یاد رکھنا تھا وہ شیر اکیسو رام نہیں بلکہ ؟

****

**

صائم نے احتیاط سے کار گلی میں ایک طرف کھڑی کر دی اور خود کار سے باہر نکل آیا۔۔چابی جیب میں رکھتے ہوئے وہ ام نور کے گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔دستک

دینے پر اسے اندر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی جیسے کوئی تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ رہا ہے۔۔

"کون ہے؟ام نور مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی۔۔ام نور کی آواز سنتے ہی صائم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک "کہتے ہوئے دو قدم آگے بڑھ آیا۔۔"

معاف کیجئے گا سر۔۔پر ہم آپ کو نہیں جانتے ہیں "دروازے کے اس پار ام نور" کی شرارت بھری آواز ابھری۔۔

www.novelsclubb.com

سنیں مسسز! میری پھپھو یہاں رہتی ہیں "صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

ارے بابا معاف کرو۔۔یہاں آپ کو کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔۔یہاں کوئی پھپھو" نام کی عورت نہیں رہتی ہے "ام نور ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے دروازے کے مزید قریب آئی۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں جارہاہوں پھر "ہنس کر کہا۔۔وہ اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی دروازے کی ایک سمت میں اوڑھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔اس کی آواز سنتے ہی ام نور نے پھٹاکٹ سے پٹ کھول دیا مگر سامنے کوئی نہیں تھا۔۔

"صائم !کدھر چلے گئے ؟اماں نے تو اب پکامیری پٹائی کرنی ہے۔۔صائم آپ چلے گئے کیا؟ام نور متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"ویسے یہ انسان ہی تھا؟ایسے کیسے غائب ہو گیا؟ام نور پریشان کن نظروں سے یہاں وہاں نظر کرتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک صائم بوتل کے جن کی طرح اس کے سامنے نمودار ہوا کہ ام نور کی ڈر کے مارے بس چیخ نکلنے لگی تھی کہ صائم جلدی سے آگے ہوا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

پہچانا مجھے ؟لوگ بیرسٹر صائم عدیل ملک نام سے جانتے ہیں "شرارت سے ہنس" کہہ کر کہا ساتھ ہی وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے خود بھی گھر کے اندر داخل ہو گیا اور بیرونی دروازہ بند کر دیا۔۔

صائم ! صبح صبح شانی نے ڈرایا تھا اور اب آپ نے بھی وہی کام کیا "ام نور بھرائی" ہوئی آواز میں کہتی خفگی سے وہاں سے جانے لگی۔۔

اے رکو ! کیا ہوا؟ صائم اسے نرمی سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ " رہا تھا۔۔اور اس شانی کی تو میں اچھے سے خبر لیتا ہوں۔۔یہ لڑکا سدھرے گا نہیں" صائم مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

صائم ! پتا ہے اس نے صبح میرے ساتھ کتنا گندا مذاق کیا۔۔وہ نجانے کہاں سے " اتنی ساری گندی چھپکلیاں لے کر آیا اور میرے کمرے میں رکھ دیں "ام نور معصومیت سے صائم کو تمام کاروائی بتا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اوہو اچھا ایسا کیا" ہونٹ گول کرتے ہوئے کہا مگر آنکھوں میں شرارت تھی۔۔"

اور تو اور میرا پیر تک اس چھپکلی پر لگ گیا تھا۔۔ایسی چیزوں سے مجھے جھرجھری" ہوتی ہے" ام نور خفگی سے صبح والا واقعہ صائم کے گوشے گزار کر رہی تھی۔۔

شانی! یہاں آؤ۔۔تمہاری تو آج خبر لیتا ہوں" صائم مصنوعی غصے سے اسے پکار رہا" تھا۔۔

نہانے گیا ہوا ہے" ام نور سر جھٹک کر کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔"

آئے گا تو اس کی اچھے سے خبر لیتا ہوں۔۔ایسے مذاق بھلا کوئی کرتا ہے" صائم" کمال مہارت سے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

یہ دونوں بھائی بہن ٹام اینڈ جیری ہیں اس بات کا علم صائم سے بہتر کسے ہو گا۔۔

اچھا یہ تو بتاؤ پھپھو کدھر ہیں؟ صائم اس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

خالہ سازین کے یہاں کام سے گئی ہیں "ام نور کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔"

اے !اچھا اپنا موڈ خراب مت کرو۔۔شیری کے یہاں بھی ایسے موڈ بنا کر جاؤ" گی "صائم کیچن کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ماموں جان آج گھر واپس نہیں آرہے ہیں "ام نور اپنی افسردگی کی اصل وجہ بتا" رہی تھی۔۔

اوہو۔۔کیا کر سکتے ہیں اب "صائم فریج کی جانب جاتے ہوئے مسکراہٹ ضبط" کیے بول رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بس آپ ایسا کریں کہ آج کا ڈنر کینسل کر دیں "کہتے ہوئے چائے کی پتیلی اٹھالی" اور چولہے پر چڑھا دی۔۔

کیوں بھئی ؟ڈنر کیوں کینسل کیا جائے بھلا؟ صائم فریج سے پانی کی بوتل نکالتے" ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

فیملی ڈنر تھا۔۔ماموں جان نہیں تو فیملی مکمل نہیں۔۔اسی لیے ڈنر کینسل "کہتے ہوئے کاؤنٹر پر سے گلاس اٹھا کر صائم کی طرف بڑھا دیا۔۔

یارا مے !اس بارے میں بھی کچھ سوچتے ہیں "کہتے ہوئے پانی کی بوتل ام نور کی جانب بڑھا دی۔۔

افوو۔۔اب آپ پانی بھی خود سے نہیں نکال سکتے "مصنوعی نخرے دکھاتے ہوئے اس سے پانی کی بوتل لے لی۔۔صائم مسکرا دیا۔۔نور نے گلاس میں پانی انڈیل کر اس کی طرف بڑھا دیا۔۔

شکریہ بیگم صاحبہ "جتاتی انداز اپنائے وہ بہت کچھ سمجھا رہا تھا۔۔"

ہاں بھئی۔۔بیگم کے آتے ہی آپ شوہر لوگ نجانے کس خوشی میں نکمے ہو جاتے ہیں ہو نہہ "ام نور شرارتاً کہتے ہوئے واپس چائے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم صائم بھائی! شایان علی چہکتے ہوئے کیچن کے اندر داخل ہوا۔۔وہ" بلکل نک سک سا تیار ہو کر آیا تھا۔۔

وعلیکم السلام! تم ادھر تو آؤ۔۔آج میں تمہاری طبیعت سیٹ کرتا ہوں "صائم" آستین اوپر چڑھاتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

آپی نے آپ کو بتا بھی دیا؟ حیرانگی سے پوچھا۔۔اچھا سوری۔۔اب نہیں کروں گا" پکا" شایان علی کہتے ہوئے بھاگ نکلا تھا کہ صائم کا ہاتھ کافی بھاری تھا مذاقاً بھی پڑ جائے تو نانی یاد آجاتی تھی۔۔

صائم! جانے دیں۔۔میں نے صبح جوتوں سے اس کی اچھی دھلائی کی تھی "ام نور" ہنستے ہوئے صائم کا بازو پکڑے کھڑی ہو گئی۔۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔۔شایان علی بھاگتے ہوئے گیا اور پٹ کھول دیا۔۔

اسلام و علیکم اماں! کہتے ہوئے لاڈ سے ماں کے گلے لگ گیا۔۔"

وعلیکم السلام میری جان! اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔"

اسلام و علیکم پھپھو! صائم مسکراتے ہوئے کیچن سے نمودار ہوا۔۔"

وعلیکم السلام! میرا بیٹا کب آیا؟ سیدہ سکینہ صائم کو محبت سے دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھ گئیں۔۔"

بس کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا۔۔ کہتے ہوئے ان کے سر پر بوسہ دیا۔۔اور امے نے چائے تک نہیں پوچھی" صائم شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم اماں! ام نور پانی کا گلاس لیے ان کی جانب آرہی تھی۔۔"

اماں میں چائے بنا رہی تھی مگر ان سے کبھی جو صبر ہو جائے "ام نور نے صائم کے" بازو پر چٹ لگاتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا۔۔صائم اور ام نور کی نوک جھونک پر اماں ہنس دیں تھیں۔۔

وعلیکم السلام! نوری بیٹا جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔صائم پہنچ گیا مگر تم تیار نہیں ہوئی "ماں" پانی کا گلاس تھامتے ہوئے ام نور کو ہدایت کر رہی تھیں۔۔

ہاں جی! بس جا رہی تھی۔۔میں نہا چکی ہوں اب بس کپڑے ہی تو بدلنے ہیں۔۔" ام سادگی سے کہہ کر جانے لگی۔۔

اور ہاں اماں آپ دیکھ لیں میں نے چولہے پر چائے چڑھا دی ہے۔۔ان کو پلا" دیں "ام نور نے شرارت سے کہتے ہوئے صائم کو کہنی دے ماری۔۔صائم بازو سہلاتے ہوئے ہنس دیا وہ نخرے دکھاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

آج چائے میں بناؤں گا" شایان علی کیچن کی جانب لپکا تھا کیونکہ سیدہ سکینہ کو" اس کے ہاتھ کی چائے بہت پسند ہے تو وہ اکثر بنالیا کرتا تھا۔۔

صائم !اور بتاؤ بھابھی کیسی ہیں؟ کل بھی طبیعت خرابی کا بتارہی تھیں" سیدہ سکینہ " محبت سے صائم کا ہاتھ تھامے ہوئے تھیں۔۔اور عدیل بھائی کیوں نہیں آرہے ہیں؟ اتنے دن ہوگئے" فکر مندی سے پوچھا۔۔

امی تو الحمد للہ پہلے سے بہتر ہیں اور بابا؟ صائم شرارتی مسکراہٹ سے انہیں دیکھ رہا" تھا۔۔

صائم !اب بتاؤ بھی" سیدہ سکینہ اس کی مشکوک مسکراہٹ کو سمجھ نہیں پائیں۔۔"

بابا بھی خیر سے ان شاءاللہ آجائیں گے۔۔آپ یہ بتائیں سازین خالہ کیسی ہیں؟" صائم کمال مہارت سے بات بدل گیا۔۔

وہ تو بالکل ٹھیک ہے۔۔ مجھ سے روز تمہارا پوچھتی ہے "سیدہ سیکینہ مسکراتے" ہوئے جواب دے رہی تھیں۔۔

ایسی بات ہے تو میں بہت جلد خالہ سازین سے ملنے جاؤں گا" صائم سیدہ سکینہ کا" ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میں کیسی لگ رہی ہوں "ام نور سیاہ لباس میں ملبوس بے حد خوبصورت لگ رہی" تھی۔۔ دوپٹہ سلیقے سے سر پر سجائے وہ سادگی میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ صائم نظریں اٹھائے سانس روکے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نوری! ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو "سیدہ سکینہ پیار سے ام نور کو دیکھتے ہوئے" کہہ رہی تھی پھر مسکراتے ہوئے صائم کو دیکھا جو محبت پاش نظروں سے ام نور کو نہار رہا تھا۔۔

کچھ یوں ملی تم سے نظر۔۔

کہ باقی سب نظر انداز ہو گیا۔۔

اچھا میں بھی ذرا کیچن دیکھ آؤں۔۔ کہہ کر اٹھیں۔۔ کہیں شانی کے جانے سے" وہاں کیچن میں طوفان ہی ناں آ جائے" سیدہ سکینہ نے کہتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھا۔۔

ام نور تو صائم کے منہ سے کچھ سننے کے لیے بے تاب کھڑی ہوئی تھی۔۔ اچھا لگتا ہے اسے صائم کی طرف سے تعریف بٹورنا۔۔ صائم چلتے ہوئے اس کے روبرو جا کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

امے! مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔"

جی! ام نور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ کتنی پر کشش لگتی" ہیں اس کی آنکھیں جب وہ ام نور کو فرصت سے دیکھتا ہے۔۔

ماشااللہ! کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟ ماننا تو پڑے گا یہ لڑکی تو سادگی میں بھی" غضب ڈھا رہی ہے بھئی "شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے صائم کی نظریں ام نور کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔

شکریہ صائم "ام نور کو حیا محسوس ہوئی تو نظریں جھکا گئی۔۔"

سوچ رہا ہوں تم دلہن کے لال جوڑے میں ملبوس کتنی خوبصورت لگو گی "صائم" اسے چھیڑ رہا تھا۔۔ام نور کھلکھلا کر ہنس دی۔۔

وہ دن ابھی دور ہیں مسٹر ویمپائر "ام نور اتراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔صائم" بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا چلیں میرا صدقہ تو اتار دیں۔۔ جتنا آپ مجھے گھور رہے ہیں نا کہیں آپ کی" نظر ہی ناں لگ جائے "ام نور حکم صادر کرتے ہوئے اسے شریر مسکراہٹ سے

www.novelsclubb.com

دیکھ رہی تھی۔۔صائم مسکرادیااور والٹ سے چند نوٹ نکال لیے ساتھ ہی محبت سے ام نور کا صدقہ اتار لیا۔۔

آہم آہم !آپ لوگ میرے ہاتھ کی چائے پئیں گے ؟جس نے نہیں پینی وہ بتا" دے تاکہ اس کے حصے کی میں پی لوں "شایان علی ہاتھ میں خالی کپ لیے دونوں سے مخاطب تھا۔۔ایک تو یہ لڑکا ہمیشہ ان دونوں کے درمیان کباب میں ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔۔

ہاں ناضرور۔۔مگر میں پہلے عبایا پہن کر آؤں گی "صائم کی شکل دیکھ کر وہ ہنسی" ضبط کر کے جلدی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

صائم خفگی سے شایان علی کو گھورتے ہوئے اس کی جانب آیااور پھر اسے صدقے کے پیسے تھماتے دیئے۔۔شایان سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔صائم منہ

بسورتے ہوئے ڈائننگ ایریا کی جانب بڑھ گیا جہاں پہلے سے سیدہ سکینہ ان کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

لو جی اب میں نے کیا کر دیا؟ صحیح بولتے ہیں لوگ کہ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں۔۔" فری کی چائے مل رہی ہے پھر بھی منہ بناتے ہیں" بال کھجا کر خود کلامی کرتے ہوئے وہ صائم کے پیچھے ہو لیا۔۔

رکیں نا صائم بھائی! یہ پیسے کس کو دینے ہیں؟ پیسوں کی جانب اشارہ کیا۔۔" کسی ضرورت مند کو" صائم ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہی نشست سنبھال چکا تھا۔۔

ارے واہ تو پھر میں یہ شیری کو ہی دوں گا" ہنس کر کہتے صائم کو دیکھا۔۔" بد تمیز انسان۔۔لگاؤں دو کان کے نیچے" صائم خفگی سے اسے گھور رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اچھانا بھئی سوری مذاق تھا۔۔راستے میں کسی ضرورت مند کو دیں گے "شایان" علی بھی نشست سنبھال کر بیٹھ گیا۔۔

اور یوں ہنستے مسکراتے باتیں کرتے ہوئے چائے پینے کے بعد وہ لوگ روانہ ہو گئے مگر اس سے پہلے شایان علی نے ایک کارنامہ سرانجام دیا۔۔جس کی وجہ سے انہیں آرٹ ایگزیبیشن کے لیے روانگی میں مزید دیر ہو گئی تھی۔۔شایان علی نے چائے کا پورا کپ اپنے کپڑوں پر گرا دیا تھا۔۔صائم کا تو ہنسی سے برا حال تھا جبکہ ام نورا سے ڈانٹے میں مصروف تھی۔۔سیدہ سکینہ کے کہنے پر وہ کپڑے بدلنے گیا تھا مگر پھر اس کی تیاری آدھے گھنٹے کے بعد مکمل ہوئی تھی۔۔

****

**

نئ صبح کے آغاز کے ساتھ جہاں محنت و کوشش کرنے والوں کو اپنی زندگیوں میں بہتری کی کرن نظر آتی ہے وہیں جھگیوں میں بستے صرف کچھ لوگ یہ نیک امید رکھتے ہیں۔۔ باقی تو غربت کی چکی میں پستے چلے جا رہے ہیں اور زندگی کٹتی چلی جا رہی ہے۔۔ کیسو رام بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو ہر دن نئ امید کے ساتھ گھر سے نکلتے تھے۔۔ عمر کے اس حصے میں بھی وہ محنت کی کمائی پر صبر شکر ادا کرنے والا بندہ تھا۔۔ شیرا کا گھر سے صبح سویرے نکل جانا اور رات دیر گئے گھر واپس آنا کیسو رام کو بالکل پسند نہیں تھا۔۔ ہر بار سوال کرنے پر وہ یہی جواب دیتا ہے کہ صبح سویرے کمانے کی غرض سے گھر سے نکل جاتا ہوں۔۔ نکما ہوتا تو دیر گئے تک بستر پر پڑا رہتا۔۔ بس یہی نوک جھونک شانتی کماری کو پسند نہیں تھی۔۔ اسی لیے کیسو رام سے شیرا کی خاطر جھگڑا بھی کر لیتی تھی۔۔

شانتی! ارے او شانتی" کیسو رام سر پر رومال باندھتے ہوئے اپنی بیوی کو ہانک رہا" تھا۔۔

کیا ہوا اب؟ شانتی جو باہر کپڑے دھو رہی تھی کوفت سے جواب دیتے ہوئے اٹھ" کھڑی ہوئی۔۔

شیرا آج پھر گھر پر نظر نہیں آرہا ہے۔۔ تو نے پھر اسے جانے دیا؟ میں منع کرتا" ہوں مگر تو میری کوئی بات سنتی ہی نہیں" کیسو رام افسردگی سے کہتے ہوئے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیسو! تو پریشان مت ہوا کر۔۔ وہ ہمارا بیٹا ہے۔۔ ہمارا سہارا" شانتی کماری کہتے" ہوئے ہاتھ پونچھ کر جھگی کے اندر داخل ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

اب ظاہر سی بات ہے کمانے تو جائے گا۔۔ صبح سویرے نکل گیا ہے نا تو دوپہر تک واپس بھی آجائے گا۔۔مجھے کہہ کر گیا تھا واپسی جلدی ہو گی" پیشانی صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

شانتی! تو نے کبھی پوچھا ہے اس سے کہ وہ کیا کام کرتا ہے؟ کہاں کام کر رہا ہے آج کل؟ کیسو رام سوالیہ نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں نا۔۔وہ ایک سیٹ کے یہاں پرچون کی دکان کا سامان مختلف جگہوں اور دکانوں پر پہچانے کا محنت والا کام کرتا ہے" شانتی کماری لفظ "محنت" پر زور دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔۔ پچھلے کچھ مہینوں سے وہ لاتعداد جگہوں پر کام کر چکا ہے۔۔مجھے تو یہ تک نہیں پتا ہوتا کہ آج کس جگہ ہو گا اور کل کس جگہ مگر سچ تو صرف اوپر والے کو ہی پتا ہے کہ وہ کیا کام کر رہا ہے" کیسو رام نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اب تو کدھر جا رہا ہے کیسو؟طبیعت بھی ٹھیک نہیں"شانتی فکر مندی سے آگے" آتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

محنت سے کمانے جا رہا ہوں"کیسو رام نے بھی لفظ"محنت"پر زور دیا وہ جواب" دیتے ہوئے دھیمے قدموں چل رہا تھا۔۔نقاہت صاف نظر آ رہی تھی۔۔

شیرا مجھے کہہ کر گیا تھا کہ تو آج سے کوئی کام نہیں کرے گا بس۔۔طبیعت تو دیکھ" اپنی۔۔اب آرام کے دن ہیں کیسو"شانتی اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔۔

نہیں شانتی!جب تک ہاتھ پیر چلانے کی طاقت مجھ میں ہے۔۔میں کام کروں" گا۔۔باپ بوجھ نہیں بنتے۔۔ہم بوجھ بنے اچھے بھی تو نہیں لگتے۔۔نرمی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

بس تو شیر اسے کہہ دینا کہ کیسو رام محنت مزدوری کرنے والا خوددار آدمی ہے۔۔" میری خودداری مجھے بوجھ نہیں بننے دیتی اس لیے میں کمانے جاؤں گا" کہتے ہوئے وہ جھگی سے باہر نکل آیا۔۔

اگر طبیعت ناساز لگے تو پھر خیر سے گھر آجانا کیسو۔۔ہم بھوکے نہیں مریں" گے۔۔دینے والا تو رزق دے ہی رہا ہے مگر تیرے بغیر میری اور بچوں کی کوئی زندگی نہیں" شانتی فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔

فکر کیوں کرتی ہے پگلی۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔چلتا ہوں تو اپنا خیال رکھنا" تسلی دیتے" ہوئے وہ زرا سا ہنس دیا۔۔

شانتی کماری کی نظروں نے دور تک اسے جاتے دیکھا۔۔وہ دل ہی دل میں اپنے خاندان کی خیریت کی دعا کر رہی تھی۔۔شیر اپر وہ جتنا اعتبار کرتی تھی اتنی ہی محبت وہ کیسورام سے کرتی تھی۔۔

شانتی کماری شوہر اور اولاد کے درمیان کبھی کسی ایک کا چناؤ نہیں کر سکتی تھی۔۔ کبھی شیر اکو ڈانٹ ڈپٹ دیتی تھی گھر دیر آنے سے تو کبھی شوہر سے لڑ جاتی تھی شیر ا کو ڈانٹنے پر۔۔وہ ماں تھی کبھی کبھار صحیح غلط کا فرق ایک طرف رکھ کر صرف محبت کرنا چاہتی تھی۔۔اندھی محبت جو شاید غلط کو بڑھاوا دیتی ہے۔۔

****

**

کراچی سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں سرکاری اور پرائیوٹ تعلیمی اِداروں کے تمام ہنر مند طالبات کے ہنر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے درمیان مقابلے

بازی کروائی جاتی ہے۔۔ جیسے سپورٹس کمپیٹیشن، پروجیکٹس کمپیٹیشن، آرٹ کمپیٹیشن، اور بھی مختلف اقسام کے مقابلے طالبات کے درمیان دیکھنے کو ملتے ہیں۔۔ آج بھی شہر کراچی میں آرٹ کے طالبات کو سنہری موقع دیا گیا ہے۔۔ انہیں اپنے بنائے گئے کچھ نقوش نمونے کے طور پر لانے ہیں اور شہر کے معزز لوگ جو اس آرٹ ایگزیبیشن میں مدعو کیے گئے ہیں وہ ان تمام طالبات کے ہنر کو دیکھنے خصوصی طور پر آئیں گے اور بہترین کارکردگی دکھانے والے طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔۔

یہاں کا ہجوم بھی دیکھنے لائق تھا۔۔ آرٹ ایگزیبیشن میں آنے والے لوگ بہت دلچسپی سے اس کے بنائے گئے تمام نقوش دیکھ رہے تھے۔۔ شہیر شاہ ہر ایک سے باادب طریقے سے مل رہا تھا اور اپنے بنائے نقوش انہیں دکھا رہا تھا۔۔ اسد اللہ صاحب بھی ایک طرف چند لوگوں کے درمیان کھڑے تھے اور کافی خوشگوار لہجے

میں سب سے مل رہے تھے۔۔بہت خوش تھے اپنے بیٹے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے وہ اپنے دفتر کے افسران کو اپنے بیٹے سے ملوا رہے تھے۔۔

"شیری بھائی! سنیں نا آپی نور والے کب آئیں گے؟علیزے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے شیری سے پوچھ رہی تھی۔۔

"آہاں! وہ سب بس آنے ہی والے ہیں عزو۔۔میری تھوڑی دیر پہلے شانی سے بات ہوئی تھی وہ راستے میں ہیں اور بس پہنچنے ہی والے ہیں"شیری فون کان سے لگائے مصروف سے انداز میں جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔۔

"وہ ادھر دیکھیں عزو آپی! شانزے چہکتے ہوئے انٹرنس کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔

ام نور سیاہ عبایا میں ملبوس تھی اور صائم ملک کے ساتھ چلتی ہوئی آ رہی تھی جبکہ شایان کو باہر کوئی کلاس فیلو مل گیا تھا تو وہ باہر ہی رک گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپی آگئی! وہ دونوں خوشی سے بھاگتی ہوئی ام نور کی جانب آئیں تھیں۔۔"

اسلام و علیکم! میری دونوں پیاری گڑیا کیسی ہیں؟ام نور محبت سے ان دونوں کو" گلے لگا رہی تھی جبکہ صائم مسکراتے ہوئے ان دونوں ننھی پریوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہم تو بالکل ٹھیک ہیں آپی۔۔ہم نے آپ لوگوں کا کتنا انتظار کیا۔۔اتنی دیر" کر دی "علیزے لاڈ سے ام نور سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

افوو! کیا بتاؤں۔۔ہم تمہارے شانی بھائی کی وجہ سے لیٹ ہو گئے "ام نور پیشانی پر" ہتھیلی مارتے ہوئے شایان علی کی سستی کا دکھڑا سنا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شانی بھائی صدا کے سست انسان ہیں۔۔بالکل عزو آپی کی طرح "شانزے نفی میں سر ہلاتے ہوئے خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔صائم کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔شانزے نے بھی ہنستے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

علیزے آپی! ہم تو صائم بھائی سے ملے ہی نہیں" شانزے چہکتے ہوئے علیزے کی کلائی پکڑے صائم کے پاس چلی آئی جبکہ ام نور متلاشی نظروں سے شیری کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

اسلام و علیکم صائم بھائی! وہ دونوں اب صائم کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھیں۔۔"

وعلیکم السلام! کوئی تو آج بہت پیار الگ رہا ہے" صائم پیار سے باری باری دونوں کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

میں زیادہ پیاری لگ رہی ہوں نا؟ علیزے فراک کے کونے کو پکڑ کر گول گھومتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

صائم بھائی! میں زیادہ پیاری لگ رہی ہوں۔۔ کیونکہ میری ڈریس کوڈ آپ کی شرٹ سے میچ کرتا ہے" شانزے مسکرا کر کہتے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میرے خیال سے تو دونوں بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔اب اچھی بچیوں کی طرح" میرا سرناں کھاؤ" صائم دونوں کے سر پر ہلکی سی چت لگاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس دی تھیں کیونکہ صائم کو تنگ کرنے کے لیے وہ دونوں ہمیشہ ایسے کیا کرتی تھیں۔۔

نور آپی! آپ کسے تلاش کر رہی ہیں۔۔ادھر آئیں نا" علیزے دو قدم آگے چل کر آئی اور ام نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے صائم کے ساتھ کھڑا کر دیا۔۔

نور آپی! یہ دیکھیں میرا بیگ آپ کو کیسا لگا" شانزے مسکراتے ہوئے ام نور کو اپنا بیگ دکھا رہی تھی۔۔

ماشااللہ! بہت پیارا بیگ ہے" ام نور اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی! سچ بات بتاؤں تو یہ میرا بیگ ہے "علیزے ام نور کے بازو کو ہلاتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں بتا رہی تھی۔۔

اچھا بھئی! مجھے سب پتہ ہے عزو۔۔دونوں کے کپڑے اور جوتے سب بہترین" لگ رہا ہے اور دونوں بہت زیادہ پیاری بھی لگ رہی ہیں۔۔ام نور دونوں کو دیکھنے لگی۔۔اب صائم کی طرح میں نے بھی تم دونوں کو ایک آدھ چت لگا دینی ہے "ہنستے ہوئے کہتے ساتھ ام نور نے صائم کو دیکھا۔۔

اسلام و علیکم صائم بھائی! شیری نے آتے ہوئے صائم اور ام نور کو دیکھ لیا تھا جبکہ " شایان علی اس کے ہم قدم چلتے ہوئے آ رہا تھا۔۔

وعلیکم السلام شیری! صائم سے بغلگیر ہوتے ہوئے وہ بہت خوش لگ رہا تھا۔۔"

اسلام و علیکم آپی نور! شیری مسکراتے ہوئے ام نور کو سلام کر رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام شیری! پتا ہے میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی "ام نور" مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔

ارے آپی یہ نالائق مجھے باہر ہی مل گیا۔۔میں پکڑ کر اندر گھسیٹ لایا آیا کہ ہمیں بلا" کر خود باہر مٹر گشتی کرتا پھر رہا تھا" شایان علی ہنس کر شیری کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

چلو اب مجھے اپنا آرٹ دکھاؤ۔۔میں کتنی بے صبری سے انتظار کر رہی تھی کہ کب" مجھے شیری اپنے آرٹ میں دکھائے گا" ام نور پر جوش انداز میں کہہ رہی تھی۔۔ صائم بغور ام نور کی آنکھوں میں امڈ آئی چمک کو دیکھ رہا تھا۔۔

پلیز۔۔آئیں نا میں آپ سب کو اپنے نقوش دکھاتا ہوں" شیری مسکرا کر کہتے" ہوئے سب کو ہاتھ کے اشارے سے سمت بتاتے ہوئے آگے چلنے لگا۔۔ام نور شانزے اور علیزے کا ہاتھ پکڑے ان کے پیچھے جا رہی تھی۔۔

شیری! صائم چلتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

جی صائم بھائی! شیری چلتے ہوئے صائم کے برابر آ گیا۔۔"

اسد اللہ انکل کہیں نظر نہیں رہے ہیں" صائم نارمل لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

صائم بھائی! بابا تو آئے تھے مگر اتنی بھیڑ میں ان کا دل بے چین ہو جاتا ہے تو" جلدی گھر واپس چلے گئے تھے مگر آپ کا پوچھ رہے تھے۔۔ بابا آپ سے ملنا چاہتے تھے" شیری سہولت سے جواب دیتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لیے آرٹ پلیس تک پہنچ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہو! اللہ تعالی ان کو صحت و تندرستی دے۔۔ میں ان شاءاللہ خود ملنے آؤں گا""" صائم اثبات میں سر ہلا کر کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شکریہ صائم بھائی! بابا آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے" شیری مسکراتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ایک لمبی میز رکھی ہوئی تھی جس پر مختلف کینوس بورڈ رکھے ہوئے تھے۔۔کچھ پینٹ شدہ کینوس بورڈ احتیاط سے کینوس اسٹینڈ پر لگے ہوئے تھے تو چند ایک دیوار پر بھی چسپاں کیے گئے تھے۔۔بہت عمدگی سے بنائے گئے نقوش دیکھ کر ام نور مسکراتے ہوئے شیری کو دیکھنے لگی۔۔دل ہی دل میں اپنے بھائی کی نظر اتار لی۔۔ اس کی محنت سراہتے ہوئے ام نور ایک کینوس بورڈ کو چھو رہی تھی۔۔

شیری! بہت خوب صورت بنائے ہیں۔۔مجھے تم پر فخر ہے "ام نور نم آنکھوں" سے پر مسرت لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

شکریہ آپی "شیری دل سے ام نور کی طرف سے کی گئی پر بڑائی پر مشکور تھا جبکہ " علیزے اور شانزے وہاں رکھی کرسیوں پر بیٹھی اپنے بھائی کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔۔

شیری! یہ تو نے خود بنائے ہیں؟ شانی حیرانگی سے کینوس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے" پوچھ رہا تھا۔۔ یا پھر ایسا تو نہیں کہ چچا امین اکبر کے یہاں سے چوری کر کے لایا ہے؟ شایان نے ہنستے ہوئے اپنے علاقے کے نامور مصور نگار امین اکبر کا حوالہ دیا۔۔ یہ تعریف تھی مگر شایان علی کے اپنے انداز میں۔۔

شانی" صائم نے تنبیہہ انداز میں اسے پکارا تھا۔۔"

اچھا بھئی۔۔ مذاق کر رہا ہوں۔۔ ایویں ہی مجھ پر غصہ کرتے ہیں" شانی منہ بسور" کر کہہ کر واپس کینوس بورڈ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

شیری! تمہیں تو کمال مہارت حاصل ہے۔۔ مجھے واقعی ہی اندازہ نہیں تھا کہ اتنی" خوبصورت مصوری کر لیتے ہو" صائم اس کے کندھے پر تھپکی دے کر تعریف کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بہت شکریہ صائم بھائی! میں آپ جیسا بننا چاہتا ہوں۔۔آپ میرے آئیڈیل" ہیں "شیری پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔اس کی بات سنتے ہی صائم مسکرایا۔۔صائم اس کے جزبات کی بہت قدر کرتا تھا۔۔

شیری! میں دعا کرتا ہوں تم مجھ سے زیادہ بہتر اور کامیاب انسان بنو" صائم نرمی" سے کہتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ام نور دونوں کی گفتگو سنتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

بھئی آپ جو بھی کہیں مگر شیری تو میرا بھائی ہے۔۔میری طرح قابل اور پیارا"" ام نور ہنستے ہوئے کہہ کر شایان علی کو چڑا رہی تھی۔۔شیری ہنستے ہوئے شایان کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا جی ایسا ہے تو میں اپنے صائم بھائی کی طرح ہوں۔۔انٹیلجنٹ اور بہادر" صائم" کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔اب ہمیں کوئی جلے ہوئے تاثرات ناں دے" وہ ام نور کو جوابی انداز میں تپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اس کی بات سنتے ہوئے صائم نے ہنس کر نفی میں سر ہلایا اور ایک کینوس اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔ام نور ہنس کر اسے دیکھ رہی تھی جو نجانے کس خوشی فہمی میں مبتلا تھا۔۔

ایک منٹ آپی! مسکرا کر کہتے ہوئے شیری میز کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور اس" سمت دیکھنے لگی۔۔

یہ والا کینوس "شیری ایک کینوس بورڈ ام نور کے پاس لایا۔۔جو ایک سفید سلک" کے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔۔

آپی! یہ میں نے آپ کے لیے بنایا تھا "شیری نظریں جھکائے اسے کینوس بورڈ" دے رہا تھا۔۔ام نور خوشگوار حیرانگی سے شیری کو دیکھتے ہوئے کینوس لے رہی تھی اور پھر اس پر سے سلک کا کپڑا ہٹا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

کینوس میں بنی پینٹنگ میں ایک لڑکی جو نیلے رنگ کے لباس میں ملبوس پھولوں کے باغ میں کھڑی ہوئی تھی۔۔ بالوں میں پھول لگائے وہ مسکراتے ہوئے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر ایک خوبصورت تتلی کو بیٹھا دیکھ رہی تھی۔۔

شیری! یہ بہت خوبصورت ہے" پر مسرت لہجے میں کہا۔۔ یہ لڑکی میں ہوں؟ام" نور کینوس بورڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

جی آپی" شیری جواب دے کر واپس میز کی جانب بڑھ گیا۔۔"

صائم بھائی! یہ آپ کے لیے ہے" شیری نرمی سے مسکراتے ہوئے صائم کو ایک" سلک کے کپڑے سے ڈھکا ہوا کینوس بورڈ دے رہا تھا۔۔ صائم مسکراتے ہوئے اس سے کینوس وصول کر رہا تھا۔۔

اس کینوس بورڈ میں مختلف رنگوں کی مدد سے بڑی خوبصورتی سے کیلیگرافی کی گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ماشااللہ! تمہیں کیلیگرافی بھی آتی ہے؟ صائم سوالیہ انداز میں کہتے ہوئے اس کی جانب مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں جی! آپ سے انسپائر ہو کر سیکھ لی مگر آپ زیادہ خوبصورت کیلیگرافی کرتے ہیں۔۔ شانی نے مجھے دکھائی تھیں پکچرز میں بہت خوبصورت تھیں" شیری صائم کے ہنر کی تعریف کرنے لگا۔۔

"شکریہ شیری! صائم اس سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ بہت خوبصورت بنایا ہے۔۔ یہ خوبصورت تحفہ اب میرے آفس کی زینت بنے گا" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی تو دو بھئی۔۔ میرا گفٹ کدھر ہے؟ میں خالی ہاتھ گھر نہیں جاؤں گا بتا دوں" شانی جو کب سے اپنے کینوس کے لیے انتظار کر رہا تھا۔۔ بے صبری سے منتظر کھڑا آخر کار بول پڑا۔۔

ہاں ناشانی! تیرے لیے بھی بنایا ہے" شیری مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے لیے" بنایا گیا کینوس بورڈ اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

واؤ شیری" شانی نے خوشگوار لہجے میں کہا۔۔بہت حسین منظر ہے" کینوس بورڈ" پر بنے نقوش کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اس کینوس پر دو پہاڑ بنائے گئے تھے اور درمیان میں ایک خوبصورت جھرنا بنا ہوا تھا۔۔ جھرنے کے کنارے دو لڑکے مچھلی پکڑ رہے تھے۔۔

شیری! یار ماننا پڑے گا تجھے۔۔زبردست کام کیا ہے" شانی کینوس بورڈ لیے بہت" خوش نظر آ رہا تھا۔۔

شانی! اس کینوس پر میں نے ہم دونوں کی تصویر بنائی ہے۔۔یہ ہم دونوں یہاں" مچھلی پکڑ رہے ہیں" شیری مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں تو۔۔یہ میں اور میرے صائم بھائی ہیں۔۔تو یہاں کدھر سے آگیا ہو نہہ """ شانی اسے چڑاتے ہوئے کہہ کر کینوس بورڈ کی جانب دیکھنے لگا۔۔

تو اپنی نور آپی کے کینوس میں ہو گا۔۔دیکھ پھولوں کے باغ میں تو مالی بابا بنا ہوا ہو گا۔۔دیکھ جا کر "شایان نے کہتے ہوئے ام نور کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔۔

بد تمیز شانی! ناشکرے گندے "ام نور آگے ہوئی اور اس کے سر پر چت لگا" دی۔۔

شیری! تمہارے اس خوبصورت نایاب تحفے کا بہت شکریہ "اور ہاں اب ایک" تمہارا تحفہ مجھ پر ادھار رہا ہے "صائم شیری سے کہتے ہوئے ام نور کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔

صائم بھائی پلیز "شیری انکار کرنا چاہ رہا تھا۔۔"

مجھے بھی صائم بھائی سے تحفہ چاہیے "شانزے چہکتے صائم کی جانب لپکی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے بھی چاہیے صائم بھائی "علیزے کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔"

بالکل آپ دونوں کو بھی دلا دیں گے "صائم مسکراتے ہوئے جواب دے رہا" تھا۔۔

ام نور دونوں کی گفتگو سن کر ہنس دی تھی مگر جب نظریں شایان علی پر گئیں تو آنکھوں میں نمی اتر آئی کیونکہ وہ بہت مہبوت ہو کر شیری کے دیئے گئے کینوس بورڈ پر ہاتھ پھیر رہا تھا جبکہ کن اکھیوں سے شانی کو دیکھتے ہوئے شیری کی بھی وہی حالت تھی جو ام نور کی تھی۔۔

شایان علی میں کافی بچپنا تھا تو شہیر شاہ اس کے مقابلے میں ایک سمجھدار بچہ تھا۔۔ اسے شایان علی کی کسی بھی بات کا برا نہیں لگتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے تکلیف دینے کی نیت سے وہ کوئی بات نہیں کہتا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ تینوں شیری سے اجازت لے کر واپس گھر روانہ ہو گئے تھے اور یوں ایک خوبصورت ملاقات سے ان کے دلوں میں محبتوں کے پھول کھل گئے تھے۔۔شایان علی کے دل سے حسد کی چادر چھٹ رہی تھی جبکہ صائم کے دل میں شہیر شاہ کے لیے عزت مزید بڑھ گئی تھی اور ام نور؟اسے تو آج دونوں بھائیوں کی محبت ہی بہت زیادہ پر سکون کر گئی۔۔دونوں میں محبت تھی اور احساس بھی۔۔ام نور کو اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔آج ایک کام تو بہت اچھا ہو گیا۔۔شیری اور شایان کے درمیان نامحسوس ہی دراڑ ختم ہو گئی تھی۔۔تحفے تحائف شاید اس لیے دیئے جاتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

میر علی ثاقب خلیل کے خفیہ اڈے کا اندرونی منظر ابھی بھی ویسا ہی تھا۔۔چند کام کرنے والے بندے بیٹھے ہوئے تھے مگر نہایت دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔۔یہاں موجود ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ یہاں کے اصول و قوانین پر عمل پیرا ہوں۔۔شور کی یہاں کوئی گنجائش نہیں کیونکہ میر علی صمد ثاقب خلیل نہایت کوئی سر پھرا بندہ تھا۔۔شور سے اسے نہایت چڑ تھی جس کی وجہ سے وہاں موجود لوگ اونچی آواز میں باتیں نہیں کرتے تھے۔۔اس وقت کمرے میں موجود وہ دونوں نفوس روبرو بیٹھے ہوئے تھے۔۔درمیان میں ٹیبل پر رکھا چھوٹا سا اسپیکر آن تھا اور نصرت فتح علی خان کا کلام نہایت ہلکی آواز میں سنائی دے رہا تھا۔۔

"ویسے ماننا پڑے گا شیرا!نہایت صفائی سے کام کیا ہے۔۔میں واقعی ہی تمہارے کام سے بہت خوش ہوا ہوں"میر علی صمد کہنی صوفے پر ٹکائے شیرا کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

شکریہ سیٹ "شیر اداد وصول کر کے بہت خوش تھا۔۔"

یہ لو تمہارا انعام "کہتے ہوئے میر علی نے ٹیبل پر رکھا ایک موٹا لفافہ شیر اکی" جانب کھسکا دیا جسے شیر ابخوشی قبول کرتے ہوئے اٹھا رہا تھا۔۔

پورے پچاس ہزار روپے ہیں۔۔ تمہاری پہلی کمائی۔۔ جیسے جیسے تم کرتے جاؤ گے" یہ رقم بڑھتی جائے گی "میر علی صمد ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میں مزید بہتر کام کروں گا۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔۔ میں شہر سے باہر کے" ڈر گز ڈیلر سے بھی ملا ہوں۔۔ میری بہادری اور چالاکی پر وہ واقعی ہی بہت حیران تھا۔۔ میں نے تو یہ تک بتا دیا کہ میں شہر کے باہر بھی ڈر گز اسمگلنگ کر سکتا ہوں" شیر ا اپنے آپ کو پر اعتماد دکھاتے ہوئے میر علی صمد ثاقب خلیل کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پچاس ہزار روپے اس توقع سے کچھ زیادہ ہی ملے تھے۔۔وہ مزید کام کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لے رہا تھا۔۔

اوہ واقعی ہی؟تم بندے تو بڑے کام کے ہو یار"میر علی کافی حد تک متاثر نظر آرہا تھا۔۔شیر ا مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

آپ سہیل خان سے کہہ رہے تھے نا کہ شہر سے باہر کوئی بندہ ڈر گز نہیں لے جاتا۔۔سب ڈرتے ہیں"شیر ا تمسخرانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

لیکن شیر ا کسی سے نہیں ڈرتا۔۔سنا تھا میں نے جب سہیل خان مجھے ڈرپوک کہہ رہا تھا۔۔شیر ا آنکھیں سکیڑ کر میر علی صمد کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ابھی بھی اس کی بہادری پر شک کی گنجائش باقی تھی؟

www.novelsclubb.com

ارے وہ تو۔۔ کہہ کر سر جھٹک دیا۔۔ تم اس کی باتوں کا برا مت مانا کرو۔۔ تم تو" بہت بہادر ہو۔۔ شہر سے باہر بھی جا سکتے ہو۔۔ ہاں نا؟ میر علی صمد چالاکی سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں جا سکتا ہوں مگر میں آپ کے لیے یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا۔۔ پیٹھ پیچھے" ہنسنے والوں کے لیے میں جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔ شہر کے اندر جہاں کہیں گے مال پہنچ جائے گا" شیر اسپاٹ تاثرات دیئے صاف انکار کر رہا تھا۔۔

وہ شہر سے باہر کیسے جا سکتا ہے۔۔ شروعاتی مرحلے میں یہ تو کچھ زیادہ ہی ہو جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر تو سہیل خان ٹھیک ہی کہتا ہے کہ شیر اڈرپوک اور بزدل ہے۔۔ زیادہ کچھ" نہیں بس شہر تک محدود ڈر گزڈیلر" میر علی صمد نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس سے کہہ رہا تھا۔۔

اوہو ایسی بات تو پھر ٹھیک ہے۔۔کہتے ہوئے ہونٹ بھینچ لیے۔۔میری بہادری" آزما کر دیکھ لیں"شیر اکی آنکھوں میں سرخی دوڑنے لگی۔۔لفظ بزدل پر اس کا خون جلا دیا۔۔

چلو تو ایک ڈیل شہر کے باہر بھی کر لیتے ہیں۔۔میرے پاس پچھلے کچھ ماہ سے کوئی" ایسا بندہ نہیں تھا ورنہ کسٹمرز تو شہر کے باہر بھی لاتعداد ہیں۔۔جو بندے باہر کام کرتے تھے ان کو دبئی اور سنگاپور بھیجا ہوا ہے۔۔تب تک تم یہ کام کر سکتے ہو۔۔تم اگر اتنے وثوق سے کہہ رہے ہو تو۔۔کہہ کر ٹیبل پر رکھا اسپیکر بند کر دیا۔۔گوادر لے کر جاؤ گے ڈرگز؟میر علی ذرا آگے کو جھکا اور رازداری سے پوچھا۔۔

گوادر؟سواری پر جانا ہو گا؟شیر اجانتا تھا شہر سے باہر جانے والوں پر چیکنگ کی" سختی کے بارے میں۔۔اور یہ علاقہ تو سمندر پار تھا۔۔ڈر سا محسوس ہوا۔۔

نہیں یار۔۔ سواری پر جاؤ گے تو ظاہر سی بات ہے پکڑے جاؤ گے۔۔ تم مالداروں" کی کشتی پر جاؤ گے۔۔ وہاں سے جو مچھوارے یا ماہی گیر اپنے شہر جاتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جانا" میر علی شیطانیت سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ شیر ا اس کی بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔ میری حفاظت کا مکمل انتظام کرو۔۔ اور میں اس ڈیل کا ڈبل" معاوضہ لوں گا" شیر ا سمجھداری سے اپنا پتہ پھینک رہا تھا۔۔ میر علی صمد سر جھٹک کر ہنس دیا۔۔

ڈیل ڈن بھئی ! اگر یہ کام کر دیا تو۔۔ لاکھوں میں کھیلو گے لاکھوں میں۔۔ پھر تم" ارب پتی بن کر لوگوں کو اپنے اشاروں پر چلانا" میر علی چٹکی بجا کر کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔

تو بتائیں سیٹ ! مال کب لے کر جانا ہے ؟ شیر ا اس ڈیل کو ہر صورت کرنا چاہتا تھا۔۔

اتنی جلدی اسے اتنا پیسہ ملے گا یہ تو اس کے گمان میں بھی نہیں تھا۔۔اب مزید کی لالچ تھی یا حرس تھا بس اسے یہ ڈیل چاہیے تھی۔۔

"کل صبح تمہاری روانگی کا انتظام ہو جائے گا۔۔کل صبح سب سے پہلے تم یہاں اڈے پر آؤ گے۔۔یہاں سے میرا ایک بندہ تمہیں مطلوبہ شہر کی کشتی تک لے جائے گا اور آگے کا سفر تم احتیاط سے طے کرو گے۔۔امید ہے ناراض نہیں کروں گے "آئی برو اچکاتے ہوئے کہا۔۔

"ناراض کرنا تو میں نے سیکھا ہی نہیں۔۔آج تک کبھی استاد جی کو مجھ سے شکایت نہیں ہوئی۔۔آپ بھی بے فکر رہیں "شیر ا بھی مصنوعی گھمنڈ دکھاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ ایسی بات ہے" مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔"

چلو آؤ میرے ساتھ اور مال بیگ میں اچھے سے بھر لو۔۔اور یہ مال بہت مہنگا" ہے۔۔یہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے" کہتے ہوئے میر علی لمبی میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔

ٹھیک ہے سیٹ۔۔واپس جیت کے ساتھ ہی آؤں گا" شیر انے اپنی پر اعتمادی کا" بھرپور مظاہرہ کیا۔۔

یہ ہیروئن اور کوکین ڈرگز کے سارے پیکٹس اچھے سے پیک کرو" وہ حکم دیتے" ہوئے ٹیبل کے کونے پر بیٹھ گیا۔۔

اس کی تو کسٹمرز میں بہت ڈیمانڈ ہے" شیر انے مکمل پھرتی دکھا کر میز کی نچلی دراز" سے بیگ نکالا اور اس میں ڈرگز کے پیکٹ تہہ کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

پروفیشنل ڈیولپمنٹ نظر آرہی ہے"میر علی اس کے کام کرنے کے انداز پر اسے سراہتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا نظر آرہی ہے؟میں سمجھا نہیں"شیر انا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

کچھ نہیں"میر علی مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔شیر ابیگ اپنے ہاتھ میں تھام کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔"

بیسٹ آف لک"میر علی صمد مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا۔۔"

شکریہ سیٹ"ہاتھ ملاتے ہوئے شیر ا پر اعتماد نظر آرہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

میر علی صمد چلتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا اور ایک سگریٹ سلگا لی جبکہ شیر ا بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔

بے وقوف لڑکا مجھے ایٹیٹوڈ دکھا رہا تھا ہونہہ۔۔غلط جگہ بہادری کا مظاہرہ بھی" وبال بن جاتا ہے۔۔لیٹس سی تم کتنے کامیاب ہوتے ہو"میر علی صمد بوٹ ہلاتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔۔

سہیل خان اور میر علی صمد کی وہ گفتگو پلان کا حصہ تھی۔۔شیرا کو ڈرپوک کہنا اسے پہلی ڈیل پر پچاس ہزار روپے دینا۔۔میر علی صمد اس کے دماغ سے کھیل رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا یہ لڑکا کام کے معاملے میں بہت ہوشیار ہے۔۔آزما کر دیکھنا ضروری تھا۔۔

شیرا! مرتے مر جانا مگر میرا قیمتی مال بچا لینا ورنہ سزا کے طور پر میں صرف موت کے گھاٹ اتارتا ہوں"میر علی صمد خود کلامی کرتے ہوئے آنکھیں موند کر صوفے کی پشت پر سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔

وہ بیگ لیے اڈے سے باہر آ گیا اور چہرے پر ماسک چڑھائے اپنے ازلی انداز میں چلتے ہوئے جا رہا تھا۔۔ایک کھلی سڑک پر آتے ہی شیرا کو لگا کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔

ایک دم سے اپنی گردن پیچھے موڑ کر دیکھا مگر وہاں کوئی ناں تھا۔۔شیر ا اسے اپنا وہم سمجھتے ہوئے سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔مگر دیوار کی اوڑھ میں چھپ کر بیٹھا وہ شخص آنکھیں سکیڑ کر شیر ا کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

سر اٹس می ایجنٹ جنید! وہ لڑکا مال لے کر نکل گیا ہے۔۔پیچھا کروں؟ کان میں" مائیکرو فون لگائے وہ شخص اگلے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔۔

فالو ہیم جنید۔۔بٹ بی کیئر فل" حکم ملتے ہی وہ شخص دیوار پھلانگ کر نیچے کود پڑا" اور نہایت آہستگی اور احتیاط سے قدم اٹھاتے ہوئے شیر ا کا پیچھا کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

آرٹ ایگزیبیشن سے واپسی پر وہ لوگ کار میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔ام نور گاہے بگاہے گردن موڑ کر شایان علی کو دیکھ لیتی تھی جو شیری کا دیا ہوا کینوس گود میں رکھے بیٹھا اسے محبت سے نہار رہا تھا۔۔ مشکوک مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آرہی تھی۔۔

شانی مانی! بھئی اب اس کینوس کو رکھ بھی دو"ام نور ہنستے ہوئے اسے مخاطب کر" رہی تھی۔۔

ہاں بھئی۔۔اتنا بھی کوئی اچھا آرٹ نہیں۔۔میں تو بس ویسے ہی دیکھ رہا تھا"منہ " بسور کر کہتے ہوئے سیٹ کی دوسری جانب کینوس بورڈ رکھ دیا۔۔صائم اور ام نور دونوں دل کھول کر ہنس دیئے تھے۔۔

واپسی کے بعد شایان علی گھر روانہ ہو گیا تھا جبکہ صائم ملک اور ام نور اپنی سازین خالہ کے گھر ان سے ملنے چلے گئے تھے۔۔سازین خالہ خوشگوار حیرت سے دونوں کو

دیکھ رہی تھیں۔۔اسد اللہ صاحب بھی گھر پر ہی موجود تھے۔۔صائم کے گھر آنے پر دونوں بے حد خوش نظر آرہے تھے۔۔سازین خالہ کے گھر آتے وقت صائم کچھ تحائف بھی لایا تھا۔۔سازین خالہ ڈانٹ ڈپٹ کر منع کرتی رہیں مگر وہ بضد رہا۔۔ علیزے اور شانزے کے لیے ام نور نے فراک پسند کی تھیں۔۔خالہ سازین اور اسد اللہ صاحب سے ملنے کے بعد کچھ دیر ان کی گپ شپ لگی رہی تھی۔۔پھر صائم ضروری کام کا کہتے ہوئے خالہ سازین سے اجازت لے کر ام نور کو گھر ڈراپ کر کے خود ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔۔

دن پلک بھی جھپکتے گزر گیا اور شام کے سائے پھیل گئے تھے۔۔ام نور اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی ہوئی تھی۔۔آفس کی کچھ ضروری اسائمنٹس اس کا سر درد بنی ہوئی تھیں۔۔لیپ ٹاپ کی پیڈ پر فر فر انگلیوں سے کام لیتے ہوئے وہ مکمل توجہ سے اپنی اسائمنٹ بنا رہی تھی جب اس کے فون پر صائم کا نام جگمگانے لگا۔۔

اسلام و علیکم صائم !ام نور مصروف سے انداز میں سلام کر رہی تھی۔۔"

وعلیکم السلام امے !گھر پر ہی ہو؟ صائم عام سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

ہاں جی ! میں نے کہاں جانا ہے بھلا"ام نور آنکھ مسلتے ہوئے مسکنیت سے جواب دے رہی تھی۔۔لگاتار اسکرین پر کام کرنے سے اس کی آنکھیں درد کر رہی تھیں۔۔"

اوہ اچھا گڈ اور بتاؤ کھانا کھایا؟ صائم اسے باتوں میں الجھائے رکھتے ہوئے ایک اور سوال کر رہا تھا۔۔"

ہاں جی کھایا تھا۔۔کتنی بار پوچھیں گے ؟ گھنٹہ پہلے کال پر بھی تو یہی پوچھا تھا"ام نور کوفت سے جواب دے رہی تھی کہ دورانِ گفتگو پس منظر دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم !ایک منٹ دروازے پر دستک ہو رہی ہے۔۔شاید کوئی آیا ہے "کہتے" ہوئے ام نور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آپی ! میں دروازے پر دیکھنے جا رہا ہوں آپ اپنا کام کریں "شایان علی پھرتی سے" ام نور کے کمرے میں جھانک کر کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بھاگا۔۔ام نور حیرانگی سے اس کی پھرتی دیکھ رہی تھی۔۔

اور سناؤ امے "صائم مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

کیا سناؤں ؟آپ آج بڑے کوئی ویلے لگ رہے ہیں۔۔کوئی کام دھندا نہیں ؟" کیوں اپنا بیلنس ختم کر رہے ہیں ؟ام نور واپس بیٹھتے ہوئے اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔

فون کے اس پار ہلکی سی کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔۔

صائم ! یہ آپ کے ساتھ کون ہے ؟مجھے آواز آئی کسی کے ہنسنے کی۔۔سچی سچی" بتائیں۔۔ساتھ میں کون ہے ؟ام نور تفتیشی افسر کی طرح سوال کر رہی تھی۔۔

صائم کمال مہارت سے ضبط کر رہا تھا کیونکہ ساتھ چلتا ہوا وہ شخص اس کا صبر آزما رہا تھا۔۔صائم کو اپنی بیوی سے ڈانٹ کھاتے دیکھ کر بار بار اس کے کندھے پر ہنستے ہوئے ایک چپیڑ رسید کر دیتا تھا۔۔وہ لوگ بھگ تین افراد تھے جو ہم قدم چلتے ہوئے ام نور کے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

کوئی نہیں ہے امے "صائم چلتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔"

اچھا پھر اب ایسا کریں فون رکھیں کیونکہ شاید آپ اس وقت شدید ویلے ہیں جبکہ " میں نہیں۔۔بہت کام کرنا ہے۔۔چلیں رکھیں فون "ام نور کہتے ہوئے فون بند کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سنو نا امے "صائم اسے روک رہا تھا۔۔"

سنائیں جی "ام نور جو اپنے کمرے میں دروازے کی جانب پیٹھ دیئے بیٹھی ہوئی " تھی صائم کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔

ارے بھئی بولیں صائم !ام نور کو اب اس کی خاموشی سے مزید کوفت ہو رہی تھی۔۔"

صائم کچھ تو بولیں۔۔میں فون رکھنے لگی ہوں"ام نور روہانسی ہوتے ہوئے فون کو دیکھ رہی تھی جہاں اب بھی کال کنیکٹیڈ نظر آ رہی تھی۔۔

نورے !محبت و شفقت سے لیے گئے نام پر ام نور جھٹکے سے پیچھے مڑی تھی۔۔" عدیل ملک صاحب بانہیں پھیلائے ہوئے اسے اپنے پاس بلا رہے تھے۔۔

ماموں جان !ام نور فون بیڈ پر رکھتے ہوئے خوشی سے بھاگتی ہوئی ان کے سینے سے" لگ گئی تھی۔۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟مجھے یاد کر رہی تھی"عدیل ملک صاحب محبت سے اس کے سر" پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

مسسز مہرین مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں ان کے پیچھے صائم اور باقی سب بھی چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔۔پوری فیملی اس وقت ام نور کے کمرے موجود تھی اور سب کھڑے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

میں نے آپ کو کتنا یاد کیا پتا ہے آپ کو؟وہ نم آنکھوں سے سوال کر رہی تھی۔۔" بہت زیادہ یاد کیا تھا۔۔آپ کو یاد کر کے رونا بھی آتا تھا"ام نور نم لہجے میں کہتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

ارے بھئی میری نورے ایسے روئے گی تو مجھے بہت تکلیف ہو گی "عدیل ملک" صاحب اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

ایک منٹ!آپ کیسے آ گئے؟آپ تو آج نہیں آنے والے تھے۔۔پھر؟ام نور کو" اچانک خیال آیا تو حیرانگی سے عدیل صاحب سے پوچھا۔۔

پھر؟بس پھر میں آ گیا"ہنس کر کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔"

مطلب کہ آپ آج آنے والے ہیں یہ یہاں سب کو پتا تھا۔۔میرے علاوہ؟ام" نور صائم کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

سب کو نہیں صرف صائم اور میری بیگم صاحبہ کو پتا تھا۔۔باقی سب کے لیے تو" سرپرائز ہی تھا پر نورے کے لیے خاص طور سے سرپرائز تھا" عدیل ملک صاحب نے ہنس کر کہا اور ساتھ ہی اس کی ناک دبائی۔۔

ام نور لاڈ سے ان کے گرد اپنے بازو باندھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔ام نور اپنے آپ کو خوش نصیب لوگوں میں شمار کرتی تھی۔۔اس کے پاس سب تھا۔۔پاک محبت کرنے والے رشتے۔۔مخلص دوست۔۔اور پھر وہ عطائے خداوندی کی ناشکری کیسے کرتی بھلا؟ عدیل ملک صاحب اس کے لیے والد کا مقام رکھتے ہیں۔۔ والد کی شفقت اس گھنے درخت کی مانند ہوتی ہے جہاں کبھی کبھار کی چھنکتی ہوئی دھوپ بھی بھلی لگتی ہے۔۔

تو پھر بتاؤ اے! میری خیال سے شاید آج کا فیملی ڈنر کینسل کرنا تھا؟ صائم شرارتی" انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں "ام نور ہنستے ہوئے نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔اب تو ہم" ضرور جائیں گے۔۔ہماری فیملی مکمل ہو گئی "عدیل ملک صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پھر نظر مسکراتی ہوئی مسسز مہرین پر پڑی تو ماتھے پر ہتھیلی مار کر ام نور شرمندگی محسوس کرتے ہوئے مسسز مہرین کی جانب بڑھی۔۔

سوری ممانی جان "کہتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔۔میں تو آپ سے ملنا بھول" ہی گئی تھی۔۔آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟ خجل ہوتے ہوئے ام نور معذرت کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نور! آئندہ خیال رکھنا۔۔میں تمہاری ایک عدد اکلوتی ساس ہوں۔۔ناراضگی تو" میرا حق ہے "مصنوعی غصے سے کہتے ہوئے خود بھی ہنس دیں۔۔ان کی بات سنتے ہی سب ہنس دیئے تھے۔۔

اور میری طبیعت اب بالکل ٹھیک ہے۔۔تم سے مل کر مزید بہتر ہو گئی" مسکرا کر" کہتے ہوئے ام نور کو گلے لگا لیا۔۔

مسسز مہرین اور عدیل صاحب کو ام نور کی دی گئی محبت اور خلوص سے بیٹی کی کمی کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی۔۔ام نور نے کبھی سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کے درمیان ماں کا فرق نہیں رکھا۔۔اور بس یہی چند مخلص رشتے ان کی کل کائنات تھے۔۔سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔بے فکر تھیں ام نور کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں تھا۔۔ماں باپ جیسی خالص محبت دینے والے

ساس اور سسر ام نور کے نصیب میں لکھ دیئے گئے تھے۔۔اور صائم کے حوالے سے یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ صائم پر اندھا اعتبار کرتی تھیں۔۔

****

**

آرٹ ایگزیبیشن بالا آخر اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔۔ شہیر شاہ بہت خوش تھا۔۔ شہر کی نامور شخصیات اور معزز لوگ اس آرٹ ایگزیبیشن کو دیکھنے آئے تھے۔۔ شہیر شاہ کے بنائے گئے نقوش کو سراہتے ہوئے وہ لوگ اسے روشن مستقبل کی دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے تھے۔۔کچھ لوگ تو باقاعدہ اسے اپنے گھر اور آفس کے لیے کیلیگرافک آرٹ کا آرڈر تک دے کر گئے تھے۔۔ایڈوانس پیمنٹ کے ساتھ۔۔

شام کے سائے پھیل چکے تھے اور آج دن کی تھکان ہی اتنی زیادہ تھی کہ شہیر شاہ گھر واپسی پر ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد سو گیا تھا۔۔اور اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا لسٹ تیار کر رہا تھا جن لوگوں کی طرف سے اسے کیلیگرافک آرٹ کے لیے آرڈرز ملے تھے۔۔

"شیری! سازین چائے کا کپ لیے مسکراتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔

"جی اماں" شیری مصروف سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کاغذ پر پین گھسیٹ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اب بس بھی کرو شیری! آرام سے یہ چائے پیو" سازین اس کے مصروف انداز پر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

اماں! مجھے یہ آرڈرز وقت پر تیار کرنے ہیں۔۔ سوچ رہا ہوں آج رات سے کام" شروع کر دوں گا۔۔ بس اس کے لیے ایک لسٹ بنا رہا تھا" شیری چائے کا کپ تھامتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

چلو جیسے تمہیں مناسب لگے" سازین نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ" دیا۔۔

لسٹ تیار کرنے کے بعد شیری اپنا تمام سامان لے کر بیٹھ گیا تھا۔۔ کیلیگرافک آرٹ کے لیے کچھ پینٹ کم پڑ رہے تھے اور کینوس بورڈ بھی جو کہ کیلیگرافک آرٹ کے حساب سے چھوٹے پڑ رہے تھے۔۔ فکر مندی سے پیشانی مسلتے ہوئے اپنا فون اٹھایا۔۔

اسلام و علیکم شانی! مارکیٹ تک جانا تھا تم فری ہو تو ساتھ چلتے ہیں؟ شیری نرمی" سے پوچھ رہا تھا۔۔

"وعلیکم السلام مولوی صاحب! میں تو گھر پر نہیں ہوں۔۔ہم فیملی ڈنر کے لیے باہر آئے ہوئے ہیں۔۔کل چلیں گے۔۔میری بھی کچھ چیزیں رہتی ہیں تو ساتھ میں چل کر خرید لیں گے۔۔کیا خیال ہے؟شایان اس وقت کار میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

"چل ٹھیک ہے پھر کل ہی چلیں گے "شیری اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"ہاں اوکے بائے "شانی کہتے ہوئے فون بند کرنے لگا۔۔

"یہ تم کس مولوی صاحب سے بات کر رہے تھے؟کوئی لڑکی تھی کیا؟عدیل ملک صاحب مشکوک مسکراہٹ سے پوچھ رہے تھے۔۔

"ماموں جان! شیری سے بات کر رہا تھا۔۔آپ بھی نا۔۔کیا مطلب لڑکی؟"

استغفر اللہ "شایان علی خجل ہوتے ہوئے عدیل صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم جو کارڈرائیور کر رہا تھا بیک ویو مرر میں اس کی شکل دیکھ کر ہنس دیا۔۔شایان علی منہ بسورتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔دوسری جانب شیری ہونٹ کاٹتے ہوئے ادھورے سامان کو افسوس سے دیکھ رہا تھا۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔کل دیکھ لیں گے "وہ خود کلامی کرتے ہوئے اپنا سامان" سمیٹنے لگا۔۔

شیری بھائی! کیا میں اندر آجاؤں؟علیزے دروازے پر کھڑی پوچھ رہی تھی۔۔"

آجاؤ عزو"شیری سامان باکس میں بھرتے ہوئے اجازت دے رہا تھا۔۔ "

www.novelsclubb.com

چلیں نا ہمارے ساتھ ہمارے اسکول پراجیکٹ میں ہماری مدد کریں۔۔اتنی دیر" سے مجھ سے ہو ہی نہیں رہا۔۔آپ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوتا"علیزے شیری کے سر پر کھڑی افسردگی سے بول رہی تھی۔۔

اچھا تم چلو۔۔میں بس یہ رکھ کر آتا ہوں "شیری مسکراتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

اوکے۔۔پر تھوڑا جلدی کریں۔۔اماں کہہ رہی تھیں کہ کھانا بھی بس تیار ہونے والا ہے۔۔کہتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔آج اماں نے خاص آپ کے لیے بریانی بنائی ہے کیونکہ آج آپ کا خاص دن تھا۔۔مجھ سے پھر بریانی کے لیے صبر بھی نہیں ہو گا "علیزے دروازے کی جانب جاتے ہوئے اسے اطلاع دے رہی تھی۔۔

اوہو عزو! شیری ہنس دیا کیونکہ اس گھر میں ایک وہی تھی جو بہن تو شیری کی تھی" مگر عادات ساری شایان علی جیسی ہی رکھتی تھی۔۔بے وقت بھوک اور سستی۔۔

آئیں نا بھئی۔۔جلدی جلدی ہاتھ چلائیں "علیزے ضدی انداز میں دروازے پر" پیر پٹختے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

آرہا ہوں بھئی "شیری باکس بیڈ کے نیچے رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔"

چلیں جی اور بریانی کو واقعی ہی انتظار نہیں کرواتے "شیری اس کے ننھے کندھے" کے گرد اپنا بازو پھیلائے چل دیا۔۔

شہیر شاہ صیح معنوں میں اس گھر چراغ تھا۔۔ جس کی روشنی سے یہ گھر منور تھا۔۔

****

**

پارکنگ لاٹ میں کار کھڑی کر کے وہ لوگ ریستوران کے اندر داخل ہو گئے۔۔

www.novelsclubb.com

صائم پہلے ہی پوری فیملی کے لیے سیٹ بک کر چکا تھا۔۔اندر داخل ہوتے ہی عملے کا ایک لڑکا ان کے قریب آیا اور سلام کرتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔وہ لڑکا انہیں اپنے ساتھ لیے ان کی سیٹس کی جانب بڑھ گیا۔۔ فیملی سیکشن میں پرائیویسی کو

مدِ نظر رکھتے ہوئے خوبصورت پردے بھی لگائے گئے تھے۔۔ام نور کی خاطر صائم اس طرح کے ریستوران دیکھتا تھا جہاں وہ آرام دہ ہو کر بیٹھ سکے۔۔

چلیں بھئی سب آرام سے بیٹھ جائیں" عدیل ملک صاحب مسکراتے ہوئے اپنی نشست سنبھال رہے تھے۔۔

ام نور نقاب کھول کر بیٹھ گئی۔۔یہاں صرف اس کی فیملی تھی۔۔ مسکرا کر صائم کو دیکھا جو اس کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا تھا۔۔ام نور نے مسکراتے ہوئے نظروں کے اشارے سے اس کا شکریہ ادا کیا جسے صائم نے سر کے خم سے مسکراتے ہوئے قبول کیا۔۔

www.novelsclubb.com

بتائیں جی کس نے کیا کھانا ہے؟ عدیل ملک صاحب مینیو کارڈ اٹھاتے ہوئے پوچھ " رہے تھے۔۔

لسن ٹو می ایوری ون !ام نور ٹیبل نوک کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔میں کچھ " لوگوں کو ابھی سے بتادوں کہ سی فوڈ کوئی نہیں کھائے گا تو بہتر ہے آرڈر ناں کریں "ام نور مینیو کارڈ اٹھاتے ہوئے حکم صادر کر رہی تھی۔۔

سیدہ سکینہ افسوس سے ام نور کو دیکھ رہی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھی یہ حکم اشارتاً کسے دیا جا رہا ہے جبکہ صائم اور شایان ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر صائم کی آنکھوں میں شرارت چمکتی ہوئی نظر آئی۔۔

شانی !تم بتاؤ کیا کھاؤ گے ؟صائم مینیو کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے ام نور کو " دیکھ رہا تھا۔۔

میں تو اسپائیسی فرائڈ پرانز کھاؤں گا اور فش فرائٹرز بھی "شایان علی اپنا من پسند کھانا بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے گڈ شانی۔۔میں بھی آج پرانز کھاؤں گا۔۔آفٹر آل ہمارا پسندیدہ پکوان ہم" آزادانہ طور پر کھا سکتے ہیں" صائم ام نور کو تپاتے ہوئے شایان علی سے مخاطب تھا۔۔

ام نور شکایتی نظروں سے عدیل صاحب کو دیکھ رہی تھی جو کہ گال تلے ہاتھ رکھے ام نور کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔۔

ماموں جان! آپ سن رہے ہیں نا ان کو۔۔جب میں منع کر رہی ہوں تو کیوں یہ" لوگ سی فوڈ منگوا رہے ہیں؟ ام نور خفگی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ آپ بھی ان کو منع کریں کہ اس ٹیبل پر سی فوڈ نہیں آئے گا" منہ پھلائے عدیل صاحب کو دیکھا۔۔

آپی! یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ اب ہم اپنی پسند کھانا بھی نہیں کھا سکتے ہیں؟ شایان" علی منہ بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اگر آپ دونوں نے سی فوڈ کھانا ہے تو الگ سے کہیں جا کر بیٹھ جائیں۔۔ورنہ میں" گھر چلی جاؤں گی"ام نور شایان علی کو دھمکی دے رہی تھی۔۔

میرے خیال سے یہ ایک فیملی ڈنر تھا۔۔ہم اکھٹے بیٹھ کر کھانا کھانے آئے تھے"" صائم آنکھیں سکیڑ کر ام نور کو یاد دہانی کروا رہا تھا۔۔

بس ٹھیک ہے پھر۔۔میں کچھ بھی نہیں کھاؤں گی۔۔آپ لوگ کریں فیملی ڈنر"" خفگی سے کہتے ہوئے ام نور منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

نوری! سب اپنی مرضی سے اپنی پسند کا کھانا کھائیں گے۔۔تم کسی کو منع نہیں کر" سکتی"سیدہ سکینہ صائم کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

ہاں جی بالکل! ظاہر سی بات ہے پھپھو۔۔ہم آزاد شہری ہیں۔۔کوئی قیدی" تھوڑی ہیں"صائم مسکراتے ہوئے سیدہ سکینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ساس طرف داری کرے تو کیا ہی شہزادے والی وائبز آتی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

جب ام نور منع کر رہی ہے تو کیوں آپ دونوں ضد کر رہے ہیں؟ پتا بھی کہ ہے ام نور کو سی فوڈ نہیں پسند۔۔بس اب کوئی سی فوڈ نہیں منگوائے گا" مسسز مہرین صائم کو خفگی سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

"ممانی جان! ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔ایک تو اتنے دنوں بعد گھر سے باہر نکلے وہاں بھی پابندیاں" شایان علی نے ضد کرتے ہوئے مینیو کارڈ ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔

"اوہ خدایا میرے۔۔میں کیا کروں ان کا" عدیل ملک صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔

"ہم بالکل دیسی فیملی ہی لگ رہے ہیں۔۔خدارا اب چپ کر جائیں سب۔۔تم لوگ تو آتے ہی لڑنا شروع ہو گئے ہو۔۔لڑے بغیر ہماری روٹی ہضم نہیں ہوتی۔۔ہاں نا؟ عدیل ملک صاحب تقریباً ڈانٹ رہے تھے۔۔ام نور مینو کارڈ واپس رکھتے ہوئے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

میری نورے نے جو کہا بس وہی ہو گا۔۔ خبر دار جو کسی نے سی فوڈ آرڈر کیا تو۔۔"
گھر بھجوادوں گا اگر مزید بحث ہوئی تو" عدیل ملک صاحب کہتے ہوئے خفگی سے
صائم اور شایان کو دیکھ رہے تھے۔۔

مطلب ہماری کوئی ویلیو نہیں؟ صائم ہنستے ہوئے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔"

نہیں" جواب پھٹاک سے آیا۔۔ صائم ہنس دیا تھا۔۔"

نورے! میرا بیٹا اداس کیوں ہو گئی؟ چلو آج میرے لیے بھی تم کھانا آرڈر کرو""
مسکراتے ہوئے کہا اور مینیو کارڈ ام نور کی جانب بڑھا دیا۔۔ ام نور خوش ہوتے
ہوئے مینیو کارڈ تھام رہی تھی اور فاتحانہ مسکراہٹ سے صائم کو دیکھا۔۔

افف اے! میرا تو دل ہی جل گیا تمہاری مسکراہٹ سے۔۔ ویلن لگ رہی ہو""
صائم اسے گھورتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں بول رہا تھا۔۔ ام نور خفگی سے رخ

www.novelsclubb.com

موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔اور پھر اپنی کہنی صائم کے پیٹ میں ماری۔۔صائم ہنستے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔

صائم اور شایان علی کے لیے بھی ام نور نے آرڈر دیا۔۔دونوں نے صاف منع کر دیا کہ اب تو ہم کچھ بھی آرڈر نہیں کریں گے۔۔وہ جانتی تھی کہ سی فوڈ کے علاوہ دونوں کو کھانے میں کیا پسند ہے۔۔کھانا سرو ہوتے ہی شایان علی بہت خوش ہو گیا تھا کیونکہ ام نور نے اس کی پسند کا چائنیز منگوایا تھا جبکہ صائم کے لیے چکن پاستہ منگوایا تھا اور ام نور نے خود بھی وہی کھایا تھا۔۔صائم محبت سے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنی مرضی کرنے کے باوجود ان کا دل رکھنا جانتی تھی۔۔خوش گپوں کے دوران کھانا کھایا گیا۔۔میٹھے میں سب کے لیے ان کی من پسند آئس کریم منگوائی گئی تھی۔۔صد شکر کہ یہاں کوئی بحث نہیں ہوئی اور سب کو من پسند میٹھا ملا۔۔

اے ! وہ دیکھو۔۔وہاں پر کیا ہے؟صائم سنجیدہ تاثرات بنائے انگلی کی مدد سے "
ایک سمت کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔

کہاں صائم؟کدھر دیکھوں؟ام نور آئس کریم کھاتے ہوئے انگلی کی سمت "
پہچاننے کی کوشش میں گردن موڑے اسی رخ دیکھ رہی تھی۔۔

وہ اے ! غور سے دیکھو "صائم نے اپنی کرسی مزید قریب کھسکا دی ذرا آگے کو "
جھکا۔۔

صائم کہتے ہوئے اسی سمت کی جانب اشارہ کر رہا تھا کہ ایک دم سے پیچھے ہوا۔۔ام
نور کے آئس کریم باؤل سے ایک پیچ آئس کریم اچک کر وہ شرارتی مسکراہٹ سے
اسے دیکھ رہا تھا۔۔

صائم !ایسے کون کرتا ہے؟ام نور روہانسی ہوتے ہوئے اس کی حرکت پر خفا ہو "
رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یار تمہارا والا آئس کریم آزیادہ یمی ہوتا ہے امے "صائم شرارتی انداز میں مسکرایا" اور چمچ انگلی میں گھماتے ہوئے اپنی چوری کا دفاع بھی کیا۔۔

ان دونوں کی لڑائی سے وہاں بیٹھے نفوس بخوبی واقف تھے تبھی تو ان دونوں پر کوئی خاص توجہ نہیں دے رہا تھا مگر شایان علی تو دونوں کی لڑائی کافی دلچسپی سے دیکھتا تھا۔۔فری کا شو دیکھنے کا اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔۔

اپنا آئس کریم کھائیں۔۔ہمیشہ میری آئس کریم میں سے آپ کو حصہ چاہیے ہوتا" ہے ہو نہہ "ام نور مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے دوبارہ اپنی آئس کریم کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

امے سنو! صائم نے مسکراتے ہوئے مخاطب کیا۔۔"

کیا ہے؟ام نور نا سمجھی سے اس کی مشکوک مسکراہٹ دیکھ رہی تھی۔۔"

ایک اور چمچ پلیز "صائم اپنی کرسی سے تھوڑا آگے جھکتے ہوئے بول رہا تھا۔۔"

ناں پرے ہوں "ام نور آئس کریم باؤل کو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کٹورا بنا" کر چھپا رہی تھی۔۔

یارا مے ! میں اپنی ہر چیز میں سے تمہیں حصہ دیتا ہوں۔۔ دیٹس نوٹ فیئر ایٹ" آل "صائم اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بول رہا تھا جو باؤل کے ساتھ مانو جیسے چپک گئے تھے۔۔

نوری ! بیٹا کھلا دو۔۔ کیا ہو جائے گا ایک چمچ آئس کریم کی تو بات ہے "سیدہ سکینہ " درمیان میں بول پڑیں۔۔

ارے بھئی وہ سنا نہیں جو کہتے ہیں کہ شیئر نگ از کیئر نگ "کھلا دو نورے بیٹا"" عدیل ملک صاحب شرارتی انداز میں کہہ رہے تھے۔۔

آپی ! صائم بھائی آپ سے ہر چیز شیئر کرتے ہیں۔۔ آج آپ کی باری آئی تو لالچ" کر رہی ہیں۔۔ غلط بات ہے "شایان کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔

ام نور نے منہ بسورتے ہوئے باؤل اس کی جانب کھسکا دیا اور خفگی سے رخ موڑ لیا۔۔ایک تو یہاں سب اس کی طرف داری کر رہے تھے۔۔صائم اس کی ادا پر ہنس دیا۔۔

اے! صائم نرمی سے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔ام نور ذرا سا رخ موڑ کر خفا" نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔صائم مسکراتے ہوئے آگے کو ہوا۔۔

سوری اے ہم بس تمہیں چھیڑ رہے تھے "صائم کہہ کر ہنس دیا۔۔ام نور ہنوز خفا" تھی۔۔

صائم آئس کریم باؤل سے ایک چمچ آئس کریم لیتے ہوئے ام نور کے منہ قریب لے آیا۔۔ام نور جو پہلے تو خفا نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی مگر اب اس کی حرکت پر حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی۔۔سرے عام سب کے سامنے وہ اسے یوں آئس کریم آفر کرے گا۔۔

کھائیں نا آپی جانی۔۔صائم بھائی اتنے پیار کھلا رہے ہیں "شایان تو ام نور کے "
تاثرات دیکھ کر محضوض ہو رہا تھا۔۔

ام نور آنکھوں ہی آنکھوں میں صائم کو اشارہ کرتے ہوئے منع کر رہی تھی مگر وہ
ڈھیٹ بنا بیٹا تھا بلکہ مزید آگے آتے ہوئے آئس کریم اسے کھلا دی۔۔

شاباش نورے بیٹا جی "عدیل ملک صاحب ہنستے ہوئے ام نور کو چڑا رہے تھے جبکہ "
ام نور کھا جانے والی نظروں سے صائم کو گھور رہی تھی۔۔کتنی حیا محسوس ہو رہی
تھی اس کی بے باکی کی وجہ سے۔۔

چلو اب سب شکر کرو لڑائی بھی ختم ہوئی۔۔سب شکر کا کلمہ پڑھو "مسسز مہرین "
ملک نے ہنستے ہوئے اس چھیڑ خانی میں اپنا حصہ ڈالا۔۔

ام نور سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔اب کرتی بھی کیا۔۔شرم اور غصے کی ملی جلی
کیفیت تھی جبکہ صائم اس کی حالت پر بے حد محضوض ہو رہا تھا۔۔

آہم آہم صائم! بات سنو" عدیل ملک صاحب نے مصنوعی کھنکارتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔

جی بابا! صائم اپنی شرارت کے بعد اب کافی سنجیدہ ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔ام نور کی خفگی دیکھ کر دل کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

نورے کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔ریستوران کے اوپن ایریا میں اتنے خوبصورت پھول لگے ہوئے ہیں۔۔میری نورے کو دکھا دو" عدیل ملک صاحب کہتے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔

آہاں کیوں نہیں بابا" صائم اپنے والد کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں امے؟ صائم مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا جواب تک اس سے خفا" تھی۔۔ام نور بغیر کچھ کہے نقاب لگاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔آسانی سے توام نور بھی خفگی ختم نہیں کرتی نا۔۔

دونوں چلتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔دور دور اکا دکا لوگ نظر آ رہے تھے۔۔سب اندر ڈنر کر رہے تھے۔۔ریستوران کے لابی ایریا میں بہت خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے۔۔خوبصورت لائٹنگ کی گئی تھی مگر یہ ایریا خاص ایونٹس پر بوکنگ کے لیے مختص کیا گیا ہے۔۔یہاں زیادہ تر لوگ اپنے پیاروں کے لیے سرپرائز ایونٹ کا انتظام کرتے ہیں۔۔ریستوران کے ساتھ ہی ایک پھولوں کی چھوٹی سی دکان تھی جہاں سے لوگ اکثر آتے وقت پھول لیتے تھے۔۔یہ بیکے شاپ بھی ریستوران کے مالک کی ملکیت تھی۔۔

صائم پینٹ کے دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا جبکہ ام نور سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے چل رہی تھی۔۔

اے ! صائم نے چلتے ہوئے اسے دھیمے لہجے میں مخاطب کیا۔۔ محب کی پہلی" کوشش محبوب کو منانے کی۔۔ مگر محبوب کا کوئی جواب ناں آیا۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے مختلف سمت میں دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔۔ صائم سر جھکا مسکرا دیا۔۔

وہ دونوں ریستوران کے لابی ایریا کے ساتھ بنے روش کے تنگ راستے پر چلنے لگے۔۔

مجھے لگا تھا شوہر اپنی بیوی کو آئس کریم کھلا سکتا ہے" صائم شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ ام نور چلتے ہوئے رک گئی اور آس پاس کوئی نظر ناں آتے دیکھ ام نور نے صائم پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔۔ وہ الگ بات ہے ہاتھوں میں دم نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اے ! ظالم لڑکی "صائم ہنستے ہوئے پیچھے ہو رہا تھا۔۔"

گندے صائم ! مجھے کتنی شرم آ رہی تھی۔۔ لیکن آپ اتنے بے باک ہیں۔۔ سب "کے سامنے اتنی بے باکی دکھا رہے تھے "ام نور خفگی سے اسے مارتے ہوئے اپنا غصہ دکھا رہی تھی ساتھ ہی نقاب سے پن نکال کر نقاب ہٹا دیا۔۔

سوری اے جانی "صائم نے ہار مانتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے اور اس "کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

چلیں ہٹیں اب۔۔ بس سارے مل کر مجھے ہی تنگ کرتے ہیں "ام نور ہاتھ "چھڑواتے ہوئے صائم سے دور ہٹی تھی۔۔ اور پھر (سوری اے جانی) منہ بناتے ہوئے صائم کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔ صائم کا جاندار قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

سو کیوٹ اے "ہنستے ہوئے کہتے اس کے سر پر چت لگا دی۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم !زکوٹا جن "ام نور خفگی سے کہتے ہوئے اس کے بازو پر مکا رسید کر رہی تھی۔۔

اچھا اے۔۔آؤ کچھ پھول لیتے ہیں۔۔وہاں بہت خوبصورت پھول مل رہے ہیں """ صائم اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور خفا ضرور تھی مگر صائم کا ہاتھ نہیں جھٹک سکتی تھی۔۔اتنی محبت سے وہ سا کا ہاتھ تھام لیتا تھا۔۔اسی لیے خفگی کے باوجود اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔۔

ایک منٹ ! میں پہلے نقاب تو لگا لوں "خفا لہجے میں کہتے ہوئے پن لگا دی اور پھر " اپنا ہاتھ صائم کی طرف بڑھا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا وہ بھی چپ چاپ کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔صائم مختلف اقسام کے پھول چنتے ہوئے ایک بکے بنوا رہا تھا۔۔ام نور اس کا ہاتھ تھامے ہوئے چپ چاپ کھڑی ہوئی تھی۔۔اتنے سارے

خوب صورت پھول دیکھ کر ام نور کا دل خوش ہو گیا تھا۔۔یہاں کتنی مسحور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔دکاندار کو پیسے دے کر صائم بکے تھام چکا تھا۔۔

چلیں امے؟صائم اس سے پوچھ رہا تھا جو پھولوں کو دیکھ کر باقی ساری دنیا کو" فراموش کر جاتی تھی۔۔

ہاں جی"ام نور کی نقاب میں مسکراتی آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔۔"

دونوں چلتے ہوئے لابی ایریا کے پاس رک گئے۔۔صائم ام نور کا ہاتھ نرمی سے چھوڑتے ہوئے اس کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔ام نور مسکرا رہی تھی۔۔صائم اپنے گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور بکے ام نور کے سامنے کر دیا۔۔ام نور حیرت سے اس کی ساری کارروائی دیکھ رہی تھی۔۔

امے جان یہ آپ کے لیے"صائم مسکراتے ہوئے اظہار محبت کر رہا تھا۔۔اپنے" انداز میں۔۔

www.novelsclubb.com

صائم "ام نو کھلکھلاتے ہوئے ذرا سا جھکی اور صائم کے ہاتھ سے بکے تھام لیا۔۔ "
صائم مسکراتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تھینک یو صائم "ام نور محبت سے صائم کا ہاتھ پکڑ کر مسکراتی آنکھوں سے اسے "
دیکھ رہی تھی۔۔

اب ناراض تو نہیں؟ صائم مسکراتے ہوئے تصدیق چاہ رہا تھا۔"

ناں "نور نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔اب تو بہت خوش ہوں "کہتے ہوئے کھلکھلا"
کر ہنس دی۔۔

www.novelsclubb.com

شکر الحمد اللہ "صائم مسکراتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہا تھا۔۔ام نور محبت "
سے اس کا مسکراتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

اندر چلیں؟ ام نور بکے سنبھالتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔"

صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام رہا تھا۔۔دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ریستوران کی اندونی حصے کی جانب بڑھ گئے۔۔ام نور محبت سے صائم کو دیکھ رہی تھی جو مسکراتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔کتنا پیارا لگتا ہے مسکراتے ہوئے۔۔

" کچھ بھی ضروری نہیں سوائے اس کے

"کہ تمہیں دھیان میں رکھ کر مسکرا جائے

صائم جانتا تھا صرف ایک پھول اسے بہت خوش کر دیتا تھا مگر ام نور ہی جانتی تھی کہ یہ پھول اگر صائم کی طرف سے ملتے ہیں تو وہ پھول ام نور کے لیے مقدس بن جاتے ہیں۔۔اور پھر یہ پھول تو محب کی تصویر ہوتے ہیں۔۔ام نور پھولوں میں صائم کی محبت دیکھتی تھی جبکہ صائم صرف ام نور کی وہ خوبصورت مسکراہٹ دیکھتا تھا جو پھولوں کو دیکھ کر اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آتی تھی۔۔

****

**

آسمان سیاہ چادر اوڑھ چکا تھا۔۔آج تو موسم رات میں نہایت بھلا معلوم ہو رہا تھا۔۔ ہلکی پھلکی ہوا کے جھونکے وقفے وقفے سے چل رہے تھے۔۔روئے زمین پر بستے لوگ بھی قدرت کے ان بدلتے موسموں پر حیران ہوتے ہیں۔۔کون ہے وہ جو دن کو رات میں اور رات کو دن میں بدل دیتا ہے؟تمہارے رزق کو بحفاظت تم تک پہنچاتا ہے؟بیشک وہ تمہارا ربّ العالمین ہی تو ہے۔۔

بستی میں ڈھیر ساری جھگیاں بنی ہوئی تھیں اور تقریباً جھگیوں کی بوسیدگی ان پر بیتی کچھ ان کہی کہانیاں سنا رہی تھی۔۔جھگیوں کی بوسیدہ چھتوں پر سوراخ بن گئے تھے۔۔ان سوراخوں سے دھواں اٹھتا اور ہوا میں تحلیل ہو جاتا تھا۔۔شاید یہاں کے مکین اپنے رات کے کھانے کا انتظام کر رہے تھے۔۔

وہ دھیمے قدموں چلتے ہوئے اپنی جھگی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔خوش تھا۔۔اپنا ایک ہاتھ مضبوطی سے اپنی شرٹ کی جیب پر رکھے ہوئے تھا۔۔آج کی کمائی سے وہ بہت مطمئن تھا۔۔کچھ نئے خواب بننے لگا تھا۔۔ جھگی کے اندر داخل ہوتے ہی اسے سامنے اپنا والد کیسو رام نظر آ گیا۔۔وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو پچکارتے ہوئے ہنس کر دیکھ رہا تھا۔۔

بابو! شیر انم آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے دھیمے قدموں چل کر اپنے والد کے پاس آیا۔۔"

شیرا! کہاں تھا تو؟ اپنی مائی کو کہہ کر گیا تھا کہ جلدی آؤں گا۔۔پھر بھی تو دیر گئے گھر آیا ہے" کیسو خفا نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

یہ سب چھوڑنا بابو۔۔یہ دیکھ" کہتے ہوئے اپنی جیب سے لفافہ باہر نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔"

یہ کیا ہے شیرا؟ کیسو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

میرے نئے کام کی پہلی کمائی۔۔آج سے نیا کام ملا ہے۔۔وہ سیٹ زیادہ پیسے دے" گا۔۔میری محنت کو دیکھتے ہوئے اس نے مجھے یہ رقم دی" شیرا خوش ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شیرا! کیا کام کرتا ہے تو؟ کیسو رام لفافہ کھولتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

میں؟ شیرا ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچنے لگا۔۔مجھے میرے سیٹ نے ایک کمپنی میں" کام دیا ہے۔۔کپاس کی کمپنی ہے۔۔مختلف شہروں میں کپاس پہنچانا میرا کام ہے" شیرا صورت حال کے پیشِ نظر جھوٹ کا سہارا لے رہا تھا۔۔

یہ پیسے تو بہت زیادہ ہیں شیرا۔۔اتنے پیسے تو سرکاری ملازمت پیشہ افراد کو مہینہ" وار تنخواہ کے طور پر ملتے ہیں۔۔سچ سچ بتا مجھے" کیسو رام مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں جھوٹ کیوں بولوں گا؟شیر ا خفگی سے جواب دے رہا تھا۔۔"

یہ لے اپنے پاس رکھ اپنے پیسے۔۔مجھے تیرا کام سمجھ نہیں آرہا۔۔میرا دل تیری" کسی بات پر متفق نہیں۔۔تو مجھے نجانے کیوں اب جھوٹ کا گھڑا لگتا ہے "کیسو رام کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔شیر ا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے بابو۔۔تو رکھ نیک امیدیں اس لے پالک اولاد سے۔۔ننھے بچے کی" جانب اشارہ کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔میں جھوٹا ہوں مگر تیرا ہی خون ہوں۔۔ میں صدا کا تیری نظر میں برا انسان ہوں۔۔تو پھر ٹھیک ہے وہی سہی "شیر انہایت افسردگی سے کہتے ہوئے جھگی سے باہر نکل گیا۔۔

کیسو رام اس کی بات سنتے ہی بہت دکھی ہوا تھا۔۔کمزور بینائی سے اسے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا شیر ا اس کی بات سے بہت دکھی ہوا ہے۔۔شیر ا اس کے رویے سے دل برداشتہ ہو گیا تھا مگر وہ کرتا بھی کیا نجانے کیوں پر اس کی کمائی

سے کیسورام کو دلی تسکین نہیں ملی۔۔شیرا آنسو رگڑتے ہوئے تیز رفتار سے چل کر سڑک کنارے پہنچ گیا اور وہیں پڑے ہوئے ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔۔

"تم دونوں کے لیے تو کام کر رہا ہوں۔۔اتنی محنت کر رہا ہوں۔۔جان جوکھوں کا کام کرتا ہوں مگر پھر بھی کوئی قدر نہیں" وہ اپنی آستین سے آنسو رگڑتے ہوئے سڑک پر آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیسو! شیرا گھر آیا تھا۔۔کہاں گیا وہ؟ شانتی کماری جو پاس ہی اپنی بہن کی جھگی کی طرف گئی تھی واپسی پر شیرا کو ناں دیکھ کر اپنے شوہر سے پوچھا۔۔

"وہ چلا گیا" کیسورام اداس لہجے میں کہتے ہوئے نیچے بیٹھ گیا۔۔

شانتی کماری افسردگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اکثر باپ بیٹے کی لڑائی میں شیرا جگہ چھوڑ دیتا تھا۔۔آج بھی وہی ہوا تھا مگر اس تلخ کلامی سے جو دل دکھے ہیں وہ تکلیف بس وہی دونوں جانتے ہیں۔۔دونوں طرف تکلیف برابر کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

ایک خوشگوار ڈنر کے بعد ان کی گھر واپسی ہوئی تھی۔۔عدیل ملک صاحب بھی فیملی سمیت سیدہ سکینہ کے گھر آئے تھے اور آج رات وہیں ان کا بسیرا تھا۔۔آنگن میں بچھی ہوئی چارپائیوں پر بیٹھ کر وہ خوش گپیوں میں مصروف تھے جبکہ ام نور کسی ضروری کام کا کہہ کر کمرے میں چلی گئی تھی اور جب واپسی ہوئی تو دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے چھپائے ہوئے وہ شرارتی مسکراہٹ سے عدیل ملک صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ماموں جان! بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ام نور شرارتاً آئی برو اچکاتے ہوئے" کہہ رہی تھی۔۔

عدیل ملک صاحب اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ کیا چھپائے کھڑی ہوئی ہے۔۔

نورے بیٹا! مجھے غیب کا علم تو نہیں۔۔آنکھیں دو عدد ہیں جو بس سامنے کی چیز" دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔۔عدیل ملک صاحب کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور چلتے ہوئے ام نور کے پاس آنے لگے۔۔تو پھر تمہارے ہاتھ میں "دھیرے دھیرے چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔۔

ناں بھئی ناں! چیٹنگ کرتے ہیں۔۔پیچھے ہوں شاباش "ام نور ایک ہاتھ کی مدد" سے انہیں پیچھے رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔ام نور کی اس حرکت پر صائم دل کھول کر ہنس دیا۔۔

جبکہ شایان علی بھی صائم کے کندھے پر سر ٹکائے تقریبا لیٹا ہوا تھا۔۔افف یہ سست انسان۔۔جگہ ملی نہیں کہ پیر پسار کر لم لیٹ ہو جاتا ہے۔۔

اچھا بھئی نہیں معلوم "عدیل ملک صاحب ہار مانتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔"

لڈو بورڈ "ام نور نے پھٹاک سے لڈو بورڈ چہرے کے سامنے کیا اور عدیل ملک "

صاحب کو ہنستے ہوئے دیکھا جو پیشانی پر ہتھیلی مارتے ہوئے واپس چارپائی پر بیٹھنے جا

رہے تھے۔۔

آئیں ناماموں جان۔۔ہم سب ٹیم بنا کر کھیلیں گے۔۔میں اور آپ ایک ٹیم اور "

صائم کی شانی کے ساتھ دوسری ٹیم جبکہ اماں اور ممانی جان کی تیسری ٹیم "ام نور

ایک ایک کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ٹیم بنا رہی تھی۔۔

نہیں بھئی۔۔ہم نہیں کھیلتے آپ لوگوں کے ساتھ۔۔آپ لوگ بے ایمانی کی "

حدیں پار کر دیتے ہیں۔۔ تمہیں یاد ہے ناسکینہ ؟کیسے پچھلی بار بھی یہ بھوکے ہماری

ساری گوٹیاں کھا گئے تھے "مسسز مہرین صائم کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی

تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ظاہر سی بات ہے بھئی۔۔راستہ صاف کرنا گناہ تو نہیں" صائم بلا کی معصومیت سے جواب دے رہا تھا۔۔

جاؤ بھئی جاؤ۔۔اس گیم میں کوئی بڑے کا لحاظ نہیں ہوتا۔۔ہم دونوں پچھلی بار" تقریباً جیتنے والی تھیں" مسسز مہرین تو صاف انکار کر رہی تھیں۔۔

ہاں جی بھابھی! میں بھی نہیں کھیلوں گی۔۔یہ لوگ گیم میں رشتے تک فراموش" کر دیتے ہیں۔۔ناں بھئی خود ہی کھیلو" سیدہ سکینہ بھی خفگی سے منع کر رہی تھیں۔۔پچھلی بار دونوں بری طرح سے ہار گئی تھیں۔۔معصوم مائیں۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔آج ہماری ٹیم کا مقابلہ بیرسٹر صاحب کی ٹیم سے ہو گا" ام نور" چیلنجنگ انداز میں کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اوکے لیٹس پلے" صائم آنکھیں سکیڑ کر کہہ رہا تھا۔۔مطلب چیلنج قبول کیا۔۔"

اٹھو ناشانی۔۔جاؤاور کیچن سے چٹائی لے کر آؤ۔۔شاباش جلدی جاؤ"ام نور اسے کندھے سے پکڑ کر ہلاتے ہوئے اٹھا رہی تھی۔۔

ارے آپی۔۔اس بندے کو آرام چاہیے۔۔کھانے کے بعد توانائی کا تو پتا نہیں مگر نیند بہت آتی ہے"شایان علی کہہ کر صائم کے شانے سے چپک گیا۔۔

صائم !اس کو ایک رکھ کر ماریں۔۔عقل ٹھکانے لگائیں اس کی"ام نور خفگی سے صائم سے کہتے ہوئے شایان کو دیکھ رہی تھی۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے ایک ہلکی سی چپت اس کے گال پر لگائی۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی"شایان علی ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھا۔۔"

کیا کروں یار۔۔تمہیں اگر زیادہ زور کی پڑے گی تو یہی امے واویلا شروع کر دے گی۔۔پھر میں کیا کروں گا"ہنستے ہوئے کہہ کر ام نور کو دیکھا جو خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔دونوں ابھی سے مشترکہ ٹیم بنا چکے تھے۔۔

اچھا نا آپی ! ابھی گیا اور یوں واپس آیا" پیار سے ام نور کا گال تھپک کر کہتے ہوئے" وہ دوڑ کر کیچن کی جانب گیا۔۔

آنگن میں چٹائی بچھائی گئی اور سب اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔۔صائم اور ام نور آمنے سامنے بیٹھے تھے تو شایان اپنے ماموں کے آمنے سامنے بیٹھا آج کے مقابلے کے تیار تھا۔۔

چلو بھئی ! شروع کرتے ہیں" عدیل ملک صاحب اپنی باری کھیلتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

ماموں جان ! دیکھئے گا آج ہم جیت جائیں گے" شایان علی ہاتھ مسلتے ہوئے" پر جوش انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چل اوئے بڑا آیا۔۔جیت تو ہماری ہی ہو گی بیٹا جی۔۔تم دونوں آج بری طرح" سے ہارنے والے ہو" عدیل ملک صاحب گوٹ آگے بڑھاتے ہوئے اسے چڑا رہے تھے۔۔

سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین باتوں کے دوران کبھی کبھی ایک نظر ان کے کھیل کو بھی دیکھ لیتی تھیں کیونکہ صائم کی گوٹ کافی آگے نکل گئی تھی اور دوبارام نور کی گوٹ کو واپس گھر کا راستہ دکھا چکا تھا۔۔

صائم !اب اگر تیسری بار میری گوٹ کھائی ہے نا پھر اچھا نہیں ہو گا۔۔بتا دوں"" ام نور اپنی باری کھیلتے ہوئے صائم کو خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

روندولڑکی" صائم ہنستے ہوئے کہتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اب تم ہار رہی ہو تو غصہ" آرہا ہے؟ صائم اپنی باری کھیلتے ہوئے اسے تپا رہا تھا۔۔

اتنے میں عدیل ملک صاحب کا فون رنگ ہوا۔۔کال بہت ضروری تھی۔۔

معذرت کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

نورے بیٹا!اس بندے پر کڑی نظر رکھنا۔۔بہت بد معاش ہے"جاتے ہوئے"

صائم کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

ڈونٹ وری ماموں جان!ام نوردی گریٹ گرل ان دونوں پر کڑی نظر رکھے"

گی"کہتے ہوئے ام نور دونوں کو دیکھتے ہوئے آئی بروا چکا کر وارن کر رہی تھی۔۔

اس کی بات سنتے ہی صائم شرارت سے مسکرا کر شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔عدیل

صاحب ان کی جانب دیکھتے ہوئے فون کان سے لگائے ایک طرف چلے گئے۔۔

شانی!شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔"

ہاں جی صائم بھائی!ڈونٹ وری میں سب سمجھ گیا"شایان علی مسکراتے ہوئے"

اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ام نور نا سمجھی سے دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شانی کے بچے اگر کوئی حرکت کی نا۔۔میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔دیکھ لو یہ" رکھا ہوا ہے میرا جوتا"ام نور شایان علی کو انگلی دکھا کر وارننگ دے رہی تھی۔۔

ارے بھئی سنیں۔۔پاپ کورن یمی یمی کون کھائے گا؟شایان علی منہ پر ہاتھ کا" ہالہ بنا کر اعلان کر رہا تھا۔۔

میں کھاؤں گا"صائم مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہتا ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔"

میں بھی کھاؤں گی"مسسز مہرین بھی راضی ہو گئیں۔۔"

بھئی مجھے نہیں کھانے۔۔اتنا نمک ہوتا ہے"سیدہ سکینہ انکار کرتے ہوئے مسسز مہرین کو دیکھ رہی تھیں۔۔

میں بھی نہیں کھاؤں گی۔۔پتا نہیں پاپ کورن میں کیا ڈال کر آئے گا"ام نور" خفگی سے کہہ کر صائم کو گھور رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

انسٹینٹ پاپ کورن بنا کر لاؤں گا۔۔پاپ کورن بیگ کو مائیکرو ویو میں رکھ دو وہ" خود ہی بن جاتے ہیں۔۔پوپ پوپ ہو کر" شایان علی ہنس کر مسسز مہرین کو بتا رہا تھا۔۔

میں بھی کہوں شانی جیسا بندہ اور محنت والا کام کرے۔۔ناممکن" مسسز مہرین اور" سیدہ سکینہ ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

ممانی جان! یہ کیا بات ہوئی۔۔ہونہہ" شایان منہ بسورتے ہوئے وہاں سے چلا" گیا۔۔

ام نور آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھ رہی تھی جو انگھوٹھے کی مدد سے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! میں آپ کو ہی دیکھ رہی ہوں۔۔خبردار جو کسی قسم کی بے ایمانی کی ہے" تو۔۔ورنہ اچھا نہیں ہوگا"ام نور نے آئی بروا چکائی اور وارننگ دیتے ہوئے اس کی طرف اپنی دو انگلیوں سے (لو کینگ ایٹ یو) والا اشارہ کر رہی تھی۔۔

نظر ہٹی۔۔در گھٹنا گھٹی۔۔اے جانی بی کینئر فل۔۔آج مد مقابل بیرسٹر صائم" عدیل ملک ہے" کہتے ہوئے صائم مسکرایا اور جوابی کاروائی میں آئی بروا چکائی۔۔ جیسے چیلنج کر رہا ہو (روک سکتی ہو مجھے)

دیکھتے ہیں بیرسٹر صاحب! میں بھی آپ کی ہی بیوی ہوں۔۔ہلکے میں مت لیجئے گا" مجھے" ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جو سینے پر بازو باندھے ہوئے اتنا پر کشش لگ رہا تھا کہ ام نور کی نظریں اس پر جم گئیں تھیں۔۔(ظالم اتنا خوبصورت)

صائم اسے دیکھتے ہوئے تھوڑا آگے کو جھکا۔۔ام نور کی سانس رکی۔۔اس کی شخصیت کا سحر ام نور کے گرد ایک مضبوط بند باندھ چکا تھا۔۔صائم محبت سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک آنکھ دہائی۔۔

"ہاہ صائم "ام نور کا منہ دھک سے کھل گیا تھا صائم کی اس بے باک حرکت پر۔۔ ام نور نے بے اختیار گردن موڑ کر سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کی جانب دیکھا جو اپنی باتوں میں اتنی مگن تھیں کہ انہیں صائم کی اس حرکت کا پتا ہی ناں چلا۔۔

"صائم !ام نور خجل ہوتے ہوئے اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی جو اس کے چہرے پر حیا کی سرخی دیکھ کر گردن پیچھے پھینک کر ہنس دیا۔۔

"بد تمیزی ناں کریں "خفگی سے کہتے ہوئے ام نور آگے ہوئی اور ایک ہلکی سی تھپڑ اس کے گھٹنے پر رسید کی۔۔

www.novelsclubb.com

نوری! سیدہ سکینہ تنبیہہ انداز میں اسے مخاطب کر رہی تھیں۔۔ام نور بھی" گردن موڑ کر انہیں دیکھتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔لاڈلے صاحب کی ساس تاک لگائے جو بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

صائم! اب تو مجھے آپ پر شک ہو رہا ہے۔۔عدالت میں ہر بار مقدمہ کیسے جیت" جاتا ہے یہ بندہ۔۔وہاں بھی یہی حرکتیں کرتے ہوں گے "ام نور آنکھیں سکیڑ کر کہہ رہی تھی مگر پھر نظر لڈو بورڈ پر رکھی گوٹیوں پر گئی۔۔سر اٹھا کر دنگ نظروں سے سامنے بیٹھے انسان کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

چیٹر "ام نور چیخ پڑی۔۔صائم کا قہقہہ بلند ہوا۔۔"

نوری! کیا ہو گیا لڑکی؟ خیر کرو "سیدہ سکینہ خفگی سے کہتے ہوئے کان پر ہاتھ رکھ" کر اسے دیکھنے لگیں۔۔

ماموں جان! ام نور شکایتی نظروں سے عدیل صاحب کو دیکھنے لگی جو ابھی ابھی" کال ختم کر کے ان کی جانب آ رہے تھے۔۔

ارے بھئی کیا ہوا میری بیٹی کو؟ عدیل ملک صاحب دوستانہ انداز میں پوچھتے ہوئے" ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔

یہ دیکھیں۔۔ صائم چیٹر نے گوٹ بدل دیں" ام نور خفگی سے صائم کی شکایت لگا" رہی تھی۔۔

میں نے؟ مگر کب امے؟ تمہارے سامنے کیسے کر سکتا ہوں" صائم اپنے چہرے پر" بلا کی معصومیت سجائے پوچھ رہا تھا۔۔

میں نے کہا تھا نا نورے یہ لڑکا بد معاش ہے۔۔ کیا کہا تھا کہ اس پر نظر رکھنا۔۔ تو" پھر یہ سب کیسے ہوا؟ آپ نے نظر نہیں رکھی" عدیل صاحب سوالیہ نظروں سے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

میں نظر رکھ رہی تھی مگر وہ صائم نے "ام نور کے الفاظ زبان پر ہی ٹھہر گئے" تھے۔۔

کیا وہ صائم نے؟ بتاؤ بابا کو تمہاری نظر کیوں ہٹی اور یہ در گھٹنا کیوں گھٹی۔۔بتاؤ" امے "صائم کمال مہارت رکھتا تھا ام نور کی بولتی بند ہو گئی۔۔صائم اس کے چہرے پر نظریں گاڑے شرارتی انداز میں مسکرا رہا تھا۔۔

جائیں بس اب میں نہیں کھیلتی "ام نور خفگی سے کہتے ہوئے اٹھنے لگی۔۔"

امے! اچھا بھئی سوری۔۔واپس بیٹھ جاؤ" صائم گوٹیوں کو واپس صحیح جگہ پر رکھتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ماموں جان! آپ نے دیکھا نا اس چیٹر انسان کی حرکت کو۔۔بے ایمانی کا سب" سے بڑا تمغہ ان کو ملنا چاہیے "ام نور عدیل ملک صاحب کو شکایتی انداز میں کہتے

ہوئے واپس بیٹھ رہی تھی۔۔صائم ہنستے ہوئے اپنے والد کو دیکھ رہا تھا جو ام نور کی بات پر ہنس رہے تھے۔۔

شایان بیٹا! آپ پاپ کورن بھی نہیں لائے۔۔مگر یہاں تو اتنا زبردست شو بھی" ختم ہو گیا" مسسز مہرین افسوس سے شایان علی کو ہانک لگاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

سب کا اجتماعی قہقہ بلند ہوا تھا جبکہ ام نور ہنوز خفا نظروں سے اس جان دشمن کو گھور رہی تھی جو اسے محبت پاش نظروں سے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔صائم بغور اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا جو خفگی میں مزید خوبصورت لگتا تھا۔۔غصے سے سرخ ہوتی اس کی ناک اور پھر اس کا خفگی بھرے انداز میں (ہونہہ) کرتے ہوئے رخ پھیرنا۔۔صائم ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر اس کی ہر ادا پر فدا نظر آرہا تھا۔۔اور پھر ام نور سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔۔صائم بے اختیار ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس حسن جمال پر سیاہ لباس کمال لگتا ہے۔۔

گیم کھیلتے ہوئے۔۔پاپ کورن کھاتے ہوئے۔۔یہ خوبصورت شام بھی تمام ہوئی۔۔اور جیت؟ظاہر سی بات ہے بھئی بیرسٹر صائم ملک کے حصے میں ہی آنی تھی۔۔مگر چیٹنگ سے نہیں اس کی ہوشیاری سے۔۔وہ اس گیم میں زیادہ محنت بھی نہیں کرتا تھا مگر پھر بھی جیت اس کے حصے میں آجاتی تھی۔۔

ام نور اگلی بار صائم کو اس کھیل میں شامل ناں کرنے کا عہد کر چکی تھی مگر ہر بار ہر عہد پورا نہیں ہوتا۔۔اور صائم تو اس کھیل کی جان تھا۔۔سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کیچن کی جانب گئی ہوئیں تھیں۔۔گرین ٹی ٹائم تھا۔۔ام نور لڈو بورڈ اٹھاتے ہوئے اپنی غصے سے سرخ ہوتی ناک سکیڑ کر اسے دیکھ رہی تھی جو جیت کر اب اتراتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔ام نور موقع پاتے ہی اس کے سر پر لڈو بورڈ مار کر بھاگ نکلی۔۔صائم ہنستے ہوئے سر سہلا رہا تھا۔۔

یہ تو ہونا ہی تھا۔۔اب ام نور اپنا بدلہ ناں لے۔۔ناممکن۔۔دروازے سے جھانک کر صائم کو دیکھا جو اسے اپنے بدلے کی وارننگ دے رہا تھا۔۔مطلب جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔۔کون کہے گا دونوں میاں بیوی ہیں؟

****

**

اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا شہیر شاہ نرم مدھم آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔۔سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ روشن تھا۔۔دروازے پر ہلکی دستک کے سازین اندر داخل ہوئیں۔۔نرمی سے مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا جو قرآن پاک پڑھتے ہوئے ہولے ہولے ہل رہا تھا۔۔سازین نے سائیڈ ٹیبل پر پانی کی جگ رکھ دی۔۔

ماشااللہ! اماں کی جان "محبت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ" دیا مگر شیری ہنوز توجہ سے قرآن پاک پڑھ رہا تھا۔۔سازین نفی میں سر ہلا کر ہنس دیں۔۔

یہ تو اب روز کا معمول سا بن گیا تھا۔۔قرآن پاک پڑھنے کے دوران وہ توجہ سے با معنٰی تلاوت کرتا تھا تو کہیں دھیان ہی نہیں جاتا تھا۔۔سازین ہر رات اس کے کمرے میں پانی رکھ کر پیار سے ماتھے پر بوسہ دے کر واپس چلی جاتی تھیں۔۔ماں تھیں نا لخت جگر کو دیکھ کر پھر ہی سکون کی نیند سونے چلی جاتی تھیں۔۔

اماں کی جان! تلاوت قرآن پاک کے بعد پھر جلدی سو جانا۔۔صبح کالج کے لیے" بھی جانا ہوتا ہے۔۔پھر جلد بازی میں تم ناشتہ صحیح سے نہیں کرتے ہو" کہتے ہوئے وہ واپس جانے لگیں۔۔

ہاں جی اماں "شیری قرآن پاک غلاف میں لپیٹ کر مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

آج کون سی سورہ پڑھی؟ سازین مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی اور نرمی سے پوچھا۔۔

سورہ یوسف "شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

اچھا تو پھر سورہ یوسف سے کیا سیکھا؟ سازین اس کے پاس بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! ویسے تو قرآن کریم کی ہر سورہ میں بہت سارے اسباق ملتے ہیں۔۔ میں نے سورہ یوسف سے بہت کچھ سیکھا ہے "شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

مجھے بھی کوئی ایک سبق سمجھا دو "سازین اپنی ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہہ رہی تھیں۔۔

اللہ تعالی اپنے بندوں کی ساری دعائیں سنتا ہے مگر انہیں مقررہ وقت پر قبول کرتا" ہے۔۔اللہ تعالی اتنے سال تک ایک باپ کو سن رہے تھے جو بیٹے کے لیے روتے ہوئے ان کے در پر دعا مانگتا تھا۔۔وہ صرف اور صرف اللہ تعالی سے مدد کا طلب گار تھا۔۔وہ ساری نیک دعائیں قبول ہوئی تھیں مگر مقررہ وقت پر۔۔نرمی سے ماں کو دیکھا۔۔

اللہ تعالی دعائیں رد نہیں کرتا۔۔بند دروازے تک کھل جاتے ہیں اگر مدد صرف" اللہ تعالی سے مانگی جائے۔۔دعا میں کامل یقین پہلی شرط ہے۔۔معجزہ بھی ان کے لیے ہوتا ہے جو اللہ تعالی سے محبت رکھتا ہے۔۔اللہ تعالی سے محبت کرنے والا اللہ تعالی کی ہر بات مانتا ہے اور اللہ تعالی کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتا۔۔سورہ یوسف میں نے یہ بات سیکھی کہ مددگار صرف اللہ تعالی ہوتا ہے۔۔انسان صرف ذریعہ ہوتے ہیں۔۔اس لیے تنکا برابر مدد کے لیے بھی اللہ تعالی کو یاد کرنا چاہیے پھر وسیلہ

وہ خود بنائے گا"شیری نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔سازین محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔

شیری!تم اللہ تعالی سے کیا مانگتے ہو؟سازین نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے" پوچھ رہی تھی۔۔

میرے والدین کی خوشیاں اور سلامتی"شیری ماں کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے" کہہ رہا تھا۔۔

اور"شیری کہتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اور کیا شیری؟سازین سوالیہ نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔"

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اماں کو توفیق دے وہ یہ بات سمجھ جائیں کہ بلاوجہ رونے سے" طبیعت خراب ہوتی ہے تو وہ رونا چھوڑ دیں"شیری شرارتی مسکراہٹ سے کہتے

ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔سازین نم آنکھوں سے ہنس دی۔۔شیری ہنستے ہوئے تھوڑا آگے ہوا اور ماں کو گدگدی کر دی۔۔

شیری! گندے بچے" سازین نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر چت لگائی اور اٹھ" کھڑی ہوئیں اور اس کے ہاتھ سے سپارہ لیتے ہوئے الماری کی جانب بڑھ گئیں۔۔

اماں گڈ نائٹ" کہتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے لیمپ کی جانب اشارہ کیا اور" خود پر کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔سازین مسکراتے ہوئے لیمپ بند کر رہی تھیں۔۔

کبھی کبھی وہ بالکل چھوٹا شیری بن جاتا تھا۔۔ماں سے لاڈ اٹھواتا تھا اور کبھی کبھار تو اتنا سمجھدار بن جاتا تھا کہ اپنی عمر سے کئی گنا زیادہ بڑا معلوم ہوتا تھا۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

رات کے پہر جہاں ہر سو خاموشی کا راج تھا۔۔خاموش ماحول میں صرف جھینگروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔آسمان پر ہلکے بادل تیر رہے تھے اور چاند کی ٹھنڈی روشنی زمین والوں کو بھلی لگ رہی تھی۔۔اتنی خاموش رات میں وہاں وہ دونوں نفوس دنیا و مافیہا سے بیگانہ چھت پر رکھے ہوئے لکڑی کے جھولے پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔۔باتوں کے دوران وقت کیسے گزر گیا دونوں کو پتا ہی ناں چلا۔۔ام نور بچپن کے کچھ قصے اور پرانے گھر کی باتیں سنا کر صائم کی یادیں تازہ کروا رہی تھی۔۔

صائم! آپ کو یاد ہے جب آپ پڑھنے کے لیے لندن جا رہے تھے۔۔میں آپ" کے لیے کتنا روئی تھی"ام نور جھولے پر بیٹھی ہوئی چاند پر نظریں مرکوز کیے بول رہی تھی۔۔

بالکل مجھے اچھے سے یاد ہے۔۔اس دن تو میں واقعی ہی ڈر گیا تھا کہ کہیں امے کے " رونے سے سیلاب ہی ناں آجائے "ہنستے ہوئے کہا۔۔

ویسے امے تم کتنا روتی تھی یار "صائم اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔"

ظاہر سی بات ہے۔۔مجھے لگا اب گئے تو بس واپس نہیں آئیں گے "ام نور ترچھی" گردن کیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تم مجھے ایسا سمجھتی تھی امے؟وعدہ کر کے بھاگ جانے والا دو نمبر عاشق "صائم" افسردگی سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ام نور ہونٹ کاٹتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

خیر۔۔تم میرے نکاح میں تھی امے۔۔واپس کیسے ناں آتا"صائم کہتے ہوئے" اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

معصومیت سجائے صائم کو تکتی اس کی شہد رنگ آنکھیں چاند کی روشنی میں مزید خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

مجھے معلوم نہیں تھا تم میرے بارے ایسا سوچو گی" صائم ڈرامائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

صائم! میں نے ایسے تھوڑی بولا تھا۔۔آپ بھی نا" ام نور خفا ہو رہی تھی۔۔"

میرا مطلب تھا جو باہر ملک چلے جاتے ہیں نا۔۔ان کو وہاں کی ہوا لگ جاتی ہے۔۔" پھر وہ اپنے ملک واپس نہیں آتے۔۔مجھے لگا تھا۔۔کہتے ہوئے آواز دھیمی ہو گئی۔۔

اگر آپ کو وہاں بہترین وسائل کے ساتھ سیٹل ہونے کی آفر ملے گی تو آپ" ام نور آج اپنا انکھاڑ صائم کو بتا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

استغفر اللہ! صائم نہایت افسوس سے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا" تھا۔۔مجھے تو پتا ہی نہیں تھا میری امے کے یہ خیالات تھے میرے بارے میں" صائم نے خفگی سے کہتے ہوئے ہلتا جھولا روک دیا۔۔

پر صائم مشرقی بیوی کو تھوڑا سا ڈر تو ہوتا ہے "ام نور شرارتاً مسکراتے ہوئے کہہ" رہی تھی۔۔

لندن میں میرا کوئی ایسا دن ہی نہیں گزرا جس دن اپنی امے کو یاد ناں کیا ہو۔۔اور" ہر روز یاد سے تمہیں کال کرتا تھا۔۔گھنٹوں تمہیں بیٹھ کر سنتا تھا۔۔تمہیں سننے کے بعد جیسے میرے سارے دن کی تھکان دور ہو جاتی تھی" صائم اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا۔۔

ام نور دم سادھے بس اسے سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ کیا کوئی اتنی محبت سے بھی ناراضگی دکھا سکتا ہے؟

مگر افسوس صد افسوس۔۔تم نجانے کیا خیالات بنائے بیٹھی تھی"آخر میں لہجہ غمگیں بناتے ہوئے صائم نفی میں گردن ہلا رہا تھا۔۔

صائم!ام نور اس کا ہاتھ پکڑ کر جھلاتے ہوئے اسے مخاطب کر رہی تھی۔۔"

بس سن لیا صائم نے"کہتے ہوئے صائم ذرا سا رخ پھیر گیا۔۔"

اچھا اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں معافی مانگوں؟مطلب اب معصوم سی پیاری سی مسسز آف بیرسٹر صائم عدیل ملک معافی مانگتے ہوئے اچھی تھوڑی لگے گی"ام نور منہ بسورتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر میں آپ کی ایک عدد کلوتی بیوی بھی تو ہوں"ام نور آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

اے! سدھر جاؤ لڑکی" صائم کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس لڑکی کے ڈرامے ختم ہی"
نہیں ہوتے۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کے بازو کے گرد حلقہ باندھ کر اس کے
شانے پر سر ٹکا گئی۔۔

اچھا بتاؤ۔۔نوکری کب چھوڑ رہی ہو؟ صائم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے نارمل لہجے"
میں پوچھ رہا تھا۔۔ام نور پھر اس سوال پر رنجیدہ ہو گئی تھی اور ہاتھ چھڑواتے ہوئے
صائم کو دیکھا۔۔

اے! کیا تمہیں واقعی ہی اس کی ضرورت ہے؟ بابا کے بعد میں نے پھپھو کی"
تمہاری اور شانی کی زمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔۔میری طرف سے کبھی کوئی
لاپروائی دیکھی؟ صائم سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔

بابا آج بھی تمہارے فیصلے میں تمہارے ساتھ کھڑے ہیں کیونکہ وہ یہ سب ایک"
باپ کی نظر دیکھتے ہیں۔۔میں صرف شوہر بن کر نہیں دوست بن کر بھی سوچتا

ہوں۔۔تم جاب ضرورتاً کرتی ہو۔۔اگر یہ تمہارا شوق ہوتا تو میں خود تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا۔۔ضرورتیں پوری کرنے کے لیے میں ہوں" صائم بات کلیئر کرتے ہوئے صاف بیانی سے کام لے رہا تھا۔۔

آپ کو پتا ہے میں جاب کیوں کرتی ہوں۔۔ضرورتاً یا مجبوراً" ام نور نم آنکھوں" سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

مجھے تمہاری جاب سے اتنا مسئلہ نہیں اے۔۔اصل مسلہ تمہارے اکیلے آنے اور جانے کا ہے۔۔مجھے ڈر لگا رہتا ہے۔۔کبھی کبھار مجھے وقت مل جائے تو میں پک اینڈ ڈراپ کر دیتا ہوں مگر عموماً تم اکیلی چلی جاتی ہو۔۔کیا میرا ڈر غیر مناسب ہے؟نرم مزاجی سے کہتے ہوئے وہ ام نور کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔۔ام نور نظریں جھکائے ہوئے خاموش بیٹھی تھی۔۔

اے! تمہاری خاموشی میرے سوال کا جواب نہیں" صائم اس کی خاموشی پر سر نفی میں ہلانے لگا۔۔

اے! صائم اس کے جھکے سر کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اور پھر اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے" مخاطب بھی کیا۔۔ام نور کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر صائم کے ہاتھ کی پشت پر گرا۔۔

!ماضی

وہ اپنے کمرے کے ساتھ ہی بنے چھوٹے سے اسٹڈی روم میں بیٹھے کام کر رہے تھے جب وہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی۔۔

ارے میری نورے آئی ہے۔۔آجاؤ بیٹا" عدیل ملک صاحب مسکراتے ہوئے" ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلا رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور انگلیاں چٹخاتے ہوئے دھیمے قدموں چلتی ہوئی ان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔عدیل ملک صاحب بغور اس کے چہرے کا جائزہ لے رہے تھے۔۔

نورے! بغیر کوئی تمہید باندھے اپنی بات کہہ دو" وہ ام نور کا ہاتھ پکڑ کر کہتے" ہوئے اسے نرمی سے دیکھ رہے تھے۔۔

ماموں جان؟ کیا میں جاب کر سکتی ہوں؟ ام نور نظریں جھکا کر کہہ رہی تھی۔۔"

اوہ اچھا۔۔ مگر میری نورے کو جاب کا خیال اچانک سے کیسے آیا؟ عدیل ملک" صاحب دوستانہ انداز میں پوچھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

میری ڈگری مکمل ہو گئی ہے۔۔گھر بیٹھ کر وقت کیوں ضائع کرنا۔۔اسی لیے" سوچ رہی ہوں کوئی جاب کر لوں" ام نور ہونٹ کاٹتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

نورے! آپ اصل وجہ نہیں بتانا چاہتی؟ مگر صائم وجہ جانے بغیر کسی طور سے" اجازت نہیں دے گا۔۔کیونکہ آج بھی مجھ سے زیادہ یہ حق صائم کے پاس ہے۔۔

تمہارا شوہر ہے۔۔اس کی اجازت میری اجازت سے زیادہ معنٰی رکھتی ہیں نورے" عدیل ملک صاحب نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بول رہے تھے۔۔

صائم وجہ جانے بغیر کبھی نہیں مانیں گے "ام نور افسردگی سے کہتے ہوئے عدیل" صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا تو اسے اپنی نوکری کی حقیقی وجہ بتادو۔۔یقیناً مان جائے گا "عدیل ملک" صاحب کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بک شیلف سے کوئی کتاب نکالنے لگے۔۔

بابا "ام نور کا لہجہ بھیگ گیا۔۔بابا چاہتے تھے میں شانی کے لیے ہر ممکن کوشش" کروں۔۔اس کے اچھے مستقبل کے لیے "ام نور ان کی پشت دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہ رہی تھی۔۔عدیل ملک صاحب گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگے اور پھر چلتے ہوئے اس کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

نورے! میں نے کبھی کوئی کمی نہیں رکھی بیٹا۔۔شانی اور تم میری زمہ داری" ہو۔۔کیا کچھ ہوا ہے؟عدیل ملک صاحب فکر مندی سے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔

ماموں جان!اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ میرے پاس اس دنیا کے سب سے" بہترین ماموں جان ہیں"کہتے ہوئے ام نوران کے سینے سے لگ گئی۔۔

تو پھر میری نورے جان کیوں پریشان ہے؟نرمی سے ام نور کے سر پر بوسہ دیا۔۔" شانی کے حوالے سے میری بھی تو کچھ زمہ داریاں بنتی ہیں۔۔بابا چاہتے تھے میں" شانی کے لیے کچھ کروں۔۔بڑی بہن کا فرض ادا کروں"کہتے ہوئے ام نور سر اونچا کیے عدیل ملک صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک نورے!مجھے کوئی مسلہ نہیں مگر صائم کی اجازت بھی ضروری ہے"کہتے" ہوئے ام نور کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں صائم سے پوچھوں گی اگر وہ اجازت نہیں دیں گے تو آپ ان سے میرے" لیے بات کریں گے "ام نور لاڈ سے کہتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا مطلب اس گرم توپ کے سامنے میں جاؤں۔۔دیکھا نہیں بیرسٹر صاحب" بن کر کیسے اکڑ دکھاتا ہے "عدیل ملک کا اشارہ صائم کی طرف تھا۔۔ام نور ہنس دی۔۔

پلیز ناماموں جان! ام نور ان کے بازو کے گرد حلقہ باندھتے ہوئے منا رہی" تھی۔۔

پہلے تم جاؤ اس سے بات تو کرو۔۔کیونکہ میاں بیوی کے درمیان کبھی کسی" تیسرے فریق کی گنجائش نہیں ہوتی۔۔بھلے پھر دونوں میں سے کسی کی ماں ہو یا باپ۔۔ٹھیک ہے؟ اور پھر اگر وہ نہیں مانتا تو اس کا باپ منا لے گا "عدیل ملک صاحب ام نور کا گال تھپک کر کہتے ہوئے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔۔

ہاں جی! ٹھیک ہے "ام نور کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی اور پھر پلٹ کر" عدیل ملک صاحب کو دیکھا۔۔

ماموں جان! ام نور مسکراتے ہوئے انہیں مخاطب کر رہی تھی۔۔"

جی نورے "گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔"

نورے لو یو فور ایور "مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

آئی نو نورے "مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا۔۔"

ام نور صائم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور بغیر دستک دیئے اس کے سر پر کھڑی ہو گئی۔۔ صائم جو کسی کیس پر کام کر رہا تھا اس کے یوں کھڑے رہنے پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔ ام نور ہنوز نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیے بس خاموش کھڑی ہوئی تھی۔۔ صائم اس کی خاموشی پر حیران تھا یہ پٹر پٹر کرتی طوطی آج چپ کیوں ہے۔۔

کیا چاہیے؟ کہتے ہوئے سوالیہ آئی برو اچکائی۔۔"

مجھے جاب کرنی ہے صائم "بغیر کوئی تمہید باندھے وہ صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔"

اوہ گڈ ٹو نو دیٹ "حیرانگی سے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔اوکے ایز یور وش۔۔"

کر لو "سنجیدگی سے کہہ کر لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوا۔۔ام نور نظریں جھکائے کھڑی ہوئی تھی۔۔

اور بھی کچھ کہنا ہے؟ صائم ٹائپنگ کرتے ہوئے مصروفیت سے پوچھ رہا تھا۔۔ام نور خاموش تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے گڈ "کہتے ہوئے لیپ ٹاپ فولڈ کیا۔۔اور فرصت سے ام نور کی جانب متوجہ ہوا۔۔"

اے! کیا کہیں اپلائی کیا ہوا ہے؟ صائم اب کی بار دوستانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔"

کیوں کہ صائم کو اس وقت ام نور کی خاموشی بہت بری لگ رہی تھی۔۔ایک تو عجیب سا رویہ اوپر سے بے تکی بات کہہ رہی تھی۔۔

نہیں"ام نور ٹیبل کے کونے پر انگلی پھیر رہی تھی۔۔"

اوکے۔۔تو تمہیں مجھ سے کوئی مدد چاہیے ہے؟صائم پوچھ رہا تھا۔۔"

آپ کو میری جاب سے کوئی مسلہ نہیں؟ام نور نظریں جھکائے پوچھ رہی تھی۔۔"

نوکری کرنے کی وجہ؟صائم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

ام نور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔کبھی کبھی تو وہ واقعی ہی صائم کو سمجھ نہیں سکتی تھی۔۔

ابھی تو خود ہی تو کہا جاب کر لو"ام نور الٹا صائم پر خفا ہو رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

اے ! تم مجھے اپنا فیصلہ سنانے آئی تھی۔۔ کیا میں انکار کرنے کی پوزیشن میں ہوں؟ اجازت مانگ رہی ہوتی تو یقیناً پہلے وجہ پوچھ لیتا مگر تم شاید خود فیصلہ کر چکی ہو" صائم نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ کوئی طنزیہ انداز نہیں تھا۔۔

آپ انکار تو نہیں کریں گے ؟ام نور معصومیت سے صائم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

اے ! وجہ جانے بغیر میں کچھ کہہ نہیں سکتا" صائم اسے محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔ ام نور نے لمبی سانس لی۔۔

میں بابا سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا چاہتی ہوں" ام نور نظریں جھکائے کہہ رہی تھی۔۔

صائم خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔ اس کی عادت تھی جب تک سامنے والا بات مکمل نہیں کر لیتا وہ درمیان میں کبھی ٹوکتا نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں شانی کے مستقبل کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں۔۔آپ اور ماموں جان جتنا" ہمارے لیے کرتے ہیں اس کا کوئی مول نہیں۔۔لیکن اب میں بھی اپنا کچھ حصہ ڈالنا چاہتی ہوں۔۔پلیز مجھے اجازت دے دیں"ام نور کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے امے۔۔ایک سال تم جاب کر کے دیکھ لو تمہیں جو فیلڈ مناسب لگے""" صائم نرمی سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔صائم اس کا نازک دل دکھانا نہیں چاہتا تھا۔۔

تھینک یو صائم "ام نور نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

مجھے جاب سے جو تنخواہ ملے گی وہ میں شانی کے فیوچر کے لیے سیونگز میں رکھوں" گی۔۔ٹھیک ہے؟ام نور صائم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے خوشی سے بتا رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے امے۔۔مجھے کوئی مسلہ نہیں۔۔ مگر صرف ایک سال تک کے لیے""
صائم اس کے مسکراتے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔

کیوں؟ صرف ایک سال میں کیا سیو نگز ہوں گی؟ام نور خفگی سے کہہ رہی"
تھی۔۔

کیونکہ مجھے پتا ہے تم ایک سال میں ہی تھک جاؤ گی۔۔شوقیہ کام سالوں سال کیے"
جاتے ہیں مگر امے تمہیں جاب کا کبھی شوق نہیں رہا۔۔یہ تو تمہیں اچانک سے
جاب کرنے کا خیال آیا ہے۔۔یا یہ کہہ لو دورہ پڑا ہے"صائم شرارتی مسکراہٹ
سے کہتے ہوئے اس کی شکل دیکھ رہا تھا جو صائم کی بات پر منہ بسورنے لگی تھی۔۔

ٹھیک ہے صرف ایک سال"ام نور بات مانتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی"
تھی۔۔

گڈ اور کچھ ؟ صائم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ام نور نفی سر ہلاتے ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔"

پھر میں کچھ اپنا کام کر لوں ؟ کہتے ہوئے لیپ ٹاپ اسکرین کھول لی۔۔ام نور ہنوز اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔"

اوکے تو تم جاب کی ٹینشن مت لینا بس مجھے بتا دو کیا فیلڈ تمہارے حساب سے مناسب ہے میں وہاں خود بات کر لوں گا" صائم اس کی خاموشی نظر انداز کر کے کہتے ساتھ ہی واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔۔"

بابا آپ سے بہت پیار کرتے تھے صائم۔۔بہت زیادہ" ام نور کی خاموشی ٹوٹی۔۔ محبت سے لبریز لہجہ۔۔"

صائم سر جھکا کر رخ موڑتے ہوئے ہونٹ کاٹنے لگا۔۔ام نور ذرا سا نیچے جھکی اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔"

www.novelsclubb.com

شکریہ صائم! بابا کی محبت کا مان رکھنے کے لیے۔۔ مجھ پر اعتبار کرنے کے لیے۔۔" اور ہمارا خیال رکھنے کے لیے "ام نور محبت سے صائم کے بازو کے گرد اپنا بازو باندھے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

اے! میں نے چاچو سے تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔اپنے" وعدے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔بس کبھی ان آنکھوں میں صرف اس وجہ سے نمی ناں لانا کہ صائم برا ہے۔۔یا تمہاری بات نہیں مانی" صائم ام نور کا گال تھپک کر کہہ رہا تھا۔۔

آپ برے تو بالکل بھی نہیں "ام نور مدھم آواز میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہی" تھی۔۔

بس کبھی کبھار مجھے تنگ بہت زیادہ کرتے ہیں "ام نور کہتے ہوئے اس کا گال کھینچ" رہی تھی۔۔

اچھا تو پھر پہلے بابا کے پاس کیوں گئی تھی؟ صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔ام نور" جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور دنگ نظروں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟ ماموں جان نے بتایا نا؟ ام نور حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔۔"

بیرسٹر صائم عدیل ملک سے کچھ چھپ سکتا؟ بھلے ہی کتنا چھپا لیا جائے۔۔یا" چھپانے کے کوشش کی جائے۔۔صائم سوالیہ آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ مجھے سب پتا ہوتا ہے" کہہ کر ام نور کی ناک دبائی۔۔ام نور یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔ عجیب پہیلی جیسا شخص ہے۔۔

خیر تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔بابا کے پاس جانا احترام کے زمرے" میں آتا ہے اسی لیے تم پہلے وہیں گئی" مسکرا کر ام نور کو دیکھا۔۔ام نور مسکرا دی۔۔

www.novelsclubb.com

اے میں نے صرف اندازہ لگایا تھا۔۔صائم ہنستے ہوئے بتا رہا تھا۔۔مجھے بس" کنفرمیشن چاہیے تھی کہ تم بابا کے پاس ضرور گئی ہو گی اور کنفرم ہو گیا" صائم ہنس رہا تھا۔۔

صائم !ام نور ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

وہ کتنے اچھے سے اسے جان گیا تھا۔۔کتنے اچھے سے وہ ام نور کو سمجھتا تھا۔۔ایک لڑکی کو اپنے شوہر میں انڈر سٹینڈ نگ کی خوبی چاہیے ہوتی ہے۔۔

صائم اکثر ام نور سے کہتا ہے تمہاری شہد رنگ آنکھیں مجھے ہر بات بتا دیتی ہیں۔۔ آنکھیں جھوٹ نہیں بولتی۔۔بشرطیکہ کوئی آنکھیں پڑھنا جانتا ہو۔۔

!حال

صائم ! بابا نے کہا تھا شانی کا خیال رکھنا۔۔اسے کبھی اکیلے مت چھوڑنا۔۔اس کے مستقبل کے لیے تم سے جو بن پڑے ضرور کرنا۔۔میں بابا کی کہی بات پر عمل

www.novelsclubb.com

کرنے کی کوشش کر رہی ہوں" مدھم آواز میں کہتے ہوئے ام نور صائم کے ہاتھ کی پشت پر سے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔

شانی کی فیس تم ادا کرتی ہو۔۔اس کی تقریباً پڑھائی تمہاری تنخواہ سے ہو رہی ہے۔۔یہی تو تم چاہتی تھی۔۔شانی کے لیے تم بہت کچھ کر چکی ہو۔۔اب اپنے لیے کرو" صائم نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ام نور کی آنکھوں سے آنسو کی لکیر بہہ رہی تھی۔۔

اے! آخری سال ہے اس کا پھر میں اسے یونیورسٹی کے لیے اسلام آباد بھیج دوں" گا۔۔کیا مزید کی گنجائش بچتی ہے اے؟ صائم اس کے آنسو پونچھتے ہوئے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

مگر میں شانی کے بغیر کیسے رہوں گی صائم؟ اتنی دور کیسے رہے گا" ام نور کو نئی فکر لاحق ہو گئی تھی۔۔

اچھا تو میرے بغیر کیسے رہی تھی تم؟ صائم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ام نور سے" کوئی جواب نہیں بنا وہ خاموش نظروں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اے! شانی کے روشن مستقبل کی خاطر تم نے اپنے خواب ادھورے چھوڑ دیئے" میں نے کچھ نہیں کہا۔۔ پچھلے سال رخصتی ہونی تھی مگر شانی کے یونیورسٹی جانے تک ملتوی کر دی گئی میں نے کچھ نہیں کہا۔۔اب تم سے تمہاری حفاظت کی خاطر کچھ مانگ رہا ہوں تاکہ تمہارے جو خواب تعبیر کے منتظر ہیں وہ پورے ہوں تو کیا میں غلط کر رہا ہوں؟ صائم محبت سے کہتے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

آپ کو آج بھی یاد ہے؟ مجھے لگا آپ بھول گئے ہوں گے "ام نور کی آنکھوں میں" نمی تیرتی نظر آ رہی تھی۔۔

مجھے یاد ہے اے۔۔ تم ڈگری مکمل کرنے کے بعد اسلامک انفارمیشن مدرسہ" جوائن کرنا چاہتی تھی۔۔ پھر ڈگری حاصل ہوتے ہی تم نوکری کی اجازت لینے آئی

تو مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی کہ تم بچپن سے صرف ایک خواب بنتی آئی تھی وہ بھی رشتوں کی خاطر ادھورا چھوڑ رہی ہو" کہتے ہوئے ساتھ ساتھ ام نور کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔

بس اسی لیے تمہیں صرف ایک سال کی اجازت دی تھی۔۔شانی کے لیے تو میں" اور بابا کل بھی تھے اور آج بھی ہیں۔۔کیا اے میری خاطر اپنے خواب کی تکمیل کی چھوٹی سی کوشش کرے گی؟ صائم مدھم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

جبکہ ام نو کو لگا اس وقت وہ دنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب لڑکی ہے کیونکہ اس کے پاس صائم عدیل ملک ہے۔۔ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے اس نایاب انسان کی لمبی زندگی کی دعا کر رہی تھی۔۔ام نور کو ایسا لگتا تھا کہ جیسے صائم اس کی ذات کو مکمل کرنے کے لیے اس دنیا

میں بھیجا گیا ہے۔۔وہ خوش تھی بہت خوش کیونکہ اس کے پاس انمول نگینہ تھا۔۔ آج اسے سمجھ آ گیا تھا کہ صائم کیوں اس کی جاب پسند نہیں کرتا تھا۔۔ام نور کبھی شوقیہ طور پر یہ جاب نہیں کرتی تھی۔۔

اے جانی! اسٹاپ کرائینگ "صائم بچاریت سے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا" اور اسے رونے سے روک رہا تھا جو کب سے بس روئے جا رہی تھی۔۔ام نور بھی ہنس دی اور محبت سے صائم کے کندھے پر سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔۔

اگلے مہینے سے کلاسز شروع ہو جائیں گی۔۔داخلہ اس مہینے کروا دوں گا۔۔ مگر پہلے " جاب سے ریزائن کرنا پڑے گا تاکہ تم کلاسسز پر توجہ دے سکو" صائم اسے تفصیلات بتا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں کل ہی سر سے بات کروں گی "ام نور مسکراتے ہوئے کہہ رہی" تھی۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔اس کا خواب پورا ہونے جا رہا تھا۔۔

صائم محبت سے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ہوئے مسکرا دیا۔۔اب صائم کافی پر سکون تھا۔۔فضا میں ہلکی خنکی بڑھ رہی تھی۔۔ام نور کے چہرے پر اطمینان تھا۔۔صائم بہت خوش تھا کہ ام نور اپنا خواب پورا کرے گی۔۔ہلکے سے جھولا پھر ہل رہا تھا اور وہ دونوں یوں ہی باتیں کرتے ہوئے کبھی ایک دوسرے کی جانب دیکھ کوئی بات کہہ کر ہنس دیتے تھے تو کبھی مکمل خاموشی اختیار کر لیتے تھے۔۔

****

**

کلاس روم میں معمول کا شور تھا اور طالب علموں کی تو تو میں میں لگی ہوئی تھی۔۔نجانے کیا باتیں ہوتی ہیں جو ختم ہونے کو نہیں آتی۔۔وہ بھی اس شور سے تنگ آ گیا تھا تو کلاس روم کی آخری کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور اپنے نوٹس مکمل کرنے میں اتنا مشغول تھا کہ اسے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ کتنی دیر ہو چکی تھی۔۔

شیری! اوئے میرے بھائی۔۔اٹھ بھی جااب۔۔کچھ کھاپی لے یار۔۔یہ کام بعد" میں کر لینا۔۔ تھوڑی دیر میں پروفیسر محمد عقیل آن پہنچے گا"کلاس کا سی آر احمر رضا دور سے اسے ہانک لگا رہا تھا۔۔

بس ہو گیا ہے۔۔ صفحات کو اسٹیپلر کر رہا ہوں" مسکرا کر کہتے ہوئے شیری واپس" کام پر لگ گیا۔۔احمد رضا مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر اس کی جانب آیا۔۔

دکھا مجھے کیا لکھ رہا ہے؟ کہتے ہوئے اس کی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔۔"

یہ لے احمر اور خیال سے پچھلی بار بھی تو نے میرے نوٹس گم کر دیئے تھے۔۔آج" تک نہیں ملے میرے گم شدہ نوٹس" شیری اسے نوٹس تھماتے ہوئے ہدایت کر رہا تھا۔۔

شیری! میں نے ادھر ہی رکھے تھے تیری ڈیکس پر۔۔پتا نہیں یہ کون منحوس چور" لے گیا آج تک معلوم نہیں ہوا" احمر نوٹس پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

اللہ تعالی جانے کون لے گیا"شیری کہتے ہوئے پھیلا ہوا سامان سمیٹنے لگا۔۔"

یہ دیکھ شیری! یہ فارمولا غلط لکھا ہوا ہے"احمد نوٹس اس کے سامنے کرتے ہوئے انگلی رکھ کر بتا رہا تھا۔۔

کیا واقعی ہی؟ کہتے ہوئے نوٹس اپنے ہاتھ میں تھام لیے۔۔اوہ یہ تو یہاں سے غلط لکھ دیا ہے۔۔اب دوبارہ لکھنا پڑے گا"شیری افسوس سے سر ہلاتے ہوئے نظریں نوٹس پر مرکوز کیے بول رہا تھا۔۔

جلدی کے کام شیطان کے ہوتے ہیں۔۔میرے بھائی تھوڑا سکون لے لیا کر۔۔" فکر ناں کر یار۔۔ٹھیک ہو جائے گا"احمر رضا اس کی پریشانی دیکھتے ہوئے تسلی دے رہا تھا۔۔شیری نوٹس فولڈ کر رہا تھا۔۔

اب چھوڑ اس کو گھر جا کر صحیح کرنا۔۔یہ ہوم ورک ہے اور تو ادھر کرنے بیٹھ گیا" ہے"احمد رضا سینے پر بازو لپیٹے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

ہاں صحیح ہے۔۔اب بس گھر جا کر اس غلطی کو درست کروں گا۔۔شکریہ احمر""" شیری ممنوعیت سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ارے کوئی نہیں ہوتا رہتا ہے۔۔ویسے تو یہ کام گھر میں کیوں نہیں کرتا ہے؟احمر" ڈیکس پر بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

وقت ہی نہیں ملتا"شیری مسکراتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔مشکوک" مسکراہٹ۔۔جیسے کچھ چھپا رہا ہو۔۔

ہاں بھئی۔۔شہیر شاہ خالی الوقت میں پینٹنگ کا کام جو کرتا ہے۔۔پیسے کماتا ہے""" احمر ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا ساتھ ہی ہلکی سی چت اس کے شانے پر لگائی۔۔

احمر تو جانتا ہے پینٹنگ میرا شوق ہے۔۔اس کے بغیر میرا گزارا ہی نہیں"شیری" نرم مسکراہٹ سے کہتے ہوئے خالی صفحات تہہ کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں یارے۔۔ چل اٹھ بھی جا اب۔۔اور دیکھ جا کر تیرا بھائی شایان کدھر " مر گیا۔۔نالائق کہیں کا۔۔ایک پیریڈ جو یہ لڑکا سکون سے بیٹھ جائے "احمر خفگی سے شایان کا تذکرہ کر رہا تھا۔۔

ہاں میں اسے دیکھ کر آتا ہوں۔۔ادھر ہی ہو گا کہاں جائے گا بھلا "شیری سامان " بیگ میں رکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

اور ہاں وہ اگر آنے سے انکار کرے تو ایک رکھ کر دینا اسے اور پھر میرے پاس لانا " اس نالائق کو۔۔بتانا پڑے گا صائم بھائی کو۔۔آج کل بہت بد تمیزی کرتا ہے "احمر سخت ناخوش نظر آرہا تھا شایان کے رویے سے۔۔وہ آئے روز بحث کرتا تھا۔۔

نہیں احمر! وہ ابھی نا سمجھ ہے۔۔لوگوں کی باتوں میں بہت جلدی آجاتا ہے۔۔وہ " منافقین کی پہچان نہیں رکھتا ہے۔۔پتا نہیں کس کی باتوں میں آگیا تھا اور تجھ سے بحث کرنے لگا۔۔اس دن کی بد تمیزی پر بھی وہ تجھ سے شرمندہ تھا "شیری اس کی

طرف داری کر رہا تھا جیسے ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کی غیر موجودگی میں طرف داری کرتا ہے۔۔

میں اسے لے کر آتا ہوں۔۔ کینٹین ہی گیا ہو گا" کہتے ہوئے شیری بیگ اٹھائے" کلاس روم سے باہر نکل آیا اور متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے پلے گراؤنڈ تک آیا اور دور ہی سے شایان اسے نظر آ گیا تھا مگر اس کے ساتھ بیٹھے اس شخص کو دیکھ کر شیری کی نسیں تن گئیں۔۔ وہ ایک دم غصے سے اس کی جانب بڑھ گیا اور اس کے سر پر آن پہنچا۔۔

شانی! اٹھ میرے ساتھ چل" شیری نہایت غصے سے اس شخص کو دیکھ رہا تھا مگر" مخاطب شایان سے تھا۔۔

کدھر چلوں؟شایان نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا جبکہ شیری کی آنکھوں میں چبھتی" ہوئی سرخی وہ دیکھ چکا تھا۔۔

کلاس روم میں۔۔پروفیسر محمد عقیل بس کلاس میں آنے والے ہیں۔۔اٹھ بھی" جا"شیری کو اس کے بت بنے بیٹھے رہنے پر تپ لگ رہی تھی۔۔

اوے شیری!نکل یہاں ہے۔۔شایان کہیں نہیں جائے گا۔۔سمجھا؟وہ آدمی" ہاتھ جھلاتے ہوئے اسے وہاں سے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔

میں اپنے بھائی شایان علی سے مخاطب ہوں"اس پر سخت خفا نظر کرتے ہوئے" شیری نے آج شانی کو پورے نام سے مخاطب کیا تھا۔۔

آپ سے اجازت نہیں مانگ رہا اور ناں ہی آپ سے مخاطب ہوں"جبکہ حریف" کو تہذیب کے دائرے میں رہ کر جواب دیا۔۔

شایان علی اٹھو!شیری کے ضبط کی انتہا تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

شیری تو جا میں آرہا ہوں نا۔۔ابھی دس منٹ باقی ہیں" شانی کو اس کا انداز برا لگا" تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔صائم بھائی خود ہی تجھ سے نپٹ لیں گے۔۔میں چلتا ہوں" سرد" نظروں سے اسے دیکھ کر ہوئے کہتے وہ دو قدم پیچھے ہوا اور وہاں سے جانے لگا۔۔

شیری! شایان علی بیگ اٹھائے اس کی طرف بھاگتے ہوئے آیا تھا۔۔جبکہ وہ" شخص جو شایان علی کے ساتھ بیٹھا تھا وہ دونوں کو قہر با نظروں سے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

شیری! سن تو سہی۔۔شایان اسے پکارتے ہوئے ساتھ چلنے لگا جبکہ شیری ناچاہتے" ہوئے بھی شانی سے منہ پھیر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو صائم بھائی سے کیا کہے گا؟ شایان علی عام سے لہجے میں پوچھ رہا تھا مگر دل ہی دل" میں اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔ شایان علی صائم کے معاملے میں کافی حد تک محتاط رہتا تھا۔۔

یہی کہ تو اپنی عمر سے بڑے لڑکوں کے ساتھ پایا جاتا ہے اور وہ بھی سٹے باز" لڑکے۔۔ شریف لوگوں کے ساتھ تیرے تعلقات کمزور ہو گئے ہیں۔۔ بس یہی سب بتاؤں گا" شیری سامنے دیکھتے ہوئے چل رہا تھا اور نہایت سرد لہجے میں جواب دیا تھا۔۔

یار شیری" شایان خفگی سے کہتے ہوئے اس کے راستے میں کھڑا ہو گیا جبکہ شیری" نے نظریں پھیر لیں۔۔

میں کہاں ایسے کرتا ہوں بھلا؟ صائم بھائی کو بتانے والی کوئی بات نہیں۔۔بس" تھوڑی سی باتیں شاتیں ہی کی ہیں میر علی بھائی سے۔۔وہ اتنا برا نہیں" شایان علی اپنی طرف سے میر علی صمد ثاقب خلیل کا وہ رخ دکھا رہا تھا جو اس کے سامنے تھا۔

اس منافق کے دو چہرے تھے مگر شایان علی اس بات سے ناواقف تھا۔

تجھے اس کی عمر کا اندازہ تو ہے نا؟ اس سٹے باز لڑکے کے پاس تجھے جانے کی" ضرورت ہی کیا ہے؟ نہایت سرد لہجے میں شیری اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو صائم بھائی کو میری شکایت لگائے گا؟ منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔"

یار وہ مجھ سے خفا ہوں گے۔۔کیا تو انہیں مجھ سے خفا کر دے گا؟ شایان علی اس" کی جانب دیکھ رہا تھا مگر شیری خاموش بس رخ پھیر کر دوسری سمت دیکھ رہا تھا۔

آئندہ خیال رکھوں گا بس۔۔اب تیرا احسان ہو گا تو صائم بھائی سے کچھ ناں" بولے "شایان علی نظریں جھکائے اپنے شوز سے زمین پر مٹی کریدتے ہوئے کہہ رہا تھا مگر شیری ہنوز خفا کھڑا ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے؟ کہتے ہوئے شیری کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔"

شانی! اپنی عمر سے بڑے لڑکوں کے ساتھ بات چیت رکھنا غلط نہیں۔۔کیونکہ" سارے سٹے باز نہیں ہوتے مگر میر علی ثاقب خلیل ایک عیاش لڑکا ہے۔۔امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہے "شیری خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

شیری! لوگوں کو جج کرنا تو تیری بہت پرانی عادت ہے "شایان علی رخ موڑ کر" کہہ رہا تھا۔۔

دیکھ شانی! کہتے ہوئے اس کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔اپنی عمر کے لڑکوں کو" چھوڑ کر وہ تجھ سے میل ملاپ کیوں رکھ رہا ہے؟ وہ ادھر آتا ہی کیوں ہے؟ تجھے

نہیں معلوم مگر ان لوگوں پر کتنے کیس کیے گئے ہیں۔۔پھر نیوز پر بس ان لوگوں کی موت کی خبریں سننے میں آتی ہیں جو ان کے خلاف کیس کرتے ہیں۔۔بس وہ اچھا نہیں تو نہیں "شیری اس انسان کا منافق چہرہ دکھا رہا تھا۔۔شایان علی سر نفی میں ہلاتے ہوئے اس کی بات سے اختلاف کرنا چاہ رہا تھا۔۔

افسوس تیری سوچ پر۔۔تو بات کر کے دیکھ تو پتا لگے گا کتنا شریف لڑکا ہے۔۔بس " افواہیں ہیں اور کچھ نہیں "شایان علی اپنے شانے پر سے کھسکتے بیگ کو سیدھا کر رہا تھا۔۔

شانی !اگر تو وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ اس انسان کے ساتھ نظر نہیں آئے گا تو میں " صائم بھائی کو کچھ نہیں بتاؤں گا "شیری بات ختم کرنا چاہتا تھا۔۔

ہمم اوکے "شانی خفگی سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔"

ٹھیک ہے شانی! بس اب چل یہاں سے۔۔پروفیسر محمد عقیل آنے والے ہیں""" کہتے ہوئے شانی کے شانے پر ہلکی سی تھپکی دے کر وہ چند قدم آگے بڑھ گیا۔۔

شانی آجا"شیری جاتے ہوئے مڑ کر اسے آوازیں دے رہا تھا جبکہ شایان اپنی" سوچوں میں گم کھڑا ہوا تھا۔۔ گردن موڑ کر شیری کو دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔چلتے ہوئے ایک لمبی سانس ہوا میں خارج کی۔۔

سب برے نہیں ہوتے شیری! لوگوں میں برائیاں تلاش کرنا چھوڑ دے۔۔وہ" میرے ساتھ کبھی کوئی غلط بات نہیں کرتا ہے"شایان علی سرد لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میر علی صمد ثاقب خلیل سے مجھے اچھائی کی کوئی امید بھی نہیں۔۔مجھے وہ پسند" نہیں۔۔بس بات ختم"شیری نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے شایان علی کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ بری عادات کے پیش نظر شیری کو سخت ناپسند تھا۔۔شایان علی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سرد آہ بھری۔۔

خیر صائم بھائی کو مجھ پر پورا یقین ہے "شیری کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے" شایان نے جتاتی انداز میں کہا۔۔

اللہ تعالی اس یقین کو ہمیشہ قائم رکھے "شیری اتنی بحث کے دوران پہلی بار مسکرایا" تھا۔۔

بس چل چلتے ہیں کلاس روم میں۔۔ویسے بھی تو نے میرا اچھا خاصا موڈ خراب کر" دیا ہے۔۔میں اب کلاس میں بالکل توجہ نہیں دوں گا۔۔شایان خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔بس تو لیکچر نوٹ کرتے جانا اور پھر مجھے اپنے نوٹس دینا "آخری بات پر مسکراتے ہوئے کہتے شایان آگے بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری گردن نفی میں ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔وہ ہمیشہ شیری کے نوٹس کاپی کرتا تھا مگر افسوس پھر بھی نکما تھا۔۔

اور ہاں شیری تیرے (وہ والے) نوٹس میرے پاس ہیں" چلتے ہوئے شایان علی" نے شرارتی انداز میں نے کہا۔۔

کون سے (وہ والے) نوٹس؟ شیری جو اس کے ساتھ ساتھ ہی چل رہا تھا شایان کو" ناسمجھی سے دیکھا۔۔

ارے "وہ" شایان نے "وہ" پر زور دیا۔۔جو احمر رضا سے گم ہوئے تھے۔۔پھر کبھی کسی کو ملے ہی نہیں" شایان شرارتی مسکراہٹ دکھاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

بدتمیز انسان۔۔سدھر جا۔۔سی آر کے ساتھ بھی وہی کام ہیں تیرے" شیری" خفگی سے اسے مکار سید کرتے ہوئے ناراضگی دکھا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سی آر ہے نا۔۔ہمارے ابا حضور تو نہیں۔۔اور یہ لے ایک مکا ان ریٹن "شیری" کے کندھے پر جوابی مکار سید کرتے ہوئے کہا اور پھر دوڑ لگا دی تھی۔۔

رک بتاتا ہوں تجھے "شیری بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا اور دونوں کی یہ دوڑ کلاس" روم تک پہنچ کر ختم ہو گئی۔۔

****

**

دو منزلہ وسیع عمارت پر بنے اس کے ذاتی آفس کو ہر کوئی رشک کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔۔جہاں وہ اپنا تمام کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا تھا۔۔سیکیورٹی سخت تھی۔۔آفس کے اندرونی اور بیرونی حصے میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے تھے۔۔سخت سیکیورٹی چیکنگ کے بعد آفس میں داخلہ ممکن تھا۔۔کوئی اسلحے کے

ساتھ اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔۔ بھلے پھر وہ اسلحہ سیلف ڈیفنس کے طور پر رکھا گیا ہو۔۔

اندرونی حصے میں راہداری کی دیوار کے دونوں اطراف میں کیلیگرافک آرٹ لگائے گئے تھے۔۔ مختلف اقسام کے ان ڈور اور آؤٹ ڈور پودوں کے خوب صورت گملے رکھے گئے تھے۔۔ اکثر اوقات اس کی ساری میٹنگز یہیں طے ہوتی تھیں۔۔ یہ بیرسٹر صائم عدیل ملک کا پرسنل میٹنگ پوائنٹ تھا۔۔ کیونکہ ایک محتاط انسان آؤٹ ڈور میٹنگز سے اجتناب برتتا ہے۔۔ صائم کے لیے اس کا آفس اس کے کلائنٹس کے کمفرٹ زون کو مدِ نظر رکھ کر بنایا گیا تھا۔۔ باہر سے آنے والوں کے لیے وسیع پیمانے پر ویٹنگ روم بنایا گیا تھا۔۔ میٹنگ روم الگ سے بنایا گیا تھا۔۔

صائم کے آفس روم کا اندرونی منظر نہایت خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔۔ مختلف کیلیگرافک آرٹس دیوار پر چسپاں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔ اوپن

وال کلاک لگی ہوئی تھی۔۔آفس کے ایک طرف صوفہ سیٹ رکھا تھا ان کے درمیان گلاس ٹیبل رکھی ہوئی تھی۔۔دوسری جانب لکڑی کی ٹیبل کے ساتھ ایک ریوالونگ چیئر رکھی گئی تھیں تو ساتھ ہی دو عدد گیسٹس کے لیے چیئرز رکھی گئی تھیں۔۔

وہ معمول کے دنوں کی طرح آج بھی اپنے آفس میں بیٹھا ایک کیس سٹڈی کر رہا تھا۔۔ایک طرف لیپ ٹاپ کھلا رکھا ہوا تھا تو سامنے دو سے تین فائلز کھلی ہوئی رکھی تھیں۔۔گاہے بگاہے وہ کبھی لیپ ٹاپ پر نظر کر لیتا تو کبھی پین سے فائل پر کراس کا نشان لگا دیتا۔۔اسی طرح کام میں مصروف صائم پین کو انگلیوں کے درمیان گھماتے ہوئے نظریں سامنے رکھی فائل پر مرکوز مکمل توجہ سے کیس کو ہر زاویے سے پرکھ رہا تھا کہ اتنے میں اس کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔۔

کم ان "مصروف سے انداز میں کہتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔۔"

سر! ڈی ایس پی انیس سولنگی آئے ہیں۔۔اندر بھیج دوں؟سعد غنی تابعداری سے" پوچھ رہا تھا۔۔

بھیج دو"صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔جواب ملتے ہی" باہر لپکنے کو تھا۔۔

سعد غنی"صائم تو اس کی پھرتی دیکھ کر حیران تھا۔۔"

جی سر! وہ سوالیہ نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

بہتر ہو گا اگلی بار انٹر کام پر اجازت لی جائے۔۔بد تمیز انسان"صائم خفگی سے اسے" دیکھ رہا تھا۔۔

سر! وہ منہ بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"مجھے انٹر کام پسند نہیں"لاڈ سے کہتے" ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور مجھے تم پسند نہیں۔۔ نکال دوں؟ صائم سوالیہ آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔

آئندہ خیال رکھوں گا" منہ بناتے ہوئے کہتے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔" صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہنس دیا۔۔

وہ بہانے بہانے سے صائم کے آفس میں آتا رہتا تھا۔۔انٹر کام کو ہاتھ تک ناں لگاتا تھا۔۔صائم کا تو ویسے بھی عجیب مخلوقات سے واسطہ پڑتا تھا۔۔اور سعد غنی ان میں سے ایک تھا۔۔ہلکی سی دستک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا۔۔صائم مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم ڈی ایس پی صاحب! کیا حال ہیں بھئی" صائم اس سے مسکراتے" ہوئے بغلگیر ہو رہا تھا۔۔

وعلیکم السلام بیرسٹر صاحب!ایک دم فٹ الحمداللہ "مسکراتے ہوئے دوستانہ انداز میں صائم کا کندھا تھپک دیا۔۔

آؤ بیٹھو۔۔بڑے دنوں بعد میری یاد آئی "صائم مسکرا کر کہتے ساتھ انٹر کام اٹھا رہا تھا۔۔

یار صائم!تم تو یاد کی تو بات ہی مت کرو۔۔خود تو بڑا یاد کرتے ہو۔۔کتنے دن سے " گھر ڈنر پر بلا رہا ہوں مگر مجال کہ وقت نکال کر آؤ"انیس سو لنگی ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اسے گھوری سے نوازتے ہوئے شکوہ کر رہا تھا۔۔

ہاں سنو سعد!دو کپ کافی بھیج دو۔۔انیس سو لنگی کی زیادہ میٹھی بنا لینا۔۔منہ کڑوا" لے کر آیا ہے شاید "صائم مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے انیس کو دیکھ رہا تھا۔۔انیس نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہنس دیا۔۔

انیس سو لنگی صاحب! شکوہ کرنے آئے ہیں؟ چلیں پھر کرتے رہیں۔۔ہو کیئرز؟"
صائم ریوالوینگ چیئر پر ہلکے سے جھولتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

بدتمیز انسان "انیس سو لنگی نے ہنستے ہوئے پین اٹھا کر اسے دے ماری جو صائم" نے کمال مہارت سے کیچ کر لی۔۔

ان شاءاللہ پھر اگلے سنڈے کا ڈنر ڈن کرو" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

شکریہ بیرسٹر صائم "انیس سو لنگی ہنس دیا۔۔اتنے دنوں بعد آخر کار ایک صائم" اس کا ڈنر قبول کر رہا تھا۔۔

اتنی دیر میں سعد غنی دستک کے ساتھ اندر داخل ہوا اور کافی کے مگ ٹیبل پر رکھ دیئے۔۔

www.novelsclubb.com

سعد! ایسا کرو وہ ٹیبل پر رکھی فائل لے آؤ" صائم کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے سعد" سے مخاطب ہوا۔۔

جی سر! سعد غنی پھرتی دکھاتے ہوئے وہ فائل اٹھا کر لے آیا۔۔"

شکریہ "سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس فائل کو انیس سو لنگی کی جانب بڑھا دیا۔۔"

سعد غنی جواباً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔

صائم! یہ بہت عمدہ ثبوت دیئے ہیں یار۔۔ میر ثاقب خلیل اب میرے ہاتھ ضرور" آئے گا۔۔اب میں اس انسان کے پر کاٹوں گا" انیس سو لنگی خوشگوار لہجے میں صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے۔۔ تم بس احتیاط سے کام کرنا۔۔ جانتے" ہو تمہارے ہی ڈپارٹمنٹ کا بندہ اس سے ملا ہوا ہے" صائم کافی کے مگ کے کنارے پر انگلی پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

خدا غرق کرے اسے۔۔اس مافیا کے ساتھ مل کر اپنے ملک میں تباہی پھیلائی" ہوئی ہے۔۔یہ بھلا کہاں کے محافظ ؟رہزن اور غدار ہیں"انیس سو لنگی خفگی سے کہتے ہوئے فائل بند کر رہا تھا۔۔

غصے میں بھی بڑے دبنگ لگتے ہو"صائم ہنستے ہوئے کہہ کر اس کی خفا شکل دیکھ" رہا تھا۔۔

میری چھوڑو۔۔یہ بتاؤ ولیمہ کب کر رہے ہو؟بیرسٹر خیر سے بوڑھاپے کی جانب" چل پڑا ہے۔۔اتنے سال ہو گئے ہیں نکاح کو"انیس سو لنگی شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے کافی کا کپ اٹھا رہا تھا۔۔

کون بوڑھا؟صائم سوالیہ آئی برو اٹھاتے ہوئے آستین چڑھا رہا تھا۔۔"

دیکھ صائم !پولیس والے پر ہاتھ اٹھانا مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔وہ بھی آن ڈیوٹی"انیس" سو لنگی اسے وارننگ دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بد تمیز آدمی "صرف ستائیس سال کا خوبرو نوجوان ہوں "صائم خفگی سے کہتے "
ہوئے کافی کا گھونٹ پینے لگا۔۔انیس سو لنگی ہنس دیا۔۔

بابا تو پچھلے سال ہی رخصتی کا کہہ رہے تھے مگر پھر شایان علی کی پڑھائی کی خاطر ہم "
نے کچھ وقت کے لیے ملتوی کر دی۔۔ان شاءاللہ اس سال سب خیر و برکت سے
ہو جائے گا "صائم اسے تفصیل بتا رہا تھا۔۔صائم کے نکاح کا ایک گواہ اس کا اپنا
دوست انیس سو لنگی بھی تھا۔۔

شایان علی !افف یار تمہارا یہ سالا بڑا کوئی بد تمیز لڑکا ہے "انیس سو لنگی ہنستے "
ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

کیوں بھئی ؟کیا کر دیا میرے شانی نے "صائم مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

یار اس لڑکے نے مجھے دن میں تارے دکھا دیئے تھے۔۔بھول گئے تم جب میں "
اسے تمہارے کہنے پر کالج سے پک کرنے گیا تھا۔۔سارا راستہ اس بندے نے

www.novelsclubb.com

میری جو دماغ کی چٹنی بنائی تھی۔۔افف "انیس سو لنگی کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے ہنس کر بتا رہا تھا۔۔

اس نے مجھے کراچی کی سڑکوں پر گھن چکر بنا دیا تھا۔۔یہ دیکھیں انیس بھائی یہاں " میرا فلانا دوست رہتا ہے چائے پینے چلیں؟اس گلی میں یہ دوست رہتا ہے چلیں؟ یہ اس کا گھر۔۔وہ اس فلانے کا جم ہے "انیس سو لنگی اس کی نقل اتارتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

صائم سر جھکائے ہنس دیا۔۔شایان علی نے آج تک کسی کو نہیں بخشا۔۔صائم بھی اس کے بچپنے سے کبھی کبھی پریشان ہو جاتا ہے۔۔

صائم !اپنے اسکول اور کالج کے دن بڑے حسین تھے۔۔بے فکری کی زندگی کا " بھی اپنا مزہ ہوتا ہے۔۔ کہہ کر صائم کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر اسکول سے ہی جو جذبہ تمہارے اندر تھا بس وہی مجھے انسپائر کرتا تھا کہ کچھ بننا" ہے بہت بڑا افسر۔۔آج اس مقام پر بھی جب ہمت کم ہونے لگتی ہے۔۔بس تیرے لفظوں کی مٹھاس سے ایک نئی طاقت ملتی ہے "انیس سو لنگی نرمی سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہمیں خود کو ہر نئے آنے والے دن کے لیے ذہنی طور پر تیار رکھنا چاہیے انیس۔۔" بس اسی بے فکری نے ہمارے آج کل کے بچوں کو نہایت سست کر دیا ہے۔۔ان میں وہ جوش وجذبہ بالکل نہیں یار "صائم افسردگی سے کہہ رہا تھا۔۔

موٹیویشن بھی ان کو ملتی ہے جو موٹیویٹ ہونا چاہتے ہیں مگر اس دور حیات میں" ناامیدی حد سے تجاوز کر گئی ہے۔۔دیکھا نہیں کیسے آج کل کے بچوں میں ڈپریشن بڑھ رہا ہے "صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ٹیکنالوجی کے اس دور نے بہت اثر کیا ہے۔۔دونوں طرح سے مثبت اثرات بھی" اور منفی اثرات بھی۔۔پتا نہیں آگے کیا ہو گا؟انیس سو لنگی سرد آہ بھرتے ہوئے کہہ رہے تھا۔۔

یہ تو ہے۔۔خیر یہ باتیں تو ہوتی ہی رہیں گی۔۔بس اس میر ثاقب خلیل کی گردن" دبوچ لے۔۔اس ناسور کو وقت رہتے ختم کرنا ہو گا"صائم نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس فائل پر انگلی رکھ دی۔۔

ڈی ایس پی انیس سو لنگی کے ہتھے چڑھ گیا تو جڑ سے اکھاڑ دوں گا"پر اعتمادی سے" کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

لیٹس سی"صائم اس کی قابلیت سے واقف تھا مگر ایک مافیا کا راج صرف ملک میں" نہیں بلکہ ملک باہر تک پھیلا ہوتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ڈی ایس پی انیس سولنگی صائم سے اجازت لے کر روانہ ہو گیا۔۔ شہر کا راؤنڈ کرنے جانا تھا۔۔ دوستی اپنی جگہ مگر ڈیوٹی کے معاملے میں دونوں ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔ کوئی کوتاہی نہیں برتی جاسکتی اور پھر اپنے ملک سے محبت کا جذبہ ان دونوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔۔

****

**

کیچن میں کھڑی وہ دونوں محو گفتگو تھیں۔۔ لذیز پکوانوں کی مزے دار خوشبو سے پورا کیچن مہک رہا تھا۔۔ سیدہ سکینہ بریانی کا مصالہ تیار کر رہی تھیں جبکہ مسسز مہرین میٹھے میں کوکونٹ پڈنگ بنا رہی تھیں۔۔

"بھابھی! فروزن کباب رکھے ہوئے ہیں وہ بھی بنا لیتے ہیں۔۔ صائم کو بہت پسند ہیں" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہتے بریانی کا مصالحہ چولہے سے اتار رہی تھیں۔۔

بالکل بنا لیتے ہیں۔۔میں یہ پڈنگ ٹھنڈی کرنے رکھ دوں پھر کباب فرائی کروں" گی "مسسز مہرین کو کونٹ پڈنگ باؤل اٹھائے فریج کی جانب بڑھ گئیں۔۔

ارے بھئی کیا بنایا جا رہا ہے؟خوشبو سے پورا گھر مہک رہا ہے "عدیل ملک صاحب" مسکراتے ہوئے کیچن میں داخل ہوئے۔۔

آج فیملی لنچ گھر پر کیا جا رہا ہے۔۔وہ بھی آپ سب کی من پسند ڈشیز کے ساتھ۔۔" لیکن؟مسسز مہرین مسکراتے ہوئے سیدہ سکینہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔

لیکن ریستوران اسٹائل میں۔۔ہوم شیف کے ہاتھ کا "سیدہ سکینہ جملہ پورا" کر کے ہنس دیں۔۔

آج تو واقعی ہی بڑا مزہ آنے والا ہے "عدیل ملک صاحب مسکراتے ہوئے پانی کی" بوتل نکال رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

جی بالکل "مسسز مہرین سلاد کی سبزیاں لے کر کرسی پر بیٹھ گئیں۔۔ساتھ ہی" فروزن کباب باہر نکال کر رکھ دیئے۔۔

میں اپنی نورے کو تو کال کروں۔۔ صبح مجھ سے مل کر ہی نہیں گئی تھی۔۔پتا نہیں" اب کب میری نیند کی روٹین ٹھیک ہو گی "عدیل ملک صاحب افسوس سے کہتے ہوئے مسسز مہرین کے ساتھ وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔۔

سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہی تھیں۔۔ بعض اوقات اتنے بے چین تو سگے باپ بھی نہیں ہوتے جتنا عدیل صاحب اپنی نورے کے لیے ہو جاتے ہیں۔۔ام نور سے ان کی محبت ہی ایسی تھی۔۔ام نور تو ان کی جان تھی۔۔

اسلام و علیکم نورے! عدیل ملک صاحب خوشگوار لہجے میں اس سے بات کر رہے" تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی میں سو رہا تھا۔۔اچھا اب اس میں بھی میری غلطی ہے؟تو آپ مجھے اٹھا دیتی نا"عدیل ملک صاحب ہنستے ہوئے بحث کر رہے تھے۔۔

فون کی دوسری جانب وہ مسلسل ڈانٹ ڈپٹ رہی تھی۔۔صائم اور ام نور آج صبح ایک ساتھ روانہ ہوئے تھے مگر عدیل ملک صاحب اس وقت سو رہے تھے۔۔

اچھا بھئی چلو شاباش اب غصہ تھوک دو۔۔میں آئندہ خیال رکھوں گا"عدیل" ملک صاحب صلح کر رہے تھے۔۔ام نور کی ہلکی سی آواز اسپیکر سے سنائی دے رہی تھی۔۔مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے ان کی نوک جھونک سن رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

عدیل ملک صاحب کی محبت و شفقت سے سینچے گھنے سائے کو محفوظ شجر رحمت بنا کر ام نور کو اس سے نوازہ گیا تھا۔۔ام نور اپنے والد سمیع اللہ صاحب کی وفات کے بعد ذہنی تناؤ سے گزر رہی تھی۔۔کم عمری میں یتیمی اس کا نصیب بنی تھی مگر عدیل

ملک صاحب ام نور کو کھونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔۔ام نور کو بہت محبت دی۔۔توجہ دی مگر کبھی سمیع اللہ صاحب کی جگہ لینے کی کوشش نہیں کی۔۔باپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا مگر اس کی زندگی میں آئے خلا کو بھرنے کی ممکنہ کوشش کی گئی تھی۔۔اور آج وہ ام نور کے والد کا ہر فرض نبھا رہے تھے۔۔

****

**

شہر کراچی میں دن بدن آبادی بڑھتی جا رہی تھی جس کے باعث معمول کے دنوں میں بھی بازاروں میں یوں رش لگی ہوتی ہے جیسے تہوار کے دنوں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔۔سڑکیں گاڑیوں سے کچھا کھچ بھری ہوئی تھیں۔۔اکتوبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا مگر دھوپ اب بھی کافی تیز تھی اور سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم بھی دیکھنے لائق

تھا۔۔ سپہر کا وقت تھا وہ بھی بس اپنے آفس سے ام نور کو پک کرنے کے لیے روانہ ہوا تھا اور اس وقت شدید ٹریفک جام میں پھنسا ہوا تھا۔۔

وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے اسٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ جمائے بیٹھا تھا اور دل میں ام نور کا خیال آتے اس کی فکر مزید بڑھ گئی تھی۔۔ پھر کسی خیال کے تحت ڈیش بورڈ سے موبائل فون اٹھالیا۔۔

اسلام وعلیکم اے! یار میں ٹریفک میں پھنس گیا ہوں۔۔ تم پریشان مت ہو" جانا۔۔ تمہارے آفس سے بس تھوڑے فاصلے پر ہوں۔۔ دس منٹ میں پہنچ جاؤں گا" صائم فون پر اسے مطلع کر رہا تھا۔۔ ام نور کا جواب سنتے ہی صائم مسکرایا تھا۔۔

ٹریفک کھلتے ہی صائم نے سکون کا سانس لیا اور کار آگے بڑھادی۔۔ ام نور کے آفس بلڈنگ کے پارکنگ لاٹ میں کار کھڑی کرنے کے بعد وہ فون تھامے کار سے باہر نکل آیا اور ام نور کو کال کرتے ہوئے کار کے بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

ہیلو صائم ! میں نے آپ کو دیکھ لیا۔۔آپ تو بالکل ہیرو لگ رہے ہیں۔۔ گورے" گورے مکھڑے پہ کالا چشمہ لگائے" کھلکھلا کر ہنس کر کہتے ساتھ وہ چلتے ہوئے باہر نکل آرہی تھی۔۔

شکریہ اے جانی" محبت سے کہتے ہوئے صائم نے انٹریس کی جانب دیکھا تو وہ دور" سے آتے ہوئے اسے نظر آگئی تھی۔۔

صائم نے مسکراتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کیا اور اس کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور سیاہ عبایا میں ملبوس تھی۔۔چہرہ بھی سیاہ حجاب سے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا تھا کہ صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔۔شہد رنگ آنکھیں سیاہ کاجل سے لبریز تھیں۔۔ صائم کو دیکھتے ہی وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔۔

اسلام و علیکم اے ! مسکرا کر کہتے ہوئے صائم نے محبت سے اس کی جانب اپنا ہاتھ" بڑھا دیا جیسے کہ وہ اس بھری بھیڑ میں اس کا تھام لے گی۔۔

وعلیکم السلام! مسکرا کر جواب دیتے ہوئے ام نور نے ہلکی سی چت اس کے ہاتھ کی" پشت پر لگائی اور ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔۔ حجاب میں مسکرانے سے اس کی آنکھیں چھوٹی ہوئی تھیں۔۔

اے مجھے پتا تھا" صائم دل کھول کر ہنس دیا تھا۔۔ وہ ہمیشہ اس کے عین توقع کے" مطابق ہی کرتی تھی۔۔

! اے دل محبوب

محبت سے جو تم ہاتھ تھام لو کبھی

www.novelsclubb.com

ام نور کی صائم سے محبت کو کبھی الفاظوں کا اظہار نہیں ملا تھا۔۔ نکاح کے اتنے عرصے بعد بھی وہ صائم سے کبھی کہ ناں پائی۔۔ مگر ام نور کے ہر عمل سے صائم عدیل ملک کے لیے محبت چھلکتی ہے۔۔ بے پناہ محبت بس وہ اظہارِ محبت کے لیے صحیح وقت کا انتظار کر رہی ہے۔۔ وہ صحیح وقت ابھی دور تھا۔۔ دونوں چلتے ہوئے کار

کے پاس رک گئے جبکہ صائم نے مسکراتے ہوئے کار کا فرنٹ سیٹ ڈور ام نور کے لیے کھول دیا۔۔

آجائیں بیگم صاحبہ تشریف رکھیں۔۔اور ذرا اپنے ہاتھ پیچھے کریں۔۔ کہیں میں " پکڑ ہی ناں لوں" صائم نے مسکراتے ہوئے طنز کیا تھا۔۔اور ام نور نے بھی اس کے طنز کو بخوبی سمجھتے ہوئے مسکرا کر اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

صائم چلتے ہوئے کار کی دوسری جانب آیا اور فرنٹ ڈور کھول کر خود بھی آرام سے کار میں بیٹھ گیا اور اسٹیئرنگ وہیل سنبھال لیا۔۔ پیچھے آتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کار ریورس گیئر پر ڈال کر ذرا پیچھے کی اور پھر آگے بھگا لے گیا۔۔

کچھ دیر یوں ہی کار میں خاموشی چھائی رہی۔۔ناں صائم کچھ بول رہا تھا ناں ہی ام نور۔۔ام نور نے کافی ضبط کا مظاہرہ کیا مگر اب اس کی بھی بس ہو گئی تھی۔۔

صائم !ام نور نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا جو بغیر کوئی" تاثر دیئے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔

ہمم "صائم نے صرف "ہمم "پر اکتفا کیا۔۔چہرے پر سنجیدہ تاثرات بنائے۔۔"

آپ کو پتا ہے صائم ! میں بھیڑ بھاڑ والی جگہوں پر ایسے ہاتھ نہیں پکڑتی "ام نور" وضاحت پیش کر رہی تھی۔۔پتا نہیں کیوں مگر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا صائم کا ہاتھ جھٹکنے دینے سے تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔اور پھر صائم کب سے خاموش بیٹھا تھا۔۔

ٹھیک ہے امے ! میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔تم ریلکس ہو جاؤ" صائم نے" سنجیدگی سے کہتے ہوئے ہلکے سے چہرے کا رخ ونڈو کی جانب موڑ دیا۔۔امڈ آنے والی شدید قسم کی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش تھی۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ آپ کو برا لگا؟ ام نور انگلیاں چٹخاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔۔اب ام نور کو صائم کی ناراضگی کہاں برداشت تھی۔۔

"کیا تمہیں میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے؟ مصنوعی خفا نظروں سے ام نور کو دیکھا۔۔فرق پڑتا تو کیا تم یوں میرا ہاتھ جھٹکتی؟ شاید نہیں مگر خیر ہے" صائم نے سرد لہجہ اپنائے ہوئے کہا۔۔

صائم! میں اب رونے لگوں گی۔۔پھر بات بھی نہیں کروں گی۔۔بتا دوں" ام نور نے بھرائی ہوئی آواز میں دھمکی دی۔۔یہاں تو محبوب کو اپنے محب سے روٹھنا پسند تھا پھر بھلے غلطی بھی اس کی ہی کیوں ناں ہو۔۔

اے جانی! یار ایسے تھوڑی ہوتا ہے؟ارے بھئی میں ناراض تھا۔۔تو اصولاً تم مجھے" مناؤ گی" صائم اس کی آنکھوں میں اتر آئی نمی دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ام نور خفگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

واہ بھئی واہ یہاں تو محترمہ خود رونے بیٹھ گئی ہیں۔۔حالانکہ تم مجھے مناؤ" صائم" نے ہنستے ہوئے اسے کہا تھا۔۔ام نور سوں سوں کرتی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے میں ہارا تم جیتی۔۔اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ذرا سا دباؤ ڈالا" تھا۔۔مذاق کر رہا تھا اے۔۔بس کرو اب" صائم نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جو اب شدید خفگی سے اسے گھور رہی تھی۔۔

مجھے آپ کو نہیں منانا۔آپ ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔۔یہ بھی بھلا کوئی شکوہ ہوا"" ام نور نے خفگی سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹا دیا اور صائم کے کندھے پر ہلکی سی چت بھی لگائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ام نور کا خفگی دکھانے کا طریقہ تھا۔۔اتنے عرصے سے وہ خاموشی سے ام نور کی ہلکی پھلکی چپڑیں کھا رہا تھا۔۔ام نور کو عادت ہو گئی تھی۔۔

یار امے تم مجھے اب مار کیوں رہی ہو؟ صائم مصنوعی کراہتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔" کنڑول میں رکھو اپنے مرے ہوئے ہاتھوں کو" صائم کہتے ہوئے ہنس رہا تھا جبکہ ام نور نے دو مزید لگا دیں تھیں۔۔

اچھا چلو اب دوستی کرو" صائم نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک" لیا۔۔ام نور ہونہہ کر کے بیٹھ گئی۔۔

ابھی تو ہاتھ پکڑ سکتا ہوں؟ یہاں تو کوئی مسلہ نہیں" کہتے ہوئے سختی سے اپنے" مضبوط ہاتھ میں ام نور کا ہاتھ تھام لیا۔۔

ہونہہ بڑے آئے" ام نور نخرے دکھا رہی تھی۔۔صائم ہنس دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

چلیں اب جلدی سے سوری کریں۔۔اور وعدہ بھی کریں کہ آئندہ میرے ساتھ" ایسے نہیں کریں گے۔۔ناراضگی تو قطعاً نہیں رکھیں گے۔۔ چلیں شاباش"ام نور نے حکم صادر کیا۔۔کیا مان تھا محبوب کا۔۔

سوری امے"صائم نے بغیر کوئی بحث کیے معزرت کرلی۔۔میں آئندہ بھی ایسے" ضرور کروں گا مجھے مزہ آتا ہے"مگر ساتھ ہی کہتے ہوئے ہلکی سی چت اس کے سر پر لگائی تھی۔۔

کیا ہے صائم!گندے صائم"ام نور نے ہنستے ہوئے کہا اور ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے" بازو پر مارا۔۔

www.novelsclubb.com

افف ظالم لڑکی"صائم نے مسکراتے ہوئے مصنوعی کراہت سے ام نور کو دیکھا" جواب سڑک کنارے کھڑے ریڑھی بانوں کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔

وہ دیکھیں صائم! مجھے وہ چاہیے ہیں۔۔پلیز لے کر دیں" وہ کہتے ہوئے لاڈ سے" صائم کے بازو کو جھلا رہی تھی۔۔

ام نور نے ایک طرف انگلی کی مدد سے اشارہ کیا ہوا تھا جہاں ڈھیر سارے گلاب اور چمبیلی کے گجرے ایک ریڑھی بان کے پاس رکھے ہوئے تھے۔۔

چلو جی امے! اب میں اتنی بھیڑ بھاڑ میں کار کہاں کھڑی کروں گا؟ صائم افسوس" سے وہاں کے ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔۔ام نور منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

امے! دیکھتے ہیں آگے جا کر کہیں سے لیتے ہیں" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے "ام نور مان گئی تھی۔۔کار اپنی رفتار سے چلتے ہوئے ہوئے اب کھلی سڑک" پر آگئی تھی مگر اب ام نور کو گجرے کہیں نہیں نظر آرہے تھے۔۔

صائم !اب تو گجرے نہیں ملیں گے۔۔وہ پیچھے مارکیٹ میں رہ گئے "ام نور اداس" لہجے میں سڑک پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

امے ! میں نے کہا ہے کہ لے کر دوں گا۔۔آگے چل رہے ہیں وہاں مل جائیں" گے۔۔میں جانتا ہوں وہاں آگے ایک جگہ ہے وہیں ملتے ہیں" صائم محبت سے اس کا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا۔۔

پکا۔۔ٹال تو نہیں رہے ہیں؟ام نور نے تصدیق چاہی۔۔صائم جانتا تھا وہ پھولوں" سے بہت محبت کرتی ہے۔۔

گردن موڑ کر اسے مسکراتے ہوئے محبت سے دیکھا جو شہد رنگ آنکھوں میں محبت لیے سوالیہ انداز میں آئی بروا چکا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اپنی امے کو کبھی منع کیا ہے؟صائم نے سوالیہ انداز میں آئی بروا چکائی اور شرارتی" انداز میں پوچھا۔۔

سامنے ٹریفک کی لال بتی جل رہی تھی۔۔صائم کار روک کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"صائم! آپ کا دل نہیں دکھے گا۔۔اپنی امے کو منع کرتے ہوئے؟ام نور نے اتنے مان سے پوچھا تھا کہ صائم کے ہونٹوں پر خوبصورت تبسم بکھر گئی تھی۔۔

"امے میں کبھی ایسی نوبت ہی نہیں آنے دوں گا"اس کی آنکھوں میں بغور دیکھ کر کہتے ہوئے صائم نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام پر رکھ دیا۔۔

"میری امے تو یہاں رہتی ہے۔۔یہ میری امے کا مقام ہے"محبت سے لبریز لہجہ اپنائے وہ اسے اپنی محبت جتا رہا تھا۔۔

"صائم! ام نور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مخاطب کیا۔۔

"جی امے! گرفت سخت کرتے ہوئے محبت سے جواب دیا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ میں "ام نور نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔انداز شرارتی تھا۔۔"

کیا وہ میں؟ صائم نے مسکراتے ہوئے آئی برو اچکائی۔۔"

وہ میں کہہ رہی تھی کہ سگنل کھل گیا ہے۔۔گھر چلیں اب؟ کہتے ہوئے ام نور کا" قہقہ بند ہوا تھا کیونکہ صائم بدمزہ ہوتے ہوئے خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

فٹے منہ اس ٹریفک کی غلط ٹائمنگ پر "منہ کے زاویے بگاڑ کر کہتے ساتھ ہی صائم" کار اسٹارٹ کرنے لگا جبکہ ام نور ہنستے ہوئے اس کی شکل دیکھ کر تھی۔۔

آہم آہم "مصنوعی گلا کھنکار کر وہ اسے تپا رہی تھی۔۔جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتی" تھی۔۔

امے خبر دار "صائم نے مسکراتے ہوئے اسے تنبیہہ انداز میں پکارا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی نہیں ہنستی آپ کی امے "کہتے ہوئے صائم کے بازو کے گرد حلقہ بنالیا" اور مسکراتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔ایک تو صائم کی طرف دیکھنے سے ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔۔

وہ دیکھو امے! یہ والے گجرے لے کر دوں؟ صائم نے مسکراتے ہوئے ایک" طرف اشارہ کیا جہاں ایک بچہ ڈھیر سارے گجرے لیے سڑک کنارے کھڑا ہوا تھا۔۔

ہاں جی! یہی والے گجرے تو مجھے چاہیے ہیں۔۔یہ زیادہ پیارے ہیں "ام نور پر" جوش انداز میں کہتے ہوئے اس بچے کی جانب دیکھنے لگی۔۔

صائم نے احتیاط سے کار ایک طرف کھڑی کر دی اور ہاتھ کے اشارے سے اس بچے کو اپنے پاس بلایا۔۔اشارہ دیکھتے ہی وہ بچہ صائم کی کار کی جانب بھاگتے ہوئے آگیا اور ونڈو کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔

سلام صاحب! آپ یہ گجرے لیں گے ؟ایک دم تازہ ہیں۔۔آپ کی بیوی پر اچھے" لگیں گے "وہ بچہ معصومیت سے کہتے ہوئے سفید اور گلابی رنگ کے گجرے اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

بچے کی بات سنتے ہی ام نور دل کھول کر ہنس دی تھی جبکہ صائم کی بھی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ میری بیگم ہے؟ صحیح جواب دو گے تو" سارے گجرے لے لوں گا" صائم نے مسکراتے ہوئے کہنی ونڈو پر رکھی اور آنکھیں سکیڑ کر وکیلانہ سوال کر دیا۔۔وکیل ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں۔۔

صاحب! آپ نے مجھ سے پہلے بھی تو گجرے لیے تھے۔۔وہ اس دن آپ ہی" تھے۔۔ مجھ سے سارے گجرے آپ ہی لے کر گئے تھے۔۔مجھے یاد تھا۔۔وہ جوش سے بتا رہا تھا۔۔اور صاحب آپ کہہ رہے تھے میری بیگم کے لیے کوئی تازہ گجرہ

دکھادو۔۔پھر مجھے چاکلیٹ بھی تو دی تھی" وہ لڑکا سمجھداری سے جواب دیتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھا جبکہ ام نور کو اس کی معصومیت بھا گئی تھی۔۔

اوہو اچھا کیا واقعی ہی؟ میں تم سے بھی گجرے لے کر گیا ہوں" نرمی سے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔بیگم کے لیے اتنے سالوں سے گجرے لے رہا ہوں۔۔اب تو یاد بھی نہیں کس کس سے گجرے لیے ہوئے ہیں" صائم شرارتی انداز میں کہتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا جبکہ ایک ہاتھ اس بچے کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔

صائم "ام نور لاڈ و محبت سے صائم کے کندھے پر سر ٹکاتے ہوئے اسے مخاطب کر" رہی تھی جبکہ صائم نے بھی مسکراتے ہوئے محبت سے اس کا حجاب میں چھپا ہوا گال تھپک دیا تھا۔۔

صاحب! سارے گجرے دے دوں؟ پورے چھ جوڑی گجرے ہیں اور بالکل" تازہ" وہ لڑکا شاپر بیگ سے سارے گجرے نکالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں جی سارے دے دو" کہتے ہوئے سارے گجرے اس بچے کے ہاتھ سے تھام" لیے۔۔

صائم اتنے سارے گجرے؟ مجھے اتنے گجرے تھوڑی چاہیے تھے "ام نور صائم کا" کندھا ہلاتے ہوئے منع کر رہی تھی۔۔

تم نے کہا تھا گجرے لے کر دوں۔۔یہ نہیں کہا کہ کتنے عدد گجرے "صائم" شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے گجرے ام نور کو تھما رہا تھا۔۔

کتنے پیسے ہوئے؟ صائم والٹ نکالتے ہوئے اس بچے سے پوچھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

صاحب جی! سات سو روپے ہوئے ہیں" وہ لڑکا انگلیوں پر حساب کرتے ہوئے" ٹوٹل رقم بتا رہا تھا۔۔

یہ لیں جی آپ کے پیسے "صائم نے مسکراتے ہوئے پیسے اس کی جانب بڑھا دیئے"
جبکہ کار کے ڈیش بورڈ سے ام نور نے ایک چاکلیٹ اٹھالی اور مسکراتے ہوئے اس
بچے کو چاکلیٹ دی جو اس بچے نے خوشی خوشی لے لی تھی۔

اب خوش ہے میری امے؟ صائم مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

ہاں جی بہت خوش ہوں "ام نور ایک جوڑی گجرہ اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے"
پر مسرت لہجے میں بول رہی تھی۔۔

چلیں امے؟ صائم کار اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

بھئی ایسے کیسے چلیں۔۔مجھے گجرے تو پہنا دیں "ام نور دو عدد گجرے اس کے"
سامنے کرتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔صائم سر جھٹک کر مسکرا دیا اور محبت پاش
نظروں سے اسے دیکھا جو نہایت معصومیت سے ایک خوبصورت خواہش کر رہی
تھی۔۔صائم اس کے ہاتھ سے گجرے لے کر اسے پہنانے لگا۔۔

کیسے لگ رہے ہیں؟ام نور دونوں ہاتھ سامنے کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔۔

بہت خوبصورت "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔"

امے کی کلائیوں میں پہنے جانے کے بعد گجروں کی شان میں مزید اضافہ ہو گیا" ہے "صائم نے محبت سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے تھے جبکہ ام نور کو اپنی تعریف پر لاج آ رہی تھی۔۔

امے !ایسے مت شرماؤ یار۔۔خاک بشر ہوں اپنے دل کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا" ہے "صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی "ام نور نے شرماتے ہوئے اپنے ہاتھ چھڑوا لیے۔۔یہ باقی کے گجرے" میں اماں کو خالہ سازین کو ممانی جان کو دوں گی۔۔ام نور نے کچھ گجرے اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔اور آپ یہ گجرے بانو خالہ کے لیے جاتے ہوئے لے جائیں

گے۔۔میں اتنے سارے گجروں کا کیا کروں گی؟کہتے ہوئے ڈیش بورڈ سے ٹشو پیپر نکال کر اس میں گجرے لپیٹ کر صائم کی طرف بڑھا دیئے۔۔

ٹھیک ہے"کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ٹشو پیپر میں لپیٹے ہوئے گجرے لے" لیے۔۔بانو خالہ مسسز مہرین کی خاص ملازمہ تھیں۔۔ان کے گھر کا ایک فرد مانی جاتی ہیں۔۔

اب چلیں گھر؟کار اسٹارٹ کرتے ہوئے صائم نے مسکرا کر پوچھا تھا۔۔"

ہاں جی چلیں"ام نور کلائی میں پہنے گجروں کو محبت سے دیکھتے ہوئے صائم کو" جواب دے رہی تھی۔۔

کبھی اتنی محبت سے مجھے بھی نہار لوا مے۔۔یہ محب بھی محبوب کی محبت پاش" نظروں کا طلب گار ہے"ڈرائیونگ کرتے ہوئے صائم نے شرارتی انداز ایک ڈائیلاگ کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم آپ بھی نا"ام نور کھلکھلا کر ہنس دی اور اپنا ہاتھ صائم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔"
ساتھ ہی اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔صائم بھی سر جھٹک کر ہنس دیا اور اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے دل محبوب کی کھلکھلاتی ہنسی کا صدقہ اتار لیا۔۔

ام نور کی ہنسی بہت خوبصورت تھی ایسا صائم کو محسوس ہوتا تھا۔۔ہنستے ہوئے اس کی شہد رنگ آنکھوں کی چمک مزید بڑھ جاتی تھی۔۔

مجھ سے کوئی پوچھے

پھول کھلنے کا عمل

میں اس کو تمہاری

یہ کھلکھلاتی ہنسی سناؤں

www.novelsclubb.com

****

**

گاڑی میں موجود وہ شخص گاہے بگاہے گردن موڑ کر شیر ا کو دیکھتا تھا جو ونڈ واسکرین کے باہر دیکھتے ہوئے نجانے کن سوچوں میں گم تھا۔۔

اوئے شیر ا! وہ آدمی دوستانہ انداز میں اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

ہوں کیا ہوا؟ شیر ا غائب دماغی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

کن سوچوں میں گم ہو؟ ڈر لگ رہا ہے تو واپس چلتے ہیں؟ وہ آدمی کار موڑتے"
ہوئے سرسری انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

نہیں خان! واپس کیوں جائیں بھلا؟ میں کسی سے نہیں ڈرتا" شیر ا سر جھٹک کر"
واپس ونڈ واسکرین کے باہر دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

شیرا!اگر پکڑا گیا تو؟ پھر کیا کرے گا؟ وہ آدمی آنکھیں سکیڑ کر اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔۔رخ موڑ کر بیٹھا شیرا اس آدمی کی نیت سے ناواقف تھا۔۔

ڈیش بورڈ پر رکھا موبائل فون اس وقت کسی نمبر سے کنیکٹڈ تھا۔۔وہ ان دونوں کی گفتگو بغور سن رہا تھا۔۔

کوشش تو پوری کروں گا کہ کام پورا ہو جائے اور میں پکڑا بھی ناں جاؤں۔۔شیرا" گہری سانس لے کر رک گیا۔۔لیکن اگر پکڑا گیا تو جان دے دوں گا مگر زبان سے ایک لفظ نہیں بولوں گا"شیرا ونڈو اسکرین کے باہر دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

میر علی کہتا ہے شیرا بہت بہادر ہے۔۔مگر میں کہتا ہوں شیرا بے وقوف ہے۔۔" کیونکہ تو صرف سولہ سال کا ہے۔۔ابھی تجھے دنیا والوں کی سمجھ نہیں"وہ آدمی

www.novelsclubb.com

تمسخرانہ انداز میں کہہ کر ہنس دیا۔۔شیر اغصے سے سرخ ہوتے چہرے سے اس کی خباثت سے بھری ہنسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"دیکھ خان! بکواس تو میں کسی کی سنتا نہیں۔۔کاٹ دار لہجہ تھا۔۔دوسروں کو بے وقوف سمجھنے والے تیرے جیسے لوگ حقیقت میں خود چلتے پھرتے جوکر ہوتے ہیں۔۔میر علی تو تجھے گھاس تک نہیں ڈالتا۔۔تو میرے ساتھ بس بکواس کرتا ہے۔۔ہونہہ "شیر ازہر خندہ لہجے میں کہتے ہوئے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔۔

"اپنی اوقات بھول رہا ہے تو۔۔میں سہیل خان سیٹ ثاقب خلیل کا خاص بندہ اور تو ایک بھاڑے کا مزدور "سہیل خان بھی کاٹ دار نظروں سے شیر اکو دیکھ رہا تھا۔۔

شیر اتمسخرانہ انداز میں ہنس دیا۔۔

"سہیل خان تجھے خاص غلام کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔۔میں ناں تو کسی کا غلام ہوں اور ناں ہی مزدور ہوں۔۔ایک ڈیلر اور سمگلر ہوں۔۔جان ہتھیلی پر لے کر نکلتا

ہوں۔۔ تیرا عہدہ اونچا پر اوقات غلاموں والی ہے افسوس "شیر اشیطانی مسکراہٹ سے سہیل خان کو آگ لگا چکا تھا۔۔

غصے کو ضبط کرتے ہوئے سہیل خان خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ نتھنے پھلا کر وہ شیر اکیسو رام کو کچا چبانے کے درپہ تھا۔۔ نجانے اس لڑکے کو کس چیز کا گھمنڈ تھا۔۔اسے اپنے کام پر اتنا بھروسہ تھا کہ سہیل خان کو وہ اس وقت زہر لگ رہا تھا۔۔

ڈرائیو! اپنی ڈرائیونگ پر دھیان دو۔۔اس گاڑی میں قیمتی مال موجود ہے۔۔کچھ " ہوا تو تمہاری گردن اڑانے کی زمہ داری میں اپنے سر لے لوں گا "شیر امصنوعی گھمنڈ دکھاتے ہوئے اسے حکم دے رہا تھا۔۔

سہیل خان ہونٹ کاٹتے ہوئے نظریں سامنے کی جانب مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔ اس کے ہاتھ میر علی ثاقب خلیل کی غلامی سے باندھ دیئے گئے تھے ورنہ وہ شیر اکی

جان لینے کی کوشش ضرور کرتا۔۔ عجیب سر پھرا لڑکا تھا۔۔کہنے کو تو غریب تھا مگر طیش دلانے میں کوئی جواب نہیں۔۔

چل نکل گاڑی سے۔۔اور دعا کرتا ہوں تیری شکل دوبارہ دیکھنے کو ناں ملے۔۔"

اڈے پر تو دربارہ نظر ناں آئے" سہیل خان کا لہجہ نرم تھا مگر بات کڑوی۔۔ مطلوبہ مقام پر گاڑی روک کر وہ شیرا کو وہاں اترنے کا کہہ رہا تھا۔۔

شیرا بیگ اٹھاتے ہوئے اسے افسوس سے دیکھ رہا تھا۔۔جو رخ پھیر کر اسے بدعائیں دے رہا تھا۔۔بدعا؟ مگر یہ تو اسے آزاد کروانے کی دعا تھی شاید۔۔

میری بھی یہی دعا ہے۔۔تجھے دوبارہ کبھی ناں دیکھوں" شیرا نے غصے سے گاڑی کا دروازہ زور سے دے مارا تھا۔۔

بے مروت انسان" غصے میں گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کرتے ہوئے شیرا کو زیر زبان" کوسنے لگا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سہیل خان! میر علی ثاقب خلیل کی گرج دار آواز اسپیکر میں ابھری۔۔"

جی! سہیل خان پیشانی مسلتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔"

بے وقوف آدمی! میر علی ثاقب خلیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی وہ اس کے "

سامنے ہو اور وہ اس کا گلا دبا دے۔۔

میں نے کیا کہا تھا کہ صرف اس کی بہادری پرکھنا۔۔دیکھنا وہ ڈرتو نہیں رہا۔۔غصے "

سے پوچھا گیا۔۔میں نے تمہیں اتنی بکواس کرنے کی اجازت نہیں دی تھی"

میر علی کی آواز میں شدید طیش بھرا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے مجھے غصہ دلایا تھا میر۔۔تم نے اس کی بکواس بھی سنی ہو گی؟ سہیل خان"

ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

اگر شیر اغصے میں تیرا سر پھوڑ دیتا تو رہی سہی کسر میں پوری کر دیتا۔۔وہ اپنے کام "

کا بندہ ہے۔۔اس کے پاس اس وقت لاکھوں روپے کا سامان ہے۔۔میں کسی قسم کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نقصان برداشت نہیں کروں گا۔۔ بھلے وہ تم ہی کیوں ناں ہو۔۔ سمجھے ؟میر علی نے گرج کر پوچھا۔۔

جی سمجھ گیا" مدھم آواز میں کہا۔۔"

آئندہ ایسی بکواس کرتے ہوئے نظر آئے تو تمہاری گردن مروڑ دوں گا"غصے" سے کہتے ہوئے فون صوفے پر پٹخ دیا۔۔ سہیل خان موبائل فون اسکرین کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

ہونہہ میر علی صمد! تمہیں بہت غصہ آتا ہے۔۔ سہیل خان خود کلامی کر رہا تھا۔۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ شیر اسی بی آئی کے ہاتھ لگنے والا ہے۔۔ سہیل خان سرد مہری سے کہتے ہوئے موبائل فون کو دیکھ رہا تھا۔۔

مگر مجھے یقین ہے وہ شیر اکو کچھ نہیں کریں گے۔۔وہ جانتے ہیں کیسے تم لوگ غریب عوام کا استعمال اپنے کام کے لیے کرتے ہو" سہیل خان سیٹ سے پشت لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر کہہ رہا تھا۔۔پھر کسی خیال کے تحت گردن موڑ کر شیرا کو سامنے کھڑی سرخ رنگ کی کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔

یااللہ بس شیرا کی حفاظت کرنا۔۔وہ گھمنڈی ہے مگر میر علی کی نیت سے واقف نہیں ہے۔۔میری نیت بھی اس کی زندگی خطرے میں ڈالنے کی نہیں تھی مگر اس کا پکڑا جانا بہت ضروری ہے" سہیل خان فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

شیرا چلتے ہوئے اب سڑک کے کنارے کھڑی سرخ رنگ کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ اب وہ گاڑی اسے اگلے اسٹاپ تک لے جائے گی اور پھر وہاں سے ایک اور گاڑی میں بیٹھنا ہو گا۔۔پھر وہاں سے ایک بندہ اسے مالدار بحری جہاز پر سوار کر دے گا۔۔ یہ سب صرف ڈر گز کو محفوظ کرنے کی کوشش تھی۔۔شیرا سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔۔مگر شیرا اس بات سے ناواقف تھا کہ جس کے لیے وہ جان جوکھوں کا

کام کر رہا ہے وہ تو بس اس کے کام سے اپنے مال سے مطلب رکھتے ہیں۔۔شیر اکی جان سے نہیں۔۔

****

**

شہیر شاہ کلاس ختم ہوتے ہی لائبریری کی جانب چل دیا تھا۔۔وہ مصروف سے انداز میں موبائل فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے کوریڈور ایریا سے گزر رہا تھا جب اسے واش روم سے شیشہ گرنے کی آواز سنائی دی۔۔اسے کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تو وہ مزید چند قدم آگے آتے ہوئے اندر سے آنے والی مدھم آوازیں سننے لگا۔۔واش روم کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے محسوس کیا تھا کہ اندر ایک سے زائد لوگ موجود ہیں۔۔اپنے شک کے تحت اس نے دروازے پر دستک دی اور پھر ذرا سا پیچھے ہوا۔۔

ابے کون ہے؟کسے موت پڑ رہی ہے؟ باہر جو بھی ہے ابھی کے ابھی ادھر سے" دفع ہو جائے "اندر سے ایک آواز ابھری جسے سنتے ہی شیری پہنچان گیا تھا۔۔

ظفر مرید "شیری نہایت ضبط سے زیر لب بڑبڑایا۔۔"

تم دروازہ کھولتے ہو یا پھر میں کالج انتظامیہ کو بلاؤں؟شیری نے غصے میں جواب" دیتے ہوئے دروازے پر زور سے دستک دی۔۔دروازہ کھول کر وہ شیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا جبکہ ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑ رکھی تھی۔۔

شہیر شاہ! تو کبھی نہیں سدھرے گا"وہ گردن نفی میں ہلاتے ہوئے اسے نہایت" غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

پیچھے ہٹ جا ظفر! تیرے منہ سے نہایت ناگوار بدبو آ رہی ہے "شیری ایک ہاتھ" سے ناک ڈھانپ رہا تھا کیوں اس کا سگریٹ کی بدبو سے دل خراب ہونے لگتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے واش روم کے اندر دیکھنے دے "شیری نے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے نہایت" ضبط کا مظاہرہ کیا۔۔

کیوں؟ تیرے باپ کا کالج ہے؟اور تو یہ ایڈیٹیوڈ کسے دکھا رہا ہے؟ زہر خندہ لہجے" میں کہتے ہوئے وہ لڑکا دو قدم آگے آیا۔۔

یہ کالج تو تیرے باپ کا بھی نہیں "شیری چبھتی نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ" رہا تھا۔۔

کالج تو میرے باپ کا ہی ہے۔۔تو یہاں سے نکل۔۔چل دفع ہو "شیری کو ہلکا سا" دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔

ہاتھ مت لگا مجھے ناپاک انسان۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا "شیری انگلی دکھاتے ہوئے" وارننگ دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

رمیز باہر آجاؤ"شیری دو قدم آگے آکر ظفر کے کندھے کے پیچھے دیکھتے ہوئے" کسی کو بلا رہا تھا۔۔

ایک پندرہ یا سولہ سال کا کم عمر لڑکا کپکپاتے ہوئے باہر آرہا تھا۔۔ایک ہاتھ کمر کے پیچھے چھپائے ہوئے تھا اور گال پر سرخ نشان پڑ گیا تھا جیسے بھاری ہاتھ پڑا ہو۔۔ شیری کو واش روم کے آئینے میں اس کا عکس نظر آیا تھا۔۔

ادھر آؤ"شیری دو قدم آگے آیا اور اس کے چہرے پر نمودار ہوئے اس نشان کو" افسوس سے دیکھا۔۔

یہ تم نے بالکل اچھا نہیں کیا ظفر۔۔ریگنگ سنگین جرم ہے۔۔مگر تم جیسے امیر" باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہر جرم بغیر کسی خوف کے کرتی ہے۔۔شرم آنی چاہیے تمہیں"شیری نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو اس کی کیا حالت ہو گئی ہے۔۔اتنا زخم دے دیا۔۔ تمہیں احساس نہیں کسی" کی تکلیف کا؟ شیری افسردگی سے کہتے ہوئے رمیز کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

اوئے سن! پارسائی کے پوجاری" وہ کہتے ہوئے دو قدم آگے آیا۔۔میں نے تو" سیدھی طرح کہا تھا اسے کہ مجھے اچھا سا ڈانس کر کے دکھائے مگر اس نے مجھے یعنی ظفر مرید کو انکار کیا۔۔اور تو جانتا ہے نا مجھے انکار پسند نہیں۔۔ سزا تو اسے ملنی تھی" خباثت سے مسکرا کر کہتے ہوئے وہ دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

ظفر مرید! تم بہت پچھتاؤ گے۔۔اس کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی" شیری" آنکھوں میں شدید غصہ سموئے ہوئے تھا۔۔

اوئے شیری! خبردار جو کسی نے میرے خلاف آواز اٹھائی۔۔ تم لوگ میرے" باپ کو جانتے نہیں۔۔اور زیادہ نہیں پر اتنا تو معلوم ہو گا نا کہ نعیم عطاء کا بھیجا

www.novelsclubb.com

ہوں۔۔چچا کی ایک آواز پر بندہ ختم "آئی برو اٹھائے تکبر سے کہا۔۔شیری ناگواری سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

پھر سوچ لے شیری اپنے انجام کا زمہ دار تو خود ہو گا" کہتے ہوئے سگریٹ والا" ہاتھ ہوا میں اٹھا لیا جیسے سستے قسم کا ایہ میٹیوڈ دکھا رہا تھا۔۔

کیا سمجھے ؟ سیگریٹ ہوا میں اچھال کر کہتے ساتھ وہ آگے بڑھ گیا جبکہ شیری خاموشی اختیار کر گیا تھا۔۔اسے بحث کی عادت نہیں تھی۔۔کم از کم ایک ذہنی مریض سے وہ بحث کر کے وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

رمیز ! ہاتھ کو پیچھے کیوں پیچھے کیا ہوا ہے ؟ تم چھپا رہے ہو۔۔مجھے دکھاؤ" شیری" شدید پریشانی سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ آگے کر رہا تھا۔۔

افف۔۔ظفر کو خدا کی مار پڑے۔۔یہ اس نے سگریٹ سے جلایا ہے ؟ اس کے" ہاتھ کی پشت پر تازہ جلے ہوئے کا نشان تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔۔شیری

افسوس سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا جہاں سرخ نشانات بنے ہوئے تھے۔۔

تم فکر مت کرو رمیز۔۔صائم بھائی سے کہہ کر اس کی اچھی طبیعت صاف کرواؤں" گا۔۔اس کا یہ رعب زیادہ دن تک نہیں چلے گا۔۔ہم یہاں پڑھنے آتے ہیں ناں کہ ان بگڑے ہوئے امیر زادوں کے ظلم سہنے" کہتے ہوئے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

شیری بھائی! مجھے یہاں نہیں پڑھنا۔۔یہ لوگ بہت برے ہیں" رمیز روتے" ہوئے بول رہا تھا۔۔

رمیز! یہ کوئی حل نہیں۔۔تمہارے بابا نے تمہیں یہاں تعلیم دلوانے کے لیے" کتنی محنت کی ہو گی۔۔ایسے ہی تم اپنا تعلیمی ادارہ چھوڑ کر جاؤ گے؟ان کی تم سے کتنی

www.novelsclubb.com

امیدیں وابستہ ہیں اور تم ڈر کر بھاگ جاؤ" شیری اس کا کندھا سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تم میرے ساتھ چلو۔۔پہلے ہیڈ سے بات کریں گے۔۔اس شکایت درج کرائیں" گے "شیری اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہوئے چلنے لگا۔۔

نہیں شیری بھائی! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔رمیز کے قدم جم گئے تھے اور چلنے سے" انکاری تھے۔۔

ہمارے ڈرنے سے ہی تو ظالم کو ہمت ملتی ہے۔۔اور ڈر کر بھاگ جانے والے" بزدل ہوتے ہیں۔۔اور تم بزدل ہر گز نہیں۔۔میں ہوں نا تمہارے ساتھ یہاں۔۔چلو" شیری پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔

رمیز امان اللہ سولہ سالہ نیا طالب علم تھا اور شہیر شاہ سے ایک کلاس جونیئر بھی تھا۔۔رمیز کے والد امان اللہ ایک سرکاری اسکول میں بطور استاد ملازمت کرتے

www.novelsclubb.com

ہیں۔۔ شہیر شاہ جانتا تھا کہ کتنی محنت و کوشش کے بعد وہ رمیز کے لیے پرائیویٹ ادارے کے اخراجات پورے کر رہا ہے۔۔

شیری کبھی بھی کسی ظالم کے آگے ہار نہیں مانتا اور رمیز کی حالت دیکھ کر وہ خاموشی جیسا گناہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں وہاں ایک سرکاری ملازمت پیشہ آدمی ایک مافیا کے آگے چونٹی کے برابر سمجھا جاتا ہے۔۔ مگر ظلم پر خاموشی بھی ظلم ہی کہلاتی ہے اور خاموش انسان اس ظالم کا دوست۔۔۔

****

**

سر پر سفید رومال باندھے وہ دھیمے قدموں چل کر جھگی کے اندر داخل ہوا۔۔ سامنے رکھی چارپائی پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔۔ شانتی کماری پانی کا گلاس لیے اس کی

جانب آئی۔۔اور افسردگی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے دوپٹے سے اس کی پیشانی صاف کی۔۔وہ کمزور لگ رہا تھا۔۔

کیسو! تو آج جلدی آگیا" شانتی کماری عام سے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔"

ہاں بس آج دل بوجھل ہو گیا تھا۔۔مالک نے کہا گھر جا کر آرام کرو" کیسو رام پانی" پیتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

مالک کو اوپر والا خوش رکھے۔۔بہت رحم دل آدمی ہے" شانتی اس کے ساتھ" چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

شیر اگھر آیا تھا؟ اداس لہجے میں پوچھا۔۔"

ہاں آیا تھا اور شرمندہ بھی تھا۔۔پتا نہیں تیری اس سے کس بات پر تو تو میں میں" ہو گئی مگر وہ کہہ رہا تھا کہ بابو کا بہت دل دکھایا ہے۔۔اس نے تو ساری رات جاگتے ہوئے گزار دی" شانتی کماری فکر مندی سے بتا رہی تھی۔۔

دل؟ وقفے سے ایک سرد آہ بھری۔۔دل تو اس کا بھی دکھتا ہے مگر کیوں وہ کم" روزی روٹی پر شکر گزار نہیں۔۔کیوں اس کی زبان جھوٹ کا سہارا لیتی ہے؟ کہتا ہے میں تیرا خون ہوں مگر وہ فطرتاً ایک باغی بچہ ہے" کیسو رام غمگیں لہجے میں کہتے ہوئے بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیسو! تو ایک بار اس پر یقین کر کے تو دیکھ نا۔۔بیٹے ماں سے محبت کا اظہار کر سکتے" ہیں مگر باپ سے اظہار کرتے وقت کتراتے ہیں مگر یقین مان کیسو۔۔شیرا مجھ سے زیادہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔۔وہ ہمیں سکھ دینا چاہتا ہے۔۔گھر بنا کر دینا چاہتا ہے" شانتی کماری نم آنکھوں سے اپنے شوہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

غلط راستوں پر چلنے سے مراد پوری ہو بھی گئیں تو اس میں سکون نہیں ہوتا شانتی۔۔ میرا مالک مسلمان بندہ ہے۔۔کہتا ہے میرے پاس گھر ہے۔۔گاڑی ہے۔۔پیسہ

ہے مگر سکون صرف ربّ کے گھر میں ملتا ہے۔۔وہ نظریں جھکائے مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔شانتی خاموشی تھی۔۔

"ربّ کا گھر سے مراد وہ ان کے گھر کے ساتھ ہی بنی چھوٹی سی مسجد ہے۔۔جہاں صرف ایک پنکھا لگا ہوا ہے۔۔شدید گرمی میں بھی وہاں وہ لمبی عبادتیں کرتا ہے۔۔کہتا ہے گرمی کی وجہ سے جسم کی تکلیف میری روح کی تسکین کے آگے کچھ بھی نہیں" کیسو رام اکثر اپنے مالک کا ذکر کیا کرتا تھا۔۔وہ ایک پرہیز گار بندہ تھا۔۔

"شیرا ابھی کو وہ سمجھ کہاں ہے؟اور تو بھی پچھلے کچھ سالوں سے اس مسلمان مالک کے یہاں کام کرتا ہے۔۔اس سے پہلے تجھے بھی تو ایسی باتوں کا علم نہیں تھا" شانتی کماری شیرا کی طرف داری کر رہی تھی۔۔

"مگر شیرا کو تو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا سیکھایا ہے نا؟پھر کیوں اس کا ضمیر اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ غلط کام کو بھی وہ صحیح کہتا اور سمجھتا ہے؟کون دیتا ہے پچاس ہزار

روپے صرف کپاس پہنچانے کے؟تو ہی بتا مجھے کیسے یقین کروں۔۔وہ مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا"کیسورام افسوس سے کہتے ہوئے رومال سر سے اتار کر چارپائی کے سرہانے رکھ کر لیٹ گیا۔۔

شانتی چپ رہی۔۔اسے یہ بات معلوم نہیں تھی۔۔پچاس ہزار روپے؟واقعی ہی اتنے پیسے وہ بھی صرف ایک دن کے کام کے حساب سے۔۔کون دیتا ہے بھلا۔۔ کچھ تو غلط تھا۔۔پڑوس کی سندھیا ہری چند بھی کہہ رہی تھی اس نے شیرا کو کسی گاڑی میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی شیرا نے چہرہ چھپالیا مگر کیوں؟شانتی کماری خاموش نظروں سے کیسورام کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔

کیا کچھ غلط ہو رہا ہے؟کیا شیرا کچھ چھپا رہا ہے"شانتی کماری کی بے چینی بڑھ گئی۔۔

میرا شیر اکچھ غلط نہیں کرے گا۔۔مجھے یقین ہے "دل ہی دل میں خود کو تسلی دیتے ہوئے وہ اٹھ کر گھڑے سے پانی نکال کر پینے لگی۔۔

مگر دل پر ایک بوجھ سا بن گیا تھا۔۔اب وہ بس شام کا انتظار کر رہی تھی۔۔شیر اکے گھر واپس آنے کا وقت۔۔وہ اس سے ضرور پوچھے گی۔۔شیر اکو وہ کسی غلط کام میں ملوث نہیں ہونے دے گی۔۔

****

**

شام کے سائے آنگن پر پھیل چکے تھے۔۔گھر میں لگی لالٹین جل اٹھی تھیں۔۔ آنگن پر بچھی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر وہ دونوں لڈو گیم کھیل رہی تھیں۔۔علیزے بار بار اس کی گوٹ کو واپس گھر بٹھا دیتی تھی۔۔شانزے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنی اگلی باری کھیل رہی تھی۔۔سازین کیچن میں کھڑی ہوئی ان دونوں کو گاہے

بگا ہے دیکھ رہی تھیں۔۔شیری حال میں کارپٹ پر بیٹھا ایک کینوس بورڈ پر سورہ رحمٰن کی آیت کی خوبصورت کیلیگرافی کر رہا تھا۔۔آج شام ہی شایان علی کے ساتھ وہ باقی کے سامان مارکیٹ سے لے کر آ گیا تھا۔۔

شیری "اسے پکارتے ہوئے اسد اللہ صاحب حال میں داخل ہوئے۔۔شیری بیٹھ " دیئے بیٹھا تھا۔۔

جی بابا "شیری پینٹنگ برش ہاتھ میں تھامے گردن موڑ کر اپنے والد کو دیکھ رہا" تھا۔۔

کیا بنایا جا رہا ہے ؟اسد اللہ صاحب مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ وہیں بیٹھ " گئے۔۔

یہ دیکھیں بابا !قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ خود میں کتنی خوبصورتی رکھتی ہے "" کہتے ہوئے وہ کینوس بورڈ اسد اللہ صاحب کے سامنے کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

بابا! کینوس بورڈ پر اس آیت کو لکھنے کے دوران مجھے احساس ہوا کہ ہمارا ربّ ہم" سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہے کہ وہ مہربان رب کتنی نعمتوں کا نزول فرماتا ہے مگر کبھی اپنے بندوں پر احسان نہیں جتایا۔۔شیری عاجزانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ہمارا ربّ ہمیں کتنا کچھ دیتا ہے مگر لوگ پھر بھی ناشکری کرتے ہیں۔۔اس کے باوجود عطائے خداوندی نے کبھی رزق کا راستہ بند نہیں کیا۔۔اتنی محبت اللہ تعالی کے سوا بیشک کوئی کر ہی نہیں سکتا"شیری نم آنکھوں سے کہتے ہوئے کینوس پر لکھی سورہ رحمٰن کی آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔

بیشک "تم نے یہ بہت خوبصورت بنایا ہے شیری۔۔بیشک قرآن پاک کا ایک" ایک لفظ سچا ہے۔۔ہمارا ربّ بہت رحیم ہے"نرمی سے مسکراتے ہوئے شیری کو دیکھا۔۔

اگر یہ کمل ہو گئی ہے تو کچھ دیر آرام کر لو کیونکہ جب سے آئے ہو اس پر کام کر "
رہے ہو "اسد اللہ صاحب اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

جی بابا! بس رکھنے لگا تھا "شیری نے مسکراتے ہوئے اس کینوس بورڈ کو اسٹینڈ پر "
لگا دیا کیونکہ اس کا پینٹ ابھی تک گیلا تھا۔۔

چلو شاباش پھر باہر آجاؤ "کہتے ہوئے اسد اللہ صاحب حال سے باہر آ گئے۔۔"

بابا! یہاں آئیں اور دیکھیں۔۔شانزے گیم درمیان میں ہی چھوڑ کر جا رہی ہے """
علیزے چارپائی سے اترتے ہوئے انہیں مخاطب کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی اب کیا ہو گیا؟ شانزے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔"

شانزے کہہ رہی ہے کہ میری گوٹ ناں کھائیں۔۔ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔گیم "
میں تو گوٹ آؤٹ ہوتی ہیں نا "علیزے اسد اللہ صاحب کے بازو سے لگی کھڑی
ہوئی تھی جبکہ شانزے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔

اتنے میں شیری حال سے باہر نکل آیا اور واش بیسن میں ہاتھ دھوتے ہوئے ان کی نوک جھونک سن رہا تھا۔۔یہ نوک جھونک تو شاہ ہاؤس آئے روز چلتی رہتی ہے۔۔

چلو آؤ ہم مل کر کھیلتے ہیں" شانزے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو منہ کھولنے کا نام" ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

شانزے! بیٹا آؤ چلو اپنی باری کھیلو" اسد اللہ صاحب اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے" کہہ رہے تھے۔۔

مگر میری گوٹ کوئی ناں کھائے۔۔ورنہ میں نہیں کھیلتی کسی سے اب" شانزے" منہ بسورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ مسکرا کر کہتے ہوئے شانزے کو دیکھا۔۔شیری بھی مسکراتے" ہوئے ان کی جانب آیا اور علیزے کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور اگر علیزے کی کوئی گوٹ کھائے گا تو میں اس کی گوٹ گھر بٹھادوں گا" شیری" مسکراتے ہوئے کہتے علیزے کو دیکھ رہا تھا۔۔علیزے کو بھائی کی فل سپورٹ حاصل تھی۔۔

شیری بھائی! دیٹس نوٹ فیئر "آپ پارٹی بدل گئے" شانزے خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔

اگر کھیل کھیلنا ہے تو ایمان داری سے کھیلا جائے۔۔یہ کیا بات ہوئی بھلا کہ میری" کوئی گوٹ آؤٹ ناں کرے" شیری سنجیدگی سے علیزے کی باری کھیلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! اور جو لوگ بے ایمانی کرتے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ یا پھر جو لوگ" اپنی آسانی میں دوسروں کا نقصان کرتے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ اسد اللہ صاحب پوچھ رہے تھے۔۔

پھر وہ لوگ جیت کر بھی ہار جاتے ہیں۔۔وہ بھلے کوئی حکمران ہو یا کوئی عہدے دار وہ اللہ تعالی کی نظر میں ہار جاتا ہے۔۔دنیا ان کی ہو جائے تو ان کی آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔۔بے ایمانی میں وہ اپنی آخرت ہار جاتا ہے۔۔بے ایمانی ہمیں اپنے ربّ سے دور کر دیتی ہے" شیری گوٹ چلاتے ہوئے سنجیدگی سے شانزے کو دیکھ رہا تھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

افسوس پھر کیا فائدہ ایسی جیت کا۔۔جو اللہ تعالیٰ سے دور کر دے۔۔ہر کھیل ایمان" داری سے کھیلو اور پھر نتیجہ اپنے ربّ کے زمہ چھوڑ دو۔۔چاہے وہ سیاست ہو، اقتدار ہو یا پھر گھر میں کھیلا جانے والا لڈو۔۔اللہ تعالی ایمان دار کو بہترین اجر سے نوازتا ہے۔۔میں صحیح کہہ رہا ہوں؟ اسد اللہ صاحب شانزے سے پوچھ رہے تھے۔۔

ہاں جی بابا" شانزے معصومیت سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

سوری عزو آپی "میں گیم میں ایمانداری دکھاؤں گی" شانزے مدھم آواز میں " کہتے ہوئے علیزے کو دیکھ رہی تھی۔۔

کوئی بات نہیں "علیزے اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے اس کے گلے لگ " گئی۔۔ایک تو یہ بہنوں کا پیار۔۔

اسد اللہ صاحب علیزے کی گوٹ گھر بٹھا رہے تھے جبکہ شانزے منہ پر ہاتھ دیئے ہنس رہی تھی کیونکہ وہ علیزے کی پہلی گوٹ تھی جو آؤٹ ہو گئی تھی۔۔سازین کیچن کے دروازے پر کھڑی ساری گفتگو سن رہی تھی۔۔شیری مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کتنی آسانی سے ہم بچوں کو مثبت بدلاؤ کی طرف لا سکتے ہیں۔۔بس تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ صحیح اور غلط کے فرق کو سمجھانا اتنا مشکل امر نہیں جتنا لگتا ہے۔۔بچوں کو ڈانٹے بغیر بھی صحیح بات سمجھائی جا سکتی ہے۔۔

ہمارے کہے الفاظ شہد بھی ہوتے ہیں اور زہر بھی۔۔یہ ہم پر منحصر کرتا ہے ہم کیا چنتے ہیں مگر ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ الفاظ کبھی ختم نہیں ہوتے۔۔حساب کی کتاب میں ادا ہوئے تمام الفاظ لکھ دیئے جاتے ہیں اور اپنا حساب آسان بنانا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے۔۔بہتر الفاظ کے چناؤ سے"

****

**

اسٹڈی روم میں داخل ہوتے ہی وہ نظر آ گئے۔۔اپنی اسٹڈی ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا وہ شخص اس کی آمد سے بخوبی واقف تھا مگر وہ خود کو لاعلم ظاہر کرتے ہوئے اپنے کام میں مصروف رہا۔۔وہ چلتے ہوئے ان کے سر پر آن کھڑا ہو گیا۔۔

"ایکس کیوزمی مسٹر عدیل ملک صاحب! صائم ٹیبل نوک کرتے ہوئے انہیں مخاطب کر رہا تھا۔۔

جی مسٹر بیرسٹر صاحب! سوالیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ اسے دیکھ رہے تھے۔۔"

آپ کی روٹین خراب ہو گئی ہے۔۔کام اور آرام کے درمیان آپ پینڈولیم بنے" ہوئے ہیں۔۔کیا آپ مجھے وضاحت پیش کریں گے اس مصروفیت کی؟ صائم دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا تھا۔۔

نہیں" عدیل ملک صاحب نے یک لفظی جواب دے کر اسے دیکھا۔۔۔"

بابا" صائم ہنس دیا۔۔چلیں آئیں شام کی چائے مل کر پیتے ہیں۔۔صائم مسکراتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میری نورے ہوتی تو میں ضرور آتا مگر خیر ہے" عدیل ملک صاحب ڈرامائی انداز" اپنائے کچھ ڈھکے چھپے انداز میں اپنی بات کہہ رہے تھے۔۔

آپ کی نورے مانتی ہی نہیں۔۔میں تو تیار ہوں۔۔اپنی نورے کو آپ خود تیار" کریں" صائم صاف گوئی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

سکینہ بھی مان گئی ہے۔۔نورے ہی نہیں مانتی بس۔۔اور زبردستی کے تو ہم" قائل نہیں۔۔کیا کریں؟عدیل ملک صاحب بیچاریت سے کہہ رہے تھے۔۔

امے بس شانی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔اگلے سال شانی کو میں اسلام آباد" یونیورسٹی بھیج دوں گا۔۔بس پھر کروالیں گے رخصتی۔۔امے کی بھی کچھ فکر کم ہو جائے گی۔۔پھپھو کو تو ہم ویسے ہی اپنے پاس ہی لے آئیں گے۔۔مسئلہ صرف شانی کا ہے۔۔نجانے کیسے وہ اتنی دور رہے گا"صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے نظریں سامنے دیوار پر مرکوز کیے بول رہا تھا۔۔

آج اگر سمیع ہوتا تو شاید حالات مختلف ہوتے۔۔جو خلا ہماری زندگی میں وہ چھوڑ" کر چلا گیا ہے وہ کسی کے وجود سے مکمل نہیں ہوا۔۔کوئی اس کا ثانی نہیں"عدیل ملک صاحب اپنے سب سے بہترین دوست کو یاد کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے تھے۔۔

!ماضی

دہلیز پر بنی سیڑھیوں پر بیٹھی وہ کم عمر لڑکی گھٹنوں میں سر دیئے ہوئے تھی۔۔شاید بے آواز رو رہی تھی۔۔آس پاس کوئی ناں تھا۔۔سارے لان ایریا میں اندھیرا چھایا ہوا تھا بس لالٹین کی وجہ سے صرف وہ جگہ نیم روشن تھی۔۔وہ دھیمے قدموں چل کر اس کے ساتھ والی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور گردن موڑ کر اسے دیکھا جو رخ پھیر کر خاموش آنسوں بہا رہی تھی۔۔ہچکیوں کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔۔

نورے! عدیل ملک صاحب نرمی سے اسے مخاطب کر رہے تھے۔۔ام نور سر" گھٹنوں پر رکھے ان کی جانب رخ پھیر کر دیکھنے لگی۔۔رونے سے آنکھیں سرخ متورم ہو گئی تھیں۔۔عدیل ملک صاحب کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبا دیا ہو۔۔

میرا بچہ "عدیل صاحب اپنا مضبوط بازو اس کے گرد پھیلائے اسے تحفظ کا احساس" دلا رہے تھے۔۔ام نور کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔۔اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

کیا حالت بنالی ہے۔۔اتنی پیاری آنکھوں کو اتنی تکلیف کیوں دی "محبت سے کہتے" ہوئے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے ام نور کی آنکھوں کو صاف کیا۔۔

بابا "وہ چلے گئے۔۔ہمیشہ کے لیے چلے گئے مجھے چھوڑ کر "ام نور ہچکیوں کے" درمیان بولی۔۔

نہیں نورے! سمیع کہیں نہیں گیا۔۔وہ یہاں موجود ہے۔۔نورے کے دل" میں۔۔سب سے اونچے مقام پر "عدیل صاحب نے نرمی سے کہتے ہوئے ام نور کے دل کی جانب اشارہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارے رونے سے اسے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔وہ چاہتے ہیں ان کی ام نور" ایسے ناں روئے۔۔کیا تم اپنے بابا کو ایسے رو کر تکلیف دو گی؟عدیل ملک صاحب اس کے آنسوں پونچھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔ام نور نفی میں سر ہلاتے ہوئے منع کر رہی تھی۔۔

مگر تکلیف ہی ایسی تھی کہ آنکھیں انکاری تھیں۔۔آنسوؤں کا ریلا خود بخود بہہ نکلتا تھا۔۔اس پر چاہ کر بھی وہ اختیار نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔

اب میری نورے میرے ساتھ رہے گی۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔سمیع تمہاری زمہ" داری مجھے سونپ کر گیا ہے۔۔تو اب سے نورے میری سب سے پیاری بیٹی بن کر رہے گی۔۔صائم سے بھی زیادہ۔۔میری فیورٹ تو صرف نورے ہے"عدیل صاحب ام نور کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اسے بتا رہے تھے کہ وہ اب سے

www.novelsclubb.com

ان کی ہے ویسے ہی جیسے سمیع اللہ صاحب کی تھی۔۔ام نور نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

ماموں جان! آپ بابا کی طرح مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔نورے آپ سے " بہت پیار کرتی ہے۔۔ بابا بھی کہتے تھے میں ان کی فیورٹ ہوں مگر وہ چلے گئے "ام نور کہتے ہوئے عدیل ملک صاحب کے سینے سے لگ گئی۔۔

کبھی نہیں نورے "ہمیشہ اپنی نورے کے ساتھ رہوں گا "عدیل ملک صاحب نم " لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔ محبت سے اس کا سر سہلا رہے تھے۔۔ تحفظ کا احساس دلا رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

گھر کے اندر دیوار کے ساتھ اوڑھ لگائے کھڑا وہ کم عمر لڑکا ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔۔آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے بوٹ پر گرا۔۔آج ان لوگوں کی زندگی سے وہ انسان خالی ہاتھ نہیں گیا تھا بلکہ وہ ان کے جسموں سے ایک ایک حصہ اپنے

ساتھ لے گیا تھا۔۔ تبھی تو یہ تکلیف نا ختم ہونے والا مرض بن کر ان کی زندگیوں سے جڑ گئی تھی۔۔

صائم دیوار سے لگتے ہوئے آنکھیں بند کیے بس اس وقت سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔ وہ پہلی بار خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔ وہ ام نور کو خود سنبھالنے کے لیے نہیں گیا۔۔ دونوں کم عمر تھے۔۔ وہ جا ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ ام نور کو روتا ہوا شاید وہ دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔ سب ایک ہی تکلیف سے گزر رہے تھے۔۔ ایک ٹوٹا ہوا انسان دوسرے ٹوٹے ہوئے انسان کو نہیں سنبھال سکتا۔۔ ضرورت ایک مضبوط فریق کی تھی اور اس وقت وہ عدیل ملک صاحب تھے۔۔ عمر میں بڑے تھے وہ سنبھال سکتے ہیں۔۔

!حال

اتنی کم عمری سے وہ سمجھدار بہن بن کر شایان علی کی ساری زمہ داریاں اپنے سر" لے چکی تھی۔۔ سمیع دنیا کے خوش قسمت ترین لوگوں میں سے تھا۔۔نورے جیسا قیمتی نگینہ اس کی بیٹی کی صورت اس کی زندگی میں بھیجا گیا"عدیل ملک صاحب نم لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔

سمیع اللہ چاچو کے بعد وہ مقام آپ کو ملا ہے۔۔امے جو محبت آپ سے کرتی ہے" اس کا بھی کوئی مول نہیں بابا"صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

بیشک "وہ میری نورے جو ہے۔۔میری فیورٹ "عدیل ملک صاحب مسکراتے" ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔صائم مسکرا دیا۔۔

چلیں بھئی ورنہ پھر میری بیگم نے غصہ ہو جانا ہے۔۔کیا بھروسہ پھر چائے ہی" ناں ملے "عدیل ملک صاحب ہنستے ہوئے کہتے آگے بڑھ گئے۔۔صائم مسکراتے

www.novelsclubb.com

ہوئے سر جھٹک کر ہوئے ان کے پیچھے ہو لیا۔۔جانتا تھا مزید اس موضوع پر بات صرف تکلیف دہ دے گی۔۔مرد شاید اس طرح درد چھپا جاتے ہیں۔۔

"تکلیف دہ ماضی کو یاد کرنے سے صرف تکلیف بڑھتی ہے۔۔بعض اوقات کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتیں۔۔ویسے تو انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔اگر ماضی کی تکلیف دہ یادوں کو ذہن سے کھرچ کر نکالنے کی طاقت انسان کے پاس ہوتی تو وہ یقیناً اس طاقت کا استعمال ضرور کرتا"

****

www.novelsclubb.com

**

دن سے رات ہو گئی مگر اس کا کچھ اتا پتا ہی نہیں تھا۔۔بے چین ہو کر یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔اس کے کچھ دوستوں کو بھیجا تھا اسے ڈھونڈنے کے لیے مگر وہ سب بھی مایوسی سے واپس لوٹ آئے تھے۔۔ماں کا دل

بوجھل ہو گیا تھا۔۔اولاد نجانے کیوں کبھی کبھی اتنی بے حسی کا مظاہرہ کرتی ہے۔۔

شانتی کماری ہائی وے کی سڑک پر جا کر کھڑی ہو گئی تھی کہ شاید وہ شرمندگی کے باعث گھر نہیں آنا چاہتا اسی لیے یہیں کہیں بیٹھ گیا ہو مگر اس کی نم آنکھیں اداسی کی داستان سنا رہی تھیں کیونکہ شیرا کہیں نہیں تھا۔۔

شانتی! بس کر دے۔۔پیروں میں چھالے پڑ جائیں گے "شانتی کماری کی بڑی بہن مینو فکرمندی سے اسے مخاطب کر رہی تھی۔۔

دیدی! شیرا نہیں آیا۔۔میرا بچہ نجانے کہاں ہو گا؟ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے """ شانتی کماری کہتے ہوئے نم آنکھوں سے اپنی بڑی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔

تیرے یوں ٹہلنے سے خود کو تکلیف دینے سے وہ واپس نہیں آئے گا۔۔جب اسے " آنا ہو گا تا وہ خود آ جائے گا۔۔یہ لڑکا اپنی من مرضی کرتا پھرتا ہے۔۔چل گھر چلتے ہیں "مینو اس کے بازو سے پکڑ کر ساتھ لے جانے لگی۔۔

اوپر والے! میرے بچے کی حفاظت کرنا۔۔میرا شیرا ابھی ناسمجھ ہے" شانتی"
کماری چلتے ہوئے زیر زبان اپنے بیٹے کی خیریت کی دعا کر رہی تھی۔۔وہ بار بار
گردن موڑ کر اپنے پیچھے دیکھ رہی تھی کہ شاید اب شیرا کہیں نظر آجائے گا۔۔ماں
تھی نا۔۔مگر اس وقت نہایت بے بس ہو گئی تھی۔۔

سمندر میں رات کے اس پہر بہت ساری کشتیاں سفر کر رہی تھیں۔۔شیرا کیسو رام
بھی اس وقت ایک کشتی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔۔بڑے
بحری جہاز سے اتر کر اب وہ ایک بڑی کشتی پر سوار تھا۔۔مائی کی یاد آرہی تھی۔۔
بیگ پر گرفت سخت کیے وہ دور جاتی روشنی کو دیکھ رہا تھا۔۔شہر کی روشنی جہاں اس
کا بھی ایک گھر تھا۔۔ماں باپ تھے۔۔مگر وہ طے کر چکا تھا اس ڈیل کے بعد وہ کوئی
ایسا جان جوکھوں والا کام نہیں کرے گا۔۔ماں باپ سے دور جانے کا تو سوچ بھی
نہیں سکتا اگر بڑا آدمی بننا چاہتا ہے تو کچھ تکلیف تو سہن کرنی ہو گی۔۔

مائی! میں بہت جلد لوٹ آؤں گا۔۔بہت جلد "شیر ادل ہی دل میں ماں سے" مخاطب ہوا تھا۔۔

کشتی میں سوار باقی لوگ اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ وہ سب سے الگ بیٹھا ہوا تھا۔۔ہوا کے جھونکے وقفے وقفے سے اس کے وجود سے ٹکرا جاتے تھے مگر اس سے شیر اکی بے چینی مزید بڑھ رہی تھی۔۔بس کسی طرح یہ ڈیل ہو جائے تو وہ دوبارہ اتنی دور نہیں جائے گا۔۔

مگر ایک شخص کی سیاہ رنگ آنکھیں شیر اپر سخت پہرا لگائے بیٹھی تھیں۔۔شیر ا اگر غائب دماغی کے زیر اثر ناں ہوتا تو ضرور ان آنکھوں کی حدت کو محسوس کر لیتا مگر افسوس وہ بھول گیا تھا کہ کام کے دوران جزبات قابو میں رکھنے ہیں۔۔میر علی نے پہلے ہی دن اسے سمجھایا تھا۔۔اس کی یہی غائب دماغی اس کے لیے مسلہ بن سکتی ہے۔۔

****

**

برآمدے کی ایک لائٹ جل رہی تھی جبکہ وہ ایک لالٹین ٹیبل پر رکھ کر نیچے زمین پر بیٹھی ہارڈ پیپر کینچی کی مدد سے کاٹ رہی تھی۔۔شاید کوئی گریٹنگ کارڈ بنا رہی تھی۔۔شایان علی اس کے پاس ہی لیٹا ہوا تھا۔۔ویسے تو مدد کرنے کی نیت سے آیا تھا مگر افسوس اس کی سستی اور کاہلی ختم ہو تو ہی کوئی کام کرے۔۔وہ مسلسل فون پر لگا ہوا تھا۔۔ام نور گاہے بگاہے اس کی جانب دیکھ لیتی تھی مگر افسوس سے سر جھٹک کر نظر انداز کر دیتی۔۔وہ بھی پریشان تھی کہ گھڑی گھڑی اس کے ایسے کاموں پر آخر کتنی ڈانٹ لگائے۔۔اس کا بچپنا تھا اور پھر سب کا لاڈلا بھی۔۔

آپی! شایان علی وہیں لیٹے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

ہمم "ام نور مصروف سے انداز میں بس اتنا ہی کہہ پائی۔۔شایان علی موبائل فون ٹیبل پر رکھ کر اس کی جانب آیا اور اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔۔

آپی سنیں نا! شایان علی مدھم سی آواز میں پھر اسے مخاطب کر رہا تھا۔لہجہ ذرا سا" دکھی بنائے ہوئے تھا۔۔افف اس کے ڈرامے۔۔ام نور سب سمجھتی تھی۔۔

کیا ہوا شانی؟ام نور سنجیدگی سے کہتے ہوئے کینچی سائیڈ پر رکھ رہی تھی۔۔ورنہ" شایان علی ایسی چیزوں سے بھی کھیلنے لگ جاتا ہے۔۔

مجھے کچھ چاہیے ہے۔۔دلا دیں گی؟اماں نے کہا کہ پہلے آپ سے پوچھ لوں۔۔" آپ کی اجازت کے بغیر ممکن نہیں" شایان علی سر جھکائے بول رہا تھا۔۔

اچھا بھئی کیا لینا ہے شانی؟اگر تمہیں اس کی ضرورت ہے تو میں منع تھوڑی" کروں گی" ام نور مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ضرورت؟شایان علی ہونٹ کاٹنے لگا۔۔ضرورت ہی تو ہے نا۔۔آپ پہلے وعدہ" کریں منع نہیں کریں گی"شایان علی اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

پہلے بتاؤ کیا لینا ہے؟اگر مناسب چیز ہے تو وعدہ کیے بغیر بھی تمہیں لے کر دوں" گی۔۔تم میری زمہ داری ہو شانی۔۔پہلے کبھی منع کیا ہے"ام نور اس کے بال بناتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔اتنا لاڈ پیار تھا تبھی تو وہ ہر وقت لاڈ اٹھواتا تھا۔۔

مجھے بائیک چاہیے ہے"شایان علی ام نور کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

شانی!ام نور خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ابھی تمہیں بائیک کی کوئی ضرورت" نہیں ہے۔۔سترہ سال کی عمر میں تم بائیک چلاؤ گے؟غیر قانونی طور پر۔۔حد کر تے ہو شانی"ام نور ناراض ہو رہی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے بچے آج کل بائیک چلا رہے ہیں۔۔میں پھر بھی ان سے تو کافی بڑا" ہوں"شایان علی نے کیا دلیل پیش کی تھی۔۔

ان کے والدین غیر زمہ داری برتتے ہیں۔۔اور پھر بعض اوقات ان کو جو نقصان اٹھانا پڑتا ہے نا وہ ساری زندگی صرف پچھتاوا بن کر ان کی زندگی میں رہ جاتا ہے۔۔ اور تم جانتے ہو میں کم از کم اٹھارہ برس کی عمر تک تمہیں اس چیز کی اجازت دے سکتی ہوں۔۔اس سے پہلے ہر گز نہیں "ام نور کہتے ہوئے سارا سامان سمیٹنے لگی۔۔

آپی اس کے لیے ایک سال انتظار کرنا پڑے گا۔۔مجھے یہ والی بائیک چاہیے ہے۔۔" مجھے بہت اچھی لگی ہے۔۔یہ ماڈل اگلے سال نہیں ملے گا۔۔پلیز آپی "شایان علی موبائل فون کی اسکرین پر ایک تصویر دکھاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

ڈرائیونگ لائسنس کے لیے تمہیں بالغ ہونا پڑے گا۔۔مطلب اٹھارہ سال کا"" ام نور ٹیبل کی دراز میں کینچی اور باقی کا سامان رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

آپی پلیز "شایان علی روہانسا ہو گیا تھا۔۔"

شانی! میں اس قسم کی کوئی غیر زمہ دارنہ حرکت نہیں کروں گی۔۔اٹھارہ برس" کے ہو جاؤ گے تو میں تمہیں ضرور لے کر دوں گی۔۔ تمہاری ضروریات زندگی کے لیے میں نے سیونگز کی ہیں شانی۔۔وہ صرف تم پر ہی خرچ ہوں گی"ام نورا سے نرمی سے سمجھا رہی تھی۔۔شایان علی کی آنکھوں میں نمی تیرتی نظر آرہی تھی۔۔ کچھ کہے بغیر اپنا موبائل فون اٹھائے خفگی سے دھم دھم کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

ام نور نے آنکھیں بند کرتے ہوئے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔شایان علی کا جب جب دل دکھتا تھا ام نور کو بھی وہی تکلیف محسوس ہوتی تھی مگر صرف اس کا دل رکھنے کے لیے وہ اس کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتی ہے۔۔یا پھر غلط من مانیاں پوری نہیں کر سکتی تھی۔۔وہ ابھی کم عمر ہے۔۔بائیک اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔۔

نوری بیٹا! سیدہ سکینہ نرمی سے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے مخاطب کر رہی تھیں۔۔

"اماں! دیکھیں ناغلط بات پر ضد کرتا ہے۔۔مجھے بھی اچھا نہیں لگتا اس کا دل دکھانا۔کچھ سمجھتا ہی نہیں۔۔ابھی بھی ناراض ہو کر چلا گیا ہے"ام نور نم آنکھوں سے کہتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں نوری۔۔ صبح تک بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔وقتی خفگی ہے۔۔اپنا دل چھوٹا مت کرو"سیدہ سکینہ اس کے چہرے پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے بائیک کے لیے منع کیوں نہیں کیا اسے؟ام نور خفا ہو رہی تھی۔۔

میں نے منع کیا تھا نوری! مگر پھر وہی بات کہ شانی تمہارا زیادہ لاڈلا ہے۔۔وہ تم" سے خود بات کرنا چاہتا تھا" اماں کہتے ہوئے ریکنگ کی جانب دیکھنے لگی جہاں ام نور دیکھ رہی تھی۔۔

شایان وہاں نہیں تھا۔۔ہو گئی رات برباد اب وہ ام نور سے ایسے ہی خفا رہے گا۔۔ام نور سرد آہ بھرتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی ابھی گیا تھا۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔دل بھی بجھ سا گیا تھا اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر۔۔جانتی تھی اس وقت اپنے بیڈ پر اوندھے منہ پڑا ہو گا اور انتظار کر رہا ہو گا کہ وہ آئے گی۔۔سوری کرے گی اور بات مان جائے گی مگر بات ہی تو ماننے والی نہیں تھی۔۔پانی پیتے ہوئے وہ نم آنکھوں کو بھی صاف کر رہی تھی۔۔پتا نہیں کیوں جان سے پیارے لوگ دل دکھا جاتے ہیں۔۔

****

**

طلوعِ آفتاب کے ساتھ کشتیاں اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ گئی تھیں۔۔کشتیاں کنارے لگائے کھڑے ہوئے وہ لوگ اپنے اپنے سامان سنبھال رہے تھے۔۔وہ بھی اپنا بیگ اٹھائے کشتی سے اتر کر خشکی کی جانب چل دیا۔۔یہاں سے وہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھے گا اور وہی کار اسے ڈرگز ڈیلر کے اڈے پر لے کر جائے گی۔۔وہ احتیاط سے بیگ پر گرفت سخت کیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ساری رات جاگنے کے باعث آنکھیں تھکی ہوئی لگ رہی تھیں۔۔تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ کھلی سڑک پر آگیا مگر یہاں کوئی کار نظر نہیں آرہی تھی۔۔متلاشی نظروں سے وہ یہاں سے وہاں دیکھ رہا تھا۔۔انجانے شہر میں وہ یہاں کسی کو جانتا بھی نہیں تھا۔۔ایک خوف اس کے گرد حلقہ بنا رہا تھا۔۔دور سے ایک سیاہ رنگ کی سیاہ شیشوں والی کار آتے

ہوئے نظر آئی۔۔اس کے سامنے کار رک گئی تو وہ پریشان کن نظروں سے اس کار کو دیکھ رہا تھا۔۔

میر علی صمد نے بھیجا ہے؟ وہ کار ڈرائیور ونڈو اسکرین سے اس کی جانب دیکھتے" ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

جی" شیرا نے بیگ پر گرفت سخت کرتے ہوئے جواب دیا۔۔"

آؤ شیرا! کار میں بیٹھو" وہ سیاہ گلاسز لگائے شخص شیرا کے لیے کار ڈور کھول کر" اندر بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ" بغیر تحقیق و تفتیش وہ کار میں بیٹھ گیا۔۔اس کے مطابق سیاہ کار میں بیٹھنا" تھا اور وہ بیٹھ گیا۔۔

کار اسٹارٹ ہوئی اور وہ لوگ آگے بڑھ گئے۔۔اتنے میں ایک دوسری سیاہ رنگ کی کار وہاں پہنچ گئی۔۔کار ڈرائیور حیرانگی سے شیرا کو دیکھ رہا تھا جو غلط کار میں سوار

ہو گیا تھا۔۔موبائل فون پر نمبر ملاتے ہوئے وہ شخص زیر زبان شیرا کو سلواتیں سنا رہا تھا۔۔

ہیلو! میر علی وہ شیرا" وہ آدمی ڈرتے ہوئے جملہ پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

کیا وہ شیرا؟اب بک بھی دو"میر علی صمد کی گرج دار آواز اسپیکر سے ابھری۔۔"

وہ شیرا تو سی بی آئی کی کار میں بیٹھ گیا ہے" کہتے ہوئے پیشانی صاف کی۔۔"

کیا بکواس کر رہے ہو؟تم کہاں مر گئے تھے؟میر علی صمد غصے سے چیخ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

میری گاڑی کا اگلا ٹائر پتا نہیں کیسے پنکچر ہو گیا تھا اور پچھلے دو ٹائر تو مکمل ناکارہ" تھے۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا آخر کس نے کیا؟وہ آدمی اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔۔

میں وہی ٹھیک کروانے گیا ہوا تھا۔۔ممناتے ہوئے کہا۔۔

تم سب ناکارہ ہو۔۔بھاڑ میں جاؤ"میر علی صمد غصے سے فون صوفے پر پٹخ کر پیشانی مسلنے لگا۔۔

کیا ہوا میر علی؟ سہیل خان کھوجتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

شیر اکو سی بی آئی والے پکڑ کر لے گئے ہیں۔۔مجھے اس بے وقوف لڑکے کو اتنا قیمتی مال نہیں دینا چاہیئے تھا"غصے سے کہتے ہوئے ہونٹ بھینچ لیے۔۔

سہیل خان کو انجانی سی خوشی محسوس ہوئی۔۔تو اس کی نامعلوم کال پر سی بی آئی نے یقین کر ہی لیا۔۔بے دھیانی میں وہ زیر لب مسکرا دیا۔۔میر علی کی نظر اس کے مسکراتے چہرے پر پڑی تو غصے سے اس کی جانب آیا اور ایک زوردار طمانچہ اس کے گال پر رسید کیا۔۔

نمک حرام انسان! تمہیں خوشی ہو رہی ہے؟ ہنس رہے ہو۔۔جان نکال لوں گا۔۔دفع ہو جاؤ۔۔شکل گم کرو یہاں سے"میر علی غصے سے چیختے ہوئے اسے دھکا

www.novelsclubb.com

دے کر کمرے سے باہر نکال رہا تھا۔۔گال پر ہاتھ رکھ کر وہ حیرانگی و غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میر میں نے کہا تھا شیر اکو مت بھیجو۔۔مجھے اپنے وجدان پر بس ایسے ہی اتنا یقین" نہیں تھا" سہیل خان بات سنبھالنے لگا۔۔

نکل جاؤ یہاں سے خان۔۔تمہارے وجدان پر لعنت بھیجتا ہوں" کہہ کر اسے" زور سے دھکا دے کر کمرے سے باہر کر دیا۔۔

سہیل خان جانتا تھا کہ میر علی صمد سر پھرا لڑکا ہے۔۔غصے میں اس کا دماغ کام نہیں کرتا۔۔پھر اچانک سے شیر اکے الفاظ اس کے ذہن کے پردوں میں لہرانے لگے۔۔

خاص غلام۔۔عہدہ بڑا اور اوقات؟

میر علی صمد" ریکنگ پر دونوں ہاتھ جمائے غصے سے اس کا نام ادا کیا۔۔اس کا" حساب تو تم دو گے۔۔یہ تو کچھ بھی نہیں۔۔ابھی تو صرف شروعات ہوئی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

میں یہاں تمہارے خاندان کو تباہ کرنے آیا ہوں۔۔اور تباہ کر کے جاؤں گا" غصے سے کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک اور ڈی ایس پی انیس سو لنگی تم دونوں نے یہ بالکل بھی" اچھا نہیں کیا۔۔میں جانتا ہوں تمہارے آدمی میرا پیچھا کرتے ہیں۔۔یہ سب تم دونوں کی ملی بھگت ہے۔۔چھوڑوں گا نہیں۔۔اس نقصان کی بھرپائی تو تم لوگ ضرور کرو گے "میر علی صمد۔غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور صوفے پر بیٹھا زیر زبان بڑبڑا رہا تھا۔۔

کار تقریبا بیس منٹ کی مسافت کے بعد ایک بلڈنگ کے پارکنگ لاٹ میں آکر کھڑی ہو گئی۔۔سارے راستے وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔۔شیرا کو لگا شاید وہ ڈرائیور بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔۔

چلو شیرا" وہ آدمی شیرا کی جانب دیکھتے ہوئے کار سے باہر نکل آیا۔۔شیرا ابھی" دروازہ کھول کر باہر نکل آیا مگر اتنی صاف ستھری جگہ دیکھ کر اسے حیرانگی ہوئی تھی۔۔اس نے اڈے عموماً اتنے صاف ستھرے کہاں دیکھے تھے۔۔یہ تو کچھ عجیب سا تھا۔۔

میرے پیچھے آؤ" کہتے ہوئے وہ آدمی آگے بڑھ گیا۔۔شیرا بیگ تھامے اس کے" پیچھے چلتے ہوئے اس صاف ستھری جگہ کو خوشگوار حیرت سے دیکھتے ہوئے جا رہا تھا۔۔اسے یہ جگہ اچھی لگ رہی تھی۔۔اندر داخل ہوتے ہی عملے کے کچھ لوگ اسے دیکھ کر آگے بڑھ آئے اور ایک شخص اس سے بیگ لینے کے لیے لپکا۔۔شیرا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اسے خفگی سے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے یہ بیگ سفیر خان کو دینے کا حکم دیا گیا ہے۔۔تم مجھ سے یہ بیگ اس طرح" نہیں لے سکتے "شیرا اس شخص کے سپاٹ تاثرات دیکھتے ہوئے پر اعتمادی سے بول رہا تھا۔۔

شیرا کی بات سن کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس شخص نے کوئی موقع دیئے بغیر اس سے وہ بیگ جھپٹ لیا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا عملے کے دوسرے آدمی نے کمال مہارت سے شیرا کے دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب موڑ کر سختی سے کس دیئے اور ہتھکڑی لگا دی۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟شیرا نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔اس کے تو وہم و" گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ ایسا رویہ اختیار کریں گے۔۔

تم سی بی آئی کے افسران سے کیا امید رکھتے ہو؟تمہاری خاطر تواضع کی جائے؟یو" آر انڈر اریسٹ۔۔شیرا کو لگا اس پر کسی نے بم گرا دیا ہو۔۔

ڈر گز سمگلنگ کے جرم میں تمہیں اریسٹ کیا جاتا ہے۔۔ مکمل تفتیش کے بعد تم" جیل بھیج دیئے جاؤ گے۔۔ وہیں کراچی شہر کی جیل میں جہاں سے تم آئے تھے" سخت لہجے میں کہتے ہوئے شیر اکو دیکھا۔۔

شیر اکا تو رنگ اڑ گیا تھا۔۔ یہ سب کیا ہو گیا اس کی سمجھ سے بالا تر تھا۔۔ سیاہ کار میں بیٹھے کا کہا گیا تھا۔۔ اس میں شیر اکہاں غلطی کر بیٹھا؟ عجیب سے خوف نے اسے گھیر لیا تھا۔۔ شیر اکے اندر کا معصوم بچہ ڈر گیا۔۔ ساری بہادری ختم جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔

سنیں سر! میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ مجھے جانے دیں۔۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ اس" میں ڈر گز ہیں۔۔ مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے" شیر ابیگ کی جانب آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے جھوٹ بولنے لگا۔۔

کبیر! اسے اندر لے جاؤ" ایک افسر حکم دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔"

چلو"اس کے ہاتھ سختی سے باندھ دیئے گئے تھے۔۔شیر احیرانگی سے اس شخص کو" دیکھ رہا تھا۔۔یہ تو وہی کار ڈرائیور ہے۔۔جس سیاہ کار میں بیٹھ کر وہ اس کے ساتھ یہاں آیا تھا۔۔

معتصب! یہاں آؤ یہ ڈرگز چیک کرو"صوفے پر بیٹھ کر وہ افسر اپنے عملے کے" ایک شخص کو مخاطب کر رہا تھا۔۔

اس آدمی نے گلاس ٹیبل پر بیگ رکھ کر اس کی زپ کھول دی۔۔اوپر ڈھیر سارے کپڑے رکھے گئے تھے۔۔بیگ کی تہہ میں خفیہ جگہ بنائی گئی تھی۔۔وہاں لاتعداد ڈرگز کے پیکٹ رکھے ہوئے تھے۔۔ایک ایک پیکٹ کو احتیاط سے باہر نکال کر وہ اس افسر کو دکھا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔جاؤ انہیں احتیاط سے رکھ دو۔۔اور لاک لگا دو"کہتے ہوئے موبائل" فون اٹھا لیا۔۔

اسلام و علیکم ڈی ایس پی انیس سولنگی ! جی لڑکا مل گیا ہے۔۔ڈر گز بھی موصول" ہو چکی ہیں۔۔اپنی ٹیم کے آفیسرز کو گوادر بھیج دو۔۔معاملہ سنگین ہے۔۔ڈر گز بہت مہنگی ہیں۔۔اس کا اصل ٹھکانہ کراچی میں ہے" وہ شخص بارعب آواز میں بات کر رہا تھا۔۔اسپیکر پر انیس سولنگی کی مدھم آواز سنائی دے رہی تھی۔۔وہ کچھ کہہ رہا تھا۔۔

انیس ! مجھے تمہاری ٹیم پر پورا یقین ہے۔۔وہ آدمی بوٹ ہلاتے ہوئے فون کی" دوسری جانب اسے سن رہا تھا۔۔

اوکے ! آئی وانٹ ماسٹر مائنڈ میر ثاقب خلیل۔۔ایز سون ایز پوسیبل "اثبات میں" سر ہلاتے ہوئے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

****

**

کراچی شہر کے تعلیمی اداروں میں بھی بلا کی رونق لگی ہوئی تھی۔۔جہاں پڑھائی زور وشور سے جاری تھی۔۔اسپورٹس ویک اینڈ شروع ہو چکا تھا مگر اسے کسی کھیل میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔ویسے ہی صبح سے موڈ آف تھا۔۔گھر سے ناراضگی لیے روانہ ہوا تھا۔۔وہ عجلت میں چلتے ہوئے یہاں وہاں نظر دوڑاتے ہوئے شیری کو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ تھا کہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوٹس فولڈ کرتے ہوئے وہ خود ہی خفگی سے بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا کہ پیچھے سے کسی نے اسے پکارا تھا۔۔

"شایان بھائی! وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آیا تھا۔۔

"ارے رمیز صاحب! بھئی کیا ہوا؟ کیا تم نے دوڑ میں حصہ لیا ہوا ہے جو اتنی تیز رفتار سے بھاگ رہے ہو؟ شایان دوستانہ انداز میں ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔اپنا موڈ آف ہونے کے باعث وہ دوسروں کا موڈ خراب نہیں کرتا تھا۔۔

شانی بھائی! وہ شیری بھائی کے ساتھ" ہانپتے ہوئے کہتے وہ سانس لینے کو رک" گیا۔۔بھاگنے سے تنفس پھول گیا تھا۔۔

تو نے شیری کو دیکھا؟ کہاں ہے؟ مجھے کب سے مل نہیں رہا۔۔اس کے نوٹس" میرے پاس ہیں" شایان عام سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

وہ شیری بھائی سے ظفر مرید لڑائی کرنے گیا ہے۔۔ کہہ رہا تھا آج تو اس کی جان" نکال کر دم لوں گا" وہ ڈرتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ اس کی بات سنتے شایان کی نسیں تن گئی تھیں۔۔

کدھر ہے شیری؟ آج تو ظفر مرید میرے ہاتھ سے جائے گا" بیگ ایک طرف" رکھی کرسی پر اچھال دیا۔۔

شیری بھائی؟ وہ تو پلے گراؤنڈ میں ہیں اور ظفر بھی وہیں گیا ہوا ہے" کہتے ہوئے" وہ شایان کے پیچھے بھاگا تھا کیونکہ اس کی بات سنتے ہی وہ دوڑ لگا چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھ ظفر! میں لڑائی کرنے والوں میں سے نہیں۔۔تو نے غلط کام کیا تھا اور رمیز" امان اللہ کا تیری شکایت لگانا کسی طور سے غلط نہیں" پلے گراؤنڈ میں وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے ہوئے تھے جبکہ اہانت سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ شیری کو گھور رہا تھا۔۔

کیا کہا تھا تجھ سے؟ مگر تو سدھرے گا نہیں۔۔میرے ساتھ پنگا لیا ہے سزا تو اب" تجھے بھگتنی پڑے گی" کہتے ہوئے شیری کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دھکا دے دیا۔۔شیری اس اچانک حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا اور سنبھلنے کی کوشش کے باوجود وہ پیٹھ کے بل زمین پر گر گیا۔۔

اوئے ظفر کے بچے! آج تیری خیر نہیں" شایان علی دور سے چلاتے ہوئے اس" کی جانب بھاگتے ہوئے آیا تھا۔۔شیری کو گرتے دیکھ کر شانی کو مزید طیش آ گیا۔۔

اس کے پاس پہنچتے ہی شایان نے جوابی حملے میں ظفر کو دھکا دے کر گرا دیا۔ ظفر مرید دھڑام سے زمین بوس ہو گیا۔۔

شانی! پیچھے ہٹ چھوڑ دے "شیری اٹھ کھڑا ہوا اور شایان کو بازو سے کھینچتے" ہوئے پیچھے کیا۔۔

چھوڑ شیری! اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کو دھکا دینے کی۔۔ میں اس کی" جان ناں نکال لوں "شانی بپھرے ہوئے شیر کی طرح اس پر لپکا تھا۔۔

اوے شایان! اس دھکے کا جواب تو تجھے میں اچھے سے دوں گا۔۔ جانتا ہے نا میں" کس کا بیٹا ہوں۔۔ مرید عطاو ڈیرے کا اور مجھے ہاتھ لگانا تیری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہے "نہایت غصے سے کہتے ہوئے اس نے دونوں کے لیے خطرے کی گھنٹی بجائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچھاایسا ہے؟اور تو جانتا ہے میں کس کا بھائی ہوں۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک"
کا۔۔تیرے جیسوں کو تو وہ حوالات میں بند کروا دیتے ہیں۔۔ساری عمر وہیں بیٹھ کر
چکی پیسنا۔۔سمجھا؟شانی بھی جوابی کلامی کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا
تھا۔۔

شانی پیچھے ہو جا یار۔۔دفع کر اسے"شیری مسلسل اسے پیچھے کر رہا تھا۔۔"
دیکھ لوں گا۔۔تم دونوں کو اصلی اوقات دکھا دوں گا۔۔پر نکل آئے ہیں نا۔۔"
دیکھنا اب کیسے تم لوگوں کے پر کاٹتا ہوں"انگلی سے وارننگ دیتے ہوئے ظفر مرید
تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔

چل جا جا"ہم نے بھی بہت دیکھے ہیں تیرے جیسے چھچھوندر"شایان بھی کہاں"
پیچھے رہنے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بس کر دے شانی! کیوں اس کے منہ لگتا ہے؟ شیری فکر مندی سے کہتے ہوئے" اسے بازو سے کھینچ رہا تھا۔۔

دکھا شیری! کہیں تجھے زیادہ لگی تو نہیں؟ شایان اس کا جائزہ لیتے ہوئے فکر مندی" سے پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں بس تھوڑی سی کمر پر لگی۔۔ زیادہ کچھ نہیں ہوا۔۔ میرے بھائی نے مجھے کچھ" ہونے ہی نہیں دیا۔۔ میری ڈھال بن کر حریف کا مقابلہ کیا" شیری ممنوعیت سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں تو ہی بتا مجھے کیا کرتا؟ تو کٹ کھا رہا تھا۔۔ کبھی کبھی بندہ اپنے دفاع کے لیے" ہاتھ پیر چلا لیتا ہے۔۔ لیکن نہیں یہاں بھی شہیر شاہ تبلیغی جماعت کا ایک اہم کا رکن بن کر اس ٹھوس دماغ لڑکے کو لیکچر دے رہا تھا" شایان اس کے کپڑوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے فکر مندی سے جواب دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے سمجھ ہی نہیں آیا یار۔۔اس نے مجھے اچانک سے دھکا دیا تھا"شیری بلا کی"
معصومیت سے جواب دے رہا تھا اور شایان نے بس سرد آہ بھری تھی۔۔

ویسے کیوں لڑ رہا تھا یہ ڈیڑھ فٹ انسان تجھ سے؟شایان علی غصے سے ظفر مرید"
کے قد پر چوٹ کرتے ہوئے شیری سے پوچھ رہا تھا۔۔

کیا یار شانی!شیری کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔"

بد تمیز انسان!تجھے ہنسی کیسے آ رہی ہے؟اس چھٹکے سے مار کھاتے ہوئے مزہ آ رہا تھا"
کیا؟شایان علی نے کہتے ہوئے ایک تھپڑ اس کے شانے پر رسید کر دی۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے اسے کل رمیز امان اللہ کی ریگنگ کرتے ہوئے دیکھا اور میرے کہنے پر"
رمیز نے ہمت کی اور پرنسپل سر سے اس کی شکایت لگا دی ہے۔۔بس وہی غصہ
نکالنے آیا تھا"شیری اپنی سفید شرٹ جھاڑتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

بے مروت انسان" شانی منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولا۔۔انداز تو ایسا تھا کہ " ظفر مرید کو صلواتیں سنا رہا تھا۔۔

چھوڑ نا یار" شیری نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

ہاں تو پھر چھوڑ ہی دیا اسے ورنہ اس کی شکل بگاڑ دیتا۔۔خود کو سمجھتا ہے کیا ہے یہ " ڈیڑھ فٹیا" شایان علی غصے سے ماتھے پر بکھرے ہوئے بال سیٹ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ شانی" شیری ممنوعیت سے کہتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا۔۔"

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔روکھا سوکھا شکریہ میرے لیے تو نا قابل قبول ہے۔۔" چل مجھے کچھ اچھا سا کھلا پلا" شایان اس کی پیٹھ تھپک کر مصنوعی اکڑ دکھاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔پہلے تو مجھ سے وعدہ کر۔۔ کہہ کر ہاتھ آگے بڑھادیا۔۔ہمیشہ میرا" ساتھ دے گا۔۔ بالکل ایک بھائی کی طرح۔۔میری بھرپور حفاظت کرے گا" شیری مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

میں سوچ کر جواب دوں گا۔۔کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پر تھپڑ لگادی۔۔پہلے تو" میرے ساتھ کینٹین چل "کہتے ہوئے شیری کے گلے میں بازو ڈال کر اسے اپنے ساتھ کینٹین لے جانے لگا تھا۔۔

اوئے! سانس لینے دے "شیری ہنستے ہوئے گردن آزاد کروا رہا تھا۔۔"

کینٹین میں سانس لے لینا۔۔دس منٹ سانس نہیں لے گا تو مر تھوڑی جائے گا"" شانی نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس گردن آزاد کر دی۔۔

www.novelsclubb.com

مگر میرے پاس تو اتنے پیسے ہی نہیں۔۔ جتنا تو کھاتا ہے نا اتنے پیسوں کا تو ہم مہینے کا راشن لیتے ہیں اور پھر اتنے پیسے تو میں لاتا ہی نہیں "شیری شریر مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا بیٹا جی! کنجوس انسان "گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔ ابھی دیکھتا ہوں "

"کہتے ہوئے شیری کا بیگ جھپٹ لیا اور کینٹین کی جانب بھاگ نکلا۔۔

شانی! میرا بیگ واپس کر۔۔ رک جا بھوکے "شیری بھی اس کے پیچھے بھاگا۔۔"

آجاؤ کینٹین میں دے دوں گا "شانی بھاگتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہنسی کے خوشگوار قہقہے ہوا میں گونجتے سنائی دے رہے تھے۔۔ ایک آندھی ان کی خوشیوں کی راہ میں گھات لگائے بیٹھی تھی۔۔ شہیر شاہ اور شایان علی اس بات سے بے خبر تھے کہ جس بات کو وہ اتنے ہلکے میں لے رہے تھے وہ کیا وبال بن کر آئے گی۔۔

پرنسپل انور حمٰن خان کے آفس کی کھڑکی کے پاس کھڑا وہ شخص آنکھیں سکیڑے نہایت غصے سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔انہیں ہنستے ہوئے دیکھ کر آگ لگ گئی تھی۔۔

شایان علی! تمہارے بڑے بھائی کو حرجانہ تو دینا ہو گا۔۔ تمہیں برباد ناں کیا تو" میرا نام بھی میر علی صمد ثاقب خلیل نہیں۔۔بہت محبت کرتا ہے ناوہ تم سے۔۔ بیرسٹر صائم عدیل ملک کی دھکتی رگ میرے ہاتھ لگی ہے" کھڑکی سے ذرا نیچے جھک کر دونوں کو دیکھا جو ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔۔

میر علی! پرنسپل انور رحمٰن اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

کیا ہے؟میر علی اس کو گردن موڑ کر دیکھنے لگا۔۔"

آؤ بیٹھو" پرنسپل انور اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔میر علی چلتے ہوئے آیا اور اس" کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

تمہارے بیٹے نے ڈر گزکی مقدار بڑھالی ہے انور۔۔ کیا ہوا؟اولاد ہاتھ سے نکل" گئی ہے کیا؟میر علی تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ابھرے دکھ کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

کام بولو"پرنسپل انور نہایت ضبط کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔"

مجھے شایان علی ولد سمیع اللہ ملک کا پورا ریکارڈ چاہیے ہے۔۔ابھی اور اسی وقت""" میر علی صمد حکم صادر کر رہا تھا۔۔

پرنسپل انور رحمن خان افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ مجبور باپ تھا۔۔اصولاً کسی طالب علم کا ذاتی ریکارڈ باہر نہیں دیا جا سکتا مگر اسے اپنے بیٹے کی جان بہت عزیز تھی۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے حامی بھر لی۔۔ کیوں کہ اور کوئی آپشن بچتا ہی نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

خوشگوار صبح کے ساتھ آج نئے دن کی شروعات ہی خوبصورت ہوئی تھی۔۔ورکرز نہایت احتیاط سے اس کیلیگرافک آرٹ پیس کو دیوار پر چسپاں کر رہے تھے۔۔آج خوبصورت تحفہ اپنے صحیح مقام پر پہنچ ہی گیا تھا۔۔صائم اپنی چیئر پر بیٹھا انہیں ہاتھ کے اشارے سے صحیح سمت بتا رہا تھا اور بار بار احتیاط کرنے کی تلقین کر رہا تھا۔۔

سر! یہ بہت خوبصورت کیلیگرافک آرٹ ہے"سعد غنی مسکراتے ہوئے" تعریف کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

خوبصورت تو ہے۔۔ایک نہایت خوبصورت انسان کی طرف سے بطور تحفہ ملا" ہے۔۔دل سے دیئے گئے تحفے خوبصورت ہی ہوتے ہیں"صائم مسکراتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

سر! مجھے بھی ایسا ہی ایک خوبصورت تحفہ چاہیے ہے" سعد غنی میسنی مسکراہٹ" سے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا جی۔۔ میں نے تمہیں ایسا تحفہ دیا تو تھا۔۔ کچھ وقت پہلے جو میں نے خود" کیلیگراف کیا تھا۔۔ تم نے وہ کہاں کر دیا؟ صائم سوالیہ آئی برو اٹھائے تفتیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

سر! وہ تو میں نے گھر میں لگایا ہوا ہے۔۔ ایک عدد دوسرا بھی بنا کر دیں نا۔۔ پلیز" ۔۔ وہ میں اپنے کیبن میں لگاؤں گا" سعد غنی مسکراتے ہوئے التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے بھئی بنا کر دوں گا" صائم ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ ایک تو" چشمہ لگائے وہ ویسے بھی کارٹون لگتا تھا۔۔ کیوٹ کارٹون۔۔

شکریہ آپ دونوں کا" صائم فریم لگانے والے ورکرز سے مخاطب ہوا۔۔"

سعد غنی! انہیں باہر تک چھوڑ آؤ" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔پیمنٹ وہ" پہلے ہی کر چکا تھا جب اس کیلیگرافک آرٹ کینوس کو گلاس فریم میں سیٹ کروانے کے لیے دیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد سعد غنی پھر دستک دیئے اس کے آفس روم میں داخل ہوا۔۔صائم جو ایک کیس پر کام کر رہا تھا کوفت سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

سر! کچھ کلائنٹس اپنا کیس آپ کے پاس لے کر آئے ہیں۔۔کیا میں انہیں اندر" بھیج دوں؟ سعد غنی اندر داخل ہو گیا اور نہایت فرمابرداری سے کہا۔۔

کیا ان کی کوئی اپائنٹمنٹ نہیں ہے؟ صائم سوالیہ آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آہم سر! وہ کہہ رہے ہیں ہم اپائنٹمنٹ نہیں لیتے ہیں۔۔جہاں مرضی چاہے چلے آتے ہیں۔۔اور کہہ رہے آپ سے ملے بغیر نہیں جائیں گے۔۔کافی اثرورسوخ والے لگتے ہیں" سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

اچھا! صائم کرسی پر پشت ٹکاتے ہوئے نہایت غصے سے سعد غنی کو دیکھ رہا تھا۔۔" میرے آفس میں کوئی بھی ایرا غیرا نتھو خیرا گردی کرتا ہوا آئے گا اور من مانی کرے گا بجائے کہ سیکیورٹی اہلکار بلا کر نہیں رفع دفع کرو تم مجھے ان کے اسٹیٹس بتا رہے ہو" صائم سختی سے کہتے ہوئے پین پٹخ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سر! مجھے لگا پہلے آپ کو مطلع کر دوں" سعد غنی بال کھجاتے ہوئے ازلی انداز میں بول رہا تھا۔۔

منع کر دو انہیں۔۔پہلے اپائنٹمنٹ لیں پھر ملاقات ہو گی" کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو اپنے سامنے کیا۔۔

جی بہتر "سعد غنی مؤدبانہ انداز میں کہتے ہوئے چلا گیا۔۔"

کچھ ہی دیر گزری تھی جب باہر شور برپا ہو گیا۔۔ مختلف لوگوں کی اونچی اونچی آوازیں پورے آفس میں سنائی دے رہی تھیں۔۔ صائم لیپ ٹاپ اسکرین فولڈ کر کے نہایت ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کہ جانب بڑھ گیا۔۔

یہ آپ سب نے کیا تماشا لگا رکھا ہے؟ یہ میرا آفس ہے آپ کا گھر یا مچھلی بازار" نہیں" ویٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی صائم کی گرج دار آواز سنتے ہی وہاں سب ایک دم سے خاموش ہو گئے۔۔ صائم نہایت سنجیدگی سے ان تین ہٹے کٹے مردوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ صائم کے اعصاب تن گئے تھے۔۔ یہ چہرہ وہ اندھیرے میں بھی پہچان سکتا ہے۔۔

سر! یہ لوگ آپ سے ملنے کے لیے بضد ہیں۔۔میں نے منع کیا تو شور برپا کر دیا" ہے" کہتے ہوئے سعد غنی صائم کے پاس آیا۔۔صائم سینے پر بازو لپیٹے ہوئے بغور ان کا جائزہ لے رہا تھا۔۔ایک آدمی چلتے ہوئے صائم کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک! کیسے ہیں آپ؟ بھئی ہمیں تو آپ سے مل کر خوشی" ہوئی" شیطانیت سے مسکرا کر کہتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔

میر ثاقب خلیل! صائم نے آنکھیں سکیڑ کر سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس شخص" کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں۔۔اور اس کے ہاتھ کو مکمل طور سے نظر انداز کر دیا۔۔

تو پھر بیٹھ کر بات کریں" وہ تو صائم کے ایٹیٹوڈ پر اندر ہی اندر تلملا اٹھا تھا مگر کمال" مہارت سے ضبط کا مظاہرہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور یہ آپ کے آفس کی سیکورٹی چیکنگ تو بڑی سخت تھی۔۔میری سیکورٹی گن" اپنے پاس رکھ لی ہے۔۔ذرا خیال رکھیں مہنگی ترین گنز میں سے ایک ہے۔۔شاید ان لوگوں نے اتنی مہنگی گن دیکھی نہیں" تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے اپنے ساتھی کو دیکھا۔۔صائم پیشانی مسلتے ہوئے اس شخص کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔

بے وقوفی کی حد تھی ویسے کوئی ایسے منہ اٹھا کر آ گیا تھا۔۔صائم جانتا تھا کس مقصد کے تحت آیا ہے وہ بھی بغیر کسی تحقیق کے۔۔

سعد غنی! انہیں میرے آفس میں لے کر آؤ۔۔اور ہاں ان کی گنز سیکورٹی گارڈ" کے لاکر میں رکھوا دو۔۔مجھے یقین ہے وہ لوڈڈ گن ہے" صائم کہتے ہوئے ایک نظر اس شخص پر ڈالنا ناں بھولا۔۔

جی سر" کہتے ہوئے میر ثاقب خلیل کو دیکھا جو آنکھیں سکیڑ کر صائم کو گھور رہا" تھا۔۔

صائم چلتے ہوئے اپنے آفس روم میں داخل ہوااور تمام فائلز ٹیبل پر سے سمیٹ کر ایک طرف رکھ دیں اور اپنی چیئر سنبھالتے ہوئے نظریں دروازے پر مرکوز کیں۔۔وہ تینوں چلتے ہوئے صائم کے آفس میں داخل ہوئے۔۔صائم کے اشارے پر دو افراد سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ تیسرا آدمی ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

جی فرمائیں۔۔کیا مدد کر سکتا ہوں" صائم ریوالونگ چیئر پر ہلکے انداز میں جھولتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

سنا ہے آپ اس شہر کے نامور شخصیات میں سے ایک ہیں مگر میری کبھی آپ سے" ملاقات نہیں ہوئی۔۔ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔۔میں نے تو یہ بھی سنا ہے اگر مجھے کبھی کسی بہترین وکیل کی ضرورت ہوئی تو آپ سے بہتر کوئی نہیں۔۔خیر

قسمت کا فیصلہ تھا۔۔آج مل کر آپ کو دیکھ لیا"میر ثاقب خلیل نے تنفر سے مسکراتے ہوئے کہااور صائم کو دیکھا۔۔

شکریہ مگر میں وکیل نہیں۔۔بیرسٹر ہوں۔۔اب مدعے پر آئیں"صائم ہنوز" تیکھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اچھاتو کیا بیرسٹر اور وکیل ایک بات نہیں؟نا سمجھی سے پوچھا۔۔"

میں یہاں آپ کو وکالت کی درجہ بندیاں پڑھانے نہیں بیٹھا۔۔کام کی بات" کریں"صائم پیشانی مسلتے ہوئے بے زاری سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میرے بیٹے پر کیس کر دیا گیا ہے۔۔قتل کا کیس۔۔سولہ سالہ میرا بیٹا کیا بھلا کسی کا" دشمن ہو سکتا ہے؟خیر مقتول کے گھر والے اس پر کیس دائر کر چکے ہیں۔۔اب آپ ایسا کریں کہ یہ کیس اپنے ہاتھ میں لے کر معاملہ رفع دفع کریں"میر ثاقب

خلیل گھمنڈی انداز میں کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔مانو جیسے احسان کر رہے ہوں۔۔

اچھا تو سولہ سالہ لڑکے کا نام؟ صائم سرد تاثرات سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔

میر سفیان ثاقب خلیل "میرا معصوم بیٹا" افسوس سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے" کہا۔۔

اچھا ٹھیک۔۔ قتل کیسے ہوا تھا؟ ایک اور سوال پوچھا گیا۔۔"

www.novelsclubb.com

کار ایکسیڈنٹ سے۔۔وہ آدمی کوئی شدید بہرا تھا۔۔یا پھر اندھا۔۔کار کا ہارن بجایا" جا رہا تھا مگر وہ جناب پھر بھی آگے آگیا اور ٹھوک دی گاڑی" تکبر کی انتہا تھی۔۔ ایک انسانی جان کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔۔

کار کون ڈرائیو کر رہا تھا؟ صائم چبھتی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بتادوں؟ہنس کر پوچھا۔۔صائم نے آئی برو اچکائی جیسے اس کی خباثت بھری ہنسی پسند ناں آئی ہو۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک صاحب!کار میر اسولہ سالہ بیٹا میر سفیان ثاقب خلیل ہی" ڈرائیو کر رہا تھا اور میرے بیٹے نے ہی کار اس بہرے کو ٹھوک دی۔۔مر گیا بیچارہ چچ چچ۔۔خیر زندگی ہی اتنی تھی بس"میر ثاقب خلیل داڑھی کھجاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ آئی سی۔۔مطلب قاتل آپ کا سولہ سالہ بیٹا میر سفیان ثاقب خلیل ہی تھا"" صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

جی۔۔اب آپ کو بات سمجھ آئی۔۔کتنی دیر لگی ایک سادہ سی بات آپ کو" سمجھانے کے لیے۔۔وکیل کیسے بن گئے آپ"تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے

کہا۔۔صائم دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر آگے کو ہوااور افسوس سے میر ثاقب خلیل کو دیکھا۔۔

"مقتول کے گھر والوں کے ساتھ کوئی ڈیکنگ نہیں کی؟ پیسے دے کر معاملہ رفع دفع کر دیتے۔۔بے کار ہی آپ عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں" صائم ڈرامائی انداز میں انجان بن کر ایک سوال کر رہا تھا۔۔

"بیرسٹر صاحب! ہم نے تو دو کروڑ روپے لاگت دینے کی بات بھی کی تھی مگر بڑے ہی کوئی ذلیل قسم کے لوگ ہیں۔۔عدالتی نظام کا سہارا لے کر میرے بیٹے کو پھانسی پر چڑھا دینا چاہتے ہیں۔۔میں ان کو اب اسی عدالت میں زلیل و خوار کروں گا" میر ثاقب خلیل غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔

تو پھر دھمکی دے کر چپ کروا دیتے۔۔بہت اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔۔سنا ہے" آپ اپنے معاملات ایسے سنبھالتے ہیں" صائم مفت مفید مشورہ دیتے ہوئے میر ثاقب خلیل کو سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

پولیس والے لوگ ہیں۔۔دھمکی دینے کا کوئی آپشن ہی نہیں۔۔شہر کے ڈی ایس" پی انیس سو لنگی کی چھپر و چھایا میں ہیں۔۔بڑے عہدے دار اس کے ساتھ ہیں۔۔ ورنہ نامعلوم گلی میں ان کی لاشیں برآمد ہوتیں افسوس" غصے سے نتھنے پھلائے کہتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا۔۔

افسوس صد افسوس" صائم ان کے دکھ میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

بیرسٹر صاحب! یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تحفہ ہے۔۔منع مت کیجئے" گا۔۔رکھ لیں" میر ثاقب خلیل کے ساتھ بیٹھا دوسرا شخص ایک بیگ صائم کی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم سر جھٹک کر ہنس دیا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

افسوس کرے۔۔ہمدردی دکھائے یا غصہ کرے۔۔میر ثاقب ناسمجھی سے صائم کو دیکھنے لگا۔۔

ایک بات تو میں آپ کو بتانا ہی بھول گیا۔۔داڑھی کھجاتے ہوئے کہا۔۔وہ کیا ہے" نا۔۔صائم سسپنس بنا کر کہتے ہوئے ریوالونگ چیئر پر ہلکے سے دائیں اور بائیں جانب جھولنے لگا۔۔مقتول افضل شاہ کے کیس کو میں ہی تو پراسیکیوٹ کروا رہا ہوں" مسکرا کر تپایا۔۔

اور عدالتی کاروائی کا نوٹس میں نے ہی تو بھیجوایا تھا۔۔افسوس آپ کے یہاں کوئی" اچھا سا پڑھا لکھا ملازم نہیں۔۔کہتے ہوئے اس کے آدمیوں کو دیکھا۔۔ورنہ نوٹس پڑھ کر آپ کم از کم یہاں قدناں رکھتے۔۔میری سائن اور میرا چمکتا ہوا نام روشن سیاہی سے لکھا ہوا پڑھ ہی لیتے مگر افسوس صد افسوس" صائم واقعی ہی ان کی کم علمی پر افسوس کر رہا تھا۔۔

کیا کہا؟ خفگی سے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا۔۔اتنی دیر سے تم میرے ساتھ بکواس کر رہے تھے؟میر ثاقب خلیل کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔

"نہیں ثاقب خلیل صاحب بکواس تو تم کر رہے تھے۔۔میں تو صرف سن رہا تھا۔۔یوں کہہ لیں کہ تمہاری بکواس برداشت کر رہا تھا"صائم منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"صائم! کیس واپس لے لو۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔تم مجھے جانتے نہیں"میر ثاقب خلیل دھمکی آمیز لہجے میں بول رہا تھا۔۔

"میر ثاقب خلیل! کیس تو واپس نہیں ہو گا۔۔زیادہ سے زیادہ تم کیا کر سکتے ہو۔۔بگڑی ہوئی اولاد کا مجبور باپ"صائم پین ہاتھ میں گھماتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

اگر کیس واپس نہیں لیا تو پھر بہت برا ہو گا۔۔میر ثاقب خلیل ہونٹ بھینچ کر کہہ رہا تھا۔۔

برا تو تمہارے خاندان کے ساتھ ہو گا۔۔میر سفیان کو کم از کم عمر قید ہو گی اور" زیادہ سے زیادہ پھانسی" صائم اس کے مغرور چہرے پر نظریں گاڑے سخت لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

پچھتاؤ گے صائم" میر ثاقب خلیل غصے سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔"

یہ بیگ اٹھالو۔۔اس میں سے حرام کمائی کی ناقابل برداشت بدبو آرہی ہے" صائم" مصنوعی انداز میں منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے میر ثاقب خلیل کو تپا رہا تھا۔۔میر ثاقب خلیل کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔

حلال کے رکھوالے اکثر نامعلوم گلی میں بوری بند لاش میں برآمد کیے جاتے" ہیں۔۔سنا تو ہو گا؟ میر ثاقب خلیل خباثت سے مسکرا کر کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

حرام کے پوجاری بھی زلیل وخوار ہو کر ایک دن مر ہی جاتے ہیں۔۔خالی ہاتھ" یہاں سے وہاں کا سفر۔۔صائم انگلی سے زمین اور آسمان کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔ افسوس حرام ناں تو یہاں کام آیا اور ناں وہاں کام آئے گا سوسیڈ" صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل کے غصے سے تم واقف نہیں اور اپنی توہین کا بدلہ تو میں ضرور لیتا" ہوں۔۔چھوڑوں گا نہیں" میر ثاقب خلیل کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑ گیا تھا۔۔

جائیں بھئی جائیں۔۔بیٹے کے لیے تو کم از کم پڑھا لکھا وکیل تلاش کریں۔۔میرا" معاملہ بعد میں نپٹا سکتے ہیں" صائم پیشانی مسلتے ہوئے انہیں دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل انگلی سے وارننگ کا اشارہ کرتے ہوئے جا رہا تھا۔۔بس نہیں چل رہا تھا۔۔غصیلی نظروں سے صائم کو گھورتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔

ایک منٹ ذرا رکیں" صائم کے مخاطب کرنے پر وہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔

اپنے آوارہ بیٹے کو باندھ کر رکھیں۔۔انسانی جانیں بہت قیمتی ہوتی ہیں۔۔زیادہ" مشکل کام نہیں۔۔بس بازار سے کوئی اچھے سے برانڈ کا پائیدار کتے کے گلے میں ڈالنے والا پٹا خرید لیں۔۔مفت کا مفید مشورہ دے رہا ہوں" صائم تپا دینے والی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔۔

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ صائم کو بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر صائم تو پہلے ہی اس کے چہرے کی مغروریت دیکھ کر تپ گیا تھا اسی لیے اسے بھی تپا دیا۔۔

کوریڈور سے گزرتے ہوئے میر ثاقب خلیل نے غصے سے بہت کچھ بکتے ہوئے ایک خوبصورت پھول کا گملا اٹھا کر نیچے پھینک دیا۔۔سعد غنی غصے سے اس کی حرکت کو دیکھتے ہوئے صائم کے آفس روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

میر ثاقب خلیل کے کمرے سے باہر جاتے ہی صائم پین ہولڈر سے وہ پین نکال رہا تھا جس میں ایک خفیہ کیمرہ لگا ہوا تھا۔۔پین کی کیپ کھولتے ہی وہاں سے یو ایس بی فلیش ڈرائیو نظر آ رہی تھی۔۔اس پین کو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کرتے ہوئے وہ فائل کھول رہا تھا۔۔ایچ ڈی کوالٹی میں وہ ویڈیو کلپ لیپ ٹاپ اسکرین پر چل رہا تھا۔۔صاف آواز میں میر ثاقب خلیل کا بیان جس میں وہ اپنے بیٹے کے قاتل ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔۔صائم مسکراتے ہوئے وہ ویڈیو کلپ لیپ ٹاپ میں سیو کر رہا تھا۔۔پین نکال کر اسے واپس پین ہولڈر میں رکھ دیا۔۔

اب اگر خود باپ اپنے بیٹے کے قاتل ہونے کی گواہی دے گا تو کون بے وقوف" اس گواہی کو جھٹلائے گا" صائم ریوالوینگ چیئر پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔

سر! سعد غنی فکر مندی سے دھڑام کر کے آفس روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل" ہو گیا۔۔

نوٹ اگین سعد غنی! صائم اس کی غیر اخلاقی حرکت پر خفا نظروں سے اسے دیکھ" رہا تھا۔۔

سوری سر! وہ بد تمیز آدمی ام نور بھابھی کا دیا ہوا پیارا سا گملا توڑ کر چلا گیا" سعد غنی" افسردگی سے بتا رہا تھا۔۔

سر جو مجھے چاہیے تھا ناوہی والا گملا" تو حقیقت میں یہ اس کا ذاتی دکھ تھا۔۔اس کی" نظر تھی اس گملے پر۔۔صائم جانتا تھا کافی دنوں سے سعد غنی کی نظر اس گملے پر تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بد تمیز آدمی۔۔جاہل انسان "میر ثاقب خلیل کو تہہ دل سے کوستے ہوئے صائم" زیر زبان بڑبڑایا۔۔

جی سر! وہ جاہل آدمی دھمکی آمیز جملے کہتا ہوا جا رہا تھا" سعد غنی چشمہ درست" کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

اگنور کرو سعد! سائیکو کیس ہے۔۔ایسے سائیکو کیس تو میری لسٹ میں بھرے" پڑے ہیں" صائم واپس کیس کی فائل کھولتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔سعد غنی حیرت سے اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں ذرا برابر خوف نہیں تھا۔۔سعد غنی تو ویسے بھی صائم کی بہادری کا قائل تھا۔۔فکر مندی سے صائم کو دیکھتے ہوئے وہ آفس روم سے باہر آ گیا۔۔

****

**

پلے گراؤنڈ میں اس وقت طالبات کا ہجوم دیکھنے لائق تھا۔۔اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے تحت اس ہفتے اسپورٹس ویک رکھا گیا تھا۔۔مختلف کھیلوں میں حصہ لینے والے طالبات کو گائیڈ کیا جارہا تھا۔۔ایک طرف رکھے بینچوں پر کچھ اسٹوڈنٹس بیٹھے ہوئے آپس میں محو گفتگو تھے۔۔وہ بھی ایک الگ مگر ذرا فاصلے پر رکھی ہوئی بینچ پر بیٹھا موبائل فون پر نظریں مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔چہرے سے اداسی واضح طور پر نظر آرہی تھی۔۔

شایان علی اسلام و علیکم! وہ اچانک سے نجانے کہاں سے نکل آیا اور دوستانہ انداز میں مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔ہاتھ میں جوس کی بوتل بھی تھی۔۔

وعلیکم السلام! شایان نے موبائل فون بند کرتے ہوئے اسے جیب میں رکھ دیا۔۔"
اس کے اچانک نمودار ہونے سے تو شایان علی کی ذرا دیر کو سانس ہی نکل گئی تھی۔۔

کیا ہوا دوست؟ کچھ اداس سے لگ رہے ہو؟ وہ کھوجتی نظروں سے اسے دیکھ رہا" تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔بس ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔میری کلاس شروع ہونے والی ہے میں" چلتا ہوں" شایان کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

ارے بھئی! رکو تو سہی۔۔کیا ہوا تمہیں۔۔مجھ سے بات کرنے سے منع کیا گیا" ہے؟ میر علی صمد پھرتی سے شایان علی کا ہاتھ پکڑ کر سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں تو۔۔کون منع کرے گا؟ شایان علی ہاتھ چھڑواتے ہوئے جبراً مسکرایا۔۔"

www.novelsclubb.com

اچھا تو پھر مجھے بھی دکھاؤ جو ابھی تم بائیک کی تصاویر دیکھ رہے تھے "شایان علی کو" واپس بینچ پر بٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟ شایان علی بیٹھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

بس پتا لگ ہی گیا۔۔ تصاویر تو دکھاؤ "میر علی صمد کہتے ہوئے اس کے چہرے کو" بغور دیکھ رہا تھا۔۔

شایان علی کے پیچھے آتے وقت اس کے موبائل فون میں وہ تصاویر پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔۔ جانتا تھا میر سفیان کی طرح اس لڑکے کو بھی آئے دن نئی چیزوں کا بھوت سوار ہوتا ہے۔۔ آج کل کے بچے۔۔

میں یہ دیکھ رہا تھا "شایان علی موبائل فون کی اسکرین اس کے سامنے کرتے" ہوئے کچھ تصاویر دکھا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

واہ بھئی تمہاری پسند تو لاجواب ہے۔۔کب لے رہے ہو پھر؟میر علی صمد دوستانہ" انداز میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اٹھارہ سال کا ہو جاؤں گا پھر۔۔ابھی اجازت نہیں ملی۔۔خیر ہے ایک سال کی تو" بات ہے۔۔کر لوں گا انتظار"شایان علی اداس مسکراہٹ سے کہتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔۔

اتنے سے ٹڈے بچے بائیک اڑاتے پھر رہے ہیں اور تم اٹھارہ سال کی عمر کا انتظار کر" رہے ہو؟واہ بھئی واہ کیا قانون صرف شایان علی کے لیے بنایا گیا ہے"میر علی صمد تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

میری فیملی میں سب ایسے ہی ہیں۔۔ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں۔۔قوانین وضوابط" پر چلنے کی ترجیحات رکھتے ہیں۔۔اور میرے بڑے بھائی خود قانون کے رکھوالے

ہیں۔۔ہم احتیاط برتتے ہیں"شایان علی اپنی دلیل کا دفاع کچھ اس طرح پیش کر رہا تھا۔۔

اوہ اچھا صحیح ہے!تمہارا چہرہ دھوپ کے باعث سرخ ہو گیا ہے۔۔یہ لو یہ جوس" پیو۔۔میں نے آتے وقت کینٹین سے لیا تھا۔۔دماغ ٹھنڈا کروں بھئی"میر علی جوس کی بوتل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں شکریہ مگر اس کی ضرورت نہیں۔۔میں ٹھیک ہوں"شایان علی پیشانی" صاف کرتے ہوئے منع کر رہا تھا۔۔

یار!بھائی ہو میرے۔۔پلیز لے لو مجھے اچھا لگے گا"جوس زبردستی اس کے ہاتھ" میں تھما دیا۔۔شایان علی نے ممنوع نگاہ سے اسے دیکھا۔۔

پیو اب ورنہ گرم ہو جائے گا"میر علی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔شایان" علی نے بوتل کھول کر دو گھونٹ اندر۔اتار لیے۔۔

پتا ہے شایان ! میں بن ماں کے پلا بچہ ہوں۔۔ بچپن سے اکیلے رہا ہوں۔۔ وہ جو" کمی تمہاری زندگی میں ہے نا۔۔ باپ کی کمی۔۔ نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ بالکل وہی ماں کی کمی میری زندگی میں بھی ہے "میر علی صمد سرد آہ بھرتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھنے لگا۔۔ شایان اداس نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سمجھ سکتا ہوں تمہاری تکلیف۔۔ جوس پیو۔۔ بات کے درمیان اسے جوس کی" جانب متوجہ کیا۔۔ شایان علی نے ناچاہتے ہوئے بھی گھونٹ بھر لیا۔۔

جانتا ہوں تمہارا بڑا بھائی صائم کون ہے۔۔ سنا ہے کوئی بہت بڑا وکیل ہے۔۔ ایک" عدد ماموں بھی ہیں مگر افسوس وہ تم پر ترس کھا کر تمہیں یتیم جان کر ضروریاتِ زندگی مہیا کر رہے ہوں گے۔۔ ترس بھری نظروں سے شایان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

مگر باپ وہ تو محبت سے اپنی اولاد کے لیے سب کرتا ہے۔۔ان کے خواب پورے کرتا ہے۔۔اور احسان بھی نہیں جتاتا" کہتے ہوئے کن اکھیوں سے شایان علی کو دیکھا۔۔

ضرورتیں خواہشات پوری کرنا مانو جیسے ان کا فرض ہوتا ہے۔۔جوس پیو "میر علی" کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔شایان علی اس کی باتوں سے متفق نہیں تھا مگر نجانے کیوں کوئی جواب ناں بن پایا۔۔

اصل میں تم ان کے محتاج ہو مگر باپ اپنی اولاد کی ساری ضروریات اور خواہشات" محتاجی نہیں بلکہ محبت کی بنا پر پوری کرتا ہے۔۔تم میری بات کا برا مت ماننا شایان مگر باپ ہونا اور باپ جیسا ہونا یہ دو الگ چیزیں ہوتی ہیں۔۔جوس پیو "میر علی قطرہ قطرہ زہریلی کیل ٹھونکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔جو س سائیڈ پر رکھ دیا۔۔میرے ماموں جان ہم سے بہت زیادہ محبت" کرتے ہیں۔۔وہ اور ہوتے ہوں گے محتاج لوگ۔۔ہم سب ایک فیملی ہیں"شایان علی سے برداشت ناں ہوا۔۔ماموں جان کی محبت پر حرف کیسے آنے دے سکتا تھا۔۔

میرے صائم بھائی اس دنیا کے تو کیا بلکہ پوری کائنات میں سب سے اچھے بڑے" بھائی ہیں۔۔ان کا کوئی ثانی نہیں۔۔وہ میرے آئیڈیل ہیں"شایان علی محبت سے اپنے سرپرستوں کا تذکرہ کر رہا تھا۔۔

اچھا واقعی ہی؟تو تمہیں بائیک کیوں نہیں لے کر دے رہے ہیں؟کراچی میں" اتنے سے کل کے پیدا ہوئے بچے بائیک چلاتے ہیں۔۔سڑکوں پر سرے عام قلابازیاں کرتے نظر آتے ہیں۔۔تمہیں بے بی بوائے بنا کر رکھا ہوا ہے ہونہہ"

میر علی ترس کھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی کے سر میں اچانک سے شدید درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔

شایان علی! تم بن باپ کے یتیم بچے ہو۔۔ایک محتاج بچے۔۔یہ حقیقت کبھی" نہیں بدل سکتی" سرد لہجے میں کہا گیا یہ جملہ شایان علی کے دل پر لگا تھا۔۔پیشانی مسلتے ہوئے میر علی صمد کو دیکھا۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔جوس پیو شایان بہتر محسوس کرو گے"" کہتے ہوئے بوتل اس کے منہ کے قریب کر دی۔۔شایان علی نے چند گھونٹ پی کر بوتل منہ سے ہٹا دی۔۔میر علی صمد احتیاطی انداز میں بار بار یہاں سے وہاں لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔شیری نامی مصیبت کے آنے کا بھی ڈر تھا جو اس کا ہر وقت کا باڈی گارڈ بنا پھرتا تھا۔۔

دیکھو شایان ! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔۔ تمہیں اپنا بھائی کہتا ہوں۔۔ وہ لوگ" تمہارے سگے نہیں۔۔ تم پر ترس کھاتے ہیں۔۔ بس میری باتوں پر غور ضرور کرنا۔۔ ٹھیک ہے ؟ میر علی آخری کیل ٹھونکتے ہوئے کہہ کر پیچھے ہوا کیونکہ شہیر شاہ دور سے ہی اسے نظر آ گیا تھا مگر شہیر شاہ کا رخ ان دونوں کی جانب نہیں تھا۔۔

میں چلتا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔ اپنا خیال رکھنا" کہتے ہوئے جوس کی بوتل" اپنے ہاتھ میں تھام لی اور پھرتی دکھاتے ہوئے اس منظر سے غائب ہو گیا۔۔

شایان علی کو اب چکر آنے لگے تھے۔۔ متلی محسوس ہو رہی تھی۔۔ پیشانی مسلتے ہوئے وہ سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سے شیری اس کی جانب تیز قدموں چلتے ہوئے آ رہا تھا۔۔

شانی ! تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ طبیعت ٹھیک ہے ؟ شیری اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے" ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ شایان علی نے کوئی جواب دیئے بغیر اس کے ہاتھ کو پیچھے کر

دیا۔۔بے چینی سے آنکھیں مسلنے لگا۔۔اسے تو اب دو ڈبل چہرے نظر آرہے تھے۔۔

شانی! تجھے کیا ہوا؟شیری اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے نہایت فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

پیچھے کر اپنا ہاتھ مجھے کوفت محسوس ہوتی ہے"شایان علی نے غصے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا تھا۔۔اس کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔شیری اس جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہوا تھا اس کے رویے پر حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شیری! مدھم آواز میں کہا۔۔میرا سر بہت زیادہ درد کر رہا ہے۔۔کچھ کر"شایان نم لہجے میں کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔

کچھ نہیں ہو گا شانی"شیری فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ پانی پی لے "بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر اس کے منہ سے لگائی۔۔کسی چیز کا" اثر زائل ہونے لگا تھا۔۔وہ پوری آنکھیں کھول کر شیری کو دیکھ رہا تھا۔۔شیری اس کی ہتھیلی سہلا رہا تھا۔۔

تو ٹھیک ہے شانی؟دھوپ لگ گئی ہو گی۔۔میں نے تجھے منع بھی کیا تھا اتنا دھوپ" میں مت بیٹھا کر "شیری اسے ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شانی پانی کی بوتل سے چند قطرے منہ پر چھڑک رہا تھا مگر اب بھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی چیز اس کے جسم میں سرایت کر رہی ہو۔۔وہ بار بار پہلو بدل رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پانی پی لے۔۔طبیعت کچھ بحال ہو جائے تو میں تجھے فارمیسی لے کر چلتا ہوں"" شیری اس کے سر پر بخار چیک کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہمم بس ٹھیک ہوں" کہتے ہوئے اپنا سر شیری کے کندھے پر رکھ دیا۔۔شیری" ہولے ہولے اس کا ہاتھ سہلا رہا تھا۔۔

دیوار کی اوڑھ میں چھپ کر کھڑا وہ شخص خباثت سے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ہاتھ میں پکڑی بوتل کو ہوا میں اچھال کر کیچ کیا۔۔

شایان علی! کوکین ڈرگ کی اچھی خاصی مقدار تمہاری بوڈی میں ٹرانسفر کر دی" گئی ہے۔۔تمہارے ذہن میں ڈالے گئے منفی خیالات کو ہوا دینے کے لیے یہ مقدار ابھی ناکافی ہے۔۔ابھی تو بس شروعات ہے۔۔ابھی تو یہ سلسلہ مزید چلے گا" میر علی صمد ثاقب خلیل خود کلامی کرتے ہوئے آنکھیں سکیڑ کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیری اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اپنے ساتھ اندر کی جانب لے کر جا رہا تھا۔۔شایان چلتے ہوئے لڑکھڑا رہا تھا۔۔

****

**

صائم اس ایجوکیشن بلڈنگ کے پارکنگ لاٹ میں کار کھڑی کیے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔اسٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ جمائے وہ گردن پھیر کر پیچھے بھی دیکھ رہا تھا۔۔

شایان علی اسے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے نظر آ گیا۔۔صائم کے چہرے پر نرم مسکراہٹ آ گئی۔۔کار کا فرنٹ ڈور کھول کر وہ صائم کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"اسلام وعلیکم شایان صاحب! صائم اسے جتاتی انداز میں سلام کر رہا تھا کیونکہ وہ کار میں بیٹھ بھی گیا مگر بڑے بھائی کو سلام تک ناں کیا تھا۔۔

"وعلیکم السلام صائم بھائی! سوری میں بھول گیا۔۔دھیان نہیں تھا" شایان علی مدھم لہجے میں کہتے ہوئے سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں" صائم نرمی سے کہتے ہوئے اس کی غائب دماغی پر حیران تھا۔۔"

کچھ دیر ڈرائیونگ کے دوران کار میں سناٹا چھایا ہوا تھا جو کہ معمول کی بات ہر گز نہیں تھی۔۔شایان علی اور خاموش بیٹھ جائے یہ تو ناممکنات میں سے تھا مگر پھر صائم نے پہل کی۔۔

شانی! طبیعت ٹھیک ہے؟ صائم اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیک کر رہا" تھا۔۔ماتھا ہلکا گرم ہو گیا تھا۔۔

ہمم" شایان علی نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔۔"

اچھا مگر ماتھے پر تھوڑی تپش محسوس ہو رہی ہے۔۔ٹمپریچر لگتا ہے۔۔واپسی پر" ڈاکٹر کو دکھا دیں گے" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں صائم بھائی! میں ٹھیک ہوں۔۔بس تھوڑا سا تھک گیا ہوں اس لیے""" شایان علی منع کرتے ہوئے رخ ونڈو اسکرین کی جانب موڑ کر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! صائم محبت سے اسے پکار رہا تھا۔۔"

جی" شانی نے باہر دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔"

امے سے کس بات پر ناراضگی ہوئی ہے؟ صائم اس کی پیٹھ دیکھتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔ شایان علی نے جھٹکے سے گردن موڑ کر صائم کو دیکھا۔۔

آپی نے آپ کو بتادیا؟ وہ سوالیہ نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

نہیں کیوں کہ امے سے کچھ پوچھا ہی نہیں۔۔ آفس میں تھا اس کی کال موصول" ہوئی تھی۔۔ اگر فری ہوں تو تمہیں کالج سے پک کرلوں۔۔ تم آتے وقت اکثر تھک جاتے ہو۔۔ وہ پریشان تھی" کہتے ہوئے شایان کو دیکھا۔۔

کال پر بات ہوئی تو فکر مندی اس کے لہجے میں تھی مگر میں نے پوچھا نہیں۔۔ ورنہ اس کا دل بھر آتا" صائم نرمی سے کہتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔جس بہن سے وہ بات کیے بغیر آج گھر سے نکل آیا تھا وہ اس کے لیے کتنی فکر مند ہو رہی تھی۔۔واپس رخ موڑ کر ونڈو اسکرین کے باہر دیکھنے لگا۔۔

مجھے کچھ چاہیے تھا۔۔آپی نے منع کر دیا"شایان اداس لہجے میں بول رہا تھا۔۔"

کیا چاہیے تھا؟صائم کو حیرانگی ہوئی تھی ام نور کیسے منع کر سکتی ہے۔۔"

مجھے بائیک چاہیے تھی"مدھم آواز میں کہا۔۔صائم اس کی بے تکی فرمائیش پر"

مزید حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سترہ سال کی عمر میں؟ڈرائیونگ لائسنس کے بغیر؟وہ بھی کراچی کی سڑکوں پر"

چلانے کے لیے"صائم اس سے تصدیق چاہ رہا تھا کہ جو وہ کہہ رہا ہے۔۔شاید وہ

ہوش میں نہیں۔۔

بابا ہوتے تو مجھے بائیک ضرور لے کر دیتے۔۔ مگر بابا ہی تو نہیں ہیں" غمگیں لہجے میں کہتے ہوئے وہ باہر ہی دیکھ رہا تھا۔۔ صائم نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔

شایان علی کا لہجہ سن کر صائم کے دل کو تکلیف محسوس ہوئی۔۔ سرد آہ بھرتے ہوئے سر نفی ہلایا۔۔ کچھ دیر کے وقفے کے بعد صائم نے لمبی سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے بات شروع کی۔۔

ٹھیک ہے میں تمہیں بائیک لے کر دوں گا" کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور" کار روک دی۔۔ شایان علی حیرانگی سے گردن گھما کر صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

آپ مجھے بائیک لے کر دیں گے؟ سچی بول رہے ہیں؟ شایان خوشگوار حیرت سے" تصدیق چاہ رہا تھا۔۔

ہاں شانی مگر میری ایک شرط ہے۔۔صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔یہ جو بات آج مجھ سے کہی ہے۔۔امے سے کبھی مت کہنا۔۔اسے یتیمی کا احساس مت دلانا" صائم سرد لہجے میں بول رہا تھا۔۔

وہ میں "شایان علی نظریں جھکا گیا۔۔کیسی شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔۔"

تمہاری خاطر وہ پہلے ہی بہت قربانیاں دے چکی ہے۔۔اپنی خواہشات پر تمہاری خواہشات کو ترجیح دی ہے۔۔تمہاری خاطر اپنے خواب ادھورے چھوڑ چکی ہے۔۔ شانی اس کی ریاضت کا مان ضرور رکھنا" صائم کا لہجہ نرم تھا۔۔شایان علی باعثِ ندامت اپنی نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔

میں جانتا ہوں چاچو سمیع اللہ ہوتے تو حالات ضرور مختلف ہوتے مگر وہ بھی غلط کو غلط ہی کہتے۔۔وہ کبھی اس چیز کی اجازت نہیں دیتے کہ نابالغ بچہ بائیک چلائے۔۔" صائم اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

بس امے بھی وہی کر رہی ہے۔۔کیا اسے اتنا بھی حق نہیں کہ وہ تمہارے اچھے یا" برے کا فیصلہ کرے؟صائم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔شایان علی سر جھکائے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

کیا کبھی میری اور بابا کی طرف سے سرپرستی میں کوئی کمی بیشی ہوئی؟کسی بات" میں احسان جتایا؟کیا ہم احسانات تلے رشتے نبھا رہے ہیں؟صائم اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔شایان نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

پھر یتیمی کا احساس کیوں ہوا شانی؟صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

پتا نہیں بس خیال آگیا تھا"شایان نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔"

میں یا بابا کبھی تم سے غافل نہیں ہوئے تو امے کی تو جان ہی شایان علی ہے۔۔وہ" بس تمہاری بھلائی چاہتی ہے۔۔کوئی اپنی جان کو خود تکلیف دے سکتا ہے بھلا؟ صائم نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

سوری صائم بھائی! پتا نہیں کیوں۔۔میں نے یہ بات کہہ دی۔۔میں آپ سے "
شرمندہ ہوں" شانی نظریں جھکائے کہہ رہا تھا۔۔

ایسے ہی تو نہیں کہی۔۔یقیناً کسی نے تمہیں یہ کہا ہے" صائم وثوق سے کہہ سکتا تھا"
ایسا خیال شایان علی کو خود سے تو نہیں آسکتا تھا۔۔

کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ صائم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"
نہیں تو۔۔کسی نے کچھ بھی نہیں کہا" شایان علی اس انسان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا"
تھا۔۔اسے چھپا رہا تھا۔۔نجانے کیوں؟

www.novelsclubb.com

بس یہاں وہ بہت بڑی غلطی کر بیٹھا تھا۔۔جس کا اسے آگے جا کر خمیازہ بھگتنا پڑے
گا۔۔باتیں چھپانا اتنا مہنگا پڑ سکتا ہے یہ شایان علی کو آگے اچھے سے سمجھ آجائے
گا۔۔

وعدہ کرو شانی! امے سے کبھی بھی ایسی بات نہیں کہو گے "صائم ہتھیلی آگے بڑھا" کر وعدہ مانگ رہا تھا۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں صائم بھائی! اینڈ آئی ایم رئیلی سوری میں شرمندہ ہوں""" شایان علی نم آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں شانی۔۔بس آئندہ خیال رکھنا" صائم اس کا گال تھپک کر" مسکرایا۔۔

چلو اب تو مسکرا دو بھئی۔۔بائیک ملنے والی ہے" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا" تھا۔۔شایان پھیکی مسکراہٹ دے رہا تھا۔۔

استغفر اللہ" اتنی عجیب مسکراہٹ" صائم منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولا۔۔"

صائم بھائی" شایان علی ہنستے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

گڈ بوائے ! ایسے ہی ہنستے رہا کرو" صائم کہتے ہوئے کار اسٹارٹ کر رہا تھا۔۔"

****

**

عالیشان عمارت کی تیسری منزل پر واقع اس کمرے میں موجود وہ شخص آپے سے باہر ہو گیا تھا۔۔ کمرے کی تقریباً یا مہنگی چیزیں وہ زمین پر پٹخ چکا تھا مگر غصہ تھا کہ کم ہونے کو نہیں آ رہا ہے۔۔ سگریٹ کا دھواں کمرے کی فضا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔ غصے میں ٹیبل کو لات مار کر وہ شخص صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک ! تمہاری جان لے لوں گا۔۔ تڑپا تڑپا کر ماروں گا" زیر" زبان بڑبڑاتے ہوئے وہ صائم کے کہے گئے الفاظ یاد کر رہا تھا۔۔

تم نے میری توہین کی۔۔ میرے بیٹے کو آوارہ بولا۔۔ ایک ایک لفظ کا حساب لوں" گا۔۔ یہ میر ثاقب خلیل کا وعدہ ہے" پیشانی مسلتے ہوئے میر ثاقب خلیل نے

www.novelsclubb.com

سگریٹ کا کش لیا۔۔دل ہی دل میں وہ خود سے عہد کر رہا تھا کہ صائم کو وہ ہر صورت برباد کرے گا۔۔

دروازے پر ہلکی دستک کے ساتھ سہیل خان اندر داخل ہوا اور میر ثاقب خلیل کو کاٹ دار نظروں سے دیکھا۔۔

سر! وہ بندہ آگیا ہے۔۔سٹنگ ایریا میں بیٹھا ہے۔۔کہیں تو یہاں لے کر آؤں؟" سہیل خان لہجہ درست کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔کمرے کی حالت دیکھ کر میر ثاقب خلیل کے غصے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔۔

میں وہاں آرہا ہوں۔۔تم اپنی نگرانی میں یہاں کی صفائی کروادو" کہتے ہوئے کمرے کی حالت دیکھی۔۔یہاں تو بیٹھتے لائق جگہ ہی نہیں تھی۔۔

جی سر" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

صفائی تو ضرور ہو گی میر ثاقب خلیل! تمہارے قاتل بیٹے کو اس گھر سے نکال" دوں گا تو سب صاف ہو جائے گا" سہیل خان غصے سے دل ہی دل میں کہتے ہوئے انتقام کی آگ میں جل رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل سیڑھیاں اترتے ہوئے اس شخص کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ سٹنگ" ایریا میں داخل ہوتے ہی میر ثاقب خلیل کو دیکھ کر وہ شخص احتراماً کھڑا ہو گیا۔۔

اسلام و علیکم! مؤدبانہ سلام پیش کیا۔۔"

و علیکم السلام! آؤ بیٹھو" کہتے ہوئے وہ خود بھی ایک الگ سے عالیشان صوفے پر" بیٹھ گیا۔۔

میر صاحب! جیسے ہی آپ کا حکم ملا۔۔ میں تو دوڑا چلا آیا۔۔ بتائیں میرے لائق" کیا کام ہے؟ یہ ناچیز آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے؟ وہ آدمی خباثت سے مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بندہ مارنا ہے۔۔اتنی صفائی سے کام کرو کسی کو کچھ پتا ناں چلے۔۔ثبوت کے" نام پر اس کی لاش تک ناں ملے۔۔کر لو گے؟ تنفر سے کہتے ہوئے اس شخص کو دیکھا۔۔

بالکل یہ تو میرا آئے روز کا کام ہے۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔کام ہو جائے گا""" پر اعتماد لہجے میں جواب دیا گیا۔۔میر ثاقب اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

میر صاحب!اس بندے کا کوئی نام یا پھر اتا پتا؟آئی برو اٹھائے سوالیہ نظروں سے" میر ثاقب خلیل کو دیکھا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک "بہت گھمنڈی ہے۔۔جان سے مار دو اسے اور ہاں لاش" ٹھکانے لگا دینا مجھے ادھورے کام پسند نہیں "میر ثاقب خلیل تکبر سے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بیرسٹر صائم عدیل ملک؟کام تھوڑا مشکل ہے۔۔بہت جانی مانی شخصیت ہیں۔۔"
اگر منہ مانگی قیمت دیں گے تو شاید"وہ آدمی شیطانیت سے مسکرا رہا تھا۔۔

کتنے چاہیے ہیں؟میر ثاقب خلیل بوٹ ہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

پندرہ لاکھ روپے نقد رقم لوں گا"ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کہا۔۔"

ٹھیک ہے"اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھا۔۔"

سہیل خان! یہاں آؤ"صوفے کے پیچھے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا خاص ملازم"
پھرتی سے آگے آیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسے ایڈوانس پیمنٹ آٹھ لاکھ روپے دے دو۔۔اور باقی کی رقم کام کے بعد۔۔"
اگر یہ کام کر دیا تو مالا مال کر دوں گا"میر ثاقب خلیل شیطانیت سے کہتے ہوئے ذرا
سا مسکرایا۔۔

شکریہ بس سمجھیں آپ کا یہ کام ہو گیا"میر ثاقب خلیل کی جانب دیکھتے ہوئے" تکبر سے کہا۔۔

کچھ دیر بعد سہیل خان پیسوں سے بھرا بیگ تھامے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔میر ثاقب اسے صائم کے آفس ایڈریس کی تفصیل بتا رہا تھا۔۔ سہیل خان آگے آیا۔۔

یہ لو اور تم چاہو تو گن سکتے ہو"سہیل خان سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔"

شکریہ "وہ آدمی مسکراتے ہوئے پیسے وصول کر رہا تھا۔۔"

اب تم جا سکتے ہو"کہہ کر میر ثاقب خلیل اٹھ کھڑا ہوا۔۔مزید وہاں رکا نہیں۔۔" مزید رکنے کی اب کی ضرورت بھی نہیں تھی۔۔

وہ آدمی پیسے والا بیگ اٹھاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔ایک بہت ضروری کام اسے دیا گیا ہے۔۔انسانی جان ختم کرنے کا کام۔۔یہ تو وہ باآسانی کر سکتا تھا۔۔بس اب صحیح موقعے کی تلاش تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سہیل خان نفی میں سر ہلاتے ہوئے اوپری منزل کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں ابھی ابھی میر ثاقب خلیل گیا تھا۔۔اور پھر ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آئی۔۔

****

**

وہ دونوں کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ گئے تھے۔۔صائم کار پارک کر رہا تھا جبکہ شایان گھر کی جانب بڑھ گیا اور ڈور بیل بجادی۔۔کوئی بھاگتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔وہ سن سکتا تھا قدموں کی آہٹ اور محسوس کر سکتا تھا اس آہٹ میں بے قراری۔۔

کون ہے؟ام نور مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی نے کوشش کے باوجود جواب نہیں دیا۔۔گلے میں گلٹی سی بن گئی تھی۔۔ام نور جانتی تھی وہ باہر

کھڑا ہوا ہے۔۔آہستگی سے دروازے کا پٹ کھول کر وہ سامنے کھڑے شایان علی کو دیکھ رہی تھی۔۔آنکھیں پانی سے لباب بھر گئیں۔۔شایان علی دہلیز کے اندر داخل ہو گیا اور ام نور کی جانب بڑھ کر اسے نرمی سے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔

اسلام و علیکم آپی !ام نور کو اپنے گلے سے لگا کر وہ مدھم آواز میں سلام کر رہا تھا۔۔"

و علیکم السلام شانی !ام نور نم لہجے میں جواب دے رہی تھی۔۔"

آئی ایم سوری آپی !دل سے۔۔پکا آئندہ آپ کو کبھی تکلیف نہیں دوں گا"شایان" علی اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر ندامت سے بول رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم صبح مجھ سے مل کر بھی نہیں گئے تھے"ام نور شکوہ کر رہی تھی۔۔تم نے بات" تک ناں کی۔۔میں تمہارے پیچھے دروازے تک آئی تھی۔۔روتے ہوئے کہا۔۔

آپی سوری !آئندہ نہیں کروں گا"شایان علی اپنے ہاتھ سے ام نور کے آنسو پونچھ" رہا تھا۔۔

پکا؟ام نور تصدیق چاہ رہی تھی۔۔"

پکا پرومس"شایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

جاؤ جوتے اور کپڑے بدل لو۔۔میرے شانی کو بھوک لگی ہو گی۔۔میں کھانا لگاتی"

ہوں"ام نور نرمی سے کہتے ہوئے اس کے بازو کو سہلا رہی تھی۔۔

اوکے"شایان کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔"

صائم موبائل فون جیب میں رکھتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوا اور بیرونی دروازہ بند کر دیا۔۔شایان علی جوتے بدلنے کے لئے آگے بڑھ گیا تو صائم چلتے ہوئے ام نور کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔

اسلام وعلیکم امے !اس کی آنکھ کے کونے سے آنسو صاف کرتے ہوئے نرمی سے"

کہا۔۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام!ام نور مسکرائی۔۔"

آج تم آفس نہیں گئی تھی خیریت؟صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

آفس میں کنسٹرکشن کا کچھ کام چل رہا ہے۔۔ہم فیمل اسٹاف کو آف دیا گیا ہے""

کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

اوہ اچھا"صائم مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا رہا تھا۔۔"

آپ خیریت سے گھر آئے؟ورنہ تو شانی کو ڈراپ کر کے باہر ہی سے روانہ ہو"

جاتے ہیں۔۔آج ہماری یاد آگئی کیا"ام نور مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ بس ویسے ہی مسکرا کر کہا۔۔سسرال کی طرف سے زبردست خدمت ملتی"

ہے بھئی۔۔موقعے پر چوکا مار دیا۔۔آج تم سے اپنی خدمت کروانے آیا ہوں"

صائم ہنستے ہوئے کہتے اس کا موڈ ٹھیک کر رہا تھا۔۔ام نور کھلکھلاتے ہوئے ہنس

دی۔۔

اندر چلیں "ام نور سے کہتے وہ آگے بڑھ گیا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کے "
پیچھے چل دی۔۔

شایان علی اپنی ماں سے سلام ملتے ہوئے ان کے گلے لگ کر جھول رہا تھا۔۔صائم
مسکراتے ہوئے سیدہ سکینہ کی جانب بڑھ گیا۔۔

اسلام و علیکم پھپھو! صائم نے مسکراتے ہوئے کہا ساتھ ہی شایان علی کو چپت لگا"
کر پیچھے کر رہا تھا۔۔شایان علی ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا اور اپنے شوز اٹھا کر شوز ریک میں
رکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام میرا بیٹا! سیدہ سکینہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہی"
تھیں۔۔

شانی تم نے وہاں کچھ کھایا تھا؟ام نور فکر مندی سے پوچھ رہی تھی کیونکہ وہ صبح"
بغیر ناشتہ کے چلا گیا تھا۔۔

ہاں جی سینڈوچ کھایا تھا۔۔میری تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔پتا نہیں کیا" ہو رہا تھا؟ مگر پھر ٹھیک ہو گئی تھی" شایان علی ام نور کو بتانے لگا۔۔

ظاہر ہے۔۔ناشتہ کیے بغیر جو نکل گئے تھے۔۔بی پی لو ہو گیا۔۔جاؤ کپڑے بدل" لو۔۔میں تمہارے لیے کھانا لگا دوں" ام نور ڈانٹ رہی تھی مگر فکر مندی اس کے لہجے سے عیاں تھی۔۔

صائم سیدہ سکینہ کے ساتھ ڈائننگ ایریا میں بیٹھا ہوا تھا۔۔شایان علی بھی کچھ سوچتے ہوئے ام نور کے پیچھے وہیں چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

امے! صائم پانی پیتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

جی صائم! ام نور نے پلیٹ لگاتے ہوئے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔"

میں سوچ رہا تھا کہ شانی کو بائیک لے کر دیتے ہیں" صائم گلاس پر انگلی پھیرتے" ہوئے بول رہا تھا۔۔ام نور حیرانگی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔کیونکہ کم از کم صائم سے ایسی بے تکی بات کی امید نہیں تھی۔۔

بالکل بھی نہیں" ام نور سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔" سیدہ سکینہ افسوس سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے شایان علی کو دیکھ رہی تھی۔۔ڈر تھا کہ بس ام نور اور صائم لڑائی ناں کریں۔۔دونوں عارضی لڑائیوں سے اماں اچھی طرح واقف تھیں۔۔

اے! سنو تو سہی" صائم کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے جانے لگا۔۔دیکھ لو" تمہاری خاطر میں اپنی ایک عدد بیوی کو ناراض کرتا پھر رہا ہوں۔۔پاپ لگے گا تمہیں" جاتے ہوئے شایان علی سے کہا۔۔شایان علی سر جھکا کر مسکرا دیا۔۔سیدہ

سکینہ اپنے بیٹے کے سر چت لگاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں کیوں کہ کمرے میں ان کا موبائل فون رنگ ہو رہا تھا۔۔

"اے ! صائم اسے پکارتے ہوئے کیچن میں داخل ہوا۔۔ کیچن میں میٹھے کیک کی خوشبو مہک رہی تھی۔۔ صائم مسکراتے ہوئے اوون کی جانب گیا۔۔ وہاں ایک چاکلیٹ کیک بیک ہو رہا تھا۔۔

"اے ! کیک بن رہا ہے بھئی۔۔ ہر سال یہ خاص دن اس خاص کیک کے بغیر نامکمل ہے" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ ام نور خفا کھڑی اپنا کام کر رہی تھی۔۔ صائم کوئی جواب ناں پا کر ہنس دیا۔۔ صائم بھی اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"صائم ! آپ بھی حد کرتے ہیں۔۔ سترہ سال کی عمر میں اب یہ بائیک چلائے گا؟" ام نور کھانا گرم کرتے ہوئے خفگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

اے! تم میری پوری بات کیوں نہیں سنتی؟ صائم اس کے چہرے کی جانب دیکھ" رہا تھا۔۔

نہیں سنوں گی۔۔ کیوں آپ اس کی غلط ضد پر وکالت کر رہے ہیں؟ ام نور کو" نہایت غصہ آ رہا تھا۔۔

ہاں تو پھر وکالت پڑھی ہی کیوں تھی جب اپنوں کے ہی کام ناں آئے" صائم سلاد" سے کھیرا اٹھا کر کھا رہا تھا۔۔

صائم! مجھے غصہ مت دلائیں۔۔ ورنہ میں آپ کا سر پھوڑ دوں گی" ام نور غصے" سے برتن پٹخنے لگی۔۔

یار تم شور کیوں کر رہی ہو؟ بالکل مشرقی بیوی لگ رہی ہو" صائم ایک اور کھیرا" اٹھائے شرارتی انداز میں بول رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی ہاں اور میرے پاس بیلن بھی ہے "ام نور گھور کر کاٹ دار آواز میں کہتے ہوئے وارننگ دے رہی تھی۔۔

استغفر اللہ "صائم کان کو ہاتھ لگاتے ہوئے اس سے دور جا کر کھڑا ہو گیا۔۔"

ام نور ٹرے اٹھائے باہر کی جانب نکل گئی۔۔صائم بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔ صحیح کہا ہے کسی عقل مند انسان نے کہ بیویاں بات کہاں سنتی ہیں۔۔وہ اس کے پیچھے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔۔

شانی! یہ جو تم صائم سے وکالت کروا رہے ہو۔۔بری بات ہے "ام نور اس کی پلیٹ میں کباب رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔صائم بھائی یہ سب اپنی مرضی سے کر رہے ہیں "شایان علی اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم دنگ نظروں سے اس پلٹو لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو ایک دم سے پلٹ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا ہے۔۔اس کو ابھی سترہ سال بھی مکمل نہیں ہوئے "ام نور سلاد کی پلیٹ سیدہ سکینہ کے قریب کرتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اگلے مہینے کی گیارہ تاریخ کو میں پورے سترہ سال کا ہو جاؤں گا "شایان علی سر جھکائے کباب کھاتے ہوئے اطلاع دے رہا تھا۔۔

اماں! آج آپ میٹھا نہیں کھائیں گی۔۔کل بھی شوگر بڑھ گئی تھی "ام نور شایان علی کو مکمل طور سے نظر انداز کرتے ہوئے سیدہ سکینہ کی پلیٹ میں کباب رکھ کر ہدایت دے رہی تھی۔۔

صائم بیٹھ جائیں "ام نور اس کے یوں کھڑے رہنے پر خفا ہوئی تھی۔۔سیدہ سکینہ بھی مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کا کہہ رہی تھی۔۔

میں پانی لے کر آتا ہوں "صائم خفگی سے کہتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور خفگی سے گردن موڑ کر اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نوری "سیدہ سکینہ اشارتاً اسے صائم کے پیچھے جانے کا کہہ رہی تھی۔۔"

افوو۔۔بس اپنے آگے پیچھے دوڑاتے رہتے ہیں "ام نور ماتھے پر ہتھیلی مارتے" ہوئے اس کے پیچھے گئی۔۔

صائم کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا تھا۔۔ام نور اس کے روبرو جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

صائم! آپ بالکل ٹھیک نہیں کر رہے ہیں۔۔سترہ سال کی عمر میں وہ بائیک کیسے" چلا سکتا ہے؟ام نور سینے پر بازو لپیٹے کھڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

صرف بائیک خرید کر دینے کی بات کی ہے۔۔چلانے کی اجازت تو نہیں دی""

صائم اپنی بات کی وضاحت پیش کر رہا تھا۔۔ام نور ناسمجھی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

"اے! اگلے سال وہ اسلام آباد چلا جائے گا۔۔یونیورسٹی کے لیے وہاں اسے پبلک ٹرانسپورٹ کی بھی ضرورت ہو گی۔۔اب ہر روز کیب یا بس کے دھکے تھوڑی کھائے گا۔۔کار تو میں اسے ویسے بھی ڈرائیو کرنا سکھا ہی رہا ہوں مگر ضرورت فلحال کار کی نہیں۔۔اٹھارہ سال کی عمر میں اگر وہ سیکھنا شروع کرے گا تو شانی کو کافی وقت لگے گا۔۔مشکل پیش آئے گی" صائم نرمی سے ام نور کو اپنی بات سمجھا رہا تھا۔۔

پر صائم! ام نور کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔"

شانی کو ایک خود مختار انسان بنانا ہو گا۔۔مرد کے پاس چالیس ہنر بھی کم پڑتے ہیں" صائم کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر کرسی کے پاس لے آیا اور وہیں بٹھا دیا۔۔

بائیک میرے گھر ہو گی۔۔چابی میرے پاس ہو گی۔۔اسے بائیک رائیڈنگ کے لیے میں خود لے کر جاؤں گا۔۔پبلک میں وہ بائیک لے کر نہیں جائے گا۔۔ہمیں

اسے صرف سیکھنے دینا ہے" صائم اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔ام نور اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ صائم نے انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں چھوڑی تھی۔۔

مگر ڈرائیونگ لائسنس کے بغیر اس کے پاس بائیک ہو گی تو کیا یہ غلط بات نہیں؟" ام نور کے ذہن میں ایک سوال آیا۔۔

اے! ڈرائیونگ لائسنس کے لیے ڈرائیونگ آنی چاہیے۔۔جب اپنی بائیک" ہو گی تو وہ بغیر کسی جھجک کے سیکھ لے گا۔۔جب وہ اسلام آباد جائے گا تو ڈرائیونگ لائسنس کے ساتھ جائے گا۔۔اور کچھ؟ صائم مسکراتے ہوئے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے صائم" ام نور مان ہی گئی تھی۔۔ مگر اداس لہجے میں جواب دے رہی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

امے ! میں ہمیشہ ہمارے شایان علی کے ساتھ ہوں۔۔اسے کچھ نہیں ہو گا" صائم "

اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔صائم اسے لیے ڈائننگ ایریا

میں داخل ہوا۔۔ام نور کرسی سنبھال کر بیٹھ گئی۔۔صائم بغیر کوئی تاثر دیئے چپ

چاپ بیٹھ گیا۔۔یہاں شایان علی کی سانس اٹکی ہوئی تھیں اور یہ لوگ منہ ہی نہیں

کھول رہے تھے۔۔

ٹھیک ہے مگر صائم نے جو کچھ کہا ہے وہ سب تم مانو گے بغیر کسی قسم کی بحث کے """

ام نور سنجیدگی سے شایان علی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ہررے "شایان علی خوشی سے چلاتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھ کر صائم سے "

چمٹ گیا۔۔

تھینک یو صائم بھائی! خوشی کی انتہا تھی۔۔صائم مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپک" رہا تھا۔۔

ارے آپی جانی! شایان علی اس کی جانب بڑھ گیا۔۔تھینک یو آپی "ام نور کے" گرد اپنے بازو باندھے وہ مسکرا رہا تھا۔۔

شانی! بس خیال رکھنا "ام نور فکر مند لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

ہاں جی "ام نور کے سر پر بوسہ دیا۔۔"

اماں! آپ نے بھی سنا؟ مجھے بائیک ملے گی "شایان خوشی سے پاگل ہو رہا تھا۔۔" سیدہ سکینہ کے گرد بازو لپیٹ کر اپنے ساتھ جھلاتے ہوئے خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔۔

صائم ذرا سا سرک کر ام نور کی جانب گیا اور اس کے کان میں سرگوشی نما انداز" میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اے جانی! میں فیصلہ بدلنے کا سوچ رہا ہوں۔۔تم کیا کہتی ہو؟ کہہ کر اسے " دیکھا۔۔

خبردار صائم "ام نور اس کے ہاتھ پر چپت لگا کر ہنس دی۔۔صائم بھی ہنستے ہوئے " کباب اٹھانے لگا۔۔

شایان علی بہت خوش تھا۔۔موبائل فون لیے صائم کی جانب آیا۔۔اسے بائیک کی تصاویر دکھائیں۔۔ایک من پسند ماڈل صائم کو دکھاتے ہوئے وہی لینے کی فرمائش کی۔۔صائم مسکراتے ہوئے مان گیا۔۔ام نور اور سیدہ سکینہ اس کی خوشی دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔۔شایان علی موبائل فون پر شیری کو یہ گڈ نیوز دے رہا تھا۔۔ منظر میں سب خوبصورت لگ رہا تھا۔۔خوشی کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔

****

**

رات گزر گئی۔۔دن چڑھ آیا تھااور پھر دن کا آدھا حصہ بھی اس کے انتظار میں گزر گیا تھا۔۔ مگر وہ گھر واپس نہیں آیا۔۔ کل سے بھوکے پیاسے وہ بس اس کے انتظار میں باؤلی ہوئی جارہی تھی۔۔ جھگی میں بیٹھی وہ اس کی راہ تک رہی تھی۔۔امید لگائے بیٹھی تھی کہ وہ ضرور واپس آئے گا۔۔وہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ واپس بہت جلد لوٹ آئے گا۔۔رونے کے باعث اس کی طبیعت بھی خراب ہو گئی تھی۔۔کل سے اناج کا ایک دانہ اس کے پیٹ میں نہیں گیا تھا۔۔

شانتی! کچھ تو کھالے۔۔کب تک ایسے بھوکی پیاسی بیٹھی رہے گی؟ مینو کھانے کی پلیٹ لیے اس کے پاس آئی۔۔

میرے شیر انے پتا نہیں کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔اس کو بھی تو بھوک لگی ہو گی۔۔واپس آجائے تو میں اپنے ہاتھ سے اسے کھانا کھلاؤں گی" کہتے ہوئے وہ نم آنکھوں سے مینو کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تیرے بھوکے پیاسے رہنے سے مسلہ حل نہیں ہو گا۔۔شیر انجانے کہاں چلا گیا" ہے؟کوئی خیر خبر ہی مل جائے۔۔یہ لڑکا اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے؟مینوا اپنی بہن کا حال دیکھ کر نہایت پریشان تھی۔۔

نہیں میرا شیر الا پرواہی نہیں کرتا۔۔وہ یقیناً کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔۔" میرا تو دل پسیج گیا ہے۔۔کیا کروں؟کیسے ڈھونڈوں اپنے شیرا کو۔۔کوئی میرے شیرا کو ڈھونڈ کر لا دے"شانتی رونے لگ گئی تھی۔۔شیرا کی گمشدگی سے انجانہ سا ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔

شانتی!چپ ہو جا۔۔اپنا شیرا واپس آجائے گا۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔تو رو" مت۔۔کچھ کھا لے"مینوا سے دلاسہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔دور ہٹادیں اسے۔۔بس میرا بچہ۔۔میرا شیر مجھے چاہیے" ہے "شانتی کھانے کی پلیٹ پرے ہٹاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔مینو افسردگی سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

اوپر والے! میرے بچے کی حفاظت کر۔۔میرے شیر اکو صحیح سلامت میرے" پاس پہنچادے "روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھادیئے۔۔مینو فکرمندی سے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔

ماں تھی سمجھ سکتی اس کی تکلیف۔۔اولاد نظروں سے دور تھی۔۔سا کی کوئی خیر خبر نہیں مل رہی تھی۔۔دل پر منوں بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔کیسو رام ہر جگہ پوچھ کچھ کر چکا تھا۔۔اس کی بتائی ہر جگہ گیا جہاں جہاں وہ کام کے سلسلے میں جاتا تھا مگر ہر جگہ سے وہ خالی ہاتھ لوٹ آیا۔۔آج تو سارا دن بس شیر اکو کھوجتے ہوئے گزر گیا تھا۔۔

****

**

سی بی آئی ایجنٹ جنید کراچی سے گوادر تک اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔ بھیس بدل کر وہ اس کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا تھا مگر شیر ا اپنی غائب دماغی کے باعث توجہ ناں دے سکا تھا۔۔ڈی ایس پی انیس سولنگی کی بھیجی ہوئی ٹیم اسے اپنے ساتھ واپس کراچی لا رہی تھی۔۔ ہتھکڑیاں لگائے وہ خاموش بیٹھا بس دل ہی دل میں اپنی قسمت کو کوس رہا تھا۔۔پولیس کی گاڑی تھانے کے باہر روک دی گئی اور اسے اتار کر وہ لوگ اندر لے آئے۔۔ڈی ایس پی انیس سولنگی اس کی آمد پر آفس روم سے نکل کر انکوائری روم کی طرف آ گیا۔۔

انکوائری روم میں ایک ٹیبل کے ساتھ آمنے سامنے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔۔ چھت پر لٹکتے بلب کی روشنی سے کمرے میں کافی حد تک روشنی تھی۔۔اس کی

ہتھکڑیاں کھول دی گئی تھیں۔۔وہ کم عمر بچے کو ہراساں نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔بس معلومات فراہم کر دے تو وہ واپس جا سکتا تھا۔۔جنید کے مطابق وہ کم عمر ہے اور بے وقوف بنایا گیا ہے تو ہتھکڑیاں لگانا اس کی دماغی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔۔

انیس سو لنگی چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔۔اب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔۔

نام کیا ہے؟انیس سوال کر رہا تھا۔۔"

انیل داس "سر جھکائے جواب دیا۔۔"

اصلی نام بتاؤ۔۔یہ تو دھندے میں استعمال ہونے والا نام ہے "انیس سو لنگی سرد" لہجے میں بول رہا تھا۔۔نظریں اٹھا کر انیس سو لنگی کو دیکھا جو افسوس سے اس کم عمر لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیر اکیسو رام "جواب دیتے ہوئے وہ انیس سو لنگی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈر گز سمگلنگ کا کام کب سے کر رہے ہو؟انیس سو لنگی بوٹ ہلاتے ہوئے سوال" کر رہا تھا۔۔

ایک ہفتے پہلے اس کام کی شروعات کی تھی۔۔دوسری بار سمگلنگ کے لیے نکلا" تھا۔۔میں مجبور تھا"شیر ااداس لہجے میں بول رہا تھا۔۔

مجھے اڈے کی ساری تفصیلات دے سکتے ہو؟کہاں کہاں ان کے خفیہ اڈے ہیں؟" انیس سو لنگی نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

مجھے چھوڑ دیں گے تو ضرور بتاؤں گا۔۔کہہ کر انیس کو دیکھا۔۔وہ میر علی صمد کو" ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔اس نے شیر اکو بے وقوف بنایا تھا۔۔

اچھا تو تم میرے ساتھ ڈیل کر رہے ہو؟انیس مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔اتنا" کم عمر بچہ اور دماغ کتنا چلتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بالکل یہ ڈیل ہے۔۔ورنہ مرتے مر جاؤں گا مگر زبان نہیں کھولوں گا۔۔اڈے" اور ڈرگز کی ساری تفصیلات میرے اندر راز بن کر دفن ہو جائیں گی"شیر اکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔وہ حراست میں تھا یہ کتنا برا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔

ٹھیک ہے۔۔ہمیں تم سے کوئی سروکار نہیں شیرا۔۔تم مجھے میر علی صمد کی ساری" تفصیلات بتادو۔۔خفیہ اڈے کی ساری لوکیشنز بتادو۔۔تم بخیریت گھر پہنچ جاؤ گے" انیس سو لنگی ٹیبل پر کہنی رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

مگر میں کیسے مان لوں؟تفصیلات لینے کے بعد مجھے چھوڑ دیا جائے گا؟شیر اسوالیہ" نظروں سے انیس سو لنگی کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیرا! مجھے تم سے یا تمہارے دوسرے کسی کام سے کوئی سروکار نہیں۔۔تم ایک مجبور بچے ہو جس کا فائدہ میر علی صمد اٹھا رہا تھا۔۔تمہاری جان خطرے میں ڈال کر وہ

خودروپوش ہوگیا ہے۔۔میں تمہیں اپنے پاس کیوں رکھوں گا؟انیس سولنگی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔وعدہ کریں۔۔سنا ہے آپ مسلمان بندے وعدے کے پکے ہوتے ہیں"شیر ااس سے وعدہ مانگ رہا تھا۔۔انیس سولنگی حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

اتنا یقین تو ایک پیدائشی مسلمان بھی رکھتا ہے کہ وہ اپنے ہر وعدے کا پاسدار نہیں۔۔پھر اس بچے کو اتنا یقین کیوں ہے کہ میں مکر جانے والا مسلمان نہیں۔۔ انیس سولنگی اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔

تمہیں سارے مسلمان وعدے کے سچے کیوں لگتے ہیں؟انیس جاننا چاہتا تھا کہ وہ" ایسا کیوں سمجھتا تھا۔۔

میرا بابو مسلمان بندے کے یہاں کام کرتا ہے۔۔وہ کہتا ہے مسلمان سچے ہوتے ہیں۔۔وہ دھوکا نہیں دیتے ہیں"شیر اسنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔انیس خاموش رہا۔۔کچھ کہہ ناں سکا۔۔

تو پھر آپ مجھ سے وعدہ کرتے ہیں؟شیر ابچوں کی طرح پوچھ رہا تھا۔۔انیس کو" اس پر ترس آگیا۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں۔۔تم گھر ضرور جاؤ گے"انیس سولنگی صحیح الفاظ کے چناؤ سے" ایک وعدہ کر رہا تھا۔۔شیر اگردن اثبات میں ہلاتے ہوئے سب بتاتا چلا گیا۔۔

انکوائری روم میں نصب باریک میرے صاف کوالٹی میں مختلف زاویوں سے سب ریکارڈ کر رہے تھے۔۔کنٹرول روم میں بیٹھی اس کی ٹیم سب سن رہی تھی۔۔ ساری تفصیلات لینے کے بعد انیس سولنگی اٹھ کھڑا ہوا۔۔شیر اخاموش نظروں

www.novelsclubb.com

سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ ٹیم کے دو بندے ہتھیار سمیت کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

"شیرا! فلحال تم لاک اپ میں رہو گے۔۔ مزید تفتیش کے بعد قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔۔ پھر تمہیں گھر بھیج دیا جائے گا۔۔ انیس سو لنگی سہولت سے کہتے ہوئے جانے لگا۔۔

"آپ وعدے سے مکر گئے ہیں۔۔ آپ نے کہا میں سب تفصیلات دے دوں گا تو آپ مجھے جانے دیں گے" شیرا غصے سے مخاطب ہوا تھا۔۔ سپاہی اس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"شیرا! تم گھر ضرور جاؤ گے۔۔ یہ میرے الفاظ تھے۔۔ انیس سو لنگی نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔ تفتیش کے بعد تم گھر ضرور جاؤ گے۔۔ بس تھوڑا سا وقت لگے گا مگر زبان دی ہے تم ہمارے ساتھ تعاون کرو" انیس سو لنگی کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شیر ابے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ساری تفصیلات لینے کے بعد بھی وہ لوگ اسے لاک اپ میں رکھیں گے۔۔شیر ااچانک بپھرے شیر کی طرح ایک سپاہی کی جانب لپکااور اس کے ہاتھ سے ہتھیار جھپٹ لیا۔۔

میں اسے مار دوں گا۔۔مجھے جانے دو۔۔تم دھوکے باز لوگ ہو۔۔پہلے میر علی" صمد کی جھوٹی تعریفوں سے میں اس جان جوکھوں کام کے لیے تیار ہو گیا۔۔پھر تم وعدے سے مکر گئے۔۔تم سب ایک جیسے ہو"سپاہی کی گردن مضبوطی سے دبوچ کر وہ قہر بانظروں سے انیس سو لنگی کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیر ا! چھوڑ دو اسے۔۔یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو۔۔گن نیچے رکھ دو"انیس" سو لنگی احتیاط سے دو قدم آگے آیا۔۔

باقی کی ٹیم بھی کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔۔سب کے پاس ہتھیار تھے۔۔شیرا کے چاروں اطراف میں کھڑے وہ سب اس صورت حال کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ ہتھکڑیاں ناں لگانا مہنگا پڑ گیا۔۔

"نہیں رکھوں گا۔۔میری مائی میرے لیے مری جا رہی ہو گی۔۔میری مائی میرا بے صبری سے انتظار کر رہی ہو گی۔۔ماں ہے میری۔۔تڑپ رہی ہو گی۔۔مجھے ابھی کے ابھی ان کے پاس جانا ہے" شیرا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔سپاہی گردن آزاد کروانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔

"شیرا! میں وعدہ کر چکا ہوں۔۔مت کروایسے۔۔قانونی کارروائی کے بعد میں خود تمہیں گھر لے جاؤں گا" انیس سو لنگی ایک سپاہی کو ہاتھ کے اشارے سے پیچھے کر رہا تھا۔۔

میرے بابو خوددار انسان ہیں۔۔وہ اس کے بعد سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے" گا۔۔لوگ ان کا جینا حرام کر دیں گے۔۔میں وعدہ کرتا ہوں یہ کام چھوڑ دوں گا۔۔ بس مجھے جانے دیں"شیر اکپکپاتے ہاتھوں سے پستول کی نال اس سپاہی کی گردن پر رکھ کر بول رہا تھا۔۔اندر ہی اندر بہت ڈرا ہوا تھا مگر وہ یہاں سے ہر صورت جانا چاہتا تھا۔۔

اچانک وہ سپاہی گردن گھماتے ہوئے اس کی گرفت سے نکل گیا اور موقع ملتے ہی اس سے گن جھپٹنے کی کوشش کی۔۔اچانک فضا میں تین گولیوں کی آواز سنائی دی۔۔انیس سو لنگی دم سادھے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ لڑھک کر زمین پر گر پڑا۔۔باقی سپاہی آگے بڑھے اور اس پر جھک کر اٹھانے کی کوشش کرنے لگے۔۔ خون کی الٹی اس کے منہ سے نکل آئی تھی۔۔انیس سو لنگی سپاہیوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی جانب آیا۔۔

خون کمرے کے فرش پر بہہ چکا تھا۔۔افرا تفری مچ گئی تھی۔۔ڈاکٹر کو بلانے کا کہا جا رہا تھا۔۔ایمبولینس سروس کو کال کی جا رہی تھی۔۔انیس سو لنگی نیچے جھکا۔۔اس کی نبض پکڑ کر چیک کی۔۔ہولے سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ہاتھ لڑھک کر خون آلودہ فرش پر گرا۔۔

ہی از نو مور" مدھم آواز میں کہتے ہوئے وہ اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔کرب سے " آنکھیں میچ لیں۔۔اسے اپنے ذہن میں اس کے جملوں کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"مسلمان بندے وعدے کے سچے ہوتے ہیں"

میری مائی میرا بے صبری سے انتظار کر رہی ہے۔۔میرے بابو خوددار انسان" "ہیں۔۔لوگ ان کا جینا حرام کر دیں گے

"مجھے چھوڑ دو"

شیر اکا بے جان وجود اس درد بھری زندگی کی داستان سنا رہا تھا جو وہ اتنے عرصے گزار آیا تھا۔۔خون آلودہ چہرہ بہت سی زندگیاں ویران کر گیا تھا۔۔تین گولیاں اس کے پیٹ میں لگیں تھیں۔۔موقع پر موت واقع ہو گئی تھی۔۔انیس سو لنگی سر نفی میں ہلاتے ہوئے اس کی بوڈی کو ایمبولینس میں رکھوانے کا کہہ کر چلا گیا۔۔

زندگی میں پہلی بار وہ خود کو ہارا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔اب وہ اس کے والدین کو کیسے سب بتائے گا۔۔پانی کے چھینٹے منہ پر لگاتے ہوئے وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا۔یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔

****

**

افراتفری میں یہاں سے وہاں بھاگتے دوڑتے ہوئے وہ سارے کام نپٹا رہی تھی۔۔سارے تیار شدہ سامان لے کر وہ آنگن میں بچھی ہوئی چارپائی پر رکھتی جا رہی

تھی۔۔شایان علی بھی بھرپور مدد کر رہا تھا۔۔اس کی فرمائش جو پوری ہونے والی تھی۔۔سیدہ سکینہ کیچن کے برتن سمیٹ کر بار بار کھڑکی سے جھانک کر ام نور کو دیکھ رہی تھی۔۔

شانی! ادھر مت بیٹھو۔۔یہ کارڈ اتنی محنت سے بنایا ہے۔۔خراب ہو جائے گا"ام" نور ہارڈ پیپر سے بنائے گئے اس بڑے سے خوبصورت کارڈ کو احتیاط سے رکھ رہی تھی۔۔

آپی جانی! میں تھک گیا ہوں نا"شایان علی سستی کے مارے چارپائی پر گرا جا رہا" تھا۔۔

وہ دوسری چارپائی لے آؤ۔۔شاباش جاؤ"ام نور اس کے سامنے حل پیش کر رہی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نوری بیٹا! تیار ہو جاؤ۔۔صائم بس آنے والا ہے"سیدہ سکینہ اپنا کام نپٹا کر اس کی" طرف متوجہ ہوئیں۔۔

ہاں جی اماں! باقی کام ہو گیا ہے۔۔بس کیک ڈبے میں رکھ لوں"ام نورا حتیاط" سے چاکلیٹ کیک کو ڈبے میں رکھ رہی تھی۔۔فروسٹنگ کرنے کے بعد وپڈ کریم سے خوب صورت رنگیں پھول بنائے تھے۔۔اور بڑا سا ہیپی میرج اینیورسری لکھا گیا تھا۔۔

شانی! جاؤ بیٹا کپڑے بدل لو"سیدہ سکینہ اپنے بیٹے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے" ہوئے محبت سے کہہ رہی تھی۔۔

جی اماں"وہ منہ بسور کر اٹھ کھڑا ہوا اور ماں کے گال پر بوسہ دے کر اپنے کمرے" کی جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! آپ بھی جب تک تیار ہو جائیں۔۔میرا بھی بس یہ آخری کام ہے"ام نور ڈبے میں کیک رکھ کر اس ڈبے کے کونے موڑ رہی تھی۔۔

بس کپڑے ہی تو بدلنے ہوتے ہیں"سیدہ سکینہ مسکرا کر کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد صائم کی کار کا ہارن سنتے ہی شایان علی دروازے کی جانب لپکا تھا۔۔ام نور تیار ہونے گئی ہوئی تھی جبکہ سیدہ سکینہ گھر کی ساری کھڑکیاں اور دروازے احتیاط سے بند کر رہی تھیں۔۔گھر میں کوئی نہیں ہو گا تو احتیاطاً سب دیکھ بھال کر روانہ ہو جائیں گے۔۔

اسلام و علیکم شانی! صائم اندر داخل ہوا۔۔"

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام صائم بھائی! چلیں یہ سب سامان کار میں رکھتے ہیں۔۔آپی بول کر گئی" ہیں کہ آپ احتیاط سے چاکلیٹ کیک کو اٹھائیں گے "شایان علی گفٹس کے ڈبے اٹھاتے ہوئے صائم کو ام نور کا پیغام دے رہا تھا۔۔

سانس تو لینے دو یار "صائم کیک کے ڈبے کو کھول کر کیک دیکھ رہا تھا۔۔"

اسلام وعلیکم میرا بیٹا آگیا "سیدہ سکینہ صائم کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اس کے پاس" کھڑی ہو گئیں۔۔

وعلیکم السلام پھپھو! اے کتنا خوبصورت کیک بناتی ہے "صائم دل سے ام نور کی" تعریف کر رہا تھا۔۔

بالکل تمہاری بیوی جو ہے "سیدہ سکینہ شریر مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اسے دیکھ" رہی تھیں۔۔صائم دل کھول کر ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم صائم ! چلیں جلدی کریں بھئی۔۔دیر ہو رہی ہے "ام نور دوپٹہ " سنبھالتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی ساتھ ہی اسے مخاطب کیا۔۔

نیلے رنگ کے شیفون کے لباس میں ملبوس وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ آنکھوں میں گہرا سیاہ کاجل سجائے وہ صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

وعلیکم السلام ! صائم مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔دل کی ایک بیٹ مس ہوئی " تھی مگر ام نور سے نظریں ہٹاتے ہوئے وہ احتیاط سے کیک کا ڈبہ اٹھا رہا تھا۔۔

شانی ! تم اس کارڈ کو ہاتھ بھی مت لگانا۔۔صائم خود لے کر کار میں رکھیں گے۔۔" تمہارا کیا بھروسہ گرا دو اور خراب کر دو۔۔اتنی محنت سے بنایا ہے "ام نور کارڈ سیدھا کرتے ہوئے شایان علی سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

آپی یار "شامیان خفا نظروں سے ام نور کو دیکھ کر گفٹس اٹھائے صائم کے پیچھے " ہو لیا۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! سب کھڑکیاں اور دروازے اچھے سے چیک کر لیے ہیں؟ام نور برآمدے" کی لائٹ بند کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

ہاں اماں کی جان" سیدہ سکینہ محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی جو گھر کی ساری" زمہ داری خوش اسلوبی سے نبھا رہی تھی۔۔

وقت سے پہلے بڑی ہو گئی تھی۔۔ سلجھ گئی تھی۔۔زمہ دار بہن۔۔بیٹی۔۔اور بیوی ۔۔ام نور ہر رشتے کو ایمان داری سے نبھا رہی تھی۔۔

چلیں بھئی آجائیں" صائم ایک ہاتھ میں کارڈ اٹھائے دوسرے ہاتھ سے سیدہ" سکینہ کے کندھے کو ہلاتے ہوئے بلا رہا تھا۔۔

ہاں جی! چلیں میں بھی تیار ہوں" ام نور چادر اوڑھ کر آگئی تھی اور مسکرا کر صائم" کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تینوں گھر کی دہلیز پار کر کے باہر آ گئے۔۔ام نور گھر کو تالا لگا کر چابی سیدہ سکینہ کو پکڑا رہی تھی۔۔کار میں بیٹھ کر وہ لوگ عدیل ملک ہاس کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔۔ آج کی رات بہت خوبصورت ثابت ہونے والی تھی۔۔ام نور اور صائم بہت دنوں سے یہ سرپرائز پلان بنا رہے تھے۔۔آج ملک فیملی کے یہاں خوشیاں بانٹی جائیں گی۔۔ڈھیر ساری خوشیاں۔۔

****

**

شام کے پہر جہاں جھگیوں کے مکینوں کی زندگیوں کا ایک اور دن اختتام پذیر ہونے کو تھا۔۔وہاں ایک گھر ایسا بھی ہے جو اس بات سے بے خبر تھا کہ ان کے گھر کا چراغ بجھ چکا ہے۔۔شام کے گہرے سائے پھیلتے جا رہے تھے۔۔بہت کوششوں کے باوجود شیرا کا کوئی سراغ ناں مل سکا تھا۔۔اس کا دو دن سے کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔وہ

عورت بے چینی کے زیر اثر یہاں وہاں ٹہلتے ہوئے بس اپنے بیٹے کی خیریت و عافیت کی دعا کر رہی تھی۔۔

ماں تھی نا اور مائیں تو اپنی اولاد کی غیر موجودگی میں اس طرح بے قرار ہو جاتی ہیں۔۔بے قراری کا عالم کچھ یوں ہوتا ہے کہ وہ اپنا آپ تک بھول جاتی ہیں۔۔اولاد نظروں سے اوجھل ہو جائے تو بے چین پرندے کی مانند پھڑ پھڑاتی رہتی ہیں اور چوکھٹ پر ان کی راہ دیکھتے ہوئے رات جاگے گزار دیتی ہیں۔۔

مائیں تو قدرت کا انمول و قیمتی مرکب ہیں جس میں ربّ رحمٰن کی دی ہوئی اتنی" طاقت ہوتی ہے کہ وہ جلتی آگ میں کود کر اپنے بچے کو نکال کر آتی ہیں۔۔اسی لیے تو ربّ العالمین ماں کی محبت کی مثال سامنے رکھتا ہے جب رحمٰن اپنے بندے سے محبت کی بات کرتا ہے۔۔ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کی جو مثال ربّ دیتا ہے یہ "ماں کے مرتبے اور درجے کو سمجھنے کے لیے کافی ہے

"کیسو! آج تو شیرا کو گھر سے گئے دوسرا دن بھی گزر گیا ہے۔۔میرا تو دل بہت بے چین ہو رہا ہے۔۔دو دن سے وہ گھر نہیں آیا" وہ متورم آنکھوں سے اپنے شوہر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"شانتی! میں اس کے مالک کے پاس گیا تھا۔۔وہ تو کہیں بھی نہیں۔۔باقی سب جگہ بھی پوچھ لیا ہے۔۔سنتوش بول رہا تھا دو دن لگ جاتے ہیں کپاس پہنچانے میں۔۔شاید وہ وہیں گیا ہو" کیسو رام کو آج بھی امید تھی۔۔وہ امید پر جیتا تھا۔۔

دیکھتے ہیں کچھ دیر تک نہیں آیا تو پھر آج پولیس سے مدد لیں گے "کمزور قدموں سے چلتے ہوئے وہ آدمی چوکھٹ پر بیٹھ گیا اور منتظر نظروں سے سڑک کی جانب دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

کیسو! وہ مجھے کہہ کر گیا تھا کہ مائی آج بہت ضروری کام سے نکل رہا ہوں۔۔دعا" کرنا خیر سے واپس آجاؤں۔۔پتا نہیں کیوں مگر میرا دل گھبرا رہا ہے کیسو" وہ عورت نم لہجے میں کہتے ہوئے وہیں اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

ایمبولینس اور پولیس کی گاڑی کی کان چیرتی آواز دور سے سنائی دے رہی تھی۔۔ لال بتی کی چمک نیم اندھیرے میں واضح طور سے دکھائی دے رہی تھی۔۔ ایمبولینس سڑک سے نیچے اتر کر کھلے میدان کے وسط میں جا کر کھڑی ہوئی اور پولیس کی گاڑی بھی تھوڑے فاصلے پر کھڑی کر کے کچھ باوردی پولیس آفسر گاڑی سے باہر نکل کر ایمبولینس کی طرف آئے۔۔

جھگی کے مکین پریشان کن نظروں سے دیکھتے ہوئے وہاں اکھٹے ہونے لگے اور آپس میں چوئیاں میگوئیاں کرنے لگے۔۔سب حیران تھے۔۔کیسو رام اور اس کی بیوی بھی ان تماشائیوں کے درمیان میں کھڑے حیرانگی سے سب دیکھ رہے تھے۔۔

فراز! جاؤاور ایمبولینس سے لاش باہر لے کر آؤ"ڈی ایس پی انیس سولنگی حکم" صادر کرتے ہوئے جھگی والوں کی جانب بڑھ گئے۔۔

یہاں کیسورام کون ہے؟ڈی ایس پی انیس سولنگی بارعب آواز میں کہتے ہوئے" آگے آیا۔۔

صاحب میں "میں ہوں کیسورام" وہ ڈرتے ہوئے دو قدم آگے آیا۔۔ڈی ایس" پی انیس سولنگی سر نفی میں ہلاتے ہوئے سر جھکا گیا تھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ شیرا کا باپ اتنا ضعیف العمر ہو گا۔۔

شیرا کیسورام "کیا وہ آپ کا ہی بیٹا ہے؟سرد لہجے میں کہتے ہوئے انیس سولنگی اس" کمزور باپ کو دیکھنے لگا جو کسی طور سے اس صدمے کے لیے تیار نہیں لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی جی صاحب! شیر امیر اہی بیٹا ہے" کیسو رام اپنی بیوی کی طرف پریشان کن" نظروں سے دیکھنے لگا جو دوپٹہ منہ پر دیئے پریشان کن نظروں سے ڈی ایس پی انیس سو لنگی کو دیکھ رہی تھی۔۔

فراز! لاش یہاں لے آؤ" رخ موڑ کر ایک سپاہی کو مخاطب کیا۔۔اسٹریچر پر سفید" کپڑے میں ملبوس لاش کو مزید قریب لا کر رکھ دیا گیا اور آرام سے اس کے چہرے پر سے سفید کپڑا ہٹا دیا گیا۔۔

شیرا! مائی چیختی ہوئی اپنے بیٹے کی جانب لپکی تھی۔۔"

شانتی کماری کی چیخ کے ساتھ وہاں کھڑے تماشائیوں کا بھی حیرت و غم سے منہ کھل گیا تھا اور آپس میں باتیں کرتے ہوئے وہاں ایک شور پیدا ہو گیا تھا جبکہ کچھ عورتیں دوپٹہ منہ پر دیئے رو رہی تھیں۔۔جو شاید شانتی کی رشتہ دار تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

شیرا! میرا شیرا۔۔کیا ہوا مائی کی جان۔۔اٹھ جا شیرا" وہ عورت روتے بلکتے ہوئے" اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پکار رہی تھی۔۔

مار دیا میرے بیٹے کو۔۔میرا شیرا" دھاڑیں مارتے ہوئے سینہ پیٹتے ہوئے شانتی" کماری اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی جبکہ کیسو رام جوان بیٹے کی لاش دیکھ کر نیم جان ہوتے ہوئے لڑھک کر وہیں گر پڑا۔۔

فراز! لیڈی کانسٹیبل سے کہو اس عورت کو لاش سے تھوڑا پیچھے کرے" انیس" سو لنگی فکر مندی سے پیشانی مسلتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

کیسو رام! ڈی ایس پی انیس سو لنگی اسے مخاطب کر رہا تھا جو اس وقت اپنے ہوش و" حواس میں نہیں تھا۔۔

کیسو رام! تمہارا بیٹا شیرا کیسو رام ڈرگ سمگلنگ کے دوران پکڑا گیا تھا اور تفتیش" کے دوران شیرا کی پولیس کے ساتھ جھڑپ ہو گئی تھی۔۔جوابی کارروائی میں

تمہارا بیٹا شیر اہلاک ہو گیا" ڈی ایس پی انیس سو لنگی پیشہ ورانہ انداز میں کہہ کر نظروں کا زاویہ بدل گیا تھا کیونکہ ایک باپ کا واحد سہارا چھن گیا تھا۔۔وہ خود بھی تکلیف محسوس کر رہا تھا۔۔یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔

شانتی! یہ کیا ہو گیا ہمارے شیرا کو؟ درمیانی عمر کی وہ عورت شانتی کی بہن مینو" تھی جو روتے ہوئے پوچھ رہی تھی جبکہ شانتی کماری کا حال دیکھ کر باقی سب تماشائیوں کے چہرے پر غم کے آثار نظر آ رہے تھے۔۔

پیچھے ہٹ جائیں۔۔گولی لگنے کے باعث خون بہہ رہا ہے۔۔پٹیاں کھل جائیں" گی۔۔خون زمین پر بہہ جائے گا" ایک لیڈی کانسٹیبل ممکنہ طور سے دونوں عورتوں کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

میرا بچہ! شیرا مائی کی جان۔۔ادھر دیکھ مائی کھڑی ہے شیرا۔۔تجھے درد تو نہیں ہو" رہا ہے ہاں؟ اتنا سارا خون بھی نکل گیا ہے میرے بچے کا۔۔میرے بچے کو کس نے

اتنی تکلیف دی۔۔رحم نہیں آیا" سسکتے ہوئے وہ دیوانہ وار شیرا کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔

فراز! یہاں آؤ" انیس سو لنگی سر نفی میں ہلاتے ہوئے اپنی گاڑی کے پاس آیا اور" دروازہ کھولتے ہوئے کانسٹیبل کو آواز دی۔۔

جی سر! پھرتی سے چلتے ہوئے وہ اس کی طرف آیا۔۔"

میں کیس کے سلسلے میں چیکنگ کے لیے جارہا ہوں۔۔میرا وہاں ہونا ضروری" ہے۔۔تم یہاں کے معاملات دیکھ لینا۔۔زیادہ مسلہ ہوا تو میں منیب کو بھیج دوں گا" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حکم صادر کیا اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

میر ثاقب خلیل کے معاملے میں وہ اب کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔یہاں کا دردناک منظر اسے بھی تو تکلیف دے رہا تھا۔۔

کیسو! شانتی چلاتے ہوئے اپنے شوہر کو پکار رہی تھی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھ نا۔۔شیر ااٹھ نہیں رہا ہے۔۔میں آواز دے رہی ہوں مگر جواب نہیں"
دیتا۔۔تو بول نا اس کو"شانتی کماری روتے ہوئے اپنے شوہر کو پکار رہی تھی۔۔

سفید کپڑے میں لپیٹا وہ بے جان چہرہ درد کی داستان سنا رہا تھا۔۔جسم پر بندھی ہوئی پٹیوں سے ابھی بھی خون رس رہا تھا۔۔اس سفید کپڑے میں ملبوس لاش کو دیکھ کر روتے بلکتے ہوئے وہ لوگ اس بے جان وجود کے ارد گرد تماشائی بنے کھڑے ہوئے تھے مگر کچھ لوگ ابھی بھی بے حسی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔

میں تم سے کہتی تھی نا۔۔شانتی کا یہ بیٹا شیر امجھے بہت مشکوک لگتا ہے۔۔دیکھ لیا"
نا۔۔میرا شیر امجھے بڑے گھر لے کر جائے۔۔ہونہہ"ایک عورت منہ پر دوپٹہ دیئے تکبر سے اپنے انکشافات کے صحیح ثابت ہونے پر دل ہی دل میں خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔

بچاری شانتی! شیرا سے محبت میں اتنی اندھی ہو گئی تھی کہ اس کی ہر غلطی کو" چھپانے کے لیے جھوٹ کا پردہ ڈال دیتی تھی۔۔اب دیکھو کیا ہو گیا۔۔وقت رہتے اگر شیرا کو سمجھا دیتی تو یہ دن ناں دیکھنا پڑتا"ایک عورت افسوس کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

آسمان کی نیلاہٹ ختم ہو کر گہری سیاہ ہو گئی۔۔ویسے ہی جیسے شانتی کماری اور کیسو رام کی زندگی سیاہ ہو گئی تھی۔۔جوان اکلوتی اولاد جو انہیں روتا بلکتا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔شانتی کماری اور کیسو رام اپنا سب سے قیمتی اثاثہ کھو چکے تھے۔۔جھگی کے مکینوں پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔شانتی کماری نڈھال ہو کر بے ہوش ہو گئی تھی۔۔کیسو رام کچھ کرنے سمجھنے کی حالت میں نہیں تھا۔۔رشتے دار انہیں سنبھال رہے تھے۔۔دلاسی دے رہے تھے مگر دلاسے سے چلے جانے والے لوٹ کر نہیں آتے۔۔شیرا کی بوڈی کو شمشان گھاٹ لے جایا گیا تھا کیونکہ اس کے بے جان جسم

سے ابھی بھی خون بہہ رہا تھا۔۔ مناسب سمجھا گیا کہ آج رات ہی اس کی آخری رسومات ادا کر دی جائیں۔۔

****

**

لان ایریا میں خوبصورت گولڈن لائٹنگ کی گئی تھی۔۔ سارے لان ایریا میں پھولوں کی مسحور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔ لان ایریا کے انٹریس سے گلاب کے پھول کی پتیوں سے راستہ بنایا گیا تھا۔۔ ام نور اور شایان درخت کے گرد لڑیوں والی کلر فل لائٹ باندھ رہے تھے جبکہ صائم سینٹر ٹیبل پر پھول کی پتیاں چھڑک رہا تھا جہاں سارے تحائف رکھے گئے تھے اور وہ بار بار پیچھے مڑ کر ام نور اور شایان علی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ ام نور خفگی سے شایان علی کی سستی پر اسے ڈانٹ ڈپٹ رہی تھی۔۔

وہ لوگ شام سے بس اسی کام پر لگے ہوئے تھے۔۔عدیل ملک صاحب اور ان کی بیگم مسسز مہرین اس وقت گھر کے اندرونی حصے میں سیدہ سکینہ کے ساتھ محو گفتگو تھے۔۔ام نور بار بار شایان علی کو انہیں دیکھنے کے لیے بھیج دیتی تھی کہ کہیں وہ لان ایریا کی طرف ناں آجائیں۔۔عدیل ملک صاحب جانتے تھے وہ لوگ کیا کارنامہ انجام دے رہے ہیں مگر وہ ان کا سرپرائز خراب نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لیے انجان بنے بیٹھے رہے۔۔

صائم! شکر سب کام وقت پر مکمل ہو گیا ہے۔۔چلیں پھر کیک لے کر آتے ہیں۔۔بارہ بجنے میں بس دس منٹ باقی ہیں"ام نور مسکراتے ہوئے صائم کا بازو تھام کر مخاطب کر رہی تھی۔۔

چلو شکر سب کام نہایت اچھے سے ہو گئے ہیں"صائم کہتے ہوئے ارد گرد دیکھ رہا تھا جب اچانک اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

ام نور اس کی نظروں کی سمت دیکھنے لگی۔۔ام نور کی بھی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔
شایان علی کرسی پر آڑھے ترچھے انداز میں لیٹا ہوا تھا۔۔ٹانگیں کرسی سے نیچے لٹکی ہوئی تھیں۔۔

اے! یہ کیا مخلوق ہے یار؟ صائم ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

مخلوقِ خدا جو کہیں بھی کسی بھی وقت لم لیٹ ہو جاتا ہے۔۔اچھا ٹیلنٹ ہے "ام"
نور ہنستے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو" صائم مسکراتے ہوئے اس کے بال کی لٹ جو کام کرنے"
کے دوران بالوں کے جوڑے سے نکل آئی تھی محبت سے پیچھے کرتے ہوئے کہہ
رہا تھا۔۔

شکریہ صائم "ام نور شرما کر کہتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔"

افف اتنا کیوں شرماتی ہو یار" صائم ہنستے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔"

اچھا بھئی آپ جا کر اسے اٹھائیں۔۔شایان علی کی جانب اشارہ کیا۔۔میں بس" کیچن سے کیک لے کر آئی اور ساتھ ہی ماموں جان اور ممانی جان کو بھی بلاوا بھی دے کر آؤں گی۔۔ صحیح ہے نا"ام نور مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

اوکے بیگم صاحبہ "صائم مسکراتے ہوئے شایان کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور منہ پر" ہاتھ دیئے ہنستی ہوئی جا رہی تھی کیونکہ شایان علی کو جگانا بہت مشکل کام ہے۔۔

کچھ دیر بعد ساری فیملی لان ایریا میں موجود تھی۔۔عدیل ملک صاحب اور مسسز مہرین پھولوں کے بنائے راستے پر چلتے ہوئے لان ایریا میں داخل ہوئے تھے۔۔

آج خیر سے ان کی شادی کی انیسویں سالگرہ تھی۔۔شایان علی فوٹو گرافی کر رہا تھا کیونکہ یہاں سب سے زیادہ اچھی فوٹو گرافک اسکلز اس کی تھیں۔۔ہنستے مسکراتے کیک کاٹا گیا۔۔ہر سال ام نور لازمی کیک بناتی تھی۔۔عدیل صاحب کو اس کے ہاتھ کا بنا کیک بہت پسند تھا۔۔کیک کی بہت تعریف کی گئی تھی۔۔ام نور بہت خوش

تھی۔۔عدیل صاحب مسکراتے ہوئے سب کو کیک کھلا رہے تھے اور ساتھ ہی تھوڑا سا گال پر بھی لگا دیتے تھے جبکہ مسسز مہرین ہنستے ہوئے وارننگ دے کر انہیں دور رہنے کا کہہ رہی تھیں۔۔دونوں میاں بیوی کو سب کی طرف سے خوبصورت تحائف ملے تھے۔۔ام نور اپنا اسپیشل کارڈ لے کر آئی جو وہ کافی دنوں سے بنا رہی تھی۔۔

ہارڈ پیپر پر خوبصورت گیلیٹرز والا کوور چڑھایا تھا اور اس پر چاروں کناروں پر چھوٹی چھوٹی تتلیاں لگائی تھیں۔۔درمیان میں عدیل صاحب اور مسسز مہرین کی کپل فوٹوز لگائی گئی تھیں۔۔

بہت شکریہ نورے "عدیل صاحب ام نور کے گرد اپنا بازو پھیلا کر سر پر بوسہ " دیتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

بہت خوبصورت ہے نور! مسسز مہرین نے خوشگوار حیرت سے اس خوبصورت" کارڈ کو دیکھا۔۔

شکریہ نور" مسسز مہرین مسکرا کر ام نور کو کس کر گلے لگاتے ہوئے شکریہ ادا کر" رہی تھیں۔۔ام نور ہنس دی۔۔

نورے! یہاں آؤ" عدیل صاحب نے کارڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اپنے" ساتھ بٹھا دیا۔۔

جی ماموں جان" ام نور مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔""

www.novelsclubb.com

اگر آج میں تم سے کچھ خاص مانگو تو کیا تم مجھے دو گی؟ عدیل صاحب محبت سے" پوچھ رہے تھے۔۔

ہاں جی بالکل آپ کو کبھی منع کیا ہے؟ مانگیں دل کھول کر مانگیں" ام نور ہنستے" ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔

میں چاہتا ہوں کہ میری نورے اب یہاں آجائے۔۔ہمارے پاس "ام نور کا ہاتھ تھام کر اپنی ہتھیلی پر رکھ دیا۔۔ام نور حیرت سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

بتاؤ نور! پھر میں کب اپنے صائم کی بارات لے کر آؤں؟ مسسز مہرین مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھ رہی تھیں۔۔

جی؟ ام نور پریشان کن نظروں سے سیدہ سکینہ کو دیکھ رہی تھی۔۔"

نوری! میں نے عدیل بھائی سے کہا تھا کہ تمہاری مرضی پوچھ لیں۔۔کیونکہ بھئی میں تو راضی ہوں" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے۔۔صائم ایک طرف کھڑا ہونٹ کاٹتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔مگر خاموش کیوں کہ آخری فیصلہ ام نور کا ہی مانا جائے گا۔۔

نور! شانی اور سیدہ ہمارے ساتھ یہاں ہی رہیں گے۔۔پہلے بھی تو ہم سب ساتھ" رہتے تھے۔۔ پچھلے تین سالوں سے ہی تو ہم دو گھر بن گئے ہیں ورنہ تو ہم ایک گھرانہ ہی تھے۔۔ مسسز مہرین اس کی مشکل آسان کر رہی تھیں۔۔

آپی! ہاں کر دیں پلیز۔۔اتنے دن ہو گئے ہیں کوئی شادی نہیں دیکھی" شایان علی" کہتے ہوئے جھٹ سے ام نور کے پاس گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔

اس کی بات سنتے ہی صائم کی ہنسی نکلنے کو تھی۔۔ کھانستے ہوئے رخ بدل لیا۔۔ام نور خفگی سے صائم دیکھنے لگی۔۔صائم کندھے اچکا کر سیدھا ہو گیا جیسے کہہ رہا ہو(میں نے تو کچھ نہیں کہا)ام نور واپس رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔

بتاؤ نورے! تو پھر تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ عدیل ملک صاحب نرمی سے اس کے جھکے" سر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

جیسی آپ کی مرضی ماموں جان" ام نور مدھم آواز میں بول رہی تھی۔۔"

آپی شادی کے لیے مان گئی ہیں اوبلے بلے "شایان علی خوشی سے اچھل کر کھڑا ہو" گیا۔۔

صائم مسکراتے ہوئے ٹیبل سے پیٹھ لگائے کھڑا اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں حیا کی سرخی ام نور کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔

اور کتنی محبت کروں تم سے؟

دل میں رکھا ہے مگر پھر بھی دل نہیں بھرتا

ام نور کی رضامندی ظاہر ہوتے ہی سب بہت خوش ہو گئے تھے۔۔عدیل صاحب محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے مبارک باد دے رہے تھے۔۔ام نور ہنستے ہوئے ان کی شرارت کو سمجھ رہی تھی۔۔ مسسز مہرین مسکراتے ہوئے سیدہ سکینہ کو مبارکباد دے رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی خوشی سے جھومتے ہوئے صائم کے گلے لگ کر جھول رہا تھا۔۔ام نور صائم کا چہرہ دیکھ کر ہنس دی۔۔شایان علی کو برداشت کرنا کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔

کیک کٹنگ کے بعد خوش گپیوں کے درمیان ڈنر کیا گیا تھا۔۔شایان علی پہلے ہی کھا چکا تھا تو سونے چلا گیا تھا۔۔رات دو بجے تک ان کی باتیں چلتی رہی تھیں۔۔پھر عدیل ملک صاحب کے کہنے پر سب اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔آج رات کا جشن خوش اسلوبی سے اپنے انجام تک پہنچ گیا تھا۔۔سب بہت خوش تھے۔۔یہی چھوٹی چھوٹی خوشیاں بہت معنی رکھتی ہیں۔۔کیونکہ قطرہ قطرہ ہی تو دریا بنتا ہے۔۔

****

**

آج اک نئ صبح طلوعِ آفتاب کے ساتھ شروع ہو گئ تھی۔۔ہر گزرتا دن ایک نئ کہانی لکھ رہا تھا۔۔کچھ زندگیوں کی حیاتِ سفر کی کتاب بند ہو گئ تھی اور کچھ زندگیاں ایک ایسی کتاب کی مانند بن گئ تھیں جس کے اوراق حیات کورے کاغذات سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔۔

جھگی میں رکھی بوسیدہ چارپائی پر لیٹی وہ چھت کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔چھوٹا بچہ رو رہا تھا مگر وہ سخت جان بنی لیٹی رہی۔۔کیسو رام اپنے کچھ رشتے داروں کے ساتھ باہر بیٹھا ہوا تھا۔۔ایک ٹوٹے ہوئے انسان کو دلاسے اور تسلیاں دی جا رہی تھیں۔۔مینو فکرمندی سے بھاگتے ہوئے اس کی جھگی میں داخل ہوئی اور بچے کو اپنے گود میں بھر لیا۔۔

شانتی! دیکھ کتنا رو رہا ہے" مینو اس بچے کو پچکارتے ہوئے خاموش کروا رہی تھی" اور ساتھ ہی اپنی بہن کو مخاطب کیا جو بت بنی لیٹی ہوئی تھی۔۔

شانتی! تو صبر کر۔۔شیرا اب کبھی واپس نہیں آسکتا۔۔جو قسمت میں لکھا تھا وہ" ہو گیا" مینو فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔

میرے شیرا کو مار دیا۔۔مجھے پورا یقین ہے وہ مجھے بلا رہا ہو گا۔۔ماں ہوں ناسب" محسوس کر سکتی ہوں۔۔شیرا کو کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔۔کاش میں وہاں ہوتی۔۔ اپنے سینے پر گولی کھا لیتی مگر میرے شیرا کو بچا لیتی" مدھم ٹوٹی آواز میں کہتے ہوئے وہ چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔

شانتی! شیرا تو چلا گیا مگر اس بچے کو آج بھی تیری ضرورت ہے۔۔ماں تو اس کی" بھی صرف ایک ہے اور وہ شانتی کماری ہے۔۔اسے سنبھال لے۔۔تو پہلے ہی ایک زخم کھا چکی ہے۔۔یہ بھی بلک بلک کر مر جائے گا" مینو اس بچے کا سر سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

شانتی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور اپنا بچہ اس کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔۔اپنے سینے سے لگا کر وہ دیوانہ وار اس کا چہرہ چوم رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔میرا شیر اچلا گیا۔۔میں اپنے امر کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔کچھ بھی نہیں" وہ روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے بول رہی تھی۔۔

"آج سے امر ہی تیرا اور کیسو کا کل سرمایہ ہے۔۔جو غلطی شیرا کے معاملے میں سرزد ہو گئی وہ امر کے ساتھ مت دوہرانا شانتی۔۔ سمجھ رہی ہے نا؟ مینو اپنی بہن کا بازو سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"میرا شیرا! مائی کو معاف کر دے۔۔میں تیری غلطیوں پر تجھے چھپا لیتی تھی۔۔اگر وقت رہتے تجھے بڑھاوا دینے کے ڈانٹ دیتی تو اتنا برا کام نہیں کرتا۔۔مجھے معاف کر دے" شانتی کماری روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مینو اس کا بازو سہلاتے ہوئے تسلی دے رہی تھی۔۔اس سے زیادہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔کیسو رام کم گو ہو گیا تھا۔۔اس سے ملنے کے لیے آنے والے تمام لوگ اس کی حالت پر ترس کھا رہے تھے۔۔شیر اچلا گیا تھا مگر اپنے پیچھے تکلیف دہ یادیں چھوڑ گیا تھا۔۔

"اکثر اوقات ہم بچوں سے محبت میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں ان کی غلطیوں کو درست کرنے کے بجائے دوسروں کو الزام دیتے ہیں کہ ہمیں مت سیکھائیں۔۔ ہمیں ہمارے بچے پر پورا یقین ہے اور ہمارا بچہ غلط نہیں۔۔ مگر غلطی تو انسانوں سے سرزد ہو جاتی ہیں تو پھر کیوں ہم غلطیوں کو جسٹیفائی کرتے ہیں۔۔بوقت جو کام کیا جا سکتا ہے اسے بچپنا کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔۔ سیکھنے کی عمر میں بچہ سب سیکھ ہی لیتا ہے"۔۔ضرورت صرف محنت اور توجہ کی ہوتی ہے"

****

**

کلاس روم میں تقریباً اسٹوڈنٹس اپنی کتابوں میں سر دیئے بیٹھے ہوئے تھے۔۔کوئی نوٹس کاپی کر رہا تھا تو کوئی رٹا لگا رہا تھا۔۔پروفیسر دانش جمال کوئیز کمپیٹیشن کرتے تھے اور جیتنے والے طالبات کے امتحانی نمبرز بڑھا دیئے جاتے تھے۔۔شہیر شاہ بھی سر جھکائے کچھ لکھنے میں مصروف تھا جب پیپر سے بنا جہاز اس کے سر پر آ کر لگا۔۔

سر کھجاتے ہوئے چہرہ اوپر کیا تو شایان علی شرارت سے مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! یار کیا ہے؟شیری کوفت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

میں کیا کروں یار؟پلین کریش ہو کر تجھ پر گر گیا۔۔پائلٹ اناڑی تھا شاید""

شایان ایک اور جہاز تیار کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ خدایا میرے "شیری سر پیٹ کر رہ گیا۔۔"

شیری سن نا۔۔اسے مخاطب کیا۔۔یہ لے کیچ کر "کہتے ہوئے جہاز اس کے سر پر "

دے مارا۔۔

بد تمیز انسان! کیوں پیپر ضائع کر رہا ہے؟شیری پیروں میں گرا ہوا جہاز اٹھاتے "

ہوئے اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔

کھول کر تو دیکھ نا اس پیپر کو۔۔تجھے دل سے لو لیٹر بھیجا ہے "شایان علی نے کہتے "

ساتھ آنکھ دبائی۔۔شیری کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہنستے ہوئے فولڈ پیپر کو کھول کر دیکھا۔۔جس پر بڑے بڑے حروف میں (شکریہ

مولوی صاحب) لکھا ہوا تھا۔۔نرمی سے مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

یہ کس لیے؟مطلب شکریہ کس بات کا؟شیری نا سمجھی سے مسکراتے ہوئے "

پوچھ رہا تھا۔۔شایان علی ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اس کی طرف اٹھ کر آ گیا۔۔

کل میری طبیعت خرابی میں تو میرے ساتھ تھا۔۔تو مجھے بہت اچھا لگا تھا" کہتے "
ہوئے شایان علی اس کے ساتھ چمٹ کر بیٹھ گیا۔۔

شانی! ہم بھائی ہیں۔۔شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے" شیری مسکراتے ہوئے پیپر "
لپیٹ کر اپنی نوٹ بک میں رکھ رہا تھا۔۔یہ بہت قیمتی پیپر تھا۔۔

یار شیری پڑھائی تو ہو ہی نہیں رہی ہے۔۔میں تو جاؤں کینٹین۔۔مجھے بڑی"
بھوک لگ رہی ہے۔۔صبح بھی دیر ہو رہی تھی تو آدھا پراٹھا ٹھونس پایا تھا" شانی منہ
بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا تو پھر جلدی جا اور فٹافٹ جو چاہیے وہ خرید کر واپس کلاس روم میں آجانا۔۔"
سر دانش جمال آنے والے ہیں" شیری اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوکے یوں گیا اور یوں واپس نہیں آیا" ہنستے ہوئے کہتے ہی بیگ اٹھایا اور بھاگ "
نکالا۔۔

شانی! کلاس میں واپس آنا۔۔ورنہ تیری خیر نہیں "شیری اونچی آواز میں "
وارننگ دے رہا تھا۔۔نوٹ بک سے وہ لپیٹا ہوا کاغذ باہر نکالا اور سر جھکا کر ہنس
دیا۔۔

شایان علی موبائل فون اسکرین پر انگلیاں چلاتے ہوئے کینٹین کی جانب بڑھ رہا
تھا۔۔اس کی طاق میں بیٹھا وہ شخص خباثت سے مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلنا
شروع ہو گیا۔۔

شایان علی! مسکراتے ہوئے اسے آواز دی۔۔اپنے نام کے پکارے جانے پر وہ "
گردن پھیر کر پیچھے دیکھنے لگا۔۔۔مسکراتے ہوئے وہ اس کی جانب ہی آ رہا تھا۔۔

اسلام وعلیکم شانی! پہلی بار اسے شانی کہا تھا۔۔"

وعلیکم السلام! شایان علی کو تو خوشگوار حیرت ہوئی تھی کہ وہ اسے نک نیم سے "
مخاطب کر رہا تھا۔۔

ارے بھئی کدھر چلے جا رہے ہو؟ دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔"

میں کینٹین جا رہا تھا" شایان جواب دیتے ہوئے مڑ گیا۔۔"

میر علی صمد سے دور رہنا ہے۔۔ صائم بھائی کو پسند نہیں۔۔ وہ ڈانٹیں گے۔۔ ناراض ہوں گے۔۔ یہ جملے اس کے ذہن کے پردوں پر چل رہے تھے۔۔

ارے بھئی! مجھ سے ناراض ہو کیا؟ شایان علی کے راستے میں کھڑے ہو کر اسے" آگے جانے سے روک دیا۔۔

نہیں تو میں کیوں آپ سے ناراضگی رکھوں گا؟ خیر مجھے کلاس کے لیے دیر ہو" جائے گی۔۔ بس جلدی میں تھا" شایان علی کہتے ہوئے اس کے بوٹس کو دیکھ رہا تھا۔۔ مہنگے ترین اور برانڈڈ تھے۔۔ شایان علی کے پاس بھی تھے مگر وہ اتنے مہنگے نہیں تھے۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تو بتاؤ۔۔بائیک کے بارے میں کیا سوچا۔۔تو پھر لے رہے ہو"میر علی صمد" دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا گھر جا کر وہ کوکین ڈرگ کے زیر اثر رہا تھا یا نہیں۔۔

بائیک"شایان چہک کر بولا۔۔میں بہت جلد بائیک خرید رہا ہوں۔۔میرے" صائم بھائی مجھے بائیک لے کر دیں گے۔۔میں نے کہا تھا نا ہم ایک فیملی ہیں۔۔وہ میرے سرپرست ہیں"شایان جتاتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔میر علی صمد کلس کر رہ گیا تھا۔۔

صائم!ابھی تو شروعاتی مرحلہ ہے۔۔کب تک اسے بچاؤ گے؟دل ہی دل میں خود" کلامی کرتے ہوئے شایان کا چہرہ دیکھا۔۔

اوہ نائیس مبارک ہو بھئی"ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔۔"

شکریہ!میں چلتا ہوں"شایان علی کو یاد آ گیا میر علی صمد سے دور رہنا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

افف شانی ان سے دور رہنا ہو گا۔۔صائم بھائی کو بالکل پسند نہیں بڑی عمر کے لڑکوں کے ساتھ میل ملاپ۔۔شایان علی کے دلی خیالات جو صرف وہ خود سن سکتا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔۔خیر میں اپنی ایک خوشی تم سے شئیر کرنے آیا تھا مگر تم تو" بات کرنے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتے ہو۔۔چلتا ہوں" اداس لہجے میں کہتے ہوئے وہ مڑ گیا۔۔

ارے آپ اداس کیوں ہو رہے ہیں؟ مجھے نہیں پسند کوئی میری وجہ سے اداس ہو" جائے۔۔آپ بتائیں کیا کہنا چاہتے تھے" شایان شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔۔

یہ چاکلیٹ کھاؤ پھر بتاؤں گا" مسکراتے ہوئے ایک چاکلیٹ اس کی جانب" بڑھائی۔۔شایان ہوتی سے دیکھنے لگا۔۔

ویسے یہ کس خوشی میں دی جا رہی ہے؟ شایان مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔" جھجھکتے ہوئے وہ چاکلیٹ لی۔۔

تم پہلے کھاؤ تو سہی۔۔ چلو شاباش کھاؤ۔۔ پھر بتاؤں گا ایک گڈ نیوز ہے "منافقت" کا ڈرامہ کرتے ہوئے میر علی صمد مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔ شایان علی نے نرمی سے مسکرا کر وہ چاکلیٹ منہ میں رکھ لی۔۔

اب بتائیں بھی کیا گڈ نیوز ہے؟ شایان تجسّس سے پوچھ رہا تھا۔۔"

میرا بزنس شروع ہو گیا ہے۔۔ میر علی صمد کا رشورم" کہتے ہوئے اسے دیکھا۔۔"

ارے واہ بہت مبارک ہو آپ کو" شایان چاکلیٹ چباتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

شکریہ تم کب سے شروع کر رہے ہو اپنا ذاتی بزنس" اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں؟ مگر میں ابھی تو پڑھ رہا ہوں۔۔ وہ تو بعد کی بات ہے۔" شایان علی بے فکری سے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا۔۔شیری سے تم نے ابھی تک کچھ نہیں سیکھا ہے؟افسوس صد افسوس۔۔"
نفی میں سر ہلایا۔۔

اس کی پینٹنگز کتنی مہنگی بکتی ہیں۔۔اچھا خاصا کما رہا ہے۔۔ایک تم ہی ہو بے بی"
بوائے۔۔مجھے پندرہ سال کی عمر میں پہلی کمائی ملی تھی اور میرے بھائی کو گیارہ سال
کی عمر میں اور تم ابھی بھی بے بی بنے ہوئے ہو"میر علی افسوس سے سر ہلاتے
ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی کا سر درد کرنے لگا تھا۔۔پھر کوئی چیز جسم میں
سرایت کرتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

شایان علی !تم کم از کم خود مختار تو بن ہی سکتے ہو۔۔کب تک دوسروں کے دیئے"
ٹکڑوں پر پلتے رہو گے؟میر علی تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے اس کی بگڑی شکل
دیکھ رہا تھا۔۔

شیری بھی آگے نکل جائے گا۔۔وہ تو تمہیں اپنے آفس میں چپڑاسی بھی نہیں" رکھے گا۔۔ہنستے ہوئے ہوئے کہا۔۔

شایان کے سر کا پچھلا حصہ درد کرنے لگا۔۔وہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے سر کو سہلاتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہوا شانی! افف تمہیں پھر سر درد ہو رہا ہے۔۔دھوپ لگ گئی ہو گی۔۔یہ لو" جوس پیو۔۔جوس کی بوتل اس کی جانب بڑھادی۔۔

یار بڑے ہی کوئی نازوں سے پہلے ہو۔۔اتنی سی دیر میں دھوپ لگ جاتی ہے """ اسے اپنے ساتھ سیڑھیوں پر بٹھاتے ہوئے کہا۔۔شایان علی جوس پیتے ہوئے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کوئی فرق محسوس ناں ہوا۔۔

ایک تو تم پڑھنے میں زیرو ہو۔۔کوئی بات نہیں پڑھائی سے نہیں ہنر سے کام کرنا" چاہیے ہے "میر علی بات بنا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کام تو پھر کام ہوتا ہے۔۔بس پیسے ملنے چاہیے ہیں تاکہ مہنگی ترین چیز خرید" سکیں۔۔میر علی چبھتی نگاہ سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جیسے میرے بوٹس دیکھو۔۔پینتیس ہزار روپے کے ہیں اور میں دو دن پہن کر" پھینک دوں گا" تنفر سے کہا۔۔

مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔۔میں خود مختار جو ہوں مگر افسوس تم پر۔۔پتا نہیں" کیوں تم پر بہت ترس آتا ہے "مصنوعی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔

میرا سر "شایان علی کو سر میں درد کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

شانی! تمہیں جب بھی کام کی ضرورت پڑے۔۔میرے پاس آجانا یار۔۔میں" نے تو تمہیں اپنا بھائی بنایا ہوا ہے۔۔میں ہوں نا تمہیں کام دلوانے کے لیے" کہتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھا جہاں سے شیری سخت غصے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔۔

کلاس شروع ہونے والی تھی اور شایان واپس ناں آیا تو شیری اسے ڈھونڈنے کی غرض سے کلاس روم سے باہر نکل آیا تھا۔۔اور پھر اسے شایان کے ساتھ دیکھ کر غصہ آرہا تھا۔۔

اچھا سنو شانی! میں چلتا ہوں۔۔پھر ملاقات ضرور ہو گی" کہتے ہوئے یاد سے اس" کے ہاتھ سے جوس کی بوتل لے لی اور اوپری منزل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پرنسپل انور رحمٰن خان کے آفس کی جانب بڑھ گیا۔۔

شانی! وہ پھر تجھ سے بات کر رہا تھا؟ کتنی بار منع کیا ہے۔۔تجھے سمجھ کیوں نہیں" آتی؟ شیری اس کے سر پر آن پہنچا تھا اور آتے ہی اسے سنانے لگ گیا تھا۔۔

بکواس بند کر اپنی" شانی کو فت سے اونچی آواز میں بولا۔۔شیری حیرانگی سے اسے" دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! پھر سے تیری طبیعت خراب ہو رہی ہے؟شیری فکر مندی سے پوچھتے" ہوئے اس کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔۔

طبیعت نہیں میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔۔بچہ نہیں ہوں میں۔۔تو مجھے حکم کیوں" دے رہا ہے؟میری مرضی میں جس سے بات کروں"شایان سر سہلاتے ہوئے غصے سے بول رہا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے یار؟اتنی اونچی آواز میں بات مت کر۔۔پرنسپل آفس تک شور جا رہا" ہے"شیری اس کے بلاوجہ چلانے پر خفا ہو رہا تھا۔۔

مجھے مت سمجھا۔۔میں تیرا نوکر نہیں ہوں"شایان علی نے غصے سے بیگ اٹھا کر" سیڑھیوں سے نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔۔

شانی! حد ہے جہالت کی۔۔اس میں اسلامک کتاب موجود ہے"شیری بیگ" اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں جاہل نہیں ہوں۔۔میں بچہ بھی نہیں ہوں۔۔میں محتاج بھی نہیں ہوں۔۔" شایان علی بالوں میں ہاتھ ڈالے بے چینی سے بول رہا تھا۔۔میں کچھ بھی نہیں ہوں۔۔کچھ بھی نہیں"آخر میں لہجہ غمگیں ہو گیا۔۔

شیری دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔حیرانگی سے اس کی حالت دیکھ رہا تھا۔۔دو قدم آگے آتے ہوئے اس کا بیگ اس کے ساتھ رکھ دیا۔۔شایان علی سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

شیری! مجھے پانی"ادھورا جملہ کہا۔۔شایان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔" سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔پسینے کی لکیر کنپٹی سے بہہ رہی تھی۔۔

شیری کا دماغ نینو سیکنڈز میں اس کی بات پکڑ چکا تھا پھرتی سے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھی اور پروفیسر محمد عقیل کے آفس میں دستک کے ساتھ داخل ہو گیا۔۔

سر! پانی مل سکتا ہے؟ کینٹین بہت دور ہے۔۔میرے بھائی کی طبیعت خراب ہو" گئی ہے "شیری جلدی جلدی بولتے ہوئے سلام تک کرنا بھول گیا۔۔

کیا ہوا تمہارے بھائی کو؟ کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔یہ لو پانی"" شیری کو پانی کی بوتل تھمادی۔۔

شکریہ سر "بوتل پکڑتے ہی وہ الٹے پیروں واپس بھاگا تھا۔۔پروفیسر محمد عقیل" بھی اس کے پیچھے آئے۔۔

شانی! یہ لے پانی "شیری بوتل کا منہ اس کے قریب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔" شایان علی ایک ہی سانس میں ساری بوتل حلق میں اتار گیا۔۔پروفیسر محمد عقیل بھی اس کے سر پر کھڑے ہو گئے تھے۔۔

آر یو او کے مسٹر شایان علی؟ وہ فکر مندی سے پوچھ رہے تھے۔۔شایان اثبات" میں سر ہلاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

میں اسے فارمیسی لے کر جاتا ہوں" شیری اس کا بیگ کندھے پر لٹکائے اسے "
اٹھنے میں مدد دے رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے مگر طبیعت بحال نہیں ہو تو مجھے بتانا شہیر۔۔میں شایان علی کو گھر بھجوا"
دوں گا" فکر مندی سے شایان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی سر" جواب دے کر وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر فارمیسی کی جانب بڑھ رہے تھے "
مگر شایان ہاتھ چھڑوا کر بینچ پر بیٹھ گیا۔۔شیری بھی اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔۔

شیری! آئی ایم سوری" شایان نم لہجے میں بول رہا تھا۔۔پیشانی پر پسینے کی لکیر بن "
گئی تھی۔۔ٹائی ڈھیلی کر دی تھی۔۔سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔

شانی! ادھر دیکھ میری طرف۔۔۔کیا ہوا تھا؟ تیری طبیعت کیوں بگڑ رہی ہے؟"
ناشتہ کر کے آیا تھا؟ شیری اپنے رومال سے اس کی پیشانی صاف کرتے ہوئے
فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

میں پتا نہیں "شایان خود اپنی حالت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔"

ہم ڈاکٹر کو دکھائیں گے۔۔شاید گرمی لگ جاتی ہے۔پھر تو چڑ چڑا ہو جاتا ہے""" شیری اسے تسلی دے رہا تھا کیونکہ اس نے میر علی صمد کے ہاتھ میں جوس کی بوتل نہیں دیکھی تھی۔۔شانی اور شیری دونوں کو ڈرگز کا علم نہیں تھا۔۔

صبح سے تو ٹھیک تھا" شایان حیران ہو رہا تھا خود پر۔۔اپنے رویے پر۔۔"

کوئی بات نہیں۔۔ابھی دس بج رہے ہیں۔۔پہلے فارمیسی چلتے ہیں۔۔چل اٹھ""" شیری اسے ہاتھ کا سہارا دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں شیری! میں ابھی ٹھیک ہوں۔۔کلاس میں چلتے ہیں۔۔مجھے ابھی دور چل کر" نہیں جانا" شانی انکار کر رہا تھا۔۔دل میں عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔۔

چل پھر کلاس روم میں بیٹھ کر تھوڑا آرام کر لے" کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ" لیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یار چھوڑنا" شانی کو فت سے دور ہٹا۔۔میں خود سے چل سکتا ہوں" وقفے وقفے "
سے جسم میں سرایت کرتا ڈرگ زور پکڑ لیتا تھا تو پھر وہی چڑچڑا پن ہونے لگ جاتا
تھا۔۔

اچھا اچھا بھئی ! ٹھیک ہے" شیری اس کا بیگ کندھے پر لٹکائے اس کے ساتھ "
چلنے لگا۔۔

شایان علی کی معصومیت اور بھولے پن کا غلط استعمال اب اس کے فائدے میں آنے
والا تھا۔۔شیطانیت سے مسکراتے ہوئے ریلنگ پر کہنی رکھ کر وہ اسے جاتے ہوئے
دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی ! چچ چچ بچارہ" کل جوس میں کوکین ڈرگ اور آج چاکلیٹ کے ساتھ "
جوس میں شامل ہیرین ڈرگ۔۔ہنس کر کہا۔۔بری بات ہے۔۔عادت پڑ جائے
یار" میر علی صمد زیر زبان مسکراتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔۔

****

**

کمرہ عدالت سے نکل کر وہ دونوں راہداری سے گزر رہے تھے۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک سن گلاسز لگائے خاصے متاثر کن نظروں سے وہاں موجود اس ہجوم کو دیکھ رہا تھا جو آج معمول سے کچھ زیادہ ہی لگ رہا تھا جبکہ سعد غنی فائلز تھامے اس کے ہم قدم چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

کیا شان تھی اس کی بااثر شخصیت میں کہ اتنے بھرے ہجوم میں لوگ خود اس کے لیے راستہ چھوڑتے ہوئے ایک طرف ہو جاتے تھے۔۔صائم کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی رقم تھی۔۔آس پاس کے لوگ اس کے عہدے اور رتبے سے بخوبی واقف تھے کہ بیرسٹر صائم عدیل ملک کراچی کے بہترین بیرسٹرز میں سے ایک تھا جو کم عمری میں اپنا ایک مقام بنا چکا تھا۔۔مظلوموں کا مسیحا تھا تو مجرموں کے لیے

جلاد۔۔وہ صرف ایک سنوائی میں مجرموں کو ان کے صحیح ٹھکانے پہنچا دیتا ہے۔۔وہ عدالتی تاریخوں میں زیادہ وقت برباد نہیں کرتا۔۔

سر! سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

خیریت سعد غنی صاحب؟ صائم کے کار کی جانب بڑھتے قدم تھم گئے اور رک کر" اسے دیکھا جو خاصی پریشان کن نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں کہہ رہا تھا کہ سر" وہ کچھ سوچ کر بولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔"

جی فرمائیں سعد صاحب! صائم اس کی پریشانی جان گیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

سر! آپ دھمکی آمیز پیغامات پر اتنا ٹھنڈا ردعمل دے رہے ہیں؟ مجھے تو آپ کی" بہت فکر ہو رہی ہے" سعد غنی شدید پریشانی کے زیرِ اثر بول رہا تھا۔۔

سعد غنی صاحب! پہلی بات تو میں کسی غنڈے بد معاش سے نہیں ڈرتا۔۔غازی" ہوں اور غازی موت سے نہیں ڈرتے۔۔موت تو برحق ہے ایک نا ایک دن اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گی تو کیا اس ڈر سے ہم میدان جنگ سے بزدل بن کر فرار ہو جائیں؟ صائم آئی برو اٹھائے سوالیہ نظروں سے سعد کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں جانتا ہوں میرے حریف مجھے جانی نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں" گے مگر جب تک میرا اللہ میرے ساتھ ہے تو پھر خاک بشر سے کیا خوف رکھنا؟ صائم اپنی طرف سے اسے تسلی بخش جواب دے کر آگے بڑھ گیا۔۔

سر! وہ صائم کے پیچھے لپکا تھا۔۔"

اب کیا ہو گیا سعد؟ صائم کو اس کے رویے سے شدید کوفت محسوس ہو رہی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سر! آپ کو احتیاط تو کرنی چاہیے ہے ہاں نا؟ سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے" مفت مفید مشورہ دے رہا تھا۔۔

ہمم اچھا! صائم اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ تو آپ کے حساب سے زیادہ سے زیادہ" کیا احتیاط کی جا سکتی ہے؟ صائم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

میں عدالت میں اپنے ساتھ ہتھیار لے کر جاؤں یا بولٹ پروف کار میں سفر کرنا" شروع کر دوں یا پھر۔۔ کہہ کر وقفہ لیا۔۔ یا تمہیں گھر بھیج دوں؟ صائم سینے پر بازو لپیٹے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سر! میں بھلا کیوں گھر جاؤں؟ منہ بسورتے ہوئے کہہ کر وہ صائم کو خفگی سے دیکھ" رہا تھا۔۔ صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔

سر! پلیز سنیں تو سہی" وہ تیز رفتار سے چلتے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ لوگ بہت اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔۔آپ کے پیچھے آپ کی فیملی بھی ہے"سعد" غنی افسردگی سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

پتا ہے سعد! ظالم کے پاس جبر کی طاقت بھی وقتی طور پر میسر ہوتی ہے۔۔ظالم کی" رسی ڈھیلی ہو تو اسے لگتا ہے وہ وہ آزاد نہ جو چاہے کر سکتا ہے مگر اللہ تعالی کی لاٹھی تو بے آواز ہوتی ہے۔۔جب پڑتی ہے تو اگلے پچھلے سارے حساب پورے ہوتے ہیں۔۔خیر اب بیرسٹر صائم عدیل ملک میدان جنگ میں قدم رکھ ہی چکا ہے تو فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹے گا"کیا سمجھے؟پر اعتماد لہجے میں کہتے ہی وہ کار کی جانب بڑھ گیا۔۔

یااللہ تعالی! اپنے اس مجاہد کی حفاظت کرنا"سعد غنی سر اونچا کیے دعا کے کلمات ادا" کر رہا تھا۔۔صائم کار میں بیٹھتے ہوئے اس کی اس حرکت پر مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

افف اس بندے کا کچھ نہیں ہو سکتا" زیر لب کہتے ہوئے کار کا ہارن بجایا جسے سن" کر وہ دوڑتا ہوا آیا اور کار میں بیٹھ گیا۔۔

چلیں بھئی" صائم مسکرایا اور کار اسٹارٹ کی۔۔"

جی سر" سعد مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔"

کار دھواں اڑاتی ہوئی اپنی رفتار سے آگے نکل گئی مگر اس کے پیچھے گھات لگائے بیٹھا اس کا حریف اس کے اعتماد پر بلبلا اٹھا تھا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک! الٹی گنتی گننا شروع کر دو۔۔ میں تمہیں مارنے کا کوئی" موقع ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا۔۔ تمہاری موت تو میرے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے" شیطانیت سے کہتے ہوئے وہ شخص اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

کمرے میں کھڑی سیدہ سکینہ شایان علی کی الماری سیٹ کر رہی تھی۔۔جو کپڑے اس کے استعمال میں نہیں آ رہے تھے وہ الگ کرتی جا رہی تھیں۔۔ویسے تو یہ کام ام نور کرتی ہے مگر جاب کے باعث وہ وقت نہیں نکال پا رہی تھی۔۔

شانی بھی نا۔۔اب یہ کیا لے کر آیا ہے؟سیدہ سکینہ خفگی سے اس کی پسند پر حیران کن نظروں سے ایک شرٹ کو دیکھ رہی تھیں جس پر جوکر کی میسنی مسکراہٹ والی تصویر بنی ہوئی تھی۔۔

اچھا کرتی ہے نوری۔۔اس پر سختی کرتی ہے۔۔ایسی شرٹ کون پہنتا ہے بھلا؟" پاگل لڑکا کچھ بھی خرید لاتا ہے"سیدہ سکینہ اس شرٹ کو الگ سے رکھتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھیں۔۔

ابھی وہ اس کام میں مصروف تھیں کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔کپڑے اٹھا کر لکڑی کی باسکٹ میں رکھ دیئے اور دروازے کی جانب چل دیں۔۔

کون ہے؟سیدہ سکینہ دھیرے آواز میں پوچھ رہی تھیں۔۔"

ارے سیدہ میں سازین ہوں۔۔دروازہ کھول دو بھئی "سازین کی آواز سن کر سیدہ" سکینہ مسکراتے ہوئے دروازے کا پٹ کھول کر ایک طرف ہو گئیں۔۔

اسلام و علیکم سیدہ! سازین محبت سے گلے مل کر سلام کر رہی تھیں۔۔"

و علیکم السلام سازو! آؤنا میں کب سے سوچ رہی تھی سازو گھر کیوں نہیں آرہی" ہے "سیدہ سکینہ انہیں اپنے ساتھ کمرے کی جانب لے کر جا رہی تھیں۔۔

کیا کروں سیدہ! صبح سے کام ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔آج کپڑے" بھی دھوئے تھے "سازین صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

پھر تم شیری کی دلہن لے آؤ"شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے پانی کا گلاس" سازین کی جانب بڑھا دیا۔۔سازین دل کھول کر ہنس دیں۔۔

www.novelsclubb.com

کاش میرے شیری کی دلہنیا اور شانی کی دلہنیا ایک ہی گھر سے ہوں۔۔بس یہی" دعا ہے اور پھر ہم دونوں کی شادیاں بھی ساتھ کریں گے "سازین ہنستے ہوئے کہہ کر سیدہ سکینہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔

سازو! یہ تم کیا نے بڑی زبردست بات کہی ہے "دونوں ہنس دیں۔۔"

اچھا بتاؤ تو صبح سویرے پیغام بھیجا تھا کہ گھر آجاؤ۔۔کیا ضروری بات بتانی تھی۔۔" ہنسی مذاق تو لگا ہی رہتا ہے "سازین مدعے پر آئیں۔۔

نوری رخصتی کے لیے مان گئی ہے۔۔کچھ دنوں میں تاریخ رکھیں گے۔۔تم میری" پوری مدد کرو گی سازو "سیدہ سکینہ کا پی پین لیے ان کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔

مبارک ہو سیدہ "سازین خوشی سے چہک اٹھیں۔۔ہماری نور اب باقاعدہ ایک" دلہن بنے گی۔۔کتنی پیاری لگے گی "سازین بہت خوش تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بالکل نوری دلہن کے روپ میں اپسرا لگے گی۔۔سیدہ سکینہ مسکرائیں۔۔اب" نوری کی پسند تو تمہیں پتا ہے۔۔ کہہ رہی ہے ایک سادہ سا جوڑا لوں گی۔۔حد کرتی ہے یہ لڑکی "دلہن سادہ جوڑا پہنتی ہے بھلا؟سیدہ سکینہ خفا ہو رہی تھیں۔۔

سیدہ! سادہ سے مراد ایک آرام دہ جوڑا۔۔تم فکر کیوں کرتی ہو۔۔صائم کے ساتھ" بھیجنا اسے وہ خود ہی ایک خوبصورت سا جوڑا دلوا دے گا۔۔ام نور کی پسند تو وہ جانتا ہی ہے "سازین اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دے رہی تھیں۔۔

اچھا تم مجھے لسٹ بنوا دو۔۔بھابھی شام کو آئیں گی تو ان کے ساتھ بھی ایک لسٹ" بنائیں گے۔۔کتنے مہمان ہوں گے؟کیا مینو ہو گا؟افف میری تو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا ہے۔۔نوری کے لیے کیا لینا ہے کیا نہیں وہ تو لکھ لوں۔۔تب تک میں کچھ تو تیاری رکھوں "سیدہ سکینہ فکر مندی سے کہہ رہی تھیں۔۔

ارے سیدہ ایک لمبی گہری سانس لو۔۔ہنستے ہوئے کہا۔۔سب خیر خیریت سے ہو" جائے گا۔۔اتنی ٹینشن مت لو۔۔ایسے کرو گی تو تم نے اپنی طبیعت بگاڑ لینی ہے" سازین نے کاپی پین اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔

ماں ہوں اور میری نوری کی زندگی کا خوبصورت دن ہو گا۔۔فکر تو لگی رہے گی"" سیدہ سکینہ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے فکر مندی سے کہہ رہی تھیں۔۔

اچھا چلو تمہاری فکر ختم کرتے ہیں۔۔میں لسٹ بنا رہی ہوں۔۔نور کے لیے گھر" میں استعمال ہونے والے کپڑے میں خود کر لے کر آؤں گی۔۔تم اس کی فکر ہی چھوڑ دو۔۔مجھے نور کی پسند معلوم ہے۔۔صحیح ہے نا؟ سازین لسٹ بناتے ہوئے مشورہ دے رہی تھیں۔۔

ہاں سازو! بس تم نے یہ میری مشکل آسان کر دی" سیدہ سکینہ ممنوعیت سے کہہ رہی تھیں۔۔

نور میری بھی تو بیٹی ہے۔۔میرا بھی کچھ فرض بنتا ہے"سازین مسکراتے ہوئے" کہہ رہی تھیں۔۔

کافی دیر تک وہ دونوں لسٹ بنانے میں مصروف رہی تھیں۔۔ام نور کی پسند کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سب سوچا گیا تھا۔۔گھر میں پہلی شادی تھی۔۔خوشی تو بہت تھی مگر بیٹی والے تھے تو بہت زمہ داری ان کے سر پر تھی۔۔ایسا نہیں تھا صائم کے گھر سے کوئی کچھ کہہ دے گا مگر بیٹی کی ماں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں رکھتی ہے۔۔سیدہ سکینہ بھی بس وہی کر رہی تھیں۔۔

****

**

اکتوبر مہینے کے دن پلک جھپکتے گزرتے جا رہے تھے۔۔دن کی گرمی میں کافی حد کمی آگئی تھی۔۔تعلیمی اداروں میں پڑھائی زور و شور سے جاری تھی۔۔تمام طالبات

دل لگا کر محنت کر رہے تھے۔۔ شہیر شاہ بھی لائبریری میں بیٹھا کل کے ٹیسٹ کی تیاری کر رہا تھا۔۔ شایان علی متلاشی نظروں سے لائبریری میں اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔ وہ ایک کونے کی جانب کرسی پر بیٹھا نظر آ گیا۔۔

"سن شیری! شانی مرے ہوئے قدموں سے چلتے ہوئے دھڑام سے اس کے اوپر آ کر گرا اور اسے مخاطب کیا۔۔ یہ شایان علی کا انداز تھا۔۔ سست لوگوں کا انداز۔۔

"افف شانی! کیا کر رہا ہے۔۔ میری کمر درد کر رہی ہے۔۔ پیچھے ہو جا شانی کے بچے" شیری کراہتے ہوئے اسے کہنی مار کر پیچھے ہٹا رہا تھا۔۔

"اٹھ چل چلتے ہیں۔۔ اب اٹھ نا" شانی اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اس کی گردن دبوچ کر اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"آج مجھے مار دے تو۔۔ بد تمیز لڑکا" شیری خفگی سے اس کے ہاتھ کو ہٹاتے ہوئے کہتے بیگ پیک کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

اوئے! تو ہے بد تمیز لڑکا۔۔میں تجھے لینے کے لیے اتنی دور سے چل کر آیا"
ہوں۔۔اب تھک گیا تو تیرے اوپر ہی گروں گا" شایان علی اس کے بال بگاڑتے
ہوئے کہتے پیچھے ہو گیا۔۔

شانی! اتنا کیوں تنگ کرتا ہے یار؟ شیری بال سنوارتے ہوئے اسے خفگی سے دیکھ"
رہا تھا۔۔

میری مرضی" ڈھٹائی سے کہتے اسے دیکھا۔۔شایان علی جو کبھی سدھر جائے۔۔"
شیری سر نفی میں ہلاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! ابھی طبیعت بہتر ہے؟ شیری اٹھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

ہاں پہلے سے تو بہتر ہوں مگر سستی محسوس ہو رہی ہے یار۔۔منہ کا ذائقہ کڑوا سا لگ
رہا ہے۔۔پتا نہیں کیوں" شانی منہ بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! آج ڈاکٹر کو یاد سے دکھانا۔۔مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا ہے۔۔بلڈ ٹیسٹ" کروالے پتا تو لگے کیا مسئلہ ہے "شیری سارا دن اس کے آگے پیچھے لگا رہا تھا۔۔ جب تسلی ہو گئی کہ وہ اب بہتر ہے تبھی لائبریری میں آ گیا تھا۔۔

اچھا بھئی اب چل کیوں کہ صائم بھائی باہر ہمارا انتظار کر رہے ہیں اور کہہ رہے" جلدی باہر آؤ" شانی نے مسکراتے ہوئے شیری سے کہا۔۔

کیا؟ باہر صائم بھائی آئے ہیں؟ شیری کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔"

مگر تو مجھے کیوں بلا رہا ہے شانی؟ وہ تو وہ تجھے لینے آئے ہوں گے "شیری بیگ" اٹھاتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں پر وہ۔۔شایان سنسنی انداز اپناتے ہوئے شیر یر مسکراہٹ سے بتا رہا تھا۔۔" صائم بھائی نے مجھے کال کر کے کہا کہ شیری کو بھی ساتھ لے آنا۔۔آج اسے بھی

www.novelsclubb.com

ڈراپ کر دیں گے۔۔دیکھ میرے بڑے بھائی کا پیار" شانی اس کے گلے میں لٹکتی ٹائی کو کھینچتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اچھا واقعی ہی؟ تو چل پھر دیر کس بات کی۔۔چل جلدی آجا" شیری ٹائی چھڑواتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

صائم عدیل ملک اس کا آئیڈیل تھا۔۔اور پھر صائم کی محبت ہی ایسی تھی شیری کے دل میں اس کے لیے بہت احترام تھا۔۔

دونوں باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے۔۔پارکنگ لاٹ میں کار کے پاس پہنچ گئے مگر صائم کار میں موجود نہیں تھا۔۔شیری اور شانی متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھنے لگے۔۔

یار شیری! یہ صائم بھائی کدھر چلے گئے؟ شانی کار کے بونٹ پر بیگ رکھتے ہوئے" فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

پتا نہیں شانی! انہوں نے تجھے بتایا نہیں؟ شیری یہاں وہاں گردن گھماتے ہوئے" صائم کو تلاش کر رہا تھا۔۔

مجھے تو کہا میں کار میں بیٹھا ہوں اور تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں" شانی کار سے" ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

وہ رہے صائم بھائی" شیری چہکتے ہوئے انگلی کے اشارے سے اس کی توجہ سامنے" اینٹریس سے باہر آتے صائم عدیل ملک کی جانب مبذول کروا رہا تھا۔۔

بیرسٹر صائم عدیل ملک سفید شرٹ اور نیلا کوٹ پہنے ہوئے تھا اور ہمیشہ کی طرح آستین اوپر کی جانب فولڈ کر دیں تھیں۔۔ آنکھوں پر سیاہ سن گلاسز لگائے وہ فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے ان کی جانب آ رہا تھا۔۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی رقم تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم صائم بھائی! شیری احتراماً سلام کر کے صائم کے سنجیدہ تاثرات کو دیکھ" کر شانی کے برابر جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

اسلام و علیکم صائم بھائی! صائم کو سلام کرتے ہوئے اس کے سنجیدہ تاثرات پر تو" شایان علی بھی مزید دو قدم پیچھے ہوا۔۔ بڑا بھائی اتنا سنجیدہ ہو تو ڈر لگتا ہے۔۔

وعلیکم السلام! کار میں بیٹھو تم دونوں" صائم سپاٹ تاثرات دیئے مگر نرم لہجے میں" کہتے ہوئے کار کی دوسری جانب بڑھ گیا اور فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے سیٹ سنبھال لی۔۔

شیری اور شانی کے درمیان سوالیہ نظروں کا تبادلہ ہوا تھا جبکہ شایان علی کو کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی۔۔ صائم کا غصہ بغیر کسی وجہ کے ہو ہی نہیں سکتا۔۔ وہ الگ بات ہے کہ صائم غصے میں بھی آواز اونچی نہیں کرتا تھا بس اس کے تاثرات دیکھ کر سمجھ آ جاتا تھا وہ غصے میں ہے۔۔ دونوں کار کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھ گئے۔۔ شانی

www.novelsclubb.com

فرنٹ سیٹ پر تو شیری پیسنجر سیٹ پر۔۔صائم کار اسٹارٹ کرتے ہوئے آگے بڑھا لے آیا۔۔مین روڈ پر آتے ہی صائم نے سخت غصے سے شایان کو گھورا۔۔

"شایان علی! کیا آپ مجھے وضاحت دینا پسند کریں گے کہ اپنے کلاس فیلو ظفر مرید سے کس بات پر جھگڑا ہوا ہے؟ صائم سخت خفگی سے پوچھ رہا تھا۔۔اور آخر بات فیزیکل ابیوز تک کیوں آن پہنچی؟ صائم سخت گھوری ڈالتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

شانی نے جھٹکے سے گردن گھماتے ہوئے شیری کو دیکھا جبکہ شیری بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گیا۔۔مطلب آن شکایت درج کروائی گئی تھی۔۔اب بڑے بھائی کو حساب دینا ہو گا۔۔

"شایان علی! میں آپ سے مخاطب ہوں" صائم کار ڈرائیو کرتے ہوئے کبھی کبھی اس کی جانب دیکھ لیتا تھا۔۔

صائم بھائی! وہ اس نے "شانی شکایتی نظروں سے شیری کو دیکھنے لگا۔۔اشارتاً سے" بتانے کا کہہ رہا تھا۔۔

صائم بھائی! میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں "شیری تھوڑا آگے کو ہوا اور شروع" سے لے کر آخر تک ساری بات صائم کے گوشے گزار کر دی۔۔

ظفر مرید کا اپنے جونیئر رمیز امان اللہ کی ریکنگ کرنا۔۔رمیز امان اللہ کا ظفر مرید کے خلاف ہیڈ مینجمنٹ کو شکایت کرنا اور پھر ان کی لڑائی۔۔صائم سنجیدگی سے اسے سن رہا تھا۔۔

اچھا۔۔تو اب آپ دونوں اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ گھر میں کچھ بھی بتانا مناسب" نہیں سمجھتے؟ بہت بہادر ہو گئے ہیں۔۔آپ دونوں نے حد کر دی ہے "پہلے تو صائم کا دل کیا دونوں کو ایک ایک لگا دے مگر پہلے ہی دونوں کا رنگ اڑا ہوا تھا۔۔صائم دونوں سے نہایت خفا نظر آ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوری صائم بھائی "شایان علی منہ بسورتے ہوئے کہتے شیری کو دیکھ رہا تھا۔۔"

سوری صائم بھائی! ہم آئندہ ایسا نہیں کریں گے "شیری ندامت سے کہہ رہا تھا۔۔

مجھے پرنسپل انور رحمٰن خان کی کال موصول ہوئی تھی۔۔مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا شانی کہ تم کسی کے ساتھ مار پیٹ کرو گے "صائم کار موڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

صائم بھائی! ہم اس سے نہیں لڑے تھے بلکہ وہ خود ہی سر پر خون سوار کیے میرے پیچھے آیا تھا۔۔شانی تو صرف میری مدد کر رہا تھا "شیری وضاحت پیش کر رہا تھا۔۔

آئی سی! ظفر مرید کے گھر سے صرف شایان علی کے خلاف شکایت آئی تھی۔۔" شیری کا تو کوئی تذکرہ تک نہیں تھا۔۔صائم اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔اور میرے

www.novelsclubb.com

کہنے کے باوجود مجھے پلے گراؤنڈ کی سی سی ٹی وی فوٹیج نہیں دکھائی گئی۔۔اب مجھے سمجھ آرہا ہے" صائم ایک ہاتھ سے پیشانی مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں ناوہ شیری کا نام کیوں لے گا۔۔شیری ہی تو اس کی شکایت لگا کر آیا تھا۔۔ظاہر" ہے اگر شیری کی شکایت کرتا تو اس کے اپنے گھر والوں کو بھی اس حرکتوں کا پتا لگ جاتا۔۔مجھ سے ہی تو بدلہ لیا ہے اس بدتمیز نے" شانی خفگی سے کہتے ہوئے ونڈو اسکرین کے باہر دیکھنے لگا۔۔

صائم بھائی! وہ ریگنگ کرتا ہے۔۔امیری کا دھونس جماتا ہے۔۔رمیز امان اللہ کا" ہاتھ بری طرح سے جلا دیا تھا۔۔ایک لڑکے کو سیکنڈ فلور کے واش روم میں بند کر دیا تھا۔۔پھر بھی وہ ہماری شکایت بھیج رہا ہے تو کیا یہ غلط بات نہیں؟ شیری سمجھداری سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیری! تمہیں یہ سب مجھے صحیح وقت پر بتانا چاہیے تھا رائیٹ؟ کیونکہ اس کی لگام" بوقت کنٹرول کی جاسکتی تھی۔۔اس لڑکے کے جبر وزبردستی کو برداشت کرنے کے دوران کسی کو خیال تک نہیں آیا کہ گھر میں ہم بڑے بھائی یا والد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم جا کر ان سے کچھ شیئر کریں۔۔ان کو بتائیں کہ ایسا کچھ بھی ادارے کے اندر ہو رہا ہے۔۔صائم خفا ہو رہا تھا۔۔

صرف ایک دن کے کتنے گھنٹے ایک بچہ ایک تعلیمی ادارے کے اندر گزارتا شاید" اس کا آدھا حصہ بھی وہ گھر پر نہیں گزارتا۔۔اگر حالات تعلیمی اداروں کے اندر خراب ہوں گے تو کیا ہم بچوں کو پڑھنے لکھنے کے لیے بھیجنا بند کر دیں؟ جب ظلم برداشت کیا جائے گا تو ہر دن وہ ظالم مزید زور پکڑتا جائے گا۔۔بات سمجھ آ رہی ہے؟ صائم اپنی طرف سے ممکن کوشش کر رہا تھا ان کی سوچ پر مثبت مہر لگا دے۔۔دونوں اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔۔

مگر تم دونوں پر افسوس صد افسوس۔۔ تم دونوں تو شیر بن کر خود ہی سب سنبھال" رہے تھے۔۔ صحیح کہہ رہا ہوں؟ صائم ٹریفک جام ہونے کے باعث کار روکے ہوئے تھا۔۔

صائم بھائی! یہ تو ہماری غلطی ہے مگر اب؟ کیا پرنسپل میری اینٹری فریز کر دے" گا؟ میری تو اٹینڈینس ہی کم ہو جائے گی" شایان علی فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ میرے بھائیوں پر ایسی بے تکی پابندیاں عائد کریں۔۔" میں سی سی ٹی وی فوٹیج تو نکلوالوں گا۔۔ پھر میں اچھے سے دیکھتا ہوں ان لوگوں کو" ٹریفک کھل گیا تو صائم کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اور ہاں تم دونوں! صائم خفگی سے گردن گھماتے ہوئے شیری کو بھی دیکھ رہا" تھا۔۔ خبردار جو آئندہ تعلیمی ادارے کے اندر کوئی مار پیٹ کی تو۔۔ فزیکل ابیوز تک بات پہنچی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ صائم وارننگ دے رہا تھا۔۔ زبان تم

دونوں کے پاس موجود ہے تو جتنا ممکن ہو سکے اس کا صیح استعمال کرو مگر فنریکل ابیوز تک نوبت نہ آنے پائے۔۔میری بات تم دونوں کو سمجھ آرہی ہے؟صائم نے دونوں کو اچھی خاصی جھاڑ پلادی۔۔

"جی صائم بھائی!ہم آئندہ خیال رکھیں گے۔۔اور آپ سے کچھ بھی نہیں چھپائیں گے"شیری معذرت خواہ انداز میں بول رہا تھا۔۔

اور آپ شایان صاحب؟صائم سوالیہ نظروں سے شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔"

"ظاہر سی بات ہے صائم بھائی!آپی جانی کو میں کچھ بھی بتا نہیں سکتا۔۔پریشان ہو جاتی ہیں اور آپ کو بتانے سے ڈر لگتا تھا اب آئندہ سے آپ کو سب بتادوں گا"شانی خفگی سے کہتے ہوئے بیگ سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا۔۔

"اوہ رئیلی تم مجھ سے ڈرتے ہو شانی؟کیوں کیا میں تمہیں مارتا ہوں؟آج تک کبھی تمہیں مارا؟صائم غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہمارے گھر میں آج تک کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا گیا شانی خاص کر تم پر۔۔ بچپن" سے اتنے حساس ہو کہ امے کے علاوہ تمہیں کوئی ڈانٹ بھی نہیں سکتا۔۔ پھر بھی تمہارے یہ حالات ہیں" صائم اب کے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں صائم بھائی! میرا مطلب کچھ اور تھا۔۔ بس کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ یہ بات" نہیں بتانی چاہیے تو وہ پھر ہم گھر پر نہیں بتاتے۔۔ پریشان نہیں کرنا چاہتے" شانی دل کی بات زبان پر لے آیا۔۔

یہی سوچ تو بدلنی ہے۔۔ ہم بڑے بھائی یا والد آخر کس لیے ہوتے ہیں۔۔ جب" ہمارے گھر کے بچے باتیں چھپانے لگیں گے تو ہم بڑے کیسے مدد کریں گے؟ صائم فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

خود کو لاوارث بنا کر تم جیسے بچے اکیلے ہی سب سنبھالنے کی کوشش میں بات کو" مزید بگاڑ دیتے ہو۔۔ ہمارے تجربے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔ ہم بڑے

زیادہ بہتر طور سے لوگوں کی پہچان رکھتے ہیں" صائم آرام سے دونوں کو اہم بات سمجھا رہا تھا۔۔

اچھا بتاؤ۔۔ تم دونوں کو پرنسپل انور رحمٰن خان کیسا لگتا ہے؟ صائم ہونٹ کاٹتے" ہوئے عام سے لہجے میں سوال کر رہا تھا۔۔ کار ایک طرف روک دی۔۔

پرنسپل سر! ویسے وہ تو بہت اچھے ہیں۔۔ پتا نہیں کیوں بس سڑے ہوئے رہتے" ہیں۔۔ ہمیں ٹرپ پر بھی لے جاتے ہیں" شایان علی نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔

لیکن مجھے پرنسپل سر اتنے خاص پسند نہیں۔۔ میری شکایت پر کوئی ایکشن تک" نہیں لیا" شیری منہ بسورتے ہوئے صائم کو بتا رہا تھا۔۔

میں پرنسپل کو دیکھ کر وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنے ادارے کے مجبور ترین" انسان ہیں۔۔ جیسے تم طالبات پر ظفر مرید کا دھونس تھا ویسے ہی پرنسپل انور رحمٰن

خان پر اس کے ادارے کے افسران کا جبر ہے۔۔شایان علی کی اینٹری شاید وہ فریز کر دیتا مگر شایان علی کے ساتھ جڑی اس کے بڑے بھائی بیرسٹر صائم عدیل ملک کی پہچان آڑے آگئی۔۔اسی لیے مجھے کال کر کے بلایا" صائم کہتے ہوئے سنجیدگی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ دونوں خاموش نظروں سے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔۔

پہچان، نام، رتبہ، یہی تو ظفر مرید کے باپ کے پاس ہے۔۔ظفر مرید کا تو صرف " نام ہے۔۔اور نام تو جانوروں کے بھی ہوتے ہیں" صائم سینے پر بازو لپیٹے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیری! صائم بھائی کی بات اگر تجھے سمجھ آرہی ہے تو مجھے بھی بعد میں سمجھا دینا۔۔" فلحال تو کھوپڑی کام نہیں کر رہی ہے" شایان علی ناسمجھی سے صائم کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم اس کی بات پر سر جھکا کر ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی کہہ رہے ہیں وہ اب سنبھال لیں گے۔۔کیونکہ ان کا نام ہے اور رتبہ" بھی۔۔شیری مسکرادیا۔۔ساتھ ہی معاشرے کے تلخ حقائق سمجھا رہے ہیں۔۔ ہماری اخلاقیات ہمیں پہچان دیتی ہیں۔۔ظفر مرید کی کوئی پہچان نہیں۔۔وہ تو ایک نسلی امیر زادہ ہے بس۔۔ہمیں بھی اچھے اخلاق رکھنے چاہیے ہیں۔۔ورنہ ہم میں اور ظفر مرید میں کوئی فرق نہیں رہے گا"شیری معصومیت سے جواب دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

صائم حیرانگی سے شیری کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔صائم کو واقعی ہی اندازہ نہیں تھا وہ بات اتنے آرام سے سمجھ لے گا۔۔اس میں کوئی شک نہیں شیری وقت کے ساتھ ساتھ مزید سمجھدار ہوتا جارہا ہے۔۔

اوہ اچھا اچھا"شانی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بات سمجھ رہا تھا۔۔شیری سوچ رہا" تھا کہ شایان علی کی طبیعت خرابی کا صائم کو بتادے مگر وہ پہلے ہی ان کی وجہ سے کافی

پریشانی دیکھ چکا تھا تو آج کے دن بتانا مناسب نہیں۔۔اور بس یہاں شہیر شاہ نے بہت بڑی غلطی کر دی۔۔صائم سے یہ بات چھپانی نہیں چاہیے تھی۔۔یہ بات کتنا بڑا وبال بن کر آئے گی کسی کو علم نہیں تھا۔۔

صائم بھائی! آپ نے یہاں کار کیوں روک دی؟ شانی ونڈو اسکرین کے باہر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ایک بہت بڑے الیکٹرانک سینٹر کے باہر کار روک دی گئی تھی۔۔

تمہیں کیا لینا تھا شانی؟ تم کل کچھ کہہ رہے تھے "صائم ڈیش بورڈ سے موبائل فون اٹھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

باقی سب اپنی جگہ مگر شایان علی کی ضروریات پوری کرنا وہ کبھی نہیں بھولتا تھا۔۔اسے یاد تھا شایان علی کو اسٹڈیز کے لیے کمپیوٹر کی کتنی ضرورت ہوتی ہے بس وہی

www.novelsclubb.com

سوچ کر وہ دونوں کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔۔شایان علی خوشگوار مسکراہٹ سے صائم کو دیکھنے لگا۔۔

مجھے میرے کمپیوٹر کے لیے سی پی یو چاہیے تھا اور آپی کے لیپ ٹاپ کے لیے" چارجر بھی لینی ہے جو صرف اسی سینٹر سے مل سکتی ہے" شانی خوش ہوتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

تو چلو پھر۔۔لے لیتے ہیں۔۔شیری تم بھی آجاؤ ساتھ"" صائم دروازہ کھولتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔وہ لوگ کار سے باہر نکل آئے۔۔مگر شیری شش و پنج میں مبتلا نظر آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا شیری! خیریت ہے؟ صائم اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔

صائم بھائی مجھے تو کچھ نہیں لینا۔۔آپ لوگ ہو آئیں۔۔میں کار میں بیٹھ کر انتظار کروں گا"شیری نرمی سے مسکراتے ہوئے کہنے لگا جبکہ صائم نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

"کوئی بات نہیں شیری! ساتھ چل کر دیکھ تو لو۔۔کبھی ضرورت پیش آئے گی تو تم آسانی سے یہاں سے اپنے لیے کچھ بھی لے سکتے ہو۔۔انفارمیشن ٹیکنالوجی میں اضافہ ہو جائے گا"مسکرا کر کہتے ہوئے صائم اس کے کندھے پر ہلکی سی تھپکی دے کر آگے بڑھ گیا۔۔

تینوں کافی دیر تک وہاں کی نئی رینج دیکھتے ہوئے کچھ الیکٹرانک پراڈکٹس پسند کر رہے تھے۔۔شیری اتنے بڑے الیکٹرانکس سینٹر میں پہلی بار آیا تھا کیونکہ وہ کبھی اتنی مہنگی چیزیں نہیں لیتا تھا جو یہاں مل رہی تھیں۔۔کافی دیر بعد شایان علی کو اس کی پسند کی چیز مل گئی تو صائم نے بھی شکر کا کلمہ ادا کیا۔۔

آپ یہ سی پی یو پیک کر دیں" سیلز بوائے سے کہتے ہوئے صائم لیپ ٹاپ سیکشن" کی جانب بڑھ گیا اور ایک سرمئی رنگ کا لیپ ٹاپ پسند کرتے ہوئے شیری کی جانب آیا۔۔

شیری! یہ کیسا ہے؟ صائم دوستانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔"

بہت اچھا ہے" شیری مسکراتے ہوئے اس لیپ ٹاپ کو ہاتھ لگا کر دیکھ رہا تھا۔۔"

تو یہ اب سے تمہارا ہوا" پیار سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ شیری کو تھما دیا۔۔"

مگر صائم بھائی! یہ مجھے؟ میں کیسے لے سکتا ہوں؟ شیری کو سمجھ نہیں آ رہا تھا"
بڑے بھائی کو منع کیسے کرتے ہیں تاکہ ان کو برا بھی ناں لگے۔۔

ارے بھئی ظاہر سی بات ہے۔۔ہاتھوں سے لیتے ہیں" شایان علی ہنس کر کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔اور تجھے پتا ہے صائم بھائی نے آپی کو بھی اس کمپنی کا

www.novelsclubb.com

لیپ ٹاپ لے کر دیا ہے۔۔بہت اچھا ہے" شایان علی مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔۔

یہ تمہارا تحفہ ہے شیری! ایک تحفہ مجھ پر ادھار تھا۔۔مجھے یہ تمہارے لیے پسند آیا" ہے۔۔تمہاری اسٹڈیز میں کام آئے گا" صائم نرمی سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

صائم بھائی! یہ بہت مہنگا ہے۔۔پلیز آپ یہ واپس لے لیں" شیری لیپ ٹاپ" صائم کی جانب بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شیری! تحفے کی قیمت نہیں دیکھتے بلکہ تحفہ دینے والے انسان کے دل میں آپ" کے لیے جو محبت اور اہمیت ہے وہ زیادہ معنٰی رکھتی ہے۔۔رکھ لو مجھے بھی اچھا لگے گا" مسکرا کر کہتے ہوئے صائم بل ادا کرنے کے لیے کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا جبکہ شیری ممنوعیت سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔اتنی محبت اور اپنائیت جو ملی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

سن شیری! میں اس لیپ ٹاپ میں کبھی کبھار گیمز بھی کھیل سکتا ہوں۔۔تو یاد" سے ڈیلی کے ڈیلی اس کو چارج کرنا" شانی اس سے لیپ ٹاپ جھپٹ کر اپنے مطلب کی بات کہہ رہا تھا۔۔

بالکل بھی نہیں" ہنس کر کہتے شیری اپنا لیپ ٹاپ اس سے لے کر صائم کی جانب" بڑھ گیا۔۔

بد تمیز لڑکا۔۔اپنی باری پر آئے گا تو بتاؤں گا" شانی منہ بسورتے ہوئے اس کے" پیچھے گیا۔۔

یہ لیپ ٹاپ بھی پیک کر دیں" شیری سے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے سیلز بوائے کی" جانب بڑھا دیا۔۔

مطلوبہ سامان لے کر وہ لوگ واپس گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔۔شیری کے لیے یہ بہت انمول تحفہ تھا جو اسے محبت سے دیا گیا تھا۔۔صائم کار ڈرائیو کرتے ہوئے

www.novelsclubb.com

مسلسل اس ظفر مرید نامی مسلے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔شایان علی بار بار پیچھے مڑ کر شیر کو خفگی سے دیکھ رہا تھا جو اسے لیپ ٹاپ پر گیمز کھیلنے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا۔۔

****

**

دونوں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے باندھے وہ نہایت غصے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔۔کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا بس ٹہلنے سے اس کے سخت بوٹس ٹھک ٹھک کر رہے تھے۔۔کچھ سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور غصے سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔ساری محنت برباد ہو گئی تھی۔۔میر ثاقب خلیل اس کی پکڑ سے پھر بھاگ نکا تھا۔۔جس خفیہ اڈے کی تفصیلات اسے شیر اکیسو رام سے ملی تھیں وہاں چھاپہ مارنے پر سوائے خالی ڈبوں کے کچھ ناں ملا۔۔انیس سو لنگی کے آنے سے پہلے

سار اڈر گز کسی دوسری جگہ ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔۔دستک کے ساتھ ایک کانسٹبل اندر داخل ہوا تھا۔۔

سر! ایس ایچ او منیب احمد آئے ہیں۔۔انہیں اندر بھیج دوں؟ مؤدبانہ انداز میں" پوچھا۔۔

ہمم "اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اجازت دی۔۔کچھ دیر بعد کمرے میں ہلکی سی" دستک کے ساتھ ایس ایچ او منیب احمد داخل ہوا اور سلام کرتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے انیس سو لنگی کی جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

آؤ منیب بیٹھو" پانی پیتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔"

شکریہ سر" وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔"

منیب !مزید کیا تفصیلات ملی ہیں ؟اتنا مال آخر کیسے ٹرانسفر کر دیا گیا؟ کوئی تو ٹرک یا" گاڑی ہو گی۔۔چیک پوسٹ پر باقاعدہ چیکینگ ہوتی ہے۔۔آخر کہاں لاپروائی کی گئی ہے ؟انیس سو لنگی دبے دبے غصے سے کہہ رہا تھا۔۔

سر !مال یقیناً کسی ٹرک میں ہی چھپایا گیا تھا۔۔چیکنگ کے دوران ہم اناج کی" بوریاں نہیں کھولتے ہیں۔۔شاید وہیں سے ہم چوک گئے ہیں "ایس ایچ او منیب احمد افسردگی سے جواب دے رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔لسٹ تیار کرو۔۔پچھلے دو دن سے جتنی مالدار گاڑیاں یا پھر پک اپ" کسی بھی قسم کی بڑی سواری کہاں کہاں گئی ہیں ؟سارے چیک پوسٹ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اب سے کوئی گاڑی مکمل چیکینگ کے بغیر پاس آؤٹ نہیں ہو گی۔۔ازدیٹ کلیئر ؟انیس سو لنگی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

"جی سر! ہم پوری کوشش کریں گے" ایس ایچ او منیب احمد پر اعتماد لہجے میں جواب دے رہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔ایس ایچ او منیب اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"اچھا ایک بات رہ گئی تھی۔۔انیس سو لنگی کو اچانک خیال آیا۔۔ تمہیں کل ایک کام دیا تھا۔۔انیس سو لنگی کہتے ہوئے انگلی سے پیشانی مسلنے لگا۔۔شیرا کے گھر میں نے جو سامان بھجوائے تھے۔۔کیا وہ پہنچا دیئے گئے ہیں؟ انیس نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی سر! میں خود سارا سامان ان کی بستی میں لے کر گیا تھا۔۔ تقریباً تین مہینے کا راشن لیا تھا اور کچھ امدادی رقم جو آپ نے لفافے میں دی تھی۔۔میں نے خود کیسو رام کے حوالے کر دی تھی" ایس ایچ او منیب احمد پیشہ ورانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ "انیس سو لنگی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

سر! میں پھر روانہ ہو جاؤں۔۔ان شاءاللہ میں آپ کو ساری تفصیلات سے آگاہ" کرتا رہوں گا" وہ کہتے ہوئے انیس کو دیکھ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے" سر کو خم دیتے ہوئے اجازت دی۔۔"

انیس سو لنگی اپنی ریوالونگ چیئر پر سر کی پشت ٹکا کر ہولے ہولے جھول رہا تھا۔۔ بار بار شیرا کا چہرہ اس کے خیالات کے پردوں میں لہرانے لگتا تھا۔۔اس کے آخری جملے آج بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔یہ حادثہ اچھا نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

تین منزلہ عالیشان عمارت میں اس وقت تناؤ کا ماحول تھا۔۔میر ثاقب خلیل اپنے وکیل مسعود احمد صدیقی کے ساتھ بیٹھا اپنے بیٹے کا کیس ڈسکس کر رہا تھا۔۔صائم

سے ہونے والی ملاقات بھی ان کے گوش گزار کر دی۔۔اپنے کریمنل بیٹے کے لیے وہ کریمنل وکیل کی تلاش میں تھے جو ان کے بیٹے کو رہائی دلوا سکے۔۔اس وقت ان کا بیٹا روپوش تھا۔۔پولیس اسے ڈھونڈ رہی تھی مگر میر ثاقب خلیل جیسے چالاک انسان کی سوچ بھی دو قدم آگے رہتی تھی۔۔شہر سے باہر چھپ کر بیٹھا ان کا بیٹا اپنے فام ہاؤس میں مزے سے دن گزار رہا تھا۔۔

"مسعود احمد! مجھے عدالتی کارروائی میں وقت ضائع کرنا پسند نہیں۔۔ارے کب تک میر ابیٹا چھپ کر بیٹھے گا؟بس ایک ہی دن میں سب کام تمام کرو"میر ثاقب خلیل تکبر سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میر صاحب! آپ بے فکر ہو جائیں۔۔میرے بھاڑے کا آدمی ڈرائیور بن کر آئے گا۔۔میں نے ساری بات کر لی ہے وہ الزام اپنے سر لے گا اور بس کیس ختم" چائے کا کپ اٹھائے کہتے ہوئے میر ثاقب خلیل کو دیکھا۔۔

مسعود احمد! تمہیں جو کرنا ہے کرو۔۔پیسے کی فکر مت کرنا وہ بھاڑے کا آدمی جتنی" رقم مانگے مجھے بتادو۔۔بس میر ابیٹا اس دلدل سے باہر نکل آئے۔۔باقی لوگوں کو تو میں خود ہی دیکھ لوں گا" ہونٹ بھینچتے ہوئے صائم کو تصور کیا۔۔

میر صاحب! بس آپ یہ خیال رکھیں کہ میر سفیان کی لوکیشن خفیہ رہے۔۔باقی" تو کوئی مسئلہ ہی نہیں" وہ تکبر سے کہتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گیا۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔سہیل خان جاؤ دیکھو میر علی کدھر رہ گیا" ہے۔۔بلا کر آؤ۔۔مسعود۔احمد سے مل لے" کہتے ہوئے سہیل خان کی جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تابعداری سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر آگیا اور موبائل فون پر گرفت مزید سخت کر دی۔۔چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔چلتے ہوئے ایک پلر کی اوڑھ میں چھپ کر اپنا موبائل فون باہر نکالا۔۔

میر ثاقب خلیل ! میں تمہارے پورے خاندان کو برباد کروں گا۔۔اومیر علی صمد" اس قاتل کو تو میں اس کے صحیح ٹھکانے لگا کر دم لوں گا" موبائل فون پر ان کی تمام گفتگو ریکارڈ کرنے کے بعد وہ پر عظم تھا۔۔

میرے خاندان کا جو نقصان ہوا ہے۔۔وہ تمہارے خاندان کا بھی ضرور ہو گا""" کہتے ہوئے موبائل فون جیب میں رکھ دیا اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میر علی صمد کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

بعض اوقات انتقام کی آگ اتنا زور پکڑ لیتی ہے کہ دوسروں کو جلانے والے خود بھی اس آگ کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔۔سہیل خان جیسے لوگ اکثر انتقام کی وجہ سے مزید نقصان اٹھا لیتے ہیں۔۔

****

**

سپہر کا وقت تھا اور شام ہونے میں ابھی کافی دیر باقی تھی۔۔آنگن پر آدھے سائے پھیل گئے تھے مگر دھوپ ہنوز آدھے آنگن پر چمک رہی تھی۔۔کچھ دیر پہلے ام نور پورے آنگن کو دھو کر گئی تھی جس کے باعث فلور کلینز کی بھینی بھینی خوشبو آنگن میں مہک رہی تھی۔۔دونوں چارپائیاں دیوار کے ساتھ کھڑی کر دیں تھیں۔۔

شانی! شانی بیٹا" سیدہ سکینہ کیچن کی کھڑکی سے جھانک کر شایان علی کو آوازیں" دے رہی تھیں۔۔

ہاں جی اماں! ریلنگ پر کہنی رکھے ہوئے وہ نیچے آنگن میں دیکھنے لگا مگر اماں اسے" نظر ناں آئیں۔۔

ارے اماں تو غائبانہ مخلوق بن گئی ہیں۔۔ بھئی مجھے تو دن دھاڑے نظر ہی نہیں" آرہی ہیں" شایان علی ہنس کر کہتے ہوئے نیچے آنگن پر متلاشی نظروں سے اماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

بدتمیز شانی" ام نور جو اس وقت سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے جارہی نظریں اوپر" کرتے ہوئے اسے ہنستے ہوئے دیکھا۔۔

شانی اماں کی جان! مارکیٹ سے کچھ ضروری سامان لانا ہے۔۔ تم شیری کے" ساتھ ہو آؤ" سیدہ سکینہ کیچن سے باہر آتے ہوئے شانی سے مخاطب ہوئیں۔۔

اماں! شایان علی منہ بسورتے ہوئے انکار کر رہا تھا۔۔"

شانی! میں صائم کو بتادوں گی کہ تم بہت بدتمیز بن گئے ہو۔۔ پھر میں دیکھتی ہوں" کیسے تمہیں بائیک ملتی ہے" ام نور ایک چارپائی سیدھی کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی ! دھمکی تو بس تیار رہتی ہے۔۔جا رہا ہوں "شایان علی خفگی سے کہتے" ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔

یہ لو پیسے اور لسٹ۔۔کہتے ہوئے اس کے ہاتھ میں تھما دی۔۔شیری کے ساتھ ہی جانا۔۔سازین کو بھی کچھ منگوانا تھا تو شیری کو تمہارے ساتھ بھیج دے گی "سیدہ سکینہ نرمی سے اس کا گال سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

اچھا چلتا ہوں۔۔دعاؤں میں یاد رکھنا "کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا جو ناچاہتے ہوئے" بھی ہنس دی۔۔

ویسے ابھی اس وقت میرے پاس میری وہ بائیک ہوتی تو میں یوں اڑا کر لے" جاتا۔۔آدھے گھنٹے کا کام دس منٹ میں ہو جاتا "شایان علی ہاتھ کا اشارہ کر کے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی بالکل ٹھیک کہا۔۔پھر سترہ سال کی عمر میں بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے تم" حوالات چلے جاتے۔۔دس منٹ میں "ام نور کہتے ہوئے کیچن میں چلی گئی۔۔ شایان علی منہ بناتے ہوئے اماں کو دیکھنے لگا جو مسکراتے ہوئے دونوں کی نوک جھونک سن رہی تھیں۔۔

اپنی عمر اور استطاعت سے زیادہ کی خواہشات پالنے والے کچھ لوگ عطا کردہ" نعمتوں کی بھی ناقدری کرتے ہیں۔۔پھر وہ عطا کردہ نعمتیں بھی ان کو فیض یاب نہیں کرتیں۔۔اور بس پھر وہ لوگ ساری زندگی خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔" کھڑکی سے جھانک کر شایان علی کو دیکھتے ہوئے ام نور اپنی بات کہہ گئی۔۔شایان علی مسکراتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گیا۔۔کیچن میں داخل ہو کر ام نور کو پیار سے گھورا۔۔

آپی جانی! بھئی آپ مجھ معصوم سے ناراض کیوں ہوتی ہیں؟ مجھے ساری دنیا کی" ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر آپ کی ناراضگی مجھے بے چین کر دیتی ہے۔۔تو ناراص ناں ہوا کریں" کہتے ہوئے ام نور ہاتھ تھام لیا۔۔

تو پھر کیوں ستاتے ہو؟ کیوں طنزیہ جملے بولتے ہو؟ جانتے ہوئے بھی کہ مجھ سے" زیادہ کوئی تم سے اتنی محبت نہیں کر سکتا۔۔یہاں تک اماں بھی نہیں" ام نور خفگی سے کہتے ہوئے نظریں پھیر گئی۔۔

سوری! آئندہ نہیں کروں گا بس" کہتے ہوئے ام نور کا ہاتھ اپنے گال پر رکھ دیا۔۔" امید ہے کہ تم عمل بھی کرو گے۔۔چلو جاؤ اب۔۔شیری کو لازمی اپنے ساتھ لے" کر جانا" مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپک دیا۔۔

اللہ حافظ" مسکرا کر کہتے ہوئے شایان علی کیچن سے باہر نکل آیا۔۔"

www.novelsclubb.com

اماں او میری پیاری اکلوتی اماں ! چلتا ہوں اللہ حافظ "شایان علی اوپری منزل کی" جانب دیکھتے ہوئے ہانک رہا تھا۔۔

اللہ حافظ اماں کی جان "سیدہ سکینہ کسی کام سے اوپری منزل پر گئی ہوئی تھیں۔۔" ریکنگ سے جھانک کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے دروازے تک آئی اور شایان علی کے جاتے ہی دروازے کو اندر سے کنڈی لگا دی۔۔

شہیر شاہ کے گھر کی جانب جاتے ہوئے شایان علی اسے کال کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم شانی ! کھلکھلاتی ہوئی آواز اسپیکر پر ابھری۔۔"

و علیکم السلام مولوی صاحب ! چل رہے ہو تو باہر آ جاؤ۔۔ورنہ میں اکیلے ہی نکل" جاؤں گا" شایان علی اس کے گھر کے باہر سے گزرتے ہوئے جا رہا تھا ساتھ ہی

دھمکی بھی دے دی مگر فون کی دوسری جانب کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔کوئی جواب ناں آیا۔۔

ہیلواوہیلو مولوی صاحب! یہ کدھر مر گیا" شایان علی کو فت سے فون کو دیکھنے لگا۔۔اچانک سے شیری بغیر کسی آواز کے اس کے پیچھے آگیا تھااور کندھے پر بازو پھیلا دیا۔۔

اوئے کمبخت انسان "ڈرا دیا مجھے۔۔ابھی میری جان نکل جاتی" شایان علی دل پر" ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خفگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔شیری اس کے ساتھ ہم قدم چلتا ہوا ہنس رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تیرا اچھے سے پتا تھا شانی! اس لیے تو میں تیار بیٹھا تھا۔۔۔صرف جوتے پہنے" کی دی تھی" شیری موبائل فون جیب میں رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہونہہ لومڑ ناں ہو تو" شانی منہ بناتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

دونوں رکشے پر سوار ہو کر مارکیٹ پہنچ گئے اور مطلوبہ دکانوں پر سامان دیکھنے لگے۔۔

مولوی صاحب! وہ ادھر دیکھ۔۔ پھٹی ہوئی جینز۔۔ تیرے لیے خرید لیں؟ شانی" ہنس کر کہتے ہوئے ایک دکان میں لٹکتی ہوئی گھٹنوں پر سے پھٹی ہوئی جینز کی جانب اشارہ کیا۔۔

استغفراللہ "شیری منہ بگاڑتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

شانی سن تیرے لیے خرید لیتے ہیں۔۔ کیا خیال ہے؟ میرے تو ایسے شوق"" نہیں۔۔ پھٹے گوڈے (گھٹنے) والی جینز میں تو بڑا ہینڈسم لگے گا" ہنس کر کہتے ہوئے شایان علی کو دیکھا۔۔

شیری کے بچے! ایسی کہنی ماروں گا۔۔ بدتمیز ناں ہو تو" کہتے ہوئے اپنے کندھے" سے شیری کے کندھے کو زور سے ٹھوکا مار کر دھکا دیا۔۔

دونوں بے فکری سے ہنستے ہوئے اپنے دونوں اطراف سے بنی ہوئی دکانوں سے ضرورتاً سامان خرید رہے تھے مگر ایک شوز سینٹر سے گزرتے ہوئے شایان علی کسی بات پر زور سے قہقہ لگاتے ہوئے اسے نظر آ گیا۔۔اس شخص کے تو تن بدن میں مانو جیسے آگ لگ گئی۔۔غصے سے تلملاتے ہوئے اٹھ کر وہ ان دونوں کے پیچھے لپکا تھا۔۔

"شیری! میرے سامان تو پورے ہو گئے ہیں۔۔تو اپنے دیکھ۔۔میں تو تھک گیا ہوں یار۔۔جلدی کر پھر گھر چلتے ہیں" شایان علی اپنے شاپر بیگ میں نظریں دوڑاتے ہوئے شیری سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"چلتے ہیں یار۔۔بس آگے ایک دکان ہے وہاں اماں کے دوپٹے رنگ ساز کے پاس دیئے ہوئے ہیں۔۔وہ لے کر آئیں بس پھر روانہ ہوں گے" شیری مصروف سے انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔۔

شیری ایک دکان کے اندر داخل ہو گیا تھا جبکہ شایان علی باہر ہی موبائل فون پر مصروف سا کھڑا ہوا تھا۔۔

آخر چوہا اپنے بل سے باہر آ ہی گیا" اپنے پیچھے جانی پہچانی آواز سنتے ہی شایان علی" نے گردن موڑ کر دیکھا۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے ظفر مرید شایان علی کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔بہت دیکھے ہیں تیرے جیسے شیر کی کھال میں گیدڑ"" شایان علی ہاتھ جھلاتے ہوئے اسے نظر انداز کر رہا تھا۔۔

معافی مانگ مجھ سے" وہ سینے پر بازو لپیٹے ہوئے شایان علی کو حکم صادر کر رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تجھ سے معافی مانگو؟ چل نکل یہاں سے۔۔اپنے دماغ کا علاج کروا۔۔دن بدن" امیری کا زنگ لگتا جا رہا ہے" شایان علی چبھتی نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شیری شاپر بیگ سنبھالتے ہوئے دکان سے باہر آیا۔۔ظفر مرید کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے شانی کے بازو سے پکڑ کر دو قدم آگے بڑھ گیا۔۔ظفر مرید پھرتی دکھاتے ہوئے ان کے آگے راستہ بند کر کے کھڑا ہو گیا اور اپنی پینٹ سے ایک پستول باہر نکال لی۔۔

میں نے کہا مجھ سے معافی مانگ" پستول کے ٹریگر پر انگلی پھیرتے ہوئے سخت" آواز میں کہا۔۔

شایان علی اور شہیر شاہ دنگ نظروں سے اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ رہے تھے۔۔دونوں کے چہرے کا رنگ ہی اڑ گیا تھا جبکہ شیری کی شانی کے بازو پر گرفت مزید سخت ہو گئی۔۔

اوہ اب ڈر لگ رہا ہے بچوں کو۔۔لیکن یہ نوبت تو تم لوگوں کی بدکلامی کے باعث" پیش آئی ہے" ظفر مرید تمسخرانہ انداز میں دونوں کی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔

دیکھ ظفر! مجھ سے بات کر۔۔شانی کا اس سب میں کوئی عمل دخل نہیں "شیری" نرمی سے دو قدم آگے ہوتے ہوئے شانی کی ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا جبکہ شانی اس کی اس بہادری پر نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کی جان بچانے کا سوچ رہا تھا۔۔

اوئے! مجھے سارے کیمپس کے لڑکوں کے سامنے اس نے دھکا دے کر گرایا تھا" اور پھر بھی تو کہہ رہا ہے اس کا کوئی عمل دخل نہیں۔۔ٹھیک ہے پھر پہلے تجھے ہی اوپر پہنچا دیتا ہوں" کہتے ہوئے پستول کی نال شیری کی جانب موڑ دی۔۔

ظفر! شیری کو کچھ مت کرنا۔۔نیچے کر اپنی پستول" شایان علی کہتے ہوئے شیری کی ڈھال کر بن کر سامنے آ گیا اور شیری کو پیچھے کر دیا۔۔شیری دنگ نظروں سے شایان علی کی بہادری دیکھ رہا تھا۔۔

واہ بھئی واہ! تم لوگوں کا یہ بھائی چارہ۔۔میری بے عزتی کی تھی۔۔اپنی بے عزتی" میں کیسے برداشت کر لوں گا۔۔میں تم دونوں کی جان لے لوں گا" غصے سے سرخ ہوتے چہرے سے کہتے ہوئے پستول کی نال شانی کی جانب کر دی۔۔

اتنے میں ایک ہٹا کٹا آدمی نجانے کہاں سے نمودار ہوا اور ظفر مرید کے بازو سے پکڑ کر پیچھے کی طرف گھماتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پستول چھین لی۔۔

اسحاق چاچو! شانی کے زبان سے پھسلا۔۔اسحاق خان رنگ ساز تھا جو اندر دکان" سے اس لڑکے کو دیکھتے ہوئے اس کی جانب لپکا تھا۔۔

شیری اور شانی کی تو جیسے جان واپس آئی۔۔دونوں کے ہونٹ تک خشک ہو گئے تھے۔۔زندگی میں پہلی بار اصلی پستول اتنے قریب سے دیکھ رہے تھے اور سب سے بڑی خوفناک بات تو تھی کہ وہ دونوں اس پستول کے نشانے پر تھے۔۔سانس تک اٹک گئی تھی دونوں کی مگر پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے لیے ڈھال بنے رہے تھے۔۔

میری پستول واپس کر دے بڑھے" ظفر مرید غصے سے چیخ رہا تھا۔۔"

چل اوئے بے وقوف! اب تو تم تھانے میں جا کر یہ پستول لے لینا۔۔سمجھ آئی؟" کہتے ہوئے پستول اپنے رومال میں لپٹ لی۔۔

تم لوگ جانتے نہیں ہو۔۔کس سے پنگا لیا ہے؟ ظفر مرید وڈیرہ ہوں "آگ بگولہ" ہوتے شدید غصے سے کہا۔۔

میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا" وہ شہادت کی انگلی سے وارننگ جاری کرتے ہوئے" جارہا تھا۔۔

دفع کرو اس وڈیرے کے بچے کو۔۔نالائق پتا نہیں کہاں سے آجاتے ہیں۔۔" شاباش تم دونوں گھر جاؤ۔۔یہ پستول تو اب پولیس کو ہی دینی ہو گی "شیری اور شانی کے کندھے کو سہلاتے ہوئے کہہ کر وہ دونوں کو بخیریت روانہ کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ چاچو" شانی ممنوعیت سے کہہ رہا تھا۔۔"

ارے بھئی شکریہ کی کوئی بات ہی نہیں۔۔ایسے دو نمبر غنڈے بد معاش لڑکوں" سے تو میں آئے روز نپٹ سکتا ہوں "اسحاق خان مسکراتے ہوئے دونوں کو اپنے مضبوط ہاتھ دکھا رہا تھا۔۔

ہم دونوں ہمیشہ آپ کی مدد کے مشکور رہیں گے "شیری انہیں مشکور نگاہوں سے" دیکھ رہا تھا۔۔

چلو شاباش اب جاؤ اور تم دونوں پریشان مت ہو۔۔یہ کچھ نہیں کر سکتا""" مسکراتے ہوئے شیری کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔دونوں انہیں مسکرا کر دیکھتے ہوئے وہاں سے جانے لگے۔۔

مگر جو ڈر آج ان دونوں نے محسوس کیا تھا وہ پہلے کبھی نہیں کیا۔۔دونوں کا تو جیسے خون ہی سوکھ گیا تھا۔۔

شیری! اب ہم کیا کریں گے؟ یہ ڈیڑھ فٹ تو جان لینے پہنچ گیا تھا یار" شایان علی" ہونٹوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

صائم بھائی کے پاس چلتے ہیں۔۔جو کرنا ہو گا اب وہی کر سکتے ہیں" شہیر شاہ اس" کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر اس مسلے کا حل بتا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے" شایان علی پیشانی صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

دونوں کے ذہن اس واقعے سے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔۔پہلی بار کسی نے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔پستول جیسی خطرناک چیز حقیقتاً آج پہلی بار اپنے سامنے دیکھی تھی۔۔باہمی مشورے سے وہ لوگ اب صائم کے آفس کی جانب روانہ ہوگئے تھے۔۔ایک وہی تھا جو سب سنبھال لے گا۔۔اپنے انداز میں۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

وہ کیچن میں کھڑی شام کے برتن سمیٹ رہی تھی۔۔مسسز مہرین کچھ دیر پہلے واپس گھر روانہ ہوگئی تھیں۔۔شادی کی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔۔ابھی تاریخ نہیں رکھی گئی تھی مگر دونوں مائیں اپنے بچوں کے اس خاص دن کے حوالے سے

بہت فکر مند بھی تھیں۔۔تو بس اسی لیے دونوں مائیں اپنے حساب سے تیاریوں میں مصروف تھیں۔۔سیدہ سکینہ کل سے ام نور کے رویے پر حیران تھیں۔۔بات بات پر اس کی آنکھیں بھر آتی تھیں۔۔شام کے وقت وہ بیری کے درخت پر لگے جھولے پر بیٹھ کر سارے گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔یوں جیسے جانے والا الوداعی نظروں سے اپنے گھر کو دیکھتا ہے۔۔ام نور چائے کے دھلے ہوئے برتن واپس رکھ رہی تھی جب سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئیں۔۔

نوری! نرمی سے ام نور کو مخاطب کیا۔۔"

ہمم اماں! ام نوران کی جانب دیکھے بغیر جواب دے رہی تھیں۔۔"

کیا ہوا میری جان کو؟ کیا میری نوری اداس ہے "نرمی سے اس کا کندھا سہلاتے" ہوئے پوچھا۔۔

اونہہ "ام نور نظریں جھکائے نفی میں سر ہلاتے ہوئے برتن رکھ رہی تھی۔۔"

نوری! کہتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔ام نور کی پانی سے لباب بھری" ہوئی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔

اماں کی جان کیا ہوا؟ نوری ایسے تھوڑی روتے ہیں "نم آنکھوں سے اس کے" چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

نوری میری پیاری جان "کہتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔ام نور مدھم آواز" میں روتے ہوئے ان کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔وہ خود اپنی حالت سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا میری نوری کو؟ ادھر آؤ۔۔یہاں بیٹھو "اسے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھاتے" ہوئے کہا۔۔

پتا نہیں اماں! رونا آرہا ہے۔۔دل مسلسل بھر آتا ہے "ام نور آنکھیں صاف" کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

نوری! ایسے تو ہوتا ہے بیٹا۔۔ہر لڑکی اپنا گھر چھوڑتے ہوئے بہت دکھی ہوتی" ہے۔۔وہ گھر جہاں اس کے بچپن اور لڑکپن کے خوبصورت زندگی سے بھرپور دن گزرے ہوں۔۔مشکل تو ہوتا ہے "سیدہ سکینہ اس کی حالت سمجھ سکتی تھیں۔۔

مگر میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔۔سیدہ سکینہ بیٹی کا ہاتھ تھامے ہوئے تھیں۔۔" اور تم کون سا کہیں دور جا رہی ہو؟ ہم سب ایک ہی گھر میں ہوں گے۔۔تمہاری رخصتی کے کچھ وقت بعد میں اور شانی بھی تمہارے پاس آجائیں گے "سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

جی اماں! ام نور ہاتھ کی پشت سے گال پر بہتے آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

پھر شانی کچھ وقت بعد اسلام آباد پڑھنے چلا جائے گا۔۔سب کچھ اپنے طے شدہ" وقت پر ہو رہا ہے۔۔زندگی کی گاڑی ایسے ہی تو چلتی ہے "سیدہ سکینہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔ام نور نم آنکھوں سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں جی اماں! پتا ہے تین سال پہلے جب میں نے ماموں جان سے کہا تھا مجھے بابا" کے گھر جانا ہے تو وہ سمجھ گئے تھے۔۔میری دلی خواہش تھی بابا کے گھر کی دہلیز پار کر کے رخصت ہو کر آؤں "ام نور مدھم آواز میں بول رہی تھی۔۔

یہ تین سال کیسے گزر گئے پتا ہی ناں چلا۔۔اور اب جب وقت آ گیا ہے یہ گھر" ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینے کا تو دل ہی نہیں مان رہا۔۔یہاں میں بابا کی خوشبو محسوس کرنے لگی تھی "ام نور روتے ہوئے دل کی بات ماں کے سامنے رکھ رہی تھی۔۔

تمہارے بابا تو یہاں رہتے ہیں "سیدہ سکینہ نے نم لہجے میں کہہ کر ام نور کے دل" کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

یہ گھر ان کی آخری یاد بن کر ہمیشہ ہمارے پاس رہے گا مگر تم ایسے رو کر اپنے" مرحوم بابا کو تکلیف دے رہی ہو" کہتے ہوئے ام نور کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔۔

اماں! دل بھر آتا ہے۔۔ کیا کروں؟ ام نور معصومیت سے جواب دے رہی تھی" ۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں۔۔ تمہارے مرحوم نانا جان کا فیصلہ اس وقت کا سب سے" بہترین فیصلہ ثابت ہوا۔۔ ہم ایک مضبوط فیملی بن گئے ہیں۔۔ محبت سے سینچا ہمارا گلستان ہمارے رشتے اب آگے بڑھنے چاہیے ہیں" نرم مسکراہٹ سے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔

ماضی!

کمرے میں موجود سبھی کے چہرے نہایت فکر مند لگ رہے تھے۔۔رئیس اسماعیل ملک بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔۔ام نوران کا ہاتھ پکڑے نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

نور! نانو بابا کی جان "اپنے کمزور ہاتھ سے ام نور کا چہرہ اوپر کیا۔۔مجھے کچھ نہیں" ہوا۔۔دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں "کہتے ہوئے نرمی سے مسکرائے۔۔

نانو بابا آپ میری بات نہیں مانتے نا۔۔میں بول رہی تھی میں ساتھ بیٹھی رہوں" گی۔۔آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔۔اور شوگر بھی۔۔ہم سب کتنا ڈر گئے تھے" ام نور نم آواز میں شکوہ کر رہی تھی۔۔

ارے بھئی میں ٹھیک ہوں۔۔دیکھو تو سہی۔۔ایک دم جوان "کہتے ہوئے" شرارتی مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھا۔۔ام نور مسکرا دی۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے میں ابھی تو بس ٹھیک ہی ہوں مگر۔۔کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔اگر نور" میری ایک خواہش پوری کر دے گی تو میں بالکل ہٹا کٹا نوجوان بن جاؤں گا" شرارت سے ہنستے ہوئے کہا۔۔

نانو بابا! میں اب آپ کو میٹھا چکھنے تک ناں دوں۔۔اب کوئی فرمائش پوری نہیں" ہو گی "ام نور خفگی سے کہتے ہوئے ان کے پیروں پر چادر درست کر رہی تھی۔۔

نور! میں نے خواہش کہا تھا۔۔فرمائش نہیں "رئیس اسماعیل ملک مسکراتے" ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

جی؟ نانو بابا مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا "ام نور نا سمجھی سے عدیل صاحب کو دیکھنے" لگی۔۔

میں اپنی ان کمزور آنکھوں سے اپنے بچوں کی شادی دیکھنے کی خواہش رکھتا" ہوں۔۔ام نور اور صائم کی شادی "اپنی بات کہہ کر سیدہ سکینہ کو دیکھا۔۔

ام نور حیرت کی انتہا پر تھی۔۔ سولہ سالہ کی عمر میں اس سے کیا کہا جا رہا تھا۔۔ گردن موڑ کر صائم کو دیکھا جو خود سوالیہ نظروں سے کبھی عدیل ملک صاحب تو کبھی دائے جان کو دیکھ رہا تھا۔۔

شادی اس عمر میں؟ صائم دائے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔"

صرف نکاح" بابا جان صرف نکاح کی بات کر رہے ہیں "عدیل ملک صاحب" والد کی بات کی وضاحت پیش کر رہے تھے۔۔

ام نور کے ہاتھ پسینے سے بھیگ گئے تھے۔۔ نظریں جھکائے وہ اس وقت بے حد عجیب سا محسوس کر رہی تھی۔۔ صائم نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس وقت دونوں ہی نہایت غیر آرام دہ صورت حال سے گزر رہے تھے۔۔

بابا جان خود تم دونوں سے بات کرنا چاہتے تھے۔۔ بس اسی لیے تم دونوں کو بلایا" گیا ہے۔۔ فیصلہ آپ دونوں کی مرضی پر منحصر کرتا ہے۔۔ آپ دونوں کے پاس

www.novelsclubb.com

انکار کی وجوہات ہیں تو آپ کے نانو بابا سن رہے ہیں آپ دونوں بتا سکتے ہیں" سیدہ سکینہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں۔۔

دائے جان! صائم چلتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔امے ابھی چھوٹی ہے۔۔اور" میں بھی تو ابھی تک پڑھ رہا ہوں۔۔وکالت کی تعلیم کے لیے باہر پڑھنے جانا ہو گا۔۔ نکاح اتنی جلدی کیوں؟ صائم ام نور کی پریشانی بھانپ گیا تھا۔۔

صائم! تم صرف وہ وجہ بتاؤ جو تمہیں اس فیصلے پر راضی نہیں ہونے دے رہی" ہے۔۔باقی نور مجھے اپنی وجہ خود بتا سکتی ہے" رئیس اسماعیل ملک نے نرمی سے جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

نور بیٹا! دل میں جو وسوسے چل رہے ہیں ہم سمجھ سکتے ہیں مگر انکار کی وجہ صرف" عمر ہے تو میں بتا دوں نکاح کے لیے یہ عمر بالکل بھی غلط نہیں۔۔رخصتی میں ابھی بہت وقت باقی ہے۔۔نانو بابا نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔

گھر میں محرم رشتے ہوں گے تو خوشیوں میں بھی برکت ہو گی۔۔کیا آپ میری" خواہش کا احترام نہیں کریں گی؟رئیس اسماعیل ملک ام نور کا ہاتھ تھامے نرمی سے پوچھ رہے تھے۔۔

نانو بابا! مجھے۔۔لمبی سانس کا وقفہ دیا۔۔آپ کو جو ٹھیک لگے آپ کریں۔۔میں" آپ کا مان نہیں توڑ سکتی"ام نور نم لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

صائم! تمہارا کیا جواب ہے؟نورے کا جواب مل گیا ہے"عدیل ملک صاحب" مسکراتے ہوئے صائم کو دیکھ رہے تھے۔۔

دائے جان! ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکا لیا۔۔جیسے آپ لوگوں کو بہتر لگے"کہہ" کر صائم پریشان کن نظروں سے ام نور کو دیکھنے لگا۔۔

تو پھر دو دن بعد جمعہ مبارک جیسا خاص و خوبصورت دن ہو گا۔۔نکاح کے لیے" اس سے بہتر دن کیا ہو گا۔۔اگر دونوں راضی ہیں تو بعد نماز عصر نکاح کیا جائے

گا۔۔زیادہ تیاریوں کی ضرورت نہیں بس گھر کے افراد اور قریبی دوست ہوں گے۔۔ٹھیک ہے؟رئیس اسماعیل ملک اپنے فیصلے کی تصدیق مانگ رہے تھے۔۔

جی بابا"عدیل ملک صاحب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دے رہے تھے۔۔"

ام نور نرمی سے ہاتھ چھڑوا کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ صائم مضطرب نگاہ سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔دونوں کے لیے یہ خبر ایک دھماکہ تھی۔

ام نور کیچن میں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔نظریں جھکائے انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔صائم اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اے!یار میں بات کر رہا تھا۔۔میرا ساتھ کیوں نہیں دیا؟میں تو تمہاری رضا پر"راضی ہوا ہوں"صائم اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔ام نور خاموش بیٹھی رہی۔۔آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔صائم اٹھ کر واٹر کولر سے پانی لینے گیا۔۔

اے ! پلیز روؤ تو نہیں۔۔میں بات کرتا ہوں۔۔دائے جان سمجھ جائیں گے """

صائم پانی کا گلاس لیے اس کی جانب آیا۔۔

صائم ! آپ مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتے ہیں ؟ام نور نظریں جھکائے پوچھ رہی "

تھی۔۔

کیا؟ کیا مطلب اے ؟ صائم نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔تم ابھی ذہنی طور پر تیار "

نہیں ہو۔۔یہ تو زبردستی کے زمرے میں آتا ہے۔۔تم سمجھ رہی ہو؟ صائم پانی کا

گلاس ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔۔

ہمارا رشتہ زبردستی کی قید میں پلنے والا نہیں۔۔صائم اور ام نور ایک دوسرے کے "

لیے روز اول سے بنائے گئے ہیں " صائم اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا

تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر مجھے ہم دونوں کا نکاح "ام نور ہونٹ کاٹنے لگی۔۔مجھے دل سے یہ نکاح"
منظور ہے "ام نور معصومیت سے اپنا جواب دے رہی تھی۔۔صائم کی ہنسی چھوٹ
گئی تھی۔۔وہ ام نور کے لیے پریشان ہو رہا تھا اور وہ دلہن بننے کے لیے تیار بیٹھی
ہوئی تھی۔۔

یار اے! میں پریشان ہو گیا تھا۔۔تاثرات اور الفاظ ایک جیسے رکھو۔۔بندے کو"
کنفیوز کیوں کر رہی ہو؟ صائم ہنستے ہوئے اس کی روندی صورت دیکھ رہا تھا۔۔

بد تمیزی ناں کریں۔۔ویمپائر جیسے خود لگتے ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں ہونہہ "ام"
نور اس کے کندھے پر مکا رسید کر کے بھاگ گئی۔۔

اے! رکو ابھی بتاتا ہوں تمہیں فارمی مرغی "صائم کندھا سہلاتے ہوئے ہنس"
دیا۔۔

www.novelsclubb.com

دو دن بعد جمعۃ المبارک کا خاص دن آن پہنچا تھا۔۔گھر بھر میں خوشی کا ماحول تھا۔۔صرف گھر کے خاص لوگوں اور قریبی احباب کی موجودگی میں نکاح طے پایا گیا تھا۔۔سازین خالہ بھی اپنے شوہر اور بچوں سمیت نکاح میں شرکت کے لیے آئی تھیں۔۔سازین خالہ اس گھر کا ہی ایک خاص فرد مانی جاتی ہیں۔۔اور دوسری جانب انیس سو لنگی اپنی فیملی سمیت آیا تھا۔۔ام نور رئیس اسماعیل ملک کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔

ام نور سفید رنگ کے شیفون کے گھیر دار فراک میں ملبوس تھی۔۔گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ سنہری رنگ کا خوبصورت دوپٹہ شانوں پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔میک اپ سے پاک چہرہ۔۔بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا کر اس میں خوبصورت پھولوں کا گجرہ باندھ دیا تھا۔۔ہاتھوں میں بھی سرخ گلاب کے گجرے پہن رکھے تھے جو

سازین خالہ بطور خاص تحفہ ام نور کے لیے لائی تھیں۔۔ سر پر خوبصورت کام دار سرخ رنگ کے دوپٹے کا گھونگھٹ ڈال رکھا تھا۔۔

دوسری جانب صائم نے سفید رنگ کی سادہ شیروانی کے ساتھ گولڈن واس کوٹ پہن رکھا تھا۔۔ دونوں سادگی میں بھی نہایت دلکش لگ رہے تھے۔۔ صائم سٹنگ ایریا میں باقی مہمانوں کے ساتھ تھا۔۔ انیس سو لنگی بھی خاص مہمانوں میں تھا اور ساتھ ہی صائم اور ام نور کے نکاح کا گواہ بھی تھا۔۔

نکاح کا وقت آن پہنچا تو نکاح خواں سب سے پہلے ام نور کے پاس آئے تھے۔۔ عدیل ملک صاحب ام نور کے ساتھ دائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نانو بابا رئیس اسماعیل ملک صاحب بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور ولد سمیع اللہ آپ کا نکاح صائم ملک ولد عدیل ملک کے ساتھ بعوض دو لاکھ" روپے حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ام نور سے پوچھا گیا۔۔تین بار دہرائے جانے پر ام نور پر سکون کا جواب آیا۔۔

قبول ہے"ام نور نے مدھم آواز میں جواب دیا۔۔نکاح نامے پر دستخط کرتے" ہوئے اس کے ہاتھ میں لرزش ہوتی دیکھ عدیل صاحب نے اپنے بازو سے اس کے گرد حصار بنایا۔۔ام نور نے نم آنکھوں سے نکاح نامے پر دستخط کر دیئے۔۔ام نور کے سر بوسہ دیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور سٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئے۔۔

www.novelsclubb.com

صائم ملک ولد عدیل ملک آپ کا نکاح ام نور ولد سمیع اللہ ملک کے ساتھ بعوض" دو لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ صائم سے پوچھا گیا۔۔

جی قبول ہے" صائم نرمی سے جواب دے رہا تھا۔۔ تین بار دوہرا گیا۔۔ نکاح"

نامے پر دستخط کرتے ہوئے اس کی نظر ام نور کے دستخط پر پڑی تو لبوں پر تبسم بکھر گئی۔۔

تمہارا نام بھی پڑھ لوں تو

یہ آنکھیں مسکرا اٹھتی ہیں

نکاح نامے پر گواہ کے دستخط کرنے کے بعد انیس سو لنگی مسکراتے ہوئے صائم سے بغلگیر ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نکاح بہت بہت مبارک ہو صائم" مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

شکریہ انیس" صائم مبارک باد وصول کرتے ہوئے سب سے مل رہا تھا۔۔"

نوری! اماں کی جان نکاح بہت مبارک ہو" مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے" دونوں ہاتھوں میں تھام کر ماتھے پر بوسہ دیا۔۔ مسسز مہرین اور سازین خالہ بھی باری باری اسے مبارک باد دے رہی تھیں۔۔

اٹھارہ فروری کی شام ام نور اور صائم ملک نکاح جیسے پاک بندھن میں بندھ گئے تھے۔۔ام نور صوفے پر بیٹھی سرخ گھونگھٹ ڈالے ٹشو پیپر سے آنکھیں صاف کر رہی تھی۔۔آج کے دن بابا کی بہت یاد آئی تھی۔۔ہر لڑکی کے لیے یہ خاص دن ہوتا ہے اور ام نور کے لیے والد ایک بہترین دوست رہا تھا۔۔ان کی کمی بہت محسوس ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہاں سب اپنی باتوں میں مگن تھے جبکہ نوسالہ شایان علی اور اس کا ہم عمر شہیر شاہ اس کے ساتھ ہی بیٹھے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔

نور آپی! آپ کی مہندی بہت پیاری ہے" شیری معصومیت سے مسکراتے ہوئے"
ام نور کی مہندی دیکھ رہا تھا۔۔

شکریہ شیری! اور میرے گجرے؟ تمہیں اچھے لگے؟ ام نور مسکراتے ہوئے ہاتھ"
آگے بڑھا کر شیری سے پوچھ رہی تھی۔۔

بہت پیارے ہیں" شیری اپنی انگلی اور انگوٹھے سے وی آئی پی کا نشان بنا کر کہہ رہا"
تھا۔۔

آپی! آج آپ کی شادی ہو رہی ہے؟ شایان علی معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے"
ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ام نور اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

شانی! آپی کی تو شادی ہو گئی" چھوٹا شیری سمجھداری سے جواب دے رہا تھا۔۔"
مگر کس سے ہوئی؟ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آیا" شایان پوچھ رہا تھا۔۔ام نور مسکرا"
دی۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے صائم بھائی سے ہوئی ہے۔۔اسٹوپڈ لڑکے "شیری ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

مگر۔۔سوچتے ہوئے کہا۔۔وہ تو ہمارے یعنی میرے اور آپی کے بڑے بھائی ہیں"

نا؟شایان معصومیت کی انتہا پر تھا۔۔

شایان کی بات سنتے جہاں ام نور حیران تھی وہیں سازین خالہ اور مسسز مہرین

دونوں کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔ام نور خجل ہوتے ہوئے پہلو بدل کر بیٹھ گئی۔۔

نکاح کے بعد صائم کو دائے جان سے ملوانے کے لیے کمرے کے اندر لایا گیا۔۔

صائم مسکراتے ہوئے دائے جان سے گلے مل رہا تھا۔۔ڈھیر ساری دعاؤں کے

ساتھ صائم کو مبارک باد دی۔۔صائم سیدہ سکینہ اور اپنی ماں سے ملتے ہوئے ام نو کو

دیکھ رہا تھا جو گھونگھٹ ڈالے سوں سوں کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! چلو شاباش ام نور کے پاس بیٹھو دلہا اور دلہن کی ایک خوبصورت تصویر" لیں گے "رئیس اسماعیل ملک شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے ام نور دیکھ رہے تھے۔۔صائم مسکراتے ہوئے ام نور کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

عدیل ملک صاحب مسکراتے ہوئے دونوں کی تصاویر اتار رہے تھے۔۔باری باری ساری فیملی کی تصاویر بنائی گئی تھیں۔۔دونوں کو صوفے پر بٹھا کر وہ لوگ اب رئیس اسماعیل ملک کے ساتھ تصاویر بنا رہے تھے۔۔صائم موقع پا کر ام نور کے پاس کھسک گیا۔۔گھونگھٹ اٹھائے سوں سوں کرتی ام نور کو دیکھا اور مسکرا کر اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اے! نکاح بہت مبارک ہو" بہت دھیرے سے محبت بھرے لہجے میں کہا گیا" تھا۔۔سر جھکائے بیٹھی ام نور نے گردن موڑی۔۔گھونگھٹ کی چادر سرک گئی۔۔ صرف ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

آج کے دن بھی امے؟ مسسز بولتے تو میں بھی آپ کو مبارک باد دیتی" کہتے ہی" خفگی سے رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔

وہ دل کھول کر ہنس دیا۔۔ام نور سدھر جائے ناممکن۔۔ مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ دونوں ہی صائم کو شریر مسکراہٹ سے دیکھ رہی تھیں۔۔ صائم مسکراتے ہوئے سر جھکا کر بیٹھ گیا۔۔

ایک محبت سے ہوتا نہیں گزرا میرا

!اے دل محبوب

مجھے تم سے کئی محبتیں کرنی ہیں

!حال

www.novelsclubb.com

نوری تمہاری رخصتی میری خواہش پر ہو رہی ہے۔۔عدیل بھائی سے میں نے ہی" کہا تھا کہ صحیح وقت دیکھ کر تم سے اس بارے میں بات کریں"سیدہ سکینہ سنجیدگی سے بتا رہی تھیں۔۔

اماں!ام نور خفا ہو رہی تھی۔۔مجھے لگ ہی رہا تھا کہ آخر ماموں جان کیوں اتنی" جلدی کر رہے ہیں۔۔ایک سال کی تو بات تھی۔۔انتظار کر لیتے۔۔ہم یہاں مزید ایک سال رہ سکتے تھے"ام نور کی دلی حسرت ابھی پوری کہاں ہوئی تھی۔۔

اچھا بھئی اب تم اماں سے ناراضگی رکھو گی؟ٹھیک ہے پھر میں عدیل بھائی کو منع کر" دیتی ہوں"سیدہ سکینہ ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

اماں!ام نور منہ بسورتے ہوئے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔اب کیا منع کرنا۔۔ہمارا تو" فیصلہ سنا دیا گیا ہے"ام نور بھی اٹھ کر ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔

نوری! بیٹا میری زندگی کا بھی تو کوئی بھروسہ نہیں۔۔میں اپنی آنکھوں سے نوری" کو دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔بس ماں بن کر ایک خواہش کا اظہار کر رہی ہوں" سیدہ سکینہ کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔

اماں! کیوں آپ بڑے لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں؟آپ کو کبھی کچھ نہیں ہو گا"" ام نور نرمی سے ان کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہہ رہی تھی۔۔

پھر اماں کی بات پر دل سے حامی بھر لو۔۔اور وعدہ بھی کرو میں ام نور اب بالکل" نہیں روؤں گی۔۔چلو کہو" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب سے میں نہیں روتی" ام نور ماں کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے" محبت سے کہہ رہی تھی۔۔

شانی کو تو فون کرو۔۔کدھر رہ گیا یہ لڑکا؟سیدہ سکینہ فکر مندی سے کہہ رہی" تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا آپ فکر مند ناں ہوں۔۔شیری اس کے ساتھ ہی ہے۔۔اسی لیے تو میں بے فکر ہوں۔۔میں اسے فون کرتی ہوں "ام نور ماں سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔سیدہ سکینہ نفی میں سر ہلاتے کیچن سے باہر آئیں۔۔

برآمدے میں لگی وال کلاک پر وقت دیکھا۔۔عصر کا وقت ہونے والا تھا۔۔شاید دونوں مسجد کی طرف روانہ ہو گئے ہوں گے۔۔ایک تسلی بخش خیال آیا۔۔ام نور سیڑھیاں اترتے ہوئے اس سے بات کر رہی تھی۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ماں کو تسلی دی۔۔

صائم سے ملنے گیا ہے۔۔کہہ رہا ہے بس کچھ دیر تک گھر آجاؤں گا اور شیری بھی ساتھ ہے۔۔چلیں اب مسکرائیں "ام نور ماں کے دونوں گال نرمی سے دباتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہی تھی۔۔

****

**

دونوں تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد صائم کے آفس پہنچ گئے تھے۔۔ سیکورٹی چیکنگ کے بعد دونوں سیدھا سعد غنی کے سر پر آکر کھڑے ہو گئے تھے۔۔

اسلام و علیکم سعد بھائی! شیری انگلی کی مدد سے ٹیبل نوک کرتے ہوئے اسے" مخاطب کر رہا تھا۔۔

وعلیکم السلام! خیریت ہے؟ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ سعد غنی دوستانہ انداز" میں مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ہم صائم بھائی سے ملنے آئے ہیں" شانی سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی اپائنٹمنٹ؟سعد غنی سوالیہ آئی بروا چکاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔شیری"
سنجیدگی سے شانی کو دیکھنے لگا۔۔

اوہ ایسا لگتا ہے کہ آپ کو اپنی نوکری عزیز نہیں۔۔فارغ کروادوں گا"شایان کا"
پہلے سر گھوما ہوا تھا اوپر سے سعد غنی کا بے تکا سوال۔۔

کیوں بھئی؟خیر ہے۔۔کس سے لڑ کر آئے ہو؟سعد غنی ہنس دیا۔۔

اب کیا بھائی بھی کبھی اپنے بڑے بھائی سے ملنے کے لیے اپائنٹمنٹ لے کر آتے"
ہیں؟میں سچ میں فارغ کروادوں گا۔۔بتادوں"شانی خفگی سے کہتے ہوئے اس
چشمش کو دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا بھئی غصہ کیوں کر رہے ہو؟مذاق بھی نہیں سمجھتے ہو نہہ۔۔جاؤ تم دونوں"
ویٹنگ روم میں بیٹھ جاؤ"خفگی سے کہتے ہوئے دونوں کو ہاتھ کے اشارے سے
جانے کا کہا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی کدھر ہیں؟شیری سوال کرتے ہوئے متلاشی نظروں سے سارے" آفس کو دیکھ رہا تھا۔۔

سر صائم مصروف ہیں۔۔وہ میٹنگ روم میں ہیں۔۔کچھ کلائنٹس آئے ہوئے" ہیں۔۔تم لوگ انتظار کرو۔۔جیسے سر میٹنگ سے فارغ ہو جاتے ہیں میں تم دونوں کو بلوالوں گا"سعد غنی ضبط سے کہتے ہوئے دونوں کو آنکھیں دکھا رہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد انہیں صائم کچھ کلائنٹس کے ساتھ باہر آتے ہوئے نظر آیا۔۔الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے صائم انہیں دروازے پر چھوڑتے ہوئے جیسے ہی پلٹ کر جانے لگا وہ دونوں صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صائم کو دیکھنے لگے۔۔دونوں کے چہرے کا رنگ ہی اڑا ہوا تھا۔۔صائم حیرانگی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے ان کے قریب آیا۔۔دونوں خاموشی سے صائم کو دیکھ رہے تھے۔۔

تم دونوں میرے ساتھ آؤ" صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے صورت حال کو کچھ "
حد تک سمجھ گیا تھا۔۔دونوں کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ
خود آگے بڑھ گیا۔۔

سعد! میرے آفس میں کوئی ناں آئے۔۔اس بات کا خاص خیال رکھنا" صائم "
نے جاتے ہوئے حکم صادر کیا۔۔

جی سر" سعد غنی اٹھ کھڑا ہوا اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔"

تینوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے آفس روم کے اندر داخل ہو
گئے۔۔صائم نے کوٹ اتارتے ہوئے اسے ریوالونگ چیئر پر لٹکا دیا۔۔

بیٹھو" دونوں کو کھڑا دیکھ کر صائم نے نرمی سے کہا۔۔"

دونوں جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئے۔۔صائم ان دونوں کے لیے گلاس میں پانی نکالنے لگا
اور انہیں تھماتے ہوئے بغور ان کا چہرہ بھی دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا تم دونوں نے کچھ کھایا ہے؟ صائم انٹر کام اٹھاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے" دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ شانی نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

سعد ایسا کریں دو عدد سینڈوچز اور جوس بھجوا دیں۔۔ صائم کہہ کر دونوں کو دیکھنے" لگا۔۔

اچھا سنو۔۔ ایسا کرو تم خود ہی لے کر آنا اور کسی کے ہاتھ مت بھیجنا۔۔ اور ایک" گھنٹے تک کی ساری اپائنٹمنٹ کینسل کر دو" کہتے ہوئے انٹر کام واپس رکھ کر اپنی نشست سنبھال لی۔۔

صائم ہاتھ کی مٹھی بنائے لبوں تلے جمائے ریوالونگ چیئر پر ہلکے سے دائیں اور بائیں جھولتے ہوئے دونوں کی شکلیں دیکھ رہا تھا۔۔ جہاں ڈر و خوف کے باعث شکن پڑ گئی تھیں۔۔ دونوں حواس باختگی کے عالم میں لگ رہے تھے نن

تو پھر کیسے آنا ہوا؟ صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

صائم بھائی! وہ ہم" شانی بات شروع کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر پھر شیری کو"
دیکھا اور اشارتاً اسے بات کا آغاز کرنے کا کہا۔۔

صائم بھائی! آج ہم مارکیٹ گئے تھے۔۔ ظفر مرید نجانے کہاں سے ہمارے پیچھے"
آگیا اور پھر سے ہمارے ساتھ لڑنے کی کوشش کی۔۔ مگر ہم اسے نظر انداز کرتے
ہوئے گھر واپسی کے لیے آرہے تھے تو وہ ہمارا راستہ بند کرتے ہوئے ہمارے آگے
کھڑا ہو گیا" گردن موڑ کر شانی کو دیکھا۔۔

صائم بھائی! اس کے پاس گن تھی۔۔ اصلی گن" شایان علی (اصلی گن) پر زور"
دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ جس سے ظفر مرید نے ہمیں مارنے کی کوشش بھی کی"
شانی کا جملے پورا ہوا ہی تھا کہ صائم جھٹکے سے آگے ہوا۔۔

واٹ؟ اس کے پاس گن تھی؟ صائم غصے اور حیرانگی کے ملے جلے انداز میں پوچھ"
رہا تھا۔۔ شانی اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

صائم بھائی !اس بار ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔ سچی "شیری صفائی پیش کر رہا تھا۔۔"

صائم کے اعصاب تن گئے تھے گن کا سن کر اور یہ یہاں صفائی پیش کر رہے تھے۔۔ صائم ضبط کرتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے پاس گن کہاں سے آئی؟ کیا وہ لڑکا گن لے کر تم دونوں کا پیچھا کرتا رہا" ہے "صائم حیرانگی سے کہتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ دونوں کے پاس جواب نہیں تھا۔۔

مجھے تو یقین نہیں آرہا اتنے سے بچے کے پاس گن تھی "صائم شدید غصے میں نظر" آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی ! ہم نے تو آپ کے کہنے پر اسے نظر انداز کیا۔۔ مگر وہ تو مارنے ہی آگیا" تھا "شانی معصومیت سے کہہ رہا تھا۔۔

مجھے پوری بات بتاؤ۔۔اگر گن اصلی تھی تو تم دونوں وہاں سے کیسے نکل کر آئے" ہو؟صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

صائم بھائی! وہ اسحاق چاچو نے ظفر سے گن جھپٹ لی اور ہمیں بخیریت روانہ کیا"" شیری تفصیل بتا رہا تھا۔۔

کون اسحاق؟صائم ناسمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

اسحاق خان کپڑوں کا رنگ ساز ہے۔۔ہم ان کے دکان گئے ہوئے تھے۔۔وہیں" تو وہ بدمعاش ہم پر گن تان کر کھڑا ہو گیا تھا" شانی بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سولہ یا سترہ سال کا لڑکا گن لے کر نکلا ہوا تھا۔۔حد ہے" صائم غصے سے پیشانی مسل رہا تھا۔۔

میں نے اس لڑکے کو بہت ہلکے میں لے لیا تھا مگر یہ لڑکا تو بد معاش بنا پھر رہا ہے۔۔اس کی تو میں اچھے سے عقل ٹھکانے لگاتا ہوں" صائم کچھ سوچتے ہوئے موبائل فون اٹھا رہا تھا جب دروازے پر دستک کے ساتھ سعد غنی داخل ہوا۔۔

اسحاق خان رنگ ساز کا نمبر ہے؟ صائم شیری کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔"

جی صائم بھائی ہم اکثر ان سے کپڑوں کی رنگ سازی کرواتے ہیں تو نمبر میں نے لے لیا تھا" شیری موبائل فون سے نمبر نکال رہا تھا۔۔

ظفر مرید کی کوئی تصویر مل سکتی ہے؟ صائم نے سنجیدگی سے شانی کو کہا۔۔"

جی ہماری کلاس کی ایک گروپ فوٹو میں ظفر مرید بھی شامل ہے" شانی موبائل فون نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے سینڈ کر دو۔۔ ظفر مرید کی شکل پر گول دائرہ لگا کر۔۔ ٹھیک ہے؟ جاؤ تم" دونوں وہاں بیٹھو" صائم فون کان سے لگائے دونوں کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

سعد! تم یہاں آؤ" سعد غنی وہاں ٹیبل پر ان کے لیے ناشتہ رکھ کر صائم کی جانب" آیا۔۔

اسلام و علیکم انیس! کہاں ہو؟ صائم فون کان سے لگائے سنجیدگی سے پوچھ رہا" تھا۔۔

وعلیکم السلام! راؤنڈ پر نکلا ہوا ہوں۔۔ کیوں کیا ہوا خیریت ہے؟ اسپیکر پر انیس" سولنگی کی بھاری آواز ابھری۔۔

میرے آفس آ سکتے ہو؟ صائم پوچھتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا جو کھانے کو ہاتھ" تک نہیں لگا رہے تھے۔۔

ہاں ضرور۔۔دس منٹ تک پہنچ جاؤں گا مگر بات کیا ہے؟انیس سو لنگی" فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

انیس! فون پر بات نہیں ہو سکتی۔۔عمر سے کہہ دو سعد غنی کچھ دیر میں ایک" تصویر بھیجے گا۔۔کریمنل ریکارڈز میں کیا کیس فائلز میں اس بندے کو چیک کرے۔۔جتنا جلدی ہو سکے مجھے یہ کام کروا کر دو" صائم مدھم لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔دور بیٹھے شایان علی اور شہیر شاہ تک اس کی آواز نہیں جا رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے عمر دس منٹ میں تمہارا کام کر دے گا"انیس سو لنگی مکمل تعاون" کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تم یہاں آؤ تو پھر ساری بات کرتے ہیں" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اوکے !بس سمجھو دس منٹ میں پہنچ گیا"انیس سو لنگی نے بات کی نوعیت سمجھتے" ہوئے کہا۔۔صائم فون کان سے ہٹاتے ہوئے سعد غنی کو دیکھ رہا تھا جو اس کے حکم کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔

یہ لڑکا ظفر مرید"صائم نے موبائل فون کی اسکرین سعد کے سامنے کی۔۔جو" ابھی شایان کی طرف سے واٹس ایپ ہوئی تھی۔۔

مجھے اس کی ساری ڈیلیز چاہیے ہیں۔۔یہاں تک اس کا کریمنل ریکارڈ بھی۔۔" گن رکھتا ہے تو یقیناً کریمنل ریکارڈ بھی ہو گا۔۔عمر سے کانٹیکٹ کرو۔۔دس منٹ کے اندر۔۔کام ہو جائے گا؟صائم آئی برو اٹھائے سعد غنی سے پوچھ رہا تھا۔۔

بالکل ہو جائے گا سر۔۔اس کے سارے سوشل میڈیا اکانٹس تک پہنچ جاؤں گا"" سعد غنی پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

آئی نو"صائم سر کو خم دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔وہ سعد غنی کی قابلیت سے کبھی" انکاری نہیں تھا۔۔

اچھا سعد سنو! دس سے پندرہ منٹ بعد انیس سو لنگی آئے گا۔۔بغیر وقت برباد" کیے اسے میرے آفس روم میں لے کر آنا"صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

جی سر"اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔"

تم دونوں کچھ کھا کیوں نہیں رہے ہو؟ چلو شاباش یہ ختم کرو"صائم ان دونوں" کے پاس بیٹھا اور سینڈوچ ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

اچھا کالج میں لڑائی کس دن ہوئی تھی؟ صائم دونوں کی جانب باری باری دیکھ رہا" تھا۔۔

تین اکتوبر کے دن"شیری نے جواب دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

وقت یاد ہے؟ مطلب پلے گراؤنڈ میں کلاس بنک کر کے تو نہیں گئے تھے؟ صائم" تفتیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں صائم بھائی! اس وقت ہمارا فری پیریڈ تھا۔۔ بارہ بج کر پینتیس منٹ کے" قریب۔۔ کیوں کہ میں اس وقت کینٹین جانے کی تیاری میں تھا اور شیری کو ڈھونڈ رہا تھا" شایان علی جواب دیتے ہوئے شیری کو دیکھ رہا تھا۔۔

اب تم دونوں اس بارے میں کچھ نہیں سوچو گے۔۔ میں اپنے طریقے سے اس" معاملے کو دیکھوں گا اور اس مسلے کا مستقل حل نکال لوں گا" صائم ان کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھماتے ہوئے دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا۔ شیری اور شانی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے صائم کو دیکھنے لگے۔۔

چلو شاباش اب یہ جلدی جلدی ختم کرو" صائم نرمی سے مسکراتے ہوئے دونوں" کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کچھ دیر بعد سعد غنی ساری ڈیٹیلز لیے صائم کے آفس روم میں موجود تھا۔۔صائم مکمل توجہ سے ایک ایک ڈیٹیل کا بغور مطالعہ کر رہا تھا۔۔صائم کو حیرانگی ہوئی تھی کہ پہلے بھی اس کے خلاف تین کیس دائر کیے گئے تھے مگر پھر کیس فائل بند کر دی گئی تھی۔۔شایان علی اور شہیر شاہ کو سعد غنی کے ساتھ واپس ویٹنگ روم میں بھیج دیا تھا تاکہ صائم آرام سے انیس سو لنگی سے بات کر سکے۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ انیس سو لنگی سعد غنی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔

آؤ انیس "صائم کہتے ہوئے اٹھ کر اس کی جانب گیا۔۔"

خیریت ہے اتنی جلدی میں بلایا "صائم سے بغلگیر ہوتے ہوئے وہ سوالیہ انداز میں" پوچھ رہا تھا۔۔

آؤ بیٹھو "صائم انیس سو لنگی کو کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

سعد دو کپ چائے بھیج دو پلیز "سعد سے کہتے ہوئے صائم واپس اپنی نشست سنبھال رہا تھا۔۔

شایان علی اور شہیر شاہ "ان دونوں پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔گن پوائنٹ پر " دونوں کو کسی نے مارنے کی کوشش کی ہے "صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے انیس سو لنگی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایف آئی آر درج کرواؤ۔۔جہاں کہیں بھی وہ شخص چھپ کر بیٹھا ہو گا میں ڈھونڈ " نکال کر آؤں گا "انیس سو لنگی دبدبے سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھنے لگا۔۔

اونہہ " نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔ایف آئی آر کافی نہیں۔۔وڈیرہ ہے " بھئی۔۔ایک رات کے اندر اندر باہر نکل آئے گا۔۔میرے پاس اس کا مستقل حل موجود ہے "صائم سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

انیس! تم مجھے کالج کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوا کر دو۔۔ تین اکتوبر اور وقت بارہ بجے" کر پینتیس منٹ کے قریب "صائم نوٹ پیڈ پر کچھ پوائنٹس لکھ رہا تھا۔۔اس مارکیٹ میں بھی سی سی ٹی وی نصب کئے گئے ہیں۔۔دن پانچ اکتوبر اور وقت چار بجے کے قریب "صائم نے نوٹ پیڈ اس کی جانب کھسکا دی۔۔

اور کچھ ؟انیس سولنگی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

اسحاق خان نامی کوئی رنگ ساز ہے۔۔پستول اس وقت اس کے قبضے میں ہے۔۔" اس سے وہ پستول لے لو اور معلوم کرو کس کے نام پر رجسٹرڈ ہے ؟اس نوٹ پیڈ پر اس کا فون نمبر لکھا ہوا ہے نوٹ ڈاؤن کر لو" صائم کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

بے فکر رہو۔۔یہ کام تو چند منٹوں میں ہو جائے گا"انیس سولنگی نوٹ پیڈ سے" نمبر موبائل فون میں سیو کر رہا تھا۔۔

تمہارے ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ایک مدد درکار ہے۔۔ ظفر مرید کے خلاف" ایف آئی آر درج کرائی گئی تھیں مگر پھر خارج کر دی گئی تھیں۔۔ایف آئی آر کس جرم میں تھی؟ کس نے ایف آئی آر درج کروائی یہ ساری تفصیلات مجھے چاہیے ہیں۔۔آج ہی۔۔ہو جائے گا؟ صائم مزید کچھ پوائنٹس لکھ رہا تھا۔۔

بالکل ہو جائے گا"انیس سو لنگی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ مگر تم کیا" کرنے والے ہو؟انیس سو لنگی چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

علاج دریافت کیا ہے۔۔ عمل درآمد کرنے کا وقت آگیا ہے"صائم کہتے ہوئے" اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے یقین ہے تم علاج کرنے میں ماہر ہو"انیس سو لنگی اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا میر ثاقب خلیل کا کیا سوچا؟ڈر گز تو کسی دوسری جگہ ٹرانسفر کر چکا ہے۔۔ نئ" لوکیشن ملی؟ صائم چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ابھی تک تو نہیں مگر بہت جلد پتا چل ہی جائے گا"انیس سو لنگی کے چہرے پر دکھ" کے آثار نظر آرہے تھے۔۔

کیا ہوا انیس؟ تم ٹھیک ہو؟ صائم تھوڑا آگے ہوا۔۔"

یار ایک لڑکا تھا۔۔ شیر انامی ڈرگ ڈیلر۔۔ مجھے اس کی موت کا بہت افسوس ہو رہا" ہے۔۔ جھڑپ کے دوران اسے تین گولیاں لگ گئ تھیں"انیس سو لنگی افسوس سے بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ"صائم افسردگی سے سر نفی میں ہلا رہا تھا۔۔ وہ کم عمر بچہ۔۔ بوقت احتیاط سے" بہت کچھ کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔۔ افسوس والدین توجہ ہی نہیں دیتے ہیں"صائم کو واقعی ہی افسوس ہو رہا تھا۔۔

خیر اب کیا کر سکتے ہیں۔۔دکھی لہجے میں کہا۔۔میں نکلتا ہوں۔۔سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوا کر تمہیں بھیج دوں گا۔۔باقی سعد کے ہاتھوں سارے پیپر بھجوادوں گا۔۔آج شام تک۔۔ٹھیک ہے؟کہتے ہوئے انیس سو لنگی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

شکریہ انیس"صائم مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھ گیا۔۔"

یار پھر دوست کو شرمندہ کرتے ہو"انیس سو لنگی مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

اچھا سنو! یار جاتے وقت شایان علی اور شہیر شاہ کو بحفاظت گھر ڈراپ کر دو۔۔"

دونوں اچھے خاصے ڈرے ہوئے لگ رہے تھے۔۔تمہارے ساتھ جائیں گے تو بے فکر ہوں گے"صائم اس کے ساتھ آفس روم سے باہر آتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

بالکل دونوں کو میں بخیریت گھر پہنچادوں گا"انیس سو لنگی سر اثبات میں ہلاتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سعد غنی! جاؤاوران دونوں کو بلا کر آؤ" کہتے ہوئے دونوں داخلی دروازے کی" جانب بڑھ گئے۔۔

شایان علی اور شہیر شاہ چلتے ہوئے آفس سے باہر نکل آئے اور پاس کھڑی انیس سو لنگی کی پولیس کار کی جانب بڑھ گئے۔۔

اسلام وعلیکم انیس بھائی! دونوں باری باری سلام کرتے ہوئے صائم کو سوالیہ" نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

تم دونوں انیس کے ساتھ گھر جاؤ گے۔۔ٹھیک ہے" صائم نرمی سے شایان کی" جانب دیکھ رہا تھا۔۔

پہلی بار اسے شایان کی زندگی کے حوالے سے اتنی فکر ہوئی تھی۔۔کوئی اس پر جان لیوا حملہ بھی کر سکتا ہے۔۔صائم کے وہم وگمان میں بھی ناں تھا۔۔

جی صائم بھائی" شایان علی مدھم آواز میں جواب دے کر کار ڈور کھولنے لگا۔۔"

www.novelsclubb.com

شانی، شیری! دونوں کو نرمی سے مخاطب کیا۔۔ڈرنا نہیں بیٹا۔۔تم لوگوں کا بڑا بھائی تم دونوں کی ڈھال ہے۔۔میں تم دونوں کو کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا" صائم باری باری دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔پیار سے شایان کا گال تھپک کر مسکرا دیا۔۔

شیری نم آنکھوں سے صائم کو محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔صائم کی محبت کا واقعی ہی کوئی مول نہیں۔۔شایان علی مسکراتے ہوئے صائم کے گلے لگ گیا۔۔

شیری بیٹا! بے فکر ہو کر جانا۔۔اس مسلے کو آج ہی ختم کر دوں گا" صائم شیری" سے کہتے ہوئے دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے یقین ہے صائم بھائی" شیری بھی مسکرا دیا۔۔"

چلو شاباش اب جاؤ" صائم دو قدم پیچھے ہوا۔۔"

www.novelsclubb.com

دونوں کار میں بیٹھ گئے۔۔کار دھواں اڑاتی ہوئی آگے نکل گئی۔۔صائم کی نظروں نے دور تک انہیں جاتے دیکھا۔۔آج کسی کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔جس کام میں وہ ماہر تھا اب وہی کام اس ظفر مرید کا علاج تھا۔۔

****

**

وہ اپنے عالیشان کمرے میں صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آ رہی تھی۔۔خیالی دنیا میں صائم عدیل ملک کو تباہی کے دہانے پر دیکھ کر ایک سکون سا اس کی رگوں میں گردش کرنے لگتا تھا۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہوا اور کھوجتی نظروں سے

www.novelsclubb.com

اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔ باپ کو آتے دیکھ سگریٹ ایش ٹرے میں اچھال دی اور گلہ کھنکارتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"جی بابا! خیریت ہے؟ آپ مجھے بلا لیتے میں خود ہی آپ کے پاس آجاتا۔۔ آیئے بیٹھیں" میر علی احتراماً کھڑے ہو کر باپ کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔

"میر علی! اپنے سفیان کے کیس کی سماعت کے لیے عدالت سے تاریخ مل گئی ہے۔۔ بیس اکتوبر کی صبح سنوائی ہو گی" میر ثاقب خلیل ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا میر علی صمد کو اطلاع دے رہا تھا۔۔

"اوہ تو پھر ٹھیک ہے۔۔ سفیان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔ سمپل سا کیس ہے۔۔ ڈرائیور الزام اپنے سر لے گا۔۔ عدالت مزید کیا سوال کرے گی۔۔ مسعود احمد صدیقی سے میں بات کر چکا ہوں" میر علی ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے آرام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ نجانے کس خوش فہمی میں اتنا مطمئن تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر میں چاہتا ہوں تم دبئی چلے جاؤ۔۔جب تک سفیان کے کیس کو کلیئر نہیں کیا جاتا ہے "میر ثاقب کچھ مضطرب سا لگ رہا تھا۔۔

"میر علی! مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہمارے حریف ہمیں سفیان کے کیس میں الجھا کر تم پر کوئی حملہ ناں کر دیں۔۔میر ثاقب خلیل اپنا اندیشہ بتا رہے تھے۔۔تم آج رات کی فلائٹ سے روانہ ہو جاؤ" حکم صادر کرتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا۔۔

"مگر بابا! میں کیوں" بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔آپ بے فکر ہو جائیں۔۔میں پاکستان سے کہیں نہیں جاؤں گا۔۔میں بھگوڑا نہیں ہوں "میر علی دبے دبے غصے میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میر علی! میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم آج رات کی فلائٹ سے روانہ ہو رہے ہو۔۔پیکنگ کرو۔۔خدارا اب تم میری مشکلات مت بڑھاؤ۔۔سفیان کو اس

دلدل سے نکالنے کے لیے اسے چھپا دیا ہے تو تم بھی کچھ دن اس معاملے سے دور رہو گے "میر ثاقب خلیل سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سنا رہا تھا۔۔

بابا یہ ٹھیک نہیں "میر علی صمد کہہ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے صوفے سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔۔

جس مقصد کے لیے وہ کالج جا رہا تھا وہ ادھورا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔اس کا سارا پلان خراب ہو جائے گا۔۔وہ یہ سب ایسے ہی خراب نہیں ہونے دے سکتا۔۔وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔

میں سہیل خان کو بھیج رہا ہوں۔۔وہ تمہاری پیکنگ میں مدد کرے گا "میر ثاقب خلیل سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔اس کے بچے اسی کی طرح ضدی تھے۔۔

میر ثاقب خلیل کے جانے کے بعد سہیل خان کمرے میں داخل ہوا۔۔میر علی صمد شاید واش روم میں تھا۔۔حیرت کے مارے سہیل خان کی آنکھیں کھل گئی

www.novelsclubb.com

تھیں۔۔کمرے کو تہس نہس کر دیا تھا۔۔ساری قیمتی چیزیں بکھری پڑی ہوئی تھیں۔۔

باپ اور بیٹے بالکل ٹھیک ایک جیسے ہی ہیں۔۔کچھ کرنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں" ہوتی تو سامان توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔۔بس نقصان کرنے آتا ہے" خفگی سے کمرے کی حالت دیکھ کر خود کلامی کرتے ہوئے الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔

آخر اتنا غصہ کس بات پر؟آخر دبئ جیسی جگہ پر عیش و آرام سے کیا مسلہ ہو سکتا" ہے" سہیل خان کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں کمرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سہیل خان! نکلو یہاں سے" میر علی صمد واش روم سے باہر آتے ہی اس پر چڑھ" دوڑا۔۔

میر علی میں تو" حیرانگی سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔ سرخ ہوتی آنکھوں سے انگارے نکل رہے تھے۔۔

میں نے کہا نکلو یہاں سے" گرج دار آواز میں چیخ پڑا۔۔"

ٹھیک ہے۔۔ جارہا ہوں" اس کی چیخ سے سہیل خان کا دل لرز گیا تھا۔۔ کان کے پردے پھٹنے لگے تھے۔۔ سامان وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل اپنی پیشانی صاف کی۔۔ خونخوار جانور دیکھ کر آیا تھا ڈر تو لگنا ہی تھا۔۔

اتنا غصہ بغیر کسی وجہ کے تو نہیں۔۔ سہیل خان اب بس تم نے اس کی دھکتی رگ" پکڑنی ہے" سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا تھا۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

تین منزلہ علیشان حویلی کے سامنے کار روک کر ہارن بجایا۔۔ تھوڑے وقفے سے گیٹ کھول دیا گیا۔۔وہ گاڑی زن سے اندر لے آیا۔۔

وہی پر وقار شخصیت۔۔وہ نیلے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس آنکھوں پر سن گلاسز لگائے ہوئے تھا۔۔ مطلوبہ فائل اٹھائے وہ کار سے باہر نکل آیا اور چلتے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔گھر کا ملازم اسے پہنچان گیا تھا۔۔ حیرانگی سے دیکھ کر احتراماً اس کے لیے راستہ بناتے ہوئے اندر کی جانب لے گیا۔۔

مرید عطاوڈیرے سے کہیں بیرسٹر صائم عدیل ملک ملنے آئے ہیں "صائم" سنجیدگی سے اس ملازم سے مخاطب ہوا۔۔

جی صاحب "اثبات میں سر ہلا کر وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپری منزل کی" جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ایک درمیانی عمر کا آدمی سیڑھیاں اترتے ہوئے نظر آیا۔۔صائم کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ مسکراتے ہوئے صائم کی جانب آیا۔۔

اسلام و علیکم بیرسٹر صائم عدیل ملک ! مسکراتے ہوئے سلام کے ساتھ مصافحہ " کے لیے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔

وعلیکم السلام ! صائم سنجیدگی سے مصافحہ کر رہا تھا۔۔"

آئیں بیٹھیں۔۔ خیریت سے آپ ہمارے یہاں آئے ہیں؟ آپ یہاں آئے " ہمارے لیے تو اعزاز کی بات ہے صائم "دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے صائم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بس خیریت ہی تو نہیں۔۔ خیر مجھے بتا کر آنا چاہیے تھا مگر آپ کے منشی محمد حمید " سے معلوم ہوا آپ گھر پر موجود ہیں تو میں بغیر تاخیر کے گھر پہنچ گیا" صائم ٹانگ پر ٹانگ جمائے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

جی؟کیا ہوا ہے صائم؟ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے؟مرید عطا نا سمجھی" سے پوچھ رہا تھا۔۔

آپ کا بیٹا ظفر مرید!کیا وہ اس وقت گھر پر موجود ہے؟صائم پوچھتے ہوئے ان کے" تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

جی جی بالکل میرا بیٹا گھر پر موجود ہے۔۔اوپری منزل پر اپنے کمرے میں پڑھائی کر" رہا ہے"مرید عطا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

کیا آپ اسے بلا دیں گے؟اہم ملاقات ہے تو اس کی یہاں موجودگی بھی بہت" اہمیت رکھتی ہے"صائم بوٹ ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

امیر دین!جاؤ ظفر کو بلا کر آؤ"پیچھے کھڑے ملازم سے کہا۔۔"

مگر بات کیا ہے صائم؟مجھے کچھ بتاتو دو"مرید عطا پریشان کن نظروں سے صائم کو" دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صبر رکھیں مرید صاحب! بتانے ہی تو آیا ہوں۔۔آپ کے بیٹے کو آنے دیں پھر" بات کرتے ہیں" نرمی سے جواب دیا۔۔

میں آپ کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔آپ کی زمین کے قانونی" معاملات سنبھال چکا ہوں۔۔آج خاص آپ کے بیٹے کی خاطر آنا پڑا ہے" نفی میں سر ہلا کر کہتے ہوئے صائم جیب سے ایک یو ایس بی نکال رہا تھا۔۔

اتنے میں ظفر مرید سیڑھیاں اتر کر ان کی جانب آیا اور سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ صائم حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا جس کا قد دیکھ کر وہ کوئی چودہ برس کا بچہ لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی صائم! بتائیں بھئی اب تو ظفر بھی آ گیا ہے" مرید عطا بے چینی سے انتظار کر" رہے تھے۔۔

ہمم تو ظفر مرید! آنکھیں سکیڑ کر ظفر کو دیکھا۔۔آج سپہر چار بجے کے قریب """ آئی بروا چکا کر تھوڑا سا آگے ہوا۔۔تم اس وقت کہاں تھے؟ صائم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

میں؟ میں تو اپنے دوستوں کے ساتھ تھا۔۔آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ ظفر مرید" باپ سے ڈرتے ہوئے ہکلاہٹ سے جواب دے رہا تھا۔۔

اوہ رئیلی؟ کون سے دوست؟ مجھے ان کا موبائل نمبر بتانا" صائم موبائل فون" نکالتے ہوئے ڈرامائی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

میں آپ کو نمبر کیوں دوں؟ بابا یہ کون ہیں اور مجھ سے ایسے وکیلانہ سوال کیوں" کر رہے ہیں؟ ظفر مرید چوری چھپاتے ہوئے باپ سے مخاطب ہوا تھا۔۔

خیر تمہارے جیسے کم علم انسان سے مجھے بس یہی توقع تھی۔۔نام بیرسٹر صائم" عدیل ملک ہے اور پیشے کے اعتبار سے ایک وکیل ہی ہوں" صائم سخت گھوری سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مرید عطا صاحب! آپ کی ایل ای ڈی ٹی وی کافی بڑی ہے۔۔اجازت دیں تو ایک" ٹریلر دکھادوں" صائم صوفے سے اٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

جی؟ آپ دیکھ لیں۔۔ویسے کر کیا رہے ہیں؟ مرید عطا سختی سے بار بار ظفر مرید کو" دیکھ رہا تھا۔۔

بتاتا ہوں بھئی! اسی لیے تو آیا ہوں" کہتے ہوئے خفگی سے ظفر مرید کو دیکھا جو" انگلیاں مروڑتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم چلتے ہوئے ایل ای ڈی ٹی وی کے پاس گیا۔۔ریموٹ کنٹرول اٹھایا۔۔یو ایس بی فلیش ڈرائیو کنیکٹ کی اور دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے ظفر مرید کی جانب دیکھا۔۔

مرید صاحب! آپ کے بیٹے ظفر مرید کی ایکشن موی آج ہی ریلیز ہوئی ہے۔۔" آپ نے نہیں دیکھی؟ چلیں کوئی بات نہیں میں دکھا دیتا ہوں" صائم تپا دینے والی مسکراہٹ سے ظفر مرید کو دیکھ رہا تھا۔۔

چالیس انچ کی ایل ای ڈی ٹی وی پر باری باری مختلف سی سی ٹی وی فوٹیج چل رہی تھیں۔۔کالج کے پلے گراونڈ کی فوٹیج۔۔پھر کسی شاپ کے باہر ایک چھوٹے لڑکے کو بری طرح مارتے ہوئے۔۔ایک فوٹیج میں راہ چلتی لڑکی کا دوپٹہ کھینچ کر بائیک پر تیز رفتار سے بھاگ جانے کی فوٹیج۔۔مارکیٹ میں شایان علی اور شہیر شاہ پر گن تان کر کھڑے رہنے کی فوٹیج" باری باری ساری ویڈیوز چل رہی تھیں۔۔

ظفر مرید کا رنگ اڑ گیا تھا جبکہ مرید عطا قہر با نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔صائم ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی بند کرتے ہوئے یو ایس بی واپس نکال رہا تھا۔۔چلتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

یہ تو صرف ٹریلر تھا مرید صاحب! پوری پکچر تو ابھی دیکھنی باقی ہے" کہتے ہوئے" صائم فائل مرید عطا کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

مرید عطا صاحب! غور سے پڑھیں۔۔آپ کے بیٹے کے کالے کارنامے چھپے" ہوئے ہیں" صائم آرام دہ انداز میں کہتے ہوئے بوٹ ہلا رہا تھا۔۔مرید عطا صفحات پلٹتے ہوئے پڑھنے لگا۔۔ان کا تو جیسے خون کھول اٹھا تھا۔۔

ظفر مرید کے خلاف کچھ ایف آئی آر درج کرائی گئی تھیں۔۔جس لڑکی کا دوپٹہ" کھینچ کر بھاگا تھا اس کی طرف سے ایک ایف آئی آر تھی مگر پھر خارج کر دی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

نعیم عطا نامی شخص کی طرف سے دستخط پر یہ کیس ختم" صائم ٹانگ پر ٹانگ جمائے غصیلی نظروں سے ظفر مرید کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

لڑکی والے یقیناً کسی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے یا پھر دھمکی دی گئی ہو گی" صائم آئی" برو اٹھائے سوالیہ انداز میں ظفر کو دیکھ رہا تھا۔۔

مرید عطا صاحب! اگلے صفحے پر آئیں۔۔ وہاں مزید ایک ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی کہ کسی طالب علم کا موبائل فون اپنے قبضے میں کرنے کے بعد اسے سستے داموں بیچ دیا۔۔ یعنی چوری کا کیس۔۔ مگر پھر خارج کر دی گئی۔۔ نعیم عطا کے دستخط یہاں بھی موجود ہیں" صائم بغور مرید عطا کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو غصے سے سرخ ہوتے چہرے سے اپنے بیٹے ظفر مرید کو دیکھ رہا تھا۔۔

ویسے کون ہے یہ نعیم عطا؟ صائم بوٹ ہلاتے ہوئے آرام دہ لہجے میں پوچھ رہا" تھا۔۔

میرا چھوٹا بھائی ہے اور ظفر کا چچا ہے" مرید عطا سخت غصے سے فائل ٹیبل پر پٹخ کر" ظفر کو گھورنے لگا۔۔

اوہ آئی سی! شایان علی اور شہیر شاہ پر جو گن تم تان کر کھڑے ہوئے تھے وہ بھی" نعیم عطا نامی شخص کے نام رجسٹرڈ ہے" صائم اثبات میں سر ہلاتے ظفر مرید کو دیکھ رہا تھا۔۔

بابا! میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا" ظفر مرید ہکلاتے ہوئے وضاحت" پیش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

بالکل یہ سو فیصد درست کہہ رہا ہے" صائم اس کے جھوٹ پر تپ گیا۔۔"

زیادہ تو کچھ نہیں کیا بس انسانی جان لینے کی کوشش ہی تو کی ہے۔۔آپ کا بیٹا دن" دھاڑے گن لے کر نکلتا ہے۔۔انسانی جان خطرے میں ڈالتا ہے اور پھر نعیم عطا نامی شخص ہر بار اسے بچا لیتا ہے۔۔اسحاق خان رنگ ساز کو دھمکی آمیز پیغامات

www.novelsclubb.com

بھیجنے والا نیم عطا نامی یہ بندہ آپ کے بیٹے کا محافظ بنا ہوا ہے" صائم سخت خفگی سے مرید عطا سے کہہ رہا تھا۔۔

صائم! میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔۔مجھے واقعی ہی اس بارے میں کچھ معلوم" نہیں تھا" مرید عطا معذرت کر رہا تھا۔۔

مجھے اندازہ تھا مرید صاحب! آپ کو یقیناً اندھیرے میں رکھا گیا تھا" صائم" سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

خیر اگر آپ اپنی اولاد پر نظر رکھنے کی کوشش کرتے تو معلوم ہو ہی جاتا کہ نعیم عطا" آپ کے بیٹے کو کس بربادی کی جانب لے کر جا رہا ہے" صائم طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

کیا صرف گھر، کھانا، کپڑے اور پیسے ہی تربیت ہوتے ہیں؟ کیا والدین کی صرف" اتنی ہی زمہ داری ہوتی ہے کہ بچے کو جانور کی طرح کھلانا پلانا ہے اور قد کاٹھ میں بڑا

www.novelsclubb.com

کرنا ہے؟اخلاقیات کے درس کا کیا؟ذہنی نشوونما پر کتنی توجہ دی؟اسے ایک اچھا انسان بنانے میں آپ کا کتنا ہاتھ تھا؟صائم تلخی سے پوچھ رہا تھا۔۔مرید عطا شرمندگی کے باعث سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"اگر اولاد پیدا کر کے اسے دوسروں کے آسرے ہی چھوڑ دینا تھا تو کم از کم کسی انسان کے حوالے ہی کر دیتے۔۔صائم غصے سے ظفر مرید کو دیکھ رہا تھا۔۔یہ اتنا سا سولہ سالہ بچہ گن لے کر نکلا تھا۔۔میرے بھائیوں کو اگر کچھ ہو جاتا تو؟پھر پتا ہے کیا ہوتا؟ہم کیس لڑتے۔۔یقیناً میں جیت جاتا۔۔میرے دونوں سترہ سال کے بھائی تو واپس ناں آتے مگر اس کی پھانسی پر ایک اور ماں کی گود ضرور اجڑ جاتی۔۔پھر بچتا کیا مرید عطا صاحب؟ہم اور ہمارے ساتھ جڑے دائی جدائی کے غم"صائم سینے پر بازو لپیٹے صاف گوئی سے ساری کہانی سامنے رکھ رہا تھا۔۔مرید عطا رخ موڑ کر صائم سے نظریں چرا رہا تھا۔۔

صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر ظفر مرید کی جانب بڑھ گیا۔۔صائم کو اپنی جانچ آتے دیکھ وہ ڈرتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔

"خیر میں آج بھی صرف وارننگ دے رہا ہوں۔۔جتنے کیس بند ہوئے ہیں ان کی فائلز کھل جائیں گی۔۔سی سی ٹی وی فوٹیج سارے ٹی وی چینلز پر انٹرٹینمنٹ کے طور پر چلا دیئے جائیں گے۔۔آپ کے بیٹے کا جینا حرام اور مرنا دشوار ہو جائے گا"

صائم گردن موڑ کر مرید عطا سے کہہ رہا تھا۔۔

"اگر! دو قدم ظفر کے قریب جاتے ہوئے کہا۔۔اگر مستقبل میں میرے بھائیوں کو انچ برابر بھی خراش آئی۔۔صائم سینے پر بازو لپیٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔تو سب سے پہلے تمہاری گردن پر پکڑ ہو گی۔۔بات سمجھ آ رہی ہے؟ صائم سوالیہ آئی برو اچکاتے ہوئے اس کے سر پر انگلی سے نوک کر رہا تھا۔۔جیسے بند عقل پر دستک دی۔۔ظفر مرید ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

صائم! میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔تم بے فکر ہو جاؤ" مرید عطا چلتے ہوئے" صائم کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔

امید ہے اب آپ کی طرف سے تربیت میں کوئی کوتاہی نہیں برتی جائے گی۔۔" سمجھائیں اسے۔۔ابھی بھی اس کے سمجھنے اور سیکھنے کی عمر ہے" صائم خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا جو شرمندگی سے سر جھکائے کھڑا ہوا تھا۔۔

جی! بس آپ یہ سب۔۔جو آپ کہہ رہے ہیں۔۔کیس کھولنا یا ٹی وی پر یہ فوٹیج" چلانا۔۔یہ سب مت کیجئے گا" مرید عطا افسردگی سے فائل اور یو ایس بی کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔

چلتا ہوں۔۔امید ہے آگے آپ سب سنبھال لیں گے" سنجیدگی سے کہہ کر صائم" فائل اٹھائے وہاں سے چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

مرید عطاافسردگی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔پھر غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ظفر مرید کی جانب بڑھااور ایک زوردار تھپڑاس کے گال پر رسید کیا۔۔

"تمہاری تو میں اچھے سے طبیعت صاف کروں گا۔۔کہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔مگراس سے پہلے نعیم کی طبیعت صاف ہو گی۔۔امیر دین جاؤمیرا فون لے کر آؤ"مرید عطاملازم سے کہہ کر غصے سے نتھنے پھلائے ظفر کو گھور رہا تھا۔۔

"آج سے بلکہ ابھی سے تم گاؤں جاؤ گے۔۔تمہیں وہاں کے محنت کش طبقے کے لوگوں میں رہنا سیکھنا ہو گا۔۔تم انسان نہیں ہو۔۔میں بھی دیکھتا ہوں اب کیسے تم بدمعاشی کرتے ہیں"انگلی سے وارننگ دے کر سخت خفگی سے اسے دیکھا۔۔

"نعیم تمہارا چچا تمہارے ہر غلط قدم پر تمہارے ساتھ تھا مگر میں تمہارا باپ ہوں۔۔تمہیں سیدھا بھی کروں گااور انسان بھی بناؤں گا۔۔جاؤانسان بننے کی

پیکنگ کرو۔۔ تمہارے امتحانات تک تم گاؤں میں استاد منور حسن کے یہاں پڑھو گے اور کام بھی کرو گے "کہتے ہوئے اس کی شکل دیکھی۔۔

منور حسن کے نام پر اس کی رنگت سفید پڑ گئی۔۔ منور حسن اپنے گاؤں کا سخت ترین استاد مانا جاتا ہے جو ظفر مرید جیسے بچوں کو سیدھا کرنے کا ہنر جانتا ہے۔۔ ملازم پھرتی سے موبائل فون لے کر آیا اور مرید عطا کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے افسوس سے ظفر مرید کو دیکھا۔۔

ہیلو نعیم! کدھر ہو؟ دس منٹ کے اندر اندر گھر پہنچو "غصے سے کہتے ہوئے فون" بند کیا۔۔

www.novelsclubb.com

نعیم عطا کچھ دیر میں گھر پہنچ گیا تھا۔۔ جلدی جلدی دہلیز پار کرتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہو گیا۔۔ نعیم عطا خود بھی اٹھائیس سال کا ہی تھا۔۔ مرید عطا غصے سے

ٹہلتے ہوئے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ منشی محمد حمید اور منیجر فاروق احمد بھی اس معاملے پر پریشان کن نظروں سے مرید عطا کو دیکھ رہے تھے۔۔

نعیم عطا کو آتے دیکھ غصہ نئے سرے سے عود آیا۔۔ وہ ابھی کچھ کہنے ہی والا تھا جب ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے کی زینت بنا۔۔ نعیم عطا ہکا بکا حیرانگی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"بے مروت انسان" مرید عطا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مزید تھپڑوں سے اس کا علاج کرے۔۔

www.novelsclubb.com

"ظفر کو پستول کیوں دی تھی؟ اس کا کالر پکڑ کر سختی سے پوچھا۔۔"

"بھائی جان! وہ میں" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا جواز پیش کرے۔۔ پہلی بار ملازمین کے سامنے اتنی بے عزتی ہوئی تھی۔۔

نعیم !اب سے تمہارے سارے ہتھیار فاروق احمد کے پاس رہیں گے۔۔تم بغیر" کسی ہتھیار کے گھر سے باہر جاؤ گے۔۔ سمجھ آئی؟ طیش بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اور ظفر سے کوئی رابطہ نہیں رکھو گے آج سے تم فاروق احمد کے ساتھ آفس میں" کام کرو گے۔۔تم دونوں کو بہت آزاری دے دی تھی۔۔نہایت غصے سے اس کی جانب دیکھا۔۔میرے اعتبار اور بھروسے کا تم دونوں نے غلط استعمال کیا مگر اب نہیں۔۔جاؤ فاروق احمد کے پاس اور اب مجھے نظر ناں آؤ"مرید عطا افسوس سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔افسوس تھا نہایت لاڈ پیار کا۔۔

بھائی جان ! پلیز مجھے معاف کر دیں"نعیم عطا سر جھکائے کہہ رہا تھا۔۔"

معاف؟فاروق احمد کے ساتھ کام کرنے کا حکم معافی کے مترادف ہی تو ہے۔۔
ورنہ تمہیں گھر سے باہر ناں نکال پھینک دیتا"مرید عطا بر ہم نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

یہاں سے جاؤ نعیم "غصے سے آواز اونچی ہوئی۔۔فاروق احمد لے جاؤ اسے۔۔اور" خیال رکھنا اب سے یہ مجھے فارغ نظر ناں آئے" کہتے ہوئے وہ خود سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔

نعیم عطا اور ظفر مرید کو اب حقیقی معنوں میں اپنی اوقات اور حیثیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔جن غریب طبقے کے لوگوں پر وہ حکم چلاتے تھے آج ان ہی کے سامنے ان کی کوئی اہمیت باقی ناں رہی تھی۔۔ملازمین افسوس سے سر جھٹک کر وہاں سے جانے لگے۔۔نعیم عطا کی کچھ بری عادات ایسی تھی جس کی وجہ سے ملازمین تک عاجز

آ گئے تھے۔۔پانی کا گلاس دیر سے کیوں دیا۔۔اس بات پر وہ ملازمین پر ہاتھ اٹھاتا تھا۔۔

ظفر مرید کا اب کوئی دھونس باقی ناں رہا۔۔دونوں کا نسلی امیر زادے ہونے کا گھمنڈ چور چور ہو گیا تھا۔۔مرید عطااب سے دونوں پر کڑی نظر رکھے گا۔۔یہ اقدام انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے کافی ہی تھا۔۔اور صائم اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔۔بغیر کسی کاروائی کے وہ پھر ایک کیس جیت گیا تھا۔۔ہمیشہ کی طرح

****

www.novelsclubb.com

**

پلک جھپکتے دن گزرتے جا رہے تھے۔۔ام نور اور صائم کے ولیمے کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔۔سولہ اکتوبر کا دن طے پایا تھا۔۔صائم اور ام نور کی باہمی رضامندی سے صرف ولیمے کا دن رکھا گیا تھا۔۔اسی دن ام نور کو رخصت کر دیا جائے گا۔۔شایان

علی کے بے حد اسرار کرنے کے باوجود میوزک کی اجازت نہیں دی گئی۔۔ام نور نہایت خفا تھی کہ گانے بجانے والا سسٹم اتنا سر چڑھ گیا ہے کہ مانوں جیسے شادی کی رونق ہی بینڈ باجے والے ہوں۔۔

شام کے وقت وہ سب آنگن میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔عدیل صاحب اور شایان علی ایک چارپائی پر بیٹھے تھے جبکہ صائم ساتھ ہی رکھی کرسی پر بیٹھا فائلز میں سر دیئے ہوئے تھا۔۔ام نور کیچن سے چٹائی لے کر آئی تھی اور وہ تینوں سامان بکھرے ہوئے چٹائی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔ولیمہ دو دن بعد تھا اور ام نور کا جوڑا نہیں آیا تھا تو آج صائم خاص طور پر اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے گیا تھا۔۔سارا دن گھوم پھر کر آخر کار ایک جوڑا پسند کر لیا گیا۔۔ام نور اپنی شاپنگ مسسز مہرین کو دکھا رہی تھی۔۔عدیل ملک صاحب ولیمہ کے بچے کچے کارڈز پر نام لکھ رہے تھے جبکہ شایان علی کچھ کارڈز تھامے ہوئے تھا اور اپنے دوستوں کو ارسال کرنے کی ترکیب بنا رہا

تھا۔۔کچھ دوست شہر سے باہر تھے۔۔مطلب آن لائن دوستی نبھانے والا شایان لاہور اور اسلام آباد کارڈز بھیجنے کا سوچ رہا تھا۔۔صائم کب سے ایک کیس کی فائل کھولے بیٹھا تھا۔۔بار بار کسی کی کالز آرہی تھیں۔۔سیدہ سکینہ افسردگی سے اس دلہے کو دیکھ رہی تھیں جو پین پکڑے ہاتھ کے اشارے کرتے ہوئے فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔

چلیں بھئی سب آجائیں۔۔چائے پینے کا وقت ہو گیا"ام نور کیچن سے باہر آتے" ہوئے سب کو مخاطب کر رہی تھی۔۔

آج وہ اپنے ہاتھ کا بنایا ہوا فروٹ کیک سب کو ٹیسٹ کروانے والی تھی۔۔نیو ریسیپی سے بنایا گیا کیک۔۔سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کپڑے پیک کرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

نور! دو دن بعد شادی ہے۔۔اب تو کیچن کی جان بخش دو۔۔جو نئی دلہن بننے جا رہی ہوتی ہیں وہ کیچن میں نہیں جاتی ہیں" مسسز مہرین مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

کیوں ممانی جان؟ یہ بھلا کیا بات ہوئی؟اپنے گھر کے کیچن میں ناں جاؤں" ام نور" چائے کی کیٹل سے چائے نکالتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔۔

ارے بھئی۔۔دلہن والا روپ نہیں آتا۔۔تھوڑا اسکن کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔۔" گرمی سے بچنے کے لیے" مسسز مہرین اس کے ساتھ بیٹھ گئیں اور چائے کے کپ اٹھائے سب کو دینے لگیں۔۔

اوہ اچھا اچھا مطلب دولہن والا روپ" ام نور شریر مسکراہٹ سے کہتے ہوئے سر" جھکا کر کیک چھوٹی سی پلیٹ میں رکھ رہی تھی۔۔دولہن والا روپ تو من پسند شخص سے شادی پر ویسے بھی آجاتا ہے یہ بات وہ ممانی کو کیسے سمجھائے اب۔۔

www.novelsclubb.com

خیال آتے ہی وہ ہنس دی اور پھر مسکراتے ہوئے صائم کو دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی رقم کیے کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

ان کے چہرے پر بھی تو دولہے والا روپ نہیں ممانی جان "ام نور صائم کی جانب آنکھوں سے اشارہ کر رہی تھی۔۔ مسسز مہرین کھل کر ہنس دیں۔۔

ممانی جان! مجھے کیک بھی تو دیں "شایان علی کپ تھامتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

ارے بھئی۔۔ صبر رکھو "ہنستے ہوئے کہتے اس کی جانب کیک کی پلیٹ بڑھا دی۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور کی نظریں اس پر ٹھہر گئی تھیں۔۔ صائم فون کان سے ہٹاتے ہوئے ام نور کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔ اس کی بات صائم کے کان کے پہنچ چکی تھی۔۔ چائے کا کپ اور کیک لیے وہ صائم کی جانب آئی۔۔

آہم آہم سنیں مسٹر !آپ کی چائے "ام نور مسکراتے ہوئے کپ اس کی جانب بڑھا رہی تھی۔۔صائم مسکراتے ہوئے فائلز اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔۔

شکریہ اے !اس وقت چائے کی واقعی ہی ضرورت محسوس ہو رہی تھی "صائم" کپ تھامتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میں یہ فائلز سنبھال کر رکھ دوں؟ام نور معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔۔آپ" بس ابھی یہ کام بند کریں۔۔ڈنر کے بعد بھلے کر لیجئے گا "ام نور بیویوں والے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

تم سنبھال کر رکھو گی؟ یار اے پھر تو یہ واپس ملنی ہی نہیں "صائم ہنستے ہوئے کہہ" رہا تھا۔۔ام نور سمجھ گئی تھی وہ کس بات کا حوالہ دے رہا ہے۔۔

ٹھیک ہے مت دیں۔۔دانت مت دکھائیں ہونہہ "ام نور خفگی سے سر جھٹک کر" آگے بڑھ گئی۔۔

"اے !اچھا لے کر جاؤ۔۔بس سنبھال کر رکھنا۔۔گم نام مت کر دینا۔۔پہلے ہی اس کیس نے سر گھما دیا ہے"صائم کے مخاطب کرنے پر وہ پھر سے واپس آئی تھی اور صائم کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے دونوں فائلز اٹھا لیں۔۔

"میں اپنے کمرے کی الماری کے دوسرے نمبر والے دراز میں رکھ رہی ہوں۔۔میں بھول جاؤں تو آپ یاد کر لیجیئے گا"ام نور ایک ایک لفظ آرام سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔جیسے سبق کا رٹا لگا رہی ہو۔۔

"اوہ گڈ گرل اے۔۔ہوپ سو کیچن میں نہیں رکھو گی"صائم چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔ام نور منہ بناتے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکی سی چپت لگا کر چلی گئی۔۔

یوں تو وہ چائے بھی بہت اچھی بنا لیتی ہے مگر

جب وہ منہ بناتی ہے تو اس کا کوئی ثانی نہیں۔۔

!ماضی

وہ دونوں سارے کمرے میں یہاں سے وہاں بھاگتے دوڑتے فائل ڈھونڈ رہے تھے مگر فائل تھی کہ کہیں نہیں مل رہی۔۔ام نور بار بار الماری کھول کر دیکھ رہی تھی۔۔صائم کمر پر ہاتھ رکھے پریشان کن نظروں سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم! سچی بول رہی ہوں۔۔میں نے سنبھال کر رکھی ہوئی ہے۔۔مل جائے گی" بس آپ پریشان مت ہوں"ام نور خود بوکھلاہٹ کا شکار تھی سمجھ نہیں آرہا تھا آخر فائل کہاں رکھ دی ہے۔۔

اے! وہ میری بہت ضروری فائل ہے۔۔تم نے کہاں رکھ دی یار؟ سارا گھر" چھان مارا ہے"صائم کوفت سے کہتے ہوئے الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے سنبھال کر رکھی ہے مگر کہاں؟بس مجھے وہی یاد نہیں آرہا"ام نور روہانسی" ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی اور سائیڈ ٹیبل کے دراز میں دیکھنے لگی۔۔

آئندہ سے میں اپنی کوئی چیز بھی تمہیں سنبھال کر رکھنے کے لیے نہیں دوں گا"""
صائم خفگی سے کہتے ہوئے الماری بند کر رہا تھا۔۔

ام نور تو صائم کا سخت اور خفا لہجہ سن کر مزید روہانسی ہو گئی۔۔صائم اسٹڈی ٹیبل کی دراز میں دیکھ رہا تھا۔۔ام نور کی جانب اس کی پیٹھ تھی۔۔

اے!میری فائل کہاں کر دی یار؟آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔۔صائم گھٹنوں" کے بل زمین پر بیٹھ کر ٹیبل کی آخری دراز کھول رہا تھا۔۔ام نور کا کوئی جواب ناں آیا۔۔

اے!میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟صائم نیچے بیٹھا خفگی سے گردن موڑ کر اسے" دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے کھڑی منہ کھولنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے امے۔۔ غلطی بھی کرو اور پھر منہ کھولنے کی زحمت بھی ناں کرو۔۔ یاد" تو کرو آخر رکھی کہاں تھی" صائم افسردگی سے کہتے ہوئے سینے پر بازو باندھے اس کے جواب کا منتظر تھا مگر ام نور ہونٹ کاٹتے ہوئے ہنوز نظریں جھکائے کھڑی ہوئی تھی۔۔

امے! وہ بہت اہم کاغذات تھے۔۔ کہاں رکھ دیئے ہیں یار؟ صائم بے بسی کی انتہا" پر تھا۔۔ کمرے میں وہ کافی چھان چکا تھا مگر کاغذات کہیں نہیں ملے۔۔

امے! پلیز" صائم پیشانی مسلتے ہوئے بول ہی رہا تھا جب اچانک ام نور کی جھکی" پلکیں اٹھیں۔۔ صائم کو دیکھا۔۔ ام نور کی اس ادا پر صائم بس سانسیں روکے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔

یار امے! یہ ظلم تو مت کرو۔۔ یہ ناانصافی ہے" تکلیف محسوس کرتے ہوئے وہ نظروں کا زاویہ بدل گیا۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے دل کے ہاتھوں مجبور صائم۔۔ام نور کے آگے ہار مان چکا تھا۔۔دھیمے قدموں چل کر وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے ام نور کے جھکے سر کو دیکھا۔۔وہ ہونٹ کاٹ رہی تھی مگر خاموش۔۔

"اے !او کے آئی ایم سوری" کہتے ہوئے نرمی سے اس کی ٹھوڑی تلے شہادت کی انگلی رکھ کر جیسے ہی اس کا سر اونچا کیا ام نور کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر بہہ نکلا۔۔

"اے !ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔مجھے میری اے کی آنکھیں بہت پسند ہیں مگر ان آنکھوں میں آنسو بالکل بھی پسند نہیں۔۔یہ آنسوں مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔۔محبت سے لبریز لہجہ اپنائے کہتے ہوئے وہ انگھوٹھے کی مدد سے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور بھاڑ میں جائیں وہ کاغذات کیوں کہ میرے لیے تم سے زیادہ کچھ بھی اہم" نہیں۔۔اور ناہی کبھی ہو گا" کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کی نم ٹھوڑی صاف کی۔۔ام نور نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔

اب بھلا محبوب سے کہاں برداشت تھا محب کی سخت کلامی۔۔اک پل میں غصہ اک پل میں پیار۔۔ خفگی تو اب ام نور کا حق تھی۔۔اتنے سخت لہجے میں بھلا کون بات کرتا ہے۔۔صائم تو جانے انجانے میں اپنا ہی دل دکھا بیٹھا تھا۔۔ام نور اس کا دل ہی تو تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پوچھتے ہو ہم سے کیسی محبت ہے مجھ سے ؟

میرا محبت بھرے مان سے کہنا

تم سے روٹھ جانا

پھر بھی مسلسل تم کو دیکھنا

ایسی ہے میری محبت

نظریں جھکائے ہوئے وہ سوچ ہی رہی تھی۔۔خفا بھی تھی مگر صائم کے لیے پریشان بھی تو تھی نا۔۔وہ سوچ رہی تھی جب ایک خیال اس کے ذہن میں آیا۔۔

صائم! مجھے یاد آگیا"ام نور یاد آنے پر پھرتی سے کیچن کی جانب بھاگی تھی۔۔صائم" بھی اس کے پیچھے گیا۔۔

کیچن میں داخل ہوتے ہی وہ کاؤنٹر کے درمیانے دراز کو کھول رہی تھی۔۔ایک خوشی اس کے چہرے پر چھا گئی تھی۔۔فائل اٹھا کر صائم کی جانب آئی۔۔

www.novelsclubb.com

مل گئی۔۔دیکھیں یہی تھی۔۔آپ کب سے مجھے بے کار ہی اتنا ڈانٹ رہے تھے" ام نور خفگی سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اے! صائم صدمے سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔تم نے یہ فائل کو سنبھالا تھا۔۔" اس طرح؟ کیچن میں رکھ دی تھی؟ صائم بچاریت سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں تو؟ گھڑی گھڑی حکم دیتے رہتے ہیں امے کافی بنادو۔۔امے چائے چاہیے۔۔" امے یہ امے وہ۔۔امے فلاں ڈش۔۔امے کریونگ۔۔پھر میں اکیلی کیا کرتی بھلا؟ آپ کی وجہ سے میرا آدھا دن تو یہاں گزر جاتا ہے"ام نور ہاتھ ہلا ہلا کر اس کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔صائم سر جھکا کر ہنس دیا۔۔

وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔۔ام نور سارا دن اس کے آگے پیچھے بھاگتے ہوئے کام کرتی تھی۔۔ہنستے ہوئے ام نو کو دیکھا جو خود بھی ہنس رہی تھی۔۔

سوری یار"صائم نرمی سے کہتے ہوئے اسے ممنوعیت سے دیکھ رہا تھا۔۔ "

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں"ام نور مسکرادی۔۔ "

بہت شکریہ امے "کہتے ہوئے اس کی ناک دبائی اور کیچن سے بھاگ نکلا تھا۔۔ام" نور خفگی سے پیر پٹخ کر اپنا ناک سہلا رہی تھی۔۔وہ جانتا تھا ام نور کو اس کی یہ عادت غصہ دلاتی ہے پھر بھی وہ اس کی چھوٹی سی ناک دبا کر بھاگ جاتا تھا۔۔

!حال

صائم بھائی! بتائیں نا میری بائیک کب آئے گی؟ شایان علی منہ بسورتے ہوئے" پوچھ رہا تھا۔۔

شانی! تمہیں جو ماڈل چاہیے تھا وہ آؤٹ آف سٹی میں ہے۔۔اب آرڈر دے دیا" ہے۔۔کچھ دن تو لگتے ہیں۔۔بے فکر رہو کچھ دن تک آجائے گی" صائم مسکرا کر جواب دے رہا تھا۔۔

اے! یہاں آؤ" صائم جیب سے موبائل فون نکالتے ہوئے اسے بلا رہا تھا جو" سیڑھیاں اتر کر پھر کیچن کی جانب چلی جا رہی تھی۔۔اس لڑکی کے پیر نہیں ٹکتے کہیں۔۔

جی بولیں" ام نور کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

اے ! یہ جو تم اماں نانی بن کر کھڑی ہوتی ہو نا بہت پیاری لگتی ہو "صائم ہنستے" ہوئے اس کی ٹیڑھی کمر کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔

افو۔۔بد تمیزی ناں کریں "ام نور پیر پٹختے ہوئے سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔صائم کا" قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

بتائیں بھئی کیوں بلایا تھا؟بس بیرسٹر صاحب سے بتیسی باہر نکلوالو ہو نہہ "خفگی سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

پتا ہے سب کو آپ ہنستے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔زیادہ کیوٹ بننے کی کوشش ناں کریں کیوں کہ آخر آپ ہیں تو ایک عدد ویمپائر صاحب۔۔کیا سمجھے ؟ام نور اسے چھیڑتے ہوئے آنکھیں مٹکا رہی تھی۔۔

اچھا جی ؟صائم آئی برو اچکاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاں جی "ام نور اسی کے انداز میں آئی بروا چکاتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔"
مگر صائم کی یہ ادا سے بہت پسند تھی جب بھی آئی بروا چکاتا تھا غضب کا لگتا تھا۔۔

چھوڑو بھئی "صائم اسے ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ والی چارپائی پر بٹھا رہا تھا۔۔ام نور"
بھی چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔۔

یہ ایڈمیشن کے لیے آن لائن فارم بھرنا ہے یا میں پیپر فارم لے کر آؤں؟ صائم"
موبائل فون اسکرین اس کی جانب کر رہا تھا۔۔

صائم مجھے پیپر فارم چاہیے ہے "ام نور منہ بسورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ایک تو"
وہ آن لائن فارم پر تصاویر لگانے سے بہت ڈرتی تھی۔۔

یہ کس کا اور کس چیز کا فارم ہے؟ شایان علی ان دونوں کے درمیان میں گردن"
ڈال کر موبائل فون اسکرین میں گھستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

یہ میرا اسلامک انفارمیشن مدرسہ کا فارم ہے۔۔نومبر سے میری کلاسز شروع ہو جائیں گی"ام نور خوش ہوتے اسے بتا رہی تھی۔۔ساتھ ہی اس کا گال کھینچ دیا۔۔

آہ آپی! وہ منہ بسورتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔خیر آپ تو شکر کریں پڑھائی سے جان چھوٹ گئی ہے مگر نہیں بھئی آپ لوگ تو نجانے کتنی ڈگریاں حاصل کریں۔۔ ڈگریوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔۔سر نہیں دکھتا پڑھ پڑھ کر؟شایان علی نالائقی والے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

میں تو ابھی سے تھک گیا ہوں بھئی۔۔یونیورسٹی جا کر بس اللہ تعالی کو یاد کروں گا۔۔ تہجّد پڑھوں گا اور پھر پیپر والے دن صدقہ دے کر جاؤں گا"آخر میں کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔

بد تمیز شانی!ام نور ہنستے ہوئے اسے چپیڑ لگا رہی تھی۔۔صائم سر جھٹک کر ہنس دیا۔۔

تینوں ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔شایان علی بار بار کوئی ایسی بات کہہ دیتا تھا کہ ام نور اسے چپیڑ لگا دیتی تھی۔۔وہ پھر خود بھی ہنس دیتا تھا۔۔

چلو سکینہ ! یہ تو ہو گیا۔۔اب بس ایک دو کام رہ گئے ہیں۔۔اچھا ہوا ام نور کا جوڑا" آ گیا۔۔کل سازین کو ساتھ لے کر شاپنگ مال جائیں گے۔۔اور پھر بس شکر کا کلمہ ادا کریں گے "مسسز مہرین مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

ہاں جی بھابھی ! ان شااللہ "مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھا لیا۔۔"

عدیل صاحب فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔شایان اپنے کالج کا کوئی قصہ سنا رہا تھا جس پر ام نور اور صائم ہنس رہے تھے۔۔شادی والا گھر تھا۔۔خوشیوں کی مہک پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

وہ ائیر پورٹ پر چلتے ہوئے متلاشی نگاہوں سے اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔کار کے بونٹ سے پیٹھ لگائے کھڑا سہیل خان اس کے انتظار میں تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ لگلیج بیگ گھسیٹتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا۔۔

اسلام و علیکم میر علی! چہرے کے تاثرات نارمل بنائے مسکرا کر سلام کیا۔۔"

وعلیکم السلام! بیگ کار میں رکھو" کہتے ہوئے خود کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ سہیل خان بیگ کار میں رکھ کر خود بھی کار میں سوار ہو گیا۔۔ گاہے بگاہے گردن موڑ کر اس کا چہرہ دیکھ کر سہیل خان اس کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سیٹ میر ثاقب خلیل کو پتا چل گیا تو؟ سہیل خان عام سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

کون بتائے گا؟ تم بتاؤ گے؟ جان پیاری نہیں؟ میر علی آنکھیں سکیڑ کر دھمکی آمیز" لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں میں کیوں بتاؤں گا بھلا؟ مگر وہ آپ سے غافل نہیں۔۔احتیاطاً کہہ رہا" ہوں۔۔میر ثاقب خلیل کی آپ پر کڑی نظر ہے" سہیل خان کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شہر کے باہر والے فام ہاؤس چلو۔۔ایک فام ہاؤس میں تو سفیان رہتا ہے اسے بھی کچھ نہیں بتانا۔۔کچھ دنوں کی بات ہے پھر میں خود انہیں بتادوں گا کہ میں پاکستان واپس آگیا تھا۔۔وقت سے پہلے "میر علی موبائل فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے سہیل خان سے مخاطب تھا۔۔

میر علی! پاکستان میں ایسا کیا ہے کہ تم کچھ دن آرام سے دبئ میں رہ ناں سکے۔۔" تمہاری جان کو خطرہ ہے" سہیل خان کار کا ہارن بجاتے ہوئے سامنے چلتی کار کو ہٹنے کا اشارہ دے رہا تھا۔۔

اس پاکستان میں ؟ہنس کر کہا۔۔میرے حریف کی تباہی ہے۔۔اچھا خاصا میرا" کھیل بگڑ گیا تھا مگر اب نہیں۔۔تم بابا سے کچھ نہیں کہو گے مجھے یقین ہے۔۔تم جانتے ہو تمہاری وفاداری پر مجھے بھی کوئی شک نہیں رہا۔۔اور تمہاری وفاداری کا انعام منہ مانگی قیمت دوں گا"میر علی تکبر سے کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میری وفاداری؟ بالکل میں وفادار ملازم ہوں" منافق مسکراہٹ اس کے لبوں پر" نمودار ہوئی۔۔اور انعام تو میرا حق ہے" سہیل خان مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اگر الفاظ نیت کی عکاسی کرتے تو یقیناً وہ اس وقت لحد میں اتار دیا گیا ہوتا۔۔جھوٹ" پکڑا جاتا مگر افسوس ایک منافق کے ساتھ بھی منافقت کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ فام ہاؤس پہنچ گئے تھے۔۔وہاں کے ملازمین کو سختی سے سمجھا دیا گیا تھا کہ میر علی صمد کی موجودگی کا کسی کو علم ناں ہو۔۔ورنہ دوسری

صورت میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔۔اور میر علی صمد کسی کا لحاظ نہیں رکھتا یہ بات فام ہاؤس کے ملازمین سے بہتر کون جانتا ہو گا۔۔

****

**

آخر کار وہ دن آن پہنچا جس کا سب ہی کو بے صبری سے انتظار تھا۔۔صائم عدیل ملک اور ام نور کے ولیمے کا دن۔۔ولیمہ شہر کے ایک بڑے میرج ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔۔ساری تیاریاں عدیل ملک اور صائم ملک کے زیرِ نگرانی طے پائی تھیں۔۔

ام نور برائیڈل روم میں موجود تھی۔۔آج دولہا اور دلہن پر بہت سختی کی گئی تھی دونوں کو صبح سے ملنے تک نہیں دیا گیا۔۔یہاں تک کے فون پر بھی بات نہیں کرنے دی گئی۔۔مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔۔عدیل ملک صاحب اور شایان علی کے ساتھ شہیر شاہ اور اس کے والد اسد اللہ صاحب مہمانوں کے

استقبال کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔۔عدیل صاحب اور شایان علی گہرے سرمئی رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے۔۔دونوں کی ڈریس کوڈنگ ام نور کی پسند پر ہوئی تھی۔۔شیری بھی ہلکے سرمئی رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔۔عموماً وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتا مگر ام نور کے بھجوائے گئے کپڑے وہ انکار کے باوجود پہن کر آیا تھا کہ بہن کی شادی پر وہ اسے خفا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ سازین نے بہت اسرار کیا تھا کہ ام نور کا دل رکھ لے مگر شہیر شاہ کو وہ کپڑے اپنی بساط سے زیادہ مہنگے لگ رہے تھے۔۔مگر وہ آج ام نور کے خاص دن کو اپنی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اسد اللہ صاحب سادہ سفید رنگ کے کُرتے شلوار میں ملبوس نہایت صوبر شخصیت کے مالک لگ رہے تھے۔۔

نظر سامنے خوبصورت پھولوں سے سجائے گئے اسٹیج پر کھڑے صائم عدیل ملک پر ڈالیں تو وہ اس وقت دلکش مسکراہٹ سے مہمانوں کو اپنا گرویدہ بنائے کھڑا انیس

سو لنگی اور سعد غنی کے ساتھ کسی بات پر ہنستے ہوئے نظر آ رہا تھا۔۔ صائم سیاہ رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس دل کے مقام پر گلاب کا پھول لگائے شہزادہ لگ رہا تھا۔۔ انیس سو لنگی نیوی بیلو رنگ کے تھری پیس سوٹ میں جاذب نظر آ رہا تھا جبکہ سعد غنی ہلکے آسمانی رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔۔ پیارا کارٹون لگ رہا تھا۔۔ شایان کے مطابق اس کے نقوش کیوٹ کارٹون جیسے ہیں۔۔ بہر حال سب وہاں موجود تھے۔۔ سازین خالہ کو ام نور کے پاس بٹھایا گیا تھا کیونکہ علیزے اور شانزے بضد تھیں کہ وہ ام نور کے ساتھ ہی ہال کے اندر جائیں گی۔۔ چھوٹی سی برائیڈ میڈز بن کر۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب آئیں۔۔"

جی اماں! شایان بال سنوارتے ہوئے ماں کی جانب آیا۔۔"

بیٹا! نوری تمہارے ساتھ ہال میں انٹر ہو گی۔۔تم بھول گئے؟ جاؤ برائیڈل روم" میں اور نوری کو اپنے ساتھ لے کر آؤ۔۔ساز و بھی وہیں موجود ہے" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہی تھیں۔۔

اوہ اماں! مجھے یاد تھا۔۔بس باہر سے آئے کچھ مہمانوں کو دیکھ رہا تھا۔۔تھکے ہوئے" انداز میں کہا۔۔شایان ابھی سے تھک گیا۔۔اماں ہنس دیں۔۔

مگر اماں ڈونٹ وری۔۔آپی جانی کو میں ابھی لے کر آیا۔۔آپ بس ہماری" زبردست اینٹری دیکھئے گا" شایان علی ہنس دیا۔۔خوش ہوتے ہوئے برائیڈل روم کی جانب بڑھ گیا۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا۔۔ٹھٹھک کر دروازے پر رک گیا۔۔ام نور سامنے کھڑی ڈوپٹے کو پن لگا رہی تھی۔۔وہ بس دم سادھے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا جو اسے اس وقت دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن لگ رہی تھی۔۔

ام نور نے سنہری رنگ کی خوبصورت کام دار میکسی زیب تن کی ہوئی تھی اور نہایت خوبصورتی سے گہرے سرخ رنگ کے سلک کے حجاب سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔۔شانوں کے گرد گہرے سرخ رنگ کے کام دار دوپٹے کو سلیقے سے پھیلا دیا تھا۔۔ہلکا سا گولڈن میک اپ کیے بھی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

شایان علی مسکراتے ہوئے ام نور کی جانب بڑھ گیا اور محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔

آپی جانی! ماشااللہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔آنکھوں میں نجانے" کیوں نمی تیرنے لگی۔۔

شکریہ شانی"ام نور مسکرادی۔۔"

میری آپی کو کسی کی نظر ناں لگے۔۔آج تو سمجھو صائم بھائی بھی گئے کام سے""" ہنستے ہوئے کہتے ساتھ سازین خالہ کو دیکھا۔۔کمال مہارت سے وہ نمی چھپا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور مسکراتے ہوئے سازین خالہ کو دیکھ رہی تھی جو ام نور کی نظر اتار رہی تھیں اور ساتھ ساتھ کچھ پڑھ کر دم کر رہی تھیں۔۔وہ آج حسین ہی اتنی لگ رہی تھی ۔۔

چلیں آپی جانی؟آپ کا دولہا انتظار کر رہا ہے"شایان علی مسکرا کر ہاتھ بڑھاتے" ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ایک منٹ شانی"کہتے ہوئے ام نور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور حجاب کا" ایک کونہ پکڑ کر چہرے پر نقاب لگا دیا۔۔سازین مسکراتے ہوئے اس کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جبکہ علیزے اور شانزے پھولوں کے گلدستے تھامے کھڑی مسکرا رہی تھیں۔۔

اب سب مکمل ہے۔۔ چلیں شانی؟ام نور شایان علی کے بازو کے گرد حلقہ " باندھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

علیزے اور شانزے پھولوں کے گلدستے تھامے دائیں اور بائیں جانب دو قدم آگے چل رہی تھیں۔۔ہال میں داخل ہوتے ہی اسپاٹ لائٹ ان پر پڑی۔۔ علیزے اور شانزے پھولوں کے گلدستے تھام کر آگے آگے چل رہی تھیں۔۔ سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کے ساتھ سازین خالہ اور ان کی باقی سہیلیاں مسکراتے ہوئے ان پر گلاب کی پتیاں نچھاور کر رہی تھیں۔۔ام نور سہج سہج کر چلتے ہوئے نظریں جھکائے مگر سر اٹھائے پورے اعتماد سے اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ صائم اس کی آمد پر کھڑا ہو گیا تھا اور محبت پاش نظروں سے اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ام نور اپنے ماموں عدیل صاحب اور شیری کے پاس سے

گزرتے ہوئے رک گئی۔۔عدیل ملک صاحب آگے آئے اور ام نور کے سر پر بوسہ دیا۔۔

ام نور شیری کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو اس کے دلائے کپڑے پہنے نہایت پیارا لگ رہا تھا۔۔شیری مؤدبانہ انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا نور کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ دل ہی دل میں اپنی بہن کی نظر اتار رہا تھا اور اس بات سے بالکل انکاری نہیں تھا کہ وہ اس وقت دنیا کی سب سے پیاری دلہن لگ رہی تھی۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اسٹیج کی جانب آئی۔۔صائم دلکشی سے مسکراتے ہوئے اپنا گے ہاتھ بڑھا رہا تھا۔۔ ام نور نرمی سے شایان علی کا بازو چھوڑتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔ام نور کا ہاتھ پکڑ کر صائم کے ہاتھ میں دے کر شایان علی نم آنکھوں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوا۔۔ام نور صائم کا ہاتھ تھام کر اسٹیج پر کھڑی ہو گئی۔۔دیکھنے

والے رشک کی نگاہ سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔وہ دونوں پرفیکٹ کپل کی بہترین مثال تھے۔۔آج ہر ایک آنکھ محبت سے ان کی نظر اتار رہی تھی۔۔

اے !آؤ بیٹھو "صائم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسٹیج پر رکھے پھولوں سے بنے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

مسسز صائم عدیل ملک !آج آپ دلہن کے لباس میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہی ہیں "صائم سرگوشی نما انداز میں کہتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

شکریہ "آپ بھی بس ٹھیک ہی لگ رہے ہیں "نقاب میں شرارت سے مسکراتی آنکھوں سے وہ صائم کو دیکھ رہی تھیں۔۔

اے !یار آج کے دن تو تعریف کر دو۔۔آج تو میرا بھی حق بنتا ہے "صائم ہنس کر کہتے ہوئے سامنے کھڑے کیمرہ مین کو دیکھ رہا تھا جو وقفے وقفے سے مختلف زاویوں سے ان کے خوبصورت کلک لے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بہت پیارے مسٹر بیر سٹر۔۔ہمیشہ کی طرح "ام نور محبت سے صائم کی جانب" دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔صائم دلکش مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ایک خوبصورت کلک بنا دیا گیا۔۔

کافی دیر دونوں اسٹیج پر بیٹھے مہمانوں سے ملتے رہے تھے۔۔شیری بھی ام نور اور صائم کے لیے تحائف لے کر اسٹیج پر آیا تھا۔۔

شیری! بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔یہ رنگ تم پر بہت اچھا لگ رہا ہے "ام نور" دل سے اس کی تعریف کر رہی تھی۔۔

شکریہ آپی! یہ میں آپ دونوں کے لیے لایا ہوں "شیری مسکراتے ہوئے تحفہ" بڑھا رہا تھا۔۔

اس محبت کے لیے بہت شکریہ شیری "صائم نرمی سے مسکراتے ہوئے تحفہ تھام" رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بتاؤ شیری میں کیسی لگ رہی ہوں؟ام نور مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ام نور کو یاد تھا کہ نکاح کے دن وہ کیسے محبت سے اس کی مہندی کی تعریف کر رہا تھا۔۔

"ماشااللہ! ہماری آپی آج بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔جیسے نکاح کے دن پیاری لگی تھیں۔۔اللہ تعالی آپ دونوں کو نظر بد سے محفوظ رکھے آمین"شیری دل سے ڈھیروں دعائیں دے کر نرمی سے مسکرایا۔۔

"شکریہ شیری"ام نور مسکرادی۔۔شیری مسکراتے ہوئے اسٹیج سے اتر آیا اور شایان علی کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"شیری عرف مولوی صاحب!آج تو بھئی غضب ڈھا رہے ہو"شہیر شاہ کے سراپے پر نظر کرتے ہوئے کہا۔۔شیری مسکرادیا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے مولوی صاحب کسے ایمپریس کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔ہاں؟ شایان" علی نے شریر مسکراہٹ سے کہا۔۔شیری ہنستے ہوئے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا اب اس کا کیا جواب دے۔۔

بتاؤ بھئی کون ہے وہ؟ شایان علی اسے ٹھوکا دے کر ہنس دیا۔۔"

شایان علی جیسا دلکش تو پھر بھی نہیں لگ رہا۔۔شیری اس کی شرارت نظر انداز" کیے اس کی تعریف کرنے لگا۔۔ماشااللہ شانی بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔اپنی نظر اتار لینا" شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ مولوی صاحب" شایان علی بال سنوارتے ہوئے تعریف وصول کر رہا" تھا۔۔مجھے تو پیدائشی حسن سے نوازا گیا ہے" اتراتے ہوئے کہا۔۔شیری ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم اور ام نور مہمانوں سے مل رہے تھے۔۔جب کسی کو دیکھ کر صائم مسکراتے ہوئے خوشگوار حیرت سے اٹھ کھڑا ہو گیا۔۔ام نور سر اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی جو اسٹیج کی جانب آتے اس شخص کے لیے احتراماً کھڑا ہو گیا تھا۔۔عدیل ملک صاحب کے ساتھ سیاہ رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ سحر انگیز شخصیت کا مالک مسکراتے ہوئے صائم کی جانب آیا۔۔

اسلام و علیکم سر! صائم ان سے بغلگیر ہوتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔"

وعلیکم السلام صائم! گرم جوشی سے بغلگیر ہوتے ہوئے صائم کے کندھے پر تھپکی" دی۔۔

صائم! شادی بہت مبارک ہو" صائم کے کوٹ پر لگے پھول کو درست کرتے" ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ یوسف انصاری سر "بہت مشکور ہوں آپ اتنی دور صرف میری خاطر" آئے "صائم نرمی سے مسکرا رہا تھا۔۔

ارے بھئی۔۔کیسے ناں آتا؟میرے دل عزیز بیٹے کی شادی ہے "کہتے ہوئے وہ" دلکشی سے مسکرائے۔۔

صائم مجھے میری دلہن بیٹی سے تو ملوادو "کہتے ہوئے پیچھے بیٹھی ام نور کو دیکھا۔۔"

بالکل سر! پلیز آئیں "کہتے ہوئے ام نور کی جانب آئے۔۔ام نور بھی احتراماً کھڑی" ہو رہی تھی۔۔

نہیں بیٹا۔۔آپ کیوں کھڑی ہو رہی ہیں؟بیٹیاں کھڑی نہیں ہوتی ہیں "مسکرا" کر کہتے ہوئے ام نور کے سر پر شفقت سے اپنا ہاتھ رکھا۔۔

www.novelsclubb.com

اے! یہ میرے سینئر ہیں۔۔ایڈوکیٹ یوسف انصاری۔۔اسلام آباد کے نامور" وکلاء میں سے ایک سر یوسف انصاری بھی ہیں" صائم مسکرا کر تعارف کروا رہا تھا۔۔

اسلام وعلیکم انکل! ام نور سر کے خم سے سلام کر رہی تھی۔۔"

وعلیکم السلام بیٹا! اللہ تعالی آپ دونوں کو بہت خوش رکھے" نرمی سے مسکراتے" ہوئے دعا دی۔۔صائم مسکرا کر زیر زبان آمین کہہ رہا تھا۔۔

ام نور ان کی آنکھوں کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔اتنی خوبصورت گہری سرمئی آنکھیں اور پھر گھنی پلکوں کی جھالر سجائے وہ دنیا کے وجیہہ ترین مردوں میں سے ایک لگ رہے تھے۔۔ام نور سوچ رہی تھی کہ اگر اس عمر میں اتنے دلکش شخصیت رکھتے ہیں تو نوجوانی میں یہ کتنے گڈ لکنگ ہوں گے۔۔ام نور مسکراتے ہوئے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

سر! آپ مانو کو نہیں لائے؟ صائم ان کی بیٹی کا پوچھ رہا تھا۔۔"

صرف مانو؟ ارے بھئی اس کی دوست آفت کی پڑیا کا بھی پوچھ لو صائم۔۔ ہنس کر" کہا۔۔ وہ کہہ رہی تھی مسٹر پرفیکٹ اگر میرا پوچھیں تو بتا دیں۔۔ میں آفت کا ٹوکرا ہوں۔۔ صرف صائم جیسے سمجھدار لوگوں کی سمجھ میں آتی ہوں۔۔ ہنستے ہوئے اس لڑکی کا ڈائیلاگ کہا جو وہ اکثر سب پر جھاڑتی تھی۔۔ صائم بھی ہنس دیا۔۔ جس لڑکی کا تذکرہ یہاں ہو رہا تھا صائم اسے دنیا کی سب سے پیاری لڑکیوں میں شمار کرتا تھا۔۔ صائم اسلام آباد جاتا ہے تو لازمی ان دو لڑکیوں سے ملاقات ہوتی ہے جو صائم کو اپنا بڑا بھائی کہتی ہیں۔۔

آپ دونوں کو لے آتے۔۔ اے مل کر بہت خوش ہوتی" صائم مسکراتے ہوئے" ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے امتحانات سر پر ہیں۔۔کیسے لے کر آتا۔۔اور تم تو جانتے ہو پھر وہ دونوں" بآسانی گھر واپس تھوڑی چلتیں"یوسف انصاری مسکراتے ہوئے وجہ بتا رہے تھے۔۔

تمہاری بیوی لے کر نکل جاتیں یار پھر خالی ہاتھ بیٹھے رہتے"ہنستے ہوئے کہا۔۔ام" نور بھی ہنس دی تھی۔۔صائم مسکراتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا جو ہنس تو رہی تھی مگر سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر تذکرہ کس کا کیا جا رہا ہے۔۔

صائم! وہ دونوں بے صبری سے اپنی بھابھی کو دیکھنا چاہتی ہیں۔۔تو تم ابھی ملوا" رہے ہو؟اپنا موبائل فون دکھاتے ہوئے یوسف انصاری مسکرا کر پوچھ رہے تھے۔۔صائم ہنس دیا۔۔ان کے ہاتھ سے موبائل فون لے کر کسی کو ویڈو کال کی۔۔

اے! یہ دو خاص مہمان ہیں۔۔ تمہیں دیکھنے کی حسرت لیے بیٹھی ہیں۔۔ بات" کرو" صائم موبائل فون اسکرین ام نور کے سامنے کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچانک موبائل فون اسکرین پر دو لڑکیاں نمودار ہوئیں۔۔ ایک سفید لباس میں تو دوسری سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔۔ اسکرین پر دونوں ہی لڑ رہی تھیں۔۔

پہلے میں دیکھوں گی ام نور بھابھی کو" جبکہ دوسری فون جھپٹ کر کہتی کہ "پہلے" میں دیکھوں گی" ام نور ہنستے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ صائم سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اب آسانی سے تو وہ لڑنا بند نہیں کریں گی۔۔ یوسف انصاری ہنستے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

ارے بھئی! تم دونوں لڑنا تو بند کرو" یوسف انصاری انہیں مخاطب کر رہے" تھے۔۔ سفید لباس والی موبائل فون اسکرین پر نظر آ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بابا! پہلے میں دیکھوں گی۔۔فون جھپٹ کر کہا۔۔صائم بھائی پہلے میرے بڑے" بھائی ہیں۔۔میرا پہلا حق بنتا ہے" وہ لڑکی جو اٹھارہ یا انیس سال کی لگ رہی تھی اپنے والد سے مخاطب تھی۔۔

نہیں یوسف انکل! پہلے میں دیکھوں گی۔۔میرا پہلا حق ہے نا؟اب بھائی تو خیر" نہیں بنا سکتی مگر مسٹر پرفیکٹ تو میرے ہی ہیں" دوسری سیاہ لباس والی لڑکی بھی پہلی لڑکی کی ہم عمر ہی لگ رہی تھی۔۔

تم دونوں لڑنا بند کرو گی تو ہی ام نور سے مل پاؤ گی۔۔ورنہ میں صائم سے کہہ کر" فون بند کروا دوں گا" یوسف انصاری اب کی بار ڈانٹتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

انکل آپ پلیز ڈانٹیں تو نہیں۔۔دونوں کتنی پیاری ہیں" ام نور دونوں کی جانب" دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

سو سویٹ ام نور بھابھی! میں اپنے بابا کی لاڈلی مانو ہوں" دونوں اسکرین پر نظر" آرہی تھیں مگر مخاطب سفید لباس والی تھی۔۔آنکھیں ہو بہو یوسف انصاری جیسی گہری سرمئی اور گھنی پلکوں کی جھالر سجائے وہ معصوم لڑکی ام نور کو بھا گئی تھی۔۔

اور میں سارے جگ جہاں کی لاڈلی ماہی۔۔کچھ لوگوں نے مجھ معصوم ماہی کو" آفت کہہ کر بدنام کیا ہوا ہے" سیاہ لباس والی ہنستے ہوئے اپنا تعارف کروا رہی تھی۔۔

مگر میں واقعی ہی آفت کا ٹوکرا ہوں۔۔لوگ مجھ سے پناہ مانگتے ہیں" ماہی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ام نور بھی ہنس دی تھی۔۔

مانو اور ماہی! آپ دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی" ام نور محبت سے دونوں کی" جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نے تو چہرہ چھپا رکھا ہے۔۔ہم آپ کو کیسے دیکھیں گے ؟سیاہ لباس والی کچھ " اداسی سے بول رہی تھی۔۔

ارے کوئی مسلہ نہیں۔۔کچھ دیر بعد جب سارے مہمان چلے جائیں گے تو میں " آپ دونوں کو اپنا چہرہ بھی دکھادوں گی "ام نور مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

آپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔۔شہد رنگ آنکھیں۔۔میری مما کی " آنکھیں بھی ایسی ہی خوبصورت تھیں "سفید لباس والی نرم مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ "ام نور نرم لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔"

اچھا سنیں نا امے بھابھی ! سیاہ لباس والی پھر بول اٹھی تھی۔۔ام نور حیران تھی کہ " صائم کے علاوہ بھی کوئی اسے امے کہہ رہا تھا۔۔

میں کہہ رہی تھی کہ جو وہ آپ کے مسٹر ہیں نا۔۔وہ مسٹر پرفیکٹ ہیں۔۔اشارتاً" صائم کو کہا گیا۔۔وہ میرے کرش ہیں" کہتے ہوئے سیاہ لباس والی لڑکی ہنس دی۔۔ صائم رخ موڑ کر سر جھکائے ہنس رہا تھا جبکہ ام نور دنگ نظروں سے اتنی سی لڑکی کی بات پر حیران تھی۔۔

اوہ بد تمیز لڑکی! ان کی بیوی کو کیوں بتا رہی ہو؟ مار کھاؤ گی" سفید لباس والی اس" کے سر پر ہلکی چپت لگا کر منع کر رہی تھی۔۔یوسف انصاری ہنستے ہوئے صائم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔

ام نور بھابھی! سفید لباس والی اسے ایک مخاطب کر رہی تھی۔۔ہمیں بہت شوق" تھا آپ کو دیکھنے کا اور آپ کی شادی پر آنے کا مگر ہمارے امتحانات سر پر ہیں" اداسی سے بتایا۔۔

آپ صائم بھائی کے ساتھ ہمارے گھر ضرور آئے گا پلیز "سفید لباس والی لڑکی" جس کی آنکھیں ام نور کو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں مسکراتے ہوئے ام نور سے مخاطب تھی۔۔ایک عجیب سی کشش تھی اس لڑکی میں۔۔ام نور کو لگا اک سحر تھا اس کی شخصیت میں۔۔ایسا فسوں کہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹانا مشکل تھا۔۔

ان شاءاللہ مانو "صائم آگے ہوا اور مسکرا کر جواب دیا۔۔"

سنیں نا مسٹر پرفیکٹ! مجھے آپ کی بیوی بہت پسند آئی۔۔ مسکرا کر کہا۔۔ سوناؤ" کرش اپڈیٹ "سیاہ لباس والی اپنی بھوری خوبصورت آنکھوں سے صائم کی جانب دیکھتے ہوئے ایک ادا سے بالوں کی لٹ پیچھے کر کے کہنے لگی۔۔

آپ کی امے اب سے ماہی کی فیورٹ اور نیو کرش بھی "مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

شکریہ ماہی "صائم ہنستے ہوئے ام نور کو بھی دیکھ رہا تھا جو سیاہ لباس والی لڑکی کو" محبت سے دیکھ رہی تھی۔۔

آپ بھی مجھے بہت پسند آئی ہیں۔۔بلکہ آپ دونوں بہت پیاری ہیں۔۔ام نور اسکرین پر دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

مگر میرا ایک سوال ہے"دونوں سوالیہ نظروں سے ام نور کو دیکھنے لگیں۔۔"

آپ اتنی پیاری کیوں ہو؟ام نور ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔وہ دونوں بھی" کھلکھلاتے ہوئے ہنس دی تھیں۔۔

دونوں لڑکیاں کم عمر تھیں مگر ام نور کے دل کو بھا گئی تھیں۔۔یوسف انصاری مسکراتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہے تھے جو بہت محبت سے دونوں سے مل رہی تھی۔۔اتنی اپنائیت سے دونوں سے ملاقات کی۔۔کافی دیر تک دونوں کی گفتگو سنتے ہوئے ام نور ہنستی رہی۔۔صائم اجازت مانگ رہا تھا مگر سیاہ لباس والی فون بند کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔اس کی ڈھیر ساری باتیں ابھی رہتی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی تو وہ ام نور اپنے کارنامے بتا رہی تھی۔۔آخر کار مانو نے اجازت دے دی اور فون بند کر دیا جبکہ ماہی آوازیں دیتی رہ گئی تھی۔۔

شکریہ صائم "نرمی سے مسکراتے ہوئے یوسف انصاری صاحب اس سے مخاطب" ہوئے۔۔موبائل فون بند کرتے ہوئے صائم نرمی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ایسے ہی ہنستے مسکراتے خوش گپیوں کے دوران لنچ کیا گیا تھا۔۔ساری فیملی بہت محبت سے یوسف انصاری صاحب سے ملی تھی۔۔سب آپس میں گھل مل گئے تھے۔۔عدیل ملک صاحب اور یوسف انصاری صاحب کافی پرانے دوست بھی تھے اور پھر یوسف انصاری صائم کا سینئر بھی تھا۔۔دونوں ایک ہی پیشے سے وابستہ تھے۔۔اسلام آباد اور لاہور تک وہ صرف وکلاء کی میٹنگز اٹینڈ کرنے جاتا تھا جہاں بیرسٹر صائم عدیل ملک کا ہونا لازمی ہوتا تھا۔۔جب وہ پہلی بار وکلاء کی میٹنگ کے لیے لاہور گیا تھا تو بطور ایک بیرسٹر کی حیثیت سے صائم پہلی بار ایڈووکیٹ یوسف

انصاری سے ملا تھا مگر عدیل ملک صاحب کی دوستی کے تحت وہ پہلے سے ہی یوسف انصاری کو جانتا تھا۔۔اس لیے صائم اکثر و بیشتر جب بھی یہ ٹینگز کے سلسلے میں اسلام آباد جاتا تھا تو یوسف انصاری کے گھر ضرور جاتا تھا۔۔ہر ملاقات پر یوسف انصاری ایک ڈنر فکس کرتے تھے اور صائم اتنی محبت سے دیا گیا دعوت نامہ بخوشی قبول کر لیتا تھا۔۔اسی طرح صائم جب پہلی بار یوسف انصاری کی دعوت پر ان کے گھر گیا تھا تو وہاں اس کی ملاقات ان دو شرارتی لڑکیوں سے ہوئی تھی۔۔یوسف انصاری پیشے کے اعتبار سے ایک بہترین وکیل ہیں جو حق کی جنگ کے لیے اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

ولیمہ آخر کار اختتام پذیر ہوا اور رخصتی کا وقت آن پہنچا۔۔شایان علی نم آنکھوں سے ام نور کو دیکھ رہا تھا جو ضبط کے باوجود آنسو بہا رہی تھی۔۔قرآن پاک کے سائے تلے ام نور چلتے ہوئے کار میں بیٹھنے جا رہی تھی۔۔ام نور روتے ہوئے شایان

علی کے گلے لگ گئی تھی۔۔پتا نہیں کیوں بس وہ شایان سے دور نہیں ہونا چاہ رہی تھی۔۔صائم سر جھکائے سیدہ سکینہ کا کندھا سہلا رہا تھا۔۔وہ تو رہی تھیں مگر اپنی بیٹی کے لیے بہت خوش تھیں۔۔

کچھ دیر بعد دونوں کار میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔۔عدیل ملک صاحب پہلے ہی مسسز مہرین کو گھر بھیج چکے تھے تاکہ وہاں ان کے استقبال کی تیاریاں دیکھ لیں۔۔شایان علی شادی حال میں الگ سے رکھی ایک کرسی پر سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔شیری نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔چلتے ہوئے اس کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا شانی؟آپی کہیں دور تھوڑی گئی ہیں۔۔اور پھر تم بھی تو وہیں شفٹ ہو جاؤ" گے۔۔اداس ناں ہو"شیری نرمی سے کہتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

مگر بس میں اداس ہوں "میری بہن کی رخصتی ہو گئی ہے "شانی رخ موڑ کر بیٹھ " گیا۔۔وہ سمجھا نہیں پا رہا تھا کہ اسے ام نور کی عادت تھی۔۔چوبیس گھنٹے اس کے آس پاس گزرتے ہیں مگر اب وہ چلی گئی ہے۔۔پہلی بار ام نور کے بغیر وہ اپنے گھر جائے گا۔۔

کافی دیر تک شیری اس کے ساتھ بیٹھا رہا۔۔یہاں وہاں کی باتیں کرتے ہوئے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔۔سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔۔ یوسف انصاری صاحب کی رات کی فلائٹ سے واپسی تھی تو وہ اجازت لے کر روانہ ہو گئے تھے۔۔سازین خالہ بھی سیدہ سکینہ کے ساتھ ہی گھر روانہ ہوئی تھیں۔۔ انہوں نے ایک بہن کا فرض بخوبی انجام دیا۔۔آج کا خوبصورت دن بھی اختتام پذیر ہوا تھا۔۔

****

**

کمرے میں بلا کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔اتنی گہری خاموشی تھی کہ اگر چھوٹی سی سوئی بھی گر جائے تو آواز واضح طور پر سنائی دے گی۔۔ریوالونگ چیئر پر بیٹھا وہ شخص کہنی ٹیبل پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنائے بار بار اپنی پیشانی پر ہلکے سے مکے مار رہا تھا یوں جیسے سر درد کرنے پر تکلیف سے نجات کے لیے ہلکی سی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ سہیل خان اندر داخل ہوا۔۔

"سر! وہ آدمی آگیا ہے۔۔کیا میں اسے اندر بھیج دوں؟ سہیل خان اس کے سر پر کھڑا ذرا سا جھکتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ہمم "میر ثاقب خلیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

کمرے کے دروازے پر دستک کے ساتھ وہ آدمی اندر داخل ہوا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔ڈر لگ رہا تھا کہ آج تو بس موت کے گھاٹ اتار دیا جاؤں گا۔۔سامنے میر ثاقب خلیل نہیں موت بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"تم سے ایک بندہ نہیں مارا جاتا؟اتنے دنوں سے کیا کر رہے ہو؟وہ ابھی تک زندہ کیوں ہے؟میر ثاقب خلیل گرج دار آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔

"میر صاحب! معذرت خواہ ہوں مگر میں ایک صحیح موقعے کی تلاش میں ہوں۔۔آپ بے فکر ہو جائیں۔۔سنوائی کا دن ہی اس کی تدفین کا دن ہو گا۔۔آپ مجھ پر اعتبار تو کریں"وہ آدمی میر ثاقب خلیل کو بھروسہ دلا رہا تھا۔۔

"اگر وہ انسان بچ گیا تو میری ایک بات یاد رکھنا تمہارے پاس بھی صرف موت کا آپشن ہی ہو گا۔۔کہتے ہوئے ٹیبل دراز سے گن باہر نکال لی۔۔اور وہ میرے

ہاتھوں ہی تمہیں نصیب ہو گی "میر ثاقب خلیل طیش سے کہتے ہوئے اسے گن دکھا رہے تھے۔۔

جی میر صاحب! جی میں کچھ کرتا ہوں۔۔ہکلاہٹ سے ڈر واضح نظر آرہا تھا۔۔"

اب یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔اس سے پہلے کہ میں تمہیں شوٹ کر دوں "سختی" سے کہتے ہوئے اس کی جانب پیپر ویٹ اٹھا کر پھینک دیا۔۔اجازت ملنے پر وہ جان بچا کر بھاگ نکالا۔۔ سہیل خان پھیکی مسکراہٹ سے اس مجبور باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل! کسی وقت میں تم صرف طاقتور ہوا کرتے تھے اور آج طاقت" ہونے کے باوجود بھی اولاد کے ہاتھوں مجبور باپ کے سوا کچھ نہیں "سوچتے ہوئے سہیل خان نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔

کسی وقت میں ہمیں بھی ایسے ہی مجبور کیا گیا تھا۔۔میر ثاقب خلیل اب تمہاری" باری ہے۔۔سب ختم ہو جائے گا۔۔تم، تمہارا جبر، صائم عدیل ملک کے لیے

کنواں کھودنے والوں۔۔ تم لوگ بھول رہے ہو اس کا محافظ تو اللہ تعالی ہے۔۔

صائم اس دور کے غازیوں کا سپہ سالار ہے۔۔ وہ موت سے نہیں ڈرتا" سہیل خان آنکھیں سکیڑ کر میر ثاقب خلیل کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اپنی بات کہہ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل ریوالونگ چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا۔۔ صائم نام کی مصیبت ان کے گلے میں اٹکی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔۔ جو ناں اگلی جا سکتی ہے اور ناں ہی نگل سکتے ہیں۔۔ مگر ایک بات تو طے ہے کہ صائم کو مرنا پڑے گا۔۔

****

**

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی چھوٹی سی اسٹول نما کرسی پر بیٹھی آنکھوں میں گہرا سیاہ کاجل لگا رہی تھی۔۔ مسکراتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھا۔۔ ہلکے جامنی رنگ کی

شیفون کی گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ گہرے محرون رنگ کے کام دار دوپٹے میں ملبوس وہ بالکل نئی نویلی دلہن ہی لگ رہے تھی۔۔بال کھول رکھے تھے۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کون سا ہیئر اسٹائل بنائے۔۔صائم صبح سویرے ام نور کے ساتھ ہی اٹھا تھا دونوں نے ایک ساتھ فجر ادا کی تھی۔۔پھر وہ ام نور کو اطلاع دے کر گیا تھا کہ جوگنگ کے لیے جارہا ہے واپسی پر ساتھ ہی نیچے ناشتے پر سب سے ملیں گے۔۔

افف اماں! کیا کروں؟زیر خیال ماں کو مخاطب کیا۔۔ضروری تھوڑی ہے کہ " بالکل نئی نویلی دلہن ہی لگوں؟ایک تو مجھے اچھے ہیئر اسٹائل بنانے بھی نہیں آتے۔۔کیا مصیبت ہے؟ام نور کو فت سے کہتے بالوں سے پن نکال رہی تھی۔۔ صائم بھی آنے والے ہوں گے۔۔بس بال باندھ دیتی ہوں" کہتے ہوئے بال گول گول گھماتے ہوئے ڈھیلا جوڑا بنا کر پن لگا دی۔۔

کچھ دیر بعد ام نور الماری میں سر دیئے کھڑی صائم کے لیے کپڑے نکال رہی تھی۔۔آج صائم بھی نیا دولہا لگنا چاہیے صرف ام نور کیوں سج دھج کر جائے بھلا۔۔ شیروانیاں ہٹا دیں کوئی پسند ہی نہیں آ رہی تھی۔۔ سمپل شلوار قمیض دیکھی تو ایک سوٹ پسند آ گیا۔۔دروازے پر ہلکی سی آواز پیدا ہوئی۔۔وہ ائیر فونز کان سے ہٹاتے ہوئے ام نور کو دیکھنے لگنا جو سارے ہینگرز اتھل پتھل کر چکی تھی۔۔

اسلام و علیکم امے ! کیا کر رہی ہو؟ لگتا ہے الماری میں طوفان آیا تھا" صائم ہنس " کر کہتے اس کی پیٹھ دیکھنے لگا اور بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا اور اپنے شوز کھولنے کے لیے۔۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام صائم ! آپ کے لیے کپڑے نکال رہی تھی۔۔طوفان تو میں خود" ہوں۔۔ام نور کہہ کر ہنس دی۔۔یہ لیں اب دیر ناں کریں۔۔مجھے نیچے بھی جانا

ہے۔۔آج سب کے لیے میں ناشتہ بناؤں گی "ام نور مسکراتے ہوئے اسے کپڑے بدلنے کا کہہ رہی تھی۔۔

اچھا جی! صائم شریر مسکراہٹ دکھاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔امے تو آتے ہی گھر " سنبھال رہی ہے بھئی "صائم مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں تو۔۔میرا گھر ہے۔۔میں سنبھالنے ہی تو آئی ہوں۔۔ام نور بالوں کی لٹ " پیچھے کرتے ہوئے شرارتی انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

یار امے! تم تھوڑا سا شرماؤ تو سہی۔۔مجھے تو لگا تھا امے آئے گی تو یقیناً نئی نویلی " دلہن کی طرح تھوڑا سا شرمائے گی "صائم کپڑے اٹھاتے ہوئے شرارت سے ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ۔۔میری منہ دکھائی کہاں ہے؟مجھے باتوں میں مت الجھائیں۔۔ "
چلیں شاباش میری منہ دکھائی دیں"ام نور ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

منہ دکھائی؟پہلے جاؤ ایک عدد نیا منہ تو لے کر آؤ۔۔تبھی کوئی منہ دکھائی دوں"
گا۔۔اس خفا سے پرانے منہ پر کیا منہ دکھائی دوں؟صائم بھی ڈرامائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ام نور منہ پھلائے اسے تک رہی تھی۔۔

ویسے بھی میں نے تو پہلے سے ہی یہ ایک عدد منہ دیکھا ہوا ہے۔۔بچپن سے۔۔خفا"
خفا سا منہ "صائم آنکھوں میں شریر مسکراہٹ لیے معصومیت سے کہہ کر اس کی کاجل سے لبریز شہد رنگ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

صائم!ام نور پیر پٹختے ہوئے نروٹھے پن سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

جائیں بھئی !اب بات کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔۔ کنجوس انسان۔۔"
گندے ویمپائر" کہتے ہوئے وہ ڈرلینگ مرر کے سامنے جا کر کھڑی گئی۔۔

اچھا بھئی امے۔۔مجھے بھی تو تیار ہونے دو۔۔میں بھی تو نیا دولہا ہوں" صائم بھی"
اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔

آپ نے تیار ہو کر کون سا نیا منہ لے کر آنا ہے۔۔یہی ایک عدد پرانا منہ ہی رہے"
گانا۔۔ سڑا ہوا" ام نور بھی خفگی سے کہتے ہوئے اپنا بدلہ لے رہی تھی۔۔صائم
گردن پیچھے پھینک کر ہنس دیا۔۔

جائیں اب۔۔اپنے دانت مت دکھائیں۔۔ام نور اسے کہنی مار کر پیچھے کر رہی"
تھی۔۔صائم ہنستے ہوئے اس کے نخرے دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر ایک شیریر
مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آئی۔۔ریسٹ روم کی جانب جاتے
ہوئے ام نور کے بالوں کی پن نکال دی۔۔ بال آبشار کی طرح کمر پر بکھر گئے۔۔

صائم! کیا ہے بھئی" خفگی سے کہتے ہوئے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا اور ایک عدد ہلکا سا" مکا اس کے بازو پر مارا۔۔صائم ہنستے ہوئے ریسٹ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور واپس بال سنوارتے ہوئے مسکرا دی اور پھر کسی خیال کے تحت بال کھلے چھوڑ دیئے۔۔وہ اشارتاً کچھ سمجھا کر گیا تھا۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ صائم کو کھلے بالوں میں زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔نیچے جاتے وقت باندھ لوں گی۔۔ویسے مجھ پر کھلے بال بھی" بہت پیارے لگتے ہیں۔۔ایویں میں پریشان ہو رہی تھی" بال سنوارتے ہوئے خود کو مسکرا کر دیکھا۔۔آخر محبوب کو جو یہ روپ پسند آیا تھا۔۔

صائم بھی نک سک سا تیار ہو کر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔وہ سفید شلوار قمیض میں نہایت جاذب نظر آ رہا تھا۔۔بال سنوارتے ہوئے ام نور کو دیکھا جو اس کا لیپ ٹاپ چارج پر لگاتے ہوئے اسے نظر انداز کر رہی تھی۔۔

ہونہہ ایک تو مجھے منہ دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔۔پھر اپنے سارے کام بھی" خود کیا کریں نا"ام نور خفگی سے کہتے ہوئے اس کے پاس گزر گئی۔۔صائم آستین اوپر چڑھاتے ہوئے مسکرا کر اپنی ایک دن کی نئی دلہن کو دیکھ رہا تھا جو یہاں سے وہاں چلتے پھرتے کام کرتے اس کی جانب دیکھ کر ہونہہ کرتی اور پھر گزر جاتی۔۔

ہٹیں بھئی۔۔لڑکیوں کی طرح تیار ہو رہے ہیں۔۔سارے آئینے پر قبضہ کیے" کھڑے ہو گئے ہیں۔۔اب یہ میرا آئینہ ہے ہونہہ "وہ خفگی سے اسے آئینے کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے اپنے بالوں کو باندھنے لگی۔۔ایک خفا نظر اٹھا کر صائم کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہونہہ "منہ بناتے ہوئے دوپٹے کو اچھے سے سر پر اوڑھ لیا۔۔صائم مسکراتے" ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مذاق کر رہا تھا اے "صائم مسکراتے ہوئے اس کے خفا چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔"

ہاں تو کیوں کر رہے ہیں مذاق۔۔میں مذاق کے موڈ میں نہیں۔۔صرف گفٹ" لینے کے موڈ میں ہوں ہونہہ "ام نور کہتے ہوئے آئینے میں اس کے دلکش چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔سفید لباس اس پر کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

اچھا جی! تم جو میرے ساتھ اتنے اوکھے مذاق کرتی تھی۔۔صائم کہتے ہوئے دو" قدم آگے آیا۔میرا تو تم نے دل جلا کر رکھ دیا تھا۔۔صائم سینے پر بازو لپیٹے آنکھیں سکیڑ کر دیکھ رہا تھا۔۔ام نور کے چہرے پر شریر مسکراہٹ ابھر آئی۔۔رخ موڑ کر اس کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔

ہاں تو؟تب میں کون سا آپ کے نکاح میں تھی۔۔کہتے ہوئے سر اٹھا کر صائم کو" دیکھا۔۔میری مرضی تھی میں آپ کو اپنی پسند کے کسی بھی لقب سے نواز سکتی تھی "ام نور ایک ادا سے کہتے ہی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔صائم اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگا کر ہنس دیا۔۔

!ماضی

مسسز مہرین کیچن میں کھڑی چائے کا انتظام کر رہی تھیں جبکہ سولہ سالہ ام نور فروٹ کیک کے ٹکڑے پلیٹوں میں سجا رہی تھی۔۔ بیکنگ اس کا پہلا شوق تھا اور سیدہ سکینہ اپنے والد صاحب رئیس اسماعیل ملک کو گارڈن میں چہل قدمی کروا رہی تھیں۔۔

نور بیٹا! جاؤ اپنے ماموں اور صائم کو چائے کے لیے بلا کر آؤ" مسسز مہرین مسکرا کر" کہتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

ہاں جی ممانی میں بس یوں گئی اور یوں واپس آئی" ام نور چہک کر کہتے ساتھ ہی" باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ مسسز مہرین ہنس دیں تھیں۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ام نور اپنے ماموں جان کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی مگر پھر ایک شریر خیال کے تحت صائم کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔ دروازے پر ہلکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سی دستک کے ساتھ ایک پٹ کھول کر وہ خود باہر ہی کھڑی رہی۔۔ صائم اسٹڈی ٹیبل پر ڈھیر ساری موٹی موٹی کتابیں کھول کر بیٹھا کام میں مصروف تھا۔۔ مصروفیت سے صرف گردن موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔ایک نرم مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی۔۔

"اے ! آؤنا۔۔ باہر کیوں کھڑی ہو؟ صائم پین ہولڈر میں پین رکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

وہ صائم میں "ام نور انگلیاں چٹخاتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔"

"جی اے ! صائم نرمی سے کہہ رہا تھا جبکہ چہرے پر مسکراہٹ قائم تھی۔۔ کیا ہوا خیریت" صائم کتاب بند کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"وہ صائم بھائی آپ کو ممانی جان نیچے لان ایریا میں چائے پر بلا رہی ہیں۔۔ جلدی آئیں" ام نور معصومیت سے کہہ رہی تھی مگر آنکھوں میں بے پناہ شرارت بھری

ہوئی تھی۔صائم کے تاثرات بدلے۔۔غصے سے اس کی بھنویں تن گئیں۔۔لفظ "بھائی" پر تن بدن میں مانو جیسے آگ لگ گئی۔۔

امے کی بچی۔۔اب تم بیچ کر دکھاؤ" وہ غصے سے کتاب پٹختے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔"

رکو تم ابھی اچھے سے تمہاری طبیعت سیٹ کرتا ہوں" صائم غصے سے کہتے ہوئے پھرتی سے اس کی جانب لپکا تھا جبکہ ام نور الٹے پاؤں واپس بھاگی تھی۔۔

دونوں کی رفتار دیکھنے لائق تھی۔۔سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے دونوں کیچن کی جانب لپکے تھے۔۔

یااللہ خیر کریں۔۔کہتے ہوئے ام نور چیختی ہوئی کیچن کی جانب بھاگی تھی۔۔کیونکہ " پیچھے انسان نہیں بلکہ ایک جن آرہا تھا جو اسے آج چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔

ممانی جان! بچائیں مجھے "ام نور بھاگتے ہوئے مسسز مہرین سے لپک گئی تھی۔۔"

ارے بھئی کیا ہو گیا؟ مسسز مہرین تو بوکھلا گئی تھیں۔۔"

دیکھیں نا ممانی! صائم مجھے مارنے کو دوڑے چلے آئے ہیں "ام نور رونی صورت" بنائے ڈرامائی انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

امی! آپ ہٹیں۔۔اس کی تو آج میں اچھے سے خبر لیتا ہوں۔۔کچھ پیچ ڈھیلے پڑ گئے" اس کے "صائم آستین اوپر چڑھاتے ہوئے اس کی جانب غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

اوہو! نور اب تم نے کیا کر دیا؟ یہ لڑکا کیوں اتنا تپا ہوا ہے؟ مسسز مہرین تو ان" دونوں کی لڑائی سے تنگ آ چکی تھیں۔۔

میں نے؟ ام نور کی اداکاری شروع ہو گئی۔۔میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔ام نور" معصومیت سے کہہ رہی تھی۔۔آپ نے ہی تو کہا صائم کو چائے کے لیے بلا آؤں۔۔بس وہی تو کیا تھا" ام نور مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے معصومیت سے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر آو تمہیں اچھے سے بتاتا ہوں۔۔چائے کے لیے کیسے بلاوا دیتے ہیں آج سکھا" ہی دیتا ہوں" صائم اس کے آدھے سچ پر مزید تپ گیا۔۔

صائم! یہ کیا بد تمیزی ہے؟ مسسز مہرین خفگی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔ام نور" شرارتی مسکراہٹ سے صائم کو مزید تپا رہی تھی اور وہ تپ رہا تھا۔۔

بد تمیزی؟ امی آپ مجھے کہہ رہی ہیں لیکن بد تمیزی تو اس فارمی مرغی نے کی" ہے۔۔آپ کو نہیں معلوم یہ کیا کہہ کر بھاگی" صائم غصے سے ام نور کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔ہمت ہے تو امی کے سامنے بول کر دکھاؤ" صائم چیلنج کر رہا تھا۔۔ام نور خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاہ ز کوٹا جن ناں ہو تو۔۔دیکھیں نا صائم نے مجھے پھر سے گندے نام سے بلایا۔۔" اسے پتا ہے مجھے یہ نام پسند نہیں" ام نور خفا ہو رہی تھی۔۔اب اپنی باری پر تپ تو لگنی تھی۔۔

اوہ خدایا! بس کرو تم دونوں۔۔چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔چلو گارڈن ایریا میں" اور نور تم کیک لے کر آؤ گی" مسسز مہرین نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتے ساتھ ہی چائے کی ٹرے اٹھائے کھڑی ہو گئیں۔۔

مجھے نہیں پینی چائے۔۔اس فارمی مرغی کو پلا دیں" صائم خفگی سے کہہ کر دھم" دھم کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چلا گیا۔۔

نور! غلط بات ہے۔۔پھر اسے چڑا کر آئی ہو" مسسز مہرین تنبیہہ انداز میں اسے" دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا نا بھئی سوری۔۔میں زکوٹا جن کو منا کر آتی ہوں۔۔ایسے کیسے چائے نہیں" پیے گا" ام نور ہنس کر کہتے ہوئے فریج کے پاس آئی اور اپنی پسندیدہ چاکلیٹ اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔ مسسز مہرین ہنستے ہوئے گارڈن ایریا کی جانب بڑھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

صائم کے کمرے کے باہر کھڑی ہوئی وہ ہنستے ہوئے اس خفاز کوٹا جن کو دیکھ رہی تھی جو اسٹڈی ٹیبل پر رکھی تمام کتابوں کو بند کرتے ہوئے پٹخ رہا تھا۔۔غصہ ناک پر سجائے بڑبڑا رہا تھا۔۔اچھا خاصا تپا ہوا تھا۔۔ام نور چلتے ہوئے اس کے دائیں جانب کھڑی ہو گئی اور اپنا چاکلیٹ والا ہاتھ اس کے سامنے کر دیا۔۔مگر صائم غصہ ناک پر سجائے رخ موڑ کر اپنی کتابیں دراز میں رکھ رہا تھا۔۔

آہم آہم "ام نور چاکلیٹ والا ہاتھ مزید اس کے چہرے کے سامنے کر رہی تھی۔۔

دور کرو اسے۔۔اور جاؤ یہاں سے۔۔سارے موڈ کا کباڑا کر کے رکھ دیا" صائم خفا لہجے میں کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

میں سوری کر رہی ہوں نا"ام نور چاکلیٹ والا ہاتھ سامنے کیے منہ پھلائے اس" کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔صائم حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا جو الٹا صائم کو ہی خفگی دکھا رہی تھی۔۔

یہ کیا طریقہ ہے سوری بولنے کا؟صائم کا اشارہ اس کے خفا چہرے کی جانب تھا۔۔" منہ پھلا کر سوری کرنے کا کیا مطلب بھلا" صائم کہہ کر دراز سے والٹ نکالنے لگا۔۔

میں آپ کے لیے اپنی من پسند چاکلیٹ لائی ہوں۔۔میرا تو یہی سوری ہوتا ہے""" ام نور منہ پھلا کر کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا فائدہ اس چاکلیٹ کا؟صائم اس سے چاکلیٹ لیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔میرے" کھانے سے پہلے تم کھا جاؤ گی" کہتے ہوئے اس کی ناک دبائی۔۔

آہ بد تمیز انسان"ام نور ناک سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ "

چلو شاباش اب اچھے سے طریقے سے سوری کرو۔۔منہ سے سوری کے الفاظ ادا" کرو" صائم حکم دے رہا تھا۔۔

بھئی تو یہ چاکلیٹ کس خوشی میں دی ہے؟بس ہو تو گئی سوری۔۔اب مزید کی کوئی" گنجائش نہیں" ام نور ناک سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ایک تو بد تمیز اتنی زور سے ناک دباتا ہے۔۔ام نور سوچتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

حد ہے اے ! معافی مانگی جا رہی ہے یا مجھ پر کوئی احسان کیا جا رہا ہے" صائم اپنا سر" نفی میں ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں جی آپ اس کو میرا احسان ہی سمجھیں۔۔چلیں اب۔۔ام نور نے منہ " بسورتے ہوئے کہا۔۔آپ کی وجہ سے اب تک تو چائے بھی ٹھنڈی ہو گئی ہو گی" کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔صائم ہنستے ہوئے چاکلیٹ اسٹڈی ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔۔

ارے بھئی یہ ادھر کیوں رکھ دی؟ام نور چاکلیٹ کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔"

فریج میں رکھ دیں میں وہاں سے اٹھا کر کھالوں گی۔۔آپ تو ویسے بھی ڈائیٹنگ کرتے ہیں نا"مسکینوں والی شکل بنائے کہا۔۔صائم ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر ہنس دیا۔۔

یہ لڑکی اور اس کے ڈرامے۔۔ام نور بھی ہنستے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔صائم بھی مان گیا اور چاکلیٹ بھی بچ گئی۔۔

!حال

اے ! یہاں آؤ"صائم مسکراتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کے پاس کھڑا ہاتھ بڑھا کر" اسے بلا رہا تھا۔۔ام نور خوش ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

جانتی تھی اب کچھ اچھا سا تحفہ ملنے والا ہے۔۔صائم سائیڈ ٹیبل کی دراز سے ایک ڈبیہ نکال کر مسکرایا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔صائم ڈبیہ کھول کر اس میں سے خوبصورت چھوٹے چھوٹے سے پرلز سے بنا نفیس قسم کا ایک بریسلٹ نکال رہا تھا۔۔ہلکے گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے پرلز سے بنا وہ بریسلٹ نہایت خوبصورت تھا۔۔درمیان میں ڈائمنڈ جڑا ہوا تھا۔۔

"اے! چلو شاباش اب اپنی کلائی سامنے کرو" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ام نور دائیں کلائی سامنے کرتے ہوئے محبت سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔صائم محبت سے اس کی کلائی میں بریسلٹ باندھ رہا تھا۔۔

"کیسا لگا؟ صائم اس کا ہاتھ تھامے کھڑا محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔اس کی سفید کلائی پر بندھا بریسلٹ بہت خوب صورت لگ رہا تھا۔۔ام نور پرل بریسلٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

"صائم یہ بہت پیارا ہے۔۔مجھے ایسا ہی بریسلٹ چاہیے تھا۔۔ام نور خوش ہوتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے مجھے کیا چاہیے" ام نور محبت سے

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔صائم اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر پر سکون ہو گیا تھا۔۔

بس پتا چل جاتا ہے میری امے کو کیا چاہیے "صائم کتنے مان سے یہ بات کہہ رہا" تھا۔۔

شکریہ صائم "ام نور محبت سے صائم کے بازو کے گرد اپنے بازو سے حلقہ باندھے" شانے پر سر رکھ کر کہہ رہی تھی۔۔

امے! ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہنا۔۔اچھی لگتی ہو کھلتے گلاب کی طرح "صائم" محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ خدایا "ام نور جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔صائم دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہا" تھا۔۔ایک پل کو تو صائم کو ڈرا دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا امے؟ صائم پریشان کن لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔وہ ہاتھ دل پر رکھے اسے تک رہا تھا۔۔

مجھے ناشتہ بنانا ہے۔۔آپ نے دیر کروادی نا۔۔ابھی بانو خالہ بنانے بیٹھ گئی ہوں گی "ام نور ماتھے پر ہتھیلی مارتے ہوئے جانے لگی۔۔صائم پہلے تو سمجھ نہیں پایا اور جب سمجھ آئی تو ہنستے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔

امے! ایسا کرتے ہیں نا کہ ساتھ چلتے ہیں "صائم اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا کر کہہ رہا تھا۔۔

ایسے؟ ام نور کا اشارہ اس کے بازو کی جانب تھا۔۔صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ناں بھئی پرے ہوں "ام نور بازو ہٹا کر بھاگ نکلی۔۔صائم سر جھکا کر ہنس دیا۔۔"

پھر سامنے دروازے کی جانب دیکھا تو ام نور دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے اسے شرارتی مسکراہٹ دکھا رہی تھی۔۔

ویمپائر صاحب! آئیں بھئی۔۔ناشتہ نہیں کرنا؟ کہتے ہی وہ پھرتی سے بھاگ نکلی" تھی کیونکہ صائم آستین اوپر چڑھاتے ہوئے اس کی جانب لپکا تھا۔۔ایک دوڑ یہاں سے شروع ہوئی اور سیڑھیوں تک دونوں شریف بن گئے۔۔

تمیز کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ہنسی ضبط کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔۔ اور وجہ؟ عدیل صاحب ترچھی نظروں سے جو دیکھ رہے تھے دونوں کو۔۔شادی ہو گئی مگر یہ سدھرے نہیں۔۔

کبھی کبھی زندگی بہت خوبصورت لگتی ہے نا۔۔سکون بھری زندگی۔۔اس لیے" نہیں کہ حیات سفر گزارنے کے لیے ہمارے پاس بہت سارے عیش و آسائش

میسر ہیں بلکہ اس لیے کہ محبت سے پروئے ان پاک رشتوں کے ساتھ کم وسائل میں بھی سکون محسوس ہوتا ہے۔۔ کیونکہ ان رشتوں میں احترام ہے۔۔ وفا ہے اور مان ہے اور پھر سکون تو ربّ کی عطا ہے۔۔ یہ شکر گزار بندوں کا تحفہ ہے۔۔

****

**

کیچن میں پکتے لزیز کھانے کی مزے دار خوشبو ڈائننگ ایریا تک پہنچ رہی تھی۔۔ وہ بے صبری سے پلیٹ اور چمچ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی اور بار بار پیچھے مڑ کر کیچن کی جانب دیکھنے لگتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! اب ناشتہ لادیں نا۔۔ میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔ جلدی" لائیں "علیزے ہانک لگا کر کہتے منہ بسور کر اسد اللہ صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

عزو! ایک تو آج آپ کا پسندیدہ کھانا اور پھر آپ سے صبر نہیں ہوتا۔ بھئی ہمیں" بھی بھوک لگ رہی ہے مگر ہمیں دیکھیں ہم نے تو صبر کا دامن تھام رکھا ہے" ہنستے ہوئے کہا۔۔

بابا! آپ کو پتا ہے نا مجھے حلوہ پوری کتنی پسند ہے۔۔اماں کو دیکھیں اتنا صبر آزما" رہی ہیں "علیزے چمچ کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

ارے بھئی۔۔آ گیا ناشتہ "سازین مسکراتے ہوئے ڈائننگ ایریا میں داخل" ہوئیں۔۔یہ لو اور ہاں آرام سے کھاؤ۔۔جلدی نہیں کرنی چاہیے "علیزے کی پلیٹ اس کے سامنے رکھ دی۔۔

شاہ صاحب! آپ کی چائے "مسکراتے ہوئے کپ سامنے رکھا۔۔اسد اللہ" صاحب مسکراتے ہوئے کپ اٹھا رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

شیری، شیزو! ارے بھئی آجاؤ" سازین دونوں کو ہانک لگا رہی تھیں۔۔ شیری" اور شیزو دونوں ساتھ ہی ڈائننگ ایریا میں داخل ہوئے۔۔ باری باری سلام کرتے ہوئے اپنی نشست سنبھال لی۔۔

اماں! میں صرف چائے کے ساتھ ایک ٹوسٹ لوں گا۔۔ حلوہ پوری زیادہ ہو" جائے گا" شیری چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شیری! آج تمہاری نہیں سنی جائے گی۔۔ چلو ایک پوری کھالو" مصنوعی خفگی" سے کہتے ہوئے اس کی پلیٹ میں تھوڑا سا حلوہ اور ساتھ ہی پوری رکھ دی۔۔

www.novelsclubb.com

اماں! شیری انکار میں سر ہلا رہا تھا۔۔ "

اماں تو پھر شیری بھائی کا حصہ بھی میں کھالوں گی۔۔ نو ٹینشن" علیزے ہنستے" ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

آپ اپنا تو ختم کریں۔۔ہمیشہ میرے شیری بھائی کا کھانا کھا جاتی ہیں "شانزے" پوری چباتے ہوئے مصنوعی خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔

شیری! میں تمہارے سر پر کھڑی رہوں گی جب تک تم یہ حلوہ پوری ختم نہیں کر" لیتے۔۔اتنے دنوں بعد بنایا ہے۔۔آج کھالو "سازین خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔

شیری ہنستے ہوئے اسد اللہ صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

تمہیں اپنی صحت کا ذرا خیال نہیں۔۔دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہو "سازین" ایک نوالہ بنا کر اس کے منہ میں رکھ کر ڈانٹ ڈپٹ رہی تھیں۔۔شیری مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا جو اس کی فکر میں خود کھانا ہی بھول جاتی ہیں۔۔

بھئی شیری آج تو تمہاری اماں تھانے دارنی بنی ہوئی ہے۔۔آج تو تم گئے کام سے """ اسد اللہ صاحب جو کب سے ماں اور بیٹے کی نوک جھونک سن رہے تھے درمیان

میں بول اٹھے اور پھر بیٹے کو ہنستے ہوئے دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ سے اپنے باپ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔آخر اپنی بیوی کو تنگ کرنے کا وہ کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے۔۔

شاہ صاحب! سازین نے مصنوعی غصے سے اپنے شوہر کو گھورا۔۔"

ہاں نااماں! بابا کو بھی تو کھلائیں۔۔وہ دیکھیں ابھی تک تھوڑی سی پوری کھائی"

ہے "شیری ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔اسد اللہ صاحب چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے مسکرا دیئے۔۔

بھئی آپ انوکھے باپ اور بیٹے کا یہ جوڑ میری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔۔آپ دونوں"

نے تو اپنی ہی پارٹنر شپ بنالی ہے جب بھی سازین صاحبہ کو تنگ کرنا ہو تو باپ بیٹے مل کر ایسے کام کرتے ہیں جیسے وہ ایک کہانی میں ہوتا ہے نا۔۔وہ کیا نام تھا اس کہانی کا؟ ہاں یاد آیا۔۔اتفاق میں برکت "سازین کہتے ساتھ خود بھی ہنس دیں۔۔

www.novelsclubb.com

سازو بیگم صاحبہ !اور ہمارے اس اتفاق سے بنے خوبصورت جوڑ کی اور اس گھر کی" پہلی رحمت اور برکت آپ ہی تو ہیں۔۔کیوں صحیح کہہ رہا ہوں شیری؟اسد اللہ صاحب نے اس بار محبت سے اپنی بیگم کو دیکھا اور اپنی بات کی تصدیق کے لیے شیری کو مخاطب کیا۔۔

ہاں جی بالکل الحمدللہ !اور اماں کے بغیر ہمارے آشیانے کا کوئی وجود ہی نہیں""" شیری نے بھی باپ کی بات کی تصدیق کی اور ماں کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر ہاتھ کی پشت پر پیار سے بوسہ دیا۔۔سازین تو بس محبت سے اپنے جگر کے گوشے کو نہار رہیں تھیں

www.novelsclubb.com

یااللہ تعالی ! ہمارا یہ آشیانہ چمن کا گہوارہ ہے۔۔اور یہاں کے پھول ہزاروں بہار" میں کھلے رہیں آمین "دل ہی دل میں اپنے آشیانے کے مکینوں کی خوشیوں کی دعا بھی کر رہی تھیں۔۔

بابا میں آپ کے حصے سے تھوڑا سا کھالوں؟علیزے مسکراتے ہوئے پوچھ رہی" تھی۔۔

ہاں جی ضرور" کہتے ہوئے اسد اللہ صاحب مسکرا کر اپنی پلیٹ میں رکھی پوری" سے نوالہ بنا کر اسے کھلا رہے تھے۔۔

بابا! آپ مجھے پھر بھول گئے؟سب سے چھوٹی ہوں مگر مجھے کوئی توجہ ہی نہیں" دیتا" شانزے منہ بسور کر کہتے ہوئے خفا ہو کر بیٹھ گئی۔۔

آپ اتنی سی چھوٹی سی ہیں۔۔ نظر ہی نہیں آتی" اسد اللہ صاحب ہنس کر کہتے" ہوئے اس کی خفا شکل دیکھ رہے تھے۔۔

بابا جانی! پھرتی دکھاتے اپنی کرسی سے اٹھ کر ان کی جانب آئی اور دونوں ہاتھ کمر" پر رکھ کر مصنوعی غصے سے سرخ ہوئی ناک کے ساتھ اپنے بابا کو گھورتے ہوئے وہیں کھڑی ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بھئی یہ لو میں نے کان پکڑ لیے۔۔ ملکہ سلطنت آپ کی خدمت میں مجھ سے " غلطی ہو گئی " مسکرا کر کہتے ساتھ وہ کھڑے ہو گئے اور اپنی بانہیں پھیلائے اسے اپنے پاس بلایا وہ دوڑتی ہوئی ان کے گلے جا لگی۔۔

بابا جانی! میں بھی تو ہوں یہاں پر " کہتے ہی علیزے بھی اپنی کرسی چھوڑتے ان کی " طرف دوڑ کر آئی تو اسد اللہ صاحب نے اپنا دوسرا بازو پھیلا کر اسے بھی اپنے پاس بلایا سر پر محبت سے بوسہ دیتے ہوئے اسے بھی اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

چلیں بھئی اب دونوں بیٹھ جائیں شاباش " اسد اللہ صاحب نے کہتے ہوئے " شانزے کی ناک دبائی۔۔

ارے بھئی سازو! پتا ہے شیری کو آرٹ کیلیگرافی کا ایک بہت بڑا آرڈر ملا ہے """ اسد اللہ صاحب مسکراتے ہوئے خوش خبری دے رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

واقعی ہی؟خوشگوار حیرت سے پوچھا۔۔شیری اماں کی جان! بہت مبارک ہو۔۔"
اللہ تعالی مزید کامیابیاں نصیب فرمائے"سازین کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔

شکریہ اماں! آپ کی اور بابا کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔۔محنت ضرور کرتا ہوں"
مگر کامیابی اس لیے ہے کہ میں آپ دونوں کی دعاؤں کے زیر سایہ ہوں"شیری
مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

میرا بیٹا"سازین اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

میں شہیر شاہ ولد اسد اللہ شاہ اپنے باپ کا وہ مضبوط بازو بنوں گا جس کی دنیا مثالیں"
دے گی کہ بیٹا ہو تو شہیر شاہ جیسا اور پھر شہیر شاہ کی تربیت کرنے والے اس کے
محترم عزیز والدین کو لوگ رشک نگاہ سے دیکھیں گے"شیری نے کہتے ہوئے ماں
کا بھی ہاتھ تھام جبکہ علیزے اور شانزے بھی خاموشی سے شیری کی باتیں سن رہی
تھیں۔۔

آپ کو پتا ہے میں نے آرٹ کیلیگرافی صائم بھائی سے انسپائر ہو کر سیکھی ہے۔۔وہ" کتنے خوبصورت کیلیگرافک آرٹ بناتے ہیں" شیری مسکراتے ہوئے صائم کا تذکرہ کر رہا تھا۔۔

بالکل صائم کے پاس تو بہت ہنر ہے۔۔اتنا سمجھ دار ہے وہ بچپن سے اس کے تو" سوالات ہی مجھے لاجواب کر دیتے تھے۔۔پتا نہیں کہاں سے وہ اتنے مشکل سوالات ڈھونڈ کر لاتا تھا" سازین ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

!ماضی

خالہ سازین یوں ہی ایک بار سیدہ سکینہ سے ملنے ان کے گھر آئی ہوئی تھیں۔۔شام کا وقت تھا اور صائم عدیل ملک بھی اپنی والدہ مسسز مہرین عدیل کے ساتھ پھپھو سکینہ اور چاچو سمیع اللہ سے ملنے آیا ہوا تھا۔۔صائم اس وقت آٹھ سال کا تھا۔۔ان دنوں میں خالہ سازین کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔خالہ سازین کو صائم اور ام نور

سے بہت محبت تھی وہ اکثر روز ملاقات صائم کے لیے بھی تحفے تحائف لایا کرتی تھیں جو صائم خوشی خوشی ان سے لے لیا کرتا تھا۔۔

خالہ سازین آنگن میں بچھی ہوئی چارپائی پر بیٹھی مسسز مہرین سے باتیں کرنے میں مشغول تھیں البتہ سیدہ سکینہ چائے بنانے کے لیے کیچن کی جانب گئی ہوئی تھیں۔۔ جبکہ صائم ام نور کے ساتھ اس کے ڈول ہاؤس کو بنانے میں مدد کر رہا تھا جو ام نور کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بار بار گر کر زمین بوس ہو جاتا تھا۔۔ اتنے میں صائم کسی خیال کے تحت بھاگتا ہوا خالہ سازین کے پاس آیا اور ان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

سازو خالہ! آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔ پوچھ لوں؟ وہ مؤدبانہ اجازت مانگ رہا تھا۔۔

ہاں جی کیوں نہیں ضرور پوچھو" خالہ سازین ہاتھ کی مٹھی بنا کر ٹھوڑی تلے رکھ کر" بغور اس کے معصوم چہرے کو دیکھنے لگیں۔۔

سازو خالہ بتائیں۔۔ کیا سالگرہ پر خوشی منائی جانی چاہیے؟ سالگرہ کا مطلب ہے" آپ کی زندگی سے ایک سال کا گر جانا یا کم ہو جانا تو ہر سال اپنی زندگی کے ایک سال کے کم ہونے پر لوگ کیک کیوں کاٹتے ہیں؟ وہ اپنی معصوم چمکتی آنکھوں سے خالہ سازین کو دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔

ہمم۔۔ وہ سوچنے لگیں۔۔ صائم میرے خیال سے شاید اپنی پیدائش کی خوشی میں" کیک کاٹا جاتا ہے۔۔ زندگی ملنے کی خوشی میں" خالہ سازین اپنے گال پر انگلی رکھ کر سوچتے ہوئے جواب دے رہی تھیں۔۔

اچھا مگر لوگ تو اس دنیا کو مطلبی دنیا کہتے ہیں۔۔ پھر اس مطلبی و فانی دنیا میں آنے کی" خوشی بھی مناتے ہیں؟ وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ سازین خاموش ہو گئی۔۔

"اصل خوشی تو اللہ تعالی کے پاس جانے کی ہونی چاہیے۔۔اللہ تعالی سے ملنے کی ہونی چاہیے۔۔وہ جہانِ فانی میں آنے کی خوشی مناتے ہیں مگر جہانِ آخری جہاں اللہ تعالی ہم سے بات کریں گیا اور ہم سے حساب لیں گے وہاں کی کوئی تیاری ہی نہیں کرتے؟اور لوگ ایک دن کے فضول جشن پر کتنی فضول خرچی کرتے ہیں۔۔کیا ان کو اپنے حساب لیے جانے والے دن سے ڈر نہیں لگتا؟وہ معصوم چہرہ نہایت سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا۔۔

"اوہ صائم اس سوال کا جواب ہم شاہ صاحب سے لیں گے۔۔ٹھیک ہے؟سازین تو اس کی باتوں سے لاجواب ہو گئی تھیں۔۔

"ہاں جی صحیح ہے۔۔صائم احتراماً جواب دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور واپس ام نور کی جانب چلا گیا۔۔سازین نے حیرانگی سے مسسز مہرین کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

سازین! صائم تمہارے جواب سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوا بلکہ اس کو ہمارے" جوابات مزید الجھا دیتے ہیں پتا ہے کیوں؟ وہ اس لیے کہ اس معاشرے میں ہم انسانوں نے کچھ اصول وضوابط بنائے ہوئے ہیں مگر عمل کرنے کے معاملے میں ہم ذرا سے اناڑی ہیں" کہتے ہوئے گردن موڑ کر صائم کو دیکھا۔۔

ویسے تو سالگرہ منانے میں کوئی حرج نہیں مگر اس دن کے جشن میں جو فضول" خرچی کی جاتی ہے وہ کسی طور سے قابل قبول نہیں۔۔اور صائم دوہرے معیار کے اصول وضوابط اور قواعد و قوانین پر عمل پیرا ہونے سے قبل یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا اس میں ہم سے ہمارا اللہ تعالی خوش ہے یا وہ اس قسم کے فضول خرچیوں پر گزر جانے والے دن کا ہم سے حساب نہیں لے گا؟ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

میرا صائم سچا اور کھرا ہے۔۔ صحیح اور غلط کو جانچنے اور پرکھنے کا ایک پیمانہ اس کے پاس بھی ہے اور وہ پیمانہ قرآن پاک ہے۔۔بس اسی لیے وہ ایسے سوالات کرتا ہے۔۔ مسسز مہرین مسکراتے ہوئے سازین کا ہاتھ تھام رہی تھیں۔۔

"کل ہی اس نے فضول خرچی کے حوالے سے عالم صاحب سے سبق پڑھا تھا۔۔وہ بچوں کو فضول خرچی سے باز پرست کرنے کا سبق دے کر چلے گئے تھے تو بعد میں مجھ سے بھی یہی سوال کیا تھا۔۔اور میں نے بھی اس معاشرے کے بنائے کھوکھلے اصول جو خود غرضی کے تحت ردوبدل ہوتے رہتے ہیں اس حوالے سے جواب دیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے چلا گیا اور مجھے اپنی خاموشی سے بہت کچھ سمجھا گیا" نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتے ساتھ صائم کو دیکھا۔۔

"کسی ایک انسان کو تو پہل کرنی ہو گی۔۔اور وہ کوئی ایک انسان ہم خود بھی ہیں مگر ہم میں وہ طاقت کہاں؟ لیکن میرا صائم تم دیکھ لینا سازین وہ غازی بنے گا اور اپنی

قلم سے جہاد کا آغاز کرے گا۔۔(جہاد بالقلم)اور تم بھی اسے آہستہ آہستہ سمجھ جاؤ گی" کہتے ہی مسسز مہرین نے سازین کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر ذرا سا تھپک دیا۔۔

مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا جو ام نور کو کسی بات پر ڈانٹ رہا تھا کیونکہ وہ بار بار اس کی محنت سے بنائے گئے ڈول ہاؤس کو گرا دیتی تھی۔۔

وہ بچپن سے ایسا ہی تو تھا۔۔اپنی شخصیت سے سب کو لاجواب کر دینے والا۔۔وہ" موجودہ حال پر یقین رکھتا تھا۔۔وہ کل کا انتظار کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔ کل کس نے دیکھا ہے؟آنے والے کل یعنی مستقبل کے انتظار میں حال کو بے وقوف لوگ برباد کرتے ہیں اور صائم عدیل ملک بے وقوف لوگوں کی سنگت سے " بھی پرہیز کرتا تھا

!حال

ارے بھئی ! چلو شاباش جلدی کرو اب۔۔بہت باتیں ہو گئی ہیں۔۔تم لوگوں کو" اسکول اور کالج کے لیے دیر ہو جائے گی" اسد اللہ صاحب گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

چلیں بھی میں تو چلتا ہوں" شیری ماں کے سر پر بوسہ دے کر اٹھ کھڑا ہوا اور" الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے روانہ ہو گیا۔۔علیزے اور شانزے اب اسد اللہ صاحب کے ساتھ جاتی ہیں کیونکہ ان کا اسکول بدل دیا گیا تھا ورنہ تو شیری ہی لے کر جاتا تھا۔۔اب ان کی منزلیں مختلف سمتوں کو جاتی تھیں۔۔اسی لیے شیری پہلے روانہ ہو گیا مگر واپسی پر گھر وہ تینوں ساتھ ہی گھر آتے تھے۔۔شیری دونوں کو آتے وقت اپنے ساتھ پک کر لیتا تھا۔۔سازین مسکراتے ہوئے پلیٹس اٹھا رہی تھیں۔۔

****

**

صائم عدیل ملک اپنے آفس روم میں بیٹھا مکمل توجہ سے میر ثاقب خلیل کیس پر کام کر رہا تھا۔۔ان کچھ دنوں میں وہ بہت ساری معلومات نکال چکا تھا یہاں تک کے اس کے روپوش بیٹے کی خفیہ لوکیشن بھی۔۔ایک نامعلوم اڈریس سے لفافہ موصول ہوا تھا جس میں میر سفیان ثاقب خلیل کے موجودہ ٹھکانے کی تفصیلات لکھی ہوئی تھیں۔۔اس کیس میں صرف قاتل نہیں بلکہ اس کے باپ اور اس کے بھائی میر علی صمد کے کالے کرتوت بھی سامنے لانے تھے۔۔انیس سو لنگی کی بھر پور مدد کرتے ہوئے وہ اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتا تھا مگر میر ثاقب خلیل کی جڑیں مضبوط تھیں اور صائم کے مطابق اس کا کاروبار صرف ملک میں ہی نہیں بلکہ ملک کے باہر تک پھیلا ہوا ہے۔۔مگر صائم اور انیس سو ننگی دونوں پر عظم تھے کہ اس کیس کے بعد عدالت میر ثاقب خلیل کی کڑی نگرانی کرے گی۔۔دستک کے ساتھ سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔

سر! ایڈوکیٹ نعمان آفندی آئے ہیں۔۔آپ اجازت دیں تو اندر بھیج دوں" وہ" مؤدبانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

سعد غنی! یہ تم مجھ سے انٹر کام پر بھی پوچھ سکتے تھے رائیٹ؟ پھر آفس روم تک" چل کر کیوں آتے ہو؟ صائم خفگی سے سوالیہ آئی برو اٹھائے پوچھ رہا تھا۔۔

صائم سر! وہ میں" بال کھجاتے ہوئے کہا۔۔اصل میں آپ کی خیر خیریت بھی تو" معلوم کرتا رہتا ہوں۔۔مجھے اچھا لگتا ہے" سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے معصومیت سے جواب دے رہا تھا۔۔

اچھا جی! اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔تو پھر بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں؟ صائم" مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

جی سر ماشااللہ! بالکل نئے نویلے دولہے ہی لگ رہے ہیں" سعد غنی خوش ہوتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم ہنستے ہوئے فائل بند کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جاؤایڈووکیٹ نعمان آفندی کو بھیجو"صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہنوز ہنس رہا" تھا۔۔اور ہاں اب انٹر کام پر بات کرنا ورنہ فارغ کر دوں گا"آخر میں سنجیدگی سے دھمکی دی۔۔

جی سر"سعد غنی منہ بسورتے ہوئے واپس ہو لیا۔۔"

کچھ دیر بعد ہی دستک کے ساتھ ایڈووکیٹ نعمان آفندی آفس روم میں داخل ہوا۔۔وہ پچیس سال کا نوجوان ہی تھا۔۔صائم کی ٹیم کا اہم رکن تھا۔۔قابل قدر اور ایمان دار۔۔مسکراتے ہوئے سلام کیا اور نشست سنبھال لی۔۔

سر!اس کیس کو مجھے پراسیکیوٹ کرنے دیں۔۔آپ کی مدد سے میں یہ کیس لڑ" سکتا ہوں"نعمان آفندی پر عظم طریقے سے کہہ رہا تھا۔۔

ایڈوکیٹ نعمان آفندی!آپ تو جانتے ہیں میں بیرسٹر ہوں۔۔ہم زیادہ تر" پراسیکیوشن کا کام نہیں کرتے ہیں۔۔میں آپ جیسے ایڈوکیٹس کے لیے ایک گائیڈ

لائن ہوں مگر اس کیس کو میں خود پر اسیکیوٹ کر رہا ہوں۔۔وجہ؟میر ثاقب خلیل "سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے تاثرات دیکھے۔۔

سر!اگر آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میری جان کو خطرہ ہے تو پھر آپ کی وجہ صحیح" نہیں۔۔ڈرنا آپ نے سیکھایا نہیں۔۔آپ نے مجھے آخری سانس تک حق پر ڈٹے رہنے کا پاٹ سیکھایا ہے۔۔میں یہ کیس لڑ سکتا ہوں۔۔پلیز سر "نعمان آفندی بضد تھا۔۔

لسن ٹو می نعمان آفندی! بات ڈر کی نہیں۔۔تم ابھی کم عمر ہو۔۔جس کیس کے " لیے میں خود کو منتخب کرتا ہوں وہ میرے ذاتی تجربے اور ذاتی رشتوں کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔۔میں اس کیس پر اپنے بہترین دوست انیس سولنگی کی مدد کر رہا ہوں۔۔ تمہاری یہاں زیادہ ضرورت نہیں نعمان "صائم نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔

میں نے تمہیں عابد علی کا کیس دیا تھا۔۔کتنا مشکل کیس تھا پھر بھی تمہیں موقع" دیا۔۔کیونکہ مجھے یقین تھا نعمان آفندی کے علاوہ اس کیس کو کوئی اور پراسیکیوٹ کر ہی نہیں سکتا" صائم اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔

جی سر! آپ کا یقین ہی میری طاقت ہے" نعمان آفندی اثبات میں سر ہلا رہا" تھا۔۔

اب تم ایک نئے کیس پر کام کرو گے۔۔نبیل احمد صدیقی کی زمینوں کا کوئی معاملہ" ہے۔۔بہت وقت سے میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔۔تم عابد علی کے کیس میں مصروف تھے اسی لیے ان کو پینڈنگ میں رکھا ہوا تھا۔۔میں نے سوچ رکھا تھا کہ وہ کیس تمہارے حوالے کروں گا۔۔اب تمہارے لیے بہترین موقع ہے" صائم ایک فائل اس کے سامنے رکھ رہا تھا۔۔

جی سر" میں آج ہی سے کام شروع کر دوں گا" فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔۔"

اس کیس کو تم زیادہ بہتر پراسیکیوٹ کرو گے مگر جہاں بات سمجھ نا آئے۔۔"

میرے پاس آنا" صائم پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جی سر! شکریہ پھر ان شااللہ آپ سے نبیل احمد کا کیس ڈسکس کرنے آؤں گا۔۔"

ابھی آپ اس کیس پر فوکس رکھیں" نعمان آفندی فائل اٹھا کر اجازت لے رہا

تھا۔۔

نعمان آفندی! مجھے تمہاری قابلیت پر یقین ہے" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا"

تھا۔۔

شکریہ سر! آپ کے بغیر میں پھر بھی کچھ نہیں" نرمی سے مسکرا کر اثبات میں سر"

ہلاتے ہوئے وہ آفس روم سے باہر آیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے واپس فائل کھول رہا تھا۔۔جانتا تھا اس کیس سے جڑے ہر انسان کو جانی نقصان کا خطرہ لاحق ہے۔۔اور صائم کبھی ایڈوکیٹ نعمان آفندی کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔۔

صائم کے حلقہ احباب میں نعمان آفندی جیسے ہونہار وکلاء بھی کسی نعمت سے کم نہیں۔۔صائم کی باقاعدہ ایک ٹیم تھی جو مختلف شہروں میں اپنے فرائض انجام دے رہی تھی۔۔عورتوں کے کیس فیمل ایڈووکیٹس کے حوالے کر دیئے جاتے تھے۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک کی زیرِ نگرانی سارے وکلاء کام کرتے تھے۔۔کم عمری میں اس عہدے پر فائز ہونا ایک بہت بڑی زمہ داری ہے۔۔اور صائم اپنی تمام زمہ داریاں ایمان داری سے نبھا رہا تھا۔۔

****

**

سیدہ سکینہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی فون پر کسی سے مسکراتے ہوئے محو گفتگو تھیں۔۔شایان علی منہ لٹکائے ہوئے صوفے پر بیٹھا موبائل فون ہاتھ کی انگلیوں میں گول گول گھماتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا جو فون رکھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔وہ آج طے کر چکا تھا کہ ماں سے اس بارے میں بات ضرور کرے گا۔۔

سیدہ سکینہ الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے فون رکھ رہی تھیں۔۔شایان علی پھرتی سے اٹھ کر ان کی جانب آیا اور آلتی پالتی بنا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔اماں! مجھے کب سے آپ سے بات کرنی تھی۔۔اب اس فون کو پرے کریں اور میری بہت اہم بات سنیں" شایان علی ان کا موبائل فون ایک طرف رکھتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔

ہاں شانی! بولو بھئی کیا اہم بات کہنا چاہتے ہو؟ تم تو کب سے مجھے گھوریوں سے" دیکھ رہے تھے" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

آپی کی شادی ہو گئی ہے تو اب اس گھر کا بڑا میں ہوں۔۔ سمجھداری سے کہا۔۔تو" اس لیے میں چاہتا ہوں کہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ میں کوئی کام بھی شروع کر دوں۔۔آپ بتائیں میری مدد کریں گی؟ شایان علی کہتے ہوئے ماں کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! اماں کی جان" کوئی ضرورت نہیں بیٹا۔۔ابھی صرف پڑھائی پر توجہ دو اور" کچھ دنوں میں ہم عدیل بھائی کے یہاں شفٹ ہو جائیں گے تو اس کی فلحال ضرورت ہی نہیں" سیدہ سکینہ نرمی سے سمجھا رہی تھیں۔۔

اماں! میں خود مختار ہونا چاہتا ہوں۔۔مجھے موقع تو دیں" شایان علی خفا ہو رہا تھا۔۔

شانی! تم پڑھائی اور کام کیسے ساتھ لے کر چلو گے؟ تم پڑھائی تو کبھی توجہ سے" کرتے ہی نہیں۔۔ نوری کی ڈانٹ ڈپٹ سے تم کوئی کتاب کھول لیتے ہو۔۔ کام کیسے کرو گے بھلا" سیدہ سکینہ اس کی بے تکی بات پر خفا ہو رہی تھیں۔۔

تو مطلب یہ ہوا کہ آپ میری مدد نہیں کریں گی؟ شایان علی ناراضگی سے پوچھ رہا" تھا۔۔

کیا مدد کروں؟ سیدہ سکینہ سینے پر بازو لپیٹے ہوئے سخت خفگی سے پوچھ رہی" تھیں۔۔

مجھے ایک کیمرہ لے کر دیں۔۔ میں فوٹو گرافی بہت اچھی کرتا ہوں۔۔ بڑے" بڑے فنکشنز میں جاؤں گا اور ان کی فوٹو گرافی کروں گا۔۔ برینڈز کے لیے فوٹو گرافی کروں گا۔۔ شایان پُرجوش انداز میں بتا رہا تھا۔۔ آج کل سوشل میڈیا پر لوگ تصاویر لگاتے ہیں ان کو ایک اچھے فوٹو گرافر کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ میرا یہ

www.novelsclubb.com

کام دور حاضر کی ضروریات میں سے ایک بن گیا ہے۔۔میں اپنا کماؤں گا۔۔خود مختار بنوں گا۔۔اپنے شوق سے شروعات کروں گا" شایان علی پر اعتماد لہجے میں بولتا جارہا تھا۔۔سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔شایان علی کو نہایت کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔وہ اتنی اہم بات کر رہا ہے اور ماں کو ہنسی آرہی تھی۔۔

اماں کیا ہوا؟آپ مجھے سیریس نہیں لے رہی ہیں" شایان خفا ہوا۔۔

یہ کمانے والی بات تم ذرا نوری سے تو کہو" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔"

آپ سے تو کہہ رہا ہو۔۔آپی تو اب سسرال کی ہو گئی ہیں۔۔ان کو پریشان نہیں" کرنا چاہتا ہوں۔۔پلیز سمجھا کریں" شایان علی نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ایک تو ام نور کے جانے کے بعد سے وہ بہت زیادہ حساس ہو گیا تھا۔۔بار بار اس کے کمرے میں جاتا تھا کہ جیسے کہ ام نور وہاں موجود ہو گی۔۔ام نور سے اتنے دن دور وہ

کبھی رہا ہی نہیں تھا۔۔ام نور دن میں نجانے کتنی بار اسے فون کرتی ہے مگر پھر بھی وہ اس کی کمی کے باعث اداس رہتا تھا۔۔

میں صائم اور نوری سے بات کروں گی۔۔تمہاری اس خواہش کا ان کو بتاؤں" گی۔۔پھر وہ جو کہیں گے تمہیں ماننا پڑے گا"سیدہ سکینہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

میں بچہ نہیں ہوں۔۔آپ میری ماں ہیں۔۔آپ کے فیصلے میرے لیے زیادہ اہم" ہیں۔۔کیوں آپ مجھے ان کے فیصلوں پر چھوڑ رہی ہیں؟شایان علی کے لہجے میں کچھ تو تھا جو سیدہ سکینہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

شایان علی کے ذہن میں میر علی صمد کی باتیں چل رہی تھیں۔۔محتاج لڑکا،بے بی بوائے،دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والا یتیم،سب باتیں آپس میں مل کر منفی خیالات کا محور بن کر اس کے ذہن میں تانہ بن رہی تھیں۔۔

شانی؟ یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے ہو؟ سیدہ سکینہ کی آنکھوں میں نمی" تیرنے لگی۔۔

اماں! آئی ایم سوری" وہ ندامت سے کہتا ہوا اماں کے گلے لگ گیا۔۔ میں بس آپ" کو خوش رکھنا چاہتا ہوں۔۔ آپ کو اور آپی کو بابا کے بعد بہت کچھ سہنا پڑا ہو گا۔۔ باہر جاتے ہوں گے تو لوگ کیا کچھ کہتے ہوں گے" نم لہجے میں کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں شانی! مجھے میرے بھائی نے کبھی دکھی ہونے ہی نہیں دیا۔" پھر صائم کے ہوتے ہوئے کبھی ایسا محسوس ہی نہیں ہوا کہ میرے پاس بڑا بیٹا نہیں۔۔ سب کچھ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے" سیدہ سکینہ کے لہجے میں بھائی اور بھتیجے کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔

تمہارے بابا کے بعد تمہیں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس ہوئی؟سیدہ سکینہ نرمی سے" پوچھ رہی تھیں۔۔شایان علی نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔تو پھر کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو؟سیدہ سکینہ فکر مندی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

مجھے اللہ تعالی نے مکمل انسان بنایا ہے تو پھر کیوں میں کام ناں کروں؟ٹھیک ہے" آپ صائم بھائی اور آپی سے بات کریں۔۔صائم بھائی اجازت ضرور دیں گے مجھے یقین ہے۔۔بس آپی جانی ہی آسانی سے نہیں مانتی۔۔وہ سمجھتی ہیں میں ابھی چھوٹا ہوں"نرم لہجے میں کہتے ہوئے شایان علی نظریں جھکائے کھڑا تھا کیونکہ وہ ماں کو اب مزید دکھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

ٹھیک ہے"سیدہ سکینہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگیں" مگر پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔

شانی! آئندہ اگر تمہارے ذہن میں ایسے منفی خیالات پنپنے لگیں تو اللہ تعالی سے" مدد طلب کرنا۔ تمہارے ذہن کے پردوں پر منفی خیالات ضرور ہیں مگر تمہارا دل آج بھی وہی نرم اور پاک ہے۔۔ جن رشتوں نے بلا غرض تمہیں محبت دی وہ تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتے" سیدہ سکینہ کہہ چلی گئیں۔۔

وہ جانتی تھی یہ خیالات کسی اور کی طرف سے اس کے ذہن پر نقش کیے گئے ہیں۔۔ شایان علی خاموشی سے انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ شایان علی کا دل واقعی ہی اس کی زبان سے متفق نہیں تھا۔۔ پھر کیوں وہ دماغ کی سن رہا تھا؟ کچھ تھا جو اس کی فطرت کے خلاف ہو رہا تھا مگر وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

****

**

وہ دونوں سمندر کے کنارے ٹھنڈی ریت پر ننگے پاں دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔۔ہر سو خاموشی کا پہرہ تھا۔۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے روح تک سکون اتر جاتا تھا۔۔ام نور کے بے حد اسرار پر آج صائم اسے ساحلِ سمندر پر لے کر آیا تھا تھا۔۔کیس کے سلسلے میں وہ بہت احتیاط سے کام لے رہا تھا مگر صرف ام نور کا نازک دل رکھنے کے لیے وہ رات کے پہر ام نور کو اپنے ساتھ یہاں لایا تھا۔۔ام نور اس بات سے بے خبر تھی کہ انیس سو لنگی کی طرف سے بھیجے گئے سکیورٹی اہلکار آس پاس ہی موجود ہیں۔۔

ام نور پیلے رنگ کی لونگ میکسی شرٹ کے ساتھ سیاہ حجاب میں ملبوس تھی۔۔وہ نہایت آرام دہ لباس پہن کر آئی تھی جبکہ صائم ہاف سلیوز سیاہ رنگ کی شرٹ زیب تن کئے دلکش لگ رہا تھا۔۔ہوا میں پھیلی خنکی بڑھ رہی تھی۔۔ام نور محبت سے صائم کے بازو کے گرد حلقہ باندھے ٹھنڈی ریت پر چل رہی تھی۔۔

شکریہ صائم "ام نور نے محبت سے کہتے ہوئے صائم کی جانب دیکھا۔۔"

کس بات کے لیے شکریہ ادا کیا جا رہا ہے؟ صائم نرمی سے مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ویسے ہی دل کر رہا تھا تو کہہ دیا "ام نور اس کی آنکھوں میں شرارت سے دیکھتے ہوئے ہنس دی۔۔ صائم بھی ہنستے ہوئے اس پگلی ایک عدد اکلوتی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

تیرے کچھ لمحے مجھے درکار ہیں لیکن

www.novelsclubb.com

شرط یہ ہے کہ گھڑیاں نہیں دیکھیں گے

اے! وہ پتھر رکھا ہوا ہے۔۔ چلو کچھ دیر کے لیے پتھر پر بیٹھ جاتے ہیں "صائم" مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

مگر جوتے تو کار کے پاس اتار کر آئے ہیں۔۔پہلے وہ پہن لیتے ہیں "ام نور منہ بسورتے ہوئے پاؤں کی جانب دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔جہاں گیلی ریت کے ذرے چاند کی روشنی میں چمک رہے تھے۔۔

ایسے ہی ٹھیک ہے امے! ہم واپسی پر جوتے پہن لیں گے "صائم بھی اپنے پیروں کو دیکھ رہا تھا جو گیلی ریت سے اٹے ہوئے تھے۔۔

دونوں چلتے ہوئے اس پتھر کی جانب آئے۔۔صائم نرمی سے مسکراتے ہوئے پتھر پر بیٹھ کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو آرام سے میکسی سنبھالتے ہوئے بیٹھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

صدقے امے "افف لڑکیوں کی نازک ادائیں "صائم سوچتے ہوئے ہنس دیا۔۔"

امے! صائم سامنے بہتی لہروں پر نظریں مرکوز کیے ہوئے ام نور کو مخاطب کر رہا" تھا۔۔

جی" صائم کے کندھے پر اپنا سر ٹکائے بیٹھی ام نور بھی لہروں سے اٹھتے شور کو سن "
رہی تھی۔۔

آخری بار جب میں تمہیں یہاں لایا تھا۔۔ تمہیں یاد ہے تم نے جو کیا تھا؟ صائم"
اسے ماضی کے کچھ خوبصورت لمحات کی یاد تازہ کروا رہا تھا۔۔

صائم! تب میں بہت ڈر گئی تھی۔۔ام نور مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی"
جبکہ نظریں ہنوز سامنے آپس میں کھیلتی لہروں پر مرکوز تھیں۔۔

!ماضی

www.novelsclubb.com

عدیل ملک صاحب فیملی پکنک منانے کے لیے ساحل سمندر پر آئے ہوئے تھے۔۔
عدیل صاحب اپنی بہن سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین کے ساتھ ہنستے ہوئے چہل
قدمی کے دوران باتیں کر رہے تھے۔۔دوسری جانب صائم کے ساتھ ام نور اور
شایان علی سمندر کنارے کھڑے ہوئے تھے۔۔تینوں کے درمیان ایک چھوٹا سا

گیم چل رہا تھا جو پانی کے اندر دس منٹ تک بغیر کوئی حرکت کیے مجسمہ بن کر کھڑا رہے گا وہ جیت جائے گا۔۔پہلی باری ام نور کی تھی۔۔وہ پانی کے اندر پاؤں ڈال کر کھڑی ہو گئی۔۔ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ام نور کو پاؤں پر کوئی نرم چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔پھر کیا تھا۔۔ام نور بغیر کچھ سوچے بس چیختی ہوئی پانی سے باہر نکل کر بھاگتی ہوئی آئی اور صائم کے سینے سے لگ گئی۔۔باوجود اس کے بھی وہ چیخنا بند نہیں کر رہی تھی۔۔شایان علی کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا جبکہ صائم دنگ نظروں سے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔جہاں وہ تینوں بڑے افراد تو اپنی باتوں میں مگن دور نکل گئے تھے۔۔ان کا تو ام نور کی جانب دھیان نہیں تھا۔۔

اے! کچھ نہیں ہے۔۔یار چیخنا تو بند کرو" صائم ہنستے ہوئے اسے مخاطب کر رہا" تھا۔۔

نہیں صائم! وہاں پر سانپ تھا"ام نور ہنوز اس کے سینے سے لگی کھڑی انگلی کے "
اشارے سے بتا رہی تھی۔۔

آپی جانی! ارے کچھ نہیں تھا۔۔آپ کی چیخوں سے صائم بھائی کے کان کے "
پردے پھٹ جائیں گے۔۔بس کریں"شایان علی ہنستے ہوئے نیچے بیٹھ گیا تھا۔۔

بدتمیز شانی"ام نور اپنی پوزیشن دیکھ کر خجل ہوتے ہوئے پیچھے ہوئی مگر اپنی خفت "
مٹانے کے لیے شایان علی کو ڈانٹ دیا۔۔

امے! تم ٹھیک ہو۔۔اگر نہیں ہو تو"کہتے ہوئے بانہیں پھیلا کر کچھ کہے بغیر بہت "
کچھ کہہ گیا تھا۔۔

دونوں نہایت بدتمیز"ام نور خفگی سے کہتے ہوئے عدیل صاحب کی جانب بھاگ "
گئی۔۔صائم دور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔جو ہاتھ ہلا ہلا کر ان کی شکایت لگا رہی تھی کہ
کیسے وہ دونوں اس پر ہنس رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

!حال

اے !کاش کہ تم ایک بار پھر ویسے ہی ڈر جاؤ"ایک معصوم سی دلی خواہش اس" کے سامنے رکھ دی۔۔صائم کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ رقص کرتی نظر آرہی تھی۔۔

کیا کوئی اتنا خوبصورت بھی ڈر سکتا ہے ؟ہنس کر کہتے ہوئے صائم اس کے چہرے" کی جانب دیکھنے لگا۔۔ام نور ہلکا سا رخ موڑ کر شرارتی انداز میں مسکرائی اور اپنی خوبصورت شہد رنگ آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے اس کے قریب ہوئی۔۔

افسوس پر اب تو یہ ممکن نہیں زکوٹا جن "کہتے ہوئے ہلکی سی چت اس کے گال پر" لگاتے ہی وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔۔

اے !فارمی مرغی اب تو تم گئی "صائم ہنستے ہوئے اس کے پیچھے لپکا تھا جبکہ ام نور" کی رفتار دیکھنے لائق تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ساحلِ سمندر پر رات کے اس پہر وہ دونوں نرم ٹھنڈی ریت پر ننگے پاؤں بھاگ رہے تھے۔۔ام نور کا محبت دکھانے یہی تو خاص انداز تھا جو الفاظ نہیں اپنے خاص عمل سے کرتی تھی۔۔اپنی خوبصورت شہد رنگ آنکھوں سے صائم کو اپنی بے پناہ محبت جتا جاتی تھی۔۔

****

**

میر علی صمد دبئی سے واپس آ گیا تھا۔۔پہلے دن سے ہی وہ اپنے مقصد پر کام کرنا شروع کر چکا تھا۔۔وہ شایان علی کا بھروسہ جیت چکا تھا۔۔اب تو وہ اکثر اس سے فون پر بھی بات چیت کر لیا کرتا تھا۔۔وہ باقاعدگی سے شایان علی سے کالج میں ملتا تھا۔۔ہر ملاقات پر وہ شایان علی کو ڈر گزر دیتا تھا مگر شایان علی کو کبھی معلوم ہی ناں ہوا کہ وہ ڈر گزر لے رہا ہے۔۔وہ بھی اپنی جسمانی قوت سے زیادہ۔۔

اکثر اوقات وہ گھر میں خاموش رہتا تھا۔۔سیدہ سکینہ کو لگتا تھا شاید ام نور کو یاد کرتا ہے مگر شایان علی کا جسم ڈر گز کا عادی بن رہا تھا۔۔وہ بیٹھے بیٹھے بس بے چینی محسوس کرنے لگ جاتا تھا۔۔صائم اور ام نور ہر شام گھر اس سے ملنے آتے تھے۔۔ ام نور اور صائم اس کے خاموش لب دیکھ کر حیران تھے۔۔وہ دیکھ رہے تھے کہ شایان علی میں کچھ بدلاؤ آرہے ہیں۔۔اکثر دونوں فکر مندی سے پوچھ لیتے تھے تو ہر بار وہ پڑھائی کا بہانہ بنا دیتا تھا۔۔

میر علی صمد کالج کے سیکنڈ فلور کی ریلنگ پر کہنی رکھ کر آتے جاتے طلبات کو دیکھ رہا تھا۔ مگر اس کی نظریں اس وقت صرف شایان علی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔کچھ ہی دیر میں وہ لائبریری سے باہر نکل آیا اور یہاں وہاں نظر کر کے چلتے ہوئے میر علی صمد کو تلاشنے لگا۔۔

شایان علی! ادھر دیکھو" میر علی صمد مسکراتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے "
اوپر آنے کا کہہ رہا تھا۔۔

شایان علی اوپری منزل پر موجود پرانے اسٹاف روم کی جانب بڑھ گیا۔۔وہ اکثر وہیں میر علی صمد سے ملتا تھا۔۔پرنسپل انور رحمٰن خان خود شایان علی کو وہاں بھیج دیتے تھے کہ تمہارا دوست وہاں انتظار کر رہا ہے مل کر آؤ۔۔ابھی بھی وہ اسی روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

اسلام و علیکم میر بھائی! شایان مسکراتے ہوئے اس کی جانب آیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام! آؤ بیٹھو۔۔میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔اتنی دیر تم پڑھائی" تو نہیں کر سکتے "ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔جیسے وہ بھی جانتا تھا کہ پڑھائی کے معاملے میں شایان علی کتنا چور ہے۔۔

جی وہ بس شیری میرے ساتھ تھا۔۔پھر وہ غصہ ہوتا ہے۔۔ابھی بھی کینٹین کا" بہانہ بنا کر آیا ہوں" شایان علی بھی ہنستے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

یہ شیری تم پر کافی نظر رکھتا ہے۔۔اسے منع کیوں نہیں کرتے؟ بہت بری بات" ہے۔۔تم اس کے محتاج نہیں۔۔غلام نہیں" میر علی صمد ناگواری سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں تو۔۔میرا بھائی ہے۔۔میری بہت فکر کرتا ہے۔۔بس اس لیے کہتا ہے"" شایان علی کو اس کا شیری کے بارے میں کچھ بھی کہنا پسند نہیں تھا۔۔

ڈر گزد ماغ پر اثرات چھوڑ رہی تھی مگر دل آج بھی پاک تھا مگر افسوس میر علی صمد اس بات کو سمجھ ناں پایا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بتاؤ پیسے کا انتظام ہو گیا؟ میر علی صمد نے کہتے ہوئے ایک گلاس جوس اپنی" جانب کیا اور ایک جوس کی بوتل اس کی جانب بڑھا دی۔۔

نہیں۔۔ابھی تک اس بارے میں صائم بھائی سے بات ہی نہیں کی۔۔سوچ رہا ہوں آج پوچھ ہی لوں" شایان علی جوس پیتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔وہ یقیناً منع نہیں کریں گے۔۔بلکہ خوش ہوں گے۔۔بہت باشعور انسان ہیں میرے صائم بھائی" شایان علی نے فخر سے اس کا تذکرہ کیا۔۔میر علی کلس کر رہ گیا تھا۔۔

تمہاری بہن شادی کر کے چلی گئی ہے۔۔اب تم اپنے گھر کے بڑے ہو۔۔صائم کے آگے ہاتھ پھیلانا چھوڑ دو۔۔بلکہ تم اسے ڈائیریکٹلی اپنی کمائی دکھاؤ" کہتے ہوئے جوس کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا۔۔شایان علی ٹھہر گیا۔۔

شایان! میرے پاس تمہارے لیے ایک آفر ہے" مسکرا کر اسے دیکھا۔۔"

کیا آفر ہے؟ شایان علی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

تم مجھ سے پیسے لے لو۔۔صائم کو اپنی پہلی کمائی دکھاؤ تو وہ بہت خوش ہو گا۔۔تم پر" یقیناً فخر محسوس کرے گا۔۔کیمرہ لے لو۔۔کام شروع کر دو اور پھر جب کام چل جائے تو میرے پیسے لوٹا دینا سمپل "میر علی مسکراتے ہوئے حل پیش کر رہا تھا۔۔

آپ سے پیسے کیسے لے سکتا ہوں؟ میں صائم بھائی سے کہوں گا۔۔وہ مجھے بھرپور" سپورٹ کریں گے "شایان علی منع کر رہا تھا۔۔

آپ کا شکریہ "آپ میرے بارے اتنا سوچ رہے ہیں "شایان ممنوعیت سے کہہ" رہا تھا۔۔

کیوں؟ میں تمہارا بھائی نہیں؟ لے لو یار۔۔پھر بھلے تم مجھے لوٹا دینا "میر علی اس" کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ بہت اچھے ہیں۔۔پتا نہیں کیوں میرے دونوں بھائی آپ کو ناپسند کرتے ہیں"شایان علی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔شاید وہ بغیر کوئی بات جانے افواہوں پر یقین کر لیتے ہیں۔۔شایان نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

وہ سب چھوڑو۔۔یہ لو دو لاکھ روپے کا چیک تمہارے لیے۔۔کیمرہ اور باقی تمام ضرورت چیزیں خرید لو"میر علی ایک چیک سائن کر کے اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

شکریہ میر بھائی"شایان علی ممنوعیت سے میر علی صمد کو دیکھ رہا تھا۔۔مسکراتے ہوئے چیک اپنے بیگ میں رکھ دیا۔۔

چلو ابھی تم جاؤ۔۔شیری ڈھونڈھتے ہوئے یہاں آجائے گا۔۔پھر صائم کی دھمکیاں دے گا"میر علی کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

جی میر بھائی میں جیسے اپنا کام چلالوں گا۔۔ایک اسٹوڈیو بنالوں گا تو سب سے پہلے " آپ کے پیسے واپس کروں گا" کہتے ہوئے شایان علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کوئی فکر ہی نہیں۔۔آرام سے کام شروع کرو۔۔ تسلی رکھو"میر علی صمد بے" فکری سے کہہ رہا تھا۔۔

الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے شایان علی کلاس روم کی جانب بڑھ گیا۔۔وہ بہت خوش تھا۔۔اپنا کاروبار کرنے کا نیا نیا شوق تھا۔۔اور اب تو سرمایہ بھی مل گیا تھا۔۔

چچ چچ بیچارہ شایان ! برباد ہونے کو کتنا بے تاب ہے "میر علی صد مصنوعی افسوس" سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

آج صبح سے موسم بہت خوشگوار تھا۔۔آسمان پر گھنے بادل تیر رہے تھے۔۔ صبح کے پر سکون ماحول میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے درختوں کے پتوں سے ایک شور سا پیدا ہو جاتا تھا اور خوراک کی تلاش میں نکلے پرندوں کی چہچہاہٹ کانوں کو بھلی معلوم ہو رہی تھی۔۔ کبھی وقفے سے جب بادل سورج سے ہٹ جاتے ہیں تو سورج کی کرنیں پھوٹ کر زمین پر بہہ جاتی تھیں جس سے زمینی پودوں پر ایک چمک پیدا ہو جاتی تھی۔۔

آخر کار وہ دن بھی آن پہنچا۔۔میر ثاقب خلیل کے بیٹے میر سفیان ثاقب خلیل کے کیس کی سماعت آج کے دن طے پائی تھی۔۔بیرسٹر صائم ملک اپنے پرسنل اسٹنٹ سعد غنی کے ساتھ اپنے آفس کے لیے روانہ ہوا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں اس اہم کیس کی سنوائی ہونی تھی۔۔بے خوف مکمل تیاری کے ساتھ وہ حق کی جنگ کے لیے

اپنے گھر سے نکلا تھا مگر وہ پہلے ایک ضروری کام سے اپنے آفس آیا تھا اور پھر یہاں سے ان کی عدالت روانگی تھی۔۔

سعد غنی! صائم اپنے آفس کے پارکنگ لاٹ میں کار کھڑی کرتے ہوئے اسے" مخاطب کر رہا تھا جو مسلسل کار کے آگے اور پیچھے نظر کرتے ہوئے دھیان رکھ رہا تھا۔۔

جی سر! گردن موڑ کر سوالیہ انداز میں صائم ملک کو دیکھا۔۔صائم کے چہرے پر" اطمینان تھا۔۔

کس سے ڈر رہے ہو؟موت سے؟ صائم سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ" رہا تھا۔۔

سر! وہ میں "سعد غنی پریشان کن نظروں سے صائم کو دیکھنے لگا۔۔"

www.novelsclubb.com

سعد غنی! تم ایسا کرو۔کار میں بیٹھ کر میرے واپس آنے کا انتظار کرو۔۔میں آفس" سے ہو کر آتا ہوں۔۔بس پانچ سو آٹھ منٹ لگیں گے "صائم سنجیدگی سے کہہ کر ڈیش بورڈ سے موبائل فون اٹھاتے ہوئے اپنا فیصلہ سنا چکا تھا۔۔

سر! سوری سر۔۔میں خود غرض تو بالکل بھی نہیں۔۔میں بھی آپ کے ساتھ" چلوں گا۔۔مجھے تو۔۔ہونٹ کاٹتے ہوئے وقفہ دیا۔۔مجھے آپ کی فکر ہو رہی ہے سر "سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے کہہ کر معصومیت سے صائم کو دیکھنے لگا۔۔

سعد غنی صاحب! جب دل مطمئن ناں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دل کی" بھی سن لی جائے۔۔آج تمہارا دل مطمئن نہیں۔۔میں پانچ منٹ میں واپس آجاؤں گا۔۔ڈونٹ وری "صائم نرمی سے کہہ کر کار ڈور کھولنے لگا۔۔

سر! میں آپ کا سپاہی ہوں۔۔میں بھی ساتھ اندر چل رہا ہوں۔۔کچھ چیزوں" سے ڈرتا ضرور ہوں مگر بزدل ہر گز نہیں "پر اعتماد لہجے میں کہا۔۔

صائم نرمی سے مسکرایا۔۔اتنے میں اس کے موبائل فون پر کال موصول ہوئی۔۔ موبائل فون کان سے لگائے دروازہ کھول کر وہ باہر نکل آیا مگر ابھی تک دروازہ بند نہیں کیا تھا۔۔

اسلام و علیکم انیس کہاں ہو؟اچھا کدھر؟ کہتے ہوئے گردن گھما کر وہ پیچھے سڑک" پر انیس سو لنگی کی کار کو دیکھنے لگا۔۔اور ساتھ ہی کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے تھوڑا سا آگے ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تم مجھے نظر آ گئے ہو۔۔تم عدالت روانہ ہو جاؤ۔۔میں بس بیس سے پچیس" منٹ تک وہاں تم سے ملتا ہوں "صائم جواب دے رہا تھا جب کار کی چابی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔۔

صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے ذرا سا نیچے جھکا۔۔ایک گولی تیز رفتار سے اس کے بازو کو چیرتی ہوئی گزر گئی تھی۔۔صائم کے ہاتھ سے موبائل فون چھوٹ گیا۔۔ بازو سے گوشت ادھڑ گیا اور سفید شرٹ سے خون کی دھار بہہ نکلی۔۔ایک تکلیف دہ سسکی اس کی منہ سے نکلی۔۔اور درد کے باعث وہ جھکتے ہوئے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔ابھی وہ سنبھلنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ جب ایک اور گولی اس کے شانے کو چیرتی ہوئی گزر گئی۔۔تکلیف محسوس کرتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ شانے پر رکھ کر وہ سامنے کی جانب دیکھنے لگا۔۔انیس سو لنگی کی گاڑی اس کی جانب تیز رفتار سے آ رہی تھی۔۔درد کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ وہ جھک گیا تھا اور اٹھنے کی کوشش پر مزید تکلیف محسوس ہونے لگتی تھی۔۔وہ سر اٹھا کر سامنے دیکھنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ایک دم سے اس کی کار پر فائرنگ در فائرنگ ہونا شروع

ہو گئی۔۔دھڑا دھڑ گولیاں چلتی ہوئی سنائی دیں۔۔کچھ گولیاں کار کے بونٹ پر آ کر لگیں۔۔یوں جیسے گولیاں چلانے والا بوکھلا گیا تھا اور نشانہ نہیں بنا پا رہا تھا۔۔

"صائم! وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ صائم سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔انیس سو لنگی گن ہاتھ میں پکڑے اس کی جانب بھاگتے ہوئے آ رہا تھا۔۔گولیاں چلنا بند ہو گئی مگر ایک شور برپا ہو گیا تھا۔۔درد کی شدت کے باوجود صائم کے ذہن میں سب سے پہلے اسی کا خیال آیا۔۔بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ زخمی بازو سمیت اٹھ کھڑا ہوا اور کار کی پچھلی جانب بڑھ گیا۔۔انیس سو لنگی اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔سارے سپاہی آس پاس بکھر گئے۔۔سارے ایریے کو گھیر لیا گیا تھا۔۔

"فراز! گولیاں اس بلڈنگ سے چلی ہیں۔۔جلدی جاؤ۔۔بھاگنے مت دینا" انیس سو لنگی بھاگتے ہوئے حکم دے رہا تھا۔۔

سعد! صائم لڑھکتے ہوئے کار کی دوسری جانب آیا۔۔ سعد غنی دونوں ہاتھ سر پر" رکھ کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔ صائم خون آلودہ بازو پر ہاتھ رکھ کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔

سعد ادھر دیکھو۔۔ میری طرف دیکھو سعد۔۔ تم ٹھیک ہو؟ صائم خون آلودہ ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی جانب کر رہا تھا۔۔

وہ سر اونچا کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ خوف اس کے چہرے سے عیاں تھا۔۔ آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔ صائم شکر ادا کرتے ہوئے اوپر دیکھنے لگا۔۔ سعد غنی کو کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

صائم! تم ٹھیک ہو؟ انیس سو لنگی اس پر جھک گیا۔۔ مگر درد کی شدت کی وجہ سے" صائم جواب نہیں دے پایا۔۔

اٹھو صائم "اپنے مضبوط ہاتھ سے اس کے بازو کو تھام لیا۔۔"

www.novelsclubb.com

نہیں انیس! تم سعد کو محفوظ کرو۔۔وہ پھر سے فائرنگ کر سکتے ہیں" صائم بازو" چھڑواکر سعد کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

بازو چھڑواتے ہوئے ایک درد کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔صائم آنکھیں سختی سے بند کرتے ہوئے ضبط کر رہا تھا۔۔سعد غنی کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔خوف تھا۔۔اس زخمی حالت میں بھی وہ اس کی جان محفوظ کرنا چاہتا تھا۔۔

سعد اٹھو! انیس سو لنگی کہتے ہوئے سعد غنی کو اٹھنے میں مدد دے رہا تھا۔۔"

صائم! تم بھی اٹھو" انیس سو لنگی دوسرے ہاتھ سے صائم کا بازو پکڑ رہا تھا۔۔سعد" غنی بازو چھڑواکر جھکتے ہوئے صائم کی دوسری جانب آیا۔۔

آپ کو کچھ نہیں ہوگا سر! سعد غنی نم لہجے میں کہتے ہوئے صائم کے زخمی بازو کو" سہارا دے رہا تھا۔۔اتنی دیر میں پولیس کے اہلکار پورے علاقے میں پھیل گئے تھے۔۔صائم درد سے کراہتے ہوئے انیس سو لنگی کی کار میں بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! ہمیں ہسپتال جانا ہو گا۔۔بہت گہرا زخم ہے "انیس سو لنگی کہتے ہوئے کار" کی سیٹ سنبھال رہا تھا۔۔

نہیں انیس رکو" صائم گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔"

سعد! کار میں کاغذات رکھے ہوئے ہیں۔۔وہ بہت اہم کاغذات ہیں۔۔وہ لے کر" آؤ۔۔اور آفس میں وہ دو اہم فائلز رکھی ہیں۔۔جاؤ سب سے پہلے وہ فائلز لے کر آؤ" صائم بازو پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

جی سر! میں لے کر آتا ہوں" کہتے ہوئے وہ پھرتی سے پہلے تو واپس اپنی گاڑی کی" جانب آیا۔۔کار کا اگلا حصہ بری طرح متاثر ہو چکا تھا۔۔سعد غنی بھاگتے دوڑتے کام کر رہا تھا۔۔

سر! ہم نے اس شوٹر کو گرفتار کر لیا ہے۔۔ہم اسے تھانے روانہ کر رہے ہیں"" کانسٹیبل فراز کار کی طرف آیا اور انیس سو لنگی کو خبر دی۔۔

خیال سے لے جاؤ۔۔اس کی مکمل چیکینگ کرو۔۔میں صائم کو ہسپتال لے کر جا" رہاہوں"انیس سو لنگی حکم صادر کرتے ہوئے صائم کی جانب رخ موڑ کر دیکھنے لگا۔۔صائم جو زخموں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا مگر سیٹ پر سر ٹکائے بیٹاوہ تکلیف کو کمال مہارت سے چھپا رہا تھا۔۔ہونٹ بھینچ کر گہرے سانس لے رہا تھا۔۔انیس سو لنگی اپنا رومال اس کے زخم پر باندھنے لگا۔۔خون کی دھار بہہ رہی تھی۔۔

سر! میں نے یہ ساری فائلز اٹھالی ہیں"سعد غنی بھاگتے ہوئے آیااور صائم کو فائلز" دکھائیں۔۔

www.novelsclubb.com

سعد! آؤ جلدی گاڑی میں بیٹھو۔۔ہمیں صائم کو جلد از جلد ہسپتال لے کر جانا" ہے"انیس سو لنگی اس کی جانب دیکھتے ہوئے نہایت فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔ سعد غنی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

فائلز پر گرفت سخت کیے وہ صائم کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔صائم درد کی شدت سے آنکھیں میچ رہا تھا۔۔دو گولیاں اسے چھو کر گزر گئی تھیں۔۔اگر وہ چابی اٹھانے کے لیے جھکا ناں ہوتا تو یقیناً یہ گولیاں اس کے سینے میں پیوست ہو جاتیں۔۔سعد غنی ہولے ہولے صائم کے دوسرے کندھے کو سہلا رہا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔صائم کو ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کیا گیا۔۔ڈاکٹر پھرتی دکھاتے ہوئے اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔ہسپتال کے عملے کو پہلے ہی سے اطلاع دے دی گئی تھی۔۔تبھی بغیر تاخیر کے سب صائم کی جانب متوجہ تھے۔۔ہسپتال کوریڈور میں پولیس کے ساتھ آئے اس زخمی شخص کو ہر گزرتا شخص ٹھہر کر دیکھنے لگتا تھا۔۔

سر! خون کافی حد تک بہہ گیا ہے۔۔زخم پر مرہم پٹی تو کر دی ہے مگر خون لگانا" بہت ضروری ہے مگر وہ منع کر رہے ہیں "ڈاکٹر ولید فکر مندی سے کہتے ہوئے انیس سو لنگی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کون؟ صائم منع کر رہا ہے؟ مگر کیوں؟ نہیں ایسے کیسے منع کرے گا۔۔آپ ہٹیں" میں دیکھتا ہوں "انیس سو لنگی غصے سے کہتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔۔ صائم کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔

کیا مسلہ ہے صائم؟ بلڈ لگوانے سے کیوں منع کیا ہے؟ اپنی حالت دیکھو "انیس" سو لنگی اس کے سر پر کھڑا خفا ہو رہا تھا۔۔مگر پھر اس کے سرد تاثرات دیکھ کر انیس سو لنگی کرسی گھسیٹ کر ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔

صائم! بلیڈ لگوالو" مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کی خون آلودہ شرٹ دیکھی اور" پھر گہرا زخم جہاں سے پھر خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔

انیس! ہمیں جلد از جلد عدالت پہنچنا ہے۔۔ کیس کی سماعت بس شروع ہونے والی ہے۔۔ موبائل فون بند کرتے ہوئے کہا۔۔ بلڈ لگوانے سے وقت ضائع ہو گا۔۔ ابھی ہم کسی مزید نقصان کی پوزیشن میں نہیں۔۔ ہمیں چلنا ہو گا" صائم مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

صائم کی سفید شرٹ کھلی ہوئی تھی۔۔ شرٹ کا ایک طرف کا حصہ اتار دیا گیا تھا جہاں پر زخم آئے تھے۔۔ ڈاکٹر ولید اچھے سے مرہم پٹی کر چکے تھے۔۔ مگر ابھی تک خون کی بوندیں ابھر کر سفید پٹی پر نظر آ رہی تھیں۔۔

صائم! تمہاری جان سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔۔ پلیز بلڈ لگوالو۔۔ ہم سماعت کے لیے پھر کوئی دوسری تاریخ رکھوالیں گے" انیس سولنگی نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

انیس! میں ابھی تک زندہ ہوں۔۔اگر اس زخمی حالت میں میرا حوصلہ برقرار ہے تو تم کمزور کیسے پڑ سکتے ہو؟ صائم حیرانگی سے اس کی آنکھوں میں اتر آئی نمی کو دیکھ رہا تھا۔۔

انیس! سنو میرے پاس مزید ایک پختہ ثبوت ہے۔۔آج کی سنوائی میں میر ثاقب" خلیل کی گرفتاری پکی ہے۔۔آج فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا" صائم اسے ڈھکے چھپے انداز میں کچھ سمجھا رہا تھا۔۔

دستک کے ساتھ سعد غنی کمرے میں داخل ہوا۔۔صائم اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔ وہ نم آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔پھر سعد غنی نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو عدیل ملک صاحب نہایت پریشان کن نظروں سے تیز قدم چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔۔صائم گہرا سانس لیتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔

صائم! کہتے ہوئے دوڑ کر اس کی جانب آئے۔۔ حیرانگی سے اس کے زخموں کو" دیکھ کر عدیل صاحب کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔اپنے جگر گوشے کو اس حالت میں دیکھنا بہت تکلیف دہ تھا۔۔

بابا! آپ یہاں؟ کہتے ہوئے خفگی سے سعد غنی کو دیکھا۔۔یہ کرنے کی ضرورت" نہیں تھی مگر سعد غنی کو کون سمجھائے۔۔

بابا میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔کچھ نہیں ہوا" ان کی پریشانی بھانپتے ہوئے تسلی" دی۔۔

یہ کیسے ہوا انیس؟ کس نے کیا؟ فکر مندی سے صائم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے" وہ انیس سے مخاطب ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

انکل! آپ پریشان مت ہوں۔۔سب ٹھیک ہے۔۔صائم بالکل ٹھیک ہے۔۔" شوٹر حراست میں ہے "انیس سو لنگی آگے بڑھ کر عدیل صاحب کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دے رہا تھا۔۔

بابا! گھر پر تو نہیں بتایا؟ صائم فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔عدیل صاحب نفی میں " سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

ٹھیک ہے۔۔انیس ہمیں چلنا ہو گا۔۔میں اس سے زیادہ دیر نہیں کر سکتا" صائم " کہتے ہوئے اٹھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! اس حالت میں؟ تمہیں آرام کی ضرورت ہے بیٹا" عدیل ملک صاحب " اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

صائم عدیل ملک کو اس کے باپ نے ڈر کر بھاگنا نہیں سکھایا۔۔میں لڑوں گا اور " آخری سانس تک محافظ پر ڈٹا رہوں گا۔۔اور یہ جنگ شروع ہو ہی چکی ہے تو اس کا

اختتام بھی لازم ہے" صائم پر عظم طریقے سے کہتے ہوئے عدیل صاحب کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

میں بھی ساتھ چل رہا ہوں" عدیل صاحب کہتے ہوئے اس کا بازو تھام چکے تھے۔۔

سعد غنی! ساری فائلز سنبھال لو" صائم کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔عدیل ملک صاحب آرام سے اس کی شرٹ کا آستین اس کے بازو میں ڈالنے لگے۔۔بٹن کھلے رہنے دیئے۔۔

چلیں؟ انیس سو لنگی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔انیس سو لنگی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

سیڑھیوں پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھا وہ اپنے لیے نئے کیمرہ کے کچھ ماڈل دیکھ رہا تھا۔۔ بہت توجہ سے وہ ایک ایک کیمرہ دیکھ رہا تھا۔۔نئے ماڈلز نئے فیچرز۔۔وہ خوش تھا اپنا کام شروع کرے گا۔۔وہ مسکراتے ہوئے موبائل فون کی اسکرین میں چہرہ دیئے بیٹھا جب اچانک سے اس کا دوست شیراز حسن بھاگتے ہوئے آیا اور اس کا بوٹ پاؤں سے کھینچ نکالا اور تیز رفتار سے بھاگ نکلا۔۔شایان علی پہلے تو سمجھ نہیں پایا تھا یہ کیا ہو گیا۔۔شیراز حسن بڑی پھرتی سے اس کے پیر سے جوتا نکال کر بھاگ گیا تھا۔۔تیر کی تیزی سے۔۔

اوئے شیرازی! اوئے بدتمیز ادھر واپس کر میرا جوتا۔۔ورنہ اسی جوتے سے تیری" دھلائی کروں گا" شایان علی بیٹھے بیٹھے چلا رہا تھا۔۔

اب ایک جوتے کے ساتھ وہ بھاگ نہیں سکتا تھا اور بغیر جوتوں کے تپتے صحرا جیسے گراؤنڈ میں وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔شیراز حسن بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

چل اوئے شامی کباب "شیراز نے ہنستے ہوئے اسے عجیب سے لقب سے پکارا۔۔"

تو میرا جوتا لے کر بھاگ گیا تھا۔۔پھر تو نے سارا دن مجھے وہ واپس ہی نہیں کیا۔۔"

اب میری باری ہے اور تو سارا دن لنگڑا بنا گھوم "کہتے ہوئے واپس بھاگ گیا۔۔

مگر بھاگتے ہوئے اس کا دھیان ہی نہیں تھا کہ وہ شیری کے ساتھ ٹکرا گیا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتا یا سمجھتا شیری اس سے جوتا جھپٹ کر بھاگ نکالا۔۔

اوئے شیری! یار یہ تو نے ٹھیک نہیں کیا" وہ کوفت سے اسے دیکھنے لگا جو اعلیٰ" رفتار سے بھاگ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی یہ دیکھ میں تیرا جوتا واپس لے کر آگیا" شیری ہنستے ہوئے اس کا جوتا سامنے " کر رہا تھا۔۔

اوئے واہ چل اب لے کر آگیا ہے تو پہنا بھی دے" شانی پاؤں آگے کرتے ہوئے " میسنی مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔شیری نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

پہنا دے نا۔۔پلیز نا" وہ بچوں کی طرح ضد کر رہا تھا۔۔شیری ہنستے ہوئے سر نفی " میں ہلاتا گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور اسے جوتا پہنا دیا۔۔

یار شیری! اچھے سے تو پہنا۔۔دیکھ شو لیس صحیح نہیں باندھی" شانی نخرے کر رہا " تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چل دفع ہو۔۔احسان فراموش کہیں کا" شیری اس کی ٹانگ ہٹاتے ہوئے ہنس کر " اٹھ کھڑا ہوا۔۔

ویسے تو یہاں بیٹھا کیا کر رہا ہے؟ شیری اس کے ساتھ سیڑھی پر بیٹھ گیا۔۔"

میں ؟تو سنے گا تو حیرانگی کے مارے مر ہی جائے گا" ہنستے ہوئے کہتے ساتھ ہی" شیری کے کندھے پر زور سے مکا رسید کیا۔۔

یار شانی ! کتنی زور سے مارتا ہے تو" شیری کندھا سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

چل اوئے نازک دوشیزہ" شایان علی ہنسنے لگا جبکہ شیری ہنوز کندھا سہلا رہا تھا۔۔

یہ دیکھ شیری ! شایان سنجیدہ ہوا۔۔یہ کیمرہ کیسا ہے ؟شایان علی موبائل فون" سامنے کرتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔

واہ شانی بہت زبردست ہے۔۔یہ تو بہت مہنگا لگ رہا ہے" شیری خوشگوار لہجے" میں کہتے ہوئے اس کیمرے کی قیمت کا اندازہ لگا رہا تھا۔۔

ہاں یہ کیمرہ مہنگا تو ہے پر اس کی کوالٹی مجھے بہت پسند ہے۔۔اس کے فیچرز بہت" زبردست ہیں۔۔میں یہ کیمرہ لوں گا" شایان علی مسکرا کر بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

واقعی ہی سچی بول؟شیری مسکراتے ہوئے تصدیق کر رہا تھا۔۔"

ہاں جی"شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔"

سن شیری! موبائل فون جیب میں رکھتے ہوئے اسے کچھ یاد آیا۔۔یار تو میری" بائیک دیکھنے کے لیے صائم بھائی کے گھر آنے والا تھا۔۔بڑا بد تمیز ہے کہہ کر مکر گیا۔۔اتنے دن ہوئے تو گھر آیا ہی نہیں"شایان علی کو اچانک یاد آیا تو خفگی کا اظہار کیا۔۔

یار سوری! مجھے آرڈر ملا ہوا تھا۔۔میں اتنے دنوں سے بس کیلیگرافک آرٹ میں" مصروف تھا"شیری معذرت خواہ انداز میں بول رہا تھا۔۔

اچھا چل ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔پھر جب کبھی فری ہو تو ضرور آنا"شانی" مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

چل ڈن"شیری اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔"

www.novelsclubb.com

جیسے تو اپنے شوق کو پورا کرتے ہوئے کما رہا ہے۔ بالکل ویسے ہی میں بھی" فوٹو گرافی کر کے کماؤں گا۔۔خود مختار بنوں گا" شایان علی اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شانی تو کمانے کے لیے فوٹو گرافی کرے گا؟ شیری تصدیق کر رہا تھا۔۔"

پتا نہیں کیوں اسے عجیب سا محسوس ہوا۔۔شایان علی پیسے کے لیے اپنے شوق کا استعمال کرے گا۔۔اسے تو اس کی ابھی خاص ضرورت بھی نہیں تھی۔۔شیری پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں جی! مجھے فوٹو گرافی پسند ہے۔۔بس پھر میں اسی سے کمانے کی شروعات" کروں گا۔۔شایان خوش ہوتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

اوہ اچھا" شیری کی آواز دھیمی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

کیوں؟تو میرے لیے خوش نہیں؟شایان علی اس کے تاثرات دیکھ کر سوال کر رہا" تھا۔۔

ناں نہیں شانی!ایسی کوئی بات نہیں۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔مجھے تو تجھ پر فخر" ہے"شیری اس کا کندھا تھپک رہا تھا۔۔

مگر میں اپنی بات کروں تو میں نے کیلیگرافک آرٹ کو کمانے کے لیے نہیں سیکھا" تھا۔۔یہ میرا شوق تھا۔۔پھر لوگ پسند کرتے گئے اور آرڈرز ملتے چلے گئے۔۔میں پیسے نہیں نام کمانا چاہتا تھا"شیری اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔شایان علی کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی۔۔

وہ اصل میں تو نے میرا حوالہ دیا اسی لیے بتا رہا ہوں کہ میں دل سے اپنی خوشی کی" خاطر یہ کام کرتا ہوں۔۔شیری اسے اپنا پوائنٹ آف ویو سمجھا رہا تھا۔۔لیکن اس

www.novelsclubb.com

میں قطعاً کوئی حرج نہیں کہ ہم اپنے ٹیلنٹ کو استعمال کر کے کمائیں" شایان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

تو پھر مطلب میں صحیح کر رہا ہوں نا؟ شایان علی تصدیق چاہتا تھا۔۔نجانے کیوں" اسے لگا شیری اگر ناں بول دے گا تو میں کام نہیں کروں گا۔۔دل کو تسلی بخش جواب چاہیے تھا۔۔

شانی! تو کچھ بھی غلط نہیں کر رہا ہے۔۔شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔مگر" یاد رکھنا شانی تیری کفالت کا زمہ پہلے بھی ماموں کے سر تھا۔۔تو پیسے کے پیچھے مت بھاگنا" شیری نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

خود کی اپنی ایک پہچان بنانا بالکل بھی غلط نہیں مگر حلال اور صحیح طریقے سے کام" کرنا۔۔ہمیں خود کو انسان سمجھنا چاہیے ناں کہ پیسے کی مشین" شیری سمجھداری سے اپنا نظریہ بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں بس اپنی پہچان بناؤں گا۔۔مجھے پیسے کی کمی نہیں شیری اور میں ماموں جان" سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔۔وہ میرے لیے میرے باباہی ہیں" شایان معصومیت سے جواب دے رہا تھا۔۔شیری مسکرادیا۔۔

تو دیکھنا جب میں پہلی کمائی ان کے ہاتھ پر رکھوں گا وہ بہت خوش ہوں گے۔۔" مجھ پر فخر محسوس کریں گے" شایان علی نرم مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔

اللہ تعالی تجھے ہر بری نظر سے محفوظ رکھے" شیری اس کی مسکراہٹ دیکھ کر دعا" دے رہا تھا۔۔

اچھا بتا تو سہی صائم بھائی کیمرہ لے کر دے رہے ہیں؟ یا آپی نور؟ میں بھی ساتھ" چلوں گا۔۔مجھے بھی لے کر چلنا پلیز۔۔مجھے بھی سارے کیمرے اور باقی آلات دیکھنے ہیں" شیری خوش ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چل اوئے! مجھے پتا ہے پھر تجھے بھی وہ کچھ نا کچھ لے کر دیں گے۔۔تو مجھے اپنا لیپ" ٹاپ نہیں دیتا۔۔شایان علی آنکھیں سکیڑ کر دیکھ رہا تھا۔۔اس بار ہم تجھے لے کر ہی نہیں جائیں گے "شایان علی اسے کہنی مارتے کہہ رہا تھا۔۔

یار شانی! کتنا جھوٹا ہے تو۔۔میرے لیپ ٹاپ میں گیمز کھیلنے کے دوران تو نے" میرے سارے اہم فولڈرز ڈیلیٹ کر دیئے ہیں۔۔بد تمیز لڑکا۔۔ جھوٹ بولتا ہے" شیری بھی اسے کہنی مار رہا تھا۔۔

ہاں تو؟ ہو گئے ڈیلیٹ اب بچے کی جان لے گا" کہتے ہوئے اس کے بال خراب کر" دیئے اور اٹھ کر بھاگ نکلا۔۔

بد تمیز لڑکا" شیری واپس بال سنوارتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ گردن موڑ کر اسے" دیکھا جو خوش ہوتے ہوئے ڈانس کرتا ہوا کینٹین کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔کتنا خوش تھا وہ۔۔

www.novelsclubb.com

شانی کو تو کبھی کمانے یا محنت کرنے کا شوق نہیں تھا۔۔اسے تو کسی بھی چیز کا شوق " دو دن کا ہوتا ہے پھر بھوت اتر جاتا ہے۔۔یہ خیالات آخر اس کے ذہن میں کہاں سے آجاتے ہیں؟شیری فکر مندی سے اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔

خیر جو بھی ہے وہ خوش ہے۔۔اور ویسے بھی انڈیپنڈنٹ ہونا غلط بات نہیں"" شیری کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

****

www.novelsclubb.com

** کمرہ عدالت!

یو آنر! عدالت کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔۔مقتول کے لواحقین اپنے لیے ایک " ڈھنگ کا وکیل تک نہیں لائے جو ان کی نمائندگی کرے افسوس "ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی نفی میں سر ہلاتے ہوئے ایڈوکیٹ نعمان آفندی کو دیکھ رہا تھا۔۔

یو آنر! ڈی ایس پی انیس سو لنگی کے ساتھ ہمارے سر صائم ملک بھی عدالت" ضرور آئیں گے۔۔ کہاں اتنا انتظار کر چکے ہیں وہاں تھوڑی دیر مزید کر لیں" ایڈوکیٹ نعمان آفندی کھڑے ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

یو آنر! یہ لوگ تو عدالت کو بس مذاق سمجھتے ہیں۔۔ خیر آپ فیصلہ سنا دیں۔۔ان" کے پاس کوئی ثبوت ہوتا تو ایڈوکیٹ نعمان آفندی ضرور پیش کرتا مگر آج سوائے وقت ضائع کرنے کے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا" ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی سخت لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

آبجیکشن یو آنر! ایک بلند آواز کمرہ عدالت میں گونجی۔۔عدالت میں ایک دم" سناٹا چھا گیا۔۔ تمام وکلاء گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے لگے۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک ایک ہاتھ اونچا کیے عدالت میں اپنی موجودگی کا بتا رہا تھا۔۔

کرسیوں پر براجمان لوگ حیرت سے اس کی خون آلودہ شرٹ کو دیکھ رہے تھے۔۔ میر ثاقب خلیل دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔صائم کو زندہ صحیح سلامت دیکھ کر تو وہ تلملا اٹھا۔۔

عدیل ملک صاحب اور سعد غنی مقتول افضل صاحب کے ورثہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔صائم اور انیس ایک ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھ آئے۔۔انیس سولنگی ایک طرف جا کر دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا ہو گیا۔۔جہاں پہلے سے ایس ایچ او منیب احمد کھڑا تھا۔۔

یو آنر! معزرت خواہ ہوں۔۔عدالت کا کافی وقت ضائع ہو گیا مگر مجھ پر جان لیوا" حملہ کیا گیا تھا۔۔میں ہسپتال میں تھا" صائم پیچھے کرسی پر بیٹھے میر ثاقب خلیل کی طرف برہم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

یو آنر! میرے مؤکل کی طرف سے مقدمہ درج کیا گیا ہے۔۔صائم باقاعدہ" سنوائی کی شروعات کر رہا تھا۔۔میرے دوست انیس سولنگی کے تایا مقتول افضل صاحب کو بے دردی سے کچل دیا گیا ہے۔۔کچلنے کے بعد قاتل روپوش ہو گیا تھا مگر ڈی ایس پی انیس سولنگی کی ٹیم کی بدولت میر سفیان ثاقب خلیل آج پولیس کی حراست میں ہے" کہتے ہوئے انیس سولنگی کو دیکھا۔۔

منیب احمد! اسے لے کر آؤ" انیس سولنگی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے" ساتھ ہی کھڑے ایس ایچ او منیب احمد سے کہا۔۔

جی سر" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ کمرہ عدالت سے باہر چلا گیا۔۔"

کچھ ہی دیر میں پولیس کے چار سپاہیوں کے درمیان ہتھکڑیاں ڈالے میر سفیان ثاقب خلیل سر جھکائے کمرہ عدالت میں داخل ہوا۔۔میر ثاقب خلیل اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

سفیان! میرا بچہ "میر ثاقب کہتے ہوئے اس کی جانب لپکا تھا۔۔"

مگر ایس ایچ او نیب احمد ڈھال بن کر سامنے آ گیا اور ہاتھ کے اشارے سے میر ثاقب خلیل کو پیچھے کیا۔۔ میر سفیان ثاقب خلیل کو کٹہرے میں لا کر کھڑا کر دیا گیا اور سپاہی اس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھے۔۔

یو آنر! عدالت میں پیشی کے دن ہی مجھ پر جان لیوا حملہ کیا گیا۔۔ قاتل کے ساتھی" بڑی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں مگر افسوس ان کی کوشش ناکام رہی۔۔ جس کا محافظ اس کا رب ہو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا" صائم زخمی بازو کے باوجود پر اعتماد لہجے میں بول رہا تھا۔۔ عدیل ملک صاحب نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

یو آنر! یہ کیس آج ایڈووکیٹ نعمان آفندی ہینڈل کریں۔۔ میرے ساتھی" ایڈوکیٹ نعمان آفندی سے گزارش ہے وہ یہاں آئیں اور میرے اس کیس کو پراسیکیوٹ کریں" صائم گردن موڑ کر اسے بلا رہا تھا۔۔

پر اعتماد نعمان آفندی کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔انیس سو لنگی آہستگی سے چلتے ہوئے صائم کے پاس آیا اور اسے کرسی پر سہارا دے کر بٹھایا۔۔ زخموں سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا مگر صائم کمال مہارت سے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹرائل پر توجہ دے رہا تھا۔۔

یو آنر! میں میر سفیان ثاقب خلیل سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔۔اجازت دیں" نعمان آفندی چلتے ہوئے میر سفیان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

اجازت ہے" جج صاحب چشمہ درست کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔"

میر سفیان ثاقب خلیل! عدالت کو اپنی عمر بتائیں گے؟ نعمان آفندی اس کی" جانب دیکھ رہا تھا۔۔

سولہ سال" میر سفیان سر جھکائے کہہ رہا تھا۔۔"

اوہ تو سولہ سال کی عمر میں آپ کار ڈرائیونگ کرتے ہیں؟ نعمان آفندی ڈرامائی" انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

ناں۔۔ نہیں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ کار میرا ڈرائیور انکل ہی چلا رہا تھا۔۔ میں تو" پسنجر سیٹ پر بیٹھا تھا" میر سفیان جھوٹ کا سہارا لے رہا تھا۔۔

اوہ تو پھر آپ روپوش کیوں ہو گئے تھے؟ اتنے دن غائب تھے۔۔ جب کوئی جرم" نہیں کیا تو شہر سے بھاگنے کی وجہ؟ نعمان آفندی اس کے جھوٹ بولنے پر خفگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

میر سفیان گردن موڑ کر اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔ میر ثاقب خلیل آنکھوں میں شدید غصہ سموئے صائم کو گھور رہا تھا۔۔ اس کی وجہ سے آج اس کا بیٹا عدالت میں گھسیٹا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آبجیکشن یو آنر! میرے مؤکل سے غلط سوالات کیے جا رہے ہیں۔۔جب کار" ڈرائیور چلا رہا تھا تو میر سفیان ثاقب خلیل پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی وہ جہاں چاہے جا سکتا ہے۔۔شہر سے باہر ہوں یا پھر ملک سے باہر "ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی کھڑے ہو گئے۔۔

یو آنر! مجھے عدالت کو کچھ دکھانا ہے۔۔اجازت دیں" نعمان آفندی کہتے ہوئے" صائم کی جانب آیا۔۔صائم نے سعد سے یو ایس بی فلیش ڈرائیو لے کر ایڈوکیٹ نعمان آفندی کی جانب بڑھا دی۔۔

اجازت ہے" جج صاحب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔ایڈوکیٹ" نعمان آفندی پراجیکٹر کے ساتھ یو ایس بی کو کنٹیکٹ کر رہا تھا۔۔

ایک سی سی ٹی وی فوٹیج چل رہی تھی۔۔مین روڈ پر اوور سپیڈ پر ایک گاڑی چلتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔پارکنگ لاٹ کی جانب بڑھتے ہوئے مقتول افضل صاحب ہاتھ

کے اشارے سے کار کو رکنے کا اشارہ دے رہے تھے مگر وہ اوور سپیڈ کار انہیں بے دردی سے کچل کر آگے بڑھ گئی۔۔

یو آنر! باآسانی سے دیکھا جا سکتا ہے کہ کیسے اوور سپیڈ پر گاڑی چلائی جا رہی تھی۔۔ ہاتھ کے اشارے کو نظر انداز کر دیا گیا تھا" نعمان آفندی کہتے ہوئے جج صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

آبجیکشن یو آنر! کار کے سیاہ شیشے ہیں۔۔ میر سفیان ثاقب خلیل تو نظر ہی نہیں" آ رہے ہیں۔۔ یہ ایک بے کار ثبوت ہے۔۔ کہتے ہوئے جج صاحب کو دیکھا۔۔

کار ڈرائیور ہی چلا رہا تھا۔۔ جو خود اپنا جرم مان چکا ہے مگر یہ لوگ تو بضد ہیں کہ میر سفیان ثاقب خلیل نے قتل کیا ہے۔۔ کہتے ہوئے صائم کو غصے سے دیکھا۔۔ میری عدالت سے درخواست ہے کہ اس ڈرائیور سے پوچھ گچھ کروائیں اور میرے

www.novelsclubb.com

مؤکل کو رہا کر دیں" ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی جج صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

یو آنر! صائم کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔یہ بات سچ ہے کی یہ ثبوت ابھی ناکافی ہیں۔۔کیونکہ اس سیاہ شیشے کے پیچھے چھپا وہ شخص یعنی اصل قاتل نظر نہیں آرہا ہے۔۔اس کے لیے ہمارے پاس ابھی بہترین ثبوت موجود ہے۔۔یہ ویڈیو کلپ تو صرف اوور سپیڈ نگ دکھانے کے لیے تھا" صائم تحمل سے کہتے ہوئے ایک دوسری یو ایس بی فلیش ڈرائیو نعمان آفندی کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

یو آنر! اجازت دیں" نعمان آفندی کہتے ہوئے پراجیکٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔"

پراجیکٹر اسکرین پر میر ثاقب خلیل نظر آرہا تھا۔۔وہ خود اپنے بیٹے کے قاتل ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔۔پیچھے کرسی پر بیٹھا میر ثاقب خلیل دنگ نظروں سے

اسکرین پر چلتی وہ ایچ ڈی کوالٹی کی ویڈیو کلپ دیکھ رہا تھا۔۔صائم گردن موڑ کر اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔۔

"آبجیکشن یور آنر! یہ تو جھوٹی ایڈیٹنگ بھی ہو سکتی ہے۔۔آج کل یہ بہت آسان کام ہے کسی کی تصویر یا ویڈیو کلپ ایڈٹ کرنا۔۔میرے مؤکل کو پھنسایا جا رہا ہے"

ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی ایک بار پھر سے کھڑے ہو گئے تھے۔۔

صائم تحقیر سے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔بے اختیار لب ہلے اور ایک لقب سے اسے نواز دیا۔۔"اسٹوپڈ"اس کے تاثرات دیکھ کر سعد غنی بھی مسکرا کر سر جھکا گیا۔۔صائم نے ایک فائل اٹھا کر نعمان آفندی کو دی۔۔نعمان آفندی وہ فائل جج صاحب کو دینے کے لیے دو قدم آگے آیا۔۔

یو آنر! یہ اس ویڈو کے سچے ہونے کی تصدیق شدہ رپورٹ کارڈ ہے۔۔اس میں "
کوئی ایڈیٹنگ نہیں کی گئی "نعمان آفندی کہتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔جج صاحب اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے تصدیق کر رہے تھے۔۔

صائم پیچھے مڑ کر عدیل صاحب کو نرم مسکراہٹ سے دیکھنے لگا۔۔وہ ابھی بھی صائم
کے زخموں کو لے کر پریشان تھے۔۔بے چینی سے پہلو بدل کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔
باپ کا یہ حال ہے تو ماں اور بیوی کی حالت کا سوچ کر صائم پیشانی مسلنے لگتا۔۔

صائم! آپ بیٹھ جائیں "جج صاحب اس کی طبیعت کے باعث فکر مندی سے کہہ "
رہے تھے۔۔صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس

بیٹھ گیا۔۔

یو آنر! یہ کچھ ایف آئی آر کی کاپیاں ہیں۔۔نعمان آفندی نے کہتے ہوئے جج "
صاحب کی جانب فائل بڑھادی۔۔میر سفیان ثاقب خلیل کے خلاف اوور

سپیڈنگ پر پہلے بھی کافی تعداد میں ایف آئی آر درج کرائی گئی تھیں۔۔یہاں تک کہ سولہ سالہ سفیان ثاقب خلیل ہر بار رہا بھی ہو جاتا تھا کیونکہ ان کے ڈرائیورز الزام اپنے سر لے لیتے تھے "نعمان آفندی کہتے ہوئے ایک اور فائل اٹھا رہا تھا جو سعد غنی اس کی ٹیبل پر رکھ کر گیا تھا۔۔

یو آنر! یہ ایک میڈیکل رپورٹ ہے۔۔یہاں پیشی سے پہلے میر سفیان کا بلڈ" ٹیسٹ بھی کروایا گیا ہے۔۔آپ دیکھیں" کہتے ہوئے جج صاحب کی جانب فائل بڑھادی۔۔

یو آنر! میر سفیان ثاقب خلیل کی میڈیکل رپورٹ جس میں واضح طور پر لکھا ہوا" ہے کہ میر سفیان ثاقب خلیل نشہ کرتا ہے۔۔وہ بھی سولہ سال کی عمر میں۔۔ان کے بلڈ ٹیسٹ میں اچھی خاصی ڈرگ کی مقدار موجود ہے "نعمان آفندی اس میڈیکل رپورٹ کی وضاحت پیش کر رہا تھا۔۔

صائم اپنی نشست پر بیٹھے گردن موڑ کر میر ثاقب خلیل کو دیکھتے ہوئے افسوس میں سر ہلا کر تپار ہا تھا۔۔وہ اپنے ڈرامائی تاثرات سے ان کا خون جلا رہا تھا۔۔میر ثاقب خلیل قہر با نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

یو آنر !اس کیس سے منسلک آج کا واقعہ دیکھ لیں۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک پر " قاتلانہ حملہ "مجھے اس حوالے سے بھی عدالت میں کچھ حقائق پیش کرنے ہیں" ایڈوکیٹ نعمان آفندی گردن موڑ کر صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

یو آنر !مجھے اجازت دیں کہ میں بیرسٹر صائم عدیل ملک پر حملہ کرنے والے اس " شوٹر کو کٹہرے میں پیش کروں "نعمان آفندی کہتے ہوئے انیس سو لنگی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

اجازت ہے "جج صاحب فائل بند کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔انیس سو لنگی"
کے اشارے پر کانسٹیبل فراز اس آدمی کو ہتھکڑیاں ڈالے عدالت میں پیش کر رہا
تھا۔۔کٹہرے میں کھڑا کر کے وہ خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔

کیا آپ عدالت کو اپنا نام بتائیں گے ؟نعمان آفندی اس کے روبرو کھڑے ہو کر"
سوال پوچھ رہا تھا۔۔

محسن وقار "کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔۔"

کیا آپ ہی نے آج بیرسٹر صائم عدیل ملک پر قاتلانہ حملہ کیا ہے ؟نعمان آفندی"
پوچھ رہا تھا۔۔

جی۔۔میں نے ہی وہ جان لیوا حملہ کیا ہے "اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

مگر کیوں؟ بیرسٹر صائم عدیل ملک صاحب کی آپ سے کیا دشمنی ہے؟ اس حملے کی وجہ؟ نعمان آفندی نے پوچھتے ہوئے صائم کو بھی دیکھ رہا تھا جو آرام سے کرسی پر بیٹھا اسے سن رہا تھا۔۔

وہ مجھے۔۔ڈرتے ہوئے کر نظر اٹھائی اور میر ثاقب خلیل کو دیکھا۔۔مجھے کہا گیا" تھا۔۔یہ قاتلانہ حملہ میں نے کسی کے کہنے پر کیا تھا" سر جھکائے جواب دیا۔۔

اوہ اچھا۔۔ مگر کس کے کہنے پر کیا؟ عدالت کو نام بتائیں گے؟ نعمان آفندی جج" صاحب کی جانب دیکھنے لگا۔۔

میر ثاقب خلیل کے کہنے پر میں نے یہ قاتلانہ حملہ کیا تھا۔۔مجھے منہ مانگی قیمت" دی گئی تھی" کہتے ہوئے میر ثاقب خلیل کو دیکھا۔۔

آبجیکشن یو آنر! ان کے پاس کیا ثبوت ہے؟ میرے مؤکل پر جھوٹا اور بے بنیاد" الزام لگایا جا رہا ہے" ایڈوکیٹ مسعود احمد صدیقی کھڑے ہو گئے۔۔

یو آنر! ہمارے پاس ثبوت موجود ہے" کہتے ہوئے صائم کی جانب آیا۔۔صائم" اسے اپنا موبائل فون دے رہا تھا۔۔موبائل فون پر چلتی ویڈیو کلپ جج صاحب کے سامنے جا کر پیش کی۔۔

یو آنر! اس ویڈیو کلپ کو غور سے دیکھیں۔۔میر ثاقب خلیل بڑے ہی کوئی ڈون" کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔۔اور محسن وقار کو صائم عدیل ملک پر حملہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔۔ساتھ ہی ایڈوانس پیمنٹ بھی کی جا رہی ہے" نعمان آفندی اس ویڈیو کلپ کو بھری عدالت میں ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔وہ بار بار بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔۔صائم گردن موڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔کس نے ویڈیو بنائی؟ کیسے یہ سب ان تک پہنچ گیا؟ ان دونوں کے علاوہ کون تھا وہ تیسرا فرد؟ پھر ایک چہرہ ذہن کے پردوں میں لہرانے لگا۔۔سختی سے مٹھیاں بھیج لیں۔۔

سہیل خان ! جان لے لوں گا۔۔ایک بار میں یہاں سے باہر نکل آؤں "زیر زبان" بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔جج صاحب سخت گھوری سے میر ثاقب خلیل کو دیکھ رہا تھا۔۔ اتنے ثبوت موجود ہیں مگر پھر بھی ان کی ڈھٹائی پر جج صاحب بھی حیران تھے۔۔

یو آنر ! صائم چلتے ہوئے ایڈوکیٹ نعمان آفندی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔"

ہم مقتول افضل صاحب کو انصاف دلانے کے لیے قانونی طریقے سے اس" عدالت سے رجوع کر رہے ہیں۔۔ ہمیں جان سے مارنے کی کوشش بھی کی گئی۔۔ ہم ثبوتوں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔۔آپ سے گزارش ہے مقتول افضل صاحب کو انصاف دیا جائے اور مجھ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو کڑی سے کڑی سزا سنائی جائے۔۔دیس آل یو آنر "صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے جج صاحب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

ہمم "جج صاحب اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔۔"

ایڈووکیٹ مسعود احمد صدیقی کیا اپنے مؤکل کے دفاع میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ جج" صاحب مخاطب ہوئے۔۔

نہیں یو آنر "ایڈووکیٹ مسعود احمد صدیقی کہتے ہوئے خفگی سے صائم کو دیکھنے" لگا۔۔کوئی فائدہ نہیں تھا مزید اس کیس میں صرف میر ثاقب خلیل کا نقصان ہی ہونا تھا۔۔

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدالت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ میر" سفیان ثاقب خلیل کو مقتول افضل صاحب کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔۔میر ثاقب خلیل اور محسن وقار کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔۔ڈی ایس پی انیس سولنگی سے گزارش ہے دونوں کو اپنی کڑی نگرانی میں رکھیں۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک پر قاتلانہ حملے کروانے کی کوشش پر عدالت میر ثاقب خلیل پر دس لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کرتی ہے جبکہ حسن وقار پر پندرہ

لاکھ روپے کا جرمانہ عائد ہوتا ہے۔۔آج کی عدالتی کاروائی ختم کی جاتی ہے۔۔دی کیس از ڈس مس "جج صاحب کہتے ہوئے لکڑی کا ہتھوڑا تختے پر مار کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

تمام وکلاء بھی احتراماً جج صاحب کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔۔انیس سو لنگی پھرتی سے میر ثاقب خلیل کی جانب بڑھا اور اس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔۔

میر صاحب! سسرال چلیں؟ڈی ایس پی انیس سو لنگی تپاد ینے والی مسکراہٹ" سے کہہ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل کو موقع ہی نہیں ملا تھا کہ وہ اپنے کسی بندے کو سہیل خان کا بتا سکتا۔۔بیٹے کو عمر قید ہو گئی اس بات سے ان کندھے ڈھلک گئے تھے۔۔اسی اولاد کے لیے تو وہ جانیں قربان کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

فراز! اسے ہتھکڑیاں لگاؤ" کہتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے ایس ایچ او منیب"
احمد کو بلایا۔۔

منیب احمد! اسے اپنی نگرانی میں تھانے روانہ کرو۔۔خیال رکھنا۔۔اس کے"
بندے کچھ بھی کر سکتے ہیں" ایس ایچ او منیب احمد کو ہدایت کرتے ہوئے صائم کی
جانب بڑھ گیا۔۔

سر! آپ کو زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی ہو گی۔۔پلیز بیٹھ جائیں" ٹرائل ختم"
ہوتے ہی نعمان آفندی فکر مندی سے بھاگتے ہوئے صائم کی جانب آیا۔۔

میں ٹھیک ہوں نعمان! آج بہت اچھے سے تم نے سب سنبھال لیا" صائم نقاہت"
سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ سر! میں نے کچھ نہیں کیا۔۔سب آپ کا بتایا ہوا تھا۔۔میں نے تو بس ایک"
نمائندے کے طور پر اسٹیج پر فارمنس دی" وہ ممنوعیت سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے واقعی ہی اندازہ نہیں تھا کہ آپ مجھے موقع دیں گے۔۔یہ بہت بڑا کیس تھا سر" "نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔صائم کے ساتھ عدیل ملک صاحب بھی آکر کھڑے ہو گئے۔۔

ایڈوکیٹ نعمان آفندی! سارے راستے صائم نے فون پر تمہیں کیس سمجھایا" ہے۔۔صائم کو یقین تھا اس کیس کو تم بہتر پراسیکیوٹ کروگے اور وہ تم نے کر دکھایا" عدیل ملک نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اگر مجھ پر اٹیک ناں ہوا ہوتا تو پھر کبھی یہ ممکن نہیں تھا کہ میں تمہیں اس کیس" سے منسلک کروں مگر آج میر ثاقب خلیل کی گرفتاری کا مجھے پورا یقین تھا۔۔اب اتنا خطرہ نہیں مگر احتیاط پھر بھی لازم ہے" مدھم آواز میں کہتے ہوئے صائم زخم پر درد محسوس کر رہا تھا مگر چہرے کے مسکراتے تاثرات سے درد چھپا رکھا تھا۔۔

صائم ! ہمیں ہسپتال چلنا چاہیے بیٹا۔۔ تمہارے زخم سے خون ابھر رہا ہے۔۔"
آرام کی ضرورت ہے۔۔اور پھر اتنا خون بہہ چکا ہے۔۔ تمہیں بلڈ لگوانا ہو گا"
عدیل صاحب اس کے گرد بازو پھیلا کر فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔۔

صائم ! انکل عدیل بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔پہلے ہسپتال جانا ضروری ہے۔۔"
بلڈ لگوانا بہت ضروری ہے "انیس سو لنگی نہایت فکر مندی سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔

ہاں بس ایک منٹ "کہتے ہوئے گردن موڑ کر سعد کو دیکھا۔۔"

سعد غنی ! یہاں آؤ "صائم اپنا موبائل فون نکال رہا تھا۔۔سعد غنی ساری فائلز"
اٹھائے پھرتی سے اس کی جانب آیا۔۔

جی سر ! آپ ٹھیک تو ہیں "فکر مندی سے کہتے ہوئے وہ صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

ہاں ٹھیک ہوں۔۔یہ میرا موبائل فون پکڑو۔۔ابھی میں ہسپتال جا رہا ہوں۔۔"
تب تک تم یہ کام کرو کہ ایک نامعلوم نمبر سے مجھے میر ثاقب خلیل کی وہ ویڈیو کلپ

www.novelsclubb.com

موصول ہوئی تھی۔۔جب میں ہسپتال میں تھا۔۔معلوم کرو یہ کون ہے جوان کے گھر سے ہماری مدد کر رہا ہے" صائم مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

جی سر! میں معلومات نکال کر آپ سے رابطہ کروں گا" فون اپنے ہاتھ میں لیتے" ہوئے کہا۔۔

چلیں؟انیس سو لنگی اس کے بازو پر گرفت سخت کیے پوچھ رہا تھا۔۔صائم اثبات" میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔ایڈوکیٹ نعمان آفندی بھی ان کے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔صائم کو احتیاط سے کار میں بٹھایا گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔خون کی بوتل چڑھائی گئی تھی۔۔اس دوران صائم کو بار بار صرف ام نور کا خیال آ رہا تھا۔۔اس کی حالت دیکھ کر باقی گھر والے کسی حد تک خود کو سنبھال لیں گے مگر ام نور نہیں؟

صائم ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔ایک بازو آنکھوں پر رکھے وہ دھیمی دھیمی سانسیں لے رہا تھا۔۔زخم کافی گہرے تھے مگر آج کی جیت کی خوشی میں کافی حد بہتر محسوس ہو رہا تھا۔۔میر ثاقب خلیل حراست میں تھا یہ بڑی بات ہے۔۔عدیل ملک صاحب اور انیس سولنگی ہر وقت اس کے پاس تھے۔۔ایڈوکیٹ نعمان آفندی کو صائم کے کہنے پر سیکورٹی فراہم کی گئی تھی جب تک کہ میر ثاقب خلیل کا چیپٹر بند نہیں ہو گا تب تک احتیاط لازمی تھی۔۔خطرے کے آثار اب بھی نظر آ رہے تھے۔۔

****

**

گلابی رنگ کا لباس پہنے وہ آج نک سک سا تیار ہوئی تھی۔۔مسسز مہرین کے ڈانٹے پر ہی آج وہ اتنا بن ٹھن کر کیچن میں کھڑی ہوئی تھی۔۔جب سے دلہن بن کر آئی

تھی گھر میں سادہ لباس پہنے گھومتی پھرتی تھی۔۔ مسسز مہرین ماتھا پیٹتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھتی جو ایک ہفتے بھی دلہن کی طرح تیار نہیں ہوئی۔۔ آج وہ تیار ہوئی تھی۔۔ صائم کے لیے۔۔ بانو خالہ کب سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔ ام نوران کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ رہی تھی۔۔

بانو خالہ! نہیں کریں نا پلیز۔۔ میں اب اتنا بھی کوئی تیار نہیں ہوئی "ام نور خجل ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ بانو خالہ ہنس دیں۔۔

نور! مسسز مہرین اسے پکارتے ہوئے کیچن کے اندر داخل ہوئیں۔۔ کیچن میں " پکتے پکوان دیکھے۔۔ آج تو بھئی صائم کی پسند کا کھانا بنایا جا رہا ہے۔۔ مسسز مہرین مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

ہاں جی "ام نور سر جھکائے شرماتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔ پتا نہیں کیوں " شرم آ رہی تھی۔۔

بانو! آپ آج نئے والے برتن نکال لیں۔۔آج تو بھئی بہت خاص دن ہے""
مسسز مہرین ان کی جانب دیکھتے ہوئے شرارت سے کہہ رہی تھیں۔۔

ممانی جان! آپ بھی۔۔آپ لوگ مجھے چھیڑ رہے ہیں"ام نور ہنس کر کہتے ان کی"
جانب دیکھ رہی تھی۔۔اتنے میں باہر سے کار کا ہارن سنائی دیا۔۔ام نور خوشگوار
حیرت سے مسسز مہرین کو دیکھنے لگی۔۔

ارے یہ تو ماموں جان کی کار کا ہارن بجا۔۔آپ یہ کھانا دیکھ لیں نا پلیز۔۔میں"
ماموں جان کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔آج جلدی آگئے ہیں"ام نور خوش ہوتے ہوئے
باہر کی جانب گئی۔۔

ارے بھئی رکو تو"مسسز مہرین ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔جانتی تھی ان"
کی باتوں سے وہ ذرا سا تنگ ہو رہی تھی تبھی تو بہانہ بنا کر بھاگ نکلی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور سر پر دوپٹہ اچھے سے اوڑھتے ہوئے مین ڈور کھول کر باہر نکلی۔۔کار ابھی گھر کے بیرونی گیٹ سے اندر کی جانب داخل ہوئی تھی۔۔دھوپ کے باعث ام نور کو کار کے اندر بیٹھے لوگ نظر نہیں آرہے تھے اسی لیے ام نور آنکھوں پر ہاتھ کا چھجہ بنائے کار کے اندر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔کار تو عدیل صاحب کی ہی تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔صائم کی نظر اس پر رک گئی تھی۔۔کتنی خوبصورت مسکراہٹ سے وہ ان کے استقبال کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔۔

صائم! آؤ بیٹا۔۔آرام سے اٹھنا"انیس سو لنگی کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ " عدیل صاحب اور صائم بیک سیٹ پر بیٹھے تھے۔۔

عدیل ملک صاحب دروازہ کھول کر باہر نکل آئے۔۔نظر سامنے کھڑی ام نور پر گئی۔۔بہم سا مسکرا کر اسے دیکھا۔۔صائم کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہا تھا۔۔

دوسری جانب سے انیس سو لنگی بھی باہر نکل آیا اور صائم کی مدد کرنے لگا۔۔ام نور ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔کون ہے جو کار سے باہر آنے میں اتنا وقت لے رہا تھا۔۔وہ سوچتے ہوئے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔صائم خون آلودہ شرٹ کے ساتھ کار سے باہر آیا۔۔سر اٹھا کر ام نور کو دیکھا۔۔ام نور دنگ نظروں سے اس کی خون آلودہ شرٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔ام نور بھاگ کر اس کی جانب گئی تھی۔۔

صائم !ام نور بھاگتے ہوئے اس کے روبرو کھڑی پانی سے لباب بھری ہوئی" آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اے !کچھ نہیں ہوا۔۔میں ٹھیک ہوں" صائم رخ موڑ کر انیس سو لنگی کو دیکھ رہا" تھا جو ام نور کو آتے دیکھ اسی وقت کچھ قدم پیچھے ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم نہیں یہ "دیوانہ وار اس کی شرٹ پر ہاتھ رکھ کر چیک کر رہی تھی۔۔صائم " اس کا ہاتھ تھام رہا تھا۔۔

صائم ! یہ کیا؟ام نور روتے ہوئے بول تک ناں پا رہی تھی۔۔صائم نے نرمی سے " اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔ام نور ہلکی آواز سے رو رہی تھی۔۔صائم اپنے ایک بازو سے حصار باندھے ہولے ہولے اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔۔عدیل صاحب اس کے ساتھ کھڑے نم آنکھوں سے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔

انکل عدیل ! میں پھر روانہ ہوتا ہوں۔۔کوئی بھی کسی بھی قسم کی مدد یا میری" ضرورت ہو آپ بلا تاخیر مجھے فون کیجئے گا"انیس سو لنگی کہتے ہوئے عدیل صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

بہت شکریہ انیس "کہتے ہوئے اسے گلے لگا لیا۔۔"

اللہ حافظ انکل۔۔خیال رکھیئے گا"انیس نرم لہجے میں کہتے ہوئے بیرونی دروازے" کی جانب بڑھ گیا۔۔

اس کی پولیس گاڑی پہلے ہی باہر موجود تھی۔۔کانسٹیبل فراز باقاعدہ چند اہلکاروں سمیت پورے راستے ان کی کار کو سیکیورٹی دیتے ہوئے آئے تھے۔۔

اے !اچھانابس کرو۔۔صائم نرمی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔میں بالکل" ٹھیک ہوں۔۔دیکھو تمہارے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔۔ صحیح سلامت"صائم نرمی سے مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا۔۔

یہ کیسے ہوا؟میرے صائم کو۔۔یہ کس نے کیا؟اتنا خون بہہ گیا ہے"ام نور روتے" ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔اس کی شرٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا خون کہاں سے بہہ رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

نورے! بیٹا پہلے صائم کو اندر لے کر چلتے ہیں۔۔ تھکا ہوا ہے۔۔ آجاؤ بیٹا" عدیل" ملک ام نور کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اندر چلنے کا کہہ رہے تھے۔۔ پھر آپ کو ساری بات بھی بتائیں گے" دوسرا بازو صائم کے گرد پھیلا دیا تھا۔۔ ام نور روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

دھیرے قدموں چلتے ہوئے وہ مین ڈور کھول کر اندر داخل ہوئے۔۔ مسسز مہرین بانو خالہ کے ساتھ کسی بات پر ہنستے ہوئے کیچن سے باہر آ رہی تھیں۔۔ گردن پھیر کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔ صائم کو دیکھ کر ان کے لب سمٹ گئے۔۔ سفید شرٹ آدھی سرخ رنگ میں بدل چکی تھی۔۔

صائم! تیزی سے اس کی جانب آئیں۔۔ کیا ہوا ہے؟ یہ خون؟ عدیل صاحب کیا" ہوا میرا بچے کو؟ مسسز مہرین نم آنکھوں سے کبھی صائم تو کبھی عدیل صاحب کو دیکھ رہی تھیں۔۔

مہرین! کچھ نہیں ہوا۔۔صائم بالکل ٹھیک ہے "عدیل صاحب ان کو تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

کیا مطلب کچھ نہیں ہوا۔۔میرے بچے کا اتنا خون بہا ہوا ہے۔۔صائم یہ کیسے ہوا" وہ رونے لگی تھیں۔۔صائم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔صائم ماں کو دیکھ کر مزید پریشان ہو گیا۔۔

بتاؤ کیا ہوا صائم "مسسز مہرین روتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔ام نور بھی رو رہی تھی۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کس کو چپ کروائیں۔۔

امی! میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔آپ روئیں نہیں پلیز "صائم ماں کی پیشانی چومتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مہرین! بات سنیں۔۔صائم بالکل ٹھیک ہے۔۔ابھی اسے اندر لے کر چلتے" ہیں۔۔وہاں ساری بات کریں گے "عدیل صاحب نے تحمل سے کہتے ہوئے مسسز مہرین کو دیکھا۔۔مسسز مہرین روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھیں۔۔

ام نور مضبوطی سے اس کا دوسرا بازو تھامے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔صائم کو کمرے میں لا کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے عدیل صاحب مسسز مہرین کو دیکھنے لگے جو بے قرار نگاہوں سے صائم کو دیکھ رہی تھیں۔۔

نورے بیٹا! صائم کی شرٹ بدلوا دو۔۔ام نور سے مخاطب ہوئے۔۔شام تک " ڈاکٹر آئے گا تو صائم کی یہ والی مرہم پٹی بدل دے گا۔۔ابھی تازہ مرہم لگوا آئے ہیں۔۔اور مہرین آپ میرے ساتھ آئیں "کہتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔صائم بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ام نو کو دیکھ رہا تھا جو روتے ہوئے الماری کی جانب گئی۔۔ایک اوپن فرنٹ شرٹ نکال کر صائم کی طرف واپس آئی۔۔

اے !ادھر آؤ۔۔میرے پاس "صائم اپنا دوسرا بازو پھیلا کر اسے بلا رہا تھا۔۔ام"
نور شرٹ بیڈ پر رکھ کر اس کے گلے لگ گئی۔۔صائم اس کے سر پر بوسہ دیتے
ہوئے حصار باندھ رہا تھا۔۔نرمی سے اس کی پیٹھ سہلائی۔۔

صائم !آپ کو بہت درد ہو رہا ہے؟ام نور سر اٹھا کر روتے ہوئے پوچھ رہی"
تھی۔۔صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے چوٹ میں درد نہیں جتنا تمہارے رونے سے تکلیف ہو رہی ہے "صائم اس"
کی آنکھوں کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔

صائم اتنا خون بہہ گیا۔۔آپ نہیں سمجھ رہے۔۔پر مجھے آپ کے زخم کو دیکھ کر ہی"
اتنی زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے "ام نور آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہہ رہی
تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اے !بس کرو۔۔ان خوبصورت آنکھوں کو اتنی تکلیف مت دو۔۔تم روتی ہو تو" دل میں درد ہوتا ہے" صائم نرمی سے اس کی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔۔

مجھے بتائیں یہ سب کیسے ہوا؟ کس نے کیا؟ کون آپ کی جان کا دشمن بن گیا ہے"" ام نور روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

ایک بہت برے انسان کو اس کے صحیح ٹھکانے لگا کر آیا ہوں۔۔وہ مجھے مارنا چاہتا" تھا مگر" صائم اس کے آنسو پونچھتے ہوئے ہلکا سا مسکرایا۔۔مگر میری اے بھی جانتی ہے کہ جسے ربّ رکھے اسے" صائم جملہ ادھورا چھوڑ کر ام نور کو اشارتاً جملہ پورا کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسے کون چکھے" ام نور بھی نم لہجے میں بول دی۔۔"

میرے ساتھ میری ماں۔۔میری پھپھو یعنی میری روحانی ماں اور پھر اے میری" پیاری ایک عدد اکلوتی بیوی" بھئی اتنی پیاری لڑکیوں کی دعائیں میرے ساتھ ہوتی

ہیں بھلا کوئی کچھ کر سکتا ہے؟ صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ام نور لفظ لڑکیوں پر نم آنکھوں سے ہنس دی۔۔

اچھا میری شرٹ بدلوا دو پلیز۔۔دیکھو کتنی خراب ہو گئی ہے" صائم اپنی خون" آلودہ شرٹ کی جانب دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔ام نور آنسو پونچھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کی شرٹ بدلنے میں مدد کی۔۔

نیلے رنگ کی سیلیو لیس فرنٹ اوپن شرٹ پہنا دی۔۔زخم کو بچانے کے لیے وہ اس کی نائٹ ڈریسز میں سے ایک شرٹ نکال کر آئی تھی۔۔ام نور نے شرٹ تو بدل دی مگر خون آلودہ شرٹ کو ہاتھ میں پکڑے نم آنکھوں سے صائم کو دیکھنے لگی۔۔اس پر صائم کا خون تھا۔۔ہاتھ لرز رہے تھے۔۔

اچھا بس اب رونا نہیں۔۔اس شرٹ کو پھینک دو" صائم اس کی رونے کی تیاری" دیکھ جلدی سے بول اٹھا۔۔عدیل ملک صاحب دستک کے ساتھ کمرے میں اندر

داخل ہوئے تھے۔۔ مسسز مہرین بھی ساتھ ہی تھیں۔۔عدیل صاحب اپنی بیوی کو ساری صورتحال بتا چکے تھے۔۔وہ فلحال سنبھل چکی تھیں۔۔

صائم! میری جان۔۔ تم ٹھیک ہو؟ درد ہو رہا ہے" مسسز مہرین اس کے چہرے پر" ہاتھ پھیرتے ہوئے نم آنکھوں اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

جی امی! بس تھوڑا سا تھک گیا ہوں۔۔کہتے ہوئے ماں کا ہاتھ تھام لیا۔۔آپ کو " معلوم ہے کہ آپ دونوں کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔پلیز روئیں نہیں کیونکہ اس سے مجھے بے بسی محسوس ہوتی ہے" صائم فکر مندی سے ماں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔عدیل ملک صاحب نرمی سے ام نور کے گرد اپنا بازو پھیلائے تسلی دے رہے تھے۔۔ مسسز مہرین اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھنے لگیں جو عدیل صاحب کے ساتھ لگی کھڑی ہوئی ابھی تک رو رہی تھی۔۔

صائم تو دونوں کے رونے سے پریشان ہو گیا تھا۔۔

نورے! دیکھو تو صائم کتنا پریشان ہو رہا ہے۔۔رونا بند کرو گی تو وہ بھی اچھا محسوس" کرے گا"عدیل صاحب اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے چپ کروا رہے تھے۔۔ ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں صاف کر رہی تھی۔۔

صائم! تم آرام کرو۔۔ مسسز مہرین نے محبت سے بیٹے کی پیشانی چوم لی۔۔" تھوڑی دیر بعد پھر ڈاکٹر یہ مرہم پٹی بھی بدل دے گے "مسسز مہرین نرمی سے کہہ کر اس کا کمفرٹر درست کرتے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

نور! تم صائم کے پاس رہو۔۔میں کھانا بھجواتی ہوں۔۔تم صائم کو کھلا دو پھر دوائی" بھی کھلا دینا"مسسز مہرین اس کی جانب آئیں۔۔

جی ممانی جان"ام نور کہتے ہوئے صائم کے پاس بیڈ پر دوسری جانب بیٹھ گئی۔۔" عدیل ملک نرمی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی بیوی کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر چلے گئے۔۔

www.novelsclubb.com

اگر زیادہ تکلیف ہو تو مجھے بتائیں۔۔میں ماموں جان سے کہوں گی ڈاکٹر بلائیں" گے "ام نور اس کا ہاتھ تھام کر بیٹھی فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔۔رونے سے ناک سرخ ہو گئی تھی۔۔صائم شریر مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ صائم کے ہاتھ کی پشت پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔

اے! کیا آج تم میرے لیے تیار ہوئی تھی؟ صائم اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا" تھا۔۔ام نور سر جھکائے اثبات میں جواب دے رہی تھی۔۔

اچھا تو پھر مجھ سے تعریف کا کیوں نہیں کہا؟ ہر بار تو کہتی ہو۔۔اور جب تک" تعریف وصول ناں ہو جائے تم میری جان کھا جاتی ہو" صائم اسے تنگ کر رہا تھا۔۔ ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ان روتی آنکھوں کی میں بالکل بھی تعریف نہیں کروں گا ابھی سے بتا دوں" " صائم تحکم سے کہہ رہا تھا۔۔

صائم! کہتے ہوئے ام نور اس کے دوسرے بازو پہ سر رکھ کر بیٹھ گئی۔۔میں آپ" کو کھونا نہیں چاہتی۔۔اے اپنے صائم کے بغیر کچھ بھی نہیں۔۔کچھ بھی نہیں"ام نور مدھم آواز میں کہہ رہی تھی۔۔صائم آنکھیں موندے ہوئے صرف اسے سن رہا تھا۔۔

صائم! میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔بہت زیادہ محبت"ام نور کا لہجہ " بھیگ گیا تھا۔۔صائم بند آنکھوں سے مسکرا رہا تھا۔۔پہلی بار وہ اسے اپنی محبت بتا رہی تھی۔۔اظہار کر رہی تھی۔۔

آئی لو یو۔۔آئی رئیلی لو یو۔۔لو یو فور ایور صائم"ام نور کہتے ہوئے اس کے " چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔آنکھیں موندے ہوئے صائم کے لبوں پر تبسم بکھر گئی تھی۔۔ام نور نے بھی مسکرا کر اپنے ہاتھ سے ہلکا سا اس کا گال تھپک دیا تاکہ وہ آنکھیں کھول دے۔۔صائم آنکھیں کھول کر ہنس دیا۔۔

آئی لو یو مورا مے۔۔مورد ین اینی تھنگ "صائم بے پناہ محبت سے کہتے ہوئے" اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ام نور نم آنکھوں اور نرم مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ہر بار ہی تو اسے بتاتا تھا کی کہ وہ اپنی امے سے کتنی محبت کرتا ہے مگر ام نور پہلی بار بتا رہی تھی۔۔اپنی محبت کا اظہار خوبصورت شیریں الفاظوں میں بیاں کر رہی تھی۔۔صائم مسکرا کر اس کی ناک دباتے ہنس دیا۔۔سرخ ناک پر خفگی آگئی۔۔ صائم ہنستے ہوئے اس کی خفا نظروں میں بھی محبت دیکھ رہا تھا۔۔ام نور بھی ہنس دی اور ساتھ ہی ہلکی سی چت اس کے گال پر لگا دی۔۔افف یہ ام نور عادت سے مجبور۔۔افف یہ لڑکی۔۔صائم کا قہقہہ بلند ہوا مگر پھر درد کی لہر سی محسوس کرتے ام نور کو بچاریت سے دیکھا۔۔ام نور فکر مندی سے اس کا گال سہلانے لگی۔۔

محبت کا دوسرا نام جانتے ہیں کیا ہوتا ہے؟"

سہارا"دو انجانے لوگ جب ایک دوسرے سے نکاح جیسے پاک رشتے میں "
باندھ دیئے جاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے لیے سہارا بن جاتے ہیں۔۔پہلے آپ
اکیلے سب کر لیتے تھے مگر اب اپنے جیون ساتھی کے ساتھ اس کے سہارے سے
آپ مزید بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔۔جب ہم بات سہارے کی کرتے ہیں تو ایک
لفظ ذہن میں آتا ہے۔۔سہارا یعنی کسی پر ڈپینڈ کرنا؟ کسی کا محتاج بن جانا؟ مگر نکاح
کے بعد اس کا مطلب و مفہوم بدل جاتا ہے۔۔سہارا مطلب ایک دوسرے کی
طاقت بننا۔۔ایک کمزور پڑنے لگے تو دوسرا اس کی طاقت بن جائے اور پھر وہ
پائیدار رشتے سکون کی منازل طے کرتے ہیں کیونکہ پاک رشتوں کی محبت تو سکون
"دیتی ہے

****

**

شام کے سرمئی سائے پھیل کر سیاہ ہو چکے تھے۔۔سیدہ سکینہ کو صائم کی حالت کا بتایا گیا تو وہ روتے ہوئے بس اس کے پاس جانے کی ضد لگائے بیٹھی تھیں۔۔جبکہ شایان علی گھر میں اکیلے ماں کو سنبھالتے ہوئے خود بھی پریشان ہو گیا تھا۔۔عدیل صاحب بہن کا حال سنتے ہی ان کے گھر کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔۔

اچھا ہوا اماموں جان آپ آ گئے۔۔اماں کب سے بس صائم بھائی کے لیے رو رہی ہیں" شایان علی بیرونی دروازہ کھولتے ہی ان سے چمٹ گیا تھا۔۔

اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔تم جاؤ اپنا سامان کار میں رکھو۔۔رات میرے یہاں رہنا ہے" وہ نرمی سے اس کا گال تھپک کر سیدہ سکینہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

بیس منٹ کی ڈرائیو پر وہ لوگ عدیل ملک پاس پہنچ گئے تھے۔۔سیدہ سکینہ صائم کے کمرے کی جانب تیزی سے بڑھ گئی تھیں۔۔ماں کا دل کسی طور پر قرار نہیں پاتا جب تک اپنی آنکھوں سے اپنے بچے کو دیکھ ناں لے۔۔

صائم! روتے ہوئے اس کی جانب آئیں۔۔میرا بچہ اب کیسا ہے؟اس کی پیشانی" چومتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

پھپھو! یہ بھی اچھا ہے ناں سلام ناں دعا؟ صائم بیڈ کراؤن سے پشت لگا کر بیٹھا اور" ہنس کر کہتے سیدہ سکینہ کو دیکھا۔۔ارادتاً انہیں تنگ کر رہا تھا۔۔

ارے ہاں میں تو پریشانی میں بھول ہی گئی۔۔اسلام و علیکم پھپھو کی جان "محبت" سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

وعلیکم السلام! پریشانی والی بات نہیں۔۔میں ٹھیک ہوں "صائم عقیدت مندی" سے ان کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دے رہا تھا۔۔

صائم بھائی! وہ بھاگتے ہوئے اس کی جانب آیا اور بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔آپ کو" گولی کیسے گی؟ یہ سب کیسے ہوا" وہ رونی صورت بنائے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی یار! صائم اس کی شکل دیکھ کر ہنس دیا۔۔ٹھیک ہوں۔۔اور کوئی گولی نہیں" لگی۔۔بس چھو کر گزر گئی" شایان کا گال تھپک دیا۔۔

ایسے کون کرتا ہے؟لوگوں میں کوئی خوف خدا نہیں رہا؟شایان علی خفا ہو رہا" تھا۔۔میرے ہاتھ لگ جائے ناوہ بندہ تو مار مار کر میں نے اس کی ٹنڈ کر دینی ہے۔۔ بد تمیز انسان" شایان علی خفگی سے کہتے ہوئے خیالی دنیا میں اس کی پٹائی کر رہا تھا۔۔ صائم ہنستے ہوئے سیدہ سکینہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

یہ کام توانیس بہترین طریقے سے کرے گا۔۔وہ شوٹر حراست میں ہے۔۔تم" اپنے جذبات قابو میں رکھو" صائم اس کے سر پر چپت لگا کر بول رہا تھا۔۔

ام نور کمرے میں داخل ہوئی۔۔پانی اور دوائی سمت اس کے لیے سینڈوچز بھی بنا کر آئی تھی۔۔ٹرے ٹیبل پر رکھ دی۔۔اور خود جا کر اماں کے گلے لگ گئی۔۔نروٹھے پن سے صائم کو دیکھا۔۔اب اس کی شکایت لگنی تھی۔۔

اماں! دیکھا نا آپ نے؟ اتنا گہرا زخم آیا ہے۔۔ مگر مجال ہے جو یہ آرام کریں۔۔"
ابھی بھی ان کا اسسٹنٹ سعد آیا ہوا ہے۔۔ میں نے بھی کہہ دیا میں ملنے نہیں دوں گی۔۔ آپ جا کر اسے بتا دیں صائم کی مکمل صحت یابی تک کوئی آفس کا کام نہیں ہو گا" ام نور صائم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ماں سے اس کی شکایت لگا رہی تھی۔۔ سیدہ سکینہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی بیٹی کی بات پر ہنس دیں۔۔

اے یار! وہ اہم کام کے سلسلے میں آیا ہے۔۔ صائم خفگی سے اپنی ایک عدد بیوی کو" دیکھ رہا تھا۔۔ پلیز اسے اندر آنے دو یار۔۔ صائم مسکینت سے بول رہا تھا۔۔

ہونہہ بالکل نہیں۔۔ شانی جاؤ اسے گھر سے باہر بھگا دو" ام نور تحکم سے کہہ رہی تھی۔۔

امے میں کون سا اس حالت میں دنگل لڑوں گا؟وہ کیس کے سلسلے میں آیا ہے""" صائم سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔سیدہ سکینہ دونوں کی جانب باری باری دیکھ رہی تھیں۔۔

پتا ہے اماں!ایک تو مجھے سعد غنی سے سوکن والی فیلنگ آتی ہے۔۔ام نور نہایت" خفا ہو رہی تھی۔۔ابھی میں آپ کو سینڈوچ کھلا کر دوائی دینے لگی تھی۔۔وہ بیچ میں آ کر بیٹھ جائے گا۔۔اچھا لگتا ہے ایسے؟اس لیے کلیئر نو"ام نور سینے پر بازو لپیٹے نہایت خفگی سے بول رہی تھی۔۔

آپی جانی مجھے بھی سعد غنی ایسا ہی لگتا ہے۔۔فکر ناں کرے ابھی اس کی طبیعت" صاف کر کے آتا ہوں۔۔آج تو اس کارٹون کی بینڈ بجا دوں گا"ہنستے ہوئے کہتے وہ بیڈ سے نیچے اتر آیا۔۔

اوئے شانی کے بچے! واپس آؤ۔۔تمہاری طبیعت تو میں سیٹ کرتا ہوں "صائم" ہنستے ہوئے اسے بلا رہا تھا مگر وہ تو نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔۔سیدہ سکینہ بھی ہنس دیں۔۔

اچھا نا بھئی تم صائم کو دوائی دے دو۔۔میں عدیل بھائی سے کہتی ہوں سعد غنی کو" کمپنی دے دیں۔۔شانی کی کمپنی میں تو بچارا دماغی توازن ہی کھو دے گا"ہنس کر کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔۔صائم اور نور بھی ہنس دیئے۔۔

ام نور ٹیبل سے ٹرے اٹھا کر بیڈ پر رکھتے ہوئے خود بھی بیٹھ گئی۔۔اور ایک سینڈوچ اٹھا کر اپنے ہاتھ سے صائم کو کھلا دیا۔۔

آپ اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھتے۔۔اپنے معاملے میں بہت لاپرواہی برتتے" ہیں"ام نور محبت سے صائم کو اپنے ہاتھ سے کھلاتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔

مگر تم ہو نا۔۔میرا خیال رکھنے کے لیے۔۔صائم شریر مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا" تھا۔۔ویسے بھی جس کے پاس اتنی پیاری بیوی ہو وہ اپنے معاملے میں لاپرواہ ہو ہی

www.novelsclubb.com

جاتا ہے۔۔پرواہ کرنے والی جو آجاتی ہے "صائم سینڈوچ کا نوالہ کھاتے ہوئے اسے ستا رہا تھا۔۔

ٹھیک ٹھیک اب منہ بند کریں۔۔چپ چاپ کھائیں۔۔نکمے ناں ہو تو "ام نور" نخرے دکھا رہی تھی۔۔صائم ہنستے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔زخم پر ہلکی سی تکلیف بھی محسوس ہو رہی تھی مگر جو ساتھ بیٹھی تھی وہ دل محبوب نرم مرہم بن گئی۔۔

یار امے کھانا بھی کھالیا اور دوائی بھی لے لی۔۔اب تو سعد کو بھیج دو پلیز "صائم " التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

افف صائم! میں نے سعد غنی کو سچ مچ کا گنجا کروا دینا ہے۔۔پھر اس کی عقل" ٹھکانے آئے گی۔۔جب کوئی لڑکی شادی نہیں کرے گی نا پھر پتا لگے گا "ام نور ڈرامائی انداز میں کہتی ٹرے اٹھائے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔صائم ہنستے ہوئے اسے

دیکھ رہا تھا۔۔ایسے ہی تو وہ ایک عدد اکلوتی بیوی نہیں تھی۔۔کچھ دیر بعد وہ دستک دے کر اندر داخل ہوا۔۔

"اسلام و علیکم سر! آپ کی طبیعت اب کیسی ہے؟ کرسی پر بیٹھتے ہوئے صائم کی جانب دیکھا۔۔

"الحمدللہ! بہتر ہوں۔۔سعد مجھے معاف کر دو یار۔۔تمہاری جان بھی خطرے میں ڈال دی تھی" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

"سر! آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔سعد خفا ہو رہا تھا۔۔میں کبھی بھول نہیں سکتا کہ اتنی زخمی حالت میں بھی آپ صرف مجھے محفوظ کرنے کا سوچ رہے تھے" سعد غنی ممنوعیت سے کہہ رہا تھا۔۔

"اچھا سعد پھر اس نمبر کے بارے میں کچھ معلوم کیا؟ صائم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔یہ کام بہت ضروری تھا صائم کے لیے۔۔

www.novelsclubb.com

جی سر! نمبر اختر خان کے شناختی کارڈ پر رجسٹرڈ ہے مگر "سعد کہتے ہوئے رک گیا۔۔

مگر کیا سعد؟ صائم تھوڑا آگے ہوا۔۔"

سر! نمبر جس شخص کے نام رجسٹرڈ ہے وہ چار سال پہلے وفات پا چکا ہے "سعد غنی اپنی جیب سے موبائل فون نکال کر صائم کو دے رہا تھا۔۔

سر! ان کی فیملی میں ایک بزرگ انکل ہیں جو اختر خان کے والد ہیں اس کے علاوہ" اختر خان کی بیوہ اور ایک بیٹی جو شاید پندرہ سال کی ہے بس اتنے لوگ ہی ہیں۔۔ شاید اس کی فیملی میں کوئی اس سم کارڈ کا استعمال کر رہا ہے۔۔ میں نے معلوم کیا تھا۔۔ پر سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کیسے کوئی میر ثاقب خلیل کے گھر جا سکتا ہے "سعد غنی ساری ڈیٹیلز لے کر آیا تھا مگر پھر بھی ان کے کام نا آ سکی۔۔

www.novelsclubb.com

سعد! کوئی تو ہے جو میر ثاقب خلیل کے گھر میں بیٹا یہ کام کر رہا ہے۔۔صائم" سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔تم نے وہ ویڈیو کلپ دیکھی تھی نا۔۔کوئی بالکل پاس کھڑا وہ ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔۔کوئی خاص ملازم؟ یا گھر کا کوئی کا ممبر؟ صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

سر! ابھی تو نمبر بند جا رہا ہے۔۔لاسٹ لوکیشن کراچی کی ہے مگر تب سے ابھی" تک یہ نمبر ایکٹیویٹ نہیں ہوا" سعد کہتے ہوئے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

سعد تم اس نمبر سے کنیکٹڈ رہنا۔۔شاید پھر وہ جو کوئی بھی ہے اس سم کارڈ کو" ایکٹیویٹ ضرور کرے گا۔۔وہ نمبر آن ضرور ہو گا" صائم اسے ہدایت کر رہا تھا۔۔

جی سر! کہتے ہوئے مسکرا کر صائم کو دیکھا۔۔سر میں پھر روانہ ہو جاؤں؟ شایان" علی نے دھمکی دی ہوئی ہے کہ کام کی بات کہ کر نکل جاؤں ورنہ وہ مجھے گنجا کر دے گا" سعد بچاریت سے بول رہا تھا۔۔صائم کھل کر ہنس دیا۔۔

سر! پھر میری شادی کیسے ہو گی؟ میں تو ابھی کنوارا ہوں نا" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ صائم سر جھکا کر ہنس رہا تھا۔۔

شانی ایسا ہی ہے۔۔ تم اس کی بات کا برا مت ماننا۔۔ صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے" ہنس رہا تھا۔۔ اور ویسے بھی گنجے سر والوں کی بھی شادیاں ہو جاتی ہیں۔۔ آج کل گنجے ڈیمانڈ میں ہیں" صائم کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔ سعد کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

صائم سے کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ گھر واپس روانہ ہو گیا تھا مگر پھر انیس سو لنگی صائم سے ملنے آ گیا تھا۔۔ کافی دیر ان دونوں کے درمیان بحث بھی ہوتی رہی تھی۔۔ انیس سو لنگی خفا تھا کہ صائم نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ اسے میر ثاقب خلیل کی طرف سے دھمکی آمیز پیغامات موصول ہوتے تھے۔۔ وہ سمجھا تھا کہ بس صائم خود ہی اس کیس کی وجہ سے احتیاط کرتا ہے۔۔ صائم سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا تھا ایک تو اتنے فکر مند دوست اور فیملی احباب تھے وہ سوچتا تھا اگر وہ جان لیں کہ

ایک وقت ایسا بھی آیا جب وہ آرمی جوائن کرنا چاہتا تھا تو یقیناً یہ سب لوگ اسے کبھی جانے ناں دیتے۔۔ایک ایسا پیشہ جس میں موت سر پر تلوار کی طرح لٹک رہی ہوتی ہے مگر ملک کی خدمت کا جذبہ صائم میں ہمیشہ سے تھا۔۔پھر وہ تو کسی بھی پیشے سے منسلک ہو کر ایمان داری سے اپنے ملک کی خدمت کر سکتا تھا۔۔مگر گھر والے کرنے کہاں دیتے ہیں۔۔صائم بغیر کچھ کہے بس اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

****

**

اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اور وہ لیپ ٹاپ اسکرین پر نظریں مرکوز کیے اسائمنٹ بنا رہا تھا۔۔انگلیاں کی بورڈ پر تیز تیز چل رہی تھیں۔۔کچھ دیر پہلے ہی وہ لوگ صائم کے گھر سے واپس آئے تھے۔۔

شیری! وہ آواز دیتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔اماں کی جان یہ لو چائے پیو"اس کی اسٹڈی ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا۔۔ "

شکریہ اماں! مگر ہم ابھی تو صائم بھائی کے یہاں سے کھانا کھا کر آئے تھے اور چائے بھی پی لی تھی۔۔فلحال میرا بالکل موڈ نہیں اور پیٹ میں جگہ بھی نہیں" شیری منہ بسورتے ہوئے منع کر رہا تھا۔۔ "

ارے بھئی۔۔پی لو نا اب بنالی ہے۔تمہارے بابا کے لیے بنائی تھی تو سوچا ایک کپ تمہیں بھی دے دوں"سازین اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے محبت سے کہہ رہی تھی۔۔ "

اچھا چلیں صحیح ہے پھر رکھ دیں"نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔" "

جانتے ہو شیری! صائم کے بارے میں سن کر تو میری جان ہی نکل گئی تھی۔۔" اسے کتنا گہرا زخم آیا تھا مگر ماشااللہ وہ بہت بہادر ہے۔۔سارے وقت مجھ سے

www.novelsclubb.com

مسکراتے ہوئے بات کر رہا تھا حالانکہ مجھے معلوم ہے اسے زخم میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔اور اسے اس حالت میں دیکھ کر میرا دل بھر آیا تھا" سازین نم لہجے میں بول رہی تھی۔۔

اماں! وہاں بھی آپ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر صائم بھائی فکر مند ہو گئے تھے۔۔" شیری ماں کا ہاتھ تھام کر کہہ رہا تھا۔اور الحمدللہ وہ ابھی بالکل ٹھیک ہیں" شیری ماں کو تسلی دے رہا تھا۔۔

الحمداللہ! اسے کچھ نہیں ہوا۔۔اللہ تعالیٰ کا کرم ہے" نگاہیں اوپر اٹھائے وہ شکر ادا" کر رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تم یہ کام جلدی جلدی ختم کرو۔۔پھر وقت پر سو جانا" کہتے ہوئے اس کی" پیشانی پر بوسہ دیا۔۔

جی اماں" شیری اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔"

سازین مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔شیری لیپ ٹاپ اسکرین فولڈ کرتے ہوئے صائم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔اس کا زخم کافی گہرا تھا۔۔اور خون بھی کافہ بہہ گیا تھا۔۔

واقعی ہی اماں "صائم بھائی بہت بہادر ہیں۔۔اور اس دنیا کے سب سے بہترین" بڑے بھائی ہیں" مدھم آواز میں خود کلامی کرتے ہوئے لیپ ٹاپ کو دیکھا۔۔ شیری کے دل میں صائم کے لیے بہت محبت تھی۔۔

یااللہ تعالی! ہمیشہ ہمارے صائم بھائی کی جان کی حفاظت کرنا۔۔آمین یارب" العالمین "شیری زیر لب دعا مانگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چائے کا کپ اٹھالیا۔۔ایک گھونٹ بھرا تو وہ پھیکی تھی۔۔شیری منہ بسور کر چائے کو دیکھنے لگا۔۔

صائم بھائی کی فکر میں تو اماں میری چائے میں چینی ڈالنا ہی بھول گئیں۔۔ بابا کی" پھیکی چائے دے کر چلی گئی "شیری کہہ کر ہنس دیا۔۔مائیں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔۔ سازین کی صائم سے محبت ہی اتنی تھی کہ وہ شیری سے پہلے اسے اپنی اولاد کا درجہ دیتی ہیں۔۔ بھلا کوئی ملے گا اس زمانے میں اتنی محبت کرنے والا ہمسایہ؟ شاید نہیں۔۔

****

**

دن پلک جھپکتے گزرتے جا رہے تھے۔۔صائم کا زخم بھی کافی مندمل ہو گیا تھا۔۔ شایان علی باقاعدگی سے کالج جاتا تھا مگر کچھ دنوں سے وہ بہت پریشان رہنے لگا تھا۔۔سیدہ سکینہ کے پوچھنے پر کہتا تھا کہ آپی کی یاد آ رہی ہے مگر ام نور تو اس سے ملنے آتی رہتی تھی۔۔ کبھی مسسز مہرین کے ساتھ تو کبھی عدیل صاحب کے

ساتھ۔۔بس اب صائم کی طبیعت کے زیر اثر ام نور اب باقاعدگی سے اپنی اماں کے گھر نہیں آسکتی تھی۔۔ام نور ملنے آئی تو نور کو بھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔پوچھنے پر بس اتنا کہا کہ فائنل کے امتحانات سر پر ہیں بس اسی کی ٹینشن لگی رہتی ہے مگر اصل وجہ تو ڈر گز تھی پر شایان علی خود بے خبر تھا۔۔ان دنوں شایان علی کی سالگرہ کا دن بھی آگیا تھا۔۔ام نور کے کہنے پر اس کی سالگرہ عدیل ملک ہاؤس میں منائی گئی تھی۔۔چھوٹا سا فیملی فنکشن تھا اور گھر پر ڈنر کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔۔

میں اپنے شانی کو کیا برتھ ڈے گفٹ دوں؟ام نور اس کے گال کھینچتے ہوئے محبت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"مجھے کسی سے کچھ نہیں چاہیے" شایان علی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔"

شانی! آپی کی جان۔۔تم جو کہو گے تمہیں وہ دلا دوں گی بس "ام نور اس کا خفا " چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بول رہی تھی۔۔

مجھے وہ بڑا کیمرہ چاہیے جو میں نے آپ کو دکھایا تھا" شایان علی لاڈ سے بول رہا" تھا۔۔

چلو پھر وہ کیمرہ لے کر دیکھوں گی مگر۔۔ام نور اس کا ہاتھ تھام رہی تھی۔۔ مگر" امتحانات میں اچھے نمبر لے کر آنے کے بعد۔۔تو پھر وعدہ کرو اچھے سے پڑھائی کرو گے " کہتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

آپی! وہ منہ بسورتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔سیدھا سیدھا یہ بولیں نا کہ کیمرہ" نہیں لے کر دینا" شایان علی کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں فلحال اس کی اتنی ضرورت بھی نہیں شانی۔۔کیوں اتنی جلد بازی کر رہے ہے" ہو؟کچھ وقت تک رک جاؤ"ام نور سمجھ نہیں پا رہی تھی ایک کیمرہ جو اس کی فلحال ضرورت کے استعمال کی چیز نہیں تو کیوں وہ بضد ہے۔۔

ضرورت؟بس ضرورت ہی رہ گئی ہے اور میری خواہشات؟ان کا کیا"شایان علی" نم آنکھوں سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

میر علی صمد کی دی ہوئی رقم پر نجانے کیوں شایان علی کا دل مطمئن نہیں تھا۔۔تب سے وہ دو لاکھ روپے کا چیک سنبھال کر رکھ دیا تھا مگر استعمال نہیں کیا۔۔

تم خفا ہو رہے ہو؟ام نور آگے آئی اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔تمہاری کون سی ایسی " خواہش ہے جو میں نے پوری نہیں کی؟ام نور نرمی سے پوچھ رہی تھی۔۔

پھر یہ کیمرہ بھی دلا دیں نا پلیز"شایان علی اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہہ رہا" تھا۔۔

میں صائم سے بات کروں گی مگر پہلے تم اپنی طبیعت ٹھیک کرو۔۔تم آج کل کچھ " زیادہ ہی حساس ہو گئے ہو۔۔اور پھر اتنا چڑچڑا پن دکھاتے ہو میں حیران ہو جاتی ہوں "ام نور فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔۔

اوکے "وہ سر اثبات میں ہلا رہا تھا۔۔"

ویسے کیمرہ اتنا ضروری بھی نہیں۔۔پڑھائی پر توجہ دو شانی۔۔فائنلز کے امتحانات " سر پر ہیں۔۔اچھے نمبروں سے پاس تو ہو جاؤ۔۔ایسے ہی تو کوئی بڑی یونیورسٹی داخلہ نہیں دے گی۔۔ تمہیں بزنس پڑھنے جانا ہے۔۔تمہارے پاس اچھا تعلیمی ریکارڈ ہونا چاہیے ہے "ام نور فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔۔شایان علی سر اٹھا کر ام نور کو دیکھنے لگا جس کی سوئی صرف ایک پڑھائی پر اٹکی ہوئی تھی۔۔

جی آپی کوشش کروں گا "کہتے ہوئے رخ پھیر کر اماں کی جانب دیکھنے لگا جو مسسز " مہرین کے ساتھ ڈنر لگوا رہی تھیں۔۔

ام نور کی باتوں سے وہ یہ نتیجہ اخذ کر رہا تھا کہ گھر والے اسے کیمرہ نہیں لے کر دیں گے۔۔ڈر گزر کی وجہ سے ذہن میں پنپتے منفی خیالات زور پکڑ رہے تھے۔۔اب میر علی صمد کے دیئے چیک پر شایان علی کی نیت خراب ہو رہی تھی۔۔

"شانی تم اماں سے بھی ناراضگی نہیں رکھو گے۔۔کل اماں بتا رہی تھی تم عجیب و غریب باتیں کرتے ہو؟مجھے بھی بتاؤ کیا کہتے ہو؟ام نور خفگی سے سینے پر بازو لپیٹے اس کی نظروں کی سمت اماں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"نہیں آپی! شایان علی بوکھلا گیا تھا۔۔اماں بھی نا۔۔وہ تو میں بس میں اس وقت تھوڑا سا خفا تھا تب۔۔آئندہ خیال رکھوں گا" وہ شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔۔

"آئندہ مجھے ایسی شکایت نہیں ملنی چاہیے ہیں۔۔تمہیں خفگی اور ناراضگی میں اپنی حدود یار رکھنی چاہیے ہیں اور زبان پر کنٹرول" ام نور اس کو تلقین کر رہی تھی۔۔

"جی آپی! وہ سر جھکائے جواب دے رہا تھا۔۔

سیدہ سکینہ نے ابھی تک ام نور اور صائم سے اس حوالے سے بات نہیں کی تھی کہ شایان علی کمانا چاہتا ہے۔۔صائم پر ہوئے حملے کے بعد وہ خود بھی اب صائم کو کسی حوالے سے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔سیدہ سکینہ نے سوچ رکھا تھا کہ صائم کی مکمل صحت یابی کے بعد ہی وہ اس بارے میں بات کریں گی۔۔ام نور اور صائم کے علم میں یہ نہیں تھا کہ شایان علی کمانا چاہتا ہے۔۔یہ صرف بچپنے کی خواہش نہیں تھی۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

اگلے دن وہ کیچن میں کھڑی ہوئی جلدی جلدی کام کر رہی تھی۔۔تھوڑی دیر پہلے اسے فون کیا تھا کہ جلدی گھر آجائے مگر وہ ابھی تک گھر واپس نہیں آیا تھا۔۔سیدہ

سکینہ فکر مندی سے ہاتھ پونچھتے ہوئے دوبارہ موبائل فون اٹھا رہی تھیں کہ دروازے پر دستک سنائی دی۔۔

اوہ خدایا شکر ہے "دستک پر ہی ماں کا دل مطمئن ہو گیا تھا کی اس کا بچہ آ گیا ہے۔۔"

سیدہ سکینہ دروازہ کھول کر ایک طرف ہو گئیں۔۔شایان علی منہ لٹکائے گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔بغیر سلام کیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

شانی! اتنی ناراضگی کہ تم اپنی اماں کو سلام تک نہیں کر رہے ہو؟سیدہ سکینہ اس" کے پیچھے آتے ہوئے خفگی سے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم اماں! میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔۔" پلیز ابھی کچھ سننا نہیں چاہتا ہوں "شایان علی مدھم آواز میں کہتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

شانی! رکو بیٹا۔۔شانی سنو تو سہی "سیدہ سکینہ آواز دیتی رہ گئی مگر وہ مرے ہوئے" قدموں سے چلتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔۔

سیدہ سکینہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔بار بار وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔ہاتھوں میں ہلکی سی کپکپی طاری تھی۔۔

یہ کیا ہو گیا؟اب میں کیا کروں گا؟میری جلد بازی کی وجہ سے یہ سب ہو گیا" ہے۔۔آپی نے کہا تو تھا وہ کیمرہ لے کر دیں گی تو پھر مجھے میر علی بھائی کے پیسے اسی دن واپس کر دینے چاہیے تھے "شایان علی فکر مندی سے دونوں ہاتھ چہرے پر دیئے سوچ رہا تھا۔۔

شایان علی بینک سے دو لاکھ روپے کی رقم نکلوا کر جیسے ہی کھلی سڑک پر آیا تھا۔۔ ایک نقاب پوش آدمی اس کے سامنے پستول پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔اس کے ہاتھ سے

پیسے چھین لیے۔۔شایان علی پستول دیکھ کر دو قدم پیچھے ہو گیا تھا۔۔وہ نقاب پوش آنکھوں میں طیش لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اس کا دوسرا ساتھی بائیک پر سوار تھا۔۔ نقاب پوش بائیک پر بیٹھ گیا اور وہ دونوں وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے اور شایان علی کچھ ناں کر سکا۔۔شایان علی کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔۔آس پاس کوئی ناں تھا جو اس کی مدد کرتا۔۔

سیدہ سکینہ اس کے چہرے پر چھائی پریشانی کو ناراضگی سمجھ رہی تھیں۔۔کل رات صائم کے بے حد اسرار کرنے پر انہوں نے اپنی پریشانی سامنے رکھ دی تھی کہ شایان خود مختاری کی جانب قدم بڑھانا چاہتا ہے۔۔بس پھر صائم نے تو تسلی بخش جواب دے دیا تھا کہ وہ خود شایان علی کے لیے بہترین فوٹو گرافی اسٹوڈیو میں بات کرے گا۔۔ام نور کو بھی نہایت حیران تھی کہ شایان علی کام کرنا چاہتا ہے۔۔سیدہ سکینہ فکر مندی سے اوپری منزل کی جانب دیکھ رہی تھیں اور پھر کچھ سوچ کر

شایان علی سے بات کرنے کے لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھیں کہ اتنے میں دروازے پر دستک سنائی دی۔۔وہ جانتی تھی کہ صائم اور ام نور ہی ہوں گے بغیر باہر سے پوچھے دروازہ کھول دیا۔۔

"اسلام و علیکم اماں !ام نور چہکتے ہوئے ماں گلے لگ گئی۔۔صائم بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے آتے ہوئے نظر آرہا تھا۔۔

وعلیکم السلام نوری !نم آنکھوں سے کہتے ہوئے اسے دیکھا۔۔"

"ایک تو آپ لاپروائی کی حد کرتی ہیں اماں۔۔ابھی دروازہ بغیر پوچھے کیوں کھولا؟"

www.novelsclubb.com

ام نور اپنی ہی دھن میں کہتے ہوئے ان سے الگ ہوئی۔۔

"اماں !کیا ہوا؟آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں؟ام نور ان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"پھپھو !کیا ہوا ہے؟صائم دروازہ بند کر کے ان کی جانب آیا۔۔"

وہ شانی ٹھیک نہیں ہے۔۔ابھی بھی ناراضگی لیے اندر چلا گیا ہے "سیدہ سکینہ نم" آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔جب سے نوری گئی ہے تب سے بہت اداس ہو گیا ہے مگر آج تو وہ بالکل ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔شاید مجھ سے بہت ناراض تھا" فکر مندی سے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔

پھپھو! صائم ان کے گرد اپنا بازو پھیلا کر سر پر بوسہ دے رہا تھا۔۔کمال کرتی ہیں" بھئی۔۔جانتی تو ہیں نا وہ ایسا ہی ہے۔۔اب دیکھیں تو کیسے امے اسے منا کر لاتی ہے" کہتے ہوئے مسکرا کر ام نور کو دیکھا۔۔

اماں! آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں؟ میں بس ابھی شانی مانی کو لے کر آتی ہوں "ام" نور کہتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

آئیں ہم ادھر بیٹھتے ہیں" صائم محبت سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ چارپائی پر" بٹھا رہا تھا۔۔

صائم! تمہارا زخم ٹھیک نہیں بیٹا۔۔ تم گھر پر آرام کرتے "سیدہ سکینہ فکر مندی" سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

امے بہت پریشان تھی۔۔ایک عدد بیوی ہے میری۔۔ بار بار بتاتا ہوں" کہتے" ہوئے ہنس دیا۔۔ سیدہ سکینہ نے بھی ہنستے ہوئے اس کے گال پر چپت لگا دی۔۔

اور بس پھر میں نے کہا چلو آج ہی وہ کیمرہ خرید کر اسے سرپرائز کرتے ہیں" صائم" مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میرا بیٹا! بہت خیال رکھتے ہو صائم "سکینہ ممنوعیت سے کہہ کر اس کا ہاتھ سہلا" رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور مسکراتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب آئی۔۔ دروازے کو ہلکا سا دھکا دے کر کھول کر اندر دیکھا تو وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔۔ام نور چلتے ہوئے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر ہلکا سا جھنجھوڑا۔۔

شانی! میری جان "اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔آپی سے کس بات پر اتنی ناراضگی ہے بھلا؟ چلو اب اٹھو "ام نور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھا رہی تھی۔۔

ارے بھئی اتنا غصہ؟ام نور اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے شرارتی انداز سے کہہ رہی تھی۔۔

دیکھو تو ذرا میں اپنے شانی کے لیے کیا لائی ہوں؟ مسکرا کر کہتے وہ گفٹ پیک باکس اس کے سامنے کیا۔۔شایان علی ناسمجھی سے اس باکس کو دیکھ رہا تھا۔۔

پکڑو بھئی "ام نور گفٹ اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

کھول کر تو دیکھو "ام نور مسکرا کر کہہ رہی تھی۔۔شایان علی آرام سے باکس کھول رہا تھا۔۔اندر موجود چیز دیکھ کر حیرانگی سے ام نور کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

تو پھر کیسا لگا؟ تمہیں یہی کیمرہ چاہیے تھا نا۔۔صائم اور میں تمہارے لیے لے کر" آئے ہیں۔۔تمہارا برتھ ڈے گفٹ "ام نور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر محبت سے کہہ رہی تھی۔۔شایان علی خوشگوار حیرت سے کیمرہ باکس سے وہ کیمرہ نکال کر دیکھ رہا تھا۔۔

آپی! تھینک یو "نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور ام نور کے گلے لگ" گیا۔۔

میرے شانی کو یہ چاہیے تھا۔۔اب تو تم اداس نہیں؟ چلو مجھے اپنی پیاری" مسکراہٹ دکھاؤ "ام نور اس کے گال دباتے ہوئے پیار سے بول رہی تھی۔۔ شایان علی مسکراتے ہوئے ام نور کو دیکھنے لگا۔۔

سوری آپی! میں بس۔۔شایان علی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے۔۔میں آپ" سے اور اماں سے بہت شرمندہ ہوں مگر میں سچی بول رہا ہوں آپی۔۔میں کام کرنا

چاہتا تھا۔۔انڈ پینڈنٹ ہونا چاہتا ہوں۔۔اماں کا سہارا بننا چاہتا ہوں" شایان علی نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میں جانتی ہوں شانی! اماں بھی جانتی ہیں۔۔تم بس دل لگا کر کام کرو مگر ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کرنی ہو گی" نم آنکھوں سے ام نور بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

تم ابھی صرف شروعات کے لیے یہ کام کرو گے۔۔جیسے پڑھائی مکمل ہو جائے گی" تو تم کوئی اچھا سا کاروبار کرو گے۔۔اسلام آباد میں تم برنس کی سٹڈی کرو گے پھر تمہیں سب آ جائے گا" ام نور اس کا ہاتھ تھامے سمجھا رہی تھی۔۔

ہاں جی۔۔پھر میں ماموں جان کی طرح اپنا ذاتی کاروبار کروں گا" شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو آؤ اماں کو کیمرہ دکھاتے ہیں "ام نور خوش ہوتے ہوئے بیڈ سے اتر کر اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے بلا رہی تھی۔۔شایان علی اس کا پکڑے کیمرہ اٹھائے کمرے سے باہر آ گیا۔۔

اماں! یہ دیکھیں شانی کا گفٹ "ام نور مسکراتے ہوئے ماں کو مخاطب کر رہی تھی۔۔

شانی! اب تو تم خوش ہو؟ میرا بچہ اداس ہوتا ہے تو اماں بھی اداس ہو جاتی ہیں" " سیدہ سکینہ اس سے پوچھ رہی تھیں۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ماں کے گلے لگ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

بھئی اب تو تم کیمرہ مین بن گئے "سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔"

شکریہ صائم بھائی "شایان علی سختی سے صائم کے گلے لگ گیا تھا۔۔"

بس اداس مت ہوا کرو یار۔۔ پھپھو اور امے کتنی پریشان ہو جاتی ہیں" صائم اس کے سر پر چپت لگا کر کہہ رہا تھا۔۔

اچھا شانی! ہماری پکچر تو بناؤ" ام نور ماں کا بازو تھام کر کھڑی ہو گئی تھی اور تصویر" کے لیے اچھا پوز بنا رہی تھی۔۔ شایان علی مسکراتے ہوئے ان کی زندگی سے بھرپور تصاویر بناتا جا رہا تھا۔۔

ارے آپی صائم بھائی کے ساتھ بھی تصاویر بنوائیں نا" شایان مسکراتے ہوئے " کہہ رہا تھا۔۔ ام نور ہنستے ہوئے صائم کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔

ہنستے مسکراتے بہت ساری تصاویر بنائی گئیں۔۔ شایان علی طے کر چکا تھا کہ اس کیمرے کی مدد سے وہ کام کرے گا تو بہت جلد پیسے اکٹھے کر کے میر علی صمد کو اس کے پیسے لوٹا دے گا۔۔ بس تب تک احتیاط کرنی تھی کہ کسی کو کچھ علم ناں ہو مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ میر علی صمد ہی نے اس کے ساتھ یہ سب کروایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اپنا دوسرا پتہ پھینکنے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔شایان علی کو جس جال میں وہ قید کر رہا تھا اس کے تین اطراف مکمل ہو گئے تھے اب بس ایک آخری وار اور پھر شایان علی مکمل طور پر اس کے ہاتھ میں آ جائے گا۔۔

****

**

رات کی گہری کالی چادر اوڑھے آسماں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔. باہر ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔ام نور اور صائم کچھ دیر پہلے سیدہ سکینہ کے گھر سے واپس آئے تھے۔۔ام نور کیچن میں کھڑی صائم کے لیے کافی بنا رہی تھی۔۔ نظر بار بار کھڑکی سے باہر لان ایریا میں بیٹھے صائم پر ٹھہر جاتی تھی۔۔ مسسز مہرین کے ساتھ بیٹھا وہ کسی بات پر ہنس رہا تھا۔۔ام نور کو اس کی مسکراہٹ بہت دلکش لگتی تھی۔۔ مسسز مہرین فون اٹھائے پودوں کی جانب بڑھ گئیں۔۔صائم موبائل فون نکالے

اسکرین پر نظریں مرکوز کیے ای میلز چیک کرنے لگا۔۔خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے نظریں سامنے بنی کھڑکی کی جانب گئیں تو اسے مسکراتی ہوئی ام نور نظر آئی۔۔صائم نے معنیٰ خیزی سے ام نور کو دیکھتے ہوئے اپنی دائیں آنکھ دبائی اور کھل کر ہنس دیا کیونکہ ام نور حیا کی سرخی سے چہرے کا رخ بدل گئی تھی۔۔

مسسز مہرین ویڈیو کال پر سیدہ سکینہ کو گھر کے نئے پودے دکھا رہی تھی ان کا اس طرف دھیان ہی نہیں گیا۔۔کچھ دیر بعد وہ ٹرے اٹھائے لان ایریا میں داخل ہوئی۔۔مسکراتے ہوئے صائم کو دیکھا جو ابھی بھی اسے شریر مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ممانی جان! آجائیں آپ کی چائے آگئی ہے "ام نور صائم کا کافی کپ اٹھاتے" ہوئے ساتھ ہی مسسز مہرین کو مخاطب کر رہی تھی۔۔

یہ آپ کی کافی "ام نور مسکراتے ہوئے اسے کپ دے رہی تھی۔۔"

شکریہ امے "صائم کپ تھامتے ہوئے محبت سے کہہ رہا تھا۔۔"

ارے بھئی نور! میری چائے کا کپ پکڑا دو۔۔میں سیدہ کو پودے دکھا رہی ہوں جو آج صبح عدیل صاحب لے کر آئے تھے "کہتے ہوئے ایک ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔ام نور ان کا کپ ان کے ہاتھ میں دے کر صائم کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

صائم! آج آپ کو بازو میں درد تو نہیں ہوا؟ام نور اس کے نیم مندمل ہوتے زخم " پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں امے! میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔ "

پریشان کیوں ہوتی ہو میں پہلے سے کافی بہتر ہوں۔۔ان شاءاللہ کچھ دنوں میں مزید بہتری آئے گی "محبت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ان شااللہ "پھر ہم سب فیملی ٹرپ پر چلیں گے۔۔ہماری شادی کے بعد ہم کہیں " جا ہی نہیں پائے تھے "ام نور لاڈ سے بول رہی تھی۔۔

شادی کے بعد تو صرف میاں بیوی جاتے ہیں۔۔ بھئی یہ فیملی بیچ میں کدھر سے" آگئی؟ صائم مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔ام نور کھلکھلاتے ہوئے ہنس دی۔۔

اتنے میں صائم کے موبائل فون پر سعد غنی کی کال آنے لگی۔۔ صائم نے مسکراتے ہوئے موبائل فون کی اسکرین ام نور کی جانب کر دی۔۔ام نور منہ بسور کر اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھانا آپ نے۔۔یہ لڑکا تو میری پکی سوکن ہے" ام نور منہ بسورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ صائم ہنس دیا۔۔

ہیلو اسلام و علیکم! مسکراتے لب سمٹ گئے۔۔ چہرے کے تاثرات بدل گئے۔۔" ام نور بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔ صائم کے چہرے پر غم کے تاثرات ابھر آئے تھے۔۔ صائم زیر زبان کچھ پڑھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے سعد! میں پھر وہاں رابطہ کرتا ہوں۔۔تم پیکنگ کر لو ہم روانہ ہوں" گے "کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔

کیا ہوا صائم؟آپ کہاں جانے کی بات کر رہے تھے "ام نور آگے ہوئی اور" فکر مندی سے پوچھا۔۔

سر یوسف انصاری کی ڈیتھ ہو گئی ہے "صائم غمگیں لہجے میں بتا رہا تھا۔ام نور" نا سمجھی سے صائم کو دیکھ رہی تھی پھر اچانک اس کے ذہن کے پردوں پر وہ وجیہہ دلکش آنکھوں والا چہرہ ابھرا۔۔

وہ ایڈووکیٹ یوسف انصاری انکل جو ہمارے ولیمے پر آئے تھے؟ام نور نم لہجے میں" تصدیق چاہ رہی تھی۔۔صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تصدیق کر رہا تھا۔۔

اوہ خدایا"ام نور منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

مگر کیسے ؟کیا ہوا ان کو؟ابھی کچھ دن پہلے تک تو بالکل ٹھیک تھے "ام نور کی" آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے۔۔

سعد بتا رہا تھا کہ ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے "صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا" تھا۔۔اس سے پہلے بھی ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا مگر تب ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی "صائم سرد آہ بھرتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم !اب کیا ہو گا؟مانو ان کی چھوٹی سی بیٹی۔۔اس کا تو رو رو کر حال برا ہو گا "ام" نور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ام نور نے ویڈیو کال پر اسے دیکھا تھا۔۔بہت معصوم سی لڑکی اور وہ بھی بن ماں کی۔۔

www.novelsclubb.com

اے !پلیز تم رو کر مجھے مزید تکلیف دے رہی ہو "صائم اس کے آنسو پونچھتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔مجھے کل صبح کی پہلی فلائٹ سے اسلام آباد جانا ہو گا۔۔کل ان کی تدفین کا وقت طے ہوا ہے "صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

صائم! میں بھی ساتھ چلوں گی۔۔مانو کو میری ضرورت ہے۔۔اس کی تو کوئی بڑی بہن بھی نہیں "ام نور کے سامنے اس کا معصوم چہرہ آرہا تھا۔۔

اے! وہاں بہت زیادہ لوگ ہوں گے۔۔ سر یوسف انصاری شہر کے نامور شخصیات میں سے ایک ہیں۔۔ تمہیں بعد میں لے کر جاؤں گا۔۔ابھی صرف میرا جانا ضروری ہے "صائم اس کے گال تلے ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

آپ اس حالت میں اکیلے کیسے جائیں گے ؟ام نور اس کے زخمی بازو کی جانب اشارہ کر رہی تھی جو ابھی تک مکمل ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔

اے! ہمیشہ میرا پرسنل اسسٹنٹ سعد غنی میرے ساتھ جاتا ہے۔۔اس بار بھی اسے لے کر جاؤں گا۔۔پریشان مت ہو "صائم اس کی فکر مندی دیکھ کر تسلی دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔ مگر پلیز آپ میری مانو کے ساتھ لازمی بات کروا دیجئے گا"ام نور" التجائی انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ چلو تم میرا بیگ پیک کر دو۔۔ میں کل صبح کی پہلی فلائٹ سیٹ بکنگ" کروا دوں" کہتے ہوئے موبائل فون اٹھائے وہ آن لائن ٹکٹ بک کرنے لگا۔۔

ام نور نہایت پریشان ہو گئی تھی۔ وہ معصوم لڑکی بھی آج اس کی طرح باپ کے شفقت بھرے سائے سے محروم ہو گئی تھی۔۔ ام نور اس کی تکلیف محسوس کر سکتی تھی۔۔ ماں تو وہ معصوم لڑکی بہت پہلے کھو چکی تھی اور اب باپ کا گھنا سایہ سر سے چھن گیا تو وہ بے رحم معاشرے کی کڑی دھوپ تلے کھڑی ہو گئی تھی۔۔ ام نور آنسو پونچھتے ہوئے صائم کا بیگ تیار کر رہی تھی۔۔

****

**

دروازے پر دستک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا۔۔مؤدبانہ انداز میں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے وہ پریشان کن نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا۔۔

اسلام وعلیکم سر!آپ نے مجھے بلایا تھا؟شایان علی مدھم آواز میں ڈرتے ہوئے" پوچھ رہا تھا۔۔

وعلیکم السلام! بالکل آپ کو میں نے ہی بلایا تھا اور آپ تو جانتے ہی ہوں گے کہ " کیوں؟پرنسپل انور رحمٰن خان آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سر!آئی ایم سوری۔۔میں سچ بول رہا ہوں۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔مجھے واقعی" ہی نہیں پتا تھا اس لفافے میں کیا ہے۔۔میں تو آپ کے بیٹے سے کبھی ملا ہی نہیں" شایان علی نم لہجے میں اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔۔

اوہ رئیلی مسٹر شایان علی؟تم کہو گے اور میں مان لوں گا؟تم پر کیس کروں گا۔۔تم" خود کو سمجھتے کیا ہو؟پرنسپل انور رحمٰن خان غراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

کیس؟ سر پلیز! سر میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔سچ میں نہیں جانتا تھا کہ اس لفافے میں کیا ہو گا" شایان علی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔

نو مسٹر شایان! تمہاری زندگی بھی برباد ہو گی۔۔اور تمہارے بڑے بھائی بیرسٹر صائم عدیل ملک کا کیریئر بھی تباہ کر دوں گا۔۔ساری دنیا تم لوگوں پر تھوکے گی" حقارت سے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔

سر پلیز۔۔میرے بھائی کو کچھ مت کریں۔۔ان کی بدنامی ہو جائے گی۔۔آپ مجھے بھلے سزا دے دیں۔۔میرے مارکس کم کروا دیں۔۔میرے گریڈز کم کروا دیں" شایان علی روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں شایان علی نہیں" شیطانیت سے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔تمہیں اور تمہارے بڑے بھائی کو برباد ہونا ہو گا۔۔میرے بیٹے کی زندگی خطرے میں ڈال

www.novelsclubb.com

کر تم لوگ بچ جاؤ گے ؟ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دوں گا"غصے سے کہتے ہوئے اس کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا۔۔

مجھے واقعی ہی نہیں معلوم تھا۔۔آپ میرا یقین کیوں نہیں کرتے ؟میں ایک" شریف فیملی سے تعلق رکھتا ہوں۔۔ہم یہ غلط کام نہیں کرتے ہیں"شایان علی آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ مسٹر شریف ناؤ گیٹ لوسٹ" تنفر سے ہاتھ جھلا کر کہا۔۔"

پلیز سر"شایان علی التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ "

آئی سیڈ گیٹ لوسٹ"غصے سے اونچی آواز میں کہا۔۔شایان علی آنسو رگڑتے" ہوئے باہر چلا گیا۔۔پرنسپل انور رحمٰن خان اپنی کرسی پر جھولتے ہوئے خود کو نارمل کر رہا تھا کہ اچانک موبائل فون اسپیکر سے اس شخص کی آواز ابھری۔۔

www.novelsclubb.com

ویل ڈن انور رحمن خان بہت خوب "میر علی صمد کی خباثت سے ہنستی ہوئی آواز" اسپیکر پر سنائی دی۔۔

میر علی! یہ سب کب تک کرنا ہوگا؟ وہ پیشانی مسلتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔"

جب تک میر علی صمد کہے گا تم تب تک اس کا ذہنی سکون برباد کرتے رہو گے۔۔"

کیا سمجھے؟ شیطانیت سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔

شایان علی واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔پانی سے چہرہ رگڑ رگڑ کر دھویا۔۔آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔بے بسی کی انتہا پر تھا مگر وہ مدد کے لیے کس سے کہے گا۔۔

صائم تو اب اسلام آباد چلا گیا ہے اور کسی سے بھی وہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔اگر صائم ہوتا تو کیا وہ کہہ پاتا؟ بال نوچتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

میر علی سے بات کرتا ہوں" وہ پرنسپل انور رحمٰن کو شاید منا لے گا۔۔میں ان کے پیسے بھی لوٹا دوں گا" وہ خود کلامی کرتے ہوئے اپنے رومال سے چہرہ صاف کر رہا تھا۔۔

****

**

تیز قدم چلتے ہوئے وہ متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔موبائل فون پر کال ملاتے ہوئے وہ جواب کا انتظار کر رہا تھا مگر کال اٹینڈ نہیں ہو رہی تھی۔۔ نفی میں سر جھٹک کر موبائل فون بند کر دیا۔۔

احمر سنو! شیری پاس سے گزرتے احمر سے مخاطب ہوا۔۔تم نے شانی کو کہیں دیکھا ہے؟ میں کب سے شانی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔اس کا فون بھی بند جا رہا ہے" شیری فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی؟ یہ بھوکا لڑکا صرف کینٹین ہی میں مل سکتا ہے۔۔وہیں ہو گا"احمر ہنستے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں"شیری پریشان ہوتے ہوئے پھر سے موبائل" فون نکال کر اسے کال ملا رہا تھا۔۔

شایان علی کو ڈھونڈتے ہوئے وہ کینٹین میں داخل ہوا۔۔ گردن گھما کر ساری کینٹین کا جائزہ لیا۔۔ نظریں بس اسے ڈھونڈ رہی تھیں۔۔ کینٹین کی آخری دو کرسیوں پر وہ دونوں بیٹھے نظر آئے۔۔شیری کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔شایان علی کے چہرے پر سنجیدگی رقم تھی اور وہ میر علی صمد سے محو گفتگو تھا۔۔شیری کندھے پر بیگ لٹکائے اس کی جانب بڑھ گیا۔۔

شایان علی! چلو یہاں سے"شیری سپاٹ تاثرات دیئے اسے چلنے کا کہہ رہا تھا۔۔"

کیا ہوا شیری؟ میں میر علی سے بہت ضروری بات کر رہا ہوں۔۔ تھوڑی دیر میں" آجاؤں گا" شایان علی سر دباتے ہوئے کوفت سے جواب دے رہا تھا۔۔

شیری بغیر کوئی جواب دیئے صائم کو کال ملانے لگا۔۔ شایان علی اس کے تاثرات سے سمجھ گیا تھا وہ کیا کر رہا ہے۔۔ جلدی سے بیگ اٹھا کر شیری کے بازو سے کھینچتے ہوئے اسے کینٹین سے باہر لے آیا۔۔ میر علی صمد خونخوار نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

تیرا مسلہ کیا ہے؟ بار بار تو صائم بھائی کی دھمکی کیوں دیتا ہے؟ اب بھی تو ان کو کال" کر رہا تھا۔۔ ہاں نا؟ شایان غصے سے پھٹ پڑا۔۔

میرا مسلہ؟ شانی تجھے سمجھ نہیں آتی۔۔ صائم بھائی منع کر چکے ہیں نا ایسے کسی شخص" سے رابطہ نہیں رکھنا۔۔ پھر کیوں تو اکثر اس کے ساتھ پایا جاتا ہے؟ شیری بھی غصے سے کہہ رہا تھا۔۔

میری مرضی۔۔میری زندگی ہے میں جو کروں۔۔تو ہوتا کون ہے مجھ سے سوال" کرنے والا؟شانی بھڑک اٹھا۔۔ایک تو پہلے ہی اتنی پریشانی تھی اوپر سے شیری کی فکر مندی اسے بے وجہ کا رعب محسوس ہو رہی تھی۔۔

میں کون ہوتا ہوں؟شایان علی میں آپ کا بھائی ہوں"شیری کا لہجہ بہت کمزور ہو" گیا تھا۔۔

نہیں۔۔تو میرا بھائی نہیں"شایان علی کی آواز بلند ہوئی۔۔شیری دو قدم پیچھے" ہوا۔۔

شیری تو مجھ پر حکم کیوں چلاتا ہے؟میں تیرا نوکر نہیں۔۔بس کر دے یہ" فکر مندی ڈرامہ"شانی کا بھی لہجہ بھی کمزور پڑ گیا تھا۔۔شایان سر دبانے لگا جیسے کہ زبان خود بخود ایسے الفاظ ادا کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میں؟ میں تیرا بھائی نہیں؟ شیری بے یقینی سے پوچھ رہا تھا۔۔مجھے بس تیری فکر" رہتی ہے۔۔تجھے منافق چہرے سمجھ نہیں آتے۔۔اگر تجھے نہیں پسند تو ٹھیک ہے میں تیری زندگی میں داخل اندازی نہیں کروں گا" شیری نم آنکھوں سے شایان علی کی جانب دیکھتے ہوئے مزید دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔

مگر تو میرا بھائی ہے۔۔شیری نم لہجے میں کہتے ہوئے پیچھے ہوتا جا رہا تھا۔۔تو مجھے" کبھی بھائی نہیں مانتا شانی۔۔شاید تیری نظر میں ہماری نسبت میر علی کی بہت عزت اور محبت ہے۔۔شیری نے اپنا اور صائم کا حوالہ دیا۔۔

مگر میری ایک بات یاد رکھنا شایان علی۔۔وہ تیرے ساتھ مخلص نہیں اور بھلے تو" اسے بھائی کہہ لے مگر وہ صائم عدیل ملک یا شہیر شاہ کبھی نہیں بن سکتا" کہتے ہوئے شیری مڑ گیا اور تیز قدموں چلتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں دبا دیا ہو۔۔شیری کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔شایان کے ہاتھ میں پکڑے اپنے بیگ پر گرفت کمزور پڑ گئی اور بیگ چھوٹ کر نیچے گر گیا۔۔تکلیف سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

شیری! بہت مدھم آواز میں اس کا نام لیا تھا۔۔"

شیری بہت دور چلا گیا تھا مگر نجانے کیوں اسے لگا شایان علی اسے بلا رہا ہے۔۔ پھرتی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔شایان علی شرٹ کی آستین سے آنسو رگڑ رہا تھا۔۔اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔۔یوں جیسے وہ گرنے لگا تھا۔۔شیری واپس اس کی جانب بھاگا تھا مگر شیری کے پہنچنے سے پہلے شایان علی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔۔

شانی! وہ بلند آواز میں چیخ پڑا۔۔اس کے پاس پہنچنے تک کافی طالبات شایان علی" کے پاس آ گئے تھے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔شیری سب کو ہٹاتے ہوئے اس کا گال تھپک کر رہا تھا۔۔اس کا ماتھا تپ گیا تھا۔۔ہائی ٹمپریچر ہو گیا تھا۔۔

مجھے مدد چاہیے۔۔ہمیں شانی کو فارمیسی لے کر جانا ہو گا"شیری بلند آواز میں کہہ" رہا تھا۔۔کچھ طالبات کی مدد سے اسے فارمیسی لے جایا گیا۔۔

پروفیسرز بھی اس کی حالت کا سن کر فارمیسی کی جانب آئے تھے۔۔شیری سارے وقت میں اس کے پاس ہی تھا۔۔ڈاکٹر کے مطابق اسے گرمی لگ گئی تھی۔۔بخار چیک کیا گیا تو کافی تیز بخار تھا۔۔اسے ڈرپ لگوانے کے بعد شیری وہیں اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا مگر شایان علی اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔۔وہ بیڈ پر لیٹا رخ دوسری جانب کیے بس خاموش تھا۔۔

شانی! آئی ایم سوری۔۔مجھے نہیں معلوم تھا تجھے اتنا تیز بخار ہے "شیری نم لہجے" میں کہہ رہا تھا۔۔

اتنی زیادہ طبیعت خرابی کے باعث تو اس طرح چڑچڑاپن دکھا رہا تھا۔۔مجھے سمجھ" جانا چاہیے تھا" شیری کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا مگر شایان خاموش تھا۔۔

مجھے تجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔آئی ایم سوری "شیری" ندامت سے کہہ رہا تھا مگر شایان علی کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

شانی! اب طبیعت کیسی ہے؟ بخار چیک کروں؟ پانی چاہیے ہے؟ کمفرٹر ہٹادوں؟" وہ مناتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان مزید رخ موڑ کر گیا۔۔

تجھے نیند آرہی ہے؟ لائٹ آف کردوں؟ شیری اس کی جانب دیکھ کر پوچھ رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! وہ ہنوز رخ موڑے ہوئے ہی تھا۔۔میں بری طرح پھنس گیا ہوں۔۔" مجھے اس کے پیسے واپس کرنے ہیں۔۔ورنہ وہ صائم بھائی کو میرے بارے میں بتا دے گا" شایان علی کہہ رہا تھا۔۔شیری ناسمجھی سے سن رہا تھا۔۔

کیا بول رہا ہے شانی؟ کس کے پیسے؟ ادھر دیکھ میری طرف" شایان کا چہرہ اپنی" جانب موڑ دیا۔۔

یہ ڈرپ نکال دے۔۔پلیز" شایان علی مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔شیری" اثبات میں جواب دیتے ہوئے اس کی آدھی ڈرپ نکال رہا تھا۔۔

جانتا تھا وہ بضد ہو کر بھی یہ ڈرپ نکلوا لے گا۔۔شایان صدا کا ضدی بچہ۔۔شایان علی اٹھ بیٹھا۔۔اور پھر ساری بات اس کے گوشے گزار کر دی۔۔

کچھ دن پہلے میر علی صمد نے مجھے میرے نئے کاروبار کے لیے دو لاکھ روپے کی" رقم کا چیک دیا تھا۔۔میں بینک سے وہ رقم لے کر واپس آ رہا تھا کہ کوئی نقاب پوش

آدمی آیااور گن پوائنٹ پر مجھ سے پیسے چھین لیے۔۔میں بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔ پتا نہیں کیسے میر بھائی کو پتا چل گیا تو انہوں نے کہاان کو اپنی رقم جلد از جلد واپس کر دوں کیونکہ ان کا اپنا کاروبار میں نقصان ہو گیا ہے۔۔شایان سب بتاتا چلا گیا۔۔

میں نے اپنا کیمرہ بھی ان کی رقم کی ادائیگی کے لیے بیچ دیا۔۔ڈیڑھ لاکھ روپے کا" کیمرہ تھااور باقی کے پیسے میرے پاس نہیں تھے۔۔وہ مجھے ہر روز پوری رقم کی ادائیگی کے لیے کہتے رہے۔۔پھر مجھے کہاتم میرا ایک کام کرو۔۔ایک لفافہ پرنسپل انور رحمٰن خان کے بیٹے کو دے کر آؤ تو میں تمہیں رقم لوٹانے کے لیے مزید کچھ وقت دوں گا۔۔میں وہ لفافہ پرنسپل کے گھر لے کر گیا تھا۔۔وہاں سیکورٹی چیکنگ کے دوران لفافہ پرنسپل سر نے کھول کر دیکھا" شایان علی سر جھکائے سب بتاتا جا رہا تھا۔۔شیری اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا اسے سن رہا تھا۔۔

پھر شانی؟اس لفافے میں کیا تھا؟شانی بتا۔۔کیا تھااس لفافے میں؟شیری اسے" جھنجھوڑ رہا تھا۔۔

ڈر گز تھیں"شایان کا لہجہ کمزور تھا۔۔"

کیاڈر گز؟میر علی صمد نے تجھے ڈر گز کا لفافہ دیا تھا؟شیری گہرے صدمے میں" تھا۔۔

میر بھائی کہہ رہے ہیں میں نے یہ لفافہ نہیں دیا تھا۔۔کہتے ہیں میں نے تو بائیک" کے پیپرز دیئے تھے۔۔تم لفافہ بدل کر لے گئے ہو مگر میں نے سچی وہی لفافہ اٹھایا تھا۔۔تو مجھ پر یقین کر شیری۔۔میرے پاس ڈر گز کیوں ہوں گی"شایان علی اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔

پرنسپل انور رحمٰن خان اب صائم بھائی کو بتادیں گے۔۔میرے بھائی کا بھروسہ" ٹوٹ جائے گا"شایان علی روتے ہوئے شیری کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! کچھ نہیں ہو گا۔۔شیری اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے دلاسہ دے رہا تھا۔۔تو" نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا تھا؟شانی بھروسہ تو کر کے دیکھتا"شیری نہایت پریشان کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

شیری! میں ڈر گیا تھا۔۔تو جانتا ہے۔۔عزت جانے کا ڈر جان جانے کے ڈر پر" بھاری پڑ جاتا ہے۔۔بس میرے ساتھ بھی وہی ہوا"شایان نم لہجے میں بول رہا تھا۔۔

شانی! میں دیکھتا ہوں۔۔کچھ کرتے ہیں اس بارے میں۔۔تو رونا بند کر۔۔سب" ٹھیک ہو جائے گا"شیری اس کے آنسو پونچھتے ہوئے تسلی دے رہا تھا۔۔

کیسے سب ٹھیک ہو گا؟شایان علی کو کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی۔۔"

میر علی کے پیسے بھی واپس کرنے ہیں؟شیری تصدیق کر رہا تھا۔۔شایان اثبات" میں سر ہلا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے ہم اس کے پیسے بھی واپس کریں گے۔۔اور پرنسپل انور رحمٰن خان سے صائم بھائی بات کریں گے۔۔ان کی اتنی ہمت کہ یوں ایک وکیل کو دھمکیاں دیں۔۔صائم بھائی سب سنبھال لیں گے "شیری مسلے کا حل پیش کر رہا تھا۔۔

شیری تیرا دماغ چل نکلا ہے؟ میں بول رہا ہوں صائم بھائی کو نہیں بتا سکتے۔۔ان کا بھروسہ ٹوٹ جائے گا۔۔آپی میرے بارے میں کیا سوچیں گی "شایان علی اپنا ڈر بتا رہا تھا۔۔

تو پھر پرنسپل انور رحمٰن خان کے پاس ہم خود چلتے ہیں۔۔میں بولوں گا ہمارے ریکارڈ اتنے صاف ہیں کہ وہ ہم پر یقین کریں "شیری کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

میں صبح گیا تھا۔۔وہ بول رہے ہیں مجھ پر کیس کریں گے۔۔ان کے بیٹے کو ڈرگز دینے کا کیس۔۔وہ روز مجھے دھمکیاں دیتے ہیں۔۔ان کے گھر کے باہر لگی سی سی ٹی

وی فوٹیج میں سب نظر آرہا تھا۔۔میری پڑھائی پر اثر پڑے گا۔۔صائم بھائی کی عزت پر بات آئے گی۔۔ان کا کیریئر خطرے میں ہے" شایان علی پھر رو رہا تھا۔۔ ایسے کیسے وہ ڈرگز کا کیس کریں گے ؟اور وہ تجھے کیس کی دھمکیاں کیسے دے سکتا" ہے؟شیری صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔کچھ تو جھول تھا۔۔

میں بری طرح پھنس گیا ہوں" شایان علی آنکھیں رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔" کچھ نہیں ہو گا۔۔شانی پلیز رونا بند کر۔۔پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں" شیری اسے" گلے لگا کر چپ کروا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! گھر میں کسی کو پتا ناں چلے۔۔سب کا مجھ پر سے اعتبار اٹھ جائے گا۔۔میں" نے کچھ نہیں کیا۔۔صرف غلط انسان کے ہاتھ لگ گیا۔۔تو صحیح کہتا تھا میں نا سمجھ ہوں۔۔میں میر علی صمد کو سمجھ نہیں پایا" شایان علی نم لہجے میں کہتے ہوئے شیری کو دیکھ رہا تھا۔۔

اٹھ چل۔۔ابھی یہاں سے جانا ہو گا۔۔شیری کھڑکی کے باہر کسی کی موجودگی" محسوس کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی اٹھ کھڑا ہوا۔۔سر چکرا رہا تھا۔۔ شیری کی گرفت سخت ہوئی۔۔

شہیر شاہ سمجھ گیا تھا یہ سب باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کیا گیا ہے۔۔شایان علی کو ٹریپ کیا گیا ہے۔۔اسے شایان کے لیے کچھ نا کچھ تو کرنا تھا۔۔کیا وہ اتنی بڑی بات چھپا کر ایک بار پھر غلطی کر رہے ہیں؟پچھلی بار بھی ان کی مدد صائم نے کی تھی اور معاملات سنبھل گئے تھے۔۔کیا وہ غلطی دوہرا رہے تھے۔۔شیری نہایت پریشان کن نظروں شایان علی دیکھ رہا تھا۔۔معاملہ بہت سنگین نوعیت تھا

****

**

شیری لائبریری سے نکل کر اس کی تلاش میں یہاں سے وہاں گھومتا پھر رہا تھا۔۔ وہ آج صبح کی کلاس کے بعد سے شیری کو کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔۔ وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے کینٹین بھی گیا تھا مگر وہ کہیں نظر ناں آیا۔۔ ہر روز وہ اس مسلے پر بات کرتے تھے آخر کار شیری کو اس مسلے کا آدھا حل نظر آیا۔۔ میر علی صمد کے پیسے لوٹا دیئے گئے تھے۔۔ شہیر شاہ کو کیلیگرافک آرٹ کی کچھ رقم مل گئی تھی۔۔ اگلے دن وہ پیسے کالج لے کر آیا تھا اور شایان علی کے ہاتھ پر رکھ دیئے تھے۔۔

!دو دن پہلے کہ بات

www.novelsclubb.com

14 نومبر کی صبح

"شیری! یہ پیسے تو تجھے تیری محنت کی وجہ سے ملے ہیں۔۔ یہ تیری محنت کی کمائی ہے۔۔ میں یہ نہیں لے سکتا" وہ نم آنکھوں سے شیری کو دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! اگر یہ پیسے میرے بھائی کے کام نہیں آئے تو تف ہے پھر ایسی کمائی پر۔۔"
مجھے پیسے نہیں بلکہ تو عزیز ہے "شیری پیسوں والا خاکی لفافہ اس کے بیگ میں رکھ رہا تھا۔۔

شانی ابھی جا اور اس کے پیسے واپس کر دے۔۔ پھر دیکھتے ہیں اس پر نسپل انور" رحمٰن خان کا کیا کرنا ہے۔۔ ہمارے سر پر سے ایک آفت تو ٹل جائے گی "شیری اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلائے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ شیری "نم لہجے میں کہتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا۔۔"

کوئی بات نہیں شانی "تو جا اور جلدی سے واپس کر دے میں یہاں کھڑا تیرا انتظار" کر رہا ہوں۔۔ اور وہ کیا کہتا ہے مجھے آ کر بتاں ا "شیری اسے پرانے اسٹاف روم کے اندر بھیج رہا تھا جہاں میر علی صمد پہلے سے بیٹھا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی اسٹاف روم کے اندر چلا گیا۔۔دس منٹ بعد باہر آیا تو اس کے چہرے کے پریشان کن تاثرات دیکھ کر شیری اس کے پاس دوڑ کر آیا۔۔

شانی کیا ہوا؟تو نے پیسے تو واپس کر دیئے؟شیری فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

ہاں کر دیئے۔۔مگر وہ کہہ رہا تھا مجھ پر ڈرگز کے کیس میں پرنسپل انور رحمٰن خان" کا ساتھ دے گا"شایان علی کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔۔

شیری میں نے ان کا کیا بگاڑا تھا۔۔یہ لوگ میرے ساتھ ایسے کیوں کر رہے ہیں؟" شایان علی نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری کو اب اصل بات سمجھ آ رہی تھی۔۔شایان علی کے ساتھ بہت گندا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔۔یا تو یہ پیسے نکلوانے کا کوئی طریقہ تھا یا پھر کچھ اور؟شیری اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سب سمجھ رہا تھا۔۔شایان علی گھر پر بتانا نہیں چاہتا تھا اور شیری

کے بھی لاکھ سمجھانے کے باوجود وہ نہیں مانا۔۔اب شیری خود یہ اقدام اٹھانے والا تھا۔۔

!دو دن بعد

!سولہ نومبر صبح

کوریڈور سے گزرتے ہوئے کچھ اسٹوڈنٹس سے اس کا پوچھا مگر کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔موبائل فون پر اس کا نمبر ملایا تو سامنے سے فون بند جا رہا تھا۔۔

"شانی! کہاں ہے تو؟ فکر مندی سے خود کلامی کرتے ہوئے وہ کلاس روم کی جانب بڑھ گیا کیونکہ پروفیسر محمد شکیل ان کی اسلامیات کی کلاس لینے والے تھے۔۔

"شاید کلاس روم میں ہو گا۔۔دیکھتا ہوں" کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کلاس کی جانب بڑھ گیا مگر وہ یہاں بھی نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں پروفیسر محمد شکیل کلاس روم میں داخل ہوئے سب طلبات اپنی اپنی نشست سنبھال کر بیٹھ گئے مگر شہیر شاہ کی بے چین نگاہیں اپنے بھائی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

شانی اس پرانے لاکڈ اسٹاف روم میں تو نہیں؟ شیری کتاب نکالتے ہوئے سوچ" رہا تھا۔۔ مگر ہمیں تو اس وقت وہاں جانے کی اجازت ہی نہیں۔۔ افف "شیری فکر مندی سے پیشانی مسل رہا تھا۔۔

سر! میں شایان علی کو بلا کر آؤں؟ شیری کھڑا ہو گیا۔۔"

شایان علی تو پرنسپل انور کے آفس میں ہے۔۔ پروفیسر محمد شکیل نے اپنے چشمے کو" ناک پر لگائے نرمی سے کہا۔۔ میں پرنسپل انور کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔۔ کچھ دیر تک وہ خود آجائے گا" کہتے ہوئے شیری کو دیکھا۔۔

جی سر" مدھم آواز میں کہا۔۔"

پیج نمبر اکتالیس کھول لیں "پروفیسر محمد شکیل کتاب پر نظریں مرکوز کیے کہہ رہے تھے۔۔شیری اضطرابی کیفیت سے ہاتھ مسلتے ہوئے واپس بیٹھ گیا۔۔

کچھ تو بہت غلط ہو رہا تھا۔۔شانی کیا کر رہا ہے؟شانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا؟افف" میرا بھائی وہاں اکیلا ہے "شیری بے چینی محسوس کرتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔۔

شایان علی روتے ہوئے پرنسپل انور رحمٰن کے آفس روم سے باہر نکل آیا۔۔ناک رگڑتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھا تو میر علی صمد کھڑا نظر آیا۔۔

میرے پاس اس مسلے کا مستقل حل موجود ہے "میر علی صمد سینے پر بازو لپیٹے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔۔شایان ناک رگڑ رہا تھا۔۔

چلو آؤ" کہتے ہوئے شایان علی کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔"

www.novelsclubb.com

شایان علی صبح والی ڈر گز کے زیر اثر تھا۔۔کچھ دیر بعد شایان علی پرانے اسٹاف روم میں بیٹھا میر علی صمد کی باتیں سن رہا تھا۔۔وہ اسے کاغذ پر کچھ لکھوا رہا تھا۔۔شایان علی روتے ہوئے سب لکھتا جا رہا تھا۔۔شایان علی کی سوچنے سمجھنے کی تمام قوت و صلاحیت مفلوج ہو گئی تھی۔۔کانپتے ہاتھوں سے وہ ایک ایک لفظ کورے کاغذ پر اتار رہا تھا۔۔میر علی صمد شیطانیت سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔آج وہ اپنی چال کا آخری پتہ بھی پھینک چکا تھا اور بس آج میر علی صمد اپنی فتح کا جشن منائے گا۔۔

شایان علی تو گڈ بوائے ہے؟شاباش۔۔یہ نوٹ اب تم اپنے پاس رکھو گے "کہتے" ہوئے وہ کاغذ لپیٹ کر اس کی جیب میں رکھ دیا۔۔

آج رات اس کام کے لیے بہترین وقت ہو گا۔۔اور ہاں وقت ضائع مت کرنا۔۔" ٹھیک ہے؟وہ شایان علی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

مسکرا کر جوس کی بوتل اٹھالی جس میں ڈرگز ملائی گئی تھی۔۔ڈرگز کا اثر اتنا زیادہ تھا کہ شایان علی توازن برقرار رکھنے کی کوشش کے باوجود اٹھ تک ناں پایا۔۔وہ نشے میں جھولتے ہوئے پھر بھی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ارے بھئی بیٹھو۔۔اتنی بھی کیا جلدی؟جب طبیعت ٹھیک لگے تب تم چلے جانا" " کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔

شایان علی کا سر بھاری ہو گیا تھا۔۔نیم جان ہوتے ہوئے اپنا سر ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ آنسو کی لکیر بہہ کر ٹیبل پر پھیل گئی۔۔ذہن میں گردش کرتے خیالوں میں کبھی ام نور کا مسکراتا چہرہ ابھر آتا تو کبھی ماں کی ڈانٹ ڈپٹ کرتی میٹھی آواز سماعتوں میں رس گھولتی محسوس ہوتی۔۔منظر بدلتے جا رہے تھے۔۔صائم کا پیار سے گال تھپک کر ہنستا ہوا چہرہ ابھر کر غائب ہو جاتا تو عدیل صاحب کا اس کے ساتھ تالی بجاتے

ہوئے خوشگوار منظر سامنے آجاتے۔۔سب خوبصورت لگ رہا تھا۔۔شایان علی زخمی انداز میں مسکرا کر آنکھیں موند گیا۔۔

کسی نے سچ ہی کہا

کہ خیالوں کی دنیا میں

سب خوبصورت لگتا ہے

****

www.novelsclubb.com

**

صائم کو لاہور گئے ہوئے چار دن گزر گئے تھے۔۔وہاں موجود اہم شخصیات کے ساتھ وہ ایڈوکیٹ یوسف انصاری کے کچھ کاغذاتی معاملات سنبھال رہا تھا مگر آج

سولہ نومبر شام تک اس کی واپسی ہونی تھی۔۔ام نور بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔وہ ان دنوں سیدہ سکینہ کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔اس ہفتے سیدہ سکینہ اپنے بیٹے شایان علی کے ساتھ عدیل ملک صاحب ہاوس شفٹ ہونے والی تھی تو ام نور ماں کے ساتھ ساری پیکنگ کروا رہی تھی۔۔شایان علی کالج گیا ہوا تھا۔۔ام نور کو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگی تھی تو پوچھنے پر بتایا کہ کیمرے کا عدسہ ٹوٹ گیا ہے۔۔وہ بس اس لیے اداس ہے۔۔ام نور کافی دیر تک اسے پیار کرتے ہوئے تسلی دیتی رہی تھی کہ کوئی بات نہیں فانی چیز کے پیچھے بھاگ کر اپنا سکون برباد نہیں کرتے ہیں۔۔وہ اثبات میں سر ہلا دیتا تھا۔۔

ان دنوں شایان علی شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔۔پرنسپل انور رحمٰن خان اسے اپنے آفس روم میں بلاتا تھا اور ہر بار نئی دھمکیاں دیتا تھا۔۔جس کی وجہ سے شایان علی دن بدن اپنا ذہنی توازن کھو رہا تھا۔۔تھک رہا تھا۔۔کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی بہنوں سے بھلے کتنی محبت ہو مگر شرمندگی کا احساس ہی ایسا تھا کہ وہ کسی کو بتائے بغیر اس مسلے کا حل تلاش کرنا چاہتا تھا۔۔صائم ہر روز اس سے فون پر بات کرتا تھا مگر شایان علی اپنے لہجے کو نارمل بنائے رکھتا تھا۔۔ام نور اور سیدہ سکینہ اسے ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر گئی تھیں مگر ڈاکٹر نے بھی اسے اسٹڈی اسٹریس قرار دے دیا تھا۔۔رات بھر بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے وہ روتا رہتا تھا۔۔پہلے تو وہ شیری کے لاکھ پوچھنے پر بھی کچھ ناں بتاتا۔۔شایان علی کی خاموشی ظالم کی طاقت بن گئی تھی۔۔وہ صائم اور ام نور پر بہت اعتبار کرتا تھا مگر اس کی حساس طبیعت اس بات کی اجازت نہیں دے رہی تھی کہ وہ انہیں اپنا مسلہ بتا سکے۔۔

حساس بچوں کو عام بچوں کی نسبت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ام نور ہر ممکن کوشش کرتی تھی کہ شایان علی کو کبھی یتیمی کا احساس ناں ہو مگر شایان علی کے جسم میں سرایت کرتا ڈرگ اس کی طاقت سے کئی گنا زیادہ تھا۔۔اس کا جسم

ڈر گزکی لپیٹ میں مکمل طور پر جکڑا ہوا تھا۔۔اور پھر ڈر گزکی وجہ سے بے شمار منفی خیالات کا بھنور اس کے دماغ کو مفلوج کر رہا تھا۔۔

****

**

!سولہ نومبر سپہرِ کا وقت

سیدہ سکینہ تمام تحائف ایک شاپر بیگ میں رکھتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہی تھیں جو ایک لکڑی کی باسکٹ میں تازہ پھل رکھتے ہوئے باسکٹ پر پھولوں والا کوور چڑھا رہی تھی۔۔ام نور سفید رنگ کے گلابی پھولوں والے شیفون کے لباس میں ملبوس تھی۔۔

اماں! یہ دیکھیں صحیح لگ رہا ہے؟ام نور فروٹ باسکٹ اٹھائے ان کی جانب" آئی۔۔

www.novelsclubb.com

باسکٹ بہت پیاری سجائی ہے اماں کی جان" مسکراتے ہوئے کہا۔۔اچھا جاؤ دیکھو" شانی اٹھ گیا یا ابھی تک سو رہا ہے۔۔آج تو وہ جلدی گھر آ گیا تھا۔۔کالج سے آتے ہی پھر سو گیا تھا" سیدہ سکینہ اپنے کپڑے الماری سے نکالتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

جی اماں میں دیکھتی ہوں۔۔پہلے تو اس کو کھانا کھلا دوں گی۔۔بھوکے پیٹ سو گیا" پاگل لڑکا" ام نور فکر مندی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اچھا میرا موبائل فون تو اٹھا کر دو۔۔شیری کا فون آیا تھا۔۔مجھ سے شانی کا پوچھ رہا" تھا۔۔ایک تو یہ شریر لڑکا اپنے بھائی شیری کو بنا بتائے ہی کالج سے گھر واپس آ گیا تھا۔۔میں بتا دوں گی کہ شانی اٹھ گیا ہے تو ابھی شانی کو کال کر کے حال پوچھ لے" سیدہ سکینہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

جی اماں! کہتے ہوئے موبائل فون سائیڈ ٹیبل پر سے اٹھا کر اپنی ماں کے حوالے کر" دیا۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب دروازے پر دستک سنائی دی۔۔ام نور واپس نیچے اترنے لگی۔۔اور دوپٹہ سر پر صحیح سے اوڑھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔

کون ہے؟ام نور مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی۔۔"

نور بیٹا! میں سازین خالہ "دروازہ کھول دو" مدھم آواز میں جواب دیا۔۔ام نور" خوشگوار حیرت سے دروازہ کھول رہی تھی۔۔

اسلام و علیکم سازین خالہ! اندر آئیں نا"ام نور مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام چکی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام! جواب دیتے ہوئے وہ دہلیز پار کر کے اندر داخل ہوئیں۔۔"

اچھا بتائیں۔۔خیریت سے ہیں نا؟دروازہ بند کر کے کہتے ہوئے ام نور بغور ان" چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں بس صبح سے تھوڑا سا بخار ہو گیا ہے" مدھم آواز میں کہتے ہوئے سامنے سے" ان کی جانب آتی سیدہ سکینہ کو دیکھا۔۔

بخار ہو گیا؟ مجھے دکھائیں" ام نور فکر مندی سے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے" کہہ رہی تھی۔۔

اوہ خالہ! ماتھا تو بالکل تپ رہا ہے" ام نور فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔۔"

اسلام و علیکم سازو! کیا ہوا طبیعت ٹھیک نہیں؟ فکر مندی سے کہتے ہوئے ان کا" ہاتھ تھام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی ٹھیک ہوں۔۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیں۔۔ابھی واپسی پر" شاہ صاحب کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی۔۔ تمہارے پاس ضروری کام سے آئی تھی۔۔دونوں کو فکر مند دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

اچھا آپ بیٹھیں تو سہی۔۔میں پانی لے کر آتی ہوں "ام نور کہتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔سیدہ سکینہ انہیں اپنے ساتھ کمرے کی جانب لے کر گئیں۔۔

تمہیں بخار تھا تو پھر مجھے فون کر دیتی نا۔۔میں خود تمہارے پاس آجاتی۔۔حد " کرتی ہو سازو "سیدہ سکینہ فکر مندی سے کہتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ صوفے پر بٹھا رہی تھیں۔۔

اچھا بھئی۔۔بتاؤ میرا شانو کہاں ہے؟متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈتے ہوئے " دروازے کے باہر کی جانب دیکھا۔۔

وہ تو کالج سے آتے ہی سو گیا تھا۔۔وہ آج کل پڑھائی بہت زیادہ کرتا ہے۔۔فائنلز " کے امتحانات سر پر ہیں۔۔آتے ہی تھک گیا تھا "سیدہ سکینہ جواب دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ام نور پانی لے کر آئی۔۔ گھٹنوں کے بل کارپٹ پر بیٹھ کر دونوں کو باری باری پانی کا گلاس دیا۔۔

اچھا اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ سازین خالہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھیں۔۔"

جی خالہ! وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔ بس کچھ پڑھائی کا اسٹریس اور دوسرا کیمرے کا"

دکھ۔۔ آج کل کے بچوں کے یہی مسلے سر درد بن گئے ہیں" ام نور نرمی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

مگر سیدہ! تم ایسا کر آج ہی اس کے نام کا صدقہ دے دو۔۔ ابھی دوپہر کے وقت"

جب میں سو رہی تھی۔۔ بڑا ہی برا خواب دیکھا۔۔ میرا تو دل ہی دہل گیا تھا۔۔ بے چینی نے آن گھیرا ہوا تھا۔۔ بس اسی لیے میں یہاں آئی تھی۔۔ شانو کو دیکھنے"

سازین خالہ فکر مندی سے اپنا ڈر بتا رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

سازین خالہ !ام نور نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔ہر خواب سچ تھوڑی ہوتا ہے۔۔اور" ضروری نہیں ہر خواب بالکل ویسے ہی تعبیر پذیر ہو بلکہ خواب کے معنٰی تو الٹ بن کر سچ ہوتے ہیں نا۔۔اگر موت دیکھتے ہیں تو مطلب لمبی زندگی ملے گی"ام نور عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

اماں صدقہ تو روز ہی کرتی ہیں۔۔آپ بھی نا۔۔اتنی فکر کرتی ہیں۔۔اپنی طبیعت" خراب کر دی ہے"ام نور نرمی سے ان کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر ماں ہوں نا۔۔بس پریشان ہو جاتی ہوں"سازین خالہ" مسکراتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا آپ اماں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کریں۔۔میں شانی مانی کو کھانا کھلا دوں۔۔" پھر اماں کے ساتھ نجمہ خالہ کے یہاں جائے گا"ام نور کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔وہ چادر اوڑھے سو رہا تھا۔۔یونیفارم پہن رکھی تھی۔۔ام نور اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔ نرمی سے اس کا سر سہلاتے ہوئے اس کا معصوم چہرہ دیکھا۔۔

شانی! مدھم آواز میں پکارا۔۔شانی آپی کی جان اٹھ جاؤ۔۔چلو شاباش"ام نور اس" کا گال سہلاتے ہوئے اسے نیند سے بیدار کر رہی تھی۔۔

آپی! مجھے نیند آ رہی ہے"شایان علی پھر سر پر چادر اوڑھ کر سو گیا۔۔"

شانی! اماں کے ساتھ نجمہ خالہ کے یہاں جانا ہے۔۔اٹھ جاؤنا۔۔اماں پھر کس" کے ساتھ جائیں گی؟ فنکشن پانچ بجے شروع ہو جائے گا"ام نور اس کی چادر ہٹاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔شایان علی منہ بسورتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔۔سر بھاری ہو رہا تھا۔۔نیم کھلی آنکھوں سے ام نور کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

شاباش آپی کی جان! تم جب تک نہالو میں کھانا گرم کر کے لاتی ہوں۔۔ٹھیک" ہے؟ام نور اس کے بال سنوارتے ہوئے محبت سے کہہ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے" جمائی لیتے ہوئے جواب دیا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے واپس چلی" گئی۔۔

وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔خود پر نظر پڑتے ہی اسے اپنا آپ زہر لگ رہا تھا۔۔

تمہارے جیسا بھائی۔۔جو سب برباد کر رہا ہو کسی کو تمہاری ضرورت نہیں رہے" گی۔۔سب شایان علی سے نفرت کریں گے" شایان علی کے ذہن میں میر علی صمد کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔سر جھٹک کر وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور کھانا گرم کر کے لے آئی۔۔وہ کپڑے بدل کر بال سنوار رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی واہ جی واہ! میرا شانی مانی تو ہیرو لگ رہا ہے" ام نور مسکراتے ہوئے" محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ پھیکی سی مسکراہٹ دے کر صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔ام نور بھی اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گئی۔۔اسے شایان علی کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مگر وہ کچھ کہتا ہی نہیں تھا۔۔پڑھائی کا بہانہ ہر بار۔۔

آج میں اپنے ہاتھ سے اپنے شانی کو کھانا کھلاؤں گی" مسکرا کر کہتے ہوئے ایک" نوالہ بنا کر اسے کھلا دیا۔۔شایان علی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

طبیعت ٹھیک نہیں نا؟ میرے جانے کے بعد اکثر اداس رہتے ہو۔۔میرے" کمرے جا کر مجھے تلاشتے ہو۔۔ام نور سر جھکائے نوالہ بنا رہی تھی۔۔

مجھے پتا ہے تم بتاؤ گے نہیں۔۔آپی اب شادی کر کے چلی گئی ہے تو ان کو پریشان" نہیں کرنا۔۔ہاں نا؟ نوالہ بنا کر اسے کھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

شانی! کیمرے کے لیے اداسی یا پھر پڑھائی کا اسٹریس جو بھی ہے وہ وقتی ہے۔۔" خود کو اتنی تھکاوٹ مت دو"ام نور نرمی سے سمجھا رہی تھی۔۔

بس آج ساری پیکنگ ہو گئی ہے۔۔ان شاءاللہ کل تک شفٹ کر لیں گے۔۔پھر" ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔میرا شانی چوبیس گھنٹے میری نظروں کے سامنے ہو گا"ام نور مسکرا کر کہتے نوالہ بنا رہی تھی۔۔

اچھا سنو! اماں کے پاس سازین خالہ بیٹھی ہوئی ہیں۔۔تم پھر جلدی سے آ کر ان" سے مل لو۔۔تمہارا پوچھ رہی تھیں"نوالہ اس کے منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

اس طرح باتیں کرتے ہوئے وہ اسے کھانا کھلا چکی تھی۔۔شایان علی سر جھکائے کھا رہا تھا۔۔احساس شرمندگی کے باعث وہ سر اٹھانے کے قابل نہیں تھا۔۔وہ اس پر کتنا اعتبار کرتی ہے۔۔ام نور اس کا کتنا مان رکھتی ہے۔۔ام نور کو اس کی خاموشی

بہت تکلیف دے رہی تھی۔۔ہنستا مسکراتا شایان علی آخر کیوں اتنا چپ چاپ سا ہو گیا تھا۔۔ہر بار پوچھنے پر وجہ بھی صرف ایک بتاتا ہے اسٹڈیز اسٹریس۔۔

چلیں شانی؟ام نور اپنا ہاتھ بڑھا کر کہہ رہی تھی۔۔شایان خاموشی سے ام نور کا" ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔۔دونوں سیدہ سکینہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

اسلام و علیکم شانو! مسکراتے ہوئے سازین خالہ اس کی جانب آئیں۔۔"

وعلیکم السلام سازو خالہ! نرمی سے جواب دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

طبیعت ٹھیک ہے نا؟ فکر مندی سے اس کی جانب دیکھا کیونکہ وہ ہمیشہ میری سازو" خالہ کہہ کر ان گلے لگ جاتا تھا۔۔بہت تنگ کرتا تھا۔۔اتنی باتیں کرتا تھا کہ سازین خالہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتی تھیں۔۔

ہاں جی ساز و خالہ! میں ٹھیک ہوں۔۔بس تھوڑا سا تھک گیا تھا"نرمی سے جواب"
دیا۔۔

میرا شانو بس اپنا بہت خیال رکھے۔۔کل تک تم پھر یہاں سے شفٹ ہو جاؤ گے"
نا۔۔تو میں تمہیں بہت یاد کروں گی۔۔تمہاری باتیں اور شرارتیں"اس کا ہاتھ
تھامے اداسی سے کہہ رہی تھیں۔۔

میں بھی سب کو بہت یاد کروں گا"سر جھکائے مدھم آواز میں کہا۔۔"

یہاں سے جانے کے بعد مجھے بھول مت جانا۔۔مجھ سے ملنے آنا شانو"کہتے ہوئے"
اس کے گال تلے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

جی"وہ سر جھکائے جواب دے رہا تھا۔۔سیدہ سکینہ بھی فکر مندی سے اس کی"
جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح وہ کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھا باتیں سنتا رہا۔۔سازین خالہ اجازت لے کر گھر روانہ ہو گئی تھیں جبکہ سیدہ سکینہ تیار ہو کر شایان علی کے ساتھ روانہ ہو گئی تھیں۔۔ام نور گھر پر اکیلی تھی کیونکہ شایان علی کہہ کر گیا تھا وہ اماں کو نجمہ خالہ کے گھر چھوڑ کر واپس گھر آ جائے گا۔۔

****

**

شام کے سرمئی سائے پھیلنے لگے تھے۔۔آسمان پر ڈوبتے سورج کی ہلکی سرخی نظر آ رہی تھی۔۔میر علی صمد فام ہاؤس کے پچھلے حصے میں بنے سوئمنگ پول کے کنارے رکھی آرام دہ کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔غصے سے آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔ سہیل خان اس کے پیچھے کھڑا کب سے اس کے جواب کا منتظر تھا مگر

میر علی صمد اندر ہی اندر انتقام کی آگ میں جلتے ہوئے نجانے کتنی سگریٹ سلگا چکا تھا۔۔

میر! بتاؤ اب آگے کیا کرو گے؟ سر ثاقب خلیل تو پولیس کی حراست میں ہیں۔۔" سفیان کو عمر قید ہو گئی ہے۔۔سب کچھ ختم ہو رہا ہے" مدھم آواز میں کہتے ہوئے وہ اس کی پیٹھ دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں سہیل خان! سب کچھ تو صائم کی زندگی کے ساتھ ختم ہو گا" میر علی صمد غصے سے غرایا۔۔ سہیل خان صحیح موقع دیکھ کر بازو میں چھپائے موبائل فون کی اسکرین بالکل اس کے چہرے کی سمت کیے سامنے کی جانب کھڑا ہو گیا۔۔

اس کا وہ بے وقوف چھوٹا بھائی شایان علی خودکشی کرنے والا ہے" کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔اور میں یہ ممکن بنا دوں گا کہ صائم جیتے جی مر جائے۔۔اس کے پاس سب کچھ ہو گا مگر سکون نہیں" سگریٹ کا کش لیتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔۔

میر علی! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ وہ لڑکا خودکشی کرے۔۔"

ناں بالکل بھی نہیں" سہیل خان بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

پچھلے ایک مہینے سے میں شایان علی کو مختلف اقسام کی ڈر گزدے رہا ہوں۔۔"

بیچارہ اسے تو معلوم ہی نہیں کہ وہ ڈر گز لیتا ہے۔۔میں آہستہ آہستہ اس کے چھوٹے

سے دماغ کو مفلوج کر رہا تھا اور آج وہ ممکن ہو گیا" فاتحانہ مسکراہٹ سے کہا۔۔

وہ بے وقوف لڑکا اپنے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں کھو چکا ہے۔۔اب تو وہی"

کرے گا جو میں کہوں گا" میر علی صمد خباثت سے مسکرا رہا تھا۔۔ سہیل خان

موبائل فون اس کی جانب کیے اس کا ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔۔

شایان علی کا کیا قصور ہے میر علی؟ وہ تو بچہ ہے" سہیل خان افسوس سے کہہ رہا"

تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہو نہہ بچہ ؟ارے اسے بے وقوف، ناسمجھ اور یتیم کہو سہیل خان "ہنستے ہوئے" کہا۔۔

میں نے تو بس اس لڑکے کو مہرا بنایا ہے۔۔صائم کی بربادی کا پروانہ جاری ہو گیا" ہے۔۔میرا باپ حراست میں ہے اور میرے بھائی کو عمر قید ہو گئی۔۔اس کا بھائی کیسے زندہ رہنے دوں گا۔۔مرنا تو پڑے گا"میر علی سگریٹ پھینک کر سیدھا ہوا۔۔

آج میں نے شایان علی کو بہت محبت سے کوکین ڈرگ اور ہیروئن ڈرگ کی" بھاری مقدار دی ہے۔۔آج کا ڈوز "ایک دوسری سیگریٹ نکال لی اور اپنا سر اونچا کیے فضا میں دھواں چھوڑتے ہوئے مسکرایا۔۔

میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ صائم کبھی اسے معاف نہیں کرے گا۔۔اس کی بہن" اس سے دور ہو جائے گی۔۔اس کی ماں اس کا چہرہ دیکھنا گوارا نہیں کرے گی۔۔ سب اسے چھوڑ دیں گے۔۔وہ اکیلا ہو جائے گا۔۔سب اس سے نفرت کریں گے"

www.novelsclubb.com

شیطانیت سے کہہ کر میر علی صمد بوٹ ہلاتے ہوئے پانی کی سطح پر بہتی لہروں کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں نے اسے اچھے سے سمجھا دیا ہے کہ آج رات ہی تم خود کشی کر لو۔۔ہائے کب" یہ گڈ نیوز ملے گی کی شایان علی کی پنکھے سے لٹکتی لاش ملی ہے" وہ کہتے ہوئے شیطانیت سے ہنس دیا۔۔

سو سائیڈ نوٹ بھی لکھوا آیا ہوں۔۔جس میں وہ صاف الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ " میں شایان علی صرف اور صرف صائم ملک کی وجہ سے خود کشی کرنے پر مجبور ہوں۔۔میرے کزن نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا ہے اور میری خود کشی کی وجہ صائم ملک ہے "ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے اس کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

میر علی؟ کیا مطلب وہ آج رات تک خود کشی کرے گا؟ وہ تمہاری باتوں میں اس" لیے آ گیا کیونکہ ڈر گز سے اس کا ذہن مفلوج ہو گیا ہے۔۔وہ وہی کر رہا ہے جو تم

اس کے ذہن میں بھر رہے ہو" سہیل خان نہایت فکر مندی سے پوچھ رہا تھا مگر موبائل فون پر ریکارڈنگ ہنوز جاری تھی۔۔

آہاں بالکل۔۔اس کے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیت ختم ہو گئی ہے۔۔اب وہ " وہی کرے گا جو میں کہوں گا" کہتے ہوئے آنکھیں سکیڑ کر سہیل خان کو دیکھا۔۔

تو سہیل خان تم نے کہا تھا کہ سب برباد ہو گیا ہے؟ سوالیہ نظروں سے اسے" دیکھا۔۔ سہیل خان پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔

اب تم اصل بربادی کا تماشا دیکھو گے" وہ کہتے ہوئے ہنس دیا۔۔اس کے ارادے" جان کر سہیل خان صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔

آج صبح کالج میں ڈر گزدی تھی مجھے لگا وہ کافی رہے گی۔۔میر علی صمد کش لیتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ مگر پھر آج شام واپسی پر وہ مجھے راستے میں مل گیا۔۔اپنی ماں

www.novelsclubb.com

کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔۔میر علی صدر ترچھی گردن کیے سہیل خان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

میں گاڑی میں بیٹھا اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔بس پھر کیا ہونا تھا۔۔" ڈرگز جوس کی بوتل میں ڈال کر پلا دی" کہتے ہوئے وہ شیطانیت سے ہنس رہا تھا۔۔ کتنا ظالم تھا وہ۔۔

افف بے وقوف لڑکا" نیا نیا ڈوز دے کر آیا ہوں۔۔اب تو اس کے بچ جانے کا" کوئی چانس ہی نہیں۔۔اب مزہ آئے گا" ہنستے ہوئے کہتے سہیل خان کو دیکھا جو بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

میر علی! تو تم اس لیے دبئی سے پاکستان واپس آ گئے تھے۔۔یہ جال بن رہے" تھے" سہیل خان بے یقینی سے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔میر علی صمد اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا تھا نا صائم ! میں تمہیں برباد کر دوں گا۔۔میں اپنا آخری پتہ پھینک چکا" ہوں۔۔آخری داؤ پر مجھے اپنی جیت کا یقین ہو گیا ہے۔۔ سمجھو بازی تو میں جیت ہی گیا ہوں اور تم ہار گئے صائم "تصورات میں صائم کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے وہ خباثت سے ہنس دیا۔۔

سہیل خان بے چینی محسوس کرتے ہوئے نفی میں گردن ہلا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔ سہیل خان کو کچھ کرنا تھا۔۔یہ سب ہونے سے روکنا تھا۔۔ایک بچے کو بچانے کے لیے وہ اس حد تک تو ضرور جائے گا۔۔

موبائل فون بند کر کے جیب میں رکھ دیا اور اپنی پینٹ کی بیلٹ سے بندھی پستول باہر نکال لی۔۔دو قدم آگے آیا۔۔میر علی صمد سر اٹھا کر سہیل خان کو نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔۔

میر علی! میں یہ نہیں ہونے دوں گا" کہتے ہوئے پستول کا نچلا حصہ اس کے سر پر" زور سے دے مارا۔۔میر علی صمد لڑھک کر کرسی سے نیچے گر گیا۔۔نیم کھلی آنکھوں سے سہیل خان کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔ساتھ ہی ایک اور وار کیا اور میر علی صمد کا ذہن ماف ہو گیا۔۔

اس سے پہلے گھر کا کوئی ملازم اسے دیکھ لیتا۔۔جلدی جلدی اسے اپنا کام کرنا تھا۔۔ میر علی صمد کے بازو سے پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب لے گیا۔۔بیک یارڈ کے دروازے سے اندر داخل ہو کر اسٹور روم میں اسے لیٹا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں پڑے رہو گے اور میں اس طوفان کو روکنے جا رہا ہوں جو تم ان کی " زندگیوں میں برپا کر رہے تھے۔۔ہر بار ظالم کی جیت نہیں ہوتی۔۔تم لوگ پہلے ہی

بہت جانیں ضائع کر چکے ہو مگر اب نہیں "افسوس سے کہتے ہوئے وہ جلدی سے گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

موبائل فون پر صائم کا نمبر ڈائل کیا مگر کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔۔آج کیا ہونے والا تھا۔۔کچھ تو بہت غلط ہونے والا ہے۔۔ سہیل خان کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔چار سال پہلے جوان کی زندگی میں ہوا تھا وہ اب کسی اور کے ساتھ ہونے جا رہا تھا مگر نہیں آج نہیں۔۔وہ شایان علی کو ضرور بچائے گا۔۔ مگر کیا آج موت شایان علی کی لکھی ہوئی تھی؟ سہیل خان کی طرح کسی کو علم نہیں تھا کہ آج شایان علی نہیں بلکہ موت کسی اور کے حصے میں گھات لگائے بیٹھی تھی۔۔ مگر کس کے؟

****

**

ہسپتال کے کاریڈور میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔۔وہ اسے اسٹریچر پر لیٹا کر ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کر رہے تھے۔۔ہسپتال کا عملہ ایمرجنسی کیس دیکھ کر پھرتی میں آگیا تھا۔۔جلدی جلدی اسٹریچر کو گھسیٹتے ہوئے وہ لوگ اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے۔۔لال بتی جل اٹھی۔۔وہ روتے ہوئے اپنے خون آلودہ کپکپاتے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔یہ خون اس معصوم کے جسم سے بہہ گیا تھا۔۔گردن موڑ کر اس انسان کی جانب دیکھا۔۔اس کے سفید کپڑوں پر بھی اسی کا خون لگا نظر آیا۔۔اس کی شرٹ کا کافی حصہ خون سے بھر چکا تھا۔۔نیم جان ہوتے ہوئے وہ دیوار سے لگ گیا تھا۔۔کوریڈور ایریا میں کھڑے وہ دو افراد اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہے تھے۔۔وہ چلتی ہوئی اس کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔وہ سامنے کمرے کی جانب اس لال بتی کو دیکھ رہا تھا۔۔آنکھوں سے بے ربط آنسو بہتے چلے جا رہے تھے۔۔دیوار سے ٹیک لگا کر خود کو سہارا دیا ہوا تھا مگر اسے ابھی بھی سانس لینے میں دشواری

محسوس ہو رہی تھی۔۔کوئی چیز تھی جو اس کے دماغ پر حاوی ہو رہی تھی۔۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔۔

شانی! وہ روتے ہوئے اسے مخاطب کر رہی تھی۔۔"

شیری "ہچکی بلند ہوئی۔۔شیری ٹھیک ہو جائے گا نا؟ام نور روتے ہوئے اس سے" پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی کچھ ناں بول سکا۔۔وہ بس لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ذہن ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔دل لرز رہا تھا۔۔گرم پانی آنکھوں سے بہتے ہوئے اس کا چہرہ بھگو چکا تھا۔۔ام نور اس کی حالت دیکھ کر مزید کمزور پڑ رہی تھی۔۔اسے اس وقت ایک مظبوط سہارے کی ضرورت تھی۔۔اسے صائم کی ضرورت تھی۔۔لڑھکتے قدموں سے وہ کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی اور استقبالیہ کنندہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

ایکس کیوزمی! مجھے ایک بہت ضروری فون کرنا ہے "ام نور آنسو رگڑتے ہوئے" کہہ رہی تھی۔۔وہ لڑکی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے اپنا سیل فون دے رہی تھی۔۔بیل جا رہی تھی مگر کال اٹینڈ نہیں ہو رہی تھی۔۔ام نور زیر زبان صائم کا نام لے رہی تھی۔۔دو بیل بجنے کے بعد اسپیکر پر صائم کی آواز ابھری۔۔

اسلام و علیکم بیرسٹر صائم عدیل ملک اسپیکنگ "وہی گھمبیر مگر نرم لہجہ۔۔ام نور" منہ پر ہاتھ رکھ کر رو پڑی۔۔صائم کی آواز سنتے ہی اس کی ہمت ٹوٹ رہی تھی۔۔وہ کمزور پڑ رہی تھی۔۔

ہیلو! کون بات کر رہا ہے؟ صائم نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا مگر اگلے لمحے اسے لگا وہ" سانس نہیں لے سکتا۔۔یہ کیسا گمان ہوا تھا۔۔انجان نمبر پر کیسا الہام ملا تھا۔۔

امے! کیا تم ہو؟ صائم کے قدم تھم گئے۔۔نجانے کیسے بس ایک نامعلوم نمبر پر" وہ اس کی موجودگی محسوس کر گیا تھا۔۔

صائم! روتی ہوئی آواز سے اسے پکارا۔۔پلیز آپ جلدی سے آجائیں "ام نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا بس وہ اسے بلا رہی تھی۔۔

اے! تم کہاں ہو؟ رو کیوں رہی ہو؟ یہ کس کے نمبر سے فون کیا ہے؟ نہایت " فکر مند اور پریشان کن لہجہ۔۔

ایئرپورٹ پر چلتے اس کے قدم تیز ہو گئے تھے وہ اپنی کار کی جانب بڑھ رہا تھا اس کے ہم قدم چلتا سعد غنی پریشان کن نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہم وہ ہسپتال میں ہیں۔۔جناح ہسپتال۔۔شیری کو بہت بری چوٹ لگی ہے۔۔وہ " ٹھیک نہیں۔۔بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے "ام نور ہچکیوں سمیت روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔

شیری؟ صائم کا لہجہ حیران کن تھا۔۔اے ہمارے شیری کو کچھ نہیں ہو گا۔۔میں " آرہا ہوں۔۔وہ رو رہی تھی مگر سن رہی تھی۔۔اچھا اے ابھی میں ائیرپورٹ پر

ہوں۔۔بس روانہ ہو رہا ہوں۔۔پلیز خود کو سنبھالو۔۔میں انیس اور بابا کو بھیج رہا ہوں۔۔پریشان ناں ہو" وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

میں اور شانی یہاں اکیلے ہیں۔۔صائم بس آپ جلدی آجائیں "ام نور آنسو" رگڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

میں آرہا ہوں۔۔اور امے اس نمبر پر باقاعدہ مجھ سے کانٹیکٹ رکھنا۔۔اگر کوئی" بھی بات ہو جب تک بابا نہیں آجاتے اسی نمبر سے مجھے کال کرنا۔۔بس میں جلدی مدد کے لیے بابا کو بھی بھیج رہا ہوں" صائم ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا۔۔ام نور رو رہی تھی۔۔صائم نے جلدی فون بند کرتے ہوئے انیس سولنگی کو کال کی۔۔

www.novelsclubb.com

انیس! کہاں ہو؟ پلیز جناح ہسپتال جاؤ۔۔شیری کو بہت بری چوٹ آئی ہے۔۔"

اے وہاں موجود ہے۔۔ٹھیک ہے پہنچتے ہی مجھے کال کرو۔۔گو فاسٹ "جلدی جلدی کہتے ہوئے نمبر بند کیا۔۔اور پھر عدیل صاحب کو کال کی۔۔

میم! پلیز سنبھالیں خود کو۔۔وہ لڑکی نہایت فکر مندی سے ام نور کو مخاطب کر" رہی تھی۔۔روتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر ام نور اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

سنیں! یہ میرے شوہر کا نمبر ہے۔۔اس نمبر پر ان کی جیسے ہی کوئی موصول ہو تو" پلیز مجھے بتایئے گا"ام نور اس لڑکی کا فون واپس کر رہی تھی۔۔

جی میم "آپ بے فکر رہیں" وہ لڑکی نہایت مہربان ثابت ہوئی تھی۔۔"

ام نور واپس شایان کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی۔۔شایان علی سرخ متورم آنکھوں سے غیر مرئی نقطے کو تکتے ہوئے نجانے کن سوچوں میں گم کھڑا ہوا تھا۔۔ام نور اس

کا بازو تھام کر اس کے کندھے پر سر ٹکائے رو رہی تھی۔۔شیری کی آواز دور کہیں سے اس کے ذہن میں بازگشت کرتی سنائی دے رہی تھی۔۔

میرے بھائی نے مجھے کچھ ہونے ہی نہیں دیا۔۔میری ڈھال بن کر حریف کا سامنا"
"کیا

"شانی تو میرا بھائی ہے۔۔مجھے تجھ پر فخر ہے"

"اس کینوس بورڈ پر میں نے ہم دونوں کی تصویر بنائی ہے"

"شانی وہ پھٹے گوڈے والی جینز میں تو بہت ہینڈسم لگے گا"

www.novelsclubb.com

شایان علی ضبط کھو رہا تھا۔۔دل میں درد محسوس ہو رہا تھا۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا کوئی حصہ شیری کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔۔اندر وہ تکلیف میں تھا اور باہر شایان خود۔۔آنسوؤں کا ریلا خود بخود بس بہے چلے جا رہا تھا۔۔

"باتیں ختم ہو گئیں مگر یادیں ابھی باقی ہیں"

اتنے میں ایک نرس ایمرجنسی وارڈ سے نکل کر ان دونوں کی جانب دوڑتی ہوئی آئی۔۔ام نور اسے دیکھ کر سیدھی ہوئی اور دو قدم آگے بڑھ گئی۔۔

میم! بلڈ لگے گا۔۔ہم نے ایک بوتل لگا دی ہے۔۔مزید کی ضرورت بھی ہو سکتی ہے۔۔آپ لوگ بلڈ کا انتظام کریں۔۔ہمارے پاس بی پوزیٹو بلڈ کی کمی ہو گئی ہے" وہ لڑکی پیشہ ورانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

میرا بلڈ شیری کے بلڈ گروپ سے میچ کرتا ہے۔۔آپ میرا بلڈ لے سکتی ہیں"" شایان آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

آپ ہمارے ساتھ آئیں" کہتے ہوئے وہ نرس شایان کو اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی !مڑ کر ام نور کو دیکھا۔۔میں تھوڑی دیر تک واپس آجاؤں گا۔۔آپ پریشان مت ہوں "روتے ہوئے کہہ کر ام نور کے آنسو پونچھے۔۔ام نور روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

نرس اسے اپنے ساتھ ایک روم میں لے گئی۔۔جہاں دو ڈبل بیڈ لگے ہوئے تھے۔۔اور ایک طرف ڈھیر سارے بلڈ سیمپل رکھے ہوئے تھے۔۔انجیکشنز،ڈرپز اور بہت کچھ۔۔نرس نے کرسی گھسیٹ کر شایان کو دیکھا۔۔

آپ یہاں بیٹھیں "کہتے ہوئے ایک وارڈ بوائے کو بلایا۔۔"

ایک مریض کے لیے اس کا بلڈ چاہیے ہے۔۔تم جلدی سے اس کا بلڈ لے لو "وہ" لڑکی کہتے ہی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

وارڈ بوائے بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔شایان ناک رگڑ رہا تھا۔۔کرسی پر بیٹھا وہ بار بار پہلو بدل رہا تھا۔۔ہاتھ گلے پر پھیرتے ہوئے وہ جیسے کسی چیز کی وجہ سے بے

www.novelsclubb.com

چین ہو رہا تھا۔۔وارڈ بوائے کو لگا یہ لڑکا کچھ ٹھیک نہیں۔۔پھر اسے نجانے کیوں وہ کسی چیز کا ایڈکٹ لگا۔۔

آپ کا پہلے بلڈ ٹیسٹ کرنا ہو گا" وہ لڑکا بلڈ ٹیوب لے کر آیا۔۔اب وہ اس طرح" کسی بھی بیمار کا خون کسی مریض کو تو نہیں دے سکتے تھے۔۔شایان علی حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔مگر کچھ کہا نہیں۔۔

نورے!اپنے نام کے پکارے جانے پر وہ ایڑھیوں کے بل گھوم گئی۔۔عدیل" صاحب اور انیس سو لنگی نہایت فکر مندی سے اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

ماموں جان!ام نور بھاگتے ہوئے ان کی جانب آئی۔۔انیس احتراماً ایک طرف کو" ہو گیا تھا۔۔

ماموں جان!وہ ہمارا شیری"نور روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

نورے! کچھ نہیں ہو گا۔۔انیس تم جاؤ دیکھو پلیز "ام نور کو اپنے سینے سے لگائے" وہ انیس سو لنگی سے مخاطب ہوئے۔۔

جی میں دیکھتا ہوں "کہتے ہوئے ایمر جنسی وارڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔"

شانی کدھر ہے؟عدیل صاحب متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈ رہے تھے۔۔"

وہ شانی "بلڈ دینے گیا ہے۔۔شیری کو مزید بلڈ لگے گا۔۔بہت خون بہہ گیا ہے""" ام نور رو رہی تھی۔۔

نورے! میرا بچہ "بس رونا بند کرو۔۔شیری کو بلڈ لگے گا وہ بالکل ٹھیک ہو جائے" گا"عدیل صاحب اسے سنبھال رہے تھے۔۔شایان علی بازو پر بینڈ یج لگائے ان کی جانب آ رہا تھا۔۔

شانی بیٹا! ادھر آؤ"عدیل صاحب اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا کر" کھڑے ہو گئے۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا شانی! بلڈ دیا؟ عدیل صاحب اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔"

نہیں۔۔ کہہ رہے ہیں کہ پہلے بلڈ ٹیسٹ کریں گے۔۔ جب ٹیسٹ کلیئر ہو گی تو"

ہی بلڈ دے سکتا ہوں۔۔ کہا میری طبیعت میں کچھ ایشوز لگے جو مریض کو نقصان

پہنچا سکتی ہے" شایان مدھم آواز میں کہتے ہوئے رو رہا تھا۔۔ ام نور بغور اس کا جائزہ

لے رہی تھی۔۔

اللہ تعالی سب خیر کرے گا" اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا کر تسلی دی۔۔"

انیس سو لنگی فکر مندی سے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔ ام نور اسے دیکھ رہی

تھی۔۔ اور پھر شایان علی کو دیکھا جو انیس سو لنگی کو دیکھ کر نظریں چرا رہا تھا۔۔ شاید

وہ ڈر رہا تھا۔۔ ام نور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

ام نور بھابھی! صائم سے بات کریں" کہتے ہوئے اپنا فون اس کی جانب بڑھا"

دیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیلو صائم! آواز پھر بھر آئی تھی۔۔ "

اے! میں بس دس منٹ میں پہنچ جاؤں گا۔۔ تم پریشان مت ہو" صائم اس کی "

حالت سے واقف تھا۔۔

جلدی آجائیں۔۔ شیری کو بلڈ لگا ہے۔۔ شانی بھی اپنا بلڈ ٹیسٹ کے لیے دے کر "

آیا ہے۔۔ وہ کہہ رہے ہیں رپورٹس کلیئر ہوئی تو ہی بلڈ دے سکتے ہیں۔۔ ہمیں مزید

بلڈ گروپ بی پوزیٹو کی ضرورت ہو گی "ام نور آنسو رگڑتے ہوئے بول رہی

تھی۔۔

ٹھیک ہے اے۔۔ میں بات کرتا ہوں۔۔ انیس کو فون دو" صائم اسے روتے "

ہوئے نہیں سن سکتا تھا۔۔ ام نور نے فون انیس کی جانب بڑھا دیا۔۔

ہاں صائم! ٹھیک ہے۔۔ فکر مت کرو میں جلد ہی بلڈ کا انتظام کرتا ہوں" بات "

کرتے ہوئے وہ دور چلا گیا۔۔

شایان کوریڈور کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔دس منٹ بعد صائم ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔اور ساتھ میں اسد اللہ صاحب بھی تھے۔۔شیری کے والدین کا حق تھا کہ وہ وہاں موجود ہوں۔۔صائم واپسی پر انہیں اپنے ساتھ لایا تھا۔۔یہ تو صرف صائم ہی جانتا تھا کیسے اسد اللہ صاحب کو شیری کی حالت کا بتایا تھا۔۔دونوں نہایت پریشان لگ رہے تھے۔۔فکر مندی سے دوڑتے ہوئے ان کی جانب آئے۔۔ام نور رخ موڑے کھڑی اس بند دروازے کو دیکھ رہی تھی جس پار وہ اکیلے زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا تھا۔۔

"اے! فکر مندی سے اسے پکارا تھا۔۔ام نور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی۔۔اس کی طاقت اس کا صائم اس کی جانب آ رہا تھا۔۔

"صائم! وہ روتے ہوئے اس کی جانب بھاگی۔۔اسد اللہ صاحب بھی کمزور قدموں سے چل رہے تھے۔۔عدیل صاحب ان کی طرف بڑھ گئے۔۔

اسد! اللہ تعالی سب خیر کرے گا۔۔ہم سب دعا کر رہے ہیں "عدیل صاحب ان" کی حالت سمجھ سکتے تھے۔۔

عدیل صاحب! یہ سب کیسے ہوا؟ٹوٹے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔"

نورے بس اتنا کہہ پائی تھی کہ حادثہ ہوا ہے۔۔ابھی تک یہ دونوں حواس میں" نہیں۔۔ہم شیری کی صحت یابی کے بعد تفصیل سے پوچھیں گے "کہہ کر عدیل صاحب شایان علی کی جانب دیکھنے لگا اسد اللہ شاہ بھی نم آنکھوں سے شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ تو جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔بس اس لال بتی کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور روتے ہوئے صائم کو شیری کی حالت کا بتا رہی تھی۔۔صائم اس کے آنسو پونچھتے ہوئے سب سن رہا تھا مگر اس کی حالت دیکھ کر وہ یہ تک پوچھ ناں پایا کہ یہ سب آخر ہوا کیسے؟

وہاں موجود کسی شخص کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ دونوں سے تفصیلات پوچھتے کیونکہ ماحول ہی اتنا ٹینشن بھرا تھا۔۔شایان اور ام نور کے علاوہ کوئی اصل حقیقت نہیں جانتا تھا۔۔اور ان دونوں کی حالت کے پیش نظر کوئی پوچھ ہی ناں سکا۔۔

پورے کوریڈور میں تکلیف کا سماں تھا۔۔اتنے میں ڈاکٹر عبداللہ ایمرجنسی وارڈ سے باہر نکل آئے۔۔انیس سو لنگی ان کے بھی ساتھ تھا۔۔وہ سر جھکائے اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔صائم اس کی جانب دیکھتے ہوئے صورت حال کا اندازہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"ڈاکٹر! میرے بیٹے کی حالت اب کیسی ہے؟ وہ ٹھیک تو ہو جائے گا؟ مزید بلڈ ہم ارینج کر لیں گے "اسد اللہ صاحب فکر مندی سے کہتے ہوئے نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

آئی ایم سوری "ہی از نو مور" چوٹ سر کے پچھلے حصے پر لگی تھی۔۔کافی حد تک" خون بہہ چکا تھا۔۔زخم بہت گہرا تھا۔۔مریض زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔۔اللہ تعالی آپ کو صبر دے۔۔جو قسمت میں لکھا ہو اسے کون ٹال سکتا ہے" پیشہ ورانہ انداز میں خبر دیتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ ان کے کندھے کو ہاتھ سے تھپک کر چلے گئے۔۔

اسداللہ صاحب لڑھک کر بینچ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئے۔۔آنسوؤں کا ریلا بہہ نکلا۔۔تکلیف ہی تکلیف تھی۔۔سوچنے سمجھنے کی حساسیت کام ہی نہیں کر رہی تھی۔۔عدیل صاحب نم آنکھوں سے اسداللہ صاحب کے شانے کو سہلاتے ہوئے سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

اسد! سنبھالو خود کو "اللہ تعالیٰ ہمیں صبر دے" عدیل صاحب کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

ام نور کو لگا اس کے پیروں تلے زمین کھینچ لی گئی ہو۔۔ نیم جان ہوتے ہوئے وہ گرنے لگی تھی مگر صائم کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔۔

"اے! وہ اس کا گال تھپک رہا تھا مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ صائم اسے بازوؤں میں اٹھائے اندر لے گیا۔۔ ایک نرس پھرتی سے ان کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

انیس سو لنگی کو صائم اشارتاً وہاں ان کے پاس رکنے کا کہہ کر گیا۔۔ انیس سو لنگی نم آنکھوں سے شایان کو دیکھ رہا تھا جو شاید اب کسی کو نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔ شایان علی کو لگا ساری دنیا اندھیر ہو گئی ہے۔۔ یہ خبر نہیں تھی۔۔ یہ تو گرم پگھلتا سیسہ تھا جو اس کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔۔ وہ لڑھک کر گر پڑا اور ہوش کی دنیا اس کے لیے اندھیر ہو گئی۔۔ انیس سو لنگی جلدی سے اس کی جانب لپکا تھا۔۔ ایک وارڈ بوائے بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

عدیل صاحب سمجھ نہیں پا رہے تھے کیا کریں اسد اللہ صاحب باپ تھے انہیں اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔۔شایان علی اس کا بچہ تھا۔۔ام نور کو صائم لے گیا تھا۔۔ انیس سو لنگی ان کے لیے فیملی کا حصہ تھا۔۔شایان علی کو سنبھالتے ہوئے وہ عدیل صاحب کی زمہ داری بانٹ رہا تھا۔۔عدیل صاحب خود بمشکل ایک ٹوٹے ہوئے انسان کو سنبھال رہے تھے۔۔سب بکھر گیا تھا۔۔خوشیوں کے گلستان میں ایسی آندھی آئی تھی جو سب تباہ کر چکی تھی مگر یہ طوفان ابھی تھما نہیں تھا۔۔ابھی اس کے مزید برے آثار باقی تھے۔۔ابھی تو حقیقت معلوم ہونا باقی تھی۔۔

****

**

اسد اللہ شاہ کے آنگن میں جہاں کبھی ہنسی کے خوشگوار قہقہے سنائی دیا کرتے تھے وہاں اب صرف آہ و بکا سنائی دے رہی تھی۔۔آنگن کے وسط میں سفید کپڑے میں

لپٹا اس کا بے جان وجود اپنی موت کو پہیلی بنا کر چلا گیا تھا۔۔ پلر سے ٹیک لگائے بیٹھی ام نور سرخ متورم آنکھوں سے اس بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ آج بھی اتنا ہی معصوم لگ رہا تھا۔۔ اس کے خاموش لب جیسے بہت کچھ کہنا چاہتے تھے مگر وہاں سننے والا کوئی ناں تھا۔۔ ام نور کے ذہن میں شیری کی آواز بازگشت سنائی دے رہی تھی۔۔ اس کی باتیں، اس کی ہنسی۔۔

"آپی نور! آپ کی مہندی بہت پیاری لگ رہی ہے" اس کا مسکراتا معصوم چہرہ ام نور سے مخاطب تھا۔۔

"آپی! یہ میں نے آپ کے لیے بنایا ہے" وہ اسے کینوس بورڈ دے رہا تھا۔۔

"میرے شیری کو چوٹ لگ گئی" چھوٹا شیری رو رہا تھا۔۔ ام نور اس کے آنسو پونچھتے ہوئے دوائی لگا رہی تھی۔۔ ام نور کے گھر کے آنگن میں وہ بھاگتا کھیلتا کودتا نظر آ رہا تھا۔۔

مسلسل اِن سوچوں کا یہ طویل سفر

بہت تھکا دینے والا ثابت ہوا ہم پہ

ام نور اس کے خاموش چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پھر ضبط کھو بیٹھی اور بلک بلک کر رونے لگی۔۔وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔شانزے اور علیزے اس کے ساتھ ہی بیٹھی رو رہی تھیں مگر ام نور خود نیم جان ہو گئی تھی اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ ان دونوں سے تسلی کے دو بول کہے یا ان کی دلجوئی کرے مگر یہاں تو سب ہی بکھرے ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! اٹھو نا" میں تمہارے بغیر تو مر جاؤں گی۔۔اماں کو یوں ناں ستاؤ" سازین" اس پر جھکی اس کا چہرہ تھامے تکلیف سے بلک رہی تھی۔۔

شیری! تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گے؟ وہ بے یقینی سے اس بے جان وجود سے پوچھ رہی" تھی۔۔

مگر شیری! میرا تو تم بن کوئی وجود ہی نہیں۔۔میں تمہاری آواز کیسے سنوں گی؟"
مجھے تو سانس بھی نہیں آتی جب تک تمہیں ناں دیکھ لوں "سازین دیوانہ وار اس کا
ایک ایک نقش چوم رہی تھی۔۔

بس بہت ستالیا۔۔چلو شاباش اب اٹھو "سازین کے آنسو اس کے چہرے پر گر"
رہے تھے۔۔

سازو! مت کرو۔۔اسے بھی تکلیف ہو رہی ہے "سیدہ سکینہ کی حالت بھی بالکل"
ویسی ہی تھی۔۔رونے کے باعث آنکھیں سوج گئی تھیں مگر وہ اپنی بہن سے بھی
بڑھ کر دوست کو اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔

تکلیف؟ مگر میں تو شیری کو یہ بتا رہی ہوں کہ میں مر جاؤں گی اس کے بغیر""
سازین نرمی سے شیری کا ہاتھ چوم رہی تھی۔۔

اماں کی جان! مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔۔میں اس دنیا میں رہ کر کیا کروں گی؟"
میری تو دنیا ہی تم ہو۔۔میری پیاری دنیا میرا شیری" جھکتے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھ دے۔۔یوں جیسے اس کے ماتھے پر بوسہ دینے سے ماں کو سکون مل رہا تھا۔۔

سازو! سنبھالو خود کو۔۔تمہاری دو بچیاں ہیں انہیں تمہاری ضرورت ہے" سیدہ" سکینہ روتے ہوئے سازین کو اٹھا رہی تھیں مگر وہ تو شیری کے وجود سے الگ ہونا ہی نہیں چاہتی تھیں۔۔

مسسز مہرین کی بھی رونے سے طبیعت خراب ہو گئی تھی مگر سازین کو سنبھالنے میں وہ سیدہ سکینہ کا پورا ساتھ دے رہی تھیں۔۔

گھر میں صرف عورتیں تھیں۔۔مردوں کا انتظام باہر کیا گیا تھا۔۔سازین کے بھائی اور بہنیں آئے ہوئے تھے۔۔اسد اللہ صاحب کے بھائی اور بھابھی آئے تھے۔۔

سارے محلے کی عورتیں وہاں موجود تھیں۔۔سب کا رو رو کر حال برا ہو گیا تھا۔۔ مگر جانے والے کبھی لوٹ کر نہیں آتے۔۔ام نور گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی۔۔وہ رونا چاہتی تھی۔۔بہت رونا چاہتی تھی۔۔یہ درد دل کبھی ناں ختم ہونے والا روگ بن گیا تھا۔۔وہ جا رہا تھا مگر جانے والا پیچھے رہ جانے والوں سے ان کے روح رواں کا آدھا حصہ ساتھ لے کر جا رہا تھا۔۔

آپی! شیری بھائی وہ جا رہے ہیں"ام نور سے لگتے ہوئے شانزے رو کر صرف اتنا" ہی کہہ پائی تھی۔۔ام نور سر اٹھا کر متورم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔شیری سے محبت کے ساتھ وہ ان دونوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتی تھی۔۔

ادھر آؤ میرے پاس"ام نور اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے دلاسہ دے رہی" تھی۔۔

عزو! آؤ میرے پاس"ہاتھ بڑھا کر علیزے کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔"

ہمارا پیارا شیری "وہ تو علیزے اور شانزے کے چھوٹے سے پیارے سے دل میں " رہتا ہے نا۔۔ یہاں سے وہ کہیں جا ہی نہیں سکتا "ام نوران دونوں کا ماتھا چومتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

کافی دیر گزر گئی تھی۔۔ عشا کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ کا وقت طے پایا تھا۔۔ شہیر شاہ کے سر میں چوٹ بہت گہری تھی۔۔ اس وجہ سے جسم کو جلد از جلد سپردِ خاک کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا کیوں کہ خون کی روانی اب بھی جاری تھی۔۔ نجانے کیوں اس کا خون رک ہی نہیں رہا تھا۔۔ شیری کو آخری غسل دے دیا گیا تھا۔۔ اب اسے اپنی آخری آرام گاہ لے جانے کا وقت ہو گیا تھا۔۔ اسد اللہ شاہ نڈھال قدموں سے چلتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔ ان کے ساتھ صائم، عدیل صاحب، انیس سو لنگی، سعد غنی اور اسد اللہ شاہ کے بھائی اور بہنوئی بھی آئے ہوئے تھے مگر شایان علی؟ وہ کہاں تھا؟

سازو! اٹھو شیری کو لے جانے کا وقت ہو گیا ہے "ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔"

سازین جو شیری کے شانے پر سر ٹکائے لیٹی ہوئی تھی اپنے شوہر کو نا سمجھی سے دیکھنے لگیں۔۔

کیا مطلب؟ نہیں شاہ صاحب۔۔ میرا شیری کہیں نہیں جائے گا۔۔ یہ گھر ہی تو" میرے شیری کا گھر ہے "وہ روتے ہوئے شیری سے لپٹ گئی تھیں۔۔

ام نور لڑھکتے قدموں سے اٹھ کھڑی ہوئی مگر سہارے کے لیے پلر کو تھام لیا۔۔ صائم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔

سازو! شیری کا اب وہی گھر ہو گا۔۔ ہم سب کا آخری مقام وہی ہے "سیدہ سکینہ" اس کے بازو سے تھامے انہیں شیری سے الگ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ناں" نفی میں سر ہلایا۔۔ میرا شیری کہیں نہیں جائے گا۔۔ کوئی میری شیری کو" کہیں نہیں لے جائے گا" وہ بضد تھیں۔۔ مسسز مہرین اور ان کی بہن آبیدہ روتے

www.novelsclubb.com

ہوئے سازین کے وجود کو پیچھے کر رہی تھیں۔۔سازین رو رہی تھی۔۔بلک رہی تھی۔۔اور صرف شیری کا نام لے رہی تھی۔۔

نعرہ تکبیر بلند ہوئی اور شہیر شاہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا گیا۔۔اسد اللہ صاحب سرہانے کی جانب سے دائیں کندھے کھڑے ہوئے تھے اور صائم بائیں کندھے۔۔ عدیل صاحب پیروں کی جانب دائیں طرف اور اسد اللہ شاہ کا بھائی جبار شاہ بائیں طرف۔۔انیس سو لنگی اور سعد غنی درمیان سے سہارا دے کر کھڑے ہو گئے۔۔ ان کے قدم دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔سازین چیخ رہی تھی۔۔ام نور کا دل سکڑ گیا تھا۔۔ہونٹ سوکھ گئے تھے۔۔علیزے اور شانزے اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی تھیں۔۔

سارے آنگن میں آہ و بکا کا سماں تھا۔۔دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے صائم اور اسد اللہ شاہ صاحب چند سیکنڈز کے لیے رک گئے اور نم آنکھوں سے ایک دوسرے کو

دیکھا۔۔شہیر شاہ کے آخری قدم اب اس گھر سے باہر نکل رہے تھے۔۔دوبارہ کبھی واپس ناں آنے کے لیے۔۔

کہ گزر رہی ہے یہ عجب زندگی

کبھی ہم بھی یوں ہی گزر جائیں گے

وقتی ہیں یہ سب دنیادی رونقیں

پلٹ کر پھر اک دن اصل کو جائیں گے

از قلم صدف بشیر احمد

www.novelsclubb.com

شیری!میرا شیری"روتے تڑپتے ہوئے سازین زمین پر بیٹھ گئی تھیں۔۔"

رونے سے ان کی حالت نہایت خراب ہو گئی۔۔نیم غنودگی کی حالت میں بھی وہ شیری کو پکار رہی تھیں۔۔

سازو! خود کو سنبھالو" سیدہ سکینہ اس سے لپٹ گئی تھیں۔۔ مسسز مہرین ام نور کی" جانب آئی تھی کیونکہ اس وقت اسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے خون سوکھ گیا ہو۔۔ بالکل سفید پڑ گئی تھی۔۔

نور! سنبھالو بیٹا۔۔ تم کمزور پڑ جاؤ گی تو شانی کو کون سنبھالے گا؟ ام نور کے گرد اپنا" بازو باندھے ہوئے وہ اسے حوصلہ دے رہی تھیں۔۔

شانی؟ ہاں جی۔۔ وہ اب بالکل اکیلا ہے" ٹوٹا لہجہ۔۔ ام نور کی آنکھوں سے آنسو" بہہ رہے تھے۔۔

شیری کے بعد ہمارا شانی بالکل اکیلا ہو جائے گا۔۔ اسے صرف تم سنبھال سکتی" ہو۔۔ ہمت کرو نور" مسسز مہرین روتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔ ام نور بس خاموش اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

علیزے اور شانزے اس سے ابھی تک لپٹی ہوئی تھیں۔۔سازین بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔کچھ عورتوں کی مدد سے اسے کمرے میں بیڈ پر لیٹا دیا گیا تھا۔۔سیدہ سکینہ اس کے سرہانے بیٹھی ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھیں۔۔ام نور مسسز مہرین سے اجازت لے کر اکیلی اپنی اماں کے گھر کی طرف گئی ہوئی تھی۔۔

دروازہ کھول کر وہ جیسے اندر داخل ہوئی گھر میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ام نور سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔اتنا اندھیرا ان کے گھر میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔ موبائل فون کی ٹارچ لائٹ آن کر کے کچھ روشنی زمین پر ڈالی۔۔خون کی بوندیں ہر جگہ نظر آ رہی تھیں۔۔ام نور روتے ہوئے پیچھے ہو کر دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

شیری "ام نور روتے ہوئے دیوار سے لگتے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔"

شیری!ام نور اسے پکار رہی تھی۔۔روتے ہوئے اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے"

آج شام جب گہرے سائے پھیل رہے تھے تو وہ اس جگہ ان کے ساتھ تھا۔۔ام نور کو وہ ابھی بھی یہیں کہیں محسوس ہو رہا تھا۔۔سب اس واقعے سے اتنے متاثر ہوئے تھے سیدہ سکینہ کے گھر کی جانب کسی کا آنا ہی ناں ہوا۔۔

ام نور لڑھکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ڈرتے ہوئے دیوار کے سہارے چلتے چلتے باغیچے کے اطراف میں لگی اینٹ سے پیر ٹکرا گیا۔۔موبائل فون کی ٹارچ لائٹ اس جانب کی تو وہاں موجود خون دیکھ کر اس کے ہاتھ سے موبائل فون چھوٹ کر گر گیا۔۔وہ ساری جگہ خون سے نہائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔ام نور دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اپنی چیخ کا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔روتے ہوئے کپکپاتے ہاتھ سے فون اٹھا لیا۔۔بھاگتے ہوئے گئی اور گھر کی ساری لائٹس کھول دیں۔۔آنگن روشن ہو گیا۔۔

وہاں پھیلا خون اب واضح نظر آرہا تھا۔۔ام نور روتے ہوئے لڑھک کر نیچے بیٹھ گئی یوں جیسے اب اس کی ساری توانائی ختم ہو گئی تھی۔۔

شیری! مجھے معاف کر دو۔۔پلیز اپنی آپی کو معاف کر دو۔۔میں تمہیں بچا ناں" سکی"ام نور روتے ہوئے آنگن کے وسط میں بیٹھی اس سے مخاطب تھی جواب یہاں کہیں نہیں تھا۔۔

دروازے کے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔ام نور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ کوئی دستک دے رہا تھا۔۔ام نور خون آلودہ فرش کو دیکھ رہی تھی۔۔پھر کسی خیال کے تحت موٹر سے لگی پانی کی پائپ اٹھالی اور جلدی جلدی سارا فرش پانی سے دھو کر صاف کرنے لگی۔۔نشانات مٹتے جا رہے تھے۔۔پانی بیرونی حصے کی جانب جاتے پائپ لائن سے باہر نکل گیا۔۔فرش مکمل طور پر صاف نظر آرہا تھا مگر دروازے کی جانب ابھی بھی ان بوندوں کے نشانات تھے۔۔وہاں پر بھی پانی گرا دیا۔۔خون پانی

میں مل گیا تو وہ بہتا چلا گیا۔۔دروازے پر پھر سے دستک ہوئی۔۔ام نور پائپ پھینک کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔

کون ہے؟ام نور ڈرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔"

نور! بیٹا دروازہ کھول دو"مسسز مہرین جواب دے رہی تھیں۔۔ام نور دروازہ" کھول کر سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

نور! چلو سازین کی طبیعت بگڑ گئی ہے۔۔ ہسپتال لے کر جانا ہو گا"مسسز مہرین" دروازے کے باہر ہی سے اسے بلا رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے ساتھ میں دو عورتیں بھی تھیں۔۔ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے کو تالا لگا رہی تھی۔۔ لڑھکتے قدموں سے چلتے ہوئے اس نے مسسز مہرین کا ہاتھ سختی سے تھام لیا۔۔

ضمیر اندر ہی اندر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔۔کیا وہ ثبوت مٹا رہی تھی؟کیا وہ شہیر شاہ کی موت کا راز دفن کر آئی تھی؟مڑ کر گھر کی جانب دیکھا۔۔مگر اب تو ام نور اس گناہ کو کر چکی تھی۔۔ام نور کا ضمیر اس گناہ کی پردہ پوشی پر اس کے دل و دماغ میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔آخر ایسا کیا ہوا تھا جسے ام نور چھپا رہی تھی۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

اندھیرے قبرستان میں سپردِ خاک ہوئے اس کے وجود کو بس کچھ ہی لمحے گزرے تھے۔۔سب لوگ پیچھے ہٹ گئے تھے مگر وہ ہنوز وہیں بیٹھا اس کی قبر کی گیلی مٹی کو چھو رہا تھا۔۔کانپتے ہاتھوں سے اس کی قبر کو سہلا رہا تھا۔۔اس کی آنکھیں سوج گئی

تھیں مگر آنکھوں سے بہتا دریا تھمنے سے انکاری تھا۔۔شایان علی مرحوم شہیر شاہ کے گھر نہیں گیا تھا کیوں کہ وہاں شیری کی ماں بلک رہی تھی۔۔کیسے وہ ایک ماں سے نظریں ملائے گا؟ مگر شیری کو کندھا دینے کے لیے وہ دروازے کے باہر کھڑا رہا تھا۔۔سب دھندلا سا گیا تھا۔۔ماضی کے کچھ منظر فلم ریل کی طرح چل رہے تھے۔۔

تو کیوں چاہتا ہے میں اسکالرشپ جیت جاؤں؟ شایان علی کا دھندلا ہیولا پوچھ رہا تھا۔۔

کیونکہ تو میرا بھائی ہے" شیری کا مسکراتا چہرہ منظر پر ابھرا۔۔"

سن نا شیری میں تیرے لیپ ٹاپ میں گیمز بھی کھیل سکتا ہوں" شایان علی کی" آواز گونجی۔۔

بالکل بھی نہیں" شیری کی کھنکھناتی آواز سنائی دی۔۔"

مولوی صاحب! کسے ایمپریس کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ شایان علی کی" شرارتی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی شیری کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔۔

سارے منظر ایک فلم کی طرح اس کے ذہن کے پردوں پر لہرانے لگے تھے۔۔ شہیر شاہ اور شایان علی دونوں کے ایک ساتھ گزارے سارے وہ حسین لمحات اب درد کی داستان بن گئے تھے۔۔ماضی کے اوراق میں قید وہ خوب صورت یادیں۔۔ ان یادوں کی خوشبو میں شہیر شاہ جیسا پھول مہک رہا تھا۔۔اپنے پیچھے وہ اس چھوٹی سی زندگی میں بہت کچھ کما آیا تھا۔۔نام، عزت، محبت اور خوبصورت مخلص رشتے۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! مدھم آواز میں کہتے ہوئے صائم اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔"

شانی بیٹا! چلو شاباش اب اٹھ جاؤ۔۔ ہمیں جانا ہو گا" صائم کا لہجہ بھیگ گیا تھا مگر" اس کے گرد اپنا بازو پھیلائے اس سے مخاطب ہوا مگر شاید شایان علی کی سننے کی

صلاحیت بھی ختم ہو گئی تھی۔۔ہولے ہولے قبر کو سہلاتے ہوئے وہ کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔۔

شانی! صائم اس کا قبر پر چلتا ہوا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔شیری ابھی اپنے ربّ کو حساب" دے گا۔۔ہمیں شیری کو الوداع کہنا ہو گا۔۔یہ اس کا گھر بن گیا ہے۔۔ہم یہاں نہیں رک سکتے۔۔ہم کل آ جائیں گے" کہتے ہوئے اس کے شانے کو سختی سے تھام کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔

چلو شاباش" صائم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ہم کل ملنے کے لیے آئیں" گے" صائم اسے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔۔

اسد اللہ صاحب نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ان کے لیے تو شایان علی اور شہیر شاہ دونوں برابر تھے۔۔ کبھی سگی اولاد کی محبت کو شایان علی پر فوقیت نہیں دی۔۔ بچپن سے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ مسجد نماز پڑھنے کے لیے ساتھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لے کر جاتے تھے۔۔ایک ہاتھ تو چھوٹ گیا تھا۔۔دوسرے کی اذیت ان سے دیکھی نہیں جارہی تھی۔۔

شایان علی بار بار مڑ کر اس کی قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔یوں جیسے وہ اسے پکار رہا ہو۔۔ شایان علی ہاتھ چھڑوانے لگا تھا مگر صائم کی گرفت سخت تھی۔۔صائم بہت مشکل سے اسے سنبھالتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر چل رہا تھا۔۔ابھی تو صائم کو بہت کچھ سنبھالنا تھا۔۔جو تباہی ان کے حصے میں آئی تھی اب وہ شاید کبھی ان کی زندگیوں کو واپس نارمل نہیں بنا سکتی تھی کیونکہ اثرات ذہن پر مرتب ہوئے تھے۔۔نجانے مزید کتنے کانٹے ان کی راہوں پر بچھائے گئے تھے۔۔

****

**

اگلی صبح ان کی آنکھ ہسپتال کے کمرے میں کھلی تھی۔۔وہ نا سمجھی سے چھت کو گھور رہی تھیں۔۔یوں لگ رہا تھا جیسے کسی بھیانک خواب سے بیدار ہوئی تھیں۔۔ گردن موڑ کر پاس بیٹھے اسد اللہ صاحب کو دیکھا۔۔وہ نیم جان لگ رہے تھے۔۔ بکھر چکے تھے۔۔سازین کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے۔۔سازین کا دل بھر آیا اور لیٹے لیٹے وہ بلک کر رو پڑیں۔۔ایسا درد ملا تھا کہ کوئی مرہم اثر انداز نہیں ہوتا۔۔

کہتے ہیں وقت ہر زخم پر مرہم بن جاتا ہے مگر اولاد کھونے والے والدین سے پوچھ کر دیکھیں۔۔وقت مرہم نہیں بلکہ مجبوری ہوتا ہے۔۔مجبوراً وہ والدین زندگی کو اپنے وجود کے ساتھ گھسیٹ رہے ہوتے ہیں۔۔یہ وقت مرہم شاید کچھ زخم تو بھر دیتا ہے مگر اولاد کھونے کا زخم روز محشر تک نہیں بھر سکتا "

سازو! صبر کرو۔۔ہمیں تواب بس صبر کادامن تھام کر شیری کی یادوں کے سہارے چلناہو گا۔۔اب اس کے بغیر جیناہو گا۔۔رونے سے اسے مزید تکلیف نہیں دے سکتے۔۔ہماری دو معصوم بیٹیاں ان کا تو سوچو۔۔انہیں اب بھی ہماری ضرورت ہے"اسداللہ صاحب نم لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔

ایک باپ سے اس کا کل سرمایہ چھن گیا تھا۔۔ان کے بڑھاپے کا واحد سہارا۔۔مگر وہ اب بھی صرف اپنے بچوں کا سوچ رہے تھے۔۔سازین رخ موڑ کر بے آواز رو رہی تھی۔۔کوئی جواب ناں دیا۔۔۔

ایک ماں کو صبر کا پاٹ سیکھایا جارہا تھا مگر یہ ماں تو زندگی بھر صرف اپنے بچے کو دیکھ دیکھ کر جیتی آئی ہے۔۔وہ اس صبر کے پاٹ کے پنوں کو پھاڑ کر پھینک چکی ہے۔۔اولاد کھودی صبر کہنا آسان اور صبر کرنا مشکل ہے۔۔اب بس اس کی یاد میں رونا ہی تو لکھا تھا"

کوئی نہیں جو تیری کمی کو بھر سکے

کوئی نہیں جس کو میں چاہ سکوں تیری طرح

دروازے پر دستک کے ساتھ سیدہ سکینہ اندر داخل ہوئیں۔۔ہاتھ میں کھانے کی ٹرے اٹھائے ان کی جانب بڑھ آئیں۔۔نم آنکھوں سے اپنی دوست کو دیکھا۔۔وہ خود ایک ماں ہیں۔۔سازین کی تکلیف ان سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔

اسد بھائی! میں سازو کو کچھ کھلا دیتی ہوں۔۔پھر دوائی بھی کھلا دوں گی۔۔آپ" بھی کچھ کھا لیں" فکر مندی سے کہتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بھابھی! آپ سازو کو کچھ کھلا دیں۔۔بڑی مہربانی۔۔اس مشکل وقت میں آپ" سب ہمارے ساتھ کھڑے ہیں" ممنونیت سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

ہم سب ایک فیملی ہیں۔۔بس فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں" نم لہجے" میں کہتے ہوئے سازین کی جانب دیکھا۔۔

عدیل بھائی باہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔آپ ڈاکٹر سے مل کر آجائیں۔۔وہ" سازو کے بلڈ ٹیسٹ کا کہہ رہے تھے" کہتے ہوئے سازین کی جانب بڑھ گئیں۔۔

جی بھابھی" کہہ کر اسد اللہ شاہ آخری نظر سازین پر ڈال کر باہر چلے گئے۔۔"

سازو! اٹھو کچھ کھالو۔۔تمہیں دوائی بھی لینی ہے" کہتے ہوئے انہیں اٹھنے میں" مدد دی۔۔

سیدہ! میرا بچہ میرا شیری" وہ روتے ہوئے سیدہ سکینہ کی جانب دیکھ رہی" تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

تم بتاؤ نا میں کیسے صبر کروں؟ میں شیری کے لیے تڑپ رہی ہوں۔۔اتنے گھنٹے" گزر گئے میں نے شیری کو نہیں دیکھا۔۔اس کی آواز تک نہیں سنی۔۔میں شیری کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔اسے سننا چاہتی ہوں" سازین بلکتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے

وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں

سازو! اللہ تعالی کی طرف سے یہ ہونا لکھا تھا۔۔خود کو سنبھالو" سیدہ سکینہ روتے ہوئے انہیں اپنے سینے سے لگائے کھڑی ہوئی تھیں۔۔

میرا شیری۔۔کوئی اسے بلادے" وہ زار و قطار روتے ہوئے اسے بلا رہی تھیں۔۔

سازو! بس کرو۔۔اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔کچھ کھالو۔۔گھر پر عزواور شیزو بھی کچھ کھا نہیں رہی تھیں۔۔بھابھی بہت مشکل سے انہیں کھلا رہی ہیں۔۔ انہیں اپنی اماں چاہیے ہے۔۔تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو پھر اپنے گھر اپنی بیٹیوں کے پاس جاسکتی ہو نا۔۔ہاں نا؟ تھوڑا سا کھالو" کہتے ہوئے نوالہ بنا کر سازین کو کھلا دیا۔۔

مگر وہ پھر بھی روتی رہی۔۔روتے ہوئے کھانا کھالیا۔۔کھانا گلے سے اتارنا بہت مشکل تھا۔۔رونے کی وجہ سے ساری توانائی جواب دے گئی تھی۔۔سیدہ سکینہ

www.novelsclubb.com

کھانا کھا کر انہیں دوائی دے کر آرام سے لیٹا رہی تھیں۔۔ کمفرٹر درست کرتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر سہلانے لگیں۔۔ان کی سب سے بہترین دوست اپنا سب سے قیمتی اثاثہ کھو چکی تھیں۔۔سازین کی تکلیف وہ اپنے اندر تک محسوس کر رہی تھیں۔۔شیری اس کے لیے شایان کی سی حیثیت رکھتا تھا۔۔

****

**

اس وقت ام نور اپنی اماں یعنی سیدہ سکینہ کے گھر پر تھی۔۔وہ ساری رات جاگتی رہی اور روتی رہی تھی۔۔صائم ساری رات اس کے ساتھ جاگتا رہا تھا۔۔ام نور ضمیر کے جس پچھتاوے میں تھی صائم وہ سمجھ ناں پایا تھا۔۔اسے سمجھاتے دلاسہ دیتے ہوئے صائم بس یہی سمجھ پایا تھا کہ وہ شیری کی موت کا بہت اثر لے چکی ہے۔۔ ذہنی طور پر بلکل ڈسٹرب ہو گئی ہے۔۔

ام نور کو آرام کی دوائی کھلا دی تھی کیونکہ اب اس کے بغیر وہ واقعی ہی آرام میں نہیں آتی۔۔ فجر پڑھ کر وہ تھوڑی دیر کے لیے سو گئی تھی۔۔ صائم بمشکل اسے سلا کر آیا تھا۔۔ شایان علی اپنے کمرے میں موجود تھا۔۔ کل سے ان کی آپس میں کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔ اسے بیڈ پر لیٹے ہوئے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ام نور چیخ کر اٹھ بیٹھی۔۔ صائم ساری رات جاگنے کے باعث نہایت تھک چکا تھا تو واش روم میں منہ دھوتے ہوئے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ ام نور کی چیخ سنتے ہی وہ دوڑتا ہوا آیا۔۔

اے ! کیا ہوا؟ صائم اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا مگر ام نور روتے ہوئے دروازے" کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔

وہاں صائم وہاں پر۔۔ شیری کھڑا ہوا تھا۔۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔۔ وہ" رو رہا تھا" ام نور روتے ہوئے دروازے کی جانب اشارہ دیکھ کر رہی تھی۔۔

امے ! کوئی نہیں وہاں پر۔۔ تم نے برا خواب دیکھا ہے" صائم اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔

ناں نہیں صائم ! شیری کو بہت تکلیف تھی۔۔ وہ مجھے مدد کے لیے پکار رہا تھا" ام" نور بلکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ صائم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ تو اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔۔

صائم ! وہ دیکھیں۔۔ ام نور نے کانپتے ہاتھ سے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔۔" شیری وہ وہاں کھڑا رو رہا ہے۔۔ آپ کو نظر کیوں نہیں آتا" کہتے ہوئے ہچکی بلند ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

امے ! کچھ نہیں وہاں۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ریلکس امے۔۔ مجھے دیکھو۔۔" کچھ نہیں وہاں" صائم کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ام نور کو کیسے اس تکلیف سے نجات دلائے۔۔ام نور اس کے سینے سے لگی نیم جان ہو گئی۔۔

اے ! آنکھیں کھولو" صائم اس کا چہرہ تھپکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ مگر ام نور بے" ہوش ہو چکی تھی۔۔

صائم اسے بازوؤں میں اٹھائے باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔صائم کے کندھے کا زخم ابھی تک مکمل مندمل نہیں ہوا تھا۔۔کل سے کافی وزن پڑا تھا اس کے کندھے اور شانے پر۔۔ام نور کو اٹھانے سے زخم سے خون رسنے لگا مگر اسے اپنی تکلیف کا احساس نہیں تھا۔۔صرف ام نور کا خیال تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پندرہ منٹ کی ڈرائیو پر وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔ڈرائیونگ کے دوران وہ عدیل صاحب کو کال پر ساری صورت حال بتا چکا تھا۔۔سیدہ سکینہ اور عدیل صاحب پہلے ہی سازین اور اسد اللہ شاہ کے ساتھ ہسپتال میں موجود تھے جبکہ مسسز

مہرین ممکن حد کوشش کر رہی تھیں کہ گھر پر علیزے، شانزے اور شایان علی کو سنبھال لیں۔۔دونوں بچیوں کو سیدہ سکینہ اپنے ساتھ گھر لے کر آئی تھیں۔۔

ام نور کو بے ہوشی کی حالت میں داخل کیا گیا۔۔ ہسپتال کا عملہ پھرتی سے کام کر رہا تھا۔۔ام نور کو ڈرپ لگی تھی۔۔سیدہ سکینہ کو معلوم نہیں تھا کہ ام نور کو وہاں لایا گیا ہے۔۔صائم اور عدیل صاحب اس وقت ام نور کے پاس موجود تھے۔۔

صائم! نرمی سے اس کے زخمی کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔صائم جو ام نور کا ہاتھ تھامے بیٹھا ہوا تھا سر اٹھا کر اپنے والد کو دیکھا۔۔

بیٹا! فکر مت کرو۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا" صائم کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا۔۔"

صائم صرف اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

ادھر دکھاؤ" عدیل صاحب کی نظر اس کی شرٹ پر نظر آتے خون پر گئی۔۔"

شرٹ کے فرنٹ سائیڈ خون کے چند قطرے نظر آئے۔۔زخم کھل گیا تھا۔۔

صائم ! پھر بلیڈ نگ ہو رہی ہے۔۔زخم کھل گیا ہے۔۔میں ڈاکٹر کو لے کر آتا"
ہوں۔۔مرہم پٹی کر دیں گے "فکر مندی سے کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

نہیں بابا میں ٹھیک ہوں۔۔آپ گھر فون کریں۔۔میں اتنی جلدی میں نکل آیا"
ہوں امی کو بتا ہی ناں پایا" صائم پیشانی مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے تم نورے کے پاس رہو۔۔میں فون کر کے آتا ہوں۔۔ساتھ ہی ڈاکٹر"
کو لے کر آتا ہوں۔۔تمہارے زخم پر لاپرواہی ٹھیک نہیں۔۔میں ابھی آیا" عدیل
صاحب کہتے ہوئے موبائل فون لیے باہر چلے گئے۔۔

www.novelsclubb.com

امے ! صائم تھکے تھکے انداز میں اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔نرمی سے اس کا ہاتھ"
تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے اپنے لبوں سے لگا کر آنکھیں موند لیں۔۔

اس کی امے کی یہ حالت اسے بہت تکلیف دے رہی تھی۔۔کتنی بے چینی محسوس
ہو رہی تھی۔۔وہ کچھ دیر یوں ہی بیٹھا رہا تھا۔۔

صائم! وہ نیم کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

اے! تم ٹھیک ہو؟ تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی" صائم فکر مندی سے"

اس پر جھکتے ہوئے محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔ام نور اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

یہ نکال دیں پلیز۔۔ نقاہت بھری آواز۔۔ام نور ڈرپ کی سرنج کی جانب اشارہ"

کر رہی تھی۔۔

نہیں اے! اپنی حالت دیکھو۔۔بس تھوڑی دیر میں ختم ہو جائے گی تو نکال دیں"

گے "صائم اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے "ام نور نم لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔"

ٹھیک ہے پہلے یہ ختم ہو جائے۔۔ پھر ہم آرام سے بات کریں گے۔۔ ٹھیک ہے؟"

صائم اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں صائم! مجھے ابھی بات کرنی ہے۔۔میں تھک رہی ہوں۔۔اکیلے اتنا بڑا بوجھ" نہیں سنبھال پا رہی ہوں۔۔مجھے آپ کی ضرورت ہے"ام نور رونے لگی تھی۔۔

اے! پلیز"صائم جانتا تھا وہ بات کیے بغیر آرام نہیں کرے گی۔۔اچھا ایک منٹ" میں یہ نکال دوں۔۔ویسے بھی بس تھوڑی سی رہ گئی ہے"صائم خود ہی احتیاط سے اس کی ڈرپ ہٹا رہا تھا۔۔

صائم! مجھے اٹھ کر بیٹھنا ہے"ام نور اپنا ہاتھ آگے کر رہی تھی۔۔صائم آرام سے" اسے اٹھنے میں مدد دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! یہ خون؟ام نور کی نظر اس کی شرٹ پر ٹھہر گئی۔۔"

کچھ نہیں ہو گا اے! بس ابھی جا کر پٹی کروالوں گا"صائم اس کی فکر مندی دیکھ کر" جواب دے رہا تھا۔۔

صائم !ام نور اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔شیری وہ اسے۔۔ام نور الفاظ" چن رہی تھی۔۔شیری کو شانی نے مارا تھا۔۔ام نور سختی سے صائم کا ہاتھ پکڑے کہہ رہی تھی۔۔صائم نا سمجھی سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

اے !کیا کہہ رہی ہو؟تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔شاید تمہیں خود ہی سمجھ" نہیں آرہا ہے تم نے کیا بولا ہے"صائم کو لگا وہ ہوش میں نہیں۔۔

صائم ! میں پورے ہوش و حواس میں ہوں۔۔ام نور کا لہجہ اچانک سخت ہو گیا۔۔" شایان علی نے ہی شہیر شاہ کو مارا تھا۔۔وہ چوٹ؟شانی کی وجہ سے ہی شیری کو لگی تھی"ام نور روتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دے رہی تھی۔۔صائم بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

مگر صائم ! یہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔جو شانی کے ہاتھوں پیش آیا"آخر میں ام نور" کا لہجہ کمزور پڑ گیا۔۔صائم کی آنکھوں میں سرخ لکیریں بن گئیں۔۔

وہ بے یقینی سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔زبان مزید کچھ پوچھنے سے انکاری تھی۔۔ام نور آہستہ آہستہ سارا واقعہ صائم کو بتاتی چلی گئی کہ آخر سولہ نومبر کی اس شام کیا ہوا تھا۔۔

!ماضی

" سولہ نومبر کی شام"

وہ سمیع اللہ ملک ہاؤس کے دروازے کے باہر کھڑا شش و پنج میں مبتلا تھا کہ دستک دے یا پھر واپس لوٹ جائے۔۔اگر وہ واپس لوٹ گیا تو شایان علی کی مدد نہیں کر سکے گا۔۔وہ آج طے کر آیا تھا کہ اس مسلے کو گھر والوں سے مزید نہیں چھپا سکتے۔۔ لمبی سانس ہوا کے سپرد کر دی اور ہمت کرتے ہوئے دستک کے لیے ہاتھ آگے بڑھ

www.novelsclubb.com

دیا۔۔اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔۔وہ چہرے کے تاثرات درست کرتے ہوئے خود کو نارمل کر رہا تھا۔۔

کون ہے؟اندر سے پوچھا گیا۔۔ام نور کی آواز سنتے ہی اس کی کچھ ہمت بندھی" تھی۔۔ام نور اس کا کمفرٹ زون تھی۔۔ایک بڑی بہن جس سے وہ آرام سے بات کر سکتا ہے۔۔

آپی! میں شہیر شاہ"پلیز دروازہ کھول دیں"نرمی سے جواب دیا۔۔ام نور پھرتی" سے دروازہ کھولے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اور پھر دروازے کا پٹ پوری طرح سے کھول کر ایک طرف ہو گئی۔۔

اندر آجاؤ شیری!ام نور اس کے جمے کھڑے رہنے پر حیران تھی۔۔شیری سر" جھکائے اندر داخل ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم آپی! شیری نرم مسکراہٹ سے سلام کر رہا تھا۔۔ام نور دروازہ بند کر کے اسے کی جانب مڑی۔۔"

وعلیکم السلام! آج تو بھئی میرا شیری آیا ہے۔۔شانی سے ملنے آئے ہو؟ام نور اسے دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔وہ بہت کم ہی ان کے گھر آیا کرتا تھا۔۔"

آپی! میں دراصل آپ سے بات کرنے آیا ہوں"شیری احتراماً نظریں جھکائے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا۔۔آؤ بیٹھو"ام نور آنگن میں بچھی ہوئی چارپائی کی جانب بڑھ گئی۔۔ "

تم بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لے کر آتی ہوں"ام نور اس کی جانب بغور دیکھتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

نہیں آپی! میرے پاس وقت نہیں۔۔آپ بس جلدی سے میری بات سن لیں""

شیری اسے کیچن میں جاتے دیکھ جلدی سے بول پڑا۔۔

اوہ اچھا جی۔۔آپ کے پاس وقت نہیں۔۔ام نور ہنس دی۔۔بیٹھو تو سہی۔۔"
کھڑے کھڑے باتیں تھوڑی ہوتی ہیں"ام نور اس کے کھڑے رہنے پر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

شیری چارپائی پر بیٹھ گیا جبکہ ام نور اس کے سامنے رکھی دوسری چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔دونوں اس وقت روبرو بیٹھے ہوئے تھے۔۔شام کے سائے پھیل رہے تھے مگر ابھی تک مغرب نہیں ہوئی تھی۔۔

آپی! سیدہ خالہ کہاں ہیں؟ نظر نہیں آرہی ہیں"شیری کچھ سوچتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اماں تو شانی کے ساتھ نجمہ خالہ کے یہاں گئی ہوئی ہیں۔۔شانی تھوڑی دیر میں" واپس لوٹ آئے گا۔۔اور اماں رات تک واپس آجائیں گی"ام نور اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔وہ پریشان لگ رہا تھا۔۔

آپی! میں شایان علی کے حوالے سے بات کرنے آیا ہوں۔۔شیری بات کا آغاز" کر رہا تھا۔۔

شانی کے بارے میں؟ام نور حیران تھی وہ شانی کو پہلی بار پورے نام سے مخاطب" کر رہا تھا۔۔

افوو شیری۔۔اس نے پھر تم سے لڑائی کی ہو گی نا۔۔افف کیا کروں میں اس" لڑکے کا"ام نور خود ہی سے شیری کی پریشانی کا مطلب اخذ کرنے لگی۔۔

نہیں آپی! شانی کی میرے ساتھ کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔۔آپ غلط سمجھ رہی " ہیں"شیری بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنی بات کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

شیری! کیا ہوا ہے؟ کوئی پریشانی ہے؟اماں تو ابھی گھر پر نہیں ہیں تم مجھے بتاؤ"ام" نور فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور بے چین ہو گئی تھی کہ نجانے شانی نے پھر سے ایسا کیا کر دیا کہ شیری گھر تک صرف اس کی بات کرنے آ گیا تھا۔۔

آپی! آپ کو شانی کا رویہ کچھ بدلا سا نہیں لگتا؟ جیسے کہ وہ پریشان یا اسٹریس میں" ہے؟ شیری جاننا چاہتا تھا کہ کیسے ام نور وہ ناں دیکھ سکی جو وہ اتنے دنوں سے دیکھتا آیا ہے۔۔

اوہ شیری! تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔یہ بات تھی اور میں نجانے کیا سوچنے لگی" تھی "ام نور نے جیسے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔۔

ہاں جی وہ جناب پریشان تھا مگر اب کچھ ٹھیک ہے۔۔کیونکہ موصوف کو فوٹو گرافی" کے لیے کیمرہ چاہیے تھا۔۔صائم نے لے کر دیا ہے۔۔اب تو بس ساتویں آسمان پر ہے۔۔بلکل خوش ہے۔۔ام نور مسکرا دی۔۔

www.novelsclubb.com

شانی کہہ رہا تھا کیمرے کا عدسہ ٹوٹ گیا ہے مگر پھر وہ بنوا رہا ہے۔۔ تھوڑی سی" امتحانات کی پریشانی بھی ہے۔۔ میرا شانی صدا کا نالائق اسٹوڈنٹ "ام نور مسکراتے ہوئے اسے شایان کی پریشانی کی اصل وجہ بتا رہی تھی۔۔

آپی! اس کے علاوہ آپ کو کبھی کچھ محسوس نہیں ہوا؟ شیری حیران تھا کیسے وہ" لوگ شایان علی کی طبیعت نظر انداز کر رہے ہیں۔۔ مطلب اس کی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی "شیری کو اس کی چڑچڑاہٹ والی طبیعت بھی تو بتانی تھی۔۔

شیری! تمہیں کیا لگا میں نے نوٹ نہیں کیا؟ ام نور مسکراتے ہوئے مصنوعی خفگی" سے بول رہی تھی۔۔ اصل میں وہ تو میرے جانے کے بعد سے بہت زیادہ حساس ہو گیا ہے۔۔ اماں بھی کہہ رہی تھیں میرے کمرے میں جا کر بیٹھ جاتا ہے۔۔ ام نور انگلیاں مسلتے ہوئے نرم لہجے میں بتا رہی تھی۔۔

اور پھر بورڈ کے فائنل امتحانات سر پر ہیں تو اس کی الگ ٹینشن لی ہوئی ہے۔۔میں" نے اسے ڈاکٹر کو بھی دکھایا تھا۔۔اسٹڈیز اسٹریس ہے۔۔کچھ سکون آور ادویات بھی دی ہیں"اب کی بار ام نور فکر مند لہجے میں بتا رہی تھی۔۔

مگر ان شاءاللہ ہم کل یا پرسوں تک یہاں سے شفٹ کروا رہے ہیں نا تو وہ بالکل" ٹھیک ہو جائے گا۔۔شیری تم اس کے لیے اتنا پریشان تھے؟ام نور نرمی سے مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

آپی! ہمارا شانی"وہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔۔اسے ہماری مدد کی ضرورت ہے"," شیری نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

کیا مطلب؟ام نور نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔۔"

شیری ہمت مجتمع کر کے ساری بات شروع سے آخر تک بتاتا چلا گیا۔۔میر علی صمد سے لے کر پرنسپل انور حمٰن خان تک۔۔اس کی آئے روز طبیعت کا بگڑ جانا۔۔

کیمرہ بیچ دینا۔۔میر علی صمد کے دیئے پیسے چوری ہو جانا۔۔اور اب بار بار میر علی صد اور پرنسپل کا اسے دھمکیاں دینا۔۔ام نور کی آنکھوں میں نمی تیرتی نظر آرہی تھی۔۔اس کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔

میر اشانی۔۔ام نور نم لہجے میں صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ جب دروازے پر" دستک سنائی دی۔۔

شیری کوئی پریشانی لاحق ہو گئی کہ اب اگر شانی اسے یہاں دیکھ لے گا تو؟ کیا اسے شانی کو پہلے سے بتا دینا چاہیے تھا؟ شیری پریشان کن نظروں سے ام نور کو دیکھنے لگا۔۔ام نور مرے ہوئے قدموں سے چلتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔ ٹھنڈے ہوتے ہوئے ہاتھ سے دروازہ کھول کر کھڑی ہو گئی۔۔عام حالات میں تو ام نور کبھی ایسا ناں کرتی مگر اس وقت اس کے حواس شل ہو گئے تھے۔۔دروازہ کھولنے پر اس کی نظر سامنے کھڑے نفوس پر پڑی تو ام نور کو لگا اس کا دل کسی نے

مٹھی میں دبالیا ہو۔۔وہ سرخ متورم آنکھوں سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔مگر پھر نظریں چرالیں۔۔ناک رگڑتے ہوئے پیشانی صاف کی۔۔

"اسلام و علیکم آپی! شایان علی ممکن کوشش کرتے ہوئے لہجہ نارمل بنائے سلام کر رہا تھا۔۔ام نور کے تو جیسے لب ہی سل گئے تھے۔۔کوئی جواب ناں دیا۔۔

"اچھا نا بھئی ہٹیں تو سہی۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔آرام کروں گا" شایان علی کہتے ہوئے گھر کی دہلیز کے اندر داخل ہوا۔۔ام نور دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

"شانی! تمہارا کیمرہ کہاں ہے؟ام نور دیوار بنی ہوئی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔شایان علی نا سمجھی سے ام نو کو دیکھ رہا تھا کہ اس وقت وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔

وہ گردن موڑ کر بائیں جانب دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خفگی در آئی۔۔شیری فکر مندی سے ہاتھ مسلتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"شیری! تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ شایان علی اس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ام نور ضبط کرتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی۔۔

"شانی! پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔ تمہارا کیمرہ کہاں ہے؟ام نور اس کے بازو سے پکڑ کر رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"وہ آپی۔۔وہ تو میں نے ریپئرنگ کے لیے دیا ہوا ہے۔۔اس کے لینس میں کریک پڑ گیا تھا۔۔فون پر آپ کو بتایا تو تھا" شایان علی ہکلاتے ہوئے وضاحت دے رہا تھا۔۔ام نور کو اس کے جھوٹ سے بہت تکلیف ہوئی۔۔وہ شایان علی سے سچ سننا چاہتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ بول رہے ہو شانی! آپی سے باتیں بھی چھپاتے ہو اور جھوٹ بولنا بھی سیکھ گئے ہو؟ام نور ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی شایان علی خود اپنی تکلیف اسے بتادے۔۔کیوں وہ ام نور پر اعتبار نہیں کر رہا کہ وہ اس کے ساتھ پہلے بھی کھڑی تھی اور آج بھی۔۔

آپی! میں وہ" مگر نجانے کیوں اسے غصہ آگیا۔۔جسم میں سرایت کرتی تازہ ڈر گز" کا اثر تھا جو راستے میں میر علی صمد اسے دے چکا تھا۔۔گردن موڑ کر شیری کو دیکھا۔۔

تو میرے گھر میں کیا کرنے آیا ہے؟ کہتے ہوئے اس کی جانب لپکا۔۔تو میری آپی" کو مجھ سے بدگماں کرنے آیا ہے" شایان علی غصے سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! ہمیں اس مسلے کا حل تلاش کرنا تھا۔۔گھر والوں سے مزید اس بات کو" چھپانا مجھے صحیح نہیں لگا" شیری نرمی سے کہتے ہوئے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اپنا ہاتھ پرے کر "غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔ام نور پہلی بار اسے اتنے غصے" میں دیکھ کر شدید صدمے میں تھی۔۔

شانی! ام نور خفگی اسے مخاطب کر رہی تھی۔۔شیری پر غصہ کیوں کر رہے ہو؟ وہ" تمہاری مدد کرنے کی نیت سے یہاں آیا ہے "ام نور سخت برہم نگاہوں سے شایان علی کو دیکھ رہی تھی۔۔

نہیں آپی! یہ آپ کو بدگمان کرنے آیا ہے۔۔آپ مجھ سے سوالات کیوں کر رہی" ہیں؟ شایان علی کی آواز اونچی ہوئی۔۔

ام نور کی آنکھوں میں سرخی دوڑنے لگی۔۔آج پہلی بار شایان علی اس سے اتنی اونچی آواز میں بات کر رہا تھا۔۔

آپی! میں صرف شانی کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔۔اور بالکل یہی غصہ اور یہی" چڑچڑاپن کالج میں بھی دیکھتا ہوں۔۔شانی کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔بس

www.novelsclubb.com

اسی لیے میں یہاں آیا تھا۔۔آپ دونوں پلیز آرام سے بات کریں"شیری کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ صورت حال بگڑ کیوں رہی تھی وہ تو مسلہ حل کرنے آیا تھا۔۔

تو نے اچھا نہیں کیا شیری۔۔تو نے آپی کو کیوں بتایا؟ میں آج رات ہی سب ٹھیک کرنے والا تھا"شایان علی نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے اسے ہلکا سا دھکا دے دیا۔۔شیری لڑھک کر دو قدم پیچھے ہوا۔۔ام نور منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اس کے اس عمل کو دیکھ رہی تھی۔۔

میرا تیرا بھائی ہوں۔۔میں تیری مدد کروں گا۔۔تو چاہے یا ناں چاہے"شیری" بھی غصے سے سرخ ہو گیا اور اونچی آواز میں جواب دیا۔۔

تو میرا بھائی نہیں ہے"شایان علی چیخ پڑا۔۔ام نور کا ضبط جواب دے گیا۔۔بازو" سے پکڑ کر شایان علی کا رخ اپنی جانب کیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر لگا دیا۔۔

شایان علی گال پر ہاتھ رکھے نہایت تکلیف دہ حیرت اور صدمے سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔ شیری کو تکلیف ہوئی تھی شانی کو تھپڑ لگتے دیکھ وہ دو قدم آگے بڑھ آیا۔۔ام نور کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلا بہہ نکالا۔۔وہ شایان علی پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھا سکتی مگر آج ہاتھ اٹھ گیا۔۔

شانی! ام نور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے صرف اس کا نام لے پائی تھی۔۔"

شانی! آئی ایم سوری۔۔شایان علی کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ تمہیں" مجھے اور صائم کو سب بتا دینا چاہیے تھا۔۔تم کیوں سہتے رہے؟ ہم تو ہمیشہ تمہارے ساتھ تھے۔۔پھر کیوں؟ام نور روتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی۔۔شایان علی کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔شیری کی آنکھوں میں بھی نمی اتر آئی تھی۔۔

مگر پھر اچانک شایان علی کی آنکھوں میں طیش نظر آیا۔۔بغیر سوچے سمجھے بپھرے شیر کی طرح شیری کی جانب لپکا اور پوری قوت سے اسے دھکا دے دیا۔۔شیری

جو پوری توجہ سے ام نور کی جانب دیکھ رہا تھا اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔ سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ پیٹھ کے بل گرا تھا۔۔ پانی کی بڑی موٹر کے ساتھ اس کا سر ٹکرا گیا۔۔ام نور کی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔

شیری! وہ بھاگتے ہوئے اس کی جانب آئی۔۔ شیری اٹھو پلیز "اسے اٹھاتے" ہوئے سر کے نیچے ہاتھ دیا تو ام نور کا ہاتھ خون سے بھر گیا۔۔ام نور اپنے کپکپاتے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔

شایان علی کو اچانک سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔ لڑھک کر نیچے بیٹھ گیا۔۔اسے پانی چاہیے تھا مگر ہمیشہ اسے پانی دینے والا شیری خود پانی کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔

ام نور روتے ہوئے احتیاط سے اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے خون روکنے کی کوشش کی رہی تھی۔۔ مگر شیری کا خون ابل ابل کر باہر آ رہا تھا۔۔ام نور کا سفید

لباس مکمل طور پر خون سے نہا چکا تھا۔۔اس سے پہلے ام نور نے اتنا خون کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔خون سے رنگے ہاتھ لرز رہے تھے۔۔انگلیوں میں کپکپی طاری ہو گئی تھی۔۔وہ دنگ نظروں سے اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر دیکھ رہی تھی خون کی کچھ بوندیں اس کی انگلیوں سے ٹپک کر گود میں رکھے اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔۔زبان کنگ ہو گئی تھی تو دماغ مفلوج ہو رہا تھا۔۔شل ہوتے حواس سے وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو خون آلودہ ہو گیا تھا۔۔وہ بے جان ہوتا وجود اس کی گود میں نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔۔تکلیف کے باعث بند آنکھ کے کونے سے آنسو کی لکیر بہہ رہی تھی۔۔شیری نیم جان ہو رہا تھا مگر وہ گردن موڑتے ہوئے اپنے بائیں جانب دیکھنے لگا۔۔

شایان علی کا سر چکرا رہا تھا۔۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا اور پیشانی زمین پر رکھے وہ تقریبا بے ہوش ہو رہا تھا۔۔شیری کی نظریں شایان علی کی جانب دیکھ رہی

تھیں۔۔شایان علی پانی کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔شیری بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ایک ہاتھ اونچا کیے شایان علی کی جانب بڑھا دیا یوں جیسے شیری اپنی تکلیف میں بھی اس کی تکلیف ناں دیکھ پا رہا تھا۔۔زخم میں درد کے باعث آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور سب اندھیر ہو گیا۔۔اذیت ہی اذیت تھی۔۔وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھپتھپا رہی تھی۔۔یہ اسے ہوش میں رکھنے کی ناکام کوشش تھی مگر وہ نیم جان بے ہوش ہو چکا تھا۔۔

شانی!ام نور روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔جلدی سے ادھر آؤ۔۔شیری کو" دیکھو۔۔خون۔۔ام نور کی زبان لڑکھڑا گئی۔۔خون بہہ گیا۔۔ادھر آؤ شانی"ام نور اپنے دوپٹے سے شیری کا سر ڈھانپنے لگی۔۔خون روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

شایان علی دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔سختی سے آنکھیں بند کیں۔۔

شانی! تو میرا بھائی ہے" اس کا کہا گیا آخری جملہ اس کے ذہن کے پردوں پر" لہرانے لگا۔۔شایان علی زور سے زمین پر ہاتھ مار کر اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی جانب لپکا۔۔

شیری! تو میرا بھائی ہے۔۔تجھے کچھ نہیں ہو گا" کہتے ہوئے شیری کے شانے کے" گرد اپنا بازو پھیلایا۔۔

یااللہ مدد کر" کہتے ہوئے پوری قوت سے اسے اپنے کندھے پر سوار کیا۔۔"

ام نور روتے ہوئے اپنا دوپٹہ اس کے سر پر لپیٹ رہی تھی۔۔خون رک نہیں رہا تھا۔۔ام نور بھاگ کر صحن میں گئی۔۔سیدہ سکینہ کا بڑا دوپٹہ اوڑھ لیا۔۔

شانی! جلدی کرو۔۔ہمیں شیری کو ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔۔بہت چوٹ آئی" ہے" وہ بھاگتے ہوئے آئی تھی۔۔شایان علی زیر زبان یااللہ مدد کا ورد کرتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کندھے پر سوار کیے وہ اسے پورے راستے پیدل چل کر ہسپتال لے کر گیا۔۔

لڑھکتے ہوئے قدموں سے چلتے ہوئے وہ دیوار کا سہارا لے کر رک جاتا تھا۔۔ محلے میں اس وقت مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ گلیوں سے گزرتے ہوئے انہیں کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔ ہسپتال دس منٹ کی مسافت پر واقع تھا۔۔ام نور سارے راستے شیری کے سر پر دوپٹہ دیئے ہوئے تھی۔۔ سڑک پر کچھ لوگ مدد کے لیے آگے بڑھ آئے مگر شایان علی نے منع کر دیا۔۔

میرا بھائی ہے۔۔ میں خود لے کر جاؤں گا" وہ ممکن حد تک تیز رفتار سے بھاگ رہا" تھا۔۔ بھاگتے ہوئے اچانک سے آنکھوں کے سامنے دھندلاہٹ آجاتی تھی۔۔

ام نور رو رہی تھی۔۔ قدم چلنے سے انکاری ہو رہے تھے مگر وہ جیسے خود کو گھسیٹ رہی تھی۔۔ وہ شیری اور شایان کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔

!حال

"سترہ نومبر صبح"

"صائم! وہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔میں نے شانی کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔۔مجھے تو وہ میرا معصوم شانی ہی نہیں لگا۔۔اتنا غصہ اتنی اونچی آواز۔۔وہ تو جیسے کوئی اور ہی تھا"ام نور سر جھکائے روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

"مجھے اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔اسے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔۔شیری کو بھی میرا یہ عمل پسند نہیں آیا مگر صائم۔۔کہتے ہوئے سر اوپر اٹھایا۔۔

شانی اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔۔یوں جیسے کوئی چیز اس پر حاوی تھی"ام نور وہ شام یاد کرتے ہوئے تکلیف سے بتا رہی تھی۔۔صائم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ جو کہہ رہی تھی اس پر یقین نہیں آ رہا تھا مگر اس دنیا میں ام نور سے زیادہ وہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔اب کیا ہو گا۔۔روتے ہوئے ہچکی بھری۔۔اس وقت شانی کس" حال میں ہو گا؟وہ بالکل ٹھیک نہیں۔۔صائم سب تباہ ہو گیا۔۔شانی کبھی اس پچھتاوے سے باہر نہیں نکل سکتا"ام نور دونوں ہاتھ چہرے پر دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔

پیچھے اچانک سے گلاس گرنے کی آواز پر صائم گردن موڑ کر دیکھنے لگا۔۔یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔صائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔سامنے کھڑے انسان کی آنکھوں میں حیرانگی سمیت تکلیف کی شدت نظر آ رہی تھی۔۔ام نور صائم کا بازو پکڑ کر ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسد اللہ شاہ اپنے بھائی جبار شاہ کے ساتھ کھڑے انہیں دنگ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔یوں جیسے کوئی پہاڑ ان کے سر پر آن گرا ہو۔۔اسد اللہ شاہ صاحب لڑکھڑا گئے۔۔

تم لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی کا جھوٹا ڈرامہ کر رہے تھے؟ جبار شاہ طیش میں" آ گئے تھے۔۔

جبار صاحب! میری بات سنیں" صائم کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھا۔۔"

بس کرو صائم! نیکوکار صائم عدیل ملک ہمارے بچے کے قاتل کو چھپا کر بیٹھا" تھا۔۔اسد بھائی دیکھ لیں۔۔ان کے اصل چہرے۔۔یہ ہمارے شیری کے قاتل ہیں" جبار شاہ اونچی آواز میں بولنے لگے۔۔

جبار صاحب! آواز دھیمی رکھیں تو بہتر ہو گا۔۔میں کچھ بول نہیں رہا تو اسے میری" کمزوری مت سمجھیں۔۔اور اب میرے بھائی کے لیے لفظ قاتل کا استعمال آپ کو بھاری پڑے گا" صائم کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔

اور میرے مقتول بیٹے کا کیا صائم؟ وہ تمہارا بھائی نہیں تھا؟ اس کا کیا قصور؟" اسد اللہ صاحب بے یقینی سے پوچھ رہے تھے۔۔آنکھیں چھلک پڑیں۔۔

اسد انکل! آپ مجھے ایک بار سن لیں۔۔صائم نرمی سے گویا ہوا۔۔یہ صرف ایک " حادثہ تھا۔۔آپ نے امے کی بات ادھوری سنی ہے۔۔میں آپ کو پوری بات سمجھاتا ہوں "صائم بات سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

مگر کیا پوری بات سمجھانے سے سچ بدل جائے گا؟اسد اللہ صاحب ٹوٹے ہوئے " لہجے میں پوچھ رہے تھے۔۔

آپ جانتے ہیں شایان علی کی شہیر شاہ سے محبت۔۔ہمارا شانی قاتل نہیں "صائم " کہتے ہوئے ام نور کے سامنے آگیا کیونکہ جبار شاہ نہایت غصے سے ام نور کو گھور رہا تھا اور صائم کی غیرت کو یہ گوارا ناں تھا۔۔

مگر میرا بیٹا تو مقتول ہے۔۔بے موت مارا گیا ہے "اسد اللہ صاحب کی آواز اونچی " ہوئی۔۔ام نور سہم گئی تھی۔۔صائم کے بازو پر گرفت مزید سخت کر دی۔۔

www.novelsclubb.com

اسد انکل! آپ ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔۔شایان علی کبھی بھی جان بوجھ کر" ایسا نہیں کرتا۔۔یہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔مجھے شیری سے بھی اتنی ہی محبت ہے جتنی شانی سے ہے۔۔میرے لیے دونوں بھائیوں میں کبھی کوئی فرق نہیں تھا" صائم حیران کن نظروں سے اسد اللہ صاحب کو دیکھ رہا تھا جو پہلی بار اتنی اونچی آواز میں بات کر رہے تھے۔۔ان آنکھوں میں غصے سے سرخ لکیریں دوڑ رہی تھیں۔۔

چھوڑیں اسد بھائی! ان سے تو اب پولیس ہی حساب کتاب کرے گی۔۔ہمارے" شیری کے قتل کو ہم اتنی آسانی سے معاف نہیں کریں گے۔۔اس کے قاتل کو سزائے موت تک پہنچا دیں گے۔۔ہم اپنے شیری کے لیے انصاف ضرور لیں گے" کہتے ہوئے اپنا موبائل فون نکال لیا۔۔

ام نور پریشان کن نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔صائم اسد اللہ صاحب کی جانب دیکھ رہا تھا یوں جیسے وہ اپنے بھائی کو روک لیں گے۔۔

اسد انکل !ام نور آگے ہوئی۔۔میرا شانی قاتل نہیں۔۔پلیز آپ لوگ ایسا مت" کریں۔۔وہ بچہ ہے "ام نور نم لہجے میں کہتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔صائم اپنا بازو اس کے گرد پھیلائے کھڑا ہوا تھا۔۔

میرے شیری کو انصاف ملنا چاہیے۔۔اگر آپ لوگوں میں تنکا برابر بھی ضمیر" موجود ہے تو پوچھیں خود سے کیا میرا شیری انصاف کا حق دار نہیں؟اسد اللہ صاحب روتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

انصاف کو جس ترازو میں آپ لوگ تول رہے ہیں وہ سراسر غلط ہے۔۔آپ اپنے" ضمیر سے تو پوچھ لیں کہ کیا شایان علی کو سزا دلوانے سے شہیر شاہ کی روح کو سکون مل جائے گا؟صائم سخت لہجے میں کہتے ہوئے جبار شاہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

شیری اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا تھا۔۔اتنی ہی محبت شایان علی بھی اس سے" کرتا ہے۔۔میں ہمیشہ شیری کے ساتھ کھڑا رہا ہوں۔۔ کبھی اپنے بھائیوں کو اکیلا

نہیں چھوڑا۔۔ایک حادثے میں ایک بھائی کو کھو چکا ہوں۔۔دوسرے کو نہیں کھو سکتا" صائم اسد اللہ صاحب کو دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

اگر۔۔صائم دو قدم آگے ہوا۔۔اگر میرے بھائی کے خلاف آپ پولیس سے مدد" لینا چاہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔۔مد مقابل بیرسٹر صائم عدیل ملک ہے۔۔جو کرنا چاہیں کر لیں مگر میں اپنے بھائی شایان علی کو میں کچھ نہیں ہونے دوں گا" کہتے ہوئے ام نور کا ہاتھ تھام لیا۔۔

چلو اے! کہتے ہوئے صائم اسد اللہ شاہ کے برابر کھڑا ہو گیا۔۔"

اسد انکل! ایک بار ایک سر پھرا بندہ گن تانے اسے مارنے کے لیے بھرے بازار" پہنچ گیا تھا۔۔کیونکہ شہیر شاہ اس کے خلاف سچائی کی جنگ لڑنے گیا تھا مگر اس لڑائی میں شایان علی اس کے شانہ بشانہ کھڑا ہو گیا۔۔جب وہ کالج میں اسے مارنے آیا تھا تو شایان علی دیوار بن کر حریف کے سامنے آ گیا تھا۔۔وہ ساتھ تھے۔۔

www.novelsclubb.com

مضبوط تھے۔۔آپ ایک حادثے کو ان کی محبت پر فوقیت دے رہے ہیں۔۔ہار جائیں گے "صائم ایک ایک لفظ نرمی سے ادا کر رہا تھا۔۔اس کا ارادہ اسد اللہ شاہ کو نیچا دکھانا یا دل دکھانا نہیں تھا۔۔

اور اسد انکل اس بندے سے تو مجھے کوئی سروکار نہیں۔۔جبار شاہ کی جانب اشارہ کیا۔۔مگر آپ مجھے عزیز ہیں کیونکہ آپ میرے بھائی شیری کے محترم والد ہیں جس سے وہ بہت محبت کرتا ہے "صائم نرمی سے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اور یاد رکھیں اسد انکل! بیرسٹر صائم عدیل ملک ہمیشہ آپ کے ساتھ ہی ہے۔۔" جب میری ضرورت ہو میں حاضر ہوں مگر میں شایان علی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا" کہتے ہوئے ام نور کو لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ام نور روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

صائم! یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ یہ میرے شانی کو جیل بھجوادیں گے؟ام نور" بے یقینی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

امے! تم فکر مت کرو۔۔ میں سب دیکھ لوں گا۔۔ شانی کو کچھ نہیں ہو گا" صائم" کہتے ہوئے اسے لیے سازین خالہ کے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔

پھپھو گھر چلیں؟ صائم سازین خالہ کی جانب دکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ" رہا تھا۔۔ ایک ماں کس درد سے گزر رہی تھیں۔۔ سازین دوائی کے زیر اثر وہ سو رہی تھیں۔۔

صائم، نوری! تم دونوں یہاں کیسے؟ سیدہ سکینہ فکر مندی سے ان کی طرف" آئیں۔۔

امے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ ابھی ڈسچارج ہوئی ہے۔۔ آپ فارغ ہو گئ" ہیں تو پھر گھر چلتے ہیں؟ صائم ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا نوری کو؟ کہتے ہوئے ام نور کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔"

پھپھو یہاں پر ساز و خالہ کی فیملی موجود ہے۔۔ہم چلتے ہیں" صائم اپنی بات پر زور "

دے رہا تھا۔۔

صائم! ساز و کو کیسے چھوڑ کر جاؤں؟ میری ضرورت ہے ساز و کو۔۔تم دونوں گھر "

چلے جاؤ۔۔اور شانی کا خیال رکھنا" ام نور کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت

سے کہا۔۔

کوئی ضرورت نہیں بھابھی۔۔آپ جا سکتی ہیں" اسد اللہ صاحب کمرے میں "

داخل ہوئے تھے۔۔سیدہ سکینہ ناسمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔

صائم افسوس سے سر ہلا کر سیدہ سکینہ کا تھامے کمرے سے باہر نکل آیا۔۔وہ جانتا تھا

جو بدکلامی ام نور کے ساتھ کی گئی ہے وہ سیدہ سکینہ سے ساتھ بھی کی جا سکتی ہے اسی

لیے وہ انہیں لینے آیا تھا۔۔وہ لوگ سمجھ نہیں پا رہے تھے مگر ان کا رویہ دل دکھا رہا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے صائم؟اسد بھائی ایسے کیوں بات کر رہے تھے؟سیدہ سکینہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چلتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

"کچھ نہیں پھپھو۔۔پریشان مت ہوں۔۔گھر چلتے ہیں۔۔شانی کو ہماری ضرورت ہے"صائم فلحال سید سکینہ کو کچھ بھی بتا کر تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ابھی صحیح وقت نہیں تھا۔۔

"پھپھو آپ کا موبائل فون کہاں ہے؟صائم کوریڈور میں رک گیا۔۔میرا موبائل فون کل سے کہیں رکھ دیا مل نہیں رہا"صائم پیشانی مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"یہ رہا میرا موبائل فون"کہتے ہوئے اپنے پرس سے موبائل فون نکال کر اس کے حوالے کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو بابا! آپ کہاں ہیں؟ اچھا ایسا کریں پارکنگ لاٹ میں آجائیں۔۔ ہم روانہ ہو" رہے ہیں۔۔ آپ آجائیں تو پھر بات کرتے ہیں" صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پر بات کر رہا تھا۔۔

ام نور اس کا بازو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔۔ بے چینی نے آن گھیرا تھا۔۔ سیدہ سکینہ نا سمجھی سے صائم کو دیکھنے لگتی تھیں کہ نجانے کیا ہو گیا ہے۔۔ دونوں بدلے بدلے لگ رہے ہیں۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

صائم کار پارک کیے گردن موڑ کر ام نور کو دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے بے آواز رو رہی تھی۔۔ سیدہ سکینہ اور عدیل صاحب فکر مندی سے ان کو دیکھ رہے تھے۔۔ صائم سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر کیسے اپنے والد اور پھپھو کو اس بات کا بتائے۔۔

کار کا فرنٹ ڈور کھول کر صائم کار سے باہر نکل آیا۔۔اسے دیکھ کر وہ تینوں بھی باہر نکل آئے۔۔دروازے پر دستک دے کر ام نور کو دیکھا۔۔کل سے وہ اتنا زیادہ رو رہی تھی کہ اس کی آنکھوں کے نیچے سرخ نشانات پڑ گئے تھے۔۔صائم خود کو ام نور کے معاملے میں بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔دروازہ کھل گیا۔۔سامنے پریشان کھڑی مسسز مہرین صائم کی جانب آئیں۔۔

صائم! تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟ شانی بنا بتائے نجانے کہاں چلا گیا۔۔" میں اسے آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ رکا ہی نہیں "مسسز مہرین نم آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہی تھیں۔۔

کیا مطلب کہاں چلا گیا؟ آپ نے مجھے فون کیوں نہیں کیا" عدیل صاحب آگے " آئے۔۔

www.novelsclubb.com

میرا شانی! کدھر جا سکتا ہے؟ سیدہ سکینہ منہ پر ہاتھ رکھے فکر مندی سے کہہ رہی تھیں۔۔

امی! آپ پریشان ناں ہوں۔۔ کہاں جائے گا یہیں کہیں ہو گا مل جائے گا۔۔اور" میرا فون شاید کار میں ہے کل سے موبائل فون کی جانب توجہ ہی نہیں دی۔۔ میں جا کر دیکھتا ہوں" صائم کہتے ہوئے واپس دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔

صائم! میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی" ام نور بھاگتے ہوئے اس کے پاس" آئی۔۔

اے! اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔ میں شانی کو واپس لے کر آؤں گا۔۔" اسے کچھ نہیں ہو گا" ام نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم کیوں اپنی طبیعت خراب کر رہی ہو؟ پلیز اے" صائم کا انداز التجائی تھا۔۔ام نور" نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بس اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

آپ لوگ میرے واپس آنے تک دروازہ نہیں کھولیں گے۔۔چاہے کچھ بھی ہو" جائے۔۔بابا آپ یہاں ہوں گے۔۔اور کچھ بھی ہو۔۔کوئی بھی بات ہو جائے تو مجھے کال کریں" صائم سختی سے ہدایت کر رہا تھا۔۔

صائم تیز قدموں چلتے ہوئے کار کی جانب واپس آیا۔۔متلاشی نظروں سے فون تلاشنے لگا۔۔

یہاں تو رکھا تھا۔۔کہاں گیا؟ صائم ساری فائلز دور ہٹاتے ہوئے خود کلامی کر رہا" تھا۔۔اس کا موبائل فون وہیں پڑا مل گیا۔۔موبائل فون پاور آف ہو گیا تھا۔۔ نامعلوم نمبر سے دس مسڈ کالز؟ صائم کار اسٹارٹ کرتے ہوئے اس نمبر پر کال کر رہا تھا۔۔

ہیلو! کون بات کر رہا ہے؟ صائم ناسمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

بیرسٹر صائم عدیل ملک! مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا آپ اتنی لاپروائی کا مظاہرہ" کریں گے۔۔کل سے آپ کو کالز کر رہا ہوں۔۔ایک کال تک اٹینڈ نہیں کی" ایک خفا آواز سنائی دی۔۔

کہنا کیا چاہتے ہیں؟ میں یوں ہی کسی کی بکواس نہیں سنتا۔۔پہلے ہی میرا دماغ گھوم" ہوا ہے۔۔مزید گھوم گیا تو تمہاری خیر نہیں ہو گی" صائم کا لہجہ برہم ہو گیا تھا۔۔

کس لیے فون کیا تھا؟ جلدی کہو میرے پاس وقت نہیں" صائم متلاشی نظروں" سے کاروِنڈو سے شایان علی کو ڈھونڈتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

معاف کیجئے گا صائم سر! مجھے آپ سے ملنا ہے۔۔وہ ندامت سے بول رہا تھا۔۔" میرے پاس کچھ ہے جو آپ کے کام آسکتا ہے۔۔پلیز ایک بار مجھ سے مل لیں" وہ آدمی درخواست کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟تمہارے پاس ایسا کیا ہے؟صائم اس کی آواز پہنچانے کی کوشش کر رہا" تھا۔۔

سر!فون پر نہیں بتا سکتا۔۔مجھ سے مل لیں۔۔صرف ایک بار پلیز"وہ آدمی" عجلت میں لگ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔میرے اسسٹنٹ سعد غنی سے بات کرو۔۔ملاقات کا وقت وہ" تمہیں بتادے گا۔۔تھوڑی دیر بعد تمہیں اس کی طرف سے کال موصول ہو گی۔۔ شکریہ"صائم کہتے ہی فون کان سے ہٹائے پریشان کن نظروں سے سڑکوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

شانی!کہاں ہو تم؟تھکے ہوئے انداز میں صائم سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے اسے پکار" رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی کا معصوم چہرہ نظروں کے سامنے آجاتا تھا۔۔صائم کے لیے وہ آج بھی بچہ تھا جسے صحیح، غلط کا فیصلہ کرنا مشکل لگتا تھا۔۔جو اپنی معصوم فطرت کے باعث کسی کی منافقت نہیں پہچان سکتا تھا۔۔پھر یادوں کے دریچوں میں شیری کا عکس لہرایا۔۔صائم کی بند آنکھ کے کونے سے آنسو کی لکیر بہن نکلی۔۔شیری کی باتیں۔۔ اس کا چہرہ۔۔

صائم بھائی! میں آپ کی طرح بننا چاہتا ہوں" وہ مسکراتے ہوئے صائم کو کینوس" بورڈ دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دل کے ایک خاص مقام پر

وہ آج بھی بستا ہے

وقت گزر جاتا ہے

مگر باتیں یاد رہتی ہیں

صائم آنکھیں کھول کر ٹشو پیپر سے چہرہ صاف کرنے لگا۔۔یہ اذیت ناختم ہونے والی اذیت بن گئی تھی۔۔ مگر اسے شایان علی کو بھی ڈھونڈنا تھا۔۔اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں ابھرا۔۔ قبرستان۔۔ہاں وہ وہیں جا سکتا ہے۔۔صائم واپس کار اسٹارٹ کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔

قبرستان میں اکاُدکا لوگ نظر آرہے تھے۔۔کوئی کسی اپنے عزیز کی قبر پر پھول کی پتیاں چھڑک رہا تھا۔۔تو کچھ لوگ ایک قبر کے پاس بیٹھے قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔۔وہ بھی اس کی قبر کے پاس بیٹھا تھا۔۔قبر کی مٹی ابھی تک گیلی تھی اس پر ہاتھ پھیرنے سے وہ مٹی اس کے ہاتھ میں لگ گئی تھی۔۔

سن ناشیری! وہ رو رہا تھا۔۔یار تو جانتا ہے میرا تیرے بغیر گزارہ نہیں۔۔بس تو" چل میرے ساتھ۔۔میں وہاں بہت اکیلا ہوں۔۔تو نہیں تو کچھ بھی نہیں" شایان علی مدھم آواز میں بول رہا تھا۔۔

سچ کہا تھا کسی نے اک بار

ہر جینے والے کے پاس زندگی نہیں ہوتی

ٹھیک ہے تو مجھے اپنا لیپ ٹاپ مت دینا۔۔اور وہ تیری بنائی پینٹنگ۔۔کہتے ہوئے" گال پر ہتھیلی سے آنسو رگڑا۔۔میں مان رہا ہوں اس پینٹنگ میں ہم دونوں تھے اور تو ہی میرے ساتھ کھڑا ہوا تھا بس" شایان علی جیسے اپنے ناراض دوست کو منا رہا تھا۔۔

اور تو کہتا ہے نا کہ میں مذاق مذاق میں بھی زور سے مکا رسید کر دیتا ہوں تو اب" سے پکا۔۔اب سے میں بالکل بھی نہیں ماروں گا" شایان علی کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔۔

شیری! تو ہمیشہ مجھ سے شکوہ کرتا تھا میں تجھ سے اچھے سے بات نہیں کرتا۔۔ابھی" تو اتنی باتیں کر رہا ہوں مگر تو مان ہی نہیں رہا۔۔اتنی خفگی اور ناراضگی تو مجھ سے رکھ

ہی نہیں سکتا۔۔ مجھ سے بات کر" وہ روتے ہوئے اپنے ہاتھ پر لگی گیلی مٹی کو دیکھ رہا تھا۔

تو۔۔ درد بھری سسکی بلند ہوئی۔۔ شیری تو میرا بھائی ہے نا؟ مجھے معاف کر دے" شیری۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا تھا سچی۔۔ تو جانتا ہے میں تیرے ساتھ بہت لڑائی کرتا تھا مگر تیرے لیے بھی تو ہر کسی سے لڑ جاتا تھا۔۔ میں نے کبھی" روتے ہوئے ہچکی ابھری۔۔

کبھی تیرا برا نہیں چاہا تھا تو پھر میں کیسے تجھے مار سکتا ہوں؟ شایان علی مٹی والے" ہاتھ کو گال پر پھیرنے لگا یوں جیسے اس مٹی سے اسے شیری کی خوشبو آ رہی تھی۔۔

چل نا اب اٹھ جا۔۔ میں شایان علی اپنے بھائی شہیر شاہ کے بغیر ادھورا ہوں۔۔" مجھے ایسی زندگی نہیں چاہیے جس میں تو میرے ساتھ نہیں۔۔ شیری واپس آ جا یار۔۔ پلیز واپس آ جا" شایان علی بلکتے ہوئے اس کی قبر سے لپٹ گیا تھا۔۔

دور بیٹھے ہوئے لوگ اداسی سے اس دیوانے لڑکے کو دیکھ رہے تھے۔۔

" تم نہیں تو پھر یہ رونقیں کیسی "

وہ دھیرے سے ننگے پاؤں چلتا ہوا اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔صائم کو لگا جو تکلیف وہ اس وقت محسوس کر رہا تھا اس سے زیادہ تکلیف وہ کبھی محسوس ہی نہیں کی تھی۔۔ درد دل اس کی طاقت پر حاوی ہو رہا تھا۔۔

شانی! نرمی سے اسے قبر سے اوپر اٹھایا۔۔بیٹا ادھر میری طرف دیکھو۔۔صائم نم" آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔شیری کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہو گا اس کا بھائی اس طرح خود کو تکلیف دے" صائم کہتے ہوئے اپنے رومال سے اس کا چہرہ صاف کر رہا تھا۔۔

صائم بھائی! پلیز آپ شیری سے کہیں نا۔۔مان جائے۔۔ہمارے ساتھ چلے۔۔" میں وعدہ کرتا ہوں ایک اچھا بھائی بن کر رہوں گا۔۔ کبھی اس سے لڑائی نہیں

کروں گا۔۔پلیز آپ کہیں گے تو وہ مان جائے گا" شایان علی روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بول رہا تھا۔۔

شیری اب کبھی واپس نہیں آسکتا۔۔ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے صائم کی" آنکھیں بھی چھلک پڑیں۔۔وہ اب اپنے حقیقی گھر چلا گیا ہے" صائم اس کی قبر کی جانب دیکھنے لگا۔۔

چلو شانی! اٹھو شاباش" صائم اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

ناں صائم بھائی۔۔پلیز نہیں۔۔میں شیری کے ساتھ ادھر ہی رہوں گا۔۔شیری" یہاں اکیلا کیسے رہے گا؟ کوئی تو اس کے پاس ہو۔۔بس اب سے میں یہیں رہوں گا" شایان علی کہتے ہوئے اس کی قبر پر سر ٹکائے بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی بیٹا۔۔یہ ممکن نہیں۔۔امے اور پھپھو تمہارے لیے رو رہی ہیں۔۔ہمیں" گھر چلنا ہو گا۔۔تم یہاں نہیں رہ سکتے ہیں" کہتے ہوئے مضبوطی سے شایان کے بازو کو پکڑ کر اسے اوپر اٹھایا۔۔

نہیں۔۔میں شیری کے ساتھ رہوں گا۔۔وہ ادھر اکیلا ہے" وہ روتے ہوئے منع کر رہا تھا۔۔صائم بمشکل اسے اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔

شیری! تو ڈرنا نہیں۔۔میں واپس آجاؤں گا۔۔ٹھیک ہے نا؟ شایان علی مڑ کر اس" کی قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم کو اس کی دماغی حالت دیکھ کر بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔وہ سختی سے اس کا شانہ تھام کر چل رہا تھا۔۔احتیاط سے اسے کار میں بٹھایا۔۔

روح اداس ٹھہری رونقوں کی بستی میں

ہمارے سکون کا کچھ حصہ جو تم لے گئے

شانی! تھوڑا سا پانی پیو" صائم پانی کی بوتل اس کے منہ کے قریب لے گیا۔۔"

شایان علی روتے ہوئے پانی پی رہا تھا۔۔

شیری بھی تو ایسے ہی اسے پانی پلایا کرتا تھا۔۔ پانی پیتے ہوئے شایان علی کی تکلیف مزید بڑھ گئی۔۔ ہر شے میں شہیر شاہ یاد آتا ہے۔۔ ہر چیز میں اس کا عکس نظر آتا ہے۔۔ وہ کہیں بھی نہیں تھا مگر پھر بھی ہر جگہ پر اس کی چھاپ موجود تھی۔۔ صائم کار اسٹارٹ کرنے لگا تھا کہ موبائل فون پر کال آنے لگی۔۔

انیس سو لنگی کالنگ" صائم فکر مندی سے شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہیلو انیس! مدھم آواز میں کہا۔۔"

صائم! شایان علی کے خلاف قتل کی ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے" انیس" سو لنگی بے یقینی سے کہہ رہا تھا۔۔ صائم آنکھیں موندے سر سیٹ کی پشت پر ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔

صائم! یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہے؟ خدارا کچھ تو بولو"

صائم "انیس سو لنگی کا دل بے چین ہو گیا تھا۔۔ صائم جلدی سے کارڈور کھولتے ہوئے باہر نکل آیا۔۔

انیس! تم شانی کا خیال رکھو گے؟ صائم مدھم آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔ انیس سو لنگی" اس کے لہجے میں چھپا درد محسوس کر رہا تھا۔۔

اپنی جان سے زیادہ اس کی حفاظت کروں گا" مضبوط لہجے میں جواب دیا۔۔"

تو پھر ٹھیک ہے۔۔ پولیس اہلکار کسی صورت گھر کی طرف ناں جائیں۔۔ شایان" علی میرے ساتھ ہے۔۔ تم یہاں آؤ۔۔ میں اس کی گرفتاری دے رہا ہوں" صائم کی آواز دھیمی تھی۔۔

صائم کو اپنی نظروں کے سامنے ام نور کا روتا ہوا چہرہ نظر آ رہا تھا مگر وہ قانون کے مطابق سب کرنا چاہتا تھا۔۔ اس کا ایمان اتنا کمزور نہیں تھا کہ اپنے بھائی کے معاملے

www.novelsclubb.com

میں وہ قانون کی خلاف ورزی کرے۔۔وہ طے کر چکا تھا اپنے بھائی کو بچا لے گا تو وہ ضرور یہ کر کے دکھائے گا۔۔

ٹھیک ہے مجھے لوکیشن بھیج دو۔۔میں خود آؤں گا"انیس سو لنگی مکمل تعاون " کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار میں بیٹھے شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔فون بند کیا۔۔انیس سو لنگی کو لوکیشن بھیج دی۔۔

صائم اپنے والد عدیل ملک صاحب کا نمبر ملاتے ہوئے کار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔صائم قبرستان کی جانب آتے ہوئے فون پر ہی راستے میں عدیل ملک صاحب کے بے حد اسرار کرنے پر انہیں بتا چکا تھا کہ کس طرح شایان علی اور شہیر شاہ کے درمیان وہ حادثہ پیش آیا تھا۔۔عدیل ملک صاحب پر جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔۔صائم سامنے بیٹھ کر ساری صورتحال سمجھانا چاہتا تھا مگر موقع ہی نہیں ملا۔۔

ہیلو بابا! شانی میرے ساتھ ہے۔۔میں شانی کی گرفتاری دے رہا ہوں "صائم" مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

عدیل ملک صاحب نے اپنی چھوٹی بہن سیدہ سکینہ کو دیکھا جو منتظر بیٹھی تھیں کہ اس کا شایان علی گھر آئے گا۔۔وہ ابھی تک اس حادثے کی اصل حقیقت نہیں جانتی تھیں۔۔

صائم! ان کے پاس کیا ثبوت ہے؟ کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل آئے۔۔یہ " کیس سرے سے بنتا ہی نہیں۔۔ایک حادثے کو وہ لوگ قتل کیس بنا رہے ہیں۔۔ شایان علی کو گھر لے کر آؤ" عدیل صاحب غمگیں لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔

بابا! ہسپتال میں وہ لوگ امے کے منہ سے ساری سچائی سن چکے ہیں۔۔ہماری" امے کو اگر گواہی کا کہا جائے گا تو؟ میں نہیں چاہتا وہ انکار کرے۔۔ساری زندگی وہ اس بوجھ تلے جی نہیں پائے گی۔۔بس ہم قانوناً اس مسلے کو حل کریں گے۔۔

حادثے کو حادثہ ثابت کر دوں گا۔۔ قتل کا مقدمہ خارج ہو جائے گا۔۔ شانی گھر واپس آ جائے گا" صائم انہیں سمجھا رہا تھا۔۔

مگر بابا! ضمیر کے پچھتاوے سے باہر نکلنا آسان نہیں۔۔ امے جھوٹ نہیں بولے" گی اور شانی پہلے ہی اتنے بڑے صدمے میں ہے۔۔ دونوں پچھتاوے میں جکڑ جائیں گے۔۔ پھر ہم لاکھ کوشش کر لیں کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔ اس لیے جو ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔۔ اگر کیس کیا ہے تو یہی سہی" صائم مدھم آواز میں بات کر رہا تھا۔۔ شایان علی کار میں بیٹھا ابھی تک رو رہا تھا۔۔

صائم! ہم سیدہ سے کیا کہیں گے؟ ہم نے اس کا بیٹا اپنے ہاتھوں خود پولیس کے" حوالے کر دیا؟ عدیل صاحب مڑ کر اپنی بہن کو دیکھ رہے تھے جو دروازے سے لگی کھڑی اپنے بیٹے کی راہ تک رہی تھیں۔۔

بابا! وہ انیس کے پاس محفوظ رہے گا" صائم کہتے ہوئے سامنے آتی انیس سو لنگی کی کار کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم! مجھ سے وعدہ کرو شانی کو صحیح سلامت گھر واپس لے کر آؤ گے۔۔ فیصلہ اس کے حق میں ہو گا" عدیل صاحب ایک تسلی چاہتے تھے۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں بابا" صائم پر اعتماد تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ جیسا تم بہتر سمجھو" عدیل صاحب نے فون بند کر دیا تھا۔۔ اس سے زیادہ ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔ ابھی سیدہ سکینہ کو بھی سچائی بتانی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شانی بیٹا! باہر آؤ" صائم اس کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ شایان علی کچھ کہے بغیر باہر نکل آیا۔۔

شانی! تم انیس کے ساتھ جا رہے ہو" صائم بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔ شایان علی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

شانی! کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔اپنے بڑے بھائی پر یقین" رکھتے ہو؟ صائم اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔وہ اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

تو پھر بس کچھ دن تک تم انیس کے پاس رہو گے۔۔وہاں انیس کا ایک کمرہ ہے۔۔" وہ کوئی لاک اپ نہیں۔۔اور تم کوئی قیدی نہیں۔۔وہاں صرف کچھ دن تم نے رہنا ہے۔۔میں وہاں آؤں گا۔۔امے اور پھپھو بھی آئیں گی۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا" صائم کہتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے؟ صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

جی" آنسو رگڑتے ہوئے وہ سر اثبات میں ہلا رہا تھا۔۔"

انیس سو لنگی وہیں کھڑا نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اتنا تو وہ بھی سمجھ گیا تھا معاملہ سنگین نوعیت کا ہے۔۔وہ اور صائم یقیناً تفصیل سے بات کریں گے۔۔

انیس! خیال سے لے کر جانا" صائم کہتے ہوئے شایان کو انیس کی کار کے پاس" لے آیا۔۔

بے فکر رہو۔۔اپنے بھائی سے بڑھ کر خیال رکھوں گا" کہتے ہوئے شایان علی کا" ہاتھ پکڑ لیا۔۔

انیس! میں تمہارے پاس آفس آؤں گا۔۔کیس کی تفصیلات کے لیے۔۔ابھی" شایان کو محفوظ کرنا ضروری ہے" صائم احتیاطاً کہہ رہا تھا۔۔

جاؤ شانی۔۔بہت جلد ملاقات کے لیے آؤں گا" صائم اسے کار میں بٹھا رہا تھا۔۔" کچھ ہی دیر میں کار دھواں اڑاتی وہاں سے چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اب اسے گھر جانا تھا۔۔ام نور کو جواب دینا تھا۔۔ پھپھو کو سب بتانا تھا۔۔صائم پیشانی مسلتے ہوئے کار میں بیٹھ گیا اور زن سے گاڑی گھر کی جانب بھگا لے گیا۔۔

****

**

گھر کے دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر وہ دو قدم پیچھے ہوا۔۔ہونٹ کاٹتے ہوئے پریشان۔۔اندر سے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔یہ بے چین قدم صرف ام نور کے ہی ہو سکتے تھے۔۔

کون ہے؟ام نور کی آواز آئی۔۔"

اے دروازہ کھول دو"صائم مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔ام نور پھرتی سے دروازہ کھول کر متلاشی نظروں سے شایان علی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

صائم!آپ شانی کو لینے گئے تھے۔۔کہاں ہے میرا شانی؟ام نور روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔صائم کچھ کہے بغیر گھر کے اندر داخل ہو گیا۔۔

اے!وہ ٹھیک ہے۔۔محفوظ ہے"صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

مگر وہ کہاں ہے؟ام نور نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

اتنے میں سیدہ سکینہ روتے ہوئے کمرے سے باہر آئی تھیں۔۔ مسسز مہرین اور عدیل صاحب بھی ان کے پیچھے آئے تھے۔۔

وہ انیس سو لنگی کے پاس ہے۔۔ بالکل محفوظ ہے" صائم کوشش کر رہا تھا ممکن" حد تک نارمل لہجہ اپنائے رکھے۔۔

کیا مطلب وہ انیس بھائی کے ساتھ ہے؟ام نور خفا نظروں سے صائم کو دیکھ رہی" تھی۔۔آپ میرے شانی کو گھر واپس لے کر آنے والے تھے۔۔ پھر انیس بھائی کے ساتھ کیوں ہے؟ام نور سخت لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔صائم اس کی ٹون پر حیران ہوا۔۔

کیا ہوا صائم؟تم شانی کو انیس کے پاس کیوں چھوڑ کر آئے ہو؟سیدہ سکینہ روتے" ہوئے نا سمجھی سے پوچھ رہی تھیں۔۔صائم مزید طوالت سے بہتر بتا دینا چاہتا تھا۔۔

اوکے۔۔تو ٹھنڈے دماغ سے میری بات سنیں۔۔شایان علی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔۔اریسٹ وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔۔ قانونی کارروائی کی جائے گی۔۔ مگر وہ انیس کے پاس محفوظ ہے" صائم صاف الفاظ میں کہہ رہا تھا۔۔اب کچھ بھی چھپانے کی گنجائش نہیں تھی۔۔

ایف آئی آر؟ مگر میرے بچے نے کیا کر دیا اور ایسے کیسے کس نے ایف آئی آر" درج کرائی ہے؟ سیدہ سکینہ فکر مندی سے روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

اسد اللہ شاہ نے" کہتے ہوئے آگے ہوا اور سیدہ سکینہ کا ہاتھ تھام لیا۔۔"

پھپھو! شیری کی موت ایک حادثہ ہے مگر وہ لوگ شانی کو اس کا زمہ دار ٹھہرا" رہے ہیں۔۔شیری کو وہ چوٹ شانی کی وجہ سے لگی تھی" صائم اپنی پھپھو کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر میں شانی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔وہ انیس کے پاس محفوظ ہے" صائم نے" ساری سچائی ان کے سامنے رکھ دی۔۔

کیا؟ وہ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ میں ابھی ان کے گھر جا کر بات کروں گی۔۔" میرے شانی پر اتنا گھٹیا الزام لگایا جا رہا ہے۔۔کیا ثبوت ہے میرے شانی نے کسی کو نہیں مارا۔۔میرا شانی کسی کو کوئی چوٹ نہیں پہنچا سکتا۔۔یہ جھوٹ ہے" سیدہ سکینہ آنسو گرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

پھپھو! پلیز اس طرح معاملہ خراب ہو جائے گا۔۔کرنے دیں ان کو جو وہ کر رہے ہیں۔۔اور وہ چوٹ شانی کی وجہ سے لگی تھی یہ بات سچ ہے۔۔امے وہاں موجود تھی" صائم انہیں شانے سے تھامے سمجھا رہا تھا۔۔سیدہ سکینہ بے یقینی سے ام نور کو دیکھنے لگی۔۔

پھپھو! آپ کو مجھ پر یقین ہے؟ صائم نم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

میرے بچے کو گھر واپس لے کر آنا صائم۔۔میں مر جاؤں گا اس کے بغیر "سیدہ" سکینہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھیں۔۔

میرے شانی نے کچھ نہیں کیا" وہ ہنوز ماننے سے انکاری تھیں۔۔"

ان شاءاللہ ! میں شانی کو صحیح سلامت واپس لاؤں گا۔۔آپ لوگ خود کو" سنبھالیں" کہتے ہوئے اپنی ماں کی جانب دیکھا جو شدید صدمے میں تھی۔۔

ان کے گھر کے بچے پر خون کا الزام لگایا گیا تھا۔۔قتل کوئی عام لفظ نہیں۔۔یہ تو قیامت کا صور لگتا جیسے کسی نے پھونک دیا۔۔

www.novelsclubb.com

امی ! پلیز سنبھالیں" صائم التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔وہ روتے ہوئے اثبات" میں سر ہلا رہی تھیں۔۔

عدیل ملک صاحب ام نور کو تھامے کھڑے ہوئے تھے۔۔وہ رو رہی تھی مگر بے یقینی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔صائم کہہ کر گیا تھا وہ شایان کو گھر لائے گا تو پھر صائم کو ہر صورت اسے لانا تھا۔۔ام نور خفا تھی۔۔

"اے! میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔مجھ پر یقین رکھو" کہتے ہوئے اس کی جانب آیا۔۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔مجھے بس شانی سے ملنا ہے۔۔آپ لے کر جائیں گا یا میں خود جاؤں؟ام نور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔صائم کو اس رویہ غصہ کم اور بے بسی زیادہ لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔۔ہم سب اس کے پاس جائیں گے۔۔عدالت سے تاریخ ملنے تک وہ انیس کے پاس بلکل محفوظ ہے۔۔ہم تب تک اس سے ملنے جایا کریں گے" صائم سب کی ہمت باندھ رہا تھا۔۔

مسسز مہرین سختی سے سیدہ سکینہ کا ہاتھ تھام کر انہیں اپنے ساتھ کمرے میں لے کر جا رہی تھیں۔۔عدیل صاحب ام نور کو صائم کے پاس چھوڑ کر ان کے پیچھے چلے گئے۔۔

اے ! آئی ایم سوری "صائم کی آواز دھیمی تھی۔۔"

صائم ! ام نور روتے ہوئے اس کے سینے لگ گئی۔۔میرا شانی رو رہا تھا؟آپ نے " دلاسہ تو دیا؟وہ وہاں کیسے رہے گا "وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

اے ! میں نے اس سے وعدہ کیا ہوا ہے۔۔اور ان شاءاللہ میں شانی کو صیح سلامت " واپس لے کر آؤں گا۔۔یہ کیس غلط ہے۔۔یہ قتل نہیں ہے "صائم اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر کہہ رہا تھا۔۔

ام نور جانتی تھی یہ قتل نہیں مگر خون تو بہا ہے۔۔ایک معصوم کا خون۔۔

www.novelsclubb.com

اے !بس تم خود کو سنبھال لو پلیز "صائم نرمی سے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے" کہہ رہا تھا۔۔ام نور اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

یہ وقت کتنا ظالم محسوس ہو رہا تھا۔۔ایک غم ابھی بھرا نہیں کہ دوسرا غم آن پہنچا ہے۔۔

****

**

اس کے آفس روم میں خاموشی کا پہرہ تھا۔۔صائم اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے سامنے دیوار پر لگی ہوئی اس خوبصورت کیلیگرافک آرٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس کیلیگرافک آرٹ میں صائم کو اس کے معصوم چہرے کی خوبصورت مسکراہٹ نظر آرہی تھی۔۔شہیر شاہ تو چلا گیا تھا مگر اس سے جڑی ہر چیز میں اس کا عکس ضرور

www.novelsclubb.com

نظر آتا تھا۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ سعد غنی اندر داخل ہوا۔۔چلتے ہوئے صائم کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔

سر! آپ نے جس آدمی سے رابطہ کرنے کا کہا تھا وہ آدمی آ گیا ہے "سعد غنی کہتے" ہوئے اس کیلیگرافک آرٹ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

اسے آج بھی یاد تھا صائم بہت خوش تھا جس دن یہ کیلیگرافک آرٹ یہاں لگوا رہا تھا۔۔صائم سر کو خم دیتے ہوئے اسے اجازت دے کر اپنی کرسی کی جانب بڑھ گیا۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ وہ آدمی اندر داخل ہوا۔۔چلتے ہوئے صائم کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم صائم سر! اداس مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا۔۔"

و علیکم السلام! آؤ بیٹھو "صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا" تھا۔۔پہچانے کی کوشش کر رہا تھا مگر صائم کے لیے یہ نیا چہرہ تھا۔۔

میں سہیل خان ولد اختر خان۔۔آپ کو کل میں نے فون کیا تھا" وہ اپنا تعارف دے رہا تھا۔۔صائم اس کے والد کے نام پر ذرا سا آگے ہوا۔۔

اختر خان؟ صائم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

جی سر۔۔آپ کو وہ ویڈیو کلپ میں نے ہی بھیجی تھی۔۔میرے والد اختر خان کے سم کارڈ سے نمبر سے" وہ صائم کی سوالیہ نظروں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔

شکریہ سہیل خان! صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔کل تم مجھے اتنی کالز کیوں کر رہے تھے؟ کوئی خاص وجہ؟ ایسا کیا ہے تمہارے پاس جو میرے کام آسکتا ہے؟ صائم کو اس کی صبح والی گفتگو یاد تھی۔۔

سر! یہ یو ایس بی فلیش ڈرائیو۔۔کہتے ہوئے وہ یو ایس بی صائم کی جانب بڑھا دی۔۔اس میں ایک ویڈیو کلپ ہے۔۔آپ سے گزارش ہے کہ ایک بار پوری ویڈیو دیکھ لیں" وہ احتیاط سے بات کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے "صائم کہتے ہوئے وہ یو ایس بی فلیش ڈرائیو اپنے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ " کرنے لگا۔۔

ایک ویڈیو کلپ لیپ ٹاپ اسکرین پر چلتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔ویڈیو میں میر علی صمد بول رہا تھا صائم کی نسیں تن گئی تھیں۔۔آنکھوں میں سرخی دوڑنے لگی تھی۔۔ویڈیو کلپ ختم ہوئی۔۔صائم نگاہیں اٹھا کر سہیل خان کو دیکھ رہا تھا۔۔ خاموش۔۔کنگ دم سادھے۔۔

آپ کا بھائی شایان علی خودکشی کرنے والا تھا۔۔میں نے بہت کالز کی تھیں۔۔مگر " آپ کا موبائل فون شاید بند تھا۔۔میں آپ کے گھر آیا تھا مگر وہاں بھی کوئی نہیں تھا پھر آپ کے سسرال آیا تو پتا لگا وہاں پڑوس کے ایک بچے کی وفات ہو گئی ہے۔۔ مجھے نہیں معلوم تھا وہ بچہ بھی اس کھیل میں برباد ہو جائے گا"افسوس سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

میر علی صمد جیسا گھٹیا شخص میرے چھوٹے بھائی کو مارنے کے درپہ تھا۔۔صائم" مٹھیاں بھینچ کر غصہ ضبط کرنے کی کوش کر رہا تھا۔۔میں کیسے اتنا بے خبر ہو سکتا ہوں؟ بے یقینی سے صائم پیشانی مسلنے لگا۔۔منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا تنفس کنڑول کر رہا تھا۔۔

سر! میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔۔ سہیل خان نم لہجے میں بتا" رہا تھا۔۔میں نے ہی ڈی ایس پی انیس سولنگی کو میر سفیان ثاقب خلیل کی خفیہ لوکیشن بھیجی تھی" سہیل خان اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

سہیل خان! جس وقت تم مجھے کالز کر رہے تھے میں اس وقت جہاز میں سفر کر" رہا تھا۔۔جب لینڈ نگ ہوئی تھی تو سب سے پہلے میری بیوی کی کال موصول ہوئی تھی۔۔صورت حال بہت مشکل ہو گئی تھی۔۔تمہاری کالز اگلے دن یعنی آج صبح دیکھی" سنجیدگی سے کہتے ہوئے صائم چیئر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔

عجیب سی بے چینی نے آن گھیرا تھا۔۔بوٹ زور زور سے ہلاتے ہوئے بس ضبط کر رہا تھا۔۔

سر! میرے پاس میر علی صمد کی خفیہ لوکیشن ہے۔۔آپ ڈی ایس پی انیس" سولنگی سے رابطہ کریں میں آپ کو لوکیشن بھیجتا ہوں۔۔بمشکل اسے بے ہوش کر کے وہاں رکھا ہوا ہے" سہیل خان اپنا موبائل فون نکال رہا تھا۔۔

سہیل خان! کیا میں جان سکتا ہوں تم ہماری مدد کیوں کر رہے ہو؟ کیوں اپنی" زندگی خطرے میں ڈال رہے ہو؟ صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

سر! مدد تو آپ لوگوں نے ہماری کی تھی۔۔چار سال پہلے آپ لوگ ناں ہوتے تو" شاید جو بچ گیا تھا وہ بھی ختم ہو جاتا" سہیل خان نم لہجے میں کہتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔۔

کیا مطلب؟ صائم ناسمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

سر! چار سال پہلے میرے ابا جان کی وفات ہو گئی تھی۔۔ایک کار ایکسیڈنٹ" میں۔۔وہ کار ڈرائیور میر علی صمد تھا" سہیل خان کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔

میرے ابا جان سڑک پر پڑے تڑپ رہے تھے۔۔وہ بے رحم انسان میرے ابا" جان کو مرتا چھوڑ کر بھاگ نکلا" ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

سہیل پانی پیو" صائم فکر مندی سے کہتے ہوئے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھا رہا" تھا۔۔

شکریہ صائم سر" کہتے ہوئے گلاس تھام لیا۔۔"

www.novelsclubb.com

سر! وہاں اتنے لوگ کھڑے ہوئے تھے مگر کوئی آگے ناں آیا۔۔پھر ایک کار" وہاں آکر رکی۔۔ایک مہربان انسان اس کار سے باہر آیا۔۔میرے ابا جان کو دیکھ کر اپنے ڈرائیور کی مدد سے کار میں بٹھایا اور ہسپتال لے کر گئے۔۔بہت کوشش کی گئی کہ میرے ابا جان کو زندگی مل جائے مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ چل

بسے۔۔اس سارے وقت میں وہ مہربان انسان میرے ابا جان کے ساتھ تھا" کہتے ہوئے نم آنکھوں سے صائم کو دیکھا۔۔

وہ کوئی اور نہیں آپ کے والد عدیل ملک صاحب تھے "پھیکی مسکراہٹ سے" صائم کو دیکھا۔۔صائم نظریں جھکائے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔

صائم کو یہ واقعہ یاد تھا۔۔اس کے بعد سے ہی تو وہ اور انیس سو لنگی دونوں میر ثاقب خلیل کے پیچھے لگ گئے تھے۔۔

سر! میں تو شہر سے باہر تھا۔۔میرے دادا ابو کو بلوایا گیا تھا۔۔بیٹے کی موت کا سنتے" ہی انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔آپ کے والد صاحب نے ایک اور احسان کیا۔۔ میرے دادا ابو کو اسی ہسپتال میں داخل کروایا۔۔ان کے علاج کا سارا خرچہ اپنے سر لیا۔۔نم لہجے میں سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر آپ وہاں آئے تھے۔۔میرے دادا ابو شاید کبھی بیٹے کی موت کے صدمے" سے باہر ناں آتے مگر آپ کے پاس ان الفاظ کا ذخیرہ ہے جو مرہم بن جاتے ہیں" سہیل خان ممنوعیت سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔صائم نظریں جھکائے لبوں پر مٹھی جمائے بیٹھا اسے خاموشی سے سن رہا تھا۔۔

صائم سر! آپ ہی تھے وہ جو اس مجبور اور بے بس باپ کو واپس زندگی کی طرف" لائے تھے۔۔ہم فائنانشیلی بہت زیادہ گر گئے تھے آپ لوگوں کی مدد سے ہی ہم واپس اسٹیبل ہوئے تھے" سہیل خان سر جھکائے ٹیبل کے کونے پر انگلی پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔

یہ سارا معاملہ عدیل صاحب نے سنبھال لیا تھا اسی لیے آپ مجھے پہچان ناں" سکے۔۔وہ ہوتے تو پہلی نظر میں پہچان لیتے" کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔آپ سے میری ملاقات آج پہلی بار ہوئی ہے۔۔ سہیل کہہ کر خاموش ہوا۔۔

سہیل! خاک بشر صرف ذریعہ ہوتے ہیں۔۔ حقیقی مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہوتا" ہے۔۔بیشک وہ جسے چاہے مدد کا ذریعہ بنا کر بھیجے۔۔ایک دن انصاف ضرور ہو گا۔۔اللہ تعالیٰ کچھ نہیں بھولتا" صائم مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔ سہیل خان نم آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

یہ تو طے ہوا کہ نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی۔۔تمہاری مدد سے آج وہ مافیا جیل کی" سلاخوں کے پیچھے ہے۔۔تم مدد بنا کر بھیجے گئے تھے سہیل خان" صائم نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

ہم زندگی بھر آپ لوگوں کے مشکور رہیں گے" سہیل خان ممنوع نگاہوں سے" صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

میر ثاقب خلیل کے گھر میں تمہارا کیا کام تھا؟ وہ ویڈیو تم نے وہیں کھڑے ہو کر" بنائی تھی؟ صائم کو لگا یہ سوال لازمی پوچھنا چاہیے۔۔

میں پچھلے دو سال سے ان کے گھر میں ملازمت کر رہا ہوں۔۔ان کا خاص ملازم" ہوں۔۔میرے خاندان کا جو نقصان کیا گیا تھا اس کا حساب تو لینا تھا" کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔

اوہ تو تم انتقام کی آگ میں جل رہے ہو؟ صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس" سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں سر! میں وہاں آستین کا سانپ بن کر گیا تھا۔۔انتقام لینے کا سوچا ضرور تھا مگر" مجھے معلوم ہوا کہ ڈی ایس پی انیس سولنگی ہاتھ دھو کر میر ثاقب خلیل کے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔میں بس آرام سے وہاں ثبوت اکھٹے کرتا رہا تھا" سہیل خان مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ سہیل خان! میں تمہارا بہت مشکور ہوں۔۔مجھے میر علی صمد کی لوکیشن بھیج" دو" صائم کہتے ہوئے یو ایس بی اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

سر! یہ آپ رکھ لیں۔۔یہ ویڈیو کلپ آپ کے کام آئے گا" سہیل خان یو ایس بی" کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔

شکریہ مگر لیپ ٹاپ میں سیو کر لیا ہے" صائم اس کی امانت لوٹا رہا تھا۔۔ سہیل" خان مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا۔۔

وہ یہ کیسے بھول گیا سامنے بیرسٹر صائم عدیل ملک ہے۔۔ تنکا برابر بھی کسی چیز اپنے پاس نہیں رکھتا۔۔

سر! میرے بارے میں کسی کو کچھ مت بتایئے گا۔۔ڈی ایس پی انیس سولنگی کو" بھی نہیں۔۔میں اب سے وہاں کام نہیں کروں گا۔۔اب سے کوئی اچھی جاب کروں گا" سہیل خان احتیاطاً کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہم ٹھیک ہے۔۔صائم اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔اچھا ایسا کرو تم سعد غنی کے پاس" اپنی سی وی رکھوا دو۔۔میں کسی اچھی کمپنی میں تمہارے لیے بات کروں گا"صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ صائم سر! ممنوعیت سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔اور الوداعی کلمات کے" بعد وہاں سے رخصت ہو گیا۔۔

صائم اس کے جاتے ہی ریوالونگ چیئر پر سر ٹکائے آنکھیں موندے ہولے ہولے جھولنے لگا۔۔اس کے دشمن اتنے وقت سے اس کے بھائیوں کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور وہ بے خبر رہا۔۔وہ شایان علی کے کال آتا تھا۔۔آنکھیں کھول دیں۔۔اس کی آنکھوں میں کرب ہی کرب تھا۔۔میر ثاقب خلیل اور اس کا بیٹا تو صرف اس کے دشمن تھے مگر شایان علی کے گرد جال بچھا دیا گیا تھا۔۔وہ بچہ تھا۔۔ پھنس گیا تھا۔۔

خودکشی؟کرسی پر بے چینی سے جھولتا صائم لفظ خودکشی پر ٹھہر سا گیا۔۔یہ لفظ کتنا خوف ناک محسوس ہوتا ہے۔۔اس کے گھر کا سب سے چھوٹا بچہ تو اس لفظ سے آشنا بھی نہیں تھا۔۔پھر وہ اس پر عمل پیرا ہونے کا سوچ کیسے رہا تھا؟انگنت خیالات صائم کو بے چین کر رہے تھے۔۔

اگر شیری وہاں ناں آتا تو کیا؟کیا میرا شانی کل رات خودکشی کرنے والا تھا؟صائم" بے چینی محسوس کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

چہرے پر ہاتھ پھیر کر لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔وہ اس منظر کو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر کیا شیری کی موت کا زمہ دار میں ہوں؟کیوں کہ یہ سارا کھیل تو مجھے توڑنے" کے لیے کھیلا گیا تھا۔۔اور پھر اس انتقام کے کھیل میں میرے بھائیوں کو جکڑ لیا گیا

تھا۔۔اور پھر اس کھیل میں شیری کی موت۔۔یہ نہیں ہونا چاہیے تھا" صائم خود کلامی کرتے ہوئے بے چینی سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے چکر کاٹ رہا تھا۔۔

شانی، شیری! صائم دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر جھک گیا۔۔ کتنی بار کہا تھا تم دونوں" سے مجھ سے کچھ نہیں چھپاؤ گے۔۔ تم دونوں نے وعدہ بھی کیا تھا۔۔ کیوں وعدے کا بھرم ناں رکھا؟ ایک بار صرف ایک بار کہہ دیتے۔۔ ہمت کر کے سب بتا دیتے۔۔اعتبار تو کرتے" صائم کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔

مگر نہیں۔۔بہت بربادی ہمارے حصے آچکی ہے۔۔ مگر اب نہیں۔۔ شایان علی کو" میں کچھ نہیں ہونے دوں گا" کہتے ہوئے وہ اپنا موبائل فون اٹھائے آفس روم سے باہر نکل آیا۔۔

سعد! میں ضروری کام سے جارہاہوں۔۔نعمان آفندی آئے تو کہنا میرا انتظار" کرے "صائم کہتے ہوئے وہاں رکا نہیں۔۔سعد غنی فکر مندی سے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔

بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ جناح ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔موبائل فون اٹھائے جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ہسپتال کے اندر داخل ہوا۔۔

ایکس کیوزمی "صائم ڈیکس پر انگلی کی مدد سے دستک دیتے ہوئے اس استقبالیہ کنندہ لڑکی کو مخاطب کر رہا تھا۔۔

یس سر! وہ لڑکی احترام سے جواب دیتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔"

آئی نیڈ یور ہیلپ "کل شام شایان علی کا بلڈ لیا گیا تھا۔۔بلڈ ٹیسٹ کے لیے۔۔" مجھے وہ رپورٹس چاہیے ہیں۔۔ایز سون ایز پوسیبل "صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سر! کیا مسٹر شایان علی کسی پیشنٹ کی طرف سے آئے ہوئے تھے؟ وہ لڑکی پیشہ" ورانہ انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔

یس! مسٹر شہیر شاہ کی طرف سے آئے ہوئے تھے" صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے" بول رہا تھا۔۔

سر! مجھے تھوڑا وقت دیں۔۔میں چیک کر کے بتاتی ہوں" کہتے ہوئے وہ لڑکی" سامنے لگی کمپیوٹر اسکرین پر ریکارڈ چیک کرنے لگی۔۔

صائم موبائل فون پر انیس سو لنگی کا نمبر ملاتے ہوئے ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔۔کال کنیکٹ ہو گئی۔۔

انیس بات سنو! میں ایک فام ہاؤس کی لوکیشن بھیج رہا ہوں۔۔میر علی صمد وہاں" موجود ہے۔۔اریسٹ ہم۔۔گو فاسٹ۔۔مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔کچھ حساب رہتے ہیں۔۔پورے کرنے ہیں۔۔وہ ہاتھ سے جانا نہیں چاہیے" صائم کہتے

www.novelsclubb.com

ہوئے سامنے کی جانب دیکھنے لگا۔۔فون کی دوسری جانب انیس سو لنگی کچھ کہہ رہا تھا۔۔

صائم کا دھیان سامنے سیڑھیوں کی جانب سے آتے ان دو نفوس پر تھا۔۔اسد اللہ شاہ اپنی بیوی سازین کے ساتھ چلتے ہوئے آرہے تھے۔۔سازین بہت کمزور لگ رہی تھیں۔۔صائم کا دل سکڑ گیا۔۔انیس سے کچھ کہہ کر جلدی سے فون بند کرتے ہوئے ان کی جانب بڑھ گیا۔۔

"اسلام و علیکم سازو خالہ! صائم نرمی سے کہتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔اسد اللہ صاحب دو قدم پیچھے ہوئے تھے کیونکہ سازین کی صائم سے محبت پر انہیں کوئی شک و شبہ نہیں تھا۔۔مگر اب ملک فیملی سے ان تعلق ختم ہو چکا تھا۔۔

"وعلیکم السلام صائم! تم کہاں تھے؟ تم نے میرا شیری دیکھا تھا؟ سازین روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

کتنی گہری چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔بہت خون بہہ گیا تھا۔۔میرے بچے کو کتنی" تکلیف ہوئی ہو گی نا؟اماں کو پکار رہا ہو گا؟روتے ہوئے صائم کے شانے پر سر رکھ دیا۔۔

صائم تکلیف محسوس کرتے ہوئے نظریں پھر گیا۔۔ضبط کے باعث آنکھوں میں درد سا محسوس ہوا۔۔

"سازو خالہ! کہتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لگالیا۔۔ایسے تھوڑی روتے ہیں؟شیری کہہ رہا تھا اماں رو رہی ہیں تو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔میں صبح اس کے پاس گیا تھا" صائم ایک ماں کو تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔صرف کوشش۔۔

"صائم ان" وہ کہہ رہا تھا اماں سے کہیں زیادہ ناں روئیں طبیعت خراب ہو جاتی ہے کا چہرہ اوپر کی جانب کرتے ہوئے مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

سازین کو وہ رات یاد آ گئی جب وہ سورہ یوسف پڑھ رہا تھا اور سازین کے رونے پر یہی بات کہی تھی۔۔

اب آپ بالکل نہیں روئیں گی۔۔شیری کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی "صائم ان" کے آنسو پونچھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

مگر میرا شیری۔۔میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔مجھے میرا شیری واپس چاہیے" صائم "روتے ہوئے صائم کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

کب تک خود کو اور شیری کو تکلیف دیں گی؟ وہ تو آپ کے دل میں رہتا ہے نا۔۔" اپنی اماں کے دل میں "صائم نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں۔۔میرا شیری تو میرے دل کا مکین ہے "سازین ٹوٹے لہجے میں بول رہی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شیری کو بالکل اچھا نہیں لگے گا اس کی اماں ایسے روتی رہے۔۔اور خود کو بیمار" کرے۔۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہو گا سازو خالہ "صائم فکر مندی سے ان کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شانو! وہ بھی تو کتنا رویا ہو گا نا؟ مجھے اس کے پاس لے کر چلو۔۔میرا دوسرا بیٹا" تکلیف میں ہو گا؟ شیری اس سے بہت محبت کرتا تھا" سازین خالہ روتے ہوئے ممتا بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔

صائم نم آنکھوں سے اسد اللہ شاہ کو دیکھ رہا تھا۔۔یعنی اس حقیقت کو ابھی تک سازین سے چھپایا گیا تھا۔۔

میں آپ کو شانی کے پاس لے کر جاؤں گا مگر پہلے آپ کو اپنی طبیعت ٹھیک کرنی" ہو گی "صائم نرمی سے ان کی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔۔اسد اللہ صاحب نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں لگا تھا ان کے اس اقدام سے شاید صائم انہیں چھوڑ دے گا مگر وہ غلط ثابت ہوئے۔۔وہ اب بھی خلوص کا اظہار کر رہا تھا۔۔اپنوں کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی تھی اور جیت بھی کسی اپنے کی ہوئی تھی اور ہار بھی۔۔

آپ اسد انکل کے ساتھ گھر روانہ ہو جائیں۔۔میں آپ سے وہاں ملنے آؤں گا۔۔" ٹھیک ہے؟ صائم نہایت محبت سے کہتے ہوئے عقیدت مندی سے ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسد اللہ شاہ کا ہاتھ تھام رہی تھیں۔۔

روتی آنکھوں سے صائم کو دیکھا۔۔اب تو صائم اور شایان علی ہی میں اسے شیری نظر آئے گا۔۔کیونکہ شیری اپنے ان دو بھائیوں سے بہت محبت کرتا تھا۔۔

وہ دونوں تو وہاں سے چلے گئے مگر صائم کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔وہ لڑکی منتظر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

سر! یہ وہ رپورٹس ہیں" کہتے ہوئے صائم کی جانب رپورٹس بڑھادیں۔۔"

شکریہ "نرمی سے کہتے ہوئے رپورٹس تھام کر صائم باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ "

کار میں بیٹھ کر وہ رپورٹس کھول کر پڑھنے لگا۔۔غصے سے سر جھٹک کر ہاتھ زور سے ڈیش بورڈ پر مارا۔۔رپورٹس اس کی توقع کے مطابق ہی آئی تھیں۔۔وہ جانتا تھا اس کا شایان علی ایسا نہیں کر سکتا۔۔وہ جانتا تھا۔۔صائم کے دل کو اک تسلی ہی مل گئی تھی کہ اس کا شایان علی آج بھی فطرتاً معصوم بچہ ہے۔۔اور شایان کا غصہ؟ وہ کس وجہ سے تھا وہ وجہ مل گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

شام ہو چکی تھی۔۔صائم کچھ دیر پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔۔ام نور اس کے انتظار میں بیٹھی تھی اور کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔ مسسز مہرین بمشکل سیدہ سکینہ کو کھانا کھلا

کر دوائی دے چکی تھیں مگر ام نور کھانے سے صاف انکار کر چکی تھی۔۔صائم کے گھر آتے ہی مسسز مہرین نے اس کے ساتھ کھانا بھجوادیا تاکہ دونوں کھالیں۔۔

صائم کھانے کی ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔۔ام نور گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے موبائل فون پر ان دونوں کی تصاویر دیکھ رہی تھی۔۔اس کے ولیمے میں وہ دونوں بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔ام نور کبھی شیری کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی تو کبھی شانی کے چہرے پر۔۔ مگر وہ کھلکھلاتے چہرے اب بدل گئے تھے۔۔

اے! صائم اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔کیا دیکھ رہی ہو؟ مجھے بھی دکھاؤ" کہتے ہوئے" موبائل فون اسکرین اپنی جانب کی۔۔

تصویر میں شہیر شاہ اور شایان علی وکٹری کا نشان بنا کر ہنس رہے تھے۔۔صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے موبائل فون بند کر رہا تھا۔۔

"کچھ مسکراتی تصاویر بھی رلا دیتی ہیں "

یہ بتاؤ کھانا کیوں نہیں کھایا؟ڈانٹ لگاؤں؟صائم مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔"

چلو آؤ۔۔ٹرے سامنے رکھ دی۔۔ہم دونوں ساتھ مل کر کھاتے ہیں"صائم کہتے"

ہوئے چمچ پکڑے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

میرے شانی نے کھانا کھایا؟ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

ہاں جی میں خود کھلا کر آیا ہوں۔۔اور دوائی بھی دے دی ہے"کہتے ہوئے چمچ"

سے اسے کھانا کھلایا۔۔

کل صبح ناشتہ لے کر جاؤں گا تم اس کی پسند کا چائنیز بنا دینا"کہتے ہوئے چاول کا"

دوسرا چمچ کھلا دیا۔۔

ام نور چپ چاپ کھا رہی تھی۔۔کل وہ شایان علی کو کھانا کھلا رہی تھی تو وہ بھی ایسے

چپ چاپ کھا رہا تھا۔۔اب وہ محسوس کر رہی تھی جو اس وقت شایان علی محسوس

کر رہا تھا۔۔کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور اپنے بھائی سے اتنی غافل تو کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔پھر اس بار کیوں؟اس کا معصوم بھائی بے حس لوگوں کے ہاتھ لگ گیا تھا۔۔وہ اسے ہر دن ذہنی موت دے رہے تھے اور وہ سمجھ ہی نہیں پائی۔۔صائم خاموش تھا۔۔جتنی تسلی اور دلاسے وہ دے سکتا تھا وہ دے چکا۔۔اب بس وقت پر سب چھوڑ دیا تھا۔۔اس کیس پر وہ بہت محنت کر رہا تھا۔۔قتل کیس تھا کوئی عام بات نہیں تھی۔۔شایان علی کو گھر واپس لانا تھا۔۔اب صائم ہی سب کی آخری امید تھا۔۔دروازے پر دستک کے ساتھ عدیل صاحب اندر داخل ہوئے۔۔صائم ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا وہ نہایت پریشان لگ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا بابا! خیریت ہے؟صائم بیڈ سے اٹھ کر ان کی جانب آیا۔۔"

اسد اللہ صاحب اور ان کی بیگم ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں۔۔ہماری نورے کو بلا" رہے ہیں" کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔ام نور نا سمجھی سے صائم کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

چلو امے" صائم جانتا تھا وہ کس لیے آئے ہیں۔۔ام نور بیڈ سے اٹھ کر اس کی" جانب آئی اور صائم کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔

آنگن میں بچھی ہوئی چارپائی پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ ایک طرف کھڑی ہوئی تھیں۔۔ام نور سیڑھیاں اترتے ہوئے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم ! احتراماً سلام کرتے ہوئے ان دونوں کی جانب دیکھا۔۔"

و علیکم السلام ! اسد اللہ شاہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ام نور کی جانب آئے۔۔جبکہ " سازین ہنوز سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

ام نور دو قدم پیچھے ہوئی اور سختی سے صائم کا بازو تھام لیا۔۔ام نور کے ساتھ ہسپتال میں ان کا سخت رویہ وہ بھول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

"ام نور! آج میں اپنے بیٹے کی طرف سے آیا ہوں۔۔اس کے علاوہ میرا آپ لوگوں سے اب کوئی رشتہ باقی نہیں رہا" کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔

"ام نور! کیا آپ میرے مرحوم بیٹے شہیر شاہ کے حق میں گواہی دیں گی؟اسد اللہ شاہ سپاٹ تاثرات دیئے ام نور سے پوچھ رہے تھے۔۔ام نور سر جھکا گئی۔۔

"آپ میرے بیٹے کے قتل کی چشم دید گواہ ہیں۔۔اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی ثبوت اور کوئی گواہ نہیں۔۔تکلیف دہ لہجہ تھا۔۔ام نور کا کوئی جواب ناں آیا۔۔

"ام نور صائم ملک میرے مرحوم بیٹے شہیر شاہ کی آخری گواہ ہے" اسد اللہ شاہ صاحب سنجیدگی سے کہتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔ام نور سر جھکائے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میری بیٹی گواہی نہیں دے گی "سیدہ سکینہ سخت لہجے میں کہتے ہوئے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔

سازین نگاہیں اٹھا کر سیدہ سکینہ کو دیکھنے لگی۔۔کل سے لگاتار رونے کے باعث آنکھیں سوج گئی تھیں۔۔وہ آہستگی سے اٹھ کر ان کی جانب آئیں۔۔

سیدہ! میرا شیری چلا گیا۔۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔" یہاں آنے سے پہلے شاہ صاحب نے مجھے بتایا۔۔کہہ کر ام نور کو دیکھا۔۔میں نے اعتبار کرنے سے انکار کر دیا۔۔ابھی بھی اعتبار نہیں کر سکتی "نم آنکھوں سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

سیدہ سکینہ روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔وہ بے حس نہیں تھیں۔۔اس کی سب سے بہترین دوست اتنی تکلیف میں مبتلا تھی مگر سیدہ سکینہ صرف خود غرض

ماں بن کر اپنے بیٹے کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔سازین روتے ہوئے سیدہ سکینہ سے الگ ہوئیں۔۔

مجھے نور سے پوچھنا ہے "کہتے ہوئے ام نور کی جانب آئی۔۔"

نور بیٹا! میں تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔۔مجھے میرے شوہر کی کہی اس" بات پر اعتبار نہیں۔۔تم مجھے بتاؤ کیا میر اشیری تمہارے سامنے مارا گیا تھا؟سازین روتے ہوئے مدھم آواز میں پوچھ رہی تھیں۔۔ام نور بس سر جھکائے رو رہی تھی۔۔اس کے ساتھ کھڑا صائم تاسف سے اسد اللہ شاہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

خدا کے واسطے ام نور! مجھے بتاؤ"سازین نے روتے ہوئے اسے دھیرے سے" جھنجھوڑا۔۔ام نور بغیر کچھ کہے بس اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

میرے بیٹے شیری کو اس کی محبت کی یہ سزا دی گئی ہے؟ کیوں مار دیا میرے بچے" کو؟ وہ تو آپ سب سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔بہت محبت "سازین روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئیں۔۔

سازین خالہ! ام نور اس کے پاس نیچے بیٹھ گئی۔۔یہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔بہت" برا حادثہ۔۔ہم شیری سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔ہم نے شیری کو نہیں مارا۔۔ بس یہ ایک حادثہ تھا"ام نور روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

میرا بیٹا شہیر شاہ بے موت مارا گیا۔۔میری گود اجڑ گئی۔۔میری زندگی کا سب" سے قیمتی اثاثہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔کیا میں اپنے بچے کے انصاف کی بات کرنے کے قابل بھی نہیں؟ ہم یہ ظلم بھول جائیں؟ بے دردی سے آنسو گرتے ہوئے سازین مدھم آواز میں پوچھ رہی تھیں۔۔

ام نور رو رہی تھی۔۔سازین نفی میں سر ہلا کر روتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور سیدہ سکینہ کی جانب دیکھا۔۔صائم آگے آیا اور ام نور کو اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھ کھڑا کر دیا۔۔

"سازو! شانی کو معاف کر دو۔۔سیدہ سکینہ ان کی جانب بڑھ آئی۔۔میرا شانی اپنے بھائی شیری سے بہت محبت کرتا ہے"سیدہ سکینہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

سازین کرب سے اسد اللہ شاہ کی جانب دیکھنے لگیں۔۔دھیرے قدموں چلتے ہوئے ام نور کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔۔بے دردی سے آنسو گرتے ہوئے متورم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

"نور! تمہارے بھائی شیری کو تمہاری ضرورت ہے۔۔عدالت کیا فیصلہ کرے گی مجھے نہیں معلوم۔۔ام نور کا ضمیر کیا فیصلہ کرے گا؟ کیا تم ساری زندگی اس

www.novelsclubb.com

حقیقت کے ساتھ گزار لو گی کہ انصاف کے کٹہرے میں تمہارے بھائی شیری کا خون بے مول کر دیا گیا اور جیت تمہاری خاموشی کی ہوئی؟ روتے ہوئے پوچھا۔۔

تو بتاؤ پھر سکون کی نیند سو پاؤ گی؟ کیا میرے شیری کا خون میں لت پت وجود" تمہارے لیے اتنا بے مول ہے کہ تم حق اور سچ سے مکر جاؤ؟ بتاؤ نور" سازین کی آنکھوں سے گرم مائع بہہ رہا تھا۔۔ام نور سر جھکائے روتے ہوئے صائم کے بازو پر گرفت مزید سخت پکڑ چکی تھی۔۔

عدالت جب تمہیں کٹہرے میں بلائے گی تو امید ہے تم سچ کا ساتھ دو گی۔۔جو" اس شام تمہاری نظروں کے سامنے ہوا وہ عدالت کو بتاؤ گی۔۔میرے شیری کے انصاف میں تم خاموشی کو مات دو گی اور پھر عدالت جو فیصلہ کرے مجھے منظور ہو گا۔۔پھر بھلے تم امیر لوگوں کے حق میں فیصلہ آجائے۔۔مگر ہم اپنے بیٹے سے

www.novelsclubb.com

اتنا تو کہہ سکتے ہیں نا کہ ہم اس کے لیے انصاف کی جنگ لڑے تھے" سازین آنسو رگڑتے ہوئے کہہ کر واپس پلٹ گئی۔۔

اسد اللہ شاہ صاحب نم آنکھوں سے ام نور کو دیکھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئے۔۔سازین جاتے ہوئے گردن موڑ کر سیدہ سکینہ کو دیکھنے لگیں۔۔

سیدہ! گناہوں کے بوجھ تلے زندگی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔۔اور پھر پچھتاوے" سکون چھین لیتے ہیں۔۔اللہ تعالی تمہیں اور مجھے صبر دے" کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

ام نور روتے ہوئے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔اب وہ اپنے بھائی کے خلاف گواہی دینے کی ہمت کہاں سے لائے گی؟ وہ کیسے عدالت میں یہ بتائے گی کہ اس کے بھائی نے کیا جرم کر دیا۔۔ام نور کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اے !اس دنیا میں ہمارے پاس سب فرضی اور فانی ہے۔۔ باقی رہے گا تو صرف "
عمل اور ایمان۔۔ شیری کے حق میں گواہی دو۔۔ باقی شایان علی کے لیے میں کافی
ہوں" صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور اس کے بازو پر سر ٹکائے خاموش ہو گئی تھی۔۔ سیدہ سکینہ روتے ہوئے ان
دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔ کچھ کہے بغیر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔ عدیل
صاحب نم آنکھوں سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔

ایمان کی پختگی کا اندازہ تب ہوتا ہے جب بات خود پر یا خود سے زیادہ کسی عزیز پر "
"مصیبت بن کر آئے

صائم ایمان کی پختگی کا ثبوت دے چکا تھا اب ام نور کی باری تھی۔۔ یہاں تو اعلیٰ
ظرفی کا مظاہرہ کرنا تھا پھر بھلے نقصان اپنے حصے میں ہی کیوں ناں آئے۔۔ کم از کم

www.novelsclubb.com

بے ضمیری کا ٹھپہ تو نہیں لگے گا۔۔جو پیشانی کے وسط پر لگا ساری دنیا کو نظر آئے گا۔۔

****

**

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا فون کان سے لگائے انیس سو لنگی کو ساری تفصیلات بتا رہا تھا۔۔ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔آج وہ پھر سے شایان علی سے ملنے کے لیے گئی تھی مگر اس نے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔۔صائم حیران تھا وہ ام نور سے کیوں کترا رہا ہے۔۔ام نور روتے ہوئے گھر واپس آ گئی تھی۔۔صائم موبائل فون بند کرتے ہوئے فائل اٹھا رہا تھا۔۔ام نور بیڈ سے نیچے اتر کر صائم کی جانب آئی۔۔

www.novelsclubb.com

صائم !ام نور اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔۔شانی مجھ سے ملنا نہیں چاہتا۔۔مجھ "
سے فون پر بات بھی نہیں کر رہا ہے "ام نور نم لہجے میں شکوہ کر رہی تھی۔۔

اے !وہ شرمندہ ہے کیونکہ اس دن تمہارے سامنے وہ سب ہوا تھا۔۔صائم اس "
حادثے کا حوالہ دے رہا تھا۔۔اسے وقت دو۔۔ہم اسے وقت نہیں دے رہے
ہیں "صائم اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

مگر مجھ سے تو بات کرے نا۔۔اماں سے بھی ملا تھا اور ممانی جان سے بھی۔۔مجھے "
کس بات کی سزا دے رہا ہے ؟ام نور سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اے !دیکھنا وہ خود بھی تم سے بات کیے بغیر رہ نہیں پائے گا۔۔تم رو کر اپنی "
طبیعت خراب کر رہی ہو "صائم اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا عدالت سے تاریخ مل گئی ہے۔۔میں نے ممکن کوشش کی کہ کوئی قریبی" تاریخ مل جائے۔۔بیس نومبر کی تاریخ لے لی ہے۔۔یعنی دو دن بعد۔۔کیوں کہ میں شانی کو زیادہ دن تک وہاں نہیں رکھ سکتا" صائم اسے بتا رہا تھا۔۔

تو پھر شانی گھر واپس آجائے گا نا؟ صحیح سلامت ہمارے پاس۔۔ہمارے پاس " ہمیشہ کے لیے؟ام نور پر امید نظروں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

ان شااللہ! صائم اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

****

www.novelsclubb.com

**

خاموش کمرے میں صرف ان کی سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔سیدہ سکینہ بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں پر سر ٹکائے رو رہی تھیں۔۔وہ شایان علی کے جانے کے بعد سے بس روئے جا رہی تھیں۔۔ڈر تھا اسے کھو دینے کا۔۔اس کا معصوم چہرہ یاد

آتے ہی رونے میں مزید تیزی آجاتی تھی۔۔ کھانے سے وہ صاف انکار کر چکی تھیں۔۔ مسسز مہرین خود شدید صدمے کی حالت میں تھیں مگر پھر بھی کوشش کر رہی تھیں کہ انہیں کچھ کھلا دے مگر سیدہ سکینہ بضد تھیں۔۔

ام نور دروازے پر دستک کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔۔ماں کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی بھی ہمت کمزور پڑ رہی تھی۔۔ کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر ماں کی جانب آئی۔۔

اماں! کچھ کھالیں پلیز "آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی "ام نور ماں کے کندھے پر سر رکھ کر مخاطب کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بس میرا بیٹا شانی چاہیے ہے "سیدہ سکینہ رخ موڑ کر بیٹھ گئیں۔۔"

اماں! صائم کہہ رہے ہیں ناوہ شانی کو صحیح سلامت واپس لے کر آئیں گے "ام نور" ماں کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

نوری! تم ایک خود غرض بہن ثابت ہوئی ہو۔۔ تمہاری گواہی میرے شانی کے خلاف اس کی ساری زندگی کو برباد کر کے رکھ دے گی" سیدہ سکینہ متورم آنکھوں سے اسے غصے سے دیکھ رہی تھیں۔۔

اماں! ام نور بے یقینی سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔ آپ مجھے خود غرض کہہ رہی ہیں؟ مگر اماں شانی میرا بھی تو بھائی ہے۔۔ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں" ام نور روتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔

محبت؟ تمہاری محبت اسے جیل تک لے کر گئی ہے نوری" روتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

اگر انگلی کے اشارے سے کہا۔۔ اگر میرے شانی کو کچھ بھی ہوا نا تو میں بھول جاؤں گی کہ میری کوئی بیٹی بھی تھی" سیدہ سکینہ نہایت سنگ دلی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

اماں !ام نور کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔اس کی ماں کیا کہہ رہی تھی۔۔آپ میرے" ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔آپ مجھے اپنی بات کی وضاحت کا موقع تو دیں "ام نور کہتے ہوئے بیڈ کی دوسری جانب آئی اور ان کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔

کیا وضاحت دو گی نوری؟میرے بچے کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا تو تم کیا کر لو گی؟" میری گود اجڑ جائے گی تو تم کیا کر لو گی؟بے دردی سے آنسو رگڑتے ہوئے پوچھا۔۔

میرا معصوم بچہ اپنی بہن کی گواہی کی وجہ سے زندگی سے دور ہو جائے گا۔۔تم" شیری کی محبت میں شانی کی زندگی بھی ختم کر رہی ہو "سیدہ سکینہ روتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہی تھیں۔۔

اماں ! شانی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔صائم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے "ام نور روتے" ہوئے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔اتنی سنگ دل تو وہ کبھی ناں تھیں۔۔

نوری! گواہی دینے سے انکار کر دو" سیدہ سکینہ تحکم سے کہتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہی تھیں۔۔

اماں! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں بے ضمیر نہیں۔۔میں شیری کی آخری گواہ" ہوں۔۔شیری میرے سامنے تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا۔۔میں کیسے انکار کر دوں کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا" ام نور بے یقینی سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ وہی ماں تھی جو ساری زندگی اسے سچائی کا پاٹ پڑھاتی آئی تھی۔۔آج جب بات اپنے بچے پر آئی تو وہ ام نور کو مکر جانے کا کہہ رہی تھیں۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔ایک فیصلہ میرا بھی سن لو۔۔شایان علی کے حصے میں جتنے سال" کی سزا آئے گی۔۔سیدہ سکینہ کے لیے اتنے سال تک کوئی دوسری اولاد نہیں۔۔ کوئی بیٹی نہیں" سختی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اورا گر پھانسی ہوئی تو سیدہ سکینہ بے اولاد کہلائے گی۔۔یہ یاد رکھنا نوری "سیدہ" سکینہ نہایت سنگ دل بن کر یہ فیصلہ سنا رہی تھیں۔۔ام نور کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔وہ بے یقینی سے ماں کو دیکھتے ہوئے لڑھک کر نیچے بیٹھ گئی۔۔

اماں! ٹھیک ہے سمجھ لیں میں گواہی سے انکار کر دوں گی۔۔پھر پتا ہے کیا ہو گا؟" شیری کی روح بے سکون رہے گی۔۔اس لیے کہ میں خاموش رہی۔۔میں مکر گئی۔۔اس کی محبت فراموش کر دی "ام نور زمین پر نظریں مرکوز کیے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔۔

شانی کی ہر تکلیف میں وہ اس کے ساتھ تھا۔۔جو میں ناں سمجھ سکی وہ شیری سمجھ گیا تھا "ام نور کے آنسو زمین پر گر رہے تھے۔۔

شیری وہ تو شاید آپ کے لیے پرایا ہے۔۔مگر شانی۔۔کہتے ہوئے نظریں اٹھا کر ماں کو دیکھا۔۔اس کی روح کی تسکین کہاں سے لائیں گی؟اسے گناہ کے اس

پچھتاوے سے کیسے باہر نکالیں گی؟ام نور سر جھکائے سسکتے ہوئے ماں سے سوال کر رہی تھی۔۔سیدہ سکینہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ خاموش مجسمہ بن کر بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئیں۔۔

ام نور کچھ کہے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی اور مرے ہوئے قدموں سے چلتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔ذات کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا ضمیر کا گلا گھونٹ دے یا ماں کا آنچل چھوڑ دے۔۔ام نور کے جاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔۔شیری کا چہرہ ان کے سامنے آگیا تھا۔۔

شیری پرایا ہے؟سیدہ سکینہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔نہیں نوری نہیں۔۔" شیری تو میرا بیٹا ہے۔۔وہ سسک رہی تھیں۔۔ہم شیری کو کھو بیٹھے ہیں مگر میں اب شانی کو نہیں کھونا چاہتی" وہ زار و قطار روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

ام نور اپنے کمرے میں آ گئی۔۔ مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔۔ وضو کر کے جائے نماز بچھائے وہ نماز کی نیت باندھ رہی تھی۔۔ اب بس جو ہے یہی ہے۔۔ ان سجدوں میں وہ اپنے ربّ سے رو رو کر سارا حال کہہ دے گی۔۔ ساری نماز روتے ہوئے ادا کی۔۔ ام نور نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تو الفاظ اداں ہو پا رہے تھے۔۔ دونوں ہاتھ چہرے پر دیئے وہ بلک پڑی۔۔ روتے روتے وہ جائے نماز پر سر رکھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

دل کا درد نا قابل برداشت تھا۔۔ اسے ماں چھوڑ رہی تھی۔۔ ماں کے بغیر تو کوئی زندگی ہی نہیں۔۔ ام نور وہیں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔ صائم پیشانی مسلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ سارا وقت وہ شایان علی کے ساتھ تھا۔۔ نگاہیں سامنے بے ہوش پڑے وجود پر گئیں تو صائم کی جان نکل گئی تھی۔۔

اے ! دوڑتے ہوئے اس کی جانب آیا۔۔صائم اس کا چہرہ تھپک رہا تھا مگر وہ بے ہوش تھی۔۔

وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے بیڈ پر لیٹا رہا تھا۔۔پانی کا گلاس اٹھا کر پانی کے کچھ چھینٹے اس کے چہرے پر چھڑک دیئے۔۔ام نور نیم کھلی آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اے ! کیا ہوا؟ ہاں۔۔وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔طبیعت ٹھیک نہیں ؟" محبت سے اسے دیکھا۔۔تم بے ہوش ہو گئی تھی" صائم اس کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔

صائم ! وہ اٹھ بیٹھی۔۔اماں مجھ سے ناراض ہو گئی ہیں۔۔کہہ رہی ہیں مکر جاؤ۔۔" گواہی دینے سے انکار کر دو" ام نور روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

کیا؟ پھپھو ایسی بات کیسے کہہ سکتی ہیں؟ صائم بے یقینی سے ام نور کو دیکھ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

میں شیری کو کیا جواب دوں گی جب وہ مجھ سے پوچھے گا کہ آپی آپ بھی میری" موت پر خاموش تماشائی بن گئیں؟ام نور روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

صائم اس کی موت کا زمہ دار کون ہے؟ صائم سے پوچھا۔۔ مگر وہ خاموش ہونٹ" کاٹ رہا تھا۔۔جواب اسے معلوم تھا۔۔

صائم! ہم اس کی موت کے زمہ دار ہیں۔۔وہ اس شام صرف شانی کی مدد کی" خاطر گھر آیا تھا۔۔ہم شیری کو اس کی نیک نیتی کی یہ سزا دیں؟ میں کیسے مکر جاؤں اس سچ سے جو اس شام میں نے دیکھا"ام نور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر رو دی۔۔

www.novelsclubb.com

اے! تم گواہی دو گی۔۔صائم اس کا چہرہ اپنی جانب کر رہا تھا۔۔کچھ بھی ہو" جائے۔۔تم نے جو دیکھا جیسے دیکھا سب عدالت میں بتاؤ گی۔۔کیونکہ تم شہیر شاہ کی آخری گواہ ہو"صائم اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

ام نور ملک آخری گواہ ہے" صائم کی اس کے ہاتھ پر گرفت سخت ہوئی۔۔"

اماں۔۔وہ مجھے چھوڑ دیں گی؟ام نور ماں کو کھونا نہیں چاہتی تھی جبکہ صائم اس کے" ضمیر کی حفاظت کر رہا تھا۔۔

ہم ضمیر کے پچھتاوے سے کبھی باہر نہیں نکل سکتے یہ دیمک کی طرح اندر ہی اندر" "سے ہمیں کھا جاتا ہے اور پھر ایک کھوکھلا وجود وقت سے پہلے ڈھے ہو جاتا ہے

پھپھو سمجھ جائیں گی۔۔جب شانی صحیح سلامت واپس آ جائے گا۔۔تم اپنی طبیعت" تو دیکھو" صائم فکر مندی سے اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ میرے ساتھ ہیں نا۔۔میں بھی صحیح ہو جاؤں گی۔۔مگر شیری۔۔مجھے اپنے" چھوٹے بھائی شیری سے بہت محبت ہے صائم۔۔وہ میرے سکون کا کچھ حصہ لے کر چلا گیا ہے" ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا واقعی ہی ایک دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا؟ نہیں صائم نہیں۔۔ایک ماں کی" گود خالی ہی رہے گی۔۔ شانی ادھورا ہو گیا۔۔ ٹھیک تو کچھ بھی نہیں بس یہ وقت ہمارے اندر سہنے کی عادت ڈال دے گا" ام نور ٹوٹے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔۔

صائم کچھ کہے بغیر بس اسے سن رہا تھا۔۔ام نور صرف اپنی تکلیف نہیں بتا رہی تھی وہ شیری سے جڑے ہر انسان کی تکالیف بتا رہی تھی جو اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کتنا خاص تھا وہ

یہ اس کے جانے کے بعد معلوم ہوا

****

**

کمرے میں بستر پر لیٹا وہ چھت کو گھور رہا تھا۔۔ چھت پر لٹکتے بلب کی روشنی کو بغور دیکھ رہا تھا یوں جیسے اس روشنی میں بھی اسے شیری کا عکس نظر آ رہا ہو۔۔انیس سو لنگی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔

شایان !اٹھ جاؤ"انیس سو لنگی اس کے ہاتھ کی پشت پر پر تھپکی دے کر مخاطب کر" رہا تھا۔۔ شایان کچھ کہے بغیر اٹھ بیٹھا۔۔

چلیں جی سب سے پہلے تو آپ کا بخار چیک کرتے ہیں"دوستانہ انداز میں کہتے" ہوئے تھرمامیٹر اس کے منہ میں رکھ دیا۔۔

پہلے سے کافی کم ہو گیا ہے مگر دوائیوں سے مکمل ٹھیک ہو جائے گا"کہتے ہوئے" پانی کا گلاس اٹھا لیا۔۔

یہ لو شاباش جلدی سے دوائی کھالو"کہتے ہوئے دوائی اس کی جانب بڑھا دی۔۔" شایان علی چپ چاپ دوائی لے کر پانی کا گلاس لبوں سے لگا رہا تھا۔۔

شاباش تم تو اچھے بچے ہو بھئی۔۔صائم تو کہہ رہا تھا انیس تم بہت جلد گنجے پن کا" شکار ہو جاؤ گے۔۔میں نے کہا کیوں بھئی؟ تو صائم کہتا ہے شایان علی تمہیں اتنا زیادہ ستائے گا تم خود ہی اپنے سارے بال نوچ لو گے "کہتے ہوئے انیس سو لنگی مسکرایا۔۔مگر شایان علی بت بنا بیٹھا دیوار کو گھور رہا تھا۔۔

صائم سے بات کرو گے؟انیس سو لنگی موبائل فون نکالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔" مگر اس بار بھی شایان علی کی جانب سے کوئی جواب موصول ناں ہوا۔۔

اسلام و علیکم صائم! ہاں میں نے دوائی کھلا دی ہے۔۔تم شایان سے بات کرو"" کہتے ہوئے موبائل فون شایان علی کی جانب بڑھا دیا۔۔

شایان علی ٹکٹکی باندھے فون کو دیکھ رہا تھا جہاں صائم کا نام جگمگا رہا تھا۔۔انیس سو لنگی ہونٹ کاٹتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔شایان علی رخ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔انیس نے کچھ سوچتے ہوئے فون کا اسپیکر کھول دیا۔۔

صائم وہ تمہیں سن رہا ہے "انیس سو لنگی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔"

شانی بھائی کی جان! صائم کی نرم مدھم آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔شایان" علی جھٹکے سے گردن موڑ کر موبائل فون کو دیکھنے لگا۔۔آنسوؤں کا ریلا خود بخود بہہ نکلا۔۔

میرا بھائی کیسا ہے؟ صبح میں آیا تھا مگر تم سو رہے تھے۔۔میں کافی دیر تمہارے" پاس بیٹھا رہا تھا۔۔مگر پھر کیس کے سلسلے میں مجھے جانا پڑا" صائم پیار سے بات کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی! وہ روتے ہوئے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔"

جی بھائی کی جان! بالکل پریشان مت ہونا۔۔انیس تمہارے پاس ہی ہے اور پھر" میں کام ختم ہوتے ہی کچھ ہی دیر میں تمہارے پاس آجاؤں گا" صائم نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔

صائم بھائی مجھے یہاں ڈر لگ رہا ہے۔۔آپی کے پاس جانا ہے۔۔شایان علی روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔آپی میرے پاس آئی تھیں نا۔۔میں نے ملنے سے انکار کیا تھا۔۔ساری رات نیند نہیں آئی تھی۔۔پلیز مجھے آپی کے پاس جانا ہے"شایان علی آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شانی بیٹا! میں تھوڑی دیر میں امے کے ساتھ وہاں آجاؤں گا۔۔ٹھیک ہے؟تم رونا بند کرو۔۔ایسے تو پھر تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی"صائم فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔بس آپ دونوں جلدی سے آجائیں"شایان علی آنسو پونچھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

میرا شانی اب نہیں روئے گا۔۔اور ڈرنے والی تو کوئی بات ہی نہیں۔۔وہاں پر" تمہارے پاس انیس بھائی بھی تو موجود ہیں۔۔ڈر کس چیز کا" صائم اسے انیس کی موجودگی سے تحفظ کا احساس دلا رہا تھا۔۔

جی" شایان علی جواب دیتے ہوئے انیس کو دیکھ رہا تھا۔۔"

تم نے دوائی لے لی ہے۔۔ابھی تم آرام کرو جب تک میں اور امے تم سے ملنے" آرہے ہیں۔۔ٹھیک ہے؟ صائم کوشش کر رہا تھا اس کا ڈر کم ہو جائے۔۔

وہ اتنے دن تو کبھی ان سے یا پھر گھر سے دور نہیں رہا تھا۔۔اور پھر وہ بچپن سے اندھیرے سے خوف کھاتا تھا۔۔اکیلے پن سے ڈرتا تھا۔۔ایک حساس بچہ۔۔

جی صائم بھائی" شایان علی سوں سوں کرتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔"

انیس بات سنو" صائم اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔انیس سو لنگی نرمی سے شایان علی" کا گال تھپک کر فون لیے باہر نکل آیا۔۔

صائم !انیس سو لنگی آنکھ کا کونہ صاف کر رہا تھا۔۔"

بچپن سے وہ شایان علی کو دیکھتا آ رہا تھا۔۔یہ بات تو وہ بھی وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ شایان علی مجرم نہیں۔۔اور قاتل تو بالکل بھی نہیں۔۔

انیس ! شانی کے آس پاس ہی رہنا پلیز۔۔وہ سہم گیا ہے "صائم فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

تم پریشان کیوں ہوتے ہو یار۔۔میں ہوں نا یہاں پر۔۔اس کے ساتھ "انیس" سو لنگی دوستانہ خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ انیس۔۔میں جانتا ہوں تمہارے ہوتے ہوئے وہ محفوظ رہے گا۔۔میں" بس تھوڑی دیر میں روانہ ہو رہا ہوں "صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے "پھر مجھے کال کر دینا "انیس سو لنگی کہتے ہوئے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ" گیا تھا اور پھر الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے فون بند کیا۔۔

اسلام و علیکم سر! کانسٹیبل فراز نے مؤدبانہ سلیوٹ کیا۔۔ سر وہ شایان علی سے" ملنے کے لیے ایک خاتون آئی ہوئی ہیں "کانسٹیبل فراز پیغام دے رہا تھا۔۔

خاتون؟ان سے نام نہیں پوچھا"انیس سو لنگی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا" تھا۔۔

سر! وہ کہہ رہی ہیں میرا بیٹا اندر ہے۔۔ملنے آئی ہوں۔۔اور ساتھ ہی شایان علی کا" نام لے رہی تھیں "کانسٹیبل فراز جواب دے رہا تھا۔۔

اچھا۔۔سیدہ خالہ کیسے آئی ہیں؟انیس سو لنگی زیر زبان خود کلامی کرتے ہوئے باہر" کی جانب بڑھ گیا۔۔

وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ بینچ پر بیٹھی تھی۔۔ نظریں جھکائے وہ منتظر تھیں کہ انہیں ملنے دیا جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم اسد اللہ صاحب! خیریت ہے؟ انیس سو لنگی نا سمجھی سے ان دونوں" کو دیکھ رہا تھا۔۔

و علیکم السلام ڈی ایس پی صاحب! میری بیگم شایان علی سے ملنا چاہتی ہیں مگر آپ" کا عملہ اس چیز کی اجازت نہیں دے رہا ہے۔۔ میں نے آپ سے بات کرنے کی گزارش کی تھی۔۔ بڑی مہربانی ہو گی اگر میری بیوی کو شایان علی سے ملنے دیا جائے" اسد اللہ صاحب نرمی سے کہہ رہے تھے۔۔

میری بیوی کا رو رو کر حال برا ہو گیا ہے۔۔ میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔۔ بیٹے کو" تو کھو چکا ہوں مگر اب بیوی کو کھونے کی طاقت نہیں" نم لہجے میں کہتے ہوئے اپنی بیوی کو دیکھا۔۔

دیکھیں اسد اللہ صاحب! آپ مقتول کے گھر والے ہیں۔۔ آپ لوگوں نے قتل" کا کیس دائر کیا ہوا ہے۔۔ میں اس چیز کی بالکل اجازت نہیں دوں گا۔۔ جائیں اپنے

وکیل کے ساتھ آئیں تب تک میں شایان علی کے گھر والوں سے رابطہ کروں"
انیس سو لنگی پیشہ ورانہ انداز میں کہہ رہے تھے۔۔ مگر سازین کی حالت دیکھ کر
بہت افسوس بھی ہو رہا تھا۔۔

انیس! مجھے ایک بار ملنے دو" سازین خالہ مدھم آواز مگر التجائی انداز میں کہہ رہی"
تھیں۔۔

سازین خالہ! آپ جانتی ہیں مگر میں پھر بھی بتادوں کہ شایان علی ذہنی طور بالکل"
بھی ٹھیک نہیں" انیس سو لنگی نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔ سازین مڑ کر اسداللہ صاحب
کو دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

پلیز بات کو سمجھیں۔۔ آپ کی وجہ سے اس کی طبیعت مزید بگڑ سکتی ہے۔۔ جس"
صدمے سے آپ گزر رہی ہیں وہ بھی اس صدمے کے زیر اثر ہے۔۔ وہ کم عمر بچہ

اپنی طاقت سے زیادہ ذہنی دباؤ میں مبتلا ہے "انیس سو لنگی فکر مند لہجے میں بتا رہا تھا۔۔وہ اداسی سے سر جھکا گئیں۔۔

لیکن آپ کی طبیعت کے زیرِ خیال میں ایک بار صائم سے ضرور پوچھ سکتا ہوں""" کہتے ہوئے اپنا موبائل فون نکال لیا۔۔سازین پر امید نظروں سے انیس کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہیلو صائم ! سازین خالہ تھانے آئی ہوئی ہیں۔۔شایان علی سے ملنا چاہتی ہیں""" انیس سو لنگی کی بات سنتے صائم نے بیچ سڑک پر کار کو بریک لگا دی۔۔

واٹ ؟انیس مگر وہ کیوں ملنا چاہتی ہیں ؟صائم بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔" انیس مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا ہے "صائم ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تم منع کر دو۔۔ایک تو شانی بیمار ہے اور پھر وہ لوگ شانی کو نجانے کیا کچھ کہہ دیں" گے۔۔شیری کے والدین ہیں۔۔وہ بھی اس وقت بہت تکلیف سے گزر رہے

ہیں۔۔انہیں سمجھ نہیں آرہا مگر وہ بہت تکلیف دہ الفاظوں کا استعمال کر رہے ہیں"

صائم کو ان کے ام نور سے کہے گئے وہ تمام الفاظ یاد آرہے تھے۔۔ان کا سنگ دل رویہ۔۔

ٹھیک ہے میں منع کر دیتا ہوں "انیس سو لنگی افسردگی سے سازین کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم !اسپیکر پر سازین خالہ کی آواز اسے سنائی دی۔۔"

انیس !انہیں فون دو "صائم سازین خالہ سے بہت محبت رکھتا تھا اور احتراماً وہ انہیں خود انکار کرنا چاہتا تھا۔۔انیس سو لنگی دو قدم آگے بڑھ آیا اور موبائل فون سازین خالہ کے حوالے کر دیا۔۔

صائم !میں شانی سے ایسا کچھ غلط نہیں کہوں گی۔۔وعدہ لے لو۔۔بس آج اس سے کچھ سننے آئی ہوں۔۔صرف اس لیے کہ کل رات شیری میرے پاس آیا

www.novelsclubb.com

تھا۔۔خواب میں مجھ سے بہت ناراض تھا۔۔شایان علی ہی وہ واحد انسان ہے جس سے شیری کبھی ناراض نہیں ہوتا تھا۔۔مجھے بس ایک سوال پوچھنا ہے اور پھر میں چلی جاؤں گی"سازین خالہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔

سازو خالہ!آپ شانی سے کیا پوچھیں گی؟صائم نرم لہجے میں بول رہا تھا۔۔"

وہ میرے شیری سے کتنی محبت کرتا ہے؟بس یہی پوچھوں گی"سازین خالہ آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

صائم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسٹیئرنگ وہیل پر پیشانی رکھ دی۔۔صائم جانتا تھا شایان کے لیے یہ ملاقات بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔۔

ٹھیک ہے۔۔مگر سازو خالہ اس کی ذہنی حالت کا خیال رکھیئے گا۔۔کسی بھی بات کا" الزام مت دیجئے گا بھلے وہ آپ کے سب سے بڑے نقصان کا قصوروار ہے۔۔مگر

www.novelsclubb.com

اس وقت بیمار ہے۔۔ایک بھائی کھو چکا ہوں۔۔اب مزید نقصان کی ہمت ہم میں سے کسی کے پاس نہیں "پلیز خالہ "صائم نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

جی "سازین کہتے ہوئے فون انیس سو لنگی کی جانب بڑھا رہی تھی۔۔"

ہیلو صائم !انیس سو لنگی تھوڑی دور جا کر کھڑا ہو گیا۔۔"

انیس تم ان کے ساتھ جاؤ۔۔مجھے یقین ہے وہ شانی کو کوئی نقصان نہیں دیں مگر "

احتیاط لازم ہے۔۔وہ بیمار بچہ ہے "صائم فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے صائم "کہتے ہوئے سازین خالہ کی جانب دیکھا۔۔"

www.novelsclubb.com

آپ دونوں میرے ساتھ آئیں "کہتے ہوئے انیس سو لنگی آگے بڑھ گیا۔۔"

شایان علی واپس اپنے بستر پر لیٹ گیا تھا۔۔ بار بار ام نور کا چہرہ سامنے آجاتا تھا۔۔ کل وہ اس سے ملنے آئی تھی مگر شایان علی ندامت کے باعث اس کے سامنے نہیں جا رہا تھا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ ملنا چاہتی تھی مگر شایان باہر نہیں آیا۔۔

شانو! اپنے نام کے پکارے جانے پر شایان نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔ یہ آواز" تو؟ وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا اور دروازے کی جانب دیکھا جہاں سازین خالہ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

سازو خالہ! وہ ڈرتے ہوئے بستر سے اٹھ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔"

اسے لگا جیسے وہ ابھی آئیں گی اس پر چلائیں گی۔۔ بیٹے کی موت کا حساب مانگیں گی۔۔ وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے اس کے روبرو کھڑی ہو گئیں۔۔ شایان علی ڈرتے ہوئے مزید پیچھے ہونے کی کوشش میں دیوار سے چپک گیا تھا۔۔ انیس سو لنگی بھی دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

البتہ اسد اللہ شاہ نے باہر بینچ پر بیٹھ کر اپنی بیوی کا انتظار کرنے کا کہہ دیا تھا۔۔وہ اندر نہیں آنا چاہتے تھے۔۔

"میرے شیری سے کتنی محبت کرتے ہو؟ بھیگی آواز میں پوچھا گیا۔۔شایان علی سر جھکا گیا۔۔

"شانو! میں پوچھ رہی ہوں میرے شیری سے کتنی محبت کرتے ہو؟ سازین سپاٹ تاثرات اور نم لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔شایان علی کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔روتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"بہت۔۔بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔۔اتنی کہ اس کے جانے کے بعد سب بھول گیا ہوں۔۔اپنی ذات تک کو فراموش کر دیا ہے مگر وہ بھولا نہیں جاتا۔۔وہ تھا تو سب تھا۔۔شایان علی تھا۔۔مگر اب کچھ بھی نہیں" شایان علی سسکتے ہوئے بول

رہا تھا۔۔سازین خالہ روتے ہوئے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئیں۔۔

میں نے ان ہاتھوں سے اس کی قبر کی گیلی مٹی کو چھوا تھا۔۔شایان علی اپنے دونوں" ہاتھ سامنے کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔مجھے ان ہاتھوں میں آج بھی شیری کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔۔میں شیری کے بغیر مر رہا ہوں۔۔وہ واپس نہیں آتا۔۔مجھ سے بات نہیں کرتا۔۔میں پکارتا ہوں جواب نہیں دیتا" شایان علی دونوں ہاتھ چہرے پر دیئے بلک بلک کر رو دیا۔۔

www.novelsclubb.com

حوصلے گرے ہیں ٹوٹ کر

تیرا اک جانا قیامت کر گیا

سازین اس کی حالت دیکھ کر مزید بکھر گئی تھیں۔۔وہ جان گئی تھیں اس کا شیری کیوں ناراض تھا۔۔وہ جان گئی تھیں جس شیری کے انصاف کی خاطر وہ عدالت کا

رخ کر بیٹھے تھے وہ شیری تو آج بھی صرف اور صرف شایان علی کے ساتھ کھڑا تھا۔۔شیری آج بھی اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا ہے۔۔وہ کیسے دیکھ لے شایان کو اتنی اذیت میں۔۔

سازین بھی بلکتے ہوئے رو پڑیں۔۔دونوں رو رہے تھے۔۔انیس سو لنگی ضبط کے باوجود اپنے آنسو روک نہیں پا رہا تھا۔۔اسد اللہ صاحب باہر بنچ پر ہی بیٹھ گئے انہوں نے تو اندر آنے سے ہی انکار کر دیا تھا کہ اتنی اعلی ظرفی ان میں نہیں۔۔مگر ان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔سازین اور شایان کی آوازیں با آسانی سنائی دے رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

شانو! میرا بچہ "سازین خالہ روتے ہوئے اسے اپنے پاس بلا رہی تھیں۔۔شایان" علی لڑھکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور ان پاس آ کر زمین پر بیٹھ گیا۔۔سازین خالہ آگے ہوئیں اور اسے اپنے گلے لگا لیا۔۔

دونوں باآواز رو رہے تھے۔۔انیس سو لنگی رخ موڑ کر ہونٹ کاٹ رہا تھا موبائل فون پر صائم کا نام ہنوز جگمگا رہا تھا۔۔صائم ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن رہا تھا۔۔کار کی سیٹ پر سر ٹکائے وہ انہیں سن رہا تھا۔۔گہرے سانس لے رہا تھا۔۔ اس وقت میں کیسی اذیت ہی اذیت بھری ہوئی تھی۔۔آنسو کی لکیر بہہ کر صائم کی شرٹ میں جذب ہو گئی تھی۔۔

احساسِ ندامت، پچھتاوا۔۔کیا کچھ نہیں تھا۔۔صائم ان حالات کا زمہ دار خود کو ٹھہرا رہا تھا۔۔شایان علی خود کو شیری کی موت کا زمہ دار سمجھتا تھا۔۔ایک آندھی آئی تھی جو اتنی تباہی دے کر گئی تھی کہ زندگی بھر اس کے آثار قائم رہیں گے۔۔

"سازو خالہ! مجھے معاف کر دیں۔۔آپ جو سزا دیں گی مجھے منظور ہے۔۔میں اف تک نہیں کروں گا۔۔بس مجھے معاف کر دیں" شایان علی روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

سازین خالہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔کوئی جواب نہیں دیا۔۔واپسی کے لیے قدم بڑھائے مگر پھر مڑ کر شایان علی کو دیکھا۔۔وہ رو رہا تھا۔۔اس کی حالت صحیح نہیں تھی۔۔مگر وہ اپنا فیصلہ کر چکی تھیں۔۔

آج عدالت میں وہ اسے اس کی سزا سنائیں گی۔۔ایسی سزا جو وہ ساری زندگی کاٹے گا۔۔کمزور قدموں سے وہ واپس چلی گئیں۔۔انیس سو لنگی پیچھے ہوتے ہوئے انہیں راستہ دے رہا تھا۔۔صائم حیران تھا کہ اگر وہ شانی کو اتنا پیار دے کر گئیں ہیں تو کیوں اس کی معافی پر کوئی رد عمل نہیں دیا۔۔وہ کیا کرنے والی تھیں۔۔فون بند کرتے ہوئے کار اسٹارٹ کی اسے ام نور کو شایان علی کے پاس لے کر جانا تھا۔۔

شایان علی روتے ہوئے اٹھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔۔اس کے دل میں تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ چپ چاپ اس تکلیف کو سہتے ہوئے بستر پر لیٹ گیا۔۔انیس سو لنگی اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

پچھتاوے تھے ضمیر کے۔۔جو بعض اوقات زندگی بھر ساتھ رہتے ہیں۔۔گناہوں کا بوجھ تھا۔۔روح بے سکون تھی۔۔اور زندگی؟وہ تو بے رحم محسوس ہو رہی تھی۔۔

****

**

صائم تھانے کے باہر کار روک کر اسے دیکھ رہا تھا جو جلدی جلدی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے اپنے بھائی کے پاس اندر جانے کے لیے بے چین نظر آ رہی تھی مگر جلد بازی کرنے کی وجہ سے سیٹ بیلٹ اٹک گئی تھی۔۔کوفت سے سیٹ بیلٹ کو کھینچتے ہوئے وہ مدد کے لیے صائم کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔صائم اسٹیئرنگ وہیل پر سر رکھے اداس چہرے سے مگر بے انتہا محبت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

صائم! پلیز یہ کھول دیں نا۔۔ مجھ سے کھل نہیں رہا ہے "ام نور اس کی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

اے! تم خود ہی کھول لو گی "اتنا مشکل نہیں۔۔ کوشش کرو گی تو یقیناً کھل جائے گی "صائم نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے مدد سے صاف انکار کر دیا۔۔ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ واقعی ہی ان کچھ دنوں میں صائم کو بھول گئی تھی۔۔اس کے کندھے کا زخم۔۔ ٹانکے کھل گئے تھے۔۔ مگر وہ تو اپنی مرہم پٹی بھی خود ہی بدلتا تھا۔۔ام نور اپنی حالت کے پیشِ نظر صائم کو کہیں پیچھے چھوڑ کر آئی تھی۔۔ سیٹ بیلٹ سے ہاتھ ہٹا کر صائم کا ہاتھ تھام لیا اور صائم کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیئے۔۔

وہ جانتی تھی یہ کافی نہیں مگر محبت کے لیے تو ابھی عمر باقی ہے نا۔۔ام نور اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔صائم محبت سے اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرایا۔۔اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے ام نور کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔

اے !اس کی واقعی ہی ضرورت نہیں تھی" کہتے ہوئے تھوڑا سا آگے ہوا اور اس" کی سیٹ بیلٹ کھولنے لگا۔۔ام نور اس کے قریب آنے پر محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس کے کلون کی مسحور کن مہک ام نور کی سانسوں میں اتر گئی تھی۔۔

کیسا محب ہے جو محبوب سے اپنے لہجے میں شکوہ بھی کرتا ہے اور پھر محبوب کو نادم بھی نہیں ہونے دیتا۔۔ام نور نے محبت سے اس کی پیشانی چوم لی۔۔صائم حیران کن نظروں سے اس کے اس عمل پر تھم سا گیا تھا۔۔ام نور ایسا اظہار کرے۔۔یہ تو ناممکن ہوتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری صائم! صبح آپ کو زخم میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی نا؟ آپ مجھ" سے چھپا رہے تھے۔۔ام نور شرمندگی سے کہہ رہی تھی۔۔میں آئندہ خیال رکھوں گی۔۔آپ کو خود سے بہت دور کر دیا ہے۔۔آپ شکوہ بھی نہیں کریں گے مگر میں آپ سے شرمندہ ہوں" ام نور نظریں جھکائے مدھم آواز میں کہہ رہی تھی۔۔

اے! ہمارا رشتہ وضاحتوں کا محتاج نہیں۔۔صائم سیٹ بیلٹ کھول کر ہٹا رہا تھا۔۔" میں تمہاری ذات کو تم سے زیادہ سمجھتا اور جانتا ہوں۔۔آج کہہ دیا ہے مگر آئندہ ایسا کچھ مت کہنا۔۔بعض اوقات یہ وضاحتیں بھی بہت بری لگتی ہیں" صائم محبت سے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

صائم! ام نور روتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔ام نور خود سمجھ نہیں پا رہی" تھی کہ کیوں ہمیشہ صائم کی محبت اس کی محبت پر حاوی ہو جاتی ہے۔۔

اے ! تمہیں یہ رونے کی بہت بری عادت لگ گئی ہے۔۔صائم افسوس سے کہہ رہا تھا۔۔یار چلو مانتا ہوں تم روتے ہوئے بھی اچھی لگتی ہو۔۔بٹ دس از نوٹ فیئر اے "صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔یہ کس قسم کی تعریف کر رہا تھا؟ تعریف ہی تھی یا ٹوک رہا تھا۔۔ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔

چلو شاباش بالکل اسی طرح روتی رہو۔۔چپ ہوئی تو میں ایک عدد لگا دوں گا۔۔" پھر شاید تمہیں اصلی والا رونا آئے گا" صائم مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور معصومیت بھری نا سمجھی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔ام نور کے تاثرات دیکھ کر صائم مدھم آواز میں ہنس دیا۔۔پگلی بیوی۔۔

"اداس چہرے جب مسکراتے ہیں تو ان کی مسکراہٹ مزید دلکش بن جاتی ہے"

کیا بول رہے ہیں صائم؟آپ مجھے ماریں گے؟اس لیے کہ میں روتے ہوئے اچھی" لگتی ہوں؟ام نور سوں سوں کرتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔۔

میری مجال اے! صائم نے نرم مسکراہٹ سے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔۔" ام نور بھی مسکرا دی۔۔اتنے دنوں بعد وہ مسکرائی تھی۔۔

صائم کو لگا جیسے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھے صدیاں بیت گئی تھیں۔۔وہ مسکراتی تھی تو دل کی دنیا میں چھائی ویرانی جیسے آب سیر ہو جاتی تھی۔۔صائم بھی محبت سے اس قریب ہوا اور اس کی پیشانی چوم لی۔۔مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپک دیا۔۔

چلیں؟شانی ہمارا انتظار کر رہا ہو گا" صائم کہتے ہوئے کار ڈور کھول کر باہر آ گیا۔۔" ام نور بھی دوسری جانب کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔۔

صائم نرمی سے ام نور کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔انیس سو لنگی پہلے سے ان کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔۔انہیں دیکھ کر ان کی جانب آیا اور پھر تینوں شایان

www.novelsclubb.com

علی کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔ام نور بے صبری سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔وہ ایک بازو چہرے پر رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔

"شانی! ام نور آگے بڑھتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔۔اسے اپنی بہن کی آواز کانوں میں رس گھولتی محسوس ہوئی۔۔پھرتی سے اٹھ بیٹھا اور دوڑتے ہوئے ام نور کی جانب آیا محبت سے اپنی بڑی بہن کے گلے سے لگ گیا۔۔

"آپی! وہ مدھم آواز میں ام نور کو مخاطب کر رہا تھا۔۔ایک مضبوط حصار اس کے گرد باندھ لیا۔۔ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے عمر بیت گئی تھی جدائی میں۔۔عرصہ ہوا بہن کو دیکھے۔۔جیسے لمبی مسافت آج ختم ہوئی۔۔

"آپی کی جان! میرا شانی" ام نور نم آواز میں کہتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار باندھے کھڑی ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میرا شانی کیسا ہے؟طبیعت ٹھیک ہے؟دکھاؤ کتنا بخار ہے"ام نور اس کے چہرے اور ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔شایان علی اس کا ہاتھ تھام کر عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا رہا تھا۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟ام نور کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا۔۔ام نور نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بس اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

وہ دونوں کبھی اتنے دن دور نہیں رہے تھے کہ فون پر ایک دوسرے کی آواز تک ناں سنیں۔۔یہ دوری پہلی بار ان کے درمیان آئی تھی۔۔

"صائم نے کہا ہے ہم شانی کو کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔تو تم بالکل ڈرنا نہیں۔۔آج ہم عدالت میں پیش ہوں گے۔۔اور ان شاءاللہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا"ام نور اسے تسلی دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی فرق نہیں پڑتا آپی۔۔مجھے کیا ہو گا؟ مجھے تو جو ہونا تھا۔۔وہ تو ہو چکا۔۔میری" ذات سے جڑا ایک بہت بڑا حصہ شیری اپنے ساتھ لے کر چلا گیا ہے۔۔میں پھانسی پر چڑھ گیا تو اس کے پاس چلا جاؤں گا" شایان علی بے دردی سے آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ام نور کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں دبا دیا ہو۔۔بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو اتنی بڑی بات نہایت سنگ دلی سے کہہ گیا تھا۔۔

شانی! ایسے نہیں بولتے بیٹا۔۔صائم اس کی جانب آیا۔۔کیوں کرتے ہو نا امیدی" والی باتیں؟ دیکھو اب اے مزید ہرٹ ہو گئی ہے" صائم خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سوری آپی! مگر مجھے شیری کی بہت زیادہ یاد آتی ہے۔۔اس کی باتیں۔۔اس" ہنسی۔۔مجھے بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔۔وہ بہت اچھا بھائی تھا اور میں بہت

برا۔۔اس کی کوئی بات نہیں مانتا تھا" شایان علی نم لہجے میں نظریں جھکائے بول رہا تھا۔۔ام نور روتے ہوئے صائم کو دیکھنے لگی۔۔

شانی! آج عدالت میں پیشی کے دوران تمہیں بہت کچھ معلوم ہو گا جس سے تم" خود بھی انجان ہو۔۔ایسے حقائق جو اس حادثے کا سبب بنے تھے" صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلائے کھڑا ہو گیا۔۔

تم کبھی برے بھائی نہیں تھے۔۔صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔اور شیری بھی جانتا" ہے کہ اس کا شانی اس سے کتنی محبت کرتا ہے" صائم اسے سمجھا رہا تھا۔۔

صائم بھائی! مجھے معاف کر دیں۔۔میں بہت کمزور ثابت ہوا۔۔اگر ہمت کر کے" آپ کو پہلے ہی سب بتا دیتا تو آج یہ دن ناں دیکھنے پڑتے اور ناں شیری کو کچھ ہوتا" شایان علی ندامت سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہماری تقدیر کے فیصلے ہماری پلانگز پر فتح یاب ہو گئے۔۔جو ہم نے کھو دیا وہ واپس نہیں آسکتا مگر ہم مزید نقصان افورڈ نہیں کر سکتے۔۔اسی لیے تم عدالت میں سب سچ بتاؤ گے بغیر کسی جھجھک کے۔۔آج ڈر سے لڑنا ہے شانی۔۔ٹھیک ہے؟صائم اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

دو گھنٹے بعد ہم عدالت کے لیے روانہ ہوں گے۔۔تم انیس کے ساتھ آؤ گے۔۔" مگر اس سے پہلے وہ تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے گا۔۔پھر عدالت میں پیشی دینا"صائم نہایت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔

جی صائم بھائی۔۔مجھے گھر واپس آنا ہے"آنسو صاف کرتے ہوئے وہ جواب دے رہا تھا۔۔

ان شاءاللہ ضرور آج ہم گھر چلیں گے"صائم پر امید تھا۔۔"

اپنا خیال رکھنا شانی۔۔آپی تم سے بہت پیار کرتی ہے۔۔مجھے میرا شانی مانی ایسے" روتا ہوا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا"ام نور نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔پھر خود ہی اپنی ہتھیلی سے اس کے گال پر بہتے آنسو صاف کیے۔۔

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔۔میں بھی آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔اماں کا بھی" خیال رکھیئے گا" کہتے ہوئے ام نور کے گلے لگ گیا۔۔صائم محبت سے اس کا کندھا سہلا رہا تھا۔۔شایان علی نرمی سے صائم کے گلے گیا۔۔

پریشان ناں ہونا۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا" صائم کہتے ہوئے نرمی سے اس کا گال" تھپک رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ واپس روانہ ہو گئے تھے۔۔صائم کو ضروری کام سے اپنے آفس جانا تھا۔۔ام نور کو گھر ڈراپ کر کے وہ باہر ہی سے روانہ ہو گیا تھا۔۔

****

**

سازین دھیمے قدموں چلتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر دیا۔۔آنکھیں بند کیے کمرے کی فضا میں اس کی خوشبو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔اس کمرے میں آج بھی شیری کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔اس کی مسحور کن خوشبو اندر تک اتار کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔کینوس اسٹینڈ پر ایک ادھوری پینٹنگ اس کے انتظار میں تھی۔۔آہستگی سے کینوس بورڈ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ان ادھورے رنگوں میں وہ اپنی زندگی دیکھ رہی تھیں کیونکہ اب ان کی دنیا بھی شیری کے بغیر ادھوری تھی۔۔سارے رنگ تو وہ اپنے ساتھ لے کر چلا گیا تھا۔۔وہاں سے ہٹتے ہوئے سازین اس کے بستر کی جانب آئی۔۔یہاں پر ہی تو وہ سوتا تھا۔۔مگر اب تو اس مٹی کے ڈھیر تلے ہی اس کا بچھونا تھا۔۔نرمی سے بستر پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے اس جگہ پر شیری کا لمس محسوس کرنے لگیں۔۔پھر اٹھ کر اس کی اسٹڈی ٹیبل کی جانب آئیں۔۔وہاں اس کی کتابیں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں ویسے ہی جیسے وہ خود رکھ کر گیا تھا۔۔ایک کتاب پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کا پہلا صفحہ کھول کر دیکھا۔۔

شہیر شاہ ولد اسد اللہ شاہ" بڑے حروف میں اس کا خوبصورت نام لکھا ہوا تھا۔۔" نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس کے نام پر انگلیاں پھیر کر سازین اس کا نام زیر زبان پڑھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نگاہیں جب ہمیں ڈھونڈیں گی

ہم نجانے کہاں ہوں گے

اسی طرح کتاب کے کچھ صفحات پلٹتے ہوئے ایک تہہ شدہ سفید کاغذ پر سازین کی نظر پڑی۔۔نرمی سے اس کاغذ کی تہہ کھولتی چلی گئیں تو اندر لکھی سطر پڑھی۔۔

(شکریہ مولوی صاحب)وہ نم آنکھوں سے اس تحریر کو دیکھ رہی تھیں۔۔شیری کو مولوی صاحب کا لقب تو صرف وہی دیتا تھا۔۔سازین اس تحریر پر نظریں مرکوز کیے سوچ رہی تھیں۔۔مگر پھر تکلیف محسوس کرتے ہوئے سر نفی میں ہلایا اور وہ کاغذ واپس اس کتاب میں رکھ دیا۔۔اس کتاب کے ساتھ ہی وہ سرمئی رنگ کا لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا جو کچھ دن پہلے شیری اپنے ساتھ گھر لایا تھا۔۔

!ماضی

اماں !اماں کہاں ہو؟جلدی آئیں نا"وہ آہنی دروازے سے اندر داخل ہوا تو آتے" ہی ماں کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔۔

ارے بھئی۔۔کیا ہو گیا شیری؟سلام تک نہیں کیا"وہ کیچن سے ہاتھ پونچھتے" ہوئے باہر نکل آئی تھیں اور ساتھ ہی مصنوعی شکوہ کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ سوری اماں "اسلام و علیکم اماں جان "شیری محبت سے ماں کے گلے لگ گیا"
تھا۔۔

وعلیکم السلام میرا بچہ ! محبت سے اس کی پیشانی چوم لی۔۔"

اچھا بتائیں تو ذرا میرے پاس کیا ہے ؟وہ شاپنگ بیگ سامنے کرتے ہوئے شریر"
مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔

ارے بھئی مجھے کیسے پتا ہو گا ؟دکھاؤ نا کیا ہے ؟کچھ بہت خاص لگتا ہے "وہ خود بے"
صبری سے کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ ! صبر اماں صبر "ہنس کر کہتے ہوئے شاپنگ بیگ کھول لی اور اس میں"
سے سرمئی رنگ کا لیپ ٹاپ باہر نکال کر ماں کے سامنے کر دیا۔۔

یہ دیکھیں میرا لیپ ٹاپ "شیری مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا آج وہ بہت زیادہ"
خوش تھا۔۔

شیری! یہ تم نے کب لیا اور مجھے بتایا بھی نہیں؟ اتنا خوبصورت لیپ ٹاپ لیا ہے""
سازین شکوہ کرتے ہوئے خوشگوار حیرت سے اس کا لیپ ٹاپ دیکھ رہی تھیں۔۔

اماں! اتنا مہنگا لیپ ٹاپ میں خود سے خریدنے کی استطاعت کہاں رکھتا ہوں۔۔"
یہ تو میرے صائم بھائی نے مجھے تحفہ دیا ہے" ممنوعیت سے کہہ کر شیری لیپ ٹاپ
پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

واقعی ہی؟ صائم نے تمہیں اتنا مہنگا تحفہ دیا؟ سازین جیسے تصدیق چاہ رہی تھیں۔۔"

جی اماں! میں اب اس پر پڑھائی کروں گا۔۔ موبائل فون پر تھوڑا مسلہ ہوتا ہے"
نا۔۔ اس لیپ ٹاپ کی تو اسکرین بھی بہت بڑی ہے۔۔ اس لیے تو صائم بھائی نے یہ
تحفہ دیا ہے کہ مجھے اسٹڈیز میں کام آئے گا" شیری لیپ ٹاپ اسکرین کھول کر دیکھ
رہا تھا۔۔ سازین محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔ صائم کے لیے دل سے
ڈھیروں دعائیں نکلی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

! خیالوں تک زندگی بہت خوبصورت ہے

!حال

اس سرمئی لیپ ٹاپ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ خوبصورت دن اس کی نظروں کے سامنے ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔ نم آنکھوں سے وہ سارے کمرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔ایک ایک چیز کو۔۔وہ سوچ رہی تھیں کہ ہر چیز اپنی جگہ پر موجود ہے۔۔ سب کچھ تو تھا یہاں۔۔سب کچھ ؟نہیں مگر سب کچھ تو صرف شیری تھا۔۔اس کا شیری "سازین جو کب سے ضبط کر رہی تھیں ایک بار پھر سے ٹوٹ کر بکھر گئیں۔۔آنسوؤں کا گرم ریلا بہہ نکلا اور وہ نیم جان ہوتے ہوئے وہیں بیٹھ گئیں۔۔ دل بے چینی سے صرف اس کا چہرہ دیکھنے پر بضد تھا۔۔سازین اس کی آواز سننا چاہتی تھی۔۔

شیری! ایک بار تو لوٹ آؤ۔۔ایک بار پھر سے اماں کہہ کر پکار لو۔۔میں جی بھر کر" تمہیں پیار کر لوں۔۔ تمہارا معصوم چہرے اپنے ہاتھوں میں تھام لوں۔۔ تمہاری خوشبو کو محسوس کر لوں۔۔ تمہیں اپنے سینے سے لگا لوں" گھٹنوں میں سر دیئے وہ روتے ہوئے مدھم آواز میں کہہ رہی تھیں۔۔

تم نجانے کس جہاں میں کھو گئے

ہم بھری دنیا میں تنہا ہو گئے

www.novelsclubb.com

****

**

(ماضی اٹھارہ نومبر)

وہ اس وقت اسی انکوائری روم میں بیٹھا ہوا تھا جہاں کچھ دن پہلے شیر اکیسو رام بیٹھا تھا۔۔ چھت پر لٹکتے بلب کی روشنی کے باعث کمرے کا وسطی حصہ روشن تھا۔۔ آس پاس کافی تعداد میں بوریاں رکھی ہوئی تھیں۔۔ کچھ خالی لکڑی کے ڈبے بھی رکھے ہوئے تھے۔۔ یوں جیسے جان بوجھ کر لوکیشن کو خفیہ رکھنے کے لیے کیا گیا تھا۔۔ کرسی پر بیٹھا وہ اپنے ہتھکڑیوں سے بندھے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ ٹیبل پر لگے ہک کے ساتھ اس کی ہتھکڑیاں باندھی گئی تھیں۔۔ وہ اٹھنے کی کوشش میں اپنی کلائیوں کو زخمی کر رہا تھا۔۔

میں بہت جلد یہاں سے نکل جاؤں گا۔۔ اور پھر سہیل خان تمہاری جان تو مجھ پر " قرض ہے۔۔ اور یہ قرض تو مجھے تمہاری گردن دبوچ کر اتارنا پڑے گا" میر علی صمد غصے سے خود کلامی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے اس کے سامنے رکھی کرسی پر وہ آرام دہ ہو کر بیٹھ گیا۔۔میر علی صمد نظریں جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔میر علی صمد ممکن کوشش کر رہا تھا سامنے بیٹھے شخص کو ناں دیکھے ورنہ پھر میر علی صمد کو طیش آجائے گا۔۔

"میر علی صمد نے ایک دم جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔۔وہ توقع کر رہا تھا کہ انیس سو لنگی آئے گا مگر یہ تو۔۔وہ نظروں سے قہر برسا رہا تھا۔۔کیسے ہو میر علی صمد؟ وہی گھمبیر لہجہ اور سحر انگیز آواز

"تمہارے حالات کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں۔۔پہلی بار صحیح اوقات میں بیٹھے ہو۔۔کیا ہوا غصہ آرہا ہے؟ وہی تپا دینے والی مسکراہٹ لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

صائم! ہونٹ بھینچتے ہوئے اس کا نام لیا۔۔"

"اونہوں غلط صائم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔"

کال می بیرسٹر صائم عدیل ملک "یو لوزر" کہتے ہوئے ایک چبھتی نگاہ اس پر ڈالی۔۔

اوہ لگتا ہے برباد ہو کر ابھی تک تمہارا دل نہیں بھرا بیرسٹر "خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔۔

تمہیں برباد کروں گا تو یقیناً یہ دل بھی بھر ہی جائے گا اور تمہاری قبر تو میں پہلے ہی کھود چکا ہوں "صائم آنکھیں سکیڑ کر اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

واقعی ہی؟ میری قبر؟ کہتے ہوئے وہ ہنس دیا۔۔ شایان علی کیسا ہے؟ اس کی قبر پر تو پھول چڑھائے جا رہے ہوں گے "کہتے ہوئے شیطانیت سے ہنس دیا۔۔

تم بے وقوف! دو ٹکے کے ڈرگ سمگلر نجانے کون سی دنیا میں رہتے ہو اور ہنستے ہوئے تو بہت ہی منحوس لگتے ہو "صائم منہ کے زاویے بگاڑ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک راز کی بات بتاؤں؟ صائم دھیرے آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔میرا بھائی شایان" علی زندہ صحیح سلامت ہے" صائم اس پر آرام سے بم گرا رہا تھا۔۔

کیا؟اس نے خودکشی نہیں کی؟ وہ بے یقینی سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔"

ناں۔۔افسوس صد افسوس تمہاری اتنی محنت ضائع ہو گئی۔۔اتنے ماہ تک تم رلتے" رہے ہو۔۔مگر تم تو اعلیٰ درجے کے لوزر ہو" صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے تپا رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں۔۔میں یہاں سے واپس باہر نکل کر آؤں گا صائم۔۔اپنے ہاتھوں" سے اس کی جان لے لوں گا" وہ غصے سے نتھنے پھلائے کہہ رہا تھا۔۔صائم کا ضبط جواب دے گیا اور پوری قوت سے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا۔۔

تمہاری اتنی ہمت؟ مجھ پر ہاتھ اٹھایا" وہ بپھرے ہوئے انداز میں کرسی سے اٹھنے" کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میری ہمت تم نے ابھی تک دیکھی کہاں ہے؟ کہتے ہوئے ایک اور زوردار تھپڑ" اس کے گال پر جڑ دیا۔۔یہ میرے معصوم بھائی کو دی جانے والی تکلیف کا بس تھوڑا سا حصہ ہے" کہتے ہوئے صائم غصے سے غرایا تھا۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گا صائم۔۔مجھ پر ہاتھ اٹھانے والے کو میں جان سے" مار دوں گا" چیختے چلاتے ہوئے وہ بے قابو ہو رہا تھا۔۔

کیا ہوا؟ غصہ آرہا ہے؟ مگر تم کچھ نہیں کر سکتے۔۔آج تو تمہیں اپنی اوقات پتا لگے" گی" صائم کہتے ہوئے انیس سو لنگی کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔۔انیس سو لنگی تو اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا اس بے مروت کا منہ توڑ دے۔۔

میں چلتا ہوں انیس! میں نے اس موٹی چمڑی کے حیوان کو دو لگا دیئے ہیں باقی تم" دیکھ لو" صائم اس کے تن بدن میں آگ لگا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم ملک ! تم پچھتاؤ گے "چبا چبا کر کہتے ہوئے صائم کو غصیلی نظروں سے " گھورا۔۔

اوہ رئیلی مسٹر لوزر؟ صائم سوالیہ آئی بروا چکاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

لیٹس سی "صائم ٹیبل پر جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور " ایک پھر زوردار تھپڑ کی آواز سنائی دی۔۔میر علی صمد کے کان کی لو تک گرم ہو گئی تھی۔۔اتنی زور کا تھپڑ تو زندگی میں نہیں پڑا تھا۔۔

یہ تھپڑ؟ صائم اپنے ہاتھ کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔بس ویسے ہی ہاتھ پر " کھجلی ہو رہی تھی اس لیے لگا دیا۔۔مائنڈ مت کرنا "ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے صائم سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔

صائم تم باہر جاؤ اب میں اسے دیکھتا ہوں "انیس سو لنگی آستین اوپر چڑھاتے " ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

تو میر علی صمد! تمہارا باپ میر ثاقب خلیل پولیس کسٹڈی سے فرار ہو گیا ہے۔۔"

سوچا تمہیں بتا دوں "انیس سو لنگی کرسی پر بیٹھتے ہوئے آرام دہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

مجھے پتا تھا۔۔میرا باپ تم جیسے کمزور ہاتھوں والے دو نمبر پولیس والوں کے یہاں" رہ ہی نہیں سکتا تھا "میر علی صمد فاتحانہ مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔

یہ بتاؤ شایان علی کو ڈرگز کب سے دے رہے تھے؟اس کی کہی بات مکمل طور پر" نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں بتاؤں؟میر علی صمد ڈھٹائی سے جواب دے رہا تھا۔۔"

کیوں؟اچھا جی "انیس سو لنگی ٹھوڑی کھجا کر سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا اور پھر" اچانک سے اسے ایک زوردار تھپڑ لگا کر اس کی جانب دیکھا۔۔

وہ اس لیے کہ میں تمہارے جبڑے صحیح سلامت نہیں رہنے دوں گا"انیس"
سو لنگی اٹھ کھڑا ہوا۔۔پھر تم ہنس بھی نہیں سکتے جیسے تم خباثت سے ہنستے ہو"انیس
اس کی کرسی کے ارد گرد گھومتے پھرتے بات کر رہا تھا۔۔تھپڑ اتنی زور کا لگا تھا کہ وہ
آنکھیں میچ رہا تھا۔۔

تو بتاؤ بھئی۔۔میرے سوالات کے جوابات دے رہے ہو یا پھر؟انیس سو لنگی نے"
ہاتھ دکھاتے ہوئے کہا۔۔

میں تمہیں کوئی جواب نہیں دوں گا"وہ غصے سے چیخ پڑا۔۔"

اچھا یہ بات ہے"کہتے ہوئے اپنی کرسی کی جانب آیا اور دو تھپڑ لگاتار اس کے گال"
پر بجا ڈالے۔۔میر علی صمد کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔

اب بتاؤ کیا فیصلہ ہے؟انیس سو لنگی ہاتھ مسلتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔اگر اسی طرح"
تھپڑوں کی بوچھاڑ جاری رہی تو تمہیں چہرے کا فالج ہونے کے امکانات ہیں"

انیس سو لنگی دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔میر علی صمد اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں میچ رہا تھا۔۔

وہ نازوں سے پلا تھا۔۔اپنے گھر میں تھپڑ تو دور کی بات ہے کبھی اونچا لہجہ تک نہیں سنا۔۔وہ مزید تھپڑ کی تکلیف برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔اور تھپڑ بھی بھاری قوت کے۔۔

ارے واہ مان گئے۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم ہمارے ہاتھوں کو کمزور ہاتھ کہہ رہے تھے "انیس سو لنگی اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

یار کیا کرتے ہو؟میرے ہاتھ کی کجھلی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔۔میرا تو تم نے سارا مزہ خراب کر دیا"انیس سو لنگی کرسی پر بیٹھتے ہوئے افسوس سے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسے کتنا مزہ آرہا تھا گال بجانے میں جبکہ دوسرے کمپیوٹر سسٹم کمرے میں لگی اسکرین پر صائم ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔انیس کی بات سنتے ہی صائم کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

"تو بتاؤ میر علی صمد! شایان علی کو کب سے ڈر گزدے رہے تھے؟انیس سولنگی اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

تقریباً ایک مہینے سے" وہ جواب دیتے ہوئے انیس سولنگی کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

جبکہ کمپیوٹر سسٹم کمرے میں صائم اسکرین کو دیکھ رہا تھا جہاں پر اسکرین پر صرف میر علی صمد کا چہرہ زوم آوٹ کیا گیا تھا۔۔

کس قسم کی ڈر گزدی ہیں؟انیس سینے پر بازو لپیٹے ہوئے تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہر قسم کی اور ہر روز۔۔اور وہ بھی بہت مقدار میں "میر علی صمد غراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ڈر گزد ینے کا طریقہ کار؟انیس پیشانی مسلنے لگا۔۔جیسے ضبط کی انتہا تھی۔۔"

ظاہر ہے ڈائریکٹلی تو نہیں دے سکتا تھا۔۔ہونٹ بھینچ کر کہا۔۔کبھی جوس تو کبھی" چاکلیٹ میں ڈال کر دیتا تھا"میر علی صمد غصے پر قابو پانے کی کوشش میں بات کرنے کے دوران لمبے لمبے سانس بھی لے رہا تھا۔۔

کیا شایان علی کو معلوم تھا کہ تم اسے ڈر گزدیتے ہو؟انیس سو لنگی غصے سے اسے" دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں۔۔وہ بے وقوف بچہ۔۔اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔۔انہتائی" بے وقوف۔۔میں نے اس کا دماغ مفلوج کر دیا تھا۔۔وہ خود کشی کرنے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے اس سے سوسائیڈ نوٹ بھی لکھوالیا تھا"میر علی صمد ناکامی پر افسوس کر رہا تھا۔۔

شایان علی کو سولہ نومبر کی شام بھی ڈر گزدیا تھا؟انیس تو اس کا منہ توڑنا چاہتا" تھا۔۔

بالکل اس دن تو شایان علی کو بہت زیادہ مقدار میں ڈر گزدیا تھا۔۔وہی تو دن تھا" جب وہ خودکشی کرنے والا تھا۔۔ صبح کالج میں بھی ڈر گزدی تھی اور شام کے وقت بھی۔۔ مگر افسوس میری ڈر گز ضائع ہو گئیں۔۔مرا نہیں وہ بے وقوف"میر علی صمد کو رہ رہ کر شایان علی پر غصہ آرہا تھا۔۔انیس سو لنگی غصے سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور پھر ایک زوردار تھپڑ اسے رسید کیا۔۔

شکریہ میر علی صمد آپ کا" کہتے ہوئے انیس سو لنگی اٹھ کھڑا ہوا اور واپس جانے" لگا۔۔میر علی صمد کا تو تھپڑوں سے سر گھوم گیا تھا۔۔لگاتار وہ بھی زوردار۔۔

اوہ میں تو بتانا ہی بھول گیا۔۔ تمہارا باپ اب ایک مسنگ پرسن بن گیا ہے۔۔ ہم" نے میڈیا میں یہ بات ڈال دی ہے کہ میر ثاقب خلیل فرار ہو گیا ہے مگر وہ ہمارے پاس ہی ہے۔۔ ساری زندگی اب اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔ کوئی مسنگ پرسنز کی کیسے مدد کرے گا بھلا" انیس سو لنگی مسکراتے ہوئے اس پر پہاڑ توڑ رہا تھا۔۔ وہ بے یقینی سے انیس سو لنگی کو دیکھ رہا تھا۔۔

اب تو میر علی صمد کی گرفتاری کا بھی کسی کو علم نہیں۔۔ تمہارے فام ہاؤس سے" تمہیں اٹھا کر لائے تھے۔۔ اب تم بھی ایک مسنگ پرسن بن گئے ہو۔۔ اپنے آس پاس دیکھو۔۔ کہتے ہوئے کمرے میں پھیلے سامان کی جانب اشارہ کیا۔۔

اب تمہیں مختلف گودام میں تلاش کیا جائے گا مگر افسوس صد افسوس تمہاری" لاش تک کسی کو ناں ملے گی" انیس سو لنگی اس وقت اسے جلا دلگ رہا تھا۔۔

وہ کیمرہ دیکھو۔۔کونے میں لگے کیمرے کی جانب اشارہ کیا۔۔تم اپنا جرم قبول" کر چکے ہو۔۔عدالت میں یہ پیش ہو گا مگر تمہاری گمشدگی راز رہے گی۔۔ہمیشہ کے لیے "انیس سو لنگی کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

نہیں۔۔نہیں واپس آؤ۔۔مجھے باہر نکالو" وہ چیخ رہا تھا۔۔غصے سے چلا رہا تھا مگر" اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔

انیس ساتھ والے کمرے میں صائم کی جانب آیا۔۔صائم گال تلے ہاتھ کی مٹھی بنائے خاموش بیٹھا تھا۔۔

صائم! ٹھیک ہو" کہتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔"

انیس! وہ میرے شانی کو اتنے وقت سے تکلیف دے رہا تھا۔۔میرا شانی چپ" چاپ سب اکیلا ہی سہتا رہا۔۔صائم کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔میر علی اس

کا نہیں میرا دشمن ہے۔۔شانی کو میری وجہ سے اتنی تکلیف سہنی پڑی۔۔مگر میں اس سے کیسے غافل ہو گیا؟صائم نے کہتے ہوئے انیس سو لنگی کی جانب دیکھا۔۔

"صائم!تم پر اٹیک ہوا تھا۔۔یہ ان دنوں کی بات ہے۔۔یاد کرو۔۔انیس سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی بیمار ہوا تھا۔۔ام نور بھابھی نے بتایا تھا کہ وہ یہ بہانہ بنا دیتا تھا کہ بہن سے دوری کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔۔اور پھر امتحانات کا بہانہ بھی تھا۔۔یاد ہے؟انیس سو لنگی پچھلی باتوں کو جوڑ رہا تھا۔۔

"ہمم۔۔پھر میں اسلام آباد چلا گیا تھا۔۔شانی مزید اکیلا ہو گیا۔۔اور وہ یقیناً ہر روز شانی کے کالج جاتا تھا"صائم ساری بات کو سمجھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"بالکل۔۔اور آخر میر علی صمد کو ہر روز انٹری کیسے مل جاتی تھی؟انیس سو لنگی حیران تھا کیونکہ پرائیوٹ تعلیمی ادارے ایسی لاپرواہی نہیں کرتے۔۔

ایک منٹ انیس !پرنسپل انور رحمٰن خان کو پکڑو۔۔مجھے کل رات امے بتا رہی" تھی کہ اس شام جب شیری گھر آیا تھا۔۔شیری نے امے کو بتایا تھا کہ وہ پرنسپل بھی شانی کو دھمکیاں دیتا تھا۔۔وہ کیا کر رہا تھا اور کیوں؟ باقی کی باتیں انور رحمٰن خان سے معلوم ہوں گی" صائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

بے فکر ہو جاؤ۔۔آج تو سب سے پہلے اس کی گردن دبوچ لوں گا" انیس سو لنگی" کو تو آج شدید قسم کا غصہ آ رہا تھا۔۔

یہ ساری سی سی ٹی وی ویڈیوز مجھے بھیج دینا" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔"

ٹھیک ہے" انیس سو لنگی کہتے ہوئے اس کے ساتھ باہر آ گیا۔۔"

صائم کو کافی ثبوت مل گئے تھے۔۔اپنے بھائی کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے یہ ثبوت کافی تھے۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

عدالت کے باہر اتنا ہجوم دیکھ کر ام نور پریشان کن نظروں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔اتنی بھیڑ بھاڑ والی جگہوں پر تو وہ جاتی ہی نہیں تھی۔۔اسے آج بھی یاد تھا جب وہ شایان علی کے ساتھ مارکیٹ جاتی تھی تو کتنی تیز رفتار سے چلتی تھی تاکہ جلد از جلد گھر پہنچ جائے۔۔آتے جاتے لوگ،ان کی باتیں،وکلاء کی بحث۔۔اتنا شور تھا کہ وہ اس ماحول سے سہم گئی تھی۔۔صائم سن گلاسز لگائے کارڈور لاک کر رہا تھا مگر گاہے بگاہے گردن موڑ کر ام نور کی جانب بھی دیکھ لیتا تھا جو عدیل صاحب کا بازو تھامے کھڑی ہوئی تھی۔۔مسسز مہرین کو سیدہ سکینہ کے ساتھ گھر پر رکنا پڑا تھا ورنہ آج اتنے اہم دن پر یہاں ساری فیملی موجود ہوتی۔۔ام نور نم آنکھوں سے

وہاں چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔شاید وہ یہاں کبھی ناں آتی اگر وہ اپنے ضمیر کی پکار کو روند ڈالتی۔۔

وہ آخری گواہ تھی "آج وہ پہلی مرتبہ عدالت آئی تھی۔۔گواہی دینے۔۔وہ بھی" کس کے خلاف۔۔اس کا اپنا سگا بھائی۔۔ام نور نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ اپنے شانی کو وہ اس طرح عدالت تک خود لے کر آئے گی۔۔اگر وہ گواہی دینے سے انکار دیتی تو یقیناً کبھی بھی عدالت جیسی جگہ پر ناں آتی۔۔اگر وہ گواہ بننے سے انکار کر دیتی تو شایان علی کے خلاف قانونی کارروائی میں کوئی دوسرا ثبوت یا گواہ کبھی ناں ملتا اور یہ کیس پہلے ہی دن سرے سے ختم ہو جاتا۔۔مگر ام نور ضمیر کے پچھتاوے میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔اپنے بھائی شہیر شاہ کی موت کو پہیلی بنا دیکھ وہ تو کبھی سکون کی نیند ناں سو سکتی۔۔اور پھر شایان علی خود پچھتاوے کی مار کب تک سہتا۔۔

نورے! کیا ہوا؟ پریشان کیوں ہو رہی ہو؟ سب ٹھیک ہو جائے گا "عدیل"
صاحب مضبوطی سے اس کے گرد اپنا بازو پھیلائے نرمی سے پوچھ رہے تھے۔۔
کچھ نہیں ماموں جان! ام نور نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔"
چلیں؟ صائم ان کی جانب آیا۔۔ شانی کے لیے بالکل پریشان مت ہونا۔۔ انیس"
اس کے ساتھ ہے۔۔ میں اس کے ساتھ کانٹیکٹ میں ہوں "ام نور کی نقاب میں
نظر آتی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر صائم تسلی دے رہا تھا۔۔ ام نور نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔۔

شور شرابے کی وجہ ام نور اضطرابی کیفیت سے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔ ام نور کی
نظروں نے سامنے کی جانب سے آتے ان نفوس کو پہچانا۔۔ جہاں اسد اللہ صاحب
کے ساتھ ان کے بھائی جبار شاہ اور سازین چلتے ہوئے عدالت کی جانب بڑھ رہے
تھے۔۔ ام نور سر اٹھا کر صائم کو دیکھنے لگی۔۔

اپنوں کے درمیان جنگ چل رہی تھی۔۔یہاں تو کوئی حریف بھی نہیں تھا۔۔ دونوں طرف تکلیف برابر بانٹی ہوئی تھی۔۔

بابا! آپ امے کو اندر لے کر جائیں۔۔صائم ان لوگوں پر سے اپنی نظروں کا " زاویہ بدل گیا۔۔میں نعمان آفندی اور سعد غنی کے ساتھ آجاؤں گا۔۔ایک ضروری کام کرنا تھا پھر اندر ہی ملاقات ہو گی" صائم کہتے ہوئے موبائل فون نکال رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے صائم! خیال رکھنا" کہتے ہوئے ام نور کو لے کر اندر کی جانب بڑھ " گئے۔۔راستہ بناتے ہوئے وہ لوگ اندر کی جانب جا رہے تھے۔۔صائم کی نظروں نے دور تک انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر ان لوگوں کا انتظار کرنے کے بعد وہ لوگ آخر کار وہاں پہنچ گئے تھے۔۔

سعد غنی مختلف فائلز اٹھائے پھرتی سے صائم کی جانب آیا جبکہ نعمان آفندی فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے ان کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

اسلام و علیکم صائم سر! سعد غنی چشمہ درست کرتے ہوئے صائم کے ساتھ کھڑا" ہو گیا۔۔

و علیکم السلام سعد! ساری فائلز لے لی ہیں؟ اور ہاں یو ایس بی فلیش ڈرائیو سنبھال" کر رکھنا" صائم ہدایت کر رہا تھا۔۔

جی سر! میں نے سب سنبھال کر رکھ لیا ہے" سعد غنی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے" جواب دے رہا تھا۔۔

اسلام و علیکم صائم سر! نعمان آفندی نرمی سے مسکراتے ہوئے سلام کر رہا تھا۔۔"

و علیکم اسلام نعمان! ٹرائل کے لیے تیار ہو؟ صائم مدھم آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔"

جی سر! الحمدللہ مکمل تیاری کے ساتھ آیا ہوں" نعمان آفندی پر اعتماد لہجے میں" کہہ رہا تھا۔۔

ایڈوکیٹ امیر حیدر کہاں رہ گیا ہے؟ صائم کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

وہ دیکھیں سر! سعد غنی انگلی کی مدد سے پیچھے گیٹ کی جانب اشارہ کر رہا تھا جہاں" مین انٹریس کی جانب سے وہ آتا دکھائی دیا۔۔ صائم گردن موڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔ایڈوکیٹ امیر حیدر تیزی سے ان کی جانب آ رہا تھا۔۔

اسلام وعلیکم صائم سر! معزرت خواہ ہوں سر۔۔ تھوڑی دیر ہو گئی۔۔ٹریفک" بہت زیادہ تھا" وہ ایک نوجوان ایڈوکیٹ تھا بالکل نعمان آفندی کی طرح۔۔

وعلیکم السلام! کوئی بات نہیں۔۔ کیس کی تیاری کر کے آئے ہو؟ صائم پوچھ رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی سر! اسد اللہ شاہ صاحب کی طرف سے بس ایک گواہ ہے۔۔اور کوئی ثبوت نہیں۔۔مرحوم شہیر شاہ کا پوسٹ مارٹم بھی نہیں ہوا تو کوئی میڈیکل رپورٹس نہیں" وہ پیشہ ورانہ انداز میں بتا رہا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔اور انہیں معلوم تو نہیں ہوا ناں تم میرے وکیل ہو؟ صائم تصدیق کر رہا تھا۔۔

"نہیں سر! انہیں ابھی تک تو کچھ معلوم نہیں۔۔ویسے بھی وہ خود میرے پاس آئے تھے۔۔کم از کم اب ان کے پاس اعتراض کا کوئی آپشن نہیں" امیر حیدر سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے نعمان آفندی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایڈووکیٹ امیر حیدر بھی نعمان آفندی کی طرح صائم کی ٹیم کا ایک اہم ممبر تھا۔۔شہر کے نامور وکلاء صائم کی شخصیت سے اچھی طرح سے واقف تھے۔۔صائم کے خلاف کوئی یہ کیس اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔۔

ایڈوکیٹ امیر حیدر! آج کا کیس مکمل ایمان داری سے پراسیکیوٹ کرنا۔ کسی" قسم کی کوئی ہچکچاہٹ محسوس مت کرنا۔ میری ٹریننگ اور گائیڈنس کا بھرپور استعمال کرنا۔ جیتنے کی ممکن حد تک کوشش کرنا" صائم اسے سمجھا رہا تھا۔

جی سر! میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں مگر میں ام نور بھابھی سے سوالات کیسے" کروں گا؟ امیر حیدر پریشان کن نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔

کمرہ عدالت میں تم وکیل اور ام نور گواہ ہے۔ میری طرف سے تمہیں کوئی مسلہ" نہیں ہونا چاہیے۔ اسد اللہ شاہ صاحب کے بھروسے پر پورا اترنا امیر حیدر کیوں کہ وہ تم پر اعتبار کر رہے ہیں" صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔

ان شاءاللہ سر! نرمی سے مسکرا کر صائم کو دیکھا۔"

ایمان دار بہت دیکھی مگر جو ایمان داری بیرسٹر صائم عدیل ملک کی ذات میں دیکھنے کو ملی تھی وہ شاید ہی کہیں اور دیکھنے کو ملتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا حیدر! کوشش کرنا شایان علی کے لیے لفظ قاتل کے استعمال سے اجتناب برتنا" صائم اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

جی سر آپ کا حکم سر آنکھوں پر" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

نواٹ از جسٹ اے ریکوسٹ "نرمی سے کہتے ہوئے صائم عدالت کی جانب بڑھ گیا۔۔

نعمان آفندی نے جاتے ہوئے امیر حیدر کے کان میں سرگوشی نما انداز میں کچھ کہا۔۔

www.novelsclubb.com

سر کا فیورٹ صرف نعمان آفندی ہی رہے گا۔۔ بڑا آیا ہونہہ "کہتے ہوئے اس کو" ٹھوکا دے کر چلا گیا۔۔ سعد غنی کو بھی سن کر ہنسی آگئی تھی۔۔ امیر حیدر بھی مسکرا دیا۔۔

وہ دونوں ہمیشہ ایسے ہی لڑا کرتے تھے۔۔ایک ریس لگی ہوتی تھی بیرسٹر صائم عدیل ملک کی فیورٹ لسٹ میں شامل ہونے کے لیے۔۔جبکہ صائم اپنی عمر کا پہلا بیرسٹر تھا جس کے پاس سینیئر وکلاء بھی مدد کے لیے آتے تھے۔۔ کبھی کبھار کسی پیچیدہ کیس کی باریکیاں جو کوئی ایڈوکیٹ سمجھ ناں پاتا تھا وہ صرف صائم سمجھ سکتا تھا۔۔

****

**

کمرہ عدالت!

www.novelsclubb.com

مقدمے کی سماعت شروع ہو چکی تھی۔۔جج صاحب مکمل توجہ سے ٹرائل کو سن رہے تھے۔۔ تمام وکلاء اپنی اپنی نشستوں پر براجمان تھے۔۔صائم اپنی کرسی پر بیٹھا

بغور امیر حیدر کو سن رہا تھا مگر گاہے بگاہے گردن موڑ کر ام نور کو بھی دیکھ لیتا تھا کیونکہ وہ پہلی بار عدالت آئی تھی۔۔کافی سہمی ہوئی تھی۔۔

یو آنر! میں ایڈوکیٹ امیر حیدر میرے مؤکل اسد اللہ شاہ کا کیس میں ہی" پراسیکیوٹ کر رہا ہوں۔۔اسد اللہ شاہ کی طرف سے قتل کا مقدمہ درج کیا گیا کہ ان کے بیٹے مقتول شہیر شاہ کی موت کا زمہ دار شایان علی ولد سمیع اللہ ملک ہے۔۔ میرے مؤکل اسد اللہ شاہ کی عدالت سے درخواست ہے کہ شایان علی کو اس جرم کی کڑی سزا سنائی جائے"امیر حیدر ممکن کوشش کر رہا تھا صحیح الفاظ کا چناؤ رکھے۔۔ مگر یہ مشکل امر تھا۔۔گردن موڑ کر اسد اللہ شاہ صاحب کو دیکھا۔۔

یو آنر! اس مقدمے کی سب سے بڑی گواہ شایان علی ولد سمیع اللہ ملک کی اپنی" بڑی بہن ام نور صائم ملک ہیں۔۔اس کے علاوہ کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں"مسسز

ام نور صائم ملک آخری گواہ ہیں" کہتے ہوئے صائم کی جانب دیکھا۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور چلتے ہوئے ان کے روبرو جا کھڑا ہوا۔۔

یو آنر! میرے اس کیس کو ایڈووکیٹ نعمان آفندی ہی پراسیکیوٹ کریں گے۔۔"

مگر اس سے پہلے میں کچھ پہلو سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔۔کہتے ہوئے گردن موڑ اسد اللہ صاحب کی جانب دیکھا۔۔

میری عدالت سے درخواست ہے کہ اس کیس کا فیصلہ شایان علی ولد سمیع اللہ" ملک کے بیاں کے بعد ہی سنایا جائے۔۔میرے مؤکل شایان علی نہایت بیمار ہیں اور اس وقت ہسپتال میں منتقل ہیں۔۔وہ ابھی عدالت میں پیشی کے دوران یہاں حاضر نہیں مگر جیسے ہی ان کی طبیعت بحال ہوتی ہے ڈی ایس پی انیس سولنگی شایان علی کو کمرہ عدالت میں پیش کریں گے۔۔شکریہ" کہتے ہوئے اپنی سیٹ سنبھال لی۔۔

یو آنر! میرے مؤکل اسد اللہ شاہ کے بیٹے مقتول شہیر شاہ کی پانچ روز پہلے وفات" ہو گئی تھی۔۔پہلے تو کسی کو حقیقت معلوم نہیں تھی۔۔ مگر چشم دید گواہ مسسز ام نور صائم ملک کے بیان سے حقیقت سامنے آ گئی ہے۔۔میرے مؤکل اسد اللہ شاہ عدالت سے اپنے بیٹے کے لیے انصاف چاہتے ہیں۔۔مجھے اجازت دیں میں مسسز ام نور صائم ملک کو کٹہرے میں بلاؤں "ایڈوکیٹ امیر حیدر احتیاط سے بات کر رہا تھا۔۔صائم کی طرف سے اجازت کے باوجود وہ کافی محتاط انداز میں کام کر رہا تھا۔۔

اجازت ہے "جج صاحب سر کو خم دیتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔"

ام نور اپنی کرسی پر بیٹھی صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔عدیل صاحب اس کا ہاتھ تھامے بیٹھے ہوئے تھے۔۔ام نور کے ہاتھ پر ہلکی سی تھپکی دے کر تسلی دی۔۔سیاہ عبایا میں ملبوس وہ آہستگی سے چلتے ہوئے صائم کے پاس آئی۔۔صائم نرمی سے اس کا ہاتھ دبا

کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہمت باندھ رہا تھا۔۔ام نور چلتے ہوئے کٹہرے میں جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

اسلام و علیکم ! آپ برائے مہربانی عدالت کو اپنا مکمل تعارف دیں "ایڈوکیٹ امیر حیدر کافی فاصلے پر کھڑے ہو کر ام نور سے مخاطب ہوا۔۔

وعلیکم السلام ! میں ام نور ولد سمیع اللہ ملک ہوں۔۔شایان علی کی بڑی بہن ہوں " اور بیرسٹر صائم عدیل ملک کی بیوی ہوں " ہلکے سے چہرہ موڑ کر صائم کو دیکھا۔۔

اچھا کیا آپ عدالت کو بتائیں گی کہ سولہ نومبر کی شام کیا ہوا تھا؟ پیشہ ورانہ انداز " میں پوچھا۔۔

جی ! ام نور مدھم آواز میں بول رہی تھی۔۔سولہ نومبر شام کے وقت شہیر شاہ " ہمارے گھر آیا تھا۔۔مجھ سے ملنے کے لیے "ام نور نظریں جھکائے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔عجیب سا ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہم سب بچپن سے ایک ساتھ پلے بڑے ہیں۔۔ہماری فیملی کا ایک دوسرے کے " یہاں آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔اس شام بھی شیری مجھ سے ملنے آیا تھا۔۔وہ میرے بھائی شایان علی کے لیے بہت پریشان تھا" کہتے ہوئے ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔۔کتنا مشکل ہے سب دہرانا۔۔

پھر کچھ دیر بعد شایان علی بھی گھر واپس آگیا تھا۔۔دونوں کے درمیان زبانی " کلامی شروع ہو گئی۔۔میں کوشش کر رہی تھی مگر معاملہ سنگین نوعیت کا بن گیا تھا۔۔شایان علی کو اچانک غصہ آگیا اور پوری قوت سے شہیر شاہ کو دھکا دے دیا۔۔ اس کے سر پر چوٹ لگ گئی "ام نور کی سسکی بلند ہوئی۔۔آواز میں درد محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہم دونوں پیدل چل کر اسے ہسپتال لے کر آئے تھے مگر وہ۔۔ام نور سانس لینے" کے لیے رکی۔۔وہ زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا"ام نور کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔

صائم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔سازین کو لگا وہ منظر اس کے سامنے چل رہا ہو۔۔ام نور کے لیے اس تکلیف دہ منظر کو الفاظوں میں بیان کرنا بہت مشکل تھا۔۔ اس کے ہونٹ کیکپا رہے تھے۔۔

مسسز ام نور آپ جا سکتی ہیں"امیر حیدر اس سے زیادہ ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔ابھی" مزید کچھ سوالات رہتے تھے مگر اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔

وہ سب تو صائم کے احترام میں اپنا سر تک نہیں اٹھاتے تھے مگر وہ آج اس کی بیوی سے سوالات کر رہا تھا۔۔ام نور واپس دھیرے دھیرے چلتے ہوئے صائم کے پاس آ گئی۔۔

اے! کچھ نہیں ہو گا" جاؤ بیٹھ جاؤ" صائم نرمی سے اس کا ہاتھ تھامے مدھم آواز" میں بول رہا تھا جو صرف ام نور ہی سن سکتی تھی۔۔ام نوا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس بیٹھ گئی۔۔عدیل صاحب اس کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گئے۔۔

یو آنر! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں۔۔یہ گواہی میرے مؤکل" مرحوم شہیر شاہ کے حق میں آخری گواہ کی جانب سے دی گئی ہے۔۔میں عدالت کا وقت ضائع نہیں کروں گا" کہتے ہوئے ایڈوکیٹ نعمان آفندی کی جانب اشارہ کیا جیسے کہ وہ چاہیں تو اب اپنے مؤکل کا دفاع کر سکتے ہیں۔۔نعمان آفندی اٹھ کھڑا ہوا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔

یو آنر! مجھے اجازت دیں میں مرحوم شہیر شاہ کے والد اسد اللہ شاہ کو کٹہرے میں" بلاؤں" نعمان آفندی کہتے ہوئے اسد اللہ صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

اجازت ہے" جج صاحب اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔۔"

اسد اللہ شاہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔کمزور قدموں سے چلتے ہوئے کٹہرے کی جانب آئے۔۔ گزرتے ہوئے ایک نظر صائم کو دیکھا جو نرمی سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"اسلام و علیکم اسد اللہ صاحب! میں چاہتا ہوں کہ آپ عدالت کو بتائیں کہ آپ کے مرحوم سمیع اللہ ملک کے گھر والوں کے ساتھ کیسے تعلقات تھے؟جواب سوچ سمجھ کر دیجیے گا" نعمان آفندی نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

"و علیکم السلام! ہمارے تعلقات ہمیشہ سے بہت اچھے رہے ہیں" اچھے ہمسائے کا ہر حق ادا کیا" مدھم آواز میں جواب دیا۔۔

"اچھا تو پھر شایان علی کو آپ بہت اچھے سے جانتے ہوں گے؟آپ کے بیٹے کا سب سے بہترین دوست ہے۔۔یوں کہنا بہتر ہو گا کہ ایک بھائی جو شہیر شاہ سے بے غرض محبت کرتا ہے" نعمان آفندی بغور ان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی! مگر اب وہ صرف میرے بیٹے کا قاتل ہے "اسد اللہ شاہ سنگ دل بن کر تیر" جیسے تیکھے الفاظ میں کہہ رہا تھا۔۔

ام نور کا دل پسیج کر رہ گیا تھا۔۔ صائم مٹھیاں بھینچ کر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ عدیل صاحب نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس سے اسد اللہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اور سازین؟ سازین تو بس بت بنی بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

اسد اللہ شاہ صاحب! کسی بھی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز کریں۔۔" کیونکہ آپ کو ابھی ساری سنوائی میں یہاں بیٹھنا ہے۔۔ کہیں ایسا ناں ہو اپنے الفاظ واپس لینے پڑ جائیں۔۔ خیر اب آپ جا سکتے ہیں "نعمان آفندی خفگی سے کہتے ہوئے واپس جج صاحب کی جانب رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔

یو آنر! میں مرحوم شہیر شاہ کی والدہ سازین اسد اللہ کو کٹہرے میں بلانا چاہتا" ہوں "نعمان آفندی کہتے ہوئے سازین کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔چلتے ہوئے ام نور کے پاس سے گزرتے ہوئے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔ام نور کی آنکھوں میں سرخی دیکھ کر وہ نظروں کا زاویہ بدل گئیں۔۔

صائم موبائل فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے انیس سو لنگی سے بات کر رہا تھا۔۔وہ بس شایان علی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔صائم آج جو شواہد پیش کرنا چاہتا تھا اس کے لیے شایان علی کا یہاں ہونا ضروری تھا۔۔صائم کوشش کر رہا تھا کہ شایان علی ضمیر کے جس پچھتاوے میں جکڑ چکا ہے شاید آج اصل حقیقت جان کر وہ ذہنی تناؤ کچھ حد تک کم ہو جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم ! کیا آپ ہمیں بتائیں گی کبھی ایسا ہوا کہ شہیر شاہ آپ کے پاس" شایان علی کی کوئی بھی کسی بھی قسم کی شکایت لے کر آیا ہو؟اور آپ ان کے گھر وہ شکایت لے کر گئی ہوں؟ نعمان آفندی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔میرے شیری نے شایان علی کی کبھی کوئی شکایت نہیں کی۔۔شیری اس" سے بہت محبت کرتا ہے" سازین نظریں جھکائے مدھم آواز میں بول رہی تھیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔یو آنر پوائنٹس نوٹ کر لیں" نعمان آفندی جج صاحب کی جانب" دیکھ رہا تھا۔۔

عدالت کو بتائیں کہ شایان علی کا کردار کیسا تھا؟ ظاہر سی بات ہے آپ کے گھر آتا" جاتا رہتا تھا۔۔اس کا بچپن آپ کے سامنے گزرا ہے" نعمان آفندی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

بہت اچھا۔۔بہت معصوم۔۔ہنس مکھ۔۔صاف دل"" سازین رو رہی تھیں۔۔" شایان کا انہیں ساز و خالہ کہہ کر پکارنا۔۔شرارتی انداز میں بات کرنا سب یاد تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ شایان علی کا کردار ایک اچھے بچے کی طرح ہی تھا؟" کبھی کوئی تکلیف نہیں دی؟ ایسا ہی ہے" نعمان آفندی کہتے ہوئے ان کی جانب بغور دیکھ رہا تھا۔۔

جی! وہ ہمیشہ میرے بیٹے کا ایک اچھا بھائی رہا ہے۔۔ میرے بیٹے کا سب سے" بہترین دوست" سازین نم لہجے میں آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

شکریہ آپ جا سکتی ہیں" نعمان آفندی کہتے ہوئے جج صاحب کی جانب رخ موڑ" کر کھڑا ہو گیا۔۔

یو آنر! مرحوم شہیر شاہ کے والدین خود ہمارے مؤکل شایان علی کے کردار سے" کافی مطمئن ہیں۔۔ آپ عدالت میں اس حوالے سے ان کا بیان بھی سن چکے ہیں" نعمان آفندی مطمئن لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یو آنر! بات صاف ہے۔۔شایان علی ہمیشہ ایک بہترین دوست اور بھائی رہا" ہے۔۔ قتل کا مقدمہ سراسر غلط ہے۔۔وہ صرف ایک حادثہ تھا اور اس حادثے میں شہیر شاہ کی موت واقع ہو گئی تھی۔۔دوستوں کے درمیان تو لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔۔یہ ارادتاً قتل نہیں تھا۔۔بس ایک بہت برا حادثہ تھا" کہتے ہوئے جج صاحب کو دیکھا۔۔

یو آنر! یہ کوئی پلاننگ کے تحت قتل نہیں کیا گیا تھا۔۔شایان علی اور شہیر شاہ کے" درمیان ایسی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں مگر اس دھکا مکی میں شہیر شاہ کی ناگہانی موت قتل نہیں کہلائے گا" نعمان آفندی جج صاحب کے سامنے وہ نکات رکھ رہا تھا جو عدالت میں سب کے جاننا ضروری ہے۔۔

یو آنر! کیس کے کچھ شواہد ابھی رہتے ہیں اور کیس کی آگے کی سنوائی ہیر سٹر صائم" ملک پر اسکیوٹ کریں گے "نعمان آفندی کہتے ہوئے صائم کی جانب آیا۔۔صائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

یو آنر! شایان علی ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئے ہیں۔۔اجازت دیں اسے کمرہ" عدالت میں پیش کیا جائے "صائم سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

اجازت ہے "جج صاحب اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔۔"

شایان علی سر جھکائے انیس سو لنگی کے ساتھ کمرہ عدالت میں داخل ہوا۔۔انیس سو لنگی اس کا ہاتھ تھام کر چل رہا تھا اور بحفاظت اسے کٹہرے میں لا کر کھڑا کر دیا۔۔ ہتھکڑیاں ناں لگانے کے باعث انیس سو لنگی اس کا ہاتھ پکڑ کر آرہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

نقاہت کے باعث وہ بمشکل ہی چل پا رہا تھا۔۔ام نور بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔عدیل صاحب نرمی سے اپنے بچے کو دیکھ رہے تھے۔۔سازین بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔شیری جیسا معصوم چہرہ۔۔

یو آنر!اب کچھ تلخ حقائق کے ساتھ میں خود اس کیس کو پراسیکیوٹ کروں گا""" صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے شایان علی کی جانب آیا۔۔

اسلام و علیکم شایان علی!عدالت کو ایک بار پھر بتائیں کہ سولہ نومبر کی شام کو آخر" کیا ہوا تھا؟عدالت آپ سے سننا چاہتی ہے" صائم اس کے روبرو کھڑا تھا۔۔

وعلیکم السلام!اس شام شیری ہمارے گھر آیا تھا۔۔وہ سر جھکائے بات کا آغاز کر" رہا تھا۔۔میں اور شیری کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔۔شایان جھگڑے کی وجہ چھپا گیا۔۔پھر مجھے سمجھ نہیں آیا میں نے بس غصے میں اس کو دھکا دے دیا۔۔شایان علی کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہم دونوں کبھی کبھار مذاقاً ایسے دھکا مکی بھی کرتے تھے۔۔ مگر اس دن بات بڑھ " گئی تھی۔۔مجھے نہیں پتا تھا وہ اتنی زور سے گر جائے گا اور اس کے سر پر اتنی گہری چوٹ لگ جائے گی۔۔ شایان علی آستین سے ناک رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ میں نے پوری کوشش کی تھی۔۔اس کو اپنے کندھے پر سوار کیے ہم ہسپتال پہنچ گئے مگر وہ۔۔ایک ہچکی بلند ہوئی۔۔صائم سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس کا ناک رگڑنا۔۔بے چین ہونا۔۔اس کی بوڈی ڈرگز مانگ رہی تھی۔۔وہ جس کی عادت اسے لگ گئی تھی۔۔

یو آنر! میں شایان شان کی کچھ میڈیکل رپورٹس عدالت کو دکھانا چاہوں گا"" صائم نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ سعد غنی کی جانب بڑھا دیا۔۔

یو آنر! یہ رپورٹس دیکھ لیں" صائم وہ فائل جج صاحب کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔"

یو آنر! سولہ نومبر کی شام ہسپتال میں ایمر جنسی وارڈ میں منتقل مرحوم شہیر شاہ کو" بلڈ کی اشد ضرورت تھی۔۔شایان علی کا بلڈ گروپ مرحوم شہیر شاہ کے بلڈ گروپ سے میچ کرتا تھا۔۔شایان علی خود اپنا بلڈ دینے گیا تھا مگر "رخ موڑ شایان علی کو دیکھا۔۔

مگر یو آنر! وہاں شایان علی کی طبیعت کے زیرِ نظر اس کا پہلے بلڈ ٹیسٹ کیا گیا" تھا۔۔اور رپورٹس آپ کے سامنے موجود ہیں "صائم سانس لینے کے لیے رکا۔۔

یو آنر! شایان علی کے بلڈ ٹیسٹ میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ سولہ نومبر کو دیا" گیا بل مکمل طور پر ڈرگز کی لپیٹ میں تھا۔۔شایان علی کے بلڈ میں بھاری مقدار میں ڈرگز پائی گئی ہے "صائم سپاٹ تاثرات دیئے کہہ رہا تھا۔۔

شایان علی بے یقینی سے صائم کو دیکھنے لگا۔۔ام نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا صائم کیا بول رہا ہے۔۔عدیل صاحب بھی نا سمجھی سے صائم کو دیکھ رہے تھے جبکہ سازین پہلو

بدل کر اسد اللہ کی جانب دیکھنے لگیں۔۔یہ تو کسی کے وہم و گمان میں بھی ناں تھا۔۔ صائم آخر کیا ثابت کر رہا تھا؟ شایان ڈر گز کیسے لے سکتا ہے۔۔

جی یو آنر! آپ نے بالکل ٹھیک سنا۔۔شایان علی کے جسم میں سرایت کرتا ڈر گ" اس بات کا ثبوت ہے کہ شایان علی جو کبھی اتنا غصہ نہیں کرتا تھا وہ سولہ نومبر کی شام کو اتنا غصہ کیوں ہوا؟ کیا چیز تھی جو اس کے دماغ پر بری طرح سے حاوی ہو گئی تھی۔۔یہ ڈر گز کا اثر تھا" صائم میڈیکل رپورٹس کی وضاحت پیش کر رہا تھا۔۔

ام نور کی عدیل صاحب کے بازو پر گرفت مزید سخت ہوئی۔۔صائم واپس اپنی ٹیبل کی جانب آیا۔۔سعد غنی پھرتی سے ایک یو ایس بی فلیش ڈرائیو صائم کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

مگر یو آنر! شایان علی خود سے ڈر گز نہیں لیتا تھا۔۔اسے ڈر گز دیا جاتا تھا۔۔اور وہ" کون تھا؟اس ویڈیو میں آپ دیکھ لیں گے" صائم پراجیکٹر اسکرین پر وہ ویڈیو چلا رہا تھا۔۔

ام نور روتے ہوئے شایان علی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ڈر گز؟یقین کرنا مشکل تھا۔۔شایان علی کو ڈر گز کس نے دی۔۔ام نور کا دماغ ان باتوں سے ماؤف ہو رہا تھا۔۔

میر علی صمد کا وہ ویڈیو کلپ ساری عدالت میں دیکھا جا رہا تھا۔۔میر علی صمد اعتراف جرم کر رہا تھا۔۔انیس سو لنگی سامنے بیٹھا اس سے سوالات کر رہا تھا مگر اسکرین پر صرف میر علی صمد ہی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔۔عدالت میں سب حیران کن نظروں سے اس ویڈیو کو دیکھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی رو رہا تھا۔۔وہ اس کے ہاتھ کی ایک کٹھ پتلی بنایا گیا تھا۔۔ام نور روتے ہوئے اپنے معصوم بھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔سازین انگلیاں مروڑتے ہوئے نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

یو آنر! مجھے اجازت دیں میں شایان علی کے پرنسپل انور رحمٰن خان کو کٹہرے میں پیش کروں "صائم تو آج ان سب کا حساب برابر کرنے والا تھا۔۔

اجازت ہے "جج صاحب اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔"

پرنسپل انور رحمن خان سر جھکائے کمرہ عدالت میں داخل ہوا۔۔ایس ایچ او منیب احمد اسے اپنے ساتھ لا رہا تھا۔۔شایان علی کو ڈر تھا وہ اب اس پر ڈرگز سمگلنگ کا الزام لگائیں گے۔۔

www.novelsclubb.com

پرنسپل انور رحمٰن خان! آپ عدالت کو بتانا پسند کریں گے کہ آخر آپ کس وجہ" سے شایان علی کو اپنے آفس روم میں بلایا کرتے تھے؟ صائم تیکھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میں اسے دھمکیاں دیتا تھا" سر جھکائے شرمندگی سے کہا۔۔"

کس بات کی دھمکیاں؟ آخر آپ کے طالب علم سے کیا جرم سرزد ہو گیا تھا؟" صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے شایان علی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

میرا بیٹا جو کہ سولہ سال کا ہے بہت بری ڈرگز کی لت پڑ گئی تھی۔۔ میر علی صمد نے" اس کی کچھ ویڈیوز بنائی تھیں جس میں وہ ڈرگز لے رہا تھا۔۔ میں پوری طرح سے پھنس گیا تھا۔۔ میرا بیٹا برباد ہو جاتا اور میں بدنام۔۔ میں میر علی صمد کی ہر بات مانتا چلا گیا۔۔ سر جھکائے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے مجھے کہا کہ وہ شایان علی کے ہاتھ ایک لفافہ بھیج رہا ہے۔۔اسے کھول کر" دیکھوں اور اس کی ویڈیو بناؤں۔۔میں مجبور باپ تھا۔۔وہ ویڈیو کلپ میں نے میر علی صمد کو دے دی اور ہر روز شایان علی کا ذہنی سکون برباد کرنے کے لیے اسے دھمکیاں دیتا تھا کہ میں اس پر ڈرگز سمگلنگ کا کیس کر دوں گا۔۔وہ بدنام ہو جائے گا۔۔مجھے یہ کام تب تک کرنا تھا جب تک میر علی صمد نے کہا تھا" پرنسپل انور رحمٰن ندامت سے سر جھکائے سب اگلتا جا رہا تھا۔۔شایان علی بے یقینی اسے دیکھ رہا تھا۔۔

یو آنر! میں ایک اور ویڈیو کلپ عدالت کو دکھانا چاہوں گا" کہتے ہوئے یو ایس بی" فلیش ڈرائیو پراجیکٹر سے کنیکٹ کی۔۔

میر علی صمد سوئمنگ پول کے پاس بیٹھا تھا۔۔ویڈیو کلپ کا صرف کچھ حصہ عدالت میں پیش کیا تھا۔۔جس کی یہاں ضرورت تھی۔۔ویڈیو میں وہ شایان علی کو خودکشی

پر اکسانے کی بات کر رہا تھا اور ساتھ ہی سولہ نومبر کی شام ڈر گزدینے کا اعتراف جرم بھی کر رہا تھا۔۔

یو آنر! یہ ویڈیو سولہ نومبر کی شام کو بنائی گئی تھی۔۔ جس شام مرحوم شہیر شاہ کی" موت واقع ہوئی تھی اسی رات یعنی سولہ نومبر کی رات شایان علی گھر میں خود کشی کرنے والا تھا مگر اس سے پہلے کہ شایان علی گھر واپس آتا اور اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتا۔۔ مرحوم شہیر شاہ پہلے سے شایان علی کے گھر میں موجود تھا۔۔ شایان علی گھر میں داخل ہوا۔۔ تازہ ڈر گز کا اثر اس کے دماغ پر زور پکڑ رہا تھا۔۔ شایان علی انڈر پریشر تھا اور گھر میں کچھ بھی بتانے سے ڈر رہا تھا۔۔ جبکہ شہیر شاہ نے وہ ہمت کی۔۔ دونوں کی لڑائی بھی اسی بات پر ہوئی تھی۔۔ شایان علی کی ہر تکلیف کا گواہ مرحوم شہیر شاہ سب جانتا تھا۔۔ وہ شایان علی کے گھر اس مسلے کا حل تلاش کرنے آیا تھا۔۔ صائم باہم ہاتھ ملائے بولتا چلا رہا تھا۔۔

مگرام نور صائم ملک کو ساری سچائی بتائے جانے پر شایان علی کی مرحوم شہیر شاہ" سے لڑائی ہو گئی تھی۔۔شایان علی مکمل طور پر ڈر گز کے زیر اثر تھا۔۔اس کا غصہ۔۔اس کا لڑنا۔۔چیخنا چلانا سب صرف اور صرف ڈر گز کی وجہ سے ہوا تھا" صائم ساری صورتحال اور اس شام کی اصل حقیقت کھول کر سب کے سامنے پیش کر رہا تھا۔۔

ام نور بے آواز رو رہی تھی۔۔خودکشی؟ بے یقینی سے عدیل صاحب کی جانب دیکھا۔۔عدیل صاحب کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔یہ کیسا کھیل تھا جس کسی کو بھنک تک نہیں لگی۔۔

یو آنر! اگر اس دن مرحوم شہیر شاہ گھر ناں آتا تو یقیناً شایان علی خودکشی کر چکا" ہوتا۔۔موت کا فرشتہ تو پہلے سے گھر کی دہلیز پر بیٹھا تھا۔۔دو بھائیوں میں سے کسی ایک کی موت ہونی طے تھی" صائم بے دردی سے ایسے الفاظ کا استعمال کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سازین آنکھوں پر ہاتھ دیئے رو رہی تھی۔۔اسد اللہ صاحب حیرانگی سے صائم کو دیکھ رہے تھے۔۔

یو آنر! ایک سترہ سال کا بچہ۔۔جس کے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں مفلوج کر دی گئی ہوں وہ قاتل کیسے ہو سکتا ہے؟صائم رخ موڑ کر اسد اللہ شاہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔جیسے ان سے پوچھ رہا ہو کہ کیا وہ اب بھی اسے قتل مانتے ہیں؟

ام نور کا نقاب بھیگ چکا تھا مگر آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔شایان علی لڑھکتے ہوئے نیچے بیٹھ گیا۔۔انیس سو لنگی جلدی سے آگے ہوا اور اسے واپس اٹھایا۔۔سازین منہ پر ہاتھ دیئے بے آواز روتے ہوئے شایان علی کو دیکھ رہی تھیں۔۔

یو آنر! میں اپنے تمام ثبوتوں سے یہ تو ثابت کر چکا ہوں کہ یہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔شایان علی اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔۔میر علی صمدان دونوں ویڈیوز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ وہ شایان علی کی دماغی حالت خراب کر رہا تھا۔۔ سولہ نومبر کی شام بھی ڈر گزد یا گیا تھا۔۔ایک کم عمر بچے کو اس کی جسمانی طاقت سے زیادہ ڈر گزدی گئی تھی۔۔ شایان علی مر بھی سکتا تھا۔۔ان چار دنوں میں شایان علی کو لاتعداد بار ہسپتال لے جایا گیا ہے۔۔ یہاں تک کہ آج بھی وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر یہاں پیشی دینے آیا ہے" صائم اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

شایان علی! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ عدالت آپ کو سننا چاہتی ہے" جج صاحب" نرمی سے پوچھ رہے تھے۔۔

میں؟ شایان علی بے یقینی سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے اس کا دماغ غیر حاضر" ہو۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بھائی! وہ مجھے پانی پلایا کرتا تھا۔۔کالج میری طبیعت اچانک خراب ہو جاتی تھی۔۔اکثر میر علی صمد سے ملاقات کے فوراً بعد" شایان علی روتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھنے لگا۔۔

ہاں۔۔وہ سمجھ گیا تھا۔۔وہ میری مدد کرنا چاہتا تھا" شایان علی جج صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے ٹوٹے پھوٹے جملے۔۔عدالت میں سب ہمدردی سے شایان علی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

میرا بھائی شیری! وہ ہمیشہ صحیح کہتا تھا۔۔وہ انسان کے منافق چہرے پرکھ لیتا تھا"" شایان علی بے آواز رو رہا تھا۔۔

میں بے وقوف سمجھنے کی کوشش کرتا تو شاید وہ آج زندہ ہوتا" شایان علی چہرے پر ہاتھ دیئے بلک اٹھا۔۔ام نور بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

پلیز آپ بیٹھ جائیں "جج صاحب سنجیدگی سے ام نور کو دیکھ رہے تھے۔۔صائم" ناسمجھی سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے لگا ام نور روتے ہوئے صائم کو دیکھنے لگی۔۔

نورے بیٹھ جاؤ "عدیل صاحب اپنا بازو اس کے گرد حائل کرتے ہوئے واپس بٹھا" رہا تھے۔۔

یو آنر! میرے مؤکل شایان علی قاتل نہیں ہیں۔۔عدالت سے درخواست ہے" کہ قتل کا مقدمہ خارج کیا جائے کیوں کہ یہ کیس سراسر غلط ہے۔۔ہم شاہ صاحب کے نقصان پر اتنے ہی غمگیں ہیں جتنے کہ وہ خود۔۔شہیر شاہ ہمارے لیے بہت اہم ہے۔۔ہم اس نقصان کی کبھی بھر پائی نہیں کر سکتے ہیں مگر ہم پھر بھی جرمانہ دینے کے لیے تیار ہوتی ہیں "صائم نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

یو آنر! میرے مؤکل شایان علی کو باعزت بری کر دیا جائے بہت شکریہ "صائم" کہتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔ایڈوکیٹ نعمان آفندی اور ایڈوکیٹ امیر حیدر بھی اٹھ کر صائم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔۔

ہمم "جج صاحب چشمہ درست کرتے ہوئے شایان علی کو دیکھ رہے تھے۔۔"

شایان علی بے آواز روتے ہوئے آستین سے ناک رگڑ رہا تھا۔۔سرد آہ بھرتے ہوئے جج صاحب وہاں بیٹھے مرحوم کے لواحقین کو دیکھنے لگے۔۔وہ لوگ بے یقینی کی سی کیفیت میں مبتلا نظر آ رہے تھے۔۔

تمام ثبوتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے تو میں اس بات کی تصدیق کر دوں کہ یہ" ارادتاً ایک قتل نہیں تھا بلکہ ایک حادثہ تھا۔۔شایان علی سے ارادتاً اور نیتاً یہ گناہ یا جرم سرزد نہیں ہوا۔۔مرحوم شہیر شاہ کی چشم دید گواہ اور شایان علی کے بیان میں کوئی فرق نہیں تھا۔۔دونوں نے ایک ہی بات کہی۔۔بیرسٹر صائم عدیل ملک نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ ثابت کیا کہ شایان علی ذہنی طور ڈسٹرب ہو چکے تھے۔۔اس لیے نابالغ شایان علی پر قتل کا مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔۔جج صاحب کاغذ پر لکھے پوائنٹس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

پرنسپل انور رحمن خان کو ان کے عہدے سے برخاست کیا جاتا ہے اور عدالت" انور رحمٰن خان کو دس سال قید کی سزا سناتی ہے۔۔میر علی صمد جیسے مافیا کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور ایسے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا چاہیے۔۔ عدالت ڈی ایس پی انیس سولنگی کو اس معاملے کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا جاتا ہے"جج صاحب تمام نکات پڑھ رہے تھے۔۔

شایان علی! سب سے پہلے تو عدالت آپ کو ایک بہترین ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا" مشورہ دے گی کیونکہ آپ اس وقت بھی ذہنی طور پر ڈسٹرب ہیں۔۔مگر آپ کے ہاتھوں مرحوم شہیر شاہ بری طرح سے زمین پر گرے تھے۔۔زخمی ہوئے

تھے۔۔اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت آپ پر "اچانک عدالت میں نسوانی آواز گونجی۔۔

مجھے کچھ کہنا ہے "سازین درمیان میں بول اٹھی تھیں۔۔جج صاحب سوالیہ" نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

آپ جو بھی کہنا چاہتی ہیں کٹہرے میں آکر کہیں "جج صاحب نفی میں سر ہلاتے" ہوئے کہہ رہے تھے۔۔سازین اٹھ کھڑی ہوئی اور کٹہرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

اسد اللہ صاحب نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ام نور کا دل مزید بے چین ہو گیا تھا۔۔عدیل صاحب اس کے گرد اپنا بازو پھیلائے بیٹھے ہوئے تھے۔۔ عدالت میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میں سازین اسد اللہ شاہ "اپنے مرحوم بیٹے شہیر شاہ کی طرف سے شایان علی کو" معاف کرتی ہوں "کہتے ہوئے شایان علی کو دیکھا۔۔وہ روتے ہوئے سر جھکا گیا تھا۔۔

اگر آپ کی عدالت کسی بھی قسم کی سزا کا تعین کرتی ہے تو میں آپ سے گزارش" کرتی ہوں وہ سزا رد کر دیں "سازین جج صاحب کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

مجھے کوئی جرمانہ عائد نہیں کروانا۔۔کوئی سزا نہیں دلوانی۔۔آپ شایان علی کو" باعزت بری کر دیں "سازین کہتے ہوئے نظریں جھکا کر کھڑی ہو گئی تھیں۔۔

صائم نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ام نور روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے عدیل صاحب کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔چونکہ مرحوم شہیر شاہ کی والدہ سازین اسد اللہ شاہ خود شایان علی کو" معاف کر رہی ہیں تو عدالت ان کے لیے کوئی سزا کا تعین نہیں کرے گی۔۔ورنہ

www.novelsclubb.com

دوسری صورت میں شایان علی کو بارہ لاکھ روپے جرمانے کی ادائیگی کی سزا سنائی جاتی۔۔بارہ لاکھ روپے مرحوم شہیر شاہ کے گھر والوں کو دیئے جاتے مگر اب شایان علی کے خلاف ساری سزائیں رد کی جاتی ہیں "دی کیس از ڈس مس" کہتے ہوئے لکڑی کا ہتھوڑا تختے پر لگا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔تمام وکلاء بھی احتراماً کھڑے ہو گئے تھے۔۔جج صاحب کمرہ عدالت سے باہر چلے گئے۔۔

ام نور اور عدیل صاحب چلتے ہوئے صائم کی جانب آئے۔۔سازین سست روی سے چلتے ہوئے شایان علی کے پاس آئیں۔۔ہاتھ بڑھا کر اسے کٹہرے سے باہر نکالا اور اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔

تم نے صبح مجھ سے کہا تھا شانو کہ میں تمہیں معاف کر دوں؟ یا پھر تمہیں جو سزا" دینا چاہوں دے سکتی ہوں؟ سازین روتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔شایان علی ہچکیوں کے درمیان اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر ٹھیک ہے۔۔میں تمہیں سزا دیتی ہوں کہ تم شایان علی ساری زندگی" میرے شہیر شاہ سے بے پناہ محبت کرو گے "روتے ہوئے کہا۔۔

کیا تمہیں یہ سزا قبول ہے؟وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔شایان علی" آنکھوں پر دیئے باآواز روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

اگر تم ساری زندگی۔۔سازین نے روتے ہوئے لمبی سانس لینے کی کوشش کی۔۔" ساری زندگی میرے شیری سے محبت کرو گے تو میں تمہیں معاف کر دوں گی۔۔ مجھے بدلے میں صرف میری جان میرے بچے شیری کے لیے محبت دے دو"وہ روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔شایان علی روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں ساری زندگی شیری سے محبت کروں گا۔۔بہت" محبت کروں گا"شایان علی روتے ہوئے سازین خالہ کے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا۔۔

تو پھر مجھے شیری کی طرح گلے نہیں لگاؤ گے ؟ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ آگے کر" دیئے۔۔شایان علی روتے ہوئے ان کے گلے لگ گیا۔۔

ام نور ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔صائم نم آنکھوں سے ان کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ ام نور کو اپنے مضبوط بازو کے حصار میں باندھے کھڑا ہوا تھا۔۔عدیل صاحب اپنی آنکھیں پونچھ رہے تھے۔۔سازین اس کا ہاتھ تھامے صائم اور ام نور کی جانب آئیں۔۔

صائم ! میں نے ایک بیٹا تو کھو دیا ہے۔۔میں اپنا دوسرا بیٹا نہیں کھونا چاہتی ہوں۔۔" روتے ہوئے کہا۔۔میرے شانو کو خیریت سے گھر لے کر جاؤ۔۔سیدہ تڑپ رہی ہو گی۔۔میں ماں ہوں نا سمجھ سکتی ہوں" روتے ہوئے ام نور کو بھی دیکھا۔۔وہ روتے ہوئے اپنی سازین خالہ کے گلے لگ گئی تھی۔۔

جانتی ہو نور! میرا شیری اس دنیا کا سب سے خوش قسمت بھائی ہے جو اسے ام نور" جیسی وفادار بڑی بہن ملی۔۔تم اس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔سازین خالہ ام نور کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

آپ سب اس کے ساتھ تھے۔۔ہم لوگ انصاف کو غلط ترازو میں تولنے لگے" تھے۔۔ایک ایسی جگہ انصاف کے لیے آئے جہاں سے میرا شیری کبھی انصاف نہیں چاہے گا۔۔وہ سب جانتا تھا۔۔میرے خواب میں آیا تھا تو وہ مجھ سے بہت خفا تھا۔۔وہ شانو کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا" سازین روتے ہوئے صائم کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

سازو خالہ! مجھے معاف کر دیں۔۔آپ کے اس نقصان کا میں بھی زمہ دار" ہوں۔۔صائم نظریں جھکائے کہہ رہا تھا۔۔میرے حریف میرے خلاف جال بنتے

رہے اور نقصان آپ کے حصے میں بھی آیا۔۔میں آپ سے شرمندہ ہوں" کہتے ہوئے نم آنکھوں سے سازین خالہ کو دیکھا۔۔

نہیں صائم! وہ دو قدم آگے آئیں اور صائم کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے نفی میں " سر ہلایا۔۔تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔جو محبت تم نے شیری کو دی۔۔میں تمہاری مشکور ہوں۔۔تم نے شیری کو سگے بھائی سے بڑھ کر پیار دیا" کہتے ہوئے ممنوعیت سے صائم کو دیکھا۔۔

تم لوگ ابھی گھر جاؤ۔۔میں یہاں سے شیری کے پاس جاؤں گی۔۔اسے بتاؤں " گی کہ اس کے بھائی کو کچھ نہیں ہوا۔۔تاکہ وہ بھی اپنی اماں سے خفگی ختم کر دے" سازین نے روتے ہوئے کہا۔۔

سازو خالہ! شایان علی پھر ان سے لپٹ گیا۔۔یہ مائیں بہت مضبوط ہوتی ہیں۔۔" اتنی اعلیٰ ظرف ہوتی ہیں۔۔

سازین خالہ !ام نور آگے ہوئی۔۔آپ اپنا خیال رکھیئے گا۔۔میں آپ سے ملنے آیا" کروں گی "ام نور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔سازین اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسداللہ صاحب کی جانب بڑھ گئیں۔۔

ایک منٹ امے !صائم کہتے ہوئے اسداللہ صاحب کی جانب بڑھ گیا۔۔"

اسدانکل !اپنے نام کے پکارے جانے پر انہوں نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔"

پلیز آپ بھی شانی کو معاف کر دیں "صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔اسداللہ صاحب" کی نظریں شایان علی کی طرف گئیں تو وہ ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میرے شیری نے اپنا خون معاف کر دیا۔۔اب ہم کیا مزید اعلیٰ ظرفی کا مظاہر" کریں گے ؟کہتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئے۔۔سازین نم آنکھوں سے صائم کی جانب دیکھ کر اپنے شوہر کے پیچھے چلی گئیں۔۔

صائم !انہیں وقت لگے گا۔۔ مگر ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا"عدیل صاحب"
اپنے بیٹے کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہہ رہے تھے۔۔

جی بابا!اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔"

گھر چلیں؟ صائم اپنا ہاتھ ام نور کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔وہ نرمی سے اس کا ہاتھ تھام"
رہی تھی البتہ اپنے دوسرے ہاتھ سے شایان علی کا ہاتھ پہلے ہی تھام رکھا تھا۔۔

چلیں شانی؟اس سے کہتے ہوئے وہ لوگ کمرہ عدالت سے باہر نکل آئے۔۔"
عدیل صاحب کے ساتھ ڈی ایس پی انیس سولنگی اور نعمان آفندی بھی ان کے
ساتھ باہر آ گئے تھے۔۔

آج کا دن بہت تکلیف دہ تھا۔۔زندگی میں یہ دن بھی دیکھنا پڑا جب اپنوں نے اپنے
ہی مخلص رشتوں کے ساتھ عدالت میں ایک جنگ لڑی۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

قبرستان میں ننگے پاؤں دھیمے قدموں چلتے ہوئے وہ اس کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔۔ہاتھ میں پھولوں کی پتیوں سے بھرا ایک شاپر بیگ بھی تھا۔۔اس کی قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ نم آنکھوں سے پھول کی پتیاں نچھاور کرنے لگیں۔۔ مٹی والا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے اس کی مہک سونگھنے پر اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کی۔۔نم آنکھیں موند لیں تو ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی قبر پر گرا اور مٹی میں جذب ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری!اماں کی جان"بہت محبت سے مخاطب کیا۔۔اب تو تم اماں سے خفا نہیں" ہو؟تمہاری خفگی نے اماں کو بے قرار کر دیا تھا"سازین نم لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔

اسد اللہ شاہ صاحب اگربتیاں لگا رہے تھے۔۔نم آنکھوں سے اپنی بیوی کو دیکھا۔۔

اولاد کی غیر موجودگی ماں کے دل کو بے قرار کر دیتی ہے مگر یہاں تو جان سے پیارے بیٹے کی دائمی جدائی کا روگ تھا۔۔

پھر اس کے بعد میں نے کچھ نہیں کھویا

وہ میری زندگی کا آخری نقصان تھا

شیری! میں روز تم سے ملنے آؤں گی۔۔ہم ڈھیر ساری باتیں کیا کریں گے۔۔"

جیسے ہم گھر میں بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کیا کرتے تھے "سازین کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔اسد اللہ صاحب پاس بیٹھے قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔۔

سازین مدھم آواز میں اس سے باتیں کر رہی تھیں۔۔وہ محسوس کر سکتی تھیں کہ ان کا شیری سب سن رہا ہے۔۔وہ اپنے دل کا سارا حال سناتی چلی گئیں۔۔

کہ نظر کچھ اداس ہے

www.novelsclubb.com

کبھی تو تم نظر آجاؤ

اسد اللہ صاحب نم آنکھوں سے بار بار اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے۔۔

ماں کی محبت کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔۔وہ کتنی اعلیٰ ظرف ثابت ہوئی تھیں۔۔اپنے بیٹے کی موت کے زمہ دار کو گلے سے لگا کر آئی تھیں۔۔ایک وہ خود تھے جو جانتے بھی تھے کہ شایان علی کا وہ قصور ہی نہیں تھا جس کی بنیاد پر وہ اس سے نفرت کرنے لگے تھے مگر اتنی آسانی سے انسان معاف تھوڑی کرتا ہے۔۔وہ تو زندگی کے نجانے کتنے سال اپنی انا کے خول میں مقید گزار دیتے ہیں۔۔اسد اللہ صاحب بھی ویسے ہی ایک عام انسان تھے جو چاہ کر بھی شایان علی کو معاف نہیں کر پا رہے تھے۔۔

****

**

دروازے پر دستک سنتے ہی وہ ننگے پاؤں دروازے کی جانب بھاگتی ہوئی آئیں۔۔ جلدی سے دروازہ کھول کر سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر روتے ہوئے اس سے لپٹ گئیں۔۔

میرا شانی! اماں کی جان "اس کا ایک ایک نقش چومتے ہوئے وہ رو رہی تھیں۔۔"

مسسز مہرین بھی فکر مندی سے ان کے پیچھے آئی تھیں۔۔ شایان علی کو نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے عدیل صاحب کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔۔

مہرین! سب ٹھیک ہے "نرمی سے اپنی بیوی کا ہاتھ سہلاتے ہوئے تسلی بخش" جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور اور صائم دہلیز پار کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔۔ ام نور نم آنکھوں سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ دو دن سے ام نور سے ناراض تھیں۔۔ ماں کے لمس کے لیے تو وہ بھی تڑپ رہی تھی۔۔

اماں! وہ کہتے ہوئے ان کی جانب بڑھ گئی۔۔ مگر سیدہ سکینہ شایان علی کا ہاتھ تھام" کر وہاں سے چلی گئی۔۔ام نور کو مکمل نظر انداز کر دیا۔۔ام نور کا دل ٹوٹ گیا۔۔

اے! صائم اس کے گرد اپنا بازو حائل کرتے ہوئے مخاطب کر رہا تھا۔۔ پھپھو کو" کچھ وقت دو۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ابھی وہ شانی کے لیے بہت حساس بنی ہوئی ہیں "ام نور روتے ہوئے صائم کی جانب دیکھنے لگی۔۔

نورے! وہ بھی کب تک ناراضگی رکھے گی۔۔ تم بالکل پریشان مت ہو۔۔میں" بھی سیدہ سے بات کروں گا "عدیل صاحب اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

نور! ماں اپنے بچے سے زیادہ دن ناراض نہیں رہ سکتی ہے۔۔بس یہ سوچو کہ یہ" سخت حالات بھی گزر جائیں گے اور ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا "مسسز مہرین اس کا ہاتھ تھام کر کہہ رہی تھیں۔۔

ام نور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آنسو پونچھ رہی تھی۔۔سب ہی تو اس کے ساتھ تھے۔۔اتنی محبت کرتے ہیں مگر ماں تو پھر ماں ہوتی ہے نا۔۔اس کا تو کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔۔ام نور کو دل میں درد سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ماں ناراض ہے۔۔مطلب اس کا سکوں اس سے ناراض ہے۔۔

****

**

تین ماہ بعد

www.novelsclubb.com

عدیل ملک ہاؤس

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں۔۔نجانے کیوں آج ان کا دل بہت بے چین تھا۔۔اتنی دیر سے وہ توجہ سے قرآن پاک پڑھنے کی کوشش کر رہی تھیں مگر بار بار صرف اس کا خیال آجاتا تھا۔۔اس کا وہ اداس چہرہ اور

نم آنکھیں۔۔وہ پرامید نظریں۔۔ سر جھٹک کر واپس اپنی توجہ قرآن پاک پر مرکوز کرنے کی کوشش کرتیں مگر پھر وہی ہوتا۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟آخر کار سیدہ سکینہ پریشان ہو کر خود کلامی کرتے ہوئے" قرآن پاک بند کرنے لگیں۔۔

ایک بار دیکھ کر آؤں؟سو رہی ہو گی؟یا پھر ہو سکتا ہے شاید جاگ رہی ہو۔۔اس" کی آن لائن کلاس ہو رہی ہو گی۔۔پھر بھی ایک بار دیکھ کر آتی ہوں"خود کلامی کرتے ہوئے اٹھ کر قرآن پاک رکھنے لگیں۔۔

www.novelsclubb.com

ان تین ماہ میں وہ ام نور کو خود سے الگ کر چکی تھیں۔۔ام نور بار بار ان کی راہ میں حائل ہو جاتی تھی کہ ماں ہے اب تو دل پگھل جائے گا مگر وہ نظروں کا زاویہ ہی بدل دیتی تھیں۔۔بعض اوقات وہ اپنا راستہ بھی بدل لیتی تھیں۔۔ام نور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ واپس چلی جاتی تھی۔۔کمرے میں بیٹھ کر وہ دونوں روتی تھیں۔۔

ایک انا کا خول توڑنا نہیں چاہتی تھی اور ایک ماں کے لمس کے لیے ترس رہی تھی۔۔سیدہ سکینہ سست روی سے چلتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔ہچکچاتے ہوئے دستک دی مگر کوئی جواب موصول ناں ہوا۔۔ہلکے سے دروازہ دھکیل کر کھولا تو وہ سیدہ سکینہ کو سامنے جھکی کھڑی ہوئی نظر آ گئی۔۔

نوری! وہ فکر مندی سے اس کی جانب لپکی تھیں۔۔ام نور پیٹ پر ہاتھ رکھ کر رو" رہی تھی۔۔ماں کو آتے دیکھ اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھا دیا۔۔

اماں! وہ روتے ہوئے پکار رہی تھی۔۔"

کیا ہوا نوری؟ وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہی تھیں۔۔"

پیٹ درد اماں "ام نور تکلیف کے باعث بول تک ناں پا رہی تھی۔۔"

کچھ نہیں ہو گا نوری "اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔"

www.novelsclubb.com

شانی! ادھر آؤ۔۔بھابھی جلدی آئیں" وہ بلند آواز میں شایان علی اور مسسز مہرین" کو بلا رہی تھیں۔۔

مسسز مہرین کیچن میں کھڑی ہوئی تھیں۔۔وہاں تک سیدہ سکینہ کی آوازیں سنائی دیں تو وہ جلدی سے سیڑھیوں کی جانب آئیں۔۔شایان علی جو اپنے کمرے میں بیٹھا قرآن پاک پڑھ رہا تھا ماں کی آواز سنتے ہی دل دہل گیا۔۔جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔قرآن پاک رکھ کر باہر کی جانب بھاگا۔۔

نوری! بیٹا ہم ابھی ہسپتال چلتے ہیں" وہ روتے ہوئے ام نور کو سنبھال رہی" تھیں۔۔ام نور نیم جان ہوتے ہوئے بیڈ پر لڑھک گئی تھی۔۔

کیا ہوا سکینہ؟ نور کیا ہو رہا ہے" مسسز مہرین ہانپتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں" اور ان کی جانب لپکیں۔۔

نوری کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔ ہمیں جلدی ہسپتال جانا ہو گا" سیدہ سکینہ " روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

نورا بیٹا کچھ نہیں ہو گا" مسسز مہرین فکر مندی سے کہہ کر جلدی سے الماری کی " جانب گئیں اور بڑی چادر نکال کر اسے اوڑھا دی۔۔

اماں ! وہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ پریشان کن " نظروں سے ان کو دیکھ رہا تھا۔۔

شانی ! ہمیں جلد از جلد نور کو ہسپتال لے کر چلنا ہو گا" مسسز مہرین اس کی جانب " دیکھ رہی تھیں۔۔

کیا؟ فکر مندی سے ام نور کی طرف لپکا۔۔ اماں آپ ہٹیں۔۔ جلدی سے کہتے " ہوئے ماں کو تھوڑا پیچھے کیا۔۔ آپی کچھ نہیں ہو گا" کہتے ہوئے ام نورا اپنے بازوؤں میں اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ممانی جان! جلدی جائیں اور ڈرائیور سے کہیں گاڑی باہر نکالے" شایان علی بے ہوش ہو چکی ام نور کو فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ مسسز مہرین جلدی سے باہر کی جانب لپکی تھیں۔۔

ام نور کو کار میں بٹھاتے ہوئے وہ اس کا گال تھپک رہا تھا۔۔ مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ سیدہ سکینہ ساتھ بیٹھی رو رہی تھی۔۔ مسسز مہرین فکر مندی سے صائم کو فون کر رہی تھیں۔۔ دس منٹ کی ڈرائیو پر وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔ ام نور کو ایمر جنسی وارڈ میں منتقل کیا گیا تھا۔۔ مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ بے چینی سے کوریڈور میں ٹہل رہی تھیں۔۔ شایان علی کمرے کے دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔ تین مہینے پہلے والا واقعہ اس کے ذہن میں گردش کرنے لگا۔۔ آنسوؤں کا ریلا خود بخود بہہ نکلا۔۔ کچھ ہی دیر میں صائم رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔

کیا ہوا امی؟ اے کی طبیعت کیسے خراب ہو گئی؟ صائم نہایت فکر مندی سے پوچھ " رہا تھا۔۔

پتا نہیں صائم! ہم خود سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی "مسسز" مہرین اس کا ہاتھ تھام کر کہہ رہی تھیں۔۔ سیدہ سکینہ روتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئیں۔۔

کیا نوری کی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے؟ اگر وہ واقعی ہی میں حمل سے ہے تو یہ ذہنی دباؤ صرف میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ سیدہ سکینہ چہرے پر ہاتھ دیئے روتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ڈاکٹر عاصمہ کمرے سے باہر نکل آئیں۔۔ صائم فکر مندی سے ان کی جانب لپکا تھا۔۔ مسسز مہرین اور باقی سب بھی آگے بڑھ آئے۔۔

ڈاکٹر! میری بیوی کیسی ہے؟ صائم پریشان کن لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

ڈونٹ وری شی از فائن "مبارک ہو وہ ماں بننے والی ہیں۔۔بوقت ہسپتال لے کر آئے ہیں تو ان کی طبیعت سنبھل چکی ہے مگر آئندہ خیال رکھیئے گا۔۔بہت زیادہ ذہنی دباؤ رہا ہے اس لیے اتنی پریشانی اٹھانی پڑی ہے "ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے ان کو دیکھ رہی تھیں۔۔

صائم دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے زیر لب شکر ادا کر رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا نور کس وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔۔کیسے کیسے حالات دیکھنے پڑ گئے ہیں۔۔وہ کتنا سمجھاتا ہے اسے مگر پھر وہی اوور تھنکنگ۔۔

کیا میں اپنی بیوی سے مل سکتا ہوں؟ صائم نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔دل کی دھڑکن " ابھی تک تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔

جی بالکل مل سکتے ہیں۔۔مگر انتظار کریں مریض کو کمرے میں منتقل کیا جائے گا" پھر آپ ملاقات کر سکتے ہیں "مسکرا کر کہتے ہوئے ڈاکٹر وہاں سے چلی گئیں۔۔

میری نوری ماں بننے والی ہے۔۔بھابھی آپ نے سنا؟ڈاکٹر نے کیا کہا"سیدہ سکینہ " روتے ہوئے ساتھ ہی خوشی سے مسکرا رہی تھیں۔۔

سیدہ سکینہ جانتی تھی اس تکلیف کی وجہ وہ ہیں۔۔عجیب شرمندگی بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔مگر ام نور کے لیے وہ بہت زیادہ خوش ہیں۔۔صائم نم آنکھوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔شایان علی سختی سے صائم کے گلے لگ گیا تھا۔۔

شانی بیٹا!رو رہے ہو؟ادھر دیکھو"صائم اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہہ " رہا تھا۔۔شایان علی آنسو پونچھتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔صائم اس کی تکلیف سمجھ سکتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی!سب ٹھیک ہے بیٹا"صائم نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ " رہا تھا۔۔تم امے کے سامنے مت رونا۔۔وہ پریشان ہو جائے گی"صائم پیار سے کہہ رہا تھا۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

صائم! میرے بیٹے کو بہت مبارک ہو" مسسز مہرین نم لہجے میں کہتے ہوئے صائم" کے گلے لگ گئیں۔۔

شکریہ امی۔۔آپ کو بھی بہت مبارک ہو دادی جان" صائم شرارتی مسکراہٹ" سے کہہ رہا تھا۔۔ مسسز مہرین ہنس دیں۔۔

میں عدیل صاحب کو تو فون کروں۔۔ورنہ وہ بھی الگ شکایتوں کے انبار لگا دیں" گے۔۔مجھے کیوں دیر سے خبر دی" ہنستے ہوئے کہا۔۔

صائم! سیدہ سکینہ آگے آئیں۔۔بہت مبارک ہو۔۔اللہ تعالی خوشیاں نصیب" فرمائے" محبت سے کہتے ہوئے صائم کے گلے لگ گئیں۔۔

مجھے معاف کر دو صائم" روتے ہوئے کہا۔۔"

یہ غلط بات ہے پھپھو! بس آج آپ نے امے پر بہت محبت نچھاور کرنی ہے" کہتے" ہوئے ان کے آنسو صاف کیے۔۔

www.novelsclubb.com

میری نوری ماں بننے جا رہی ہے۔۔میں بہت خوش ہوں "کہتے ہوئے مسکرا" دیں۔۔

شکریہ پیاری پھپھو! اب نانی بننے کی تیاری پکڑ لیں "صائم مسکراتے ہوئے ان" کے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔سیدہ سکینہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دے رہی تھیں۔۔

شانی ماموں جان! بھئی آپ کو بھی مبارک ہو "صائم مسکراتے ہوئے اس کا گال" تھپک رہا تھا۔۔شایان علی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کو بہت مبارک ہو صائم بھائی "شایان علی نظریں جھکائے نم لہجے میں کہہ رہا" تھا۔۔

چلیں اے اندر انتظار کر رہی ہے "صائم نرمی سے کہتے ہوئے شایان کا ہاتھ پکڑ چکا" تھا۔۔

وہ لوگ ام نور کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔ام نور کو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔ایک نرس پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔ام نور نیم کھلی آنکھوں سے انہیں اندر آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔نرس مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔

نوری! اماں کی جان" کہتے ہوئے اس کی پیشانی چوم لی۔۔بہت مبارک ہو "محبت" سے اس کا گال چوم لیا۔۔ام نور رو رہی تھی۔۔اتنے وقت سے وہ ماں کے جس لمس کے لیے تڑپ رہی تھی وہ آج بن کہے اسے مل گیا تھا۔۔

ناں اماں کی جان! میری نوری سے میں بہت دور رہ چکی ہوں مگر اب نہیں" کہتے" ہوئے اس کا ایک ایک نقش چومتے ہوئے وہ خود بھی رو رہی تھیں۔۔

نجانے اتنے ماہ کیسے وہ پتھر کا مجسمہ بنی ہوئی تھیں۔۔ مسسز مہرین نم آنکھوں سے صائم کو دیکھتے ہوئے اس کا بازو تھام کر کھڑی تھیں۔۔شایان علی بمشکل آنسو ضبط

کر رہا تھا۔۔اتنے مہینوں سے وہ خود کو اس بات کے لیے قصوروار سمجھتا تھا کہ ماں اور بیٹی کے درمیان یہ دوریاں اس کی وجہ سے آئی ہیں۔۔

اچھا نا بھئی۔۔خوشی کے موقعے پر تو رونا چھوڑ دیا کریں"مسسز مہرین مسکراتے" ہوئے ام نور کی جانب آئی۔۔

بہت مبارک ہو نور۔۔تم اب ماں بننے جا رہی ہو" کہتے ہوئے اس کی پیشانی چوم" لی۔۔

شایان علی دھیرے سے چلتے ہوئے ام نور کی جانب آیا۔۔ام نور کا ہاتھ تھام کر نرمی سے اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔

بہت مبارک آپی! وہ نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ام نور اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے" مسکرا دی۔۔

میرا شانی رو رہا تھا؟ام نور نم لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

نہیں آپی! میں آپ دونوں کے لیے بہت خوش ہوں۔۔بس ڈر گیا تھا"ام نور" کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

چلیں بھئی آپ سب اب باہر آئیں۔۔ مسسز مہرین شریر مسکراہٹ سے صائم کو" دیکھ رہی تھیں۔۔اب ہمارے ہونے والے باباجان کو بھی تو ملنے دیں۔۔کب سے ہم سب کو بچاریت سے دیکھ رہا ہے"مسسز مہرین ہنستے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔ صائم سر جھکا کر ہنس دیا۔۔

ٹھیک ہے بھئی ہم پھر تھوڑی دیر بعد کباب میں ہڈی بننے کے لیے آجائیں گے"""
سیدہ سکینہ نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔

وہ تینوں کمرے سے باہر چلے گئے۔۔ام نور کی نظریں شایان علی کو دیکھ رہی تھیں۔۔وہ سب ہنس رہے تھے مسکرا رہے تھے مگر وہ آج بھی ناں مسکرایا۔۔وہ

www.novelsclubb.com

جانتی ہے شایان ان دونوں کے لیے بہت خوش ہے مگر وہ مسکرانا بھول گیا ہے۔۔

اتنا کہ وہ چاہ کر بھی مسکرا تک ناں پایا۔۔

مسکرا کر نہیں تجسّس سے دیکھئے مجھے

کہ میں جو پہلے تھا وہ اب رہا نہیں

اے! صائم نرمی سے مخاطب کرتے ہوئے اس کی جانب آیا۔"

ماماٹوبی کو بہت مبارک ہو" صائم محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ باباٹوبی۔۔آپ کو بھی بہت مبارک ہو صائم "ام نور اس کے ہاتھ کی پشت" پر لب رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

پتا ہے سب کتنا ڈر گئے تھے "جان نکل گئی تھی" صائم اس کے سر پر ہلکی سی چت لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

صائم! اماں نے مجھے بوسہ دیا۔۔ام نور نم لہجے میں بول رہی تھی۔۔اب مجھے کچھ " ٹھیک محسوس رہا ہے۔۔ام نور کا لہجہ بھیگ گیا۔۔مگر شانی۔۔وہ مسکرایا تک نہیں۔۔ام نور رو پڑی۔۔صائم وہ آج بھی اتنی ہی تکلیف میں ہے" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

امے! وہ پہلے سے کافی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے۔۔ان شاءاللہ وہ مزید بہتر ہو جائے " گا۔۔تمہارے لیے بہت زیادہ خوش ہے" صائم اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

بس وہ جلدی سے پہلے جیسا ہو جائے۔۔ مسکرایا کرے۔۔میرے ساتھ شرارت " بھری باتیں کیا کرے" ام نور کی دلی خواہش ابھی بھی ادھوری تھی۔۔

ان شاءاللہ ! جب اللہ تعالی اسے یہاں تک بہتر کر چکا ہے۔۔وہ آگے مزید بہترین کرے گا" صائم اسے تسلی دے رہا تھا۔۔

دروازے پر دستک سنائی دی۔۔عدیل صاحب گردن اندر کیے مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔۔ام نور کھلکھلاتے ہوئے ہنس دی۔۔

لو برڈز کیا میں اندر آجاؤں؟ عدیل صاحب ہنستے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔"

جی بابا! یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے؟ صائم ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔"

بہت مبارک ہو صائم ! کہتے ہوئے اس سے بغلگیر ہوئے۔۔"

www.novelsclubb.com

شکریہ بابا" صائم مسکرایا۔۔ "

میری بیٹی نورے کہاں ہے؟ کیا وہ چھوٹی سی ماما بننے والی ہے" مسکراتے ہوئے" اس کی جانب بڑھ گئے۔۔ام نور ہنس رہی تھی۔۔عدیل صاحب کے لیے وہ آج بھی چھوٹی نورے تھی۔۔

بہت مبارک میرے پیاری بیٹی نورے کو" محبت سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔"

یہ گندی بچی پھر رو رہی تھی؟ کہتے ہوئے اس کی ناک دبائی۔۔ام نور نے نفی میں" سر ہلا دیا۔۔

آخر کار خوشیوں نے ہمارے گھر کا در بھی دیکھ لیا" عدیل صاحب مسکراتے" ہوئے کہہ کہ رہے تھے۔۔ام نور نم آنکھوں سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ ڈسچارج ہو کر گھر واپس آگئی تھی۔۔سیدہ سکینہ آج بھی سازین سے ملتی جلتی تھیں۔۔ان کی دوستی اور اپنائیت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔ام نور کی خوش خبری کا سن کر وہ ام نور سے ملنے آئی تھیں۔۔ام نور اپنے کمرے میں بیڈ پر

بیٹھی ان کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔۔سازین نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اسے دعائیں دے رہی تھی۔۔ام نور بار باران کے ہاتھ پر بوسہ دیتی تو سازین ندامت سے سیدہ سکینہ کو دیکھنے لگتی تھیں۔۔ام نور کی پیدائش سے سازین اسے جانتی ہیں۔۔ام نوران بیٹی ہے۔۔ بچپن، لڑکپن اور جوانی سب ان کی نظروں کے سامنے ہے۔۔اب بس کچھ حالات ایسے تھے اور کچھ غلطیوں کا بوجھ تھا جو وقت کے ساتھ کم ہو رہا تھا۔۔ان تین ماہ میں ام نور ہر روز ان کے یہاں جاتی تھی۔۔انہیں اپنائیت کا احساس دلانے کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ہے۔۔شایان علی بھی ام نور کے ساتھ جاتا تھا۔۔گھر کے تقریباً کام جو شیری کی زمے ہوتے تھے وہ اب شایان علی کیا کرتا تھا۔۔علیزے اور شانزے کو اسکول سے گھر واپس بھی وہی لے کر جاتا تھا۔۔وہ یہ سب احساسِ ندامت اور شیری سے محبت کی بنیاد پر کر رہا تھا۔۔سازین خالہ کو لگتا تھا وہ شیری کا دکھ کم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔جبکہ وہ شیری کی عادات اپنائے اپنا

احساس جرم کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔وہ شایان علی کو دیکھ کر مسکرا دیا کرتی تھیں کیونکہ ہاں وہ جو بھی کر رہا تھا اس سب میں انہیں شیری کا عکس نظر آتا تھا۔۔ اور ماں تھیں نا کبھی کبھی وہ جلد بازی میں شایان علی کو شیری مخاطب کر دیا کرتی تھیں۔۔شایان علی بھی "جی اماں" کہتے ہوئے ان کا وہ کام کر دیا کرتا تھا۔۔بس زندگی چل رہی تھی۔۔اسد اللہ صاحب کچھ کہتے نہیں تھے مگر انہیں شایان علی کا ان کے لیے یہ سب کرنا پسند تھا۔۔اظہار کرنے سے کتراتے تھے مگر شایان علی سمجھ سکتا تھا۔۔بعض اوقات مرد اظہار سے کتراتے ہیں۔۔

****

**

فروری کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔۔کراچی میں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔وقتاً فوقتاً بارشیں بھی ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے ٹھنڈ ابھی تک برقرار تھی۔۔وہ سیاہ

گرم شال اوڑھے قبرستان میں ٹھنڈی زمین پر ننگے پاؤں چل رہا تھا۔۔ہاتھ میں سفید پھولوں کا چھوٹا سا گلدستہ بھی تھام رکھا تھا۔۔دھیمے قدموں چلتے ہوئے وہ اس کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔پھولوں کا گلدستہ قبر کے دائیں جانب رکھ دیا اور ساتھ ہی وہ زیر لب درود شریف پڑھ رہا تھا۔۔آس پاس درختوں کی سوکھی پتیاں گری پڑی ہوئی تھیں۔۔انہیں چنتے ہوئے ایک طرف پھینک دیا اور پھر ہاتھ جھاڑ کر اس کی قبر کو دیکھنے لگا۔۔

"سن شیری! یہ گلدستہ تیرے لیے لایا ہوں۔۔اچھا لگا؟ سفید پھول تجھے بہت پسند ہیں نا اس لیے یہی لایا ہوں" شایان علی مدھم آواز میں بول رہا تھا۔۔

"اچھا سن ایک گڈ نیوز بھی لایا ہوں۔۔چل تو پہلے اندازہ کر کیا گڈ نیوز ہو گی؟ اچھا نہیں کرے گا؟ کوئی بات نہیں میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔۔میں اور تو ماموں بننے

والے ہیں۔۔دیکھ تو بھی خوش ہو گیا" شایان علی بھیگی آواز میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔

اس کی یاد کاناں پوچھو ہم سے وہ جو

ہر خوشی کے موقع پر بہت اداس کر دیتا ہے

اچھا سن تو نے مجھے مس کیا؟ مجھے پتا ہے تو نے بہت مس کیا ہو گا" شایان علی کوئی" دیوانہ لگ رہا تھا۔۔دور بیٹھا ایک بوڑھا آدمی حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے میں تو تجھے بتانا ہی بھول گیا۔۔آج تیرے لیے ایک اور ختم قرآن پاک بھی" مکمل کر لیا ہے۔۔ابھی یہاں سے جاؤں گا تو ساز و خالہ سے کہوں گا کچھ میٹھا بنا دے پھر میں وہ مسجد لے کر جاؤں گا" شایان علی اس کی قبر پر بکھری پھول کی پتیوں کو چھوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

سنو بیٹا! یہ تمہاری بیوی کی قبر ہے؟ وہ آدمی اس کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔ تم ہر" روز یہاں آتے ہو۔۔اس سے باتیں کرتے ہو۔۔ میں دور سے تمہیں دیکھتا ہوں" وہ بوڑھا آدمی فکر مندی سے شایان علی کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ شاید ان پڑھ تھا کیونکہ نام کی تختی تو لگی ہوئی تھی جسے وہ آدمی شاید پڑھ نہیں سکتا تھا۔۔

نہیں چچا جی! یہ میرے بھائی کی قبر ہے۔۔ کچھ ماہ ہوئے مجھ سے دور چلا گیا""" شایان علی سر اٹھائے سنجیدگی سے جواب دے رہا تھا۔۔

اوہ اچھا میں بھی روز تمہیں دیکھتا ہوں۔۔ بس بولتے رہتے ہو۔۔ مجھے تو تم کوئی" دیوانے لگتے تھے" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

دیوانہ؟ ہاں جی۔۔ میں اپنے بھائی کا دیوانہ ہی تو ہوں۔۔ اس کا تو ہر کوئی دیوانہ" ہے۔۔ اچھے لوگ ہمیں اپنا دیوانہ بنا کر چلے جاتے ہیں" شایان علی مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

ءاللہ تعالی تمہیں صبر دے" نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتے اداس نظروں سے شایان علی کو دیکھا۔۔

آپ دعا کیجئے چچا جی! اللہ تعالی مجھے شیری دے۔۔صبر کی تو سب ہی دعا دیتے" ہیں۔۔آج آپ کچھ الگ دعا دیں" شایان علی کہتے ہوئے شیری کی قبر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

وہ بوڑھا آدمی اس کی بات سنتے ہی مزید غمگیں ہو گیا تھا۔۔بھلا کیا جانے والے بھی کبھی لوٹ کر آئے ہیں؟

www.novelsclubb.com

عجیب دیوانہ لڑکا" سوچتے ہوئے وہ آدمی سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا۔۔"

اچھا شیری سن! شایان علی اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔آج رات تو میرے خواب" میں آئے گا نا؟اب تو ختم قرآن پاک بھی مکمل ہو گیا۔۔تو پھر ملاقات کے لیے

آئے گا" شایان علی کو امید تھی کہ شیری ہر بار کی طرح ختم قرآن پاک مکمل ہونے کے بعد اس سے خواب میں ملنے ضرور آئے گا۔۔

اور یوں ہی وہ نجانے کتنی دیر تک بیٹھا اس سے باتیں کرتا رہا۔۔وہ مطمئن ہوتا تھا کہ شیری اسے سن رہا ہے۔۔بس وہاں سے کوئی جواب نہیں آتا۔۔

جو بات تم میں تھی وہ کسی اور میں کہاں

وہ ان تین ماہ میں شہیر شاہ کے لیے بہت سارے ختم قرآن پاک پڑھ چکا تھا۔۔پہلے شیری جب بھی اس کے خواب میں آتا تھا تو وہ اداس نظر آتا تھا۔۔شایان علی کو اس کی اداسی بہت تکلیف دیتی تھی۔۔پھر عالم صاحب کے کہنے پر اس نے شہیر شاہ کے لیے ختم قرآن پاک پڑھنا شروع کیا تھا۔۔ختم قرآن پاک مکمل ہونے کے بعد شیری ایک بار پھر اس کے خواب میں آیا تھا مگر تب وہ مسکرا رہا تھا۔۔شایان علی

www.novelsclubb.com

اس رات بہت رویا تھا۔۔شیری کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا یوں جیسے ایک بوجھ تھا کندھوں پر جواب کم ہو گیا تھا۔۔

زندگیاں اپنی ڈگر پر چل نکلی تھیں مگر شایان علی اب پہلے جیسا نہیں رہا۔۔ایک حادثے نے اسے کافی بدل کر رکھ دیا تھا۔۔ام نور اس کی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی مگر آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو رہا تھا۔۔ام نور تو شایان علی کے سائے کی بھی حفاظت کرتی تھی۔۔رات کو اس کے کمرے میں جا کر دیکھ آتی تھی کہ وہ جاگ تو نہیں رہا۔۔صائم بھی اس کے پیچھے پیچھے آ جاتا تھا۔۔صائم بھی اپنے ربّ سے نیک امیدیں وابستہ رکھتا تھا کہ ایک دن شایان علی بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔وہ اسے تب تک اسلام آباد نہیں بھیجنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتا۔۔شایان علی کے دماغ پر ڈر گز کا اثر ابھی تک تھا۔۔کبھی کبھی وہ شدید سر درد کی تکلیف کی شکایت کرنے لگتا تھا۔۔دوائیوں سے وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو

رہا تھا۔۔ مگر پھر بھی شایان علی کوشش کرتا تھا اب اس کی وجہ سے کوئی پریشان ناں ہو۔۔ وہ زمہ داریاں سنبھالنے والا بن رہا تھا۔۔ ایک زمہ دار بیٹا، بھائی اور دوست

۔۔

****

**

رات کے اس پہر سردی میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔۔ اس خاموشی میں وہ بالکونی میں کھڑی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے روح تک سکون محسوس کر رہی تھی۔۔ ماں بننے کا احساس ہی کتنا خوبصورت احساس ہوتا ہے نا۔۔ بار بار اپنے پیٹ میں پلتے ننھے وجود پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ مسکرا دیتی تھی۔۔ جیسے خود میں اس ننھی جان کی سانسیں محسوس کر رہی ہو۔۔ ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔۔ ام نور نے یوں ہی مسکراتے ہوئے سر جھکا کر نیچے دیکھا تو لان ایریا میں وہ ٹہل رہا تھا۔۔ ریلنگ پر کہنی

رکھے ہوئے وہ اس پیارے انسان کو دیکھ رہی تھی۔۔جو اتنی سردی میں فون پر نجانے کیا باتیں کر رہا تھا۔۔

شانی! مسکراتے ہوئے اسے آواز دی۔۔شایان علی سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھنے لگا۔۔

جی آپی! وہ نرمی سے جواب دیتے ہوئے دو قدم آگے آیا تھا۔۔"

یہاں کیا رہے ہو آپی کی جان؟اتنی سردی میں کیوں ٹہل رہے ہو؟ بیمار ہو جاؤ گے "ام نور فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپی میں علیزے کو اسپیچ کی تیاری کروا رہا ہوں۔۔اندر سگنلز کی بہت پرو بلم ہے۔۔بس اسی لیے یہاں پر آیا ہوں "شایان علی موبائل فون کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔

اچھا تم کیچن کی جانب بیک یارڈ کی طرف جاؤ۔۔وہاں برآمدے میں بیٹھ کر اسپیچ" کی تیاری کروادو۔۔ادھر زیادہ سردی ہے اور ٹھنڈی ہوائیں بھی"ام نور نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔

سردی سے شایان علی کی ناک سرخ ہوگئی تھی مگر وہ اپنی چھوٹی بہن علیزے سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہا تھا۔۔

جی آپی"اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ بیک یارڈ کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔"

شانی!ایک بار پھر اسے آواز دی۔۔شایان علی کے قدم تھم گئے۔۔گردن موڑ" کر ام نور کی جانب دیکھا۔۔

آئی لو یو آپی کی جان"ام نور محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔بس میرا دل کیا تو کہہ" دیا"ام نور مسکرادی۔۔شایان علی نم آنکھوں سے ام نور کو دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ حیران تھا اتنی محبت اور مخلص رشتے آخر کس نیکی کے صدقے اس کے حصے میں آئے تھی۔۔ام نور کیوں اس سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی؟شایان علی بالکونی کے ساتھ لگی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ام نور کی جانب آیا۔۔اپنے ٹھنڈے ہاتھ سے اس کا نازک ہاتھ تھام لیا اور محبت سے ام نور کے سر پر بوسہ دیا۔۔

لو یو مور آپی! میں آپ کے اور صائم بھائی کے لیے بہت خوش ہوں۔۔وہ نظریں" جھکائے ام نور کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔میری اتنی فکر کیوں کرتی ہیں؟ میں ٹھیک ہوں" شایان علی نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

میں جانتی ہوں۔۔میرا شانی بالکل ٹھیک ہے۔۔یہ دیکھو تو اس کی ٹماٹر جیسی لال" لال ناک" ام نور نے مسکرا کر اس کی سرخ ناک دبائی۔۔

آپی !اب آپ کو اپنا زیادہ خیال رکھنا چاہیے ہے۔۔میری فکر میں خود کو بھی بھول جاتی ہیں۔۔دیکھیں نا ابھی بھی یہاں اتنی سردی میں کیوں کھڑی ہوئی تھیں؟" شایان علی فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔اور پیار کرنے والے فکر بھی کرتے ہیں۔۔تم مجھے میرے چھوٹے بھائی شانی سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتے ہو"نرم لہجے میں کہتے ہوئے ام نور اس کے گلے لگ گئی۔۔شایان علی محبت سے ام نور کی پشت سہلا رہا تھا۔۔

آہم آہم !کیا میں آسکتا ہوں؟اگر اجازت ہو تو ورنہ میں کباب میں ہڈی بالکل بھی نہیں بننا چاہتا"صائم مسکراتے ہوئے کہہ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ام نور ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔صائم گلاس سلائیڈ ڈور کھول کر ان دونوں کی جانب آیا۔۔ہاتھ میں ایک گرم شال تھام رکھی تھی۔۔

صائم بھائی! میں بس جا رہا تھا" شایان علی مدھم آواز میں کہہ کر بالکونی کی سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

صائم جانتا تھا وہ مزید یہاں ٹھہرے گا تو آنسو ضبط کرنا مشکل ہو گا۔۔اس حادثے کے بعد اتنی زیادہ محبت اور توجہ ملنے پر بھی اس کا دل بھر آتا تھا۔۔یا یوں کہہ لیں وہ پہلے سے بھی زیادہ حساس ہو گیا تھا۔۔

اے! تمہیں اپنا بالکل بھی خیال نہیں۔۔اتنی سردی میں شال تک نہیں" اوڑھی" صائم مصنوعی خفگی دکھاتے ہوئے آرام سے اس کے گرد گرم شال لپیٹ رہا تھا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ٹھیک ہو رہا ہے صائم! میں نے محسوس کیا ہے وہ اب میرے ساتھ باتیں بھی" کرنے لگا ہے" ام نور اپنے بھائی کی بہتری دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔آنکھوں میں خوشی کے باعث نمی تیرتی نظر آ رہی تھی۔۔

ان شاءاللہ ! ایک دن سب بالکل ٹھیک ہو جائے۔۔وقت لگ رہا ہے مگر اثر ہو رہا" ہے۔۔وہ واپس زندگی کی طرف لوٹ آئے گا" صائم نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

جی ان شااللہ "ام نور نم لہجے میں کہتے ہوئے صائم کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔۔"

صائم کے دل کی دھڑکن میں وہ اپنے نام کی سرگوشیاں سن رہی تھی۔۔ مسکراتے ہوئے ام نور ہولے ہولے اس کے ساتھ لگی جھول رہی تھی۔۔صائم ہلکی آواز میں کچھ گنگنا رہا تھا۔۔ام نور کو صائم کی نرم مدھم آواز بھلی لگ رہی تھی۔۔

جو تو مجھے مل گیا پھر ناں میں باقی رہا میں نے محبت سے خود کو تجھ پر وار دیا

www.novelsclubb.com

شایان علی بیک یارڈ کے برآمدے میں بیٹھا علیزے کو اسپیچ لکھوا رہا تھا۔۔یہ کام شہیر شاہ کی زمہ داریوں میں شامل تھا اور اب یہ زمہ داری بھی شایان علی نبھا رہا تھا۔۔زندگی اپنے ڈگر پر چل رہی تھی۔۔ہاں وہ چلا گیا تھا بہت کچھ ادھورا چھوڑ کر

اور بہت کچھ اپنے ساتھ لے کر۔۔ مگر اس کی یادیں ابھی باقی ہیں۔۔خوبصورت یادیں۔۔جہاں شہیر شاہ اب بھی زندہ ہے۔۔اور ہمیشہ رہے گا۔۔

فقط کچھ دنوں کی بات ہے

پھر ہم آپ کو کبھی بھی

کہیں بھی میسر ناں ہوں گے

****

**

www.novelsclubb.com

کار گیٹ کے اندر داخل ہوتے دیکھ وہ نہایت فکر مندی سے مگر تیز رفتار کار کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔ام نور ٹیسٹ کی رسید مسسز مہرین کے حوالے کرتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی اس کی نظر سامنے کی جانب گئی ہی نہیں جبکہ صائم کار گیراج کی جانب بڑھاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے سامنے آتی بانو خالہ کو دیکھ رہا

تھا۔۔ام نور کی نظروں نے صائم کی نظروں کی سمت پہچانتے ہوئے ونڈو اسکرین سے باہر دیکھا تو ہانپتی کانپتی خالہ بانو ان کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔

یہ بانو بی اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں؟ خیر ہے؟ مسسز مہرین فکرلمندی سے " کہتے ہوئے کارڈور کھول رہی تھیں۔۔

اے احتیاط سے۔۔اتنی جلدی بازی ٹھیک نہیں" صائم اس کی جلد بازی دیکھ خود" ہی اس کی سیٹ بیلٹ کھولنے لگا۔۔

کیا ہوا بانو بی؟ آپ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں؟ گھر میں سب خیر ہے "مسسز" مہرین تیز قدموں چلتے ہوئے ان کے روبرو جا کھڑی ہوئیں۔۔ام نور اور صائم بھی کار سے باہر آتے ہی ان کی جانب بڑھ گئے۔۔

وہ شایان بابا! کہتے ہوئے لمبی سانسیں لینے لگیں۔۔ تیز رفتار چلنے سے ان کا تنفس" اچھا خاصا پھول چکا تھا۔۔اب سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا شایان؟ بولیں نا" ام نور بے چینی سے کہتے ہوئے ان کی جانب دیکھنے لگی مگر "
جواب کا انتظار کیے بغیر ہی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔ صائم بھی اس کے پیچھے بھاگا
تھا کیونکہ ام نور تقریبا بھاگتے ہوئے اندر گئی تھی۔۔ ذرا خیال نہیں اس لڑکی کو۔۔

چلیں آئیں اندر چلتے ہیں" مسسز مہرین بانو بی کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھ "
گئی۔۔

شانی! ام نور با آواز اسے پکارتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب اس کے کمرے کی "
طرف بڑھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

امے! صائم نے کہتے ہوئے مضبوطی سے ام نور کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ کیا کر رہی ہو؟ "
تم اتنی تیز رفتار سے سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی۔۔ حد کرتی ہو۔۔ میں دیکھتا ہوں"
صائم کہتے ہوئے ام نور کو ریلنگ کے پاس کھڑا کر کے خود سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔

صائم بابا! وہ ادھر نہیں ہے۔۔کیچن میں آئیں" بانو بی گھر کے اندر داخل ہوتے" ہی صائم سے مخاطب ہوئیں۔۔صائم گردن موڑ کر کیچن کی جانب دیکھنے لگا مگر ام نور پہلے ہی دوڑ لگا چکی تھی۔۔صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے پیچھے گیا۔۔آخر یہ بیوی سنتی کیوں نہیں۔۔

شانی! تم اندر ہو؟ام نور کیچن کا دروازہ نوک کرتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔۔ "

شانی دروازہ کیوں بند کیا ہے؟پلیز کھول دو"ام نور بھرائی ہوئی آواز میں کہتے" ہوئے صائم کو دیکھنے لگی۔۔

شانی! صائم دروازے سے کان لگائے اندر کی صورت حال جانچنے کی کوشش کر" رہا تھا۔۔

شانی دروازہ کھول دو بیٹا۔۔تم کیا کر رہے ہو؟صائم فکر مندی سے کہتے ہوئے دو" قدم پیچھے ہوا تھا کیونکہ اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔۔جیسے تیز

www.novelsclubb.com

قدموں سے کوئی دروازے کی جانب بڑھ رہا ہو۔۔شایان علی نے دروازے کے دونوں پٹ کھول دیئے۔۔سیاہ ایپرن پہنے وہ فکر مندی سے ام نور کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

شانی! تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ام نور باقاعدہ رونے لگ گئی تھی۔۔"

سوری آپی! کہتے ہوئے فکر مندی سے ام نور کو اپنے سینے سے لگالیا۔۔اس کی پیٹھ " سہلاتے ہوئے صائم کی جانب دیکھا جو اسے خفگی سے گھور رہا تھا۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔مجھے نہیں معلوم تھا خالہ بانو بی آپ لوگوں کو اس طرح ڈرا" دیں گی "شایان علی شرمندگی سے معذرت کر رہا تھا۔۔

آخر تم کیا کر رہے تھے؟کیچن ڈور لاک کرنے کی کیا تک بنتی ہے؟اور پھر سب " تمہیں باہر آوازیں دے رہے ہیں مگر مجال ہے کہ تم جواب دو"صائم نہایت خفا نظر آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوری صائم بھائی! شایان سر جھکائے کہہ رہا تھا۔۔"

کیا کر رہے تھے؟ ہاں بتاؤ؟ اور یہ ایپرن کیوں پہن رکھا ہے؟ سارا ایپرن گندہ کر" دیا ہے "ام نور شایان کا چہرہ نرمی سے اپنی جانب موڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

میں؟ اس کے لیے اب جھوٹ بولنا مشکل امر ہے۔۔ آپی وہ میں بس کچھ بنا رہا" تھا "ہونٹ کاٹتے ہوئے کہتے ساتھ ہی صائم کو دیکھا جو آئی برو اٹھائے سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا بنا رہے تھے؟ ڈور لاک کر کے "ام نور کہتے ہوئے نا سمجھی سے صائم کی جانب" دیکھنے لگی۔۔

اے! میرے خیال سے ہم نے شانی کا اچھا خاصا سرپرائز خراب کر دیا "صائم نفی" میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ پزل جڑ رہے تھے صائم سمجھ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نے نہیں۔۔ بانو خالہ نے لگ بھگ سارا سرپرائز خراب کر دیا تھا" شایان "
خفگی سے پیچھے کھڑی بانو خالہ کو دیکھ رہا تھا جو اپنے فکر مند جذبات کی وجہ سے شایان
علی کو معذرت خواہ انداز میں دیکھ رہی تھیں۔۔

ہاں بھئی ! میری غلطی ہے میں مانتی ہوں۔۔پر میں نے کتنی بار دروازہ کھولنے کا "
کہا تھا؟ مگر میری ایک نہیں سنی" بانو خالہ ڈانٹتے ہوئے شایان علی کو دیکھ رہی
تھیں۔۔

اور پھر مجھے کہتا ہے کہ آپ باہر جائیں میں اکیلے سب سنبھال لوں گا۔۔پھر "
میرے باہر جاتے ہی دروازہ لاک کر لیا۔۔مجھے تو فکر ہو گی" بانو خالہ کہتے ہوئے
صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

تو آپ بار بار کیوں تنگ کرنے آجاتی ہیں۔۔میں نے آپ کی وجہ سے ہی لاک "
کیا۔۔اتنے سوالات کرتی ہیں۔۔میرا دھیان آپ کی وجہ سے کام پر نہیں جا رہا تھا"

شایان علی بھی خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔ام نور نم آنکھوں سے اس کے ایپرن پر ہاتھ پھیرنے لگی جہاں چاکلیٹ اور کلرڈ کریم کے داغ لگ گئے تھے۔۔

"آپ اتنی پریشان کیوں ہو جاتی ہیں؟ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جو آپ میرے متعلق سوچ رہی ہوتی ہیں" شایان علی نم لہجے میں کہتے ہوئے ام نور کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

"کچھ حادثات ہمیں پوری زندگی اپنے اثرات میں لپیٹے رکھتے ہیں۔۔ناچاہتے ہوئے بھی ایک عجیب سا وہم پنپنے لگتا ہے۔۔بس ڈر گئی تھی" ام نور کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپی! مجھے معاف کر دیں۔۔آئندہ احتیاط کروں گا" شایان علی اپنی انگلیوں کی پوروں سے ام نور کے آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تو پھر شایان صاحب؟ صائم نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے بازو سینے پر لپیٹے اسے " دیکھا۔۔یقیناً بن گئے ہوں گے جو آپ ہم سے چھپ کر بنا رہے تھے؟ صائم نے سوالیہ آئی برو اچکا کر اس کے ایپرن کی جانب اشارے سے کہا۔۔شایان علی پھیکی مسکراہٹ دیئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

چلو وہ تو ٹھیک ہے مگر سیدہ کہاں چلی گئی ہے؟ نظر نہیں آ رہی ہے "مسسز مہرین" نے کہتے ہوئے بانو بی کی جانب دیکھا۔۔

وہ ساز و خالہ آئی تھیں۔۔ان کے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہیں۔۔میں نے خود ہی " منع کیا تھا آپ کو ناں بتائیں" کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔ورنہ پھر آپی وہاں ہسپتال میں میرے لیے پریشان ہو جاتیں" شایان معصومیت سے جواب دے رہا تھا۔۔

شانی! وعدہ کرو۔۔آئندہ ایسے دروازہ لاک نہیں کرو گے پلیز "ام نور فکر مندی" سے کہہ رہی تھی۔۔

اوکے۔۔آئندہ خیال رکھوں گا" کہتے ہوئے ام نور کے گال تلے اپنا ہاتھ رکھ" دیا۔۔آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں" ام نور کا ہاتھ تھام لیا۔۔

صائم نرمی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔آنکھوں کے اوپر ہلکی سی سوزش بن گئی تھی۔۔شاید وہ پھر ساری رات سویا نہیں تھا۔۔اکثر صائم کو اسے آرام کی دوائی دینی پڑتی تھی۔۔ام نور اس کا ہاتھ تھامے ڈرائینگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔صائم ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔پھر گردن موڑ کر کیچن کی جانب دیکھا جہاں بیکنگ کا سامان بکھرا پڑا ہوا تھا۔۔

شایان علی! آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا" نفی میں سر ہلاتے ہوئے بانو خالہ کو دیکھا جو" مسکراتے ہوئے کیچن کے اندر داخل ہوئیں۔۔اور اس بکھراؤ کو سمیٹنے لگیں۔۔

شایان علی کمال مہارت سے سارے کپ کیکس چھپا کر کہیں رکھ کر گیا تھا۔۔صائم جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے۔۔کچھ بیک کیا جا رہا تھا۔۔مسکراتے ہوئے وہ خود بھی کیچن

کی جانب بڑھ گیا اور بانو خالہ کی مدد کرنے لگا۔۔اوپری جانب بنے کیبن کو شرارتی مسکراہٹ سے دیکھا جو ادھ کھلا ہوا تھا اور وہاں کسی چیز کی ہلکی جھلک بھی نظر آ رہی تھی۔۔

تو یہاں چھپا کر رکھا ہے "ہنس کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ چاکلیٹ سے اٹے" برتن سنک میں رکھ رہا تھا۔۔

وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اپنی تیاریاں مکمل کر چکا تھا۔۔کچھ حادثات برے اثرات ضرور چھوڑ جاتے ہیں مگر وہ اپنے صائم بھائی اور آپی جانی کی زندگی کا یہ خاص دن نہیں بھولا تھا۔۔صائم اب شام ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔جب ام نور کو اس کا سرپرائز ملے گا۔۔

****

**

شاہ ہاؤس میں معمول کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔علیزے اور شانزے اسکول گئی ہوئی تھیں جبکہ اسد اللہ شاہ صاحب رقم بندوبست کرنے کے سلسلے میں بینک کی طرف گئے ہوئے تھے۔۔سازین برآمدے میں بیٹھی دروازے پر نگاہیں مرکوز کیے اسد اللہ صاحب کی واپسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔شیری کے جانے کے بعد اس گھر کی رونق جیسے مانند پڑ گئی تھی۔۔سازین دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے ہوئے گھر کی در و دیوار کو دیکھ رہی تھی جہاں آج بھی سب ویسا ہی تھا مگر دل کی دنیا بہت ویران ہو گئی تھی۔۔ماضی کے کچھ خوبصورت لمحے ذہن میں گردش کرنے لگے۔۔ماضی کے اوراق پلٹتے ہوئے کچھ خوبصورت یادوں پر ٹھہر گئے۔۔

"اماں! جلدی سے اپنے سوھنے سے مکھڑے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ لے آئیں" "نرمی سے مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ ہی شیری نے اپنا ہاتھ ماں کی ٹھوڑی کے

تلے رکھا تھا۔۔سازین سوچتے ہوئے نم آنکھوں سے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

اماں بابا! میں آپ دونوں کا بہت نام روشن کروں گا"شیری کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر" آیا۔۔سازین سر جھکا کر ہونٹ کاٹتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔۔

تم سب کچھ ادھورا چھوڑ کر چلے گئے شیری"سارے وعدے۔۔سارے خواب" ۔۔اب ان کی تعبیر پر کام کون کرے گا"سازین نم لہجے میں کہتے ہوئے زمین کے کسی نقطے پر نظریں جمائے شیری سے مخاطب ہوئیں۔۔

سب ویران ہو گیا ہے شیری۔۔ساری رونقیں تو صرف تم سے تھیں۔۔یہ" ویرانہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔۔اماں بہت یاد کرتی ہے۔۔بہت یاد"سازین دونوں ہاتھ چہرے پر دیئے مدھم آواز میں کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔ مگر وہ آنسوؤں کے ریلے کو ضبط کر گئی۔۔ کیوں کہ شیری اسے دیکھ رہا ہے۔۔ یہ یقین اپنے آپ کو مضبوط بنانے کے لیے کافی تھا۔۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔۔ سازین اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔

کون ہے؟ مدھم آواز میں پوچھا۔۔"

سازو! میں ہوں "اسد اللہ صاحب کی نڈھال آواز سنتے ہی سازین نے دروازے" کا ایک پٹ کھول دیا اور خود کچھ قدم پیچھے ہو گئیں۔۔

اسلام و علیکم شاہ صاحب! سازین اپنے شوہر کا اداس چہرہ دیکھ کر ساری صورتحال" سمجھ گئی تھیں۔۔

وعلیکم السلام! مدھم آواز میں جواب دیتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

شاہ صاحب !کام نہیں بنا؟آپ اداس لگ رہے ہیں"سازین نرمی سے شاہ"
صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھے پریشان کن لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔

نہیں سازو"افسردگی سے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا۔۔"

اوہ تو اب علیزے کی سالانہ فیس کیسے ادا ہو گی؟وقت بہت کم رہ گیا ہے۔۔اب ہم"
کیا کریں گے شاہ صاحب"سازین فکرمندی سے کہتے ہوئے اپنے شوہر کے پیچھے
برآمدے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

سوچ رہا ہوں۔۔کہتے ہوئے جھک کر جوتے کا تسمہ کھولنے لگے۔۔کسی سے ادھار"
لے لوں۔۔کہتے ہوئے واپس سیدھے ہوئے۔۔پر اتنی رقم ادھار میں کون دے گا
"فکرمندی سے کہتے ہوئے سازین کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ صاحب! علیزے کی سالانہ فیس تو دینی ہو گی۔۔ سازین فکر مندی سے کہہ " رہی تھی۔۔ میں سیدہ سے بات کروں؟ وہ ضرور مدد کرے گی" جھجھک کر کہتے ہوئے شاہ صاحب کی جانب دیکھا۔۔

نہیں سازو! شاہ صاحب دوٹوک انداز میں کہتے ہوئے سازین کو سرد نظروں سے " دیکھ رہے تھے۔۔

مگر شاہ صاحب! کہتے ہوئے سازین خاموش ہو گئی۔۔ سیدہ سکینہ کے ذکر پر شوہر " کی سرد مہری دل کو کھٹکتی محسوس ہوئی۔۔

شایان علی سے تمہیں جو محبت ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں مگر۔۔ سپاٹ لہجے " میں کہا۔ مگر میں ملک صاحب یا ان کے گھر کے کسی بھی فرد کے کسی احسان کا بوجھ نہیں لینا چاہتا ہوں" کہتے ہوئے اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ظالم انائیں محبتوں کو کھا گئی شاہ صاحب "کاش کہ آپ سمجھ پاتے۔۔ہماری" تقدیر کے فیصلے ہی کچھ ایسے تھے سب کو سر خم کرنا پڑا" نم لہجے میں کہتے ہوئے نظریں اٹھا کر اوپر نیلے آسمان کو دیکھا۔۔

یااللہ تعالی! تو کچھ مدد فرما۔۔ہم صرف تیری مدد کے محتاج ہیں۔۔میں تیرے" بندوں کی مقروض نہیں ہونا چاہتی۔۔بس تو وسائل بنادے۔۔کسی انسان کو ذریعہ بنادے۔۔میری بچیوں کے مستقبل کو محفوظ بنادے" سازین ہاتھ اٹھائے دعا کر رہی تھی۔۔

بہت مشکل امر ہے کسی بھی خوددار انسان کے لیے ہاتھ پھیلانا۔۔مدد کے لیے در در بھٹکنا۔۔وہ بھول جاتا ہے کہ ربّ العالمین نے فرمایا ہے کہ تنکہ برابر ضرورت کے لیے مجھ سے رجوع کیا جائے مگر افسوس صد افسوس ہم انسانوں میں آسرا ڈھونڈھتے ہیں۔۔

****

**

سرد شام اپنے اختتام کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔آسمان گھنے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔سردی کے باعث ننھے پرندے بھی جیسے خاموشی سے اپنے گھونسلوں میں دبک کر بیٹھ گئے تھے۔۔پورے لان ایریا میں مختلف پھولوں کی ملی جلی مسحور کن مہک رچی بسی ہوئی تھی۔۔چھوٹی چھوٹی سنہری فیری لائٹوں سے پورے لان ایریا کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔گیٹ سے لان ایریا کے مین انٹریس تک پتھروں کے روش پر پھولوں کی پتیاں بچھائی گئی تھیں۔۔لان کے بیچوں بیچ ایک لمبی میز لگائی گئی تھی جس کے درمیان میں نہایت خوبصورت کیک رکھا ہوا تھا۔۔جیکٹ کی آستین فولڈ کیے وہ کیک پر جھکا ہوا تھا اور مکمل توجہ سے وہ اس کیک کو آخری ٹچ دے رہا تھا۔۔چاکلیٹ کپ کیکس سے بنا ہوا منفرد سا کیک جو شایان علی

نے خود بنایا تھا۔۔چاکلیٹ کپ کیکس پر مختلف کلرز کی فروسٹنگ کی گئی تھی جیسے رنگ برنگے پھول ہوں۔۔اور ایک بڑی دو منزلہ گلاس ٹرے میں کچھ اس طرح ترتیب وار رکھے گئے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے ٹچ ناں ہوں پر ایک منفرد سا کیوٹ کیک لک دے رہے تھے۔۔وہ اکیلے ہی یہ ساری تیاریاں کر رہا تھا۔۔وہ نہایت عمدگی سے ہر کام نپٹا رہا تھا۔۔لان ایریا کی تیاریاں مکمل ہوتے ہی وہ اندر کی جانب بڑھ گیا اور سب کو باہر بلا کر آیا۔۔ام نور کو صائم کے ساتھ باہر بھیج دیا تھا تاکہ وہ باآسانی ساری تیاریاں مکمل کر سکے۔۔مسسز مہرین سمیت سیدہ سکینہ اور عدیل صاحب لان ایریا کی جانب آئے تو وہاں کی چمک دمک دیکھتے ہی ان سب ہی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ سج گئی۔۔

ماشااللہ! بہت خوبصورت بنایا ہے" سیدہ سکینہ محبت سے شایان علی کا ہاتھ تھامے" کہہ رہی تھیں۔۔

شانی! ہمیشہ کی طرح لاجواب۔۔اور بہت ہی منفرد "عدیل صاحب کہتے ہوئے " اس کا گال تھپک رہے تھے۔۔

اس سب میں ہمارے شانی کی محنت صاف نظر آرہی ہے "مسسز مہرین سارے " لان ایریا میں نظریں گھماتے ہوئے پر مسرت لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔

اوہ ٹائم ہو گیا۔۔آپی اور صائم بھائی بس آنے والے ہیں "شایان معصومیت سے " کہہ رہا تھا۔۔

ماموں جان آپ صائم بھائی کو بلائنڈ فولڈ کریں گے اور میں آپی کو۔۔ڈن؟ کہتے " ہوئے سیاہ رنگ کا چھوٹا سا کپڑا ان کی جانب بڑھا دیا۔۔وہ اپنے پلان کے مطابق چل رہا تھا۔۔

اوکے ڈن "عدیل صاحب ہنستے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔ "

www.novelsclubb.com

اتنے میں گھر کے مین گیٹ کے باہر صائم کی کار کا ہارن سنائی دیا۔۔شایان علی نے عدیل صاحب کی جانب دیکھا جو اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔۔

"چلو بھئی! پھر دیر کس بات کی" عدیل صاحب ہنستے ہوئے کہہ کر شایان علی کے ساتھ دروازے کی جانب بڑھ گئے۔۔گیٹ کھول کر دونوں باہر نکل گئے۔۔

ام نور نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کہ گیٹ پورا کھولنے کے بجائے یہ اتنی تیز رفتاری سے ان کی طرف کیوں بڑھ رہے ہیں۔۔عدیل صاحب نے مسکراتے ہوئے صائم کی جانب کار ونڈو پر ہلکی سی دستک دی جبکہ شایان پھرتی سے چلتے ہوئے ام نور کے پاس آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو رہا ہے بھئی؟ دن دھاڑے ہمیں اغوا کیا جا رہا ہے کیا؟ صائم ونڈو گلاس ہٹائے ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔عدیل صاحب دل کھول کر ہنس دیئے۔۔

باہر تو آؤ" کہتے ہوئے صائم کو دیکھا۔۔ام نور بھی مسکراتے ہوئے شایان علی کا " ہاتھ تھام کر باہر نکل آئی۔۔

ہم آپ کی آنکھوں پر یہ کپڑا باندھ کر اندر لے جائیں گے "شایان علی کہتے ہوئے" ام نور کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔ام نور ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔جبکہ عدیل صاحب بھی مسکراتے ہوئے صائم کی آنکھوں پر کپڑا باندھ رہے تھے۔۔

دونوں کو احتیاط سے ہاتھ پکڑ کر اندر لے جایا گیا۔۔ام نور بند آنکھوں سے مختلف پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔پھولوں سے اسے کتنی محبت تھی۔۔کچھ فاصلے پر دونوں کو کھڑا کر کے ان کے بلائنڈ فولڈ کھول دیئے گئے۔۔ام نور خوشگوار حیرت سے سارے لان ایریا کو دیکھ رہی تھی جو سنہری فیری لائٹوں سے جگمگا رہا تھا۔۔صائم کی بھی یہی کیفیت تھی۔۔

شانی! ام نور کہتے ہوئے محبت سے اس کے گلے لگ گئی۔۔یہ تم نے کیا ہے؟ وہ" مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہا ہے" کہتے ہوئے اس کے گال تلے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔"

شکریہ شانی" صائم محبت سے کہتے ہوئے اسے گلے لگا رہا تھا۔۔"

بھئی تم تو چھپے رستم نکلے ہو۔۔یہ سب ہماری ناک کے نیچے ہو رہا تھا اور ہمیں خبر" تک نہیں ہوئی" صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا اس کی بات پر سب لوگ ہنس دیئے۔۔

آئیں نا کیک تو دیکھیں" شایان علی کو تجسّس ہو رہا تھا ان کا ریکشن دیکھنے کے" لیے۔۔

پہلی بار انوکھے انداز میں کیک بنایا گیا تھا۔۔سب لوگ لمبی میز کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔ام نور حیران کن نظروں سے اس منفرد کپ کیکس سے بنے کیوٹ کیک کو دیکھ رہی تھی جو رنگ برنگے پھولوں کا کوئی خوب صورت سا گلدستہ لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! کیا یہ بھی تم نے خود بنایا ہے؟ اتنا خوب صورت کیک "ام نور حیرت کی انتہا" پر تھی۔۔ شایان علی اثباتی انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ریکشن دیکھ کر دلی تسکین محسوس کر رہا تھا۔۔

بہت خوبصورت کیک بنایا ہے۔۔ بالکل امے کے ٹائپ کا کیک۔۔ پھولوں کا ایک " خوبصورت گلدستہ" صائم کیک پر جھکتے ہوئے خوشگوار حیرت سے کہہ رہا تھا۔۔ام نور ہنس دی۔۔ کیوں کہ پھول ام نور کی پہلی محبت ہیں۔۔

شایان علی نرمی سے مسکراتے ہوئے دونوں کا ہاتھ تھام کر اپنے سامنے کھڑا کر رہا تھا۔۔ام نور محبت سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔ معصوم سا بچہ۔۔

ہیپی نکاح انیورسری" کہتے ہوئے بہت محبت سے دونوں کو دیکھا۔۔ صائم نے " مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔۔

آج اٹھارہ فروری کے دن آپ دونوں کے نکاح کو چھ سال پورے گئے ہیں" کہتے ہوئے ام نور کے سر پر بوسہ دیا۔۔

صائم مسکراتے ہوئے عدیل صاحب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ہاں وہ اب کافی حد تک بہتر ہو گیا تھا۔۔حادثے کے بعد یہ مثبت بدلاؤ بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔

یہ چھوٹا سا سرپرائز سلیبریشن میری اور شیری کی طرف سے آپ دونوں کے لیے" ایک تحفہ ہے" کہتے ہوئے ایک نظر لان ایریا کی تیاری کو دیکھا۔۔سنہری فیری لائٹس سے چمکتا ہوا لان ایریا بہت خوب صورت لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ شانی! میں بہت خوش ہوں۔۔یہ سرپرائز بہت خاص ہے" ام نور اپنے" دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامے محبت سے کہہ رہی تھی۔۔

ہمیں شایان اور اس کے بھائی شہیر شاہ کا یہ سرپرائز بہت پسند آیا۔۔تمہاری یہ" محبت ہمارے لیے اعزاز ہے شانی" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

شکریہ صائم بھائی! میں خوش ہوں کیوں آپ دونوں بہت خوش ہیں" وہ نم" آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

چلیں آئیں بھئی! مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا اب" عدیل صاحب شرارتی انداز" میں کہہ کر کیک کی جانب بڑھ گئے۔۔ام نور ہنس دی تھی۔۔اس گھر میں کوئی کسی کو دس منٹ سے زیادہ ایموشنل نہیں ہونے دیتا تھا۔۔

ہیپی نکاح انیورسری امے! صائم ایک پرپل فروسٹنگ کپ کیک اٹھائے ام نور کو" کھلا رہا تھا۔۔

شکریہ صائم! ام نور وہی کپ کیک اسے کھلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔صائم" باری باری مسکراتے ہوئے سب کو کپ کیک کھلا رہا تھا اور آنکھوں میں شرارت سجائے شایان علی جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا شانی! میں کیا کہہ رہا تھا کہ۔۔ ہونٹ کاٹتے ہوئے شرارتی انداز میں تھوڑی" سی فروسٹنگ اس کی سرخ ناک پر لگادی۔۔ شایان علی صدماتی نظروں سے صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم بھائی! خفگی سے ام نور کو دیکھا جو ہنستی چلی جارہی تھی۔۔ باقی سب بھی ہنستے" ہوئے اس کی شکل دیکھ رہے تھے۔۔

شانی! بدلہ لینے کا وقت ہے "عدیل صاحب ایک نیلے رنگ کی فروسٹنگ والا" کپ کیک اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔ ان کی بات سنتے ہی صائم تو الٹے پاؤں دوڑ لگا چکا تھا۔۔

شانی! جاؤ حملہ کرو اور جانے مت دینا "ام نور مکمل طور پر اس کی سائیڈ لے رہی" تھی۔۔ شانی اس ویمپائر صاحب کو آج اچھا مزہ چکھانا "ام نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ شایان علی کپ کیک اٹھائے صائم کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

گوشانی! یو کین ڈواٹ "ام نور ہنستے ہوئے شایان علی کا نام لے رہی تھی۔۔صائم" سارے لان ایریا میں اس کو اپنے پیچھے بھگاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔عدیل صاحب ہنستے ام نور کی جانب آئے تھوڑی سی فروسٹنگ کریم اس کی ناک پر لگادی۔۔

ماموں جان! آپ بھی نا۔۔ بھئی مجھے کیوں لگا رہے ہیں "ام نور ٹشو پیپر سے ناک" صاف کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔

مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ تو احتیاطاً دور جا کر کھڑی ہو گئی تھیں۔۔صائم اور شایان واپس ان کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔صائم تو ہنس رہا تھا مگر شایان علی خفگی سے ناک صاف کرتے ہوئے منہ بسور رہا تھا۔۔صائم اس کی گردن کے پیچھے سے بازو ڈالے منا رہا تھا کیونکہ اتنی دوڑ لگانے کے باوجود وہ صائم کو پکڑ نہیں پایا تھا۔۔ام نور ہنستے ہوئے اس کا معصوم سا خفا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

ارے بھئی! مینیو میں کیا کیا بنایا ہے؟عدیل صاحب کپ کیک کھاتے ہوئے" پوچھ رہے تھے۔۔شایان علی آگے بڑھ کر سارے لوازمات کے ڈھکن اٹھا کر انہیں دکھا رہا تھا۔۔

شکریہ صائم!ام نور مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔"

کس لیے؟صائم کپ کیک واپس رکھتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

بس ویسے ہی"ام نور ہنستے مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو" شرارتی مسکراہٹ لیے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔ سمجھ چکا تھا ام نور کس لیے شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔

ایک دن وہ مکمل ٹھیک ہو جائے گا"صائم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ان شاءاللہ "ام نور کہتے ہوئے شایان علی کی جانب دیکھ رہی تھی جو اس کے لیے " پلیٹ بنا رہا تھا۔۔ تقریباً پکوان ام نور اور صائم کی پسند کے تھے۔۔ کھانا ریستوران سے منگوایا گیا تھا۔۔

ام نور کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے آگے ہوئی تھی تھوڑی سی فروسٹنگ کریم انگلی پر اٹھائے شایان علی کو دیکھا جو اب اس کی پلیٹ میں کچھ فروٹس بھی رکھ رہا تھا۔۔

شانی ! اسے آواز دی تو وہ چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھنے لگا۔۔ام نور نے موقع دیئے " بغیر صائم کی ناک پر وہ کریم لگا دی۔۔ صائم دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے صدماتی نظروں سے ام نور کو دیکھ رہا تھا اس حملے کے لیے وہ واقعی ہی تیار نہیں تھا جبکہ شایان علی سر جھکا کر ہنس دیا۔۔

کیا کروں صائم ! مجھے اپنے بھائی کا بدلہ لیے بغیر سکون نہیں آتا"ام نور کہہ کر" عدیل صاحب کی جانب بھاگ گئی تھی۔۔صائم دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہونٹ سکیڑ کر اپنی اکلوتی ایک عدد بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

اے فارمی مرغی ! ہاتھ آؤ بتاتا ہوں" کہہ کر شایان علی کو دیکھا جو ہنستے ہوئے اس" کی جانب دیکھ رہا تھا اور پھر بس صائم بھی سر جھٹک کر ہنس دیا۔۔اس وقت شایان کی ہنسی سے زیادہ کچھ اور اہم نہیں تھا۔۔

سب ہی لوگ ہنستے ہوئے ان کی شرارتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ان کے چھوٹے سے آشیانے میں خوشیاں آنے میں کچھ دیر سہی مگر ناامیدی تو نہیں۔۔اور پھر وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔۔وقت مرہم بن رہا تھا مگر یہ مرہم صرف زخموں سے رستے خون کو روک سکتا ہے اور زخموں کے نشانات؟ وہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔۔

****

**

وہ وسیع پیمانے پر بنا کمرہ مکمل طور پر خالی تھا بس درمیان میں ایک کینوس اسٹینڈ پر سادہ سفید کینوس رکھا ہوا تھا۔۔کیمرے میں نیم نیلے رنگ کی روشنی تھی مگر درمیان میں چمکدار گول روشنی کے دائرے میں وہ کینوس اسٹینڈ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔۔کھڑکی کے دونوں پٹ کھول دیئے گئے تھے جس سے ٹھنڈی ہوا کے پرجوش جھونکے کمرے میں سرسراہٹ کرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔ٹھنڈی یخ بستہ ہوا اس کے وجود سے ٹکرا جاتی تھی۔۔پینٹنگ برش ہاتھ میں تھامے وہ خالی کینوس بورڈ کو دیکھ رہا تھا۔۔دو قدم آگے آتے ہوئے اس نے محسوس کیا وہ کینوس بورڈ پر برش کی مدد سے کچھ لکھنے لگا تھا۔۔ہوا مزید جوش پکڑ چکی تھی اور پینٹنگ کرتے اس کے ہاتھوں میں سردی کے باعث سنسناہٹ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔مختلف

رنگوں سے مزین اس کینوس بورڈ پر وہ بے لگام لکھتے ہوئے کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔۔ ہوا تھم گئی۔۔وہ دھیرے دھیرے اپنے قدم پیچھے لے جاتے ہوئے اس کینوس بورڈ کو دیکھ رہا تھا۔۔ سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔ مختلف رنگوں سے اٹے ہوئے اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔

اچانک کینوس بورڈ پر خوبصورتی سے لکھی گئی سورہ رحمٰن کی آیت سے تیز روشنی پھوٹی۔۔چمک اتنی زیادہ تھی کہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئیں اور اسے اپنی آنکھوں کو تیز روشنی سے بچاؤ کے لیے چہرے پر ہاتھ دینا پڑا۔۔

اچانک اس کی آنکھیں کھل گئیں۔۔نیم اندھیر کمرے میں بس گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔۔وہ بستر پر سیدھا لیٹا چھت کو تکتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔اتنی سردی میں اس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں ابھر آئی تھیں۔۔

وہ کمفرٹر ہٹاتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔۔عرق آلودہ پیشانی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔

یہ میں؟ کہتے ہوئے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا تھا؟ یہ کیسا" خواب تھا" اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر کر نا سمجھی سے بڑبڑاتے ہوئے سر بیڈ کراؤن پر ٹکا دیا۔۔

مجھے تو پینٹنگز نہیں آتی۔۔اور کیلیگرافی تو۔۔وہ آنکھیں موندے خود سے سوال کر" رہا تھا۔ کبھی سوچا ہی نہیں" مدھم آواز میں کہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔۔

شایان علی بے چینی سے اپنے اس خواب کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی اسے کوئی تعبیر سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

شیری! یہ کیا تھا؟ کیلیگرافی تو تیرا شوق تھی۔۔پھر میں کیوں؟ شایان علی ہاتھ" مسلتے ہوئے نظریں اٹھائے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔

شیری! میں پہلے ہی بہت بے سکونی میں مبتلا ہوں۔۔اس طرح تو میں مزید الجھ" جاتا ہوں۔۔مجھے مت الجھا" کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔

میں اس قابل نہیں کہ قرآن پاک کی آیات اس طرح لکھ سکوں" نم لہجے میں" کہتے ہوئے اپنا سر گھٹنوں پر ٹکا دیا۔۔

یااللہ تعالی! میرے لیے آسانیاں پیدا فرما۔۔میں الجھ رہا ہوں۔۔تو سلجھا دے" میرے رب۔۔میں تیرا محتاج ہوں" وہ سر جھکائے ہولے ہولے جھولتے ہوئے دل ہی دل میں اپنے ربّ سے مخاطب تھا۔۔آنسو کا ایک قطرہ اس کے ہاتھ کی پشت پر آ گرا۔۔

www.novelsclubb.com

آج اس خواب نے عجیب سی بے چینی میں لپیٹ لیا تھا۔۔اپنا سر اٹھا کر کھڑکی سے باہر ہواؤں کے شور کو سنتے ہوئے وہ شیری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔باہر سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔۔موسم میں پھیلی خنکی مزید بڑھ رہی تھی۔۔یوں جیسے اس

کے دل میں چھائی ویرانی بھی مزید بڑھ گئی تھی۔۔سردی محسوس کرتے ہوئے خود پر گرم کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔لیکن اب تو نیند کوسوں دور چلی گئی تھی وہ اب فجر تک جاگنے والا تھا۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔ایک اور رات جاگتے ہوئے گزر جائے گی۔۔ اور گزرے ان چند ماہ میں وہ کتنی ہی راتیں یوں جاگ کر گزار دیتا تھا۔۔اگر کوئی اسے دیکھنے کمرے میں آجاتا تھا تو وہ خاموشی سے لیٹا رہتا تھا۔۔وہ اپنی بیداری چھپا جاتا تھا۔۔اپنی تکلیف عیاں کرنے میں اسے اب مزید تکلیف محسوس ہوتی تھی۔۔ شایان علی بدل رہا تھا۔۔

****

**

ام نور استری شدہ کپڑے اٹھائے کمرے میں داخل ہوئی تو اس کی نظر سامنے کھڑے صائم کی جانب گئی جو جھنجھلاتے ہوئے اپنے شرٹ کی جانب دیکھ کر کچھ

بڑبڑا رہا تھا۔۔ام نور کپڑے گلاس ٹیبل پر رکھ کر ہنستے ہوئے اس کی جانب بڑھ گئی۔۔

کیا ہوا بیر سٹر صاحب؟ام نور ہنستے ہوئے اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔"

یار امے! یہ دیکھو" صائم ٹوٹا ہوا بٹن ام نور کی جانب بڑھاتے ہوئے خفگی سے کہہ رہا تھا۔۔

اوہو صائم! یہ کیسے توڑ دیا؟ام نور اس کے ہاتھ سے بٹن لیتے ہوئے فکر مندی سے" پوچھ رہی تھی۔۔

میں نے چبا کر توڑ دیا۔۔کیوں کہ میرا دل چاہ رہا تھا" خفگی سے کہتے ہوئے ام نور کو" دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہیں؟آپ نے یہ کام کب سے شروع کر دیا ہے؟حد کرتے ہیں۔۔چھوٹے بچے" بھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے "ام نور ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے سوئی دھاگے والا ڈبہ نکالنے لگی۔۔

حد ہے یار امے!میری بہت ہی اہم میٹنگ ہے۔۔کیا مصیبت ہے "صائم خفگی" سے بال سمیٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں تو پھر بٹن کیوں چبایا؟میٹنگز میں بٹن چبا کر جاتے ہیں بھلا؟ام نور سوئی میں" دھاگہ ڈالتے ہوئے اسے مزید تپا رہی تھی۔۔صائم بچاریت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی کہی بات پر پچھتا رہا تھا۔۔

امے!خود سے ٹوٹ گیا بھئی۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی جو بول دیا" صائم کہتے ہوئے" سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

گڈ بوائے ! پہلے ہی سیدھا جواب دیتے نا۔۔کام اپنے خراب کریں اور پھر خفگی" ساری بیوی پر نکال دو۔۔اچھی بات ہے "ام نور سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کا بٹن ٹانکنے لگی۔۔

سوری امے ! صائم نرمی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا جہاں" کہیں خفگی نظر نہیں آرہی تھی مگر لہجے سے خفگی بیاں تھی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ہو جاتا ہے "ام نور نرمی سے کہتے ہوئے کینچی سے دھاگہ" کاٹ رہی تھی۔۔

تھینک یو امے ! کہتے ہوئے نرمی سے ام نور کو اپنے گلے لگا لیا۔۔ام نور مکمل تحفظ" محسوس کرتے ہوئے سر اٹھا کر صائم کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔

آئندہ مجھ پر خفگی نہیں اتاریں گے ؟اور ناں سخت لہجے میں بات کریں گے "ام نور" نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔

جو کام کر کے پچھتاوا ہو وہ کام چھوڑ دینا چاہیے ہے۔۔صائم شرارتی انداز میں کہتے" ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔میں خیال رکھوں گا "صائم نرم مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا۔۔

چلیں جی اب جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔وہ کہتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب" گئی۔۔آپ کو پہلے ہی دیر ہو رہی ہے "ام نور مسکراتے ہوئے والٹ اور گھڑی اس کی جانب بڑھا رہی تھی۔۔

شکریہ امے "صائم کف کے بٹن باندھتے ہوئے مسکرایا اور اس کے ہاتھ سے" والٹ لے کر پینٹ کی جیب میں رکھ لیا اور گھڑی اپنی کلائی پر باندھ لی۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کی تیاری پر نظر ڈالتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔پھر کچھ سوچتے ہوئے اس کے پرفیوم کلیکشن کی جانب بڑھ گئی۔۔

آج آپ یہ پرفیوم لگا کر جائیں گے "کہتے ہوئے ایک پرفیوم کی بوتل اس کی جانب بڑھادی۔۔

تم لگادو "کہتے ہوئے صائم فرمابرداری سے ذرا نیچے جھکا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کی گردن کے ارد گرد پرفیوم سپرے کرنے لگی۔۔

اب سب مکمل لگ رہا ہے "ام نور اس کی تیاری سے مطمئن ہو گئی تھی۔۔"

کیسا لگ رہا ہوں؟ صائم مڑ کر اس کے روبرو کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ لیے۔۔ایک شرارتی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کرتی نظر آرہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو ویمپائر ہی لگ رہے ہیں "ام نور شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے سر جھکا گئی تھی کیونکہ صائم کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا اسے حیا محسوس ہوئی۔۔

اے! سدھر جاؤ سدھر جاؤ" میرے حسن کی تعریف کرنا کب سیکھو گی؟ صائم "
ہنستے ہوئے کہتے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔ام نور منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس دی۔۔

چلیں بیگم صاحبہ! آپ کو اپنی موجودگی میں ناشتہ ہی کروادوں۔۔مجھے معلوم "
ہے بعد میں تم نے امی اور پھپھو کے ساتھ وہی اپنے نخرے کرنے ہیں۔۔یہ نہیں
کھانا وہ نہیں کھانا" صائم اس کی ہر عادت سے اچھی طرح واقف تھا۔۔ام نور ہنستے
ہوئے اس کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

وہ بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔امید سے ہونے کے بعد کھانے پینے کے معاملے
میں ام نور کی پسند بدل گئی۔۔عجیب سی کریونگز ہوتی رہتی تھیں۔۔صائم اس کے
ڈائٹ پلان کے مطابق چلتا تھا اور ام نور عادت سے مجبور صائم کی غیر موجودگی میں
اپنی پسند کا میٹھا کھا لیتی تھی اور پھر صائم شدید خفا ہو جاتا تھا۔۔صائم دن بدن مزید
احتیاط کر رہا تھا۔۔ام نور خود بھی بہت احتیاط کرتی تھی مگر پہلی بار امید سے ہوئی

ہے تو مختلف موڈ سوئنگز ہونے کی وجہ سے ام نور خود بھی پریشان ہو جاتی ہے۔۔
ایک عورت کے لیے یہ وقت بہت مختلف ہوتا ہے۔۔وہ اپنے ساتھ ایک ننھی جان بھی سنبھال رہی ہوتی ہیں۔۔وہ ان دنوں ایمو شنل اور فزیکل بدلاؤ سے گزرتی ہیں۔۔

****

**

وہ اپنے دونوں ہاتھ جیکٹ میں چھپائے گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔یہ راستہ، یہ گلیاں ،سب کچھ آج بھی ویسا ہی نظر آتا ہے مگر اس کے ساتھ ان راستوں پر چلنے والا اس کا ساتھی؟ گردن موڑ کر اپنے دائیں جانب دیکھا۔۔جیسے وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔ایک وقت تھا جب وہ کندھے سے کندھا ملا کر اس کے ہم قدم چل رہا ہوتا تھا۔۔دونوں ایک دوسرے کے کندھے پر مکے بازی کرتے ہوئے سارے راستے لڑتے ہوئے

جاتے تھے۔۔ مگر اب وہ اکیلے ہی یہ سفر طے کرتا ہے۔ سر نفی میں ہلا کر اپنے ذہن میں ابھرتے خیالات کو جھٹکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ دروازے کے باہر آ کھڑا ہو گیا۔۔

ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر نکال کر دستک دی۔۔ نجانے کیوں دل نے آج پھر وہی خواہش کی کہ کاش وہ کہیں سے آ گیا ہو اور وہ دروازہ کھول دے۔۔ نم آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے وہ ناممکن سی خواہش کر رہا تھا۔۔

کون ہے؟ اندر سے کسی چھوٹی بچی کی آواز سنائی دی۔۔"

شیزو! میں ہوں" نجانے کیوں گلے میں گلٹی سی ابھر آئی وہ چاہتے ہوئے بھی نام" ادا ناں کر پا رہا تھا۔۔

اوہ ہمارے شانی بھائی! خوشی سے چہکتے ہوئے شانزے نے دروازے کا ایک پٹ" کھول دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم شانی بھائی! آپ آ گئے" دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے شایان علی کے" لیے راستہ چھوڑ کر وہ مسکرائی تھی۔۔

و علیکم السلام شیز و! تھوڑی دیر ہو گئی" مدھم آواز میں جواب دیتے ہوئے شایان" علی بیرونی دروازہ بند کر رہا تھا۔۔

میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔آپ نے بہت دیر کر دی" شانزے" نروٹھے پن سے کہہ رہی تھی۔۔

سوری! میں مسجد گیا ہوا تھا۔۔ ختم قرآن تھا۔۔بس اسی لیے دیر ہو گئی" کہتے" ہوئے شانزے کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔۔

چلیں کوئی بات نہیں شانی بھائی" شانزے مسکراتے ہوئے شایان کا ہاتھ تھام چکی" تھی۔۔ جس کا مطلب تھا وہ شایان کا سوری قبول کر چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اندر چلیں؟ورنہ پھر دیر ہو جائے گی"شایان کہتے ہوئے اس کے ساتھ حال کی"
جانب بڑھنے لگا۔۔

شانو! وہ کہتے ہوئے کیچن سے باہر نکل آئیں۔۔"

اسلام و علیکم سازو خالہ! حال کی جانب جاتے اس کے قدم تھم گئے۔۔نرمی سے"
کہتے ہوئے ان کی جانب بڑھ گیا اور بچوں کی طرح ان کے گلے لگ گیا۔۔

و علیکم السلام! ابھی طبیعت کیسی ہے؟نور نے بتایا تھا کہ رات تمہاری طبیعت"
ناساز تھی"فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھا اور ماتھا چیک کیا
جو ٹمپریچر بتا رہا تھا۔۔

جی! بس ایسے ہی کبھی کبھار سر درد ہو جاتا ہے۔۔نارمل ہے"شایان سر جھکائے"
کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نارمل تو نہیں۔۔یقیناً کوئی تو وجہ ہو گی۔۔کوئی پریشانی؟سازین خالہ اس کے سر پر" ہاتھ پھیرتے ہوئے نم لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔شایان نے نظریں اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا۔۔دونوں کی آنکھیں درد کی داستان بیان کر رہی تھیں۔۔

میری چھوڑیں۔۔آپ بتائیں طبیعت کیسی ہے؟شایان نظروں کا زاویہ بدل گیا" تھا۔۔نظریں ملانا کبھی کبھار کتنا مشکل امر لگتا ہے۔۔جب آپ کسی کے مجرم بھی ہوں تو ان سے نظریں کہاں ملتی ہیں۔۔

بس ٹھیک" مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔اس کی ہتھیلی" سہلاتے ہوئے خاموش ہوئیں۔۔شایان کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔۔

شانزے!اماں کی جان جاؤ علیزے آپی کو بلا کر آؤ۔۔پھر شانی بھائی کو عشاء " پڑھنے جانا ہو گا"نرمی سے کہتے ہوئے پاس کھڑی شانزے سے مخاطب ہوئیں۔۔

ہاں جی اماں"تابعداری سے جواب دیتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔"

شانو! سازین اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

جی! مدھم آواز میں جواب دیا۔۔"

تم رات میں کیوں روتے ہو؟ نظریں جھکائے نم لہجے میں سوال کیا۔۔"

مجھے اس کی یاد آتی ہے "آواز بھیگ گئی۔۔وہ بھی نظریں جھکائے جواب دے رہا" تھا۔۔

شانو! پر اس طرح تو اسے تکلیف ہوتی ہے "اسے تمہارا رونا بالکل پسند نہیں تھا"" سازین اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

کوشش کرتا ہوں مگر پھر ہر بار ضبط ٹوٹ جاتا ہے۔۔میں بہت کوشش کرتا" ہوں۔۔سچ بول رہا ہوں "روتے ہوئے وہ حال دل بیاں کر رہا تھا۔۔سازین سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔نرمی سے اسے اپنے گلے لگا لیا۔۔کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔دونوں کی ہلکی سسکتی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

چلو شاباش! اچھے بیٹے کی طرح اپنے آنسو پونچھ لوں۔۔کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں" سے اس کا چہرہ صاف کیا۔۔اب تم نے بالکل نہیں رونا۔۔طبیعت خراب ہو جاتی ہے" کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔

جی" کہتے ہوئے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کیا۔۔"

شانی بھائی! شکر آپ آ گئے" وہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ میں ڈھیر سارے کارڈ بورڈ" کے ٹکڑے اٹھائے چلی آ رہی تھی۔۔شایان نے گردن موڑ کر دیکھا تو علیزے اپنے سائنس پراجیکٹ کے کاٹھ کباڑ اٹھائے خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

شانو! تم مدد کروادو تب تک میں اچھی سی چائے بنا کر آؤں" سازین خالہ نرمی" سے کہتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

اوہ عزو! میں مدد کرنے آ رہا تھا۔۔یہ حال میں رکھ دینے تھے" کہتے ہوئے اس" کے ہاتھوں سے وہ کارڈ بورڈ کے ٹکڑے لے لیے جن کا اچھا خاصہ وزن تھا۔۔

آپ نے بہت دیر کر دی تھی۔۔میں خود ہی یہ کارڈ بورڈ کاٹنے بیٹھ گئی "علیزے" نہایت خفا نظر آ رہی تھی۔۔

اوہو سوری عزو! شایان معذرت خواہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ہم دونوں مل کر کام" کریں گے "شایان کہتے ہوئے حال کی جانب بڑھ گیا۔۔

آج آپ نے اتنی دیر کیوں کی؟اور آپ اتنی دیر تک کہاں تھے؟علیزے ساتھ" چلتے ہوئے خفگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

مسجد گیا ہوا تھا۔۔ختم قرآن تھا" کہتے ہوئے نرمی سے علیزے کی جانب دیکھا۔۔" وہ بالکل مختلف مزاج لڑکی تھی۔۔شیری کی بہن تھی مگر غصے کی تیز۔۔

اوہ تو کیا شیری بھائی کے لیے ختم قرآن تھا؟علیزے معصومیت سے پوچھ رہی تھی" جبکہ شانزے بھی ان کے ساتھ حال کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

ہاں جی" کہتے ہوئے سارا سامان نیچے رکھ دیا۔۔"

میں خود سارے کارڈ بورڈ کاٹ لوں گا جبکہ گا آپ رنگ کرنے کا کام کریں گی۔۔"

ٹھیک ہے؟ شایان نیچے کارپٹ پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں جی! مجھے شیری بھائی نے سارے کلر ٹپس اور ٹرکس بتائے ہوئے ہیں""

علیزے کہتے ہوئے کلر باکس لینے کے لیے بک شیلف کی جانب بڑھ گئی جہاں شیری کے پینٹنگز میں استعمال ہونے والے مختلف اقسام کے کلرز باکس رکھے ہوئے تھے۔۔

شانی بھائی! میں بھی کلرنگ کروں گی۔۔پلیز مجھے بھی تو کلرنگ کا کوئی کام دیں""

شانزے جو بڑی تابعداری سے شایان علی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی مسکراتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔۔

بالکل آپ دونوں مل کر کلرنگ کا کام کریں گی "شایان کارڈ بورڈ پر لمبائی ناپتے" ہوئے نرمی سے جواب دے رہا تھا۔۔شایان کا جواب سنتے ہی شانزے چہکتے ہوئے علیزے کی جانب لپکی تھی۔۔

میں بھی کلر باکس اٹھاؤں گی۔" کہتے ہوئے شانزے نے اپنے ہاتھ سامنے کر" دیئے۔۔جیسے علیزے اس کے ہاتھوں میں کچھ تھمادے گی۔۔

نہیں شیزو! تمہارے ہاتھ سے گر جائے گا۔۔باکس بھاری ہے "علیزے زمہ دار" بہن کی طرح منع کر رہی تھی۔۔

پلیز آپی! شانزے روہانسی ہو گئی۔۔علیزے ہنوز انکار کر رہی تھی۔۔"

ان کی تو تو میں میں جاری تھی جبکہ شایان علی اپنے کام میں مصروف بیٹھا ہوا تھا۔۔ کارڈ بورڈ کاٹتے ہوئے شایان علی کو کچھ مہینے پہلے والی شام یاد آگئی تھی۔۔ام نور برآمدے میں بیٹھی کارڈ بورڈ کاٹ رہی تھی اور شایان علی موبائل فون پر بائیک کی

تصاویر دیکھ رہا تھا۔۔کارڈ بورڈ کاٹتے ہوئے اس کے ہاتھ تھم گئے۔۔نادانی میں گزرے وہ دن۔۔اسے یاد تھا اس کی بائیک کا سن کر شیری کتنا خوش ہوا تھا۔۔ آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔پرانی یادوں میں سب کچھ مکمل تھا کیوں کہ وہاں شیری تھا۔۔

"شیری! زیر لب اس کا نام لیتے ہوئے آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا۔۔وہ کیوں ہر جگہ شدت سے یاد آجاتا تھا۔۔اتنے میں ضد کر کے کلر باکس اٹھائے شانزے توازن برقرار ناں رکھ سکی اور وہ کلر باکس شایان علی کے اوپر گر گیا۔۔بے دھیانی میں بیٹھا شایان اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار ناں تھا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔

"اوہ سوری شانی بھائی! شانزے آنکھوں میں نمی لیے معذرت خواہ انداز میں شایان علی کو دیکھ رہی تھی جبکہ علیزے منہ پر ہاتھ رکھے شاکڈ کھڑی ہوئی تھی۔۔

یہ کیا ہو گیا؟ شایان نا سمجھی سے اپنے آپ کو سر سے پیر تک دیکھ رہا تھا کیونکہ آئل پینٹ اس کے کپڑوں پر گر گیا تھا۔۔"

مجھے معاف کر دیں شانی بھائی! باکس بھاری تھا اور میں سنبھل ناں سکی" شانزے کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔"

کوئی بات نہیں شیزو! شایان اس کی نم آنکھیں دیکھ کر اس کی جانب آیا۔۔نو پرابلم شیزو۔۔میں گھر جا کر کپڑے بدل لوں گا۔۔یہ اتنی بڑی بات تھوڑی ہے" کہتے ہوئے اس کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھا اور گال تھپک دیا۔۔

شانو! یہ کیا ہوا؟ سازین فکر مندی سے کہتے ہوئے حال کے اندر داخل ہوئیں۔۔" تم پر اتنا سارا رنگ کیسے گر گیا؟ کام کرتے وقت خیال کرنا تھا" فکر مند لہجہ تھا۔۔ ان کے پیچھے علیزے بھی حال میں داخل ہوئی تھی وہی تو تھی جو دوڑ کر اماں کو بلا کر آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں سازو خالہ! میں گھر جا کر اپنے کپڑے بدل لوں گا۔۔بس کلر باکس" پھسل گیا تھا" شایان نرمی سے کہتے ہوئے شانزے کی جانب دیکھ رہا تھا جو منو عیت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

اماں! یہ سب صرف شیزو کی وجہ سے ہوا ہے۔۔مجھے اس کی یہ ضد ماننی ہی نہیں" چاہیے تھی" علیزے اسے خفگی سے اسے گھور رہی تھی جبکہ شانزے کھسک کر شایان علی کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

عزو! ایسے نہیں کہتے ہیں" شایان گھورتے ہوئے تنبیہہ انداز میں اشارتاً منع کر رہا" تھا۔۔علیزے منہ بسورنے لگی۔۔

اور ویسے بھی شانزے صرف مدد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔شانزے کا" عمل کیا تھا اس سے زیادہ اہمیت شانزے کی نیت رکھتی ہے" کہتے ہوئے اپنے

www.novelsclubb.com

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور اپنے رومال سے اس کا ہاتھ صاف کیا جہاں پر آئل پینٹ کے کچھ چھینٹے پڑے گئے تھے۔۔

مجھے تمہاری مدد کی قدر ہے شینزو۔۔ لیکن اگلی بار اپنی طاقت سے زیادہ وزن نہیں" اٹھانا" اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے اپنے کپڑوں کی جانب دیکھا۔۔

کیا میں رنگ برنگی پتنگ جیسا لگ رہا ہوں؟ آنکھوں میں شرارت سجائے سنجیدہ" لہجے میں پوچھا۔۔

نہیں تو" شانزے کھلکھلاتے ہوئے ہنس دی کیوں کہ مختلف کلرز سے وہ واقعی " ہی رنگ برنگی پتنگ لگ رہا تھا۔۔ بہت بڑی پتنگ۔۔ علیزے بھی منہ پر ہاتھ دیئے ہنس دی۔۔

اتنی دیر سے خاموش کھڑی سازین نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔ سازین تینوں کی جانب باری باری دیکھ رہی تھی۔۔ کیوں شایان علی کی عادات شیری جیسی ہوتی جا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی تھیں؟کیا وہ خود کو اس کے لیے بدل رہا تھا یا وقت نے خود اسے بدلا تھا؟وہ چلتے ہوئے شایان علی کے روبرو جا کھڑی ہوئیں۔۔اور اس کے گال تلے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

"ہمارے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے والے کی اپنی مسکراہٹ کہاں گم ہو گئی ہے؟شایان کو نم آنکھوں سے دیکھا۔۔شایان علی کچھ کہے بغیر نظریں جھکا گیا۔۔ اس سوال کا جواب تو اس کے پاس بھی نہیں تھا۔۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔سازین اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔میرے ساتھ آؤ" کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔

"پر کہاں ساز و خالہ؟شایان علی نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"یہ کپڑے بدل لو۔۔اب ان کپڑوں میں تم کام کیسے کرو گے؟اور پھر عشاء کیسے پڑھو گے؟وہ نرمی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہوں ساز و خالہ "شایان انکار کر رہا تھا۔۔"

میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی "ماں کے انداز میں کہتے ہوئے اس کی جانب" دیکھا۔۔شایان خاموش ہو گیا۔۔

دونوں حال سے باہر نکل آئے جبکہ شانزے اور علیزے کارڈ بورڈ کے ٹکڑے سمیٹتے ہوئے حال کے دوسری طرف رکھنے لگیں کیونکہ کارپٹ کا یہ حصہ اب بیٹھنے کے قابل نہیں تھا۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لیے شیری کے کمرے میں داخل ہوئیں اور الماری سے اس کا ایک سیاہ کرتا پاجامہ نکال لیا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لو شانو اور جلدی سے کپڑے بدل لو ورنہ یہ رنگ پکا ہو جائے گا اور کپڑوں پر" سخت داغ بنا دے گا" کہتے ہوئے اس کی جانب کپڑے بڑھا دیئے۔۔

میں یہ کیسے "شیری کے کپڑوں کی جانب دیکھتے ہوئے شایان علی انکار میں سر ہلا" رہا تھا۔۔

شانو! تم یہ پہن سکتے ہو۔۔شیری کو بھی دیکھ کر اچھا لگے گا"سازین کپڑے اس" کی جانب بڑھائے محبت سے کہہ رہی تھیں۔۔شایان علی نے جھجھکتے ہوئے کپڑے تھام لیے۔۔

تم یہ کپڑے پہن لو میں حال کی صفائی کروادوں"سازین خالہ اس کی جھجھک" محسوس کر کے اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھ گئیں۔۔

علیزے اور شانزے آنگن میں بچھی چٹائی پر سامان بکھیرے اپنے کام میں مشغول تھیں جبکہ سازین حال کے کارپٹ پر گرارنگ صاف کر رہی تھی۔۔

شایان علی سیاہ کرتے کے آستین فولڈ کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا تو اس کی نظر سامنے حال سے باہر آتیں سازین کی طرف اٹھ گئیں۔۔جبکہ آنگن میں بیٹھی دونوں بہنیں بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔شایان علی چلتے ہوئے سازین خالہ کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا میں اچھا نہیں لگ رہا ہوں؟ شایان معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔۔ سازین نم "
آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے ایک دم سے شایان علی کے گلے لگ گئی۔۔

آنسوؤں کا ریلا بہہ نکلا تھا۔۔ شایان کا ضبط بھی جواب دے گیا تھا۔۔ بے آواز
روتے ہوئے سازین خالہ کے گرد مضبوط حصار باندھ لیا۔۔

تم تو۔۔ روتے ہوئے اس کے شانے کو چھوا۔۔ تم بالکل میرے شیری ہی لگ "
رہے ہو۔۔ یوں جیسے وہی میرے سامنے۔۔ میرے پاس۔۔ اتنے قریب کھڑا ہوا
ہے "وہ روتے ہوئے کبھی اس کا چہرہ چھو رہی ہوتی تو کبھی سیاہ کرتے سے ڈھکے اس
کے شانے۔۔ وہ جیسے یقین کرنا چاہتی تھیں یہ شیری نہیں۔۔ شایان علی اپنے
ہاتھوں سے ان کے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔

تم بہت پیارے لگ رہے ہو" روتی آنکھوں اور مسکراتے ہونٹوں سے اس کے "
سراپے کا جائزہ لیا۔۔مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میرے شانو پر سیاہ رنگ اتنا
خوبصورت لگتا ہے" کہتے ہوئے اس کی بلائیں اتار لیں۔۔

ہاں جی شانی بھائی! آپ بہت زیادہ پیارے لگ رہے ہیں" علیزے نے بھی"
مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔

شکریہ مگر ہمارا شیری پھر بھی سب سے زیادہ پیارا ہے" نم آنکھوں سے سازین"
خالہ کی جانب دیکھا۔۔

شیری بھائی اور شانی بھائی آپ دونوں بہت پیارے ہیں بس بات ختم" شانزے"
نے تحکم سے کہا جسے سنتے ہی سازین دل کھول کر مسکرا دیں۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں" شایان سر کو خم دیتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا"
تھا۔۔

چلیں ابھی کام شروع کرتے ہیں کچھ دیر بعد مجھے عشاء پڑھنے جانا ہو گا" شایان" نرمی سے کہتے ہوئے سازین خالہ کی جانب دیکھ رہا تھا یوں جیسے اجازت مانگ رہا ہو۔۔

ہاں جی جاؤ" کہتے ہوئے اس کا گال تھپک دیا۔۔"

چلو سامان واپس حال میں لے کر جاؤ۔۔ تم دونوں سے پانچ منٹ صبر نہیں" ہوتا۔۔ آنگن میں اتنی سردی پڑ رہی ہے اور تم دونوں یہیں بیٹھ گئی ہو" سازین خالہ دونوں بیٹیوں کو فکر مندی سے ڈانٹتے ہوئے کہہ رہی تھیں اور ساتھ ہی ان کے کلر باکس اٹھانے میں مدد کر رہی تھیں۔۔ شایان کارڈ بورڈ اٹھائے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

آدھے گھنٹے سے وہ تینوں کام میں مصروف تھے اور شایان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے وہ دونوں اب کافی فاصلے پر بیٹھیں کچھ الفابیٹس لکھ رہی تھیں کیوں کہ کارڈ

بورڈ کے ٹکڑے آپس میں چسپاں کرنے کے لیے وہ گلو گن کا استعمال کر رہا تھا تو احتیاطاً دونوں کو اچھے خاصے فاصلے پر بٹھا دیا تھا۔۔ گلاسز لگائے وہ مکمل توجہ سے کام کر رہا تھا جبکہ پاس بیٹھی سازین محبت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔ سازین اگر شایان علی کو پیٹھ کی جانب سے دیکھتی تو وہ شیری ہی لگتا تھا جیسے وہی تو وہاں بیٹھا تھا جبکہ سامنے سے دیکھتی تو وہ شیری کا بھائی شانی لگتا تھا جو اپنے ہر انداز سے ثابت کر رہا تھا کہ شہیر شاہ کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔۔ شایان علی پر اس کی مثبت سنگت کا اثر نظر آ رہا تھا۔۔

ایسے ہی تو ہوتا ہے ہمارے جانے کے بعد ہم اپنے کردار کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔۔ شہیر شاہ کا کردار ہی ایسا تھا کہ اپنے ہر چاہنے والے کے پاس اپنا مثبت اثر چھوڑ کر گیا تھا۔۔ ایک مثبت یاد۔۔

****

**

طلوعِ آفتاب کے ساتھ ایک نیا دن سر چڑھ آیا تھا۔۔ملک ہاؤس میں ساری فیملی ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کے لیے بیٹھی ہوئی تھی۔۔سب وہاں موجود تھے بس شایان علی کا انتظار کیا جا رہا تھا۔۔

میں شانی کو بلا کر آتی ہوں۔۔ صبح سویرے اتنی سردی میں یہ لڑکا گارڈن میں ٹہل" رہا تھا۔۔حد کرتا ہے اسے ذرا اپنی طبیعت کا خیال نہیں "مسسز مہرین فکر مندی سے کہتے ہوئے اٹھنے لگیں۔۔

ممانی جان! وہ دیکھیں شانی آ گیا "ام نور مسکراتے ہوئے کہتے سیڑھیوں کی جانب" دیکھ رہی تھی جبکہ کیچن کی جانب سے ناشتے کی ٹرے اٹھائے اندر آتی سیدہ سکینہ کی نظریں بھی اس کی جانب ہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے سب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔سویٹ شرٹ کے آستین چڑھائے بہم سا مسکرا کر ماں کو دیکھا۔۔

اسلام و علیکم ! کہتے ہوئے اپنی نشست سنبھال لی۔"

و علیکم السلام ! سب کا اجتماعی جواب آیا تھا۔۔"

کیسا ہے میرا بیٹا؟عدیل صاحب اخبار فولڈ کرتے ہوئے نرمی سے پوچھ رہے تھے۔۔"

الحمدللہ "تابعداری سے کہتے ہوئے پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔۔"

www.novelsclubb.com

بابا میں یہ اخبار لے لوں؟صائم سنجیدگی سے کہتے ہوئے اخبار اٹھا رہا تھا۔۔"

ہاں یہ لو "کہتے ہوئے اخبار صائم کی جانب بڑھا دی۔۔"

وہ اخبار کی سرخیوں کو پڑھتے ہوئے کن اکھیوں سے عین سامنے بیٹھے شایان علی کو بھی دیکھ لیتا تھا۔۔خاموش سر جھکائے بیٹھا شایان۔۔

سب مصروف سے ناشتے میں مگن تھے۔۔ام نور بریڈ ٹوسٹ شایان علی کی جانب بڑھاتے ہوئے مسسز مہرین سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔سیدہ سکینہ اپنی دوائیوں کے حوالے سے عدیل صاحب کو شاید کچھ بتا رہی تھی۔۔پر سکون ماحول میں ناشتہ کیا جا رہا تھا۔۔گاہے بگاہے صائم اس کی طرف نظر کر لیتا تھا جو سر جھکائے بس پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا۔۔کچھ سوچتے ہوئے صائم نے اخبار فولڈ کر کے شایان علی کی جانب بڑھا دی۔۔شایان علی نا سمجھی سے صائم کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"شایان صاحب! کبھی کبھار اخبار بھی پڑھ لینی چاہیے۔۔دنیا سے باخبر رہنے کے لیے۔۔ذہن کو مصروف رکھنے کے لیے اور خاص کر اپنی اردو زبان سدھارنے کے لیے" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ام نور ہنس دی تھی کیونکہ پرائیوٹ اسکول کے بچوں کی اُردو زبان نہایت کمزور ہے۔۔اور شایان تو پھر الگ ہی طرح کا اسٹوڈنٹ رہا ہے۔۔

جی" شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اخبار تھام رہا تھا۔۔ "

اخبار پڑھتے ہوئے اس کی نظر آرٹ ایگزیبیشن نیوز پر جا رکی۔۔ایک ہفتے بعد یہ آرٹ ایگزیبیشن شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں منعقد کیا جا رہا تھا۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے صفحہ پلٹ دیا۔۔شایان علی کا اس نیوز سے کیا تعلق بھلا۔۔ اسے آرٹ میں کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی اور پھر اسے تو آرٹ ورک آتا ہی نہیں۔۔پھر کسی خیال کے تحت صفحہ واپس پلٹ کر دیکھا۔۔نجانے کیوں اسے کل رات کا خواب یاد آ گیا۔۔یہ کیا محض ایک اتفاق تھا۔۔

اے ! یہ لو کھاؤ" صائم مسکراتے ہوئے ام نور کی جانب سیب کا ٹکڑا بڑھا رہا تھا" جسے وہ منہ بسورتے ہوئے کھانے لگی۔۔ایک تو امید سے ہونے کے بعد سے صائم اسے کچھ زیادہ ہی فروٹس کھلاتا تھا۔۔

صائم ! اب بس میں مزید فروٹس نہیں کھاؤں گی۔۔ام نور چائے کا کپ اٹھاتے" ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔دنیا جہاں کے سارے پھل بس مجھے ہی کھلاتے جا رہے ہیں" وہ خفا ہو رہی تھی۔۔صائم ہنس کر اپنے منہ میں سیب کا ٹکڑا رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

شایان علی گال تلے ہاتھ رکھ کر اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا جو ان دنوں کچھ زیادہ ہی حساس طبیعت کی ہو گئی تھی۔۔ام نور بھی مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔کافی کچھ بدل گیا تھا۔۔پہلے کی بات ہی الگ تھی۔۔جب ڈائننگ ٹیبل پر شایان علی کے قہقہے گونجتے تھے۔۔وہ شوق سے ہر ڈش کھا رہا ہوتا تھا۔۔فرمائش

کرتا تھا۔۔ مگر اب بس وہ خاموش سا رہتا تھا۔۔اب تو ایسا تھا کہ بغیر کچھ کہے اپنی خاموشی سے بہت کچھ کہہ جاتا تھا۔۔اس کی کھنکھناتی آواز جیسے کہیں کھو سی گئی تھی۔۔اس کی شرارتوں کو ام نور سب سے زیادہ مس کرتی تھی۔۔

ام نور کریم رول کی پلیٹ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے مسکرا رہی تھی جسے وہ ہاتھ بڑھا کر تھام رہا تھا۔۔یہ واحد میٹھا تھا جو وہ شوق سے کھا لیتا تھا مگر اب اس کی بھی فرمائش نہیں کی جاتی تھی۔۔دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو محبت جتا رہے تھے اور صائم ؟ہاں جی بالکل ایک کباب میں ہڈی کی حیثیت سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ام نور آج بھی نہیں بدلی۔۔آج بھی وہ شایان علی کی محبت میں صائم کو پیچھے چھوڑ دیتی تھی۔۔صائم ہنستے ہوئے اس پلیٹ سے ایک کریم رول اٹھانے لگا۔۔اب بیوی صلح ناں لگائے تو بندہ کیا کرے۔۔ایک عدد اکلوتی بیوی تھی وہ بھی اپنے بھائی

کی محبت میں اسے بھول جاتی تھی۔۔ام نور کو ندامت کا احساس ہوا تھا اور معذرت خواہ انداز میں صائم کا گود میں رکھا ہاتھ تھام لیا۔۔

سوری صائم! میں آپ سے بس پوچھنے والی تھی "ام نور مدھم آواز میں کہتے ہوئے آنکھیں مٹکا رہی تھی۔۔

ایسا کرو یہ سیب کھالو۔۔سوری قبول کرلی جائے گی۔۔ورنہ بھول جاؤ۔۔کوئی معافی نہیں ملے گی "صائم کریم رول کھاتے ہوئے شرارتی انداز سے کہہ رہا تھا۔۔

پھر رہنے دیں۔۔میں معافی کو بھول جاؤں گی۔۔کوئی مسلہ نہیں "ام نور ہنس کر کہتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی جبکہ صائم دل کھول کر ہنس دیا۔۔شایان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے بہم سا مسکرا دیا۔۔

ناشتے کے بعد صائم اور عدیل صاحب اپنے اپنے کام سے روانہ ہو گئے تھے جبکہ شایان علی کو سیدہ سکینہ کے ساتھ شاہ ہاؤس کی جانب روانہ ہونا تھا۔۔مسسز مہرین

www.novelsclubb.com

اورام نور گھر پر رہنے والی تھیں۔۔ام نور کی آن لائن کلاس شروع ہونے والی تھی جبکہ مسسز مہرین کوشش کرتی تھیں کہ اس کے آس پاس رہیں۔۔اس حالت میں ام نور کو اکیلا چھوڑنا صحیح نہیں تھا۔۔اور پھر صائم کا ہر گھنٹے بعد کال کرنا اور اپڈیٹس لینا مسسز مہرین کو بوکھلا دیتا تھا۔۔

****

**

وقت پر لگائے اڑتا جارہا تھا اور پھر جمعہ مبارک کا خوبصورت دن طلوع ہو چکا تھا۔۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ مسجد سے واپسی پر گھر نہیں گیا۔۔وہ آج کے دن پھر خاص طور پر صبح سویرے قبرستان کا رخ کر چکا تھا۔۔ہر جمعہ بس یہی اس کا خاص معمول ہوتا تھا کہ سب سے پہلے اپنے خاص دوست کو جمعہ مبارک کہنا اور پھر اس کے لیے میٹھا لے کر جانا ہے۔۔سیاہ گرم شال اوڑھے وہ قبرستان میں داخل ہوا۔۔ہاتھ میں

گرما گرم جلیبیاں کاغذ میں لپیٹ کر اسے احتیاط سے شاپر بیگ میں رکھ دیا تھا۔۔چلتے ہوئے اس کی قبر کے پاس پہنچ کر وہ آس پاس دیکھنے

لگا۔۔

شہیر شاہ کی قبر پر تازہ پھولوں کی پتیاں دیکھ کر وہ بہم سا مسکرایا۔۔جانتا ہے اس سے پہلے کون یہاں آیا ہو گا۔۔ گردن موڑ کر متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈنا چاہا مگر وہ شاید واپس جا چکا تھا۔۔شاید وہ ملاقات کر چکا تھا۔۔اب شایان علی کی ملاقات کی باری ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم شیری! جمعہ مبارک "نرمی سے کہتے ہوئے اس کی قبر کے پاس"

ٹھنڈی زمین پر بیٹھ گیا۔۔

کیسا ہے؟ مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کی قبر کے سرہانے کی جانب دیکھا۔۔ "

صائم بھائی آئے تھے؟میں جانتا ہوں۔۔وہ بھی تجھ سے بہت محبت کرتے ہیں""" اپنے ہاتھ سے پھولوں کی تازہ پتیوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔وہ بھی جمعے کے دن خاص تجھ سے ملنے یہاں آتے ہیں"کہتے ہوئے گہری سانس لی۔۔

یہ دیکھ آج میں تیرے لیے جلیبیاں لایا ہوں۔۔اماں اور آپی کی طرح تجھے بھی" میٹھا پسند تھا۔۔خاص کر جلیبیاں"شایان علی جلیبیاں اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر تک انتظار کرتے ہیں۔۔دیکھتے ہیں کوئی آجائے گا تو اسے کھلا دیں" گے"کہتے ہوئے شاپر کھول لی۔۔میں بھی تھوڑی سی کھا لیتا ہوں ورنہ تو ناراض ہو جائے گا"معصومیت سے کہتے ہوئے ایک جلیبی اپنے ہاتھ میں اٹھالی اور تھوڑی سی اپنے منہ میں ڈال کر میٹھی کڑواہٹ اندر تک اتار لی۔۔

دور ایک بزرگ بابا کسی اپنے کی قبر کے پاس کھڑے نظر آئے تو شایان علی وہ جلیبیاں اٹھائے ان کی جانب بڑھ گیا۔۔

اسلام و علیکم باباجی! نرم لہجے میں سلام کرتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔۔"

و علیکم اسلام بیٹا! کہتے ہوئے شایان علی کی طرف دیکھا۔۔"

میں یہ جلیبیاں آپ کو دینے آیا تھا" کہتے ہوئے کاغذ میں لپیٹی ہوئی جلیبیاں ان کی" جانب بڑھادیں۔۔

شکریہ بیٹا" نرمی سے مسکراتے ہوئے وہ کاغذ میں لپٹی جلیبیاں تھام لیں۔۔"

www.novelsclubb.com

میرے بھائی شہیر شاہ کے نام مغفرت کی دعا ضرور کیجئے گا" کہتے ہوئے بزرگ" باباجی کی جانب دیکھا۔۔

ضرور دعا کروں گا بیٹا" کہتے ہوئے شایان علی کا چہرہ بغور دیکھا۔۔"

ایک بات کہوں بیٹا؟ کہتے ہوئے شایان علی کی آنکھوں میں بغور جھانکا۔۔"

جی؟ شایان علی نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔"

نوجوان لڑکے ہو۔۔یہ تو شوخیوں میں گزارے جانے کے دن ہوتے مگر تم""" کہتے ہوئے شایان علی کی تھکی ہوئی آنکھوں میں دیکھا جبکہ شایان نظروں کا زاویہ بدل کر دوسرے رخ دیکھنے لگا۔۔

مگر تم بہت زیادہ روتے ہو" بابا جی نے صاف گوئی سے کہا۔۔شایان کی آنکھوں" میں نمی تیرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

نجانے کیوں اس کی آنکھوں کو پڑھنا اتنا آسان ہو گیا تھا۔۔یہ تو راز افشاں ہونے کے مترادف ہے۔۔یہ ٹھیک بات نہیں۔۔

نہیں بابا جی! آپ کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔۔ شکریہ اب میں چلتا ہوں" وہ کہتے ہوئے وہاں رکا نہیں اور تیز رفتار سے چلتے ہوئے شیری کی قبر کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔

ٹھنڈی زمین پر چلنے سے پاؤں سن ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔ گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے وہ دوسری جانب دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے اور پھر اس کی درد بھری سسکی ابھری۔۔

ایک عمر بتانی ہے مجھے اس کے بغیر

اور اک رات ہے کہ مجھ سے کٹتی نہیں

شیری! آواز بھیگ گئی تھی۔۔ تو مجھے سن رہا ہے؟ وہ ہنوز اسی پوزیشن پر بیٹھا" شیری کو مخاطب کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری! کبھی کبھی مجھے لگتا ہے مجھے صبر آ گیا ہے۔۔ مگر اچانک سے بس دل چاہتا ہے تو بس واپس آ جائے۔۔ کبھی کبھی تو ایسے لگتا ہے تو ابھی مجھے آواز دے گا" شایان کرب سے کہتے ہوئے گھٹنے پر سر ٹکائے ہلکا سا رخ موڑ کر اس کی قبر کو دیکھنے لگا۔۔

میں تجھے بھول نہیں پاتا۔۔ تیری بہت یاد آتی ہے۔۔ تیری وہ ہنسی۔۔ تیرا" مصنوعی غصہ "آنکھوں سے گرم مائع بہہ کر اس کی مثال میں جذب ہو رہا تھا۔۔

شیری! لوگ تو کہتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ صبر آ جاتا ہے مگر مجھے لگتا ہے" میری تکلیف اس وقت کے ساتھ مزید بڑھتی جا رہی ہے اور میں دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہوں۔۔ یوں جیسے زخم بھرنے کے بجائے مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔۔ کوئی دوائی اثر انداز نہیں ہوتی۔۔ کوئی دعا سکوں نہیں دیتی" وہ کہتے ہوئے بے آواز رو رہا تھا۔۔

"مجھے صبر نہیں آرہا شیری! میں کیا کروں؟ مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔۔ مجھ سے اب تکلیف نہیں سہی جارہی ہے" گھٹنے پر ٹھوڑی رکھے وہ اس کی قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تو بہت دور چلا گیا شیری۔۔ بہت دور۔۔ اتنا دور کہ تجھ سے ملاقات کرنے کو ترس گیا ہوں۔۔ تیری آواز سننا چاہتا ہوں۔۔ تجھے گلے لگانا چاہتا ہوں۔۔ واپس آجا۔۔ پلیز لوٹ آؤ نا شیری" اس بار با آواز روتے ہوئے چہرہ گھٹنوں میں چھپا لیا۔۔

کچھ پل اس اذیت میں بیت گئے۔۔ سر اٹھا کر آس پاس دیکھتے ہوئے اس نے گرم شال سے چہرہ صاف کیا۔۔ یوں جیسے کوئی اس کی یہ حالت دیکھ نا لے۔۔ دنیا کے سامنے تو اشتہار نہیں لگاتے۔۔ دنیا کون سا درد سمجھتی ہے۔۔

"مجھے معاف کر دے شیری! میں تجھے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ میں بس سمجھ نہیں پایا" شایان علی کہتے ہوئے بے دردی سے آنسو پونچھنے لگا۔۔ ہر بار اپنا ضبط کھو

www.novelsclubb.com

بیٹھتا ہوں۔۔سوری شیری۔۔معاف کر دے" وہ معذرت خواہ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

شانی! وہ نرم لہجے میں اسے آواز دیتے ہوئے اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔۔اس" کے ڈھلکے شانے پر اپنا مضبوط بازو پھیلا دیا۔۔ایک مضبوط حصار۔۔شایان علی گردن موڑ سے اسے دیکھنے لگا۔۔

مجھے معاف کر دیں صائم بھائی! میں شیری کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا" کہتے" ہوئے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔

میں نے کل رات دیکھا تھا۔۔تم روتے ہوئے بالکونی میں نظر آئے تھے" صائم" مدھم آواز میں کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

سوری" شایان آنسو رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ "

اس طرح تم اپنے ساتھ اسے بھی تکلیف دے رہے ہو" صائم کہتے ہوئے اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔۔

میں نے کل رات شیری کو دیکھا تھا۔۔وہ پریشان لگ رہا تھا۔۔نم لہجے میں کہتے" ہوئے صائم کو دیکھا۔۔شاید کچھ ایسا ہوا ہے جو مجھے نظر نہیں آرہا۔۔وہ کہتا بھی تو نہیں"اور مجھے اس کی خاموشی سے کچھ سمجھ بھی نہیں آرہا"شایان کی آواز بھیگ گئی۔۔

رونے سے شیری واپس نہیں آسکتا۔۔یہ بات تو شیری کو جان بوجھ کر تکلیف" دینے کے مترادف ہوئی۔۔صائم نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔اور شاید وہ اس لیے اداس لگ رہا ہو گا کہ تم روتے ہو۔۔شیری کو تمہارا رونا بالکل پسند نہیں تھا" یاد ہے نا؟ صائم مدھم آواز میں کہتے ہوئے شیری کی قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔

جی صائم بھائی میں کوشش کروں گا"آنسو پونچھتے ہوئے وہ ہر بار کی طرح اپنی" بات دہرا رہا تھا۔۔

چلو شاباش۔۔گھر چلتے ہیں۔۔گھر پر سب انتظار کر رہے ہیں"کہتے ہوئے اپنا ہاتھ" اس کی جانب بڑھا دیا جسے شایان نے سختی سے تھام لیا۔۔

چلو اب شیری کو اللہ حافظ کر دو"نرمی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کی جانب" دیکھا۔۔

اللہ حافظ شیری! پھر ملاقات ہو گی۔۔میں پھر تجھ سے ملنے آؤں گا۔۔اپنا خیال" رکھنا ٹھیک ہے نا"وہ نم لہجے میں کہتے ہوئے اس کی قبر کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔صائم بھی نم آنکھوں سے شیری کی مسحور کن خوشبو سے معطر قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے ماہ گزر گئے تھے مگر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ ابھی پیچھے سے ایک آواز دے گا۔۔اس کی کھنکھناتی آواز۔۔ہنستے ہوئے بات کرے گا۔۔صائم کو اس کی ہر بات پر ہر یاد پر اس کا معصوم مسکراتا چہرہ نظر آتا تھا۔۔

اپنا خیال رکھنا شیری! اور تم مجھے بہت عزیز ہو" صائم کہتے ہوئے شایان علی کا ہاتھ " پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔

قبر پر تازہ پھولوں کی پتیاں ہوا سے اڑنے لگیں تھیں۔۔اس کی قبر کے پاس خوشبو کا پہرا تھا یوں جیسے وہ خوشبو جنت سے آرہی ہو۔۔شایان علی گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے لگا۔۔اور ایک نرم اداس مسکراہٹ اس کے چہرے پر چھا گئی۔۔نجانے کیسے پر گمان ہوا جیسے وہاں شیری کھڑا اداسی سے مسکرا رہا ہے۔۔اسے شایان علی کا لایا گیا میٹھا پسند آیا تھا۔۔مگر وہی معصوم اداس سی مسکراہٹ لیے وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔ اس کی وہ اداس آنکھیں۔۔شایان علی بار بار گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے لگتا تھا۔۔

شیری اسے کیا سمجھانا چاہتا تھا؟ خاموش چہرے پڑھنے کا فن تو شایان علی کو کبھی آیا ہی نہیں۔۔ وہ کیسے اس کی خاموش اداسی کو سمجھے گا؟ سوچتے ہوئے وہ کار میں سوار ہو گیا۔۔ کیسی بے بسی محسوس ہو رہی تھی۔۔ وہ کیوں کبھی شیری کو سمجھ نہیں پایا۔۔

****

**

شام کے سائے پھیل چکے تھے۔۔ تمام چرند پرند اپنے اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے۔۔ کالی چادر اوڑھے آسمان بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ ماحول کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ملک ہاؤس میں معمول کے مطابق رات کے کھانے کی تیاری کی جارہی تھی۔۔ام نور ڈرائنگ روم میں بیٹھی اپنے نوٹس بنارہی تھی۔۔آج کل وہ اپنے آن لائن امتحانات کی تیاری میں مصروف رہتی تھی اور صائم کی وجہ سے اسے کیچن میں جانے کی بالکل بھی اجازت نہیں تھی۔۔صائم ام نور کی طبیعت کے پیشِ نظر ممکن احتیاط کررہا تھا کہ وہ زیادہ کام ناں کرے جبکہ باقاعدگی سے ام نور کو فیزیکل ایکسرسائز بھی کرواتا تھا۔۔تو دوسری جانب شایان علی اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر بغور کچھ تصاویر دیکھ رہا تھا۔۔اضطرابی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے اسکرین پر مختلف تصاویر دیکھ کر وہ کچھ بیزار سا ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی مشکل ہیں۔۔پتا نہیں کیسے شیری بنالیتا تھا"افسردگی سے کہتے ہوئے اسکرین" مزید اسکرول کرتے ہوئے وہ یوں جیسے تصاویر کھنگال رہا تھا۔۔

یہ والی بنانے کی کوشش کرتا ہوں "اثبات میں سر ہلا کر خود کلامی کرتے ہوئے" کہتے ساتھ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

آستین فولڈ کر کے وہ کینوس اسٹینڈ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور شیری کا بنایا ہوا کیلیگرافک آرٹ بھی سامنے اسٹول پر رکھ دیا اور اپنے ہاتھ میں ایک سادہ پینٹنگ برش اٹھا لیا۔۔

"کوشش کرنے والوں کی ہار نہیں ہوتی۔۔یا تو ہم جیت جاتے ہیں یا پھر سیکھ جاتے ہیں۔۔ہار کوئی وجود نہیں رکھتی۔۔دیر سہی مگر کامیابی خود ہمارے در کے راستے بھی ڈھونڈ ہی لیتی ہے "شیری کے کہے جملے اس کی سماعتوں میں گردش کرنے لگے۔۔

"شیری! صرف تیرے لیے "ایک جذبے سے کہتے ہوئے برش سے کینوس پر رنگ بھرنے ہی لگا تھا کہ اچانک وہ برش اس کے ہاتھ سے پھسل کر گر گیا۔۔

یہ میں کیا بنا رہا ہوں۔۔شیری کی کیلیگرافی کی شروعات کہاں سے ہو رہی ہے؟"
کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا ہے" جھنجھلاہٹ کا شکار شایان علی جھک کر برش اٹھانے
لگا۔۔

یہ شاید اس طرح سے ہو گا۔۔اس زاویے سے کوشش کرتا ہوں" کہتے ہوئے"
بغور شیری کے بنائے کیلیگرافک آرٹ کا جائزہ لیا۔۔

میں ہار نہیں مانو گا شیری"پر عزم طریقے سے کہتے ہوئے وہ پھر سے برش پر رنگ"
لگا رہا تھا۔۔

ڈرائنگ روم میں بیٹھی ام نور جمائی لیتے ہوئے گردن موڑ کر کیچن کی جانب دیکھنے
لگی جہاں ڈائننگ ٹیبل کے پاس اسے بانو خالہ صفائی کرتی نظر آئیں۔۔

بانو خالہ! شانی کہاں ہے؟ام نور کہتے ہوئے لیپ ٹاپ فولڈ کر رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

شانی بابا تو اپنے کمرے میں بیٹھے ہیں۔۔میں کچھ دیر پہلے اسے کافی بنا کر دے آئی" تھی "وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے ام نور کو دیکھ رہی تھیں اور ساتھ ہی ڈائننگ ٹیبل پر صاف کپڑا پھیرنے لگیں۔۔

اچھا کافی دیر ہو گئی ہے۔۔کمرے سے باہر ہی نہیں آیا"ام نور فکر مندی سے کہتے" ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔لیپ ٹاپ گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

میں بتا دوں۔۔آپ اکیلی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی ہیں۔۔صائم بابا کا حکم ہے"" بانو خالہ یاد دہانی کرواتے ہوئے مسکرا رہی تھیں۔۔

اوفو بھئی ! یہاں تو سب بس صائم کے تابعدار ہیں۔۔اب میں اپنی مرضی سے" اپنے گھر بھی میں کہیں جا نہیں سکتی "ام نور جھنجھلاتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے جھک کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھا رہی تھی۔۔بانو خالہ مسکرا دیں۔۔

www.novelsclubb.com

بانو خالہ! آپ میرے ساتھ چلیں۔۔شانی کے کمرے تک جانا ہے" وہ منہ بسور" کر کہتے ہوئے ڈرائنگ روم میں بنے کیچن کے دروازے کے پاس آئی۔۔ مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ کو کنگ ایریا کی جانب کھڑی ہوئی تھیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔اور اپنا یہ لیپ ٹاپ مجھے پکڑا دیں" وہ کہتے ہوئے ام نور کی جانب" آئی۔۔

نوری بیٹا دھیان سے جانا" سیدہ سکینہ فکر مند لہجے میں کہتے ہوئے آٹا گوندھ رہی" تھیں۔۔

جی اماں! ام نور مسکراتے ہوئے کہتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔ام نور بانو خالہ کا" ہاتھ مضبوطی سے تھامے سیڑھیاں چڑھ کر اوپری منزل پر پہنچ گئی۔۔

شکریہ بانو خالہ" ام نور نرمی سے کہتے ہوئے ان کا ہاتھ سہلا رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

واپسی پر مجھے آواز دے دینا۔۔میں آجاؤں گی۔۔اور یہ لیپ ٹاپ آپ کے کمرے میں رکھ کر آتی ہوں" وہ ام نور کا گال تھپک کر آگے بڑھ گئیں۔۔ام نور مسکراتے ہوئے شایان علی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

وہ ہلکی سی دستک کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔شایان علی دروازے کی جانب پیٹھ دیئے کھڑا ہوا تھا۔۔ام نور نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

شانی! نرمی سے اسے مخاطب کیا۔۔شایان علی اپنے کام میں کچھ اس طرح مگن ہو گیا تھا کہ اسے وہاں ام نور کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہوا۔۔بے خیالی میں پیچھے پلٹ کر ام نور کو دیکھا۔۔

کیا کر رہے ہو؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی دیوار کی طرح اس کینوس اسٹینڈ کے سامنے کھڑا ہوا تھا ام نور کو کچھ خاص نظر نہیں آرہا تھا۔۔

میں؟ شایان علی جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔یوں جیسے کوئی فسوں ٹوٹا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تم شانی"ام نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔"

میں یہ بنا رہا تھا" کہتے ہوئے وہ کینوس اسٹینڈ کے سامنے سے ہٹ کر ایک طرف" کھڑا ہو گیا۔۔

ام نور پوری آنکھیں کھول کر سامنے لگے کینوس بورڈ کو دیکھ رہی تھی۔۔ حیرانگی کی انتہا تھی۔۔ وہ چلتے ہوئے اس کینوس بورڈ کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔

کیا یہ تم نے بنایا ہے؟ وہ کینوس بورڈ پر لکھے خوبصورت کیلیگرافک آرٹ کو بغور" دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جی آپی! وہ اپنے ہاتھوں پر لگے سوکھے رنگ کو کریدتے ہوئے جواب دے رہا" تھا۔۔

بہت خوبصورت بنایا ہے شانی"ام نور نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی" جو سر جھکائے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔

تو اسی لیے تمہیں صائم کے کینوس بورڈ اور کینوس اسٹینڈ کے ساتھ سارے کلرز" چاہیے تھے؟ام نور مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی مگر نظریں ہنوز اس خوبصورت کینوس پر جمی ہوئی تھیں۔۔

سنہرے رنگ سے بنائی گئی وہ کیلیگرافی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ نظر ہٹانا مشکل تھا۔۔

جی آپی" کہتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔"

شانی! یہ تم نے کب سیکھا؟ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ تمہیں کیلیگرافی آتی ہے"ام" نور نے کہتے ہوئے اس کا رنگ لگا ہاتھ اپنے نرم ہاتھ میں تھام لیا۔۔

ابھی سیکھا۔۔کہتے ہوئے ایک نگاہ اٹھا کر ام نور کو دیکھا۔۔پتا نہیں کیسے؟ مگر یہ بن" گیا" وہ خود حیران نظر آ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ایسے ہی بن گیا؟ نہیں شانی تم نے شیری کی مدد لی "ام نور نے کہتے ہوئے سامنے اسٹول پر رکھے شیری کے خوبصورت کیلیگرافک آرٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔

ہاں شیری نے بہت مدد کی۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔میرے ساتھ کھڑا ہوا تھا "وہ نم لہجے میں بول رہا تھا۔۔ام نور بغور اس کا مصوم چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا اماں اور ممانی جان کو دکھایا؟ وہ دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے اس کا موڈ بدلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

نہیں۔۔ابھی تک کسی کو نہیں دکھایا "وہ مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

چلو پھر سب کو دکھاتے ہیں "ام نور نے کہتے ہوئے اسٹینڈ پر سے نہایت احتیاط سے کینوس بورڈ اتار لیا۔۔آؤ سب کو حیران کرتے ہیں "ام نور نے ہنس کر کہتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ تھام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ڈرائینگ روم میں داخل ہوئے۔۔سب وہاں موجود تھے سوائے صائم کے۔۔ام نور مسکراتے ہوئے سامنے دیوار کے ساتھ لگے ایل ای ڈی کے پاس کھڑی ہو گئی اور کینوس بورڈ کا رخ عدیل صاحب کی جانب کر دیا۔۔

یہ تو دیکھیں ماموں جان! یہ میرے ہونہار شانی نے بنایا"ام نور چہکتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔شایان اماں کی جانب دیکھ رہا تھا جو حیرانگی سے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی تھیں۔۔

کیا واقعی ہی؟عدیل صاحب خوشگوار حیرت سے پوچھ رہے تھے۔۔"

ہاں جی"ام نور ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔"

بہت خوب صورت بنایا ہے شانی"سیدہ سکینہ اس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔مسسز مہرین نے ام نور سے کینوس بورڈ لے لیا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی! یہ میں رکھ لوں پلیز؟ وہ شرارتی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے عدیل صاحب" کو دیکھ رہی تھیں۔۔

ارے بھئی یہ غلط ہے۔۔آپ ہر بار ایسے کرتی ہیں۔۔یہ تو میں لینے والا تھا"""
عدیل صاحب مصنوعی خفگی سے کہہ رہے تھے۔۔

ارے بھئی۔۔شانی آپ کے لیے دوسرا بنا کر دے گا"مسسز مہرین جو کینوس"
بورڈ پر قبضہ کر چکی تھیں۔۔ہنس کر کہتے ہوئے شایان علی کی جانب دیکھا۔۔

میں ماموں جان کے لیے تو دوسرا بنادوں گا مگر یہ مجھے سیل کرنا ہے تو کیا میں آپ"
کے لیے بھی بعد میں بنادوں ممانی؟ شایان علی نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

تم یہ سیل کرو گے شانی؟ام نور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔عدیل"
صاحب صوفے سے اٹھ کر اس کی جانب آئے۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے پیسے جمع کرنے ہیں۔۔علیزے کی سالانہ فیس کے لیے۔۔تو بس اسی لیے "وہ" ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ مسسز مہرین نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اس کی جانب آئیں اور مسکراتے ہوئے کینوس بورڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔۔

ہمارا شانی تو بہت بڑا ہو گیا ہے "مسسز مہرین نے کہتے ہوئے عدیل صاحب کی" جانب دیکھا۔۔

وہ ہماری مدد نہیں لینا چاہتے ہیں؟ عدیل صاحب شایان علی سے پوچھ رہے" تھے۔۔شایان نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

ماموں جان! وہ ہمارے احسانات نہیں لینا چاہتے مگر میں شیری کا ایک بہت بڑا" احسان اتارنے کی کوشش کر رہا ہوں "وہ عدیل صاحب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔میں ٹھیک کر رہا ہوں نا ماموں جان؟ کہتے ہوئے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم کچھ غلط نہیں کر رہے شانی" کہتے ہوئے شفقت سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر" رکھ دیا۔۔

شایان سر اثبات میں ہلاتے ہوئے مطمئن نظر آرہا تھا۔۔ام نور سمیت سیدہ سکینہ اور مسسز مہرین اس کے مثبت بدلاؤ پر بہت خوش نظر آرہی تھیں۔۔

وہ خود مختاری محنت کے بل بوتے پر حاصل کر رہا تھا۔۔اس بار وہ صحیح معنوں میں خود مختاری کا مطلب سمجھ رہا تھا جو محنت سے کام کرنے پر حاصل ہو گی۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

ہلکی سی دستک کے ساتھ وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو اپنے کام میں مصروفیت کے باعث صرف ایک نظر اسے دیکھ کر واپس پلٹ گیا تھا۔۔چلتے ہوئے اس کے ساتھ

کھڑا ہو گیا۔۔اثبات میں سر ہلا کر اس کے کام کو سراہتے ہوئے ایک پینٹنگ برش اٹھالیا۔۔سادہ برش کو سفید رنگ میں ڈبو کر کینوس بورڈ پر کوٹنگ کرنے لگا۔۔

شایان علی ممنوع نگاہوں سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو اس کی کچھ زبر زیر کی غلطیوں کو درست کر رہا تھا۔۔

"شانی! جب کیلیگرافی میں زبر زیر کی غلطی جائے تو سفید رنگ سے اس پر کوٹنگ کر کے کچھ دیر سوکھ جانے کا انتظار کیا جاتا ہے۔۔پھر زبر زیر درست کر دی جائے۔۔بشرطیکہ کینوس بورڈ سفید رنگ کا ہو"صائم سفید رنگ لگاتے ہوئے نرمی سے بتا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی صائم بھائی"محبت سے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔"

"بہت خوبصورت بنایا ہے۔۔بس یہاں پر سبز رنگ تھوڑا کم لگ رہا ہے"ایک طرف انگلی کے اشارے سے کہا۔۔

جی صائم بھائی" کہتے ہوئے سبز رنگ اٹھانے لگا۔۔شیری کو بھی آپ سے"
انسپریشن ملی تھی" وہ رنگ لگاتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔صائم پیار سے اس
کی جانب دیکھنے لگا۔۔

اچھا مزید کتنی رہ گئی ہیں؟ کوئی مدد چاہیے" صائم گردن گھماتے ہوئے کمرے میں"
مختلف اقسام کی پینٹنگز دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

بس یہ آخری ہے۔۔کہتے ہوئے اسٹینڈ دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا۔۔اور مدد تو"
آپ کر چکے ہیں" شایان مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

تم جانتے ہو کام اور آرام کا توازن برقرار رکھنے والے دولت اور صحت دونوں پر"
فتح حاصل کر لیتے ہیں" صائم اس کے ساتھ بچا ہوا سامان سمیٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

جی ابھی تو سیکھنے کی شروعات ہے۔۔ان شاءاللہ میں توازن برقرار رکھنا بھی سیکھ"
لوں گا" کہتے ہوئے دراز میں برش رکھ دیئے۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ علیزے کی سالانہ فیس جمع نہیں ہوئی ہے؟ صائم اس کی پیٹھ" دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔

علیزے کچھ پریشان تھی۔۔ میں نے پوچھا تھا مگر وہ بات کو ٹال گئی تھی" کہتے" ہوئے وہ صائم کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔ مگر شانزے نے مجھے بتایا کہ کچھ مسائل کی وجہ سے اس کی سالانہ فیس جمع نہیں ہوئی۔۔ اور یہ آخری ہفتہ ہے" شایان فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔

میں دعا کرتا ہوں علیزے کی سالانہ فیس کی رقم جمع ہو جائے تاکہ بوقت فیس کی" ادائیگی ہو جائے" صائم بھی پریشان کن لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

اسد انکل ہم سے کبھی مرد نہیں لیں گے" صائم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔"

جی! وہ بات ہی نہیں کرتے" شایان سر جھکائے افسردگی سے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

کل کے سیمینار میں بڑی بڑی شخصیات مدعو ہیں۔۔مجھے یقین ہے یہ تمام پینٹنگ سیل ہو جائیں گی" صائم اس کی مکمل حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔۔

ہاں کیوں کہ آپ نے بول دیا ہے تقریباً اپنے سارے ایڈوکیٹس کو۔۔شایان علی" کی پینٹنگز سیل تو ہی جائیں گی" شایان علی سر جھکائے کہہ رہا تھا۔۔

صائم چوری پکڑی جانے پر ٹھوڑی کھجاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔ شایان علی نرم مسکراہٹ سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔پھر لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور گردن موڑ کر کمرے میں موجود ساری پینٹنگز کو دیکھا۔۔اس کی کئی روز کی محنت سے بنائی گئی ان پینٹنگز کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ پہلی بار بنائی گئی ہیں۔۔نفاست سے رنگ بھرے گئے تھے۔۔

شانی! اچانک صائم کی آواز سنتے ہی وہ پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا۔۔صائم پینٹ کی جیب" میں ہاتھ ڈالے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میں نے جسٹ ریکوئسٹ کی تھی کہ پسند آئیں تو خرید لیں۔۔ورنہ میں خود بھی یہ " ساری پینٹنگز خریدنے کی حیثیت رکھتا ہوں" کہتے ہوئے ایک آنکھ دبائی۔۔شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

یہ ساری پینٹنگز مختلف آفس رومز کی زینت بنیں گی اور پھر اگر وہ میرے ٹیم " ممبرز کے آفس رومز ہوں گے تو مسٹر شایان علی آپ کو کوئی حرج تو نہیں؟ صائم شرارتی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔شایان نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔صائم ہنستے ہوئے چلا گیا۔۔

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا کہ اس کی یہ ساری خوبصورت پینٹنگز سیل ہو جائیں گی مگر اسے کل تک رقم کی ضرورت تھی۔۔اس ہفتے کے اندر یہ لازمی سیل ہو ہی جاتیں مگر صائم کا مشورہ تھا وہ ساری پینٹنگز سیل کرنے کے لیے سیمینار بازار لے کر جائے۔۔

کل آخری تاریخ ہے علیزے کی سالانہ فیس ادائیگی کی اور شایان علی کی اپنے ربّ سے نیک امیدیں وابستہ تھیں کہ کل اس کی محنت کا صلہ ضرور ملے گا۔۔ مگر ابھی کچھ امتحان باقی تھے۔۔

****

**

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کی جانب بنے اس لکڑی کے بند دروازے کو دیکھا۔۔ دستک کے لیے ہاتھ بڑھایا تو عجیب سی ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔ مگر وہ یہاں جس مقصد کے تحت آیا تھا وہ پورا کیے بغیر یہاں سے جا نہیں سکتا تھا۔۔ ہمت مجتمع کرتے ہوئے دستک دے دی۔۔ اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی کوئی سست روی سے دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ وہ نظریں جھکائے کھڑا

ہو گیا۔۔دروازہ کھل گیااور وہ شخص خاموش نظروں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہا تھاجو سر جھکائے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔

اسلام و علیکم !دروازہ کھولنے والے نے سلام میں پہل کی۔۔سرد لہجہ۔۔"

و علیکم السلام اسد انکل !نرمی سے کہتے ہوئے شایان علی نے سامنے کھڑے شخص" کو اپنائیت سے دیکھا۔۔

وہ بغیر کچھ کہے دروازے سے ہٹ گئے اور آدھ دروازہ اس کے لیے کھول کر اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔شایان علی نظریں جھکائے خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم شانو !سازین خالہ خوشگوار حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے دروازے" کی جانب بڑھ گئیں۔۔

عموماً وہ دن کے اس وقت پر ان کے گھر نہیں آتا تھا کیونکہ اسد اللہ شاہ صاحب اس وقت گھر پر موجود ہوتے تھے۔۔

وعلیکم السلام سازو خالہ! وہ جواب دیتے ہوئے ان کی جانب بڑھ گیا جبکہ اسد اللہ" شاہ صاحب سرد تاثرات دیئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

کیسے آنا ہوا؟ سازین نرمی سے پوچھ رہی تھیں۔۔"

آپ اسد انکل کو بلائیں" کہتے ہوئے گردن موڑ کر کمرے کی جانب دیکھا جہاں وہ" ابھی گئے تھے۔۔

وہ مجھے ان کی ایک قیمتی امانت دینی ہے" شایان علی ہونٹ کاٹتے ہوئے بول رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

امانت؟ کس کی امانت" تم کس امانت کی بات کر رہے ہو شانو؟ سازین فکر مندی" سے پوچھ رہی تھیں۔۔

اتنے ماہ گزر گئے تھے مگر اسد اللہ شاہ کبھی شایان علی سے ہم کلام نہیں ہوئے۔۔ ایسا نہیں تھا وہ نفرت کا اظہار کرتے تھے بس اب وہ ملک خاندان کے مکینوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے۔۔

آپ ان کو بلا دیں نا پلیز۔۔ شایان علی التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ "میں پھر" ساری بات بتاتا ہوں۔۔ اس وقت یہاں آنے کی وجہ بھی صرف یہ امانت ہی ہے" کہتے ہوئے اپنے جیب سے ایک بھرا ہوا لفافہ باہر نکالا۔۔ سازین اس لفافے کو ناسمجھی سے دیکھتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

شایان علی آنگن میں کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔ دس منٹ گزر گئے تھے مگر وہ باہر نہیں آ رہے تھے۔۔ وہ لفافہ تھامے ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔ سرد سانس ہوا کے سپرد کی اور دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے اثباتی انداز میں سر ہلا دیا کہ یوں جیسے وہ سمجھ گیا وہ باہر نہیں آئیں گے۔۔ چلتے ہوئے وہ آنگن میں بچھی چارپائی کے پاس آیا۔۔

لفافہ وہاں رکھ دیا۔۔وہ اداسی سے سر جھکا کر دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا کہ سازین نے پیچھے سے اسے آواز دی۔۔

شانو! رکو بیٹا" شایان علی نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے دیکھا تو سازین خالہ کے " پیچھے اسد اللہ شاہ صاحب کمرے سے باہر آتے نظر آرہے تھے۔۔سازین تیز رفتار سے چلتے ہوئے شایان علی کی پاس آئیں۔۔

بہت مشکل سے منا کر آئی ہوں" سازین مدھم آواز میں کہہ رہی تھی۔۔شایان" نظریں اٹھا کر انہیں دیکھ رہا تھا جو چہرے کا رخ موڑ کر مکمل لاتعلقی کا اظہار کر رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ظاہر سی بات ہے انہیں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ سازین خالہ ایموشنل انداز میں انہیں منا کر آئی تھیں۔۔

شایان علی نے بغیر کچھ کہے وہ لفافہ اٹھالیااور اسد اللہ شاہ صاحب کے روبرو جا کھڑا ہوا۔۔سازین بھی اسد اللہ شاہ صاحب کے ساتھ کھڑی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور اس کے ہاتھ میں موجود اس بھرے لفافے کو۔۔

اسد انکل! میں یہ آپ کی امانت دینے آیا تھا" کہتے ہوئے وہ لفافہ ان کی جانب " بڑھادیا۔۔اسد اللہ شاہ سوالیہ نظروں سے اس لفافے کو دیکھ رہے تھے۔۔

اس میں کیا ہے؟اسد اللہ شاہ نے مدھم آواز میں پوچھا۔۔"

کچھ پیسے ہیں۔۔علیزے کی سالانہ فیس جمع کروادیں" شایان علی سر جھکائے " جواب دے رہا تھا۔۔

شکریہ "نہایت سرد لہجے میں کہا گیا۔۔مگر مجھے آپ کا یا آپ کے خاندان کے کسی " بھی فرد کا کوئی احسان نہیں چاہیے۔۔بہتر ہو گا آپ اسے واپس لے جائیں" اسد اللہ شاہ نے سپاٹ تاثرات سے کہا اور واپس کمرے کی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

یہ پیسے شیری نے بھیجے ہیں "اسد اللہ شاہ کو جاتے دیکھ شایان علی جلدی سے بول" اٹھا۔۔

شایان علی کی بات سنتے ہی اسد اللہ شاہ کے قدم وہیں جم گئے۔۔ گردن موڑ کر ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔ سازین نم آنکھوں سے شایان علی کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔ ایسا کیسے ممکن تھا بھلا۔۔

جی آپ نے بالکل ٹھیک سنا۔۔ کہتے ہوئے وہ کچھ قدم ان کی جانب بڑھ گیا۔۔ یہ " پیسے آپ کے بیٹے شہیر شاہ نے بھیجے ہیں "نم لہجے میں کہتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا اور ان کی ہتھیلی پر وہ لفافہ رکھ دیا۔۔

شانو! سازین خالہ نے پیچھے سے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ شایان علی نے " مڑ کر انہیں دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

سازو خالہ! کچھ ماہ پہلے شیری نے مجھ پر ایک بہت بڑا احسان کیا تھا۔۔مجھے پیسوں" کی بہت ضرورت تھی" نظریں جھکائے وہ نم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔سازین اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔

شیری نے مجھے پچاس ہزار روپے کی رقم دی تھی۔۔اس کے تمام کیلیگرافک" آرٹس کی وہ ساری کمائی اس نے میری ہتھیلی پر رکھ دی تھی۔۔یہ اس کا دیا ہوا وہ ادھار ہے جو میں واپس کرنے آیا ہوں" شایان علی کو وہ دن یاد آرہا تھا جب شیری نے اس کے بیگ میں پیسوں والا لفافہ رکھا تھا۔۔نظریں اٹھا کر سازین خالہ کو دیکھا جن کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔

آپ کو معلوم ہے سازو خالہ! شیری کے مجھ پر بہت سارے احسانات ہیں" کہتے" ہوئے سازین خالہ کا ہاتھ نرمی سے تھام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور ساز و خالہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کبھی وہ احسانات اتار نہیں سکتا۔۔"
ساری زندگی اس کے احسانات کا مقروض رہوں گا" کہتے ہوئے نم آنکھوں سے
اسد اللہ شاہ صاحب کی جانب دیکھا۔۔

مگر اسد انکل! یہ شیری کی دی ہوئی امانت ہے۔۔کہتے ہوئے لفافے کی جانب"
اشارہ کیا۔۔پلیز رکھ لیں" انداز التجائی تھا۔۔

اسد اللہ شاہ صاحب منجمد کھڑے نم آنکھوں سے اس لفافے کو دیکھ رہے تھے۔۔
سازین کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔شیری کا ذکر ہو اور وہ آبدیدہ ناں ہو۔۔ ممکن
نہیں۔۔

مجھے کیلیگرافک آرٹ جیسا اتنا حساس کام تو کبھی آیا ہی نہیں۔۔عام سی پینٹنگ"
بنانے کے لیے برش تک پکڑنے نہیں آتا۔۔شایان تمسخرانہ انداز میں کہہ کر خود کا

www.novelsclubb.com

مذاق بنا رہا تھا۔۔ محنت سے تو جیسے میری جان جاتی تھی" کہہ کر آنکھ کا کونہ صاف کیا۔۔

مگر جانتی ہیں سازو خالہ! یہ پیسے مجھے میرے کیلیگرافک آرٹ کی وجہ سے ملے" ہیں۔۔ وہ آرٹ جو میں نے اپنے بھائی شیری کے لیے سیکھا" کہتے ہوئے اس کی آواز بھاری ہو گئی۔۔ گلے میں گلٹی ابھری۔۔

وہ چاہتا تھا میں اس طرح آپ لوگوں تک یہ رقم پہنچا دوں۔۔ اپنی محنت کی کمائی" سے" وہ کہتے ہوئے ہونٹ کاٹنے لگا۔۔

میرے شیری کی تم سے محبت لازوال ہے۔۔ سازین با آواز رو رہی تھی۔۔"

اسد اللہ شاہ صاحب سر جھکا گئے۔۔ آنسوؤں کا بند ٹوٹ گیا اور شدت سے آنسوؤں کا ریلا بہہ نکلا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شیری تو کہیں گیا ہی نہیں۔۔وہ آج بھی اماں بابا کے ساتھ ہے "سازین روتے" ہوئے شایان علی کے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔۔

سازو خالہ! یہاں دیکھیں میری طرف۔۔کہتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔اب آپ روئیں گی نہیں "کہتے ہوئے نرمی سے ان کا چہرہ صاف کیا۔۔

علیزے کی سالانہ فیس جمع کروادیں۔۔آج آخری تاریخ ہے "کہتے ہوئے گردن" موڑ کر اسد اللہ شاہ کی جانب دیکھا۔۔

شانو! بہت شکریہ بیٹا۔۔میرے شیری سے اتنی محبت کرنے کے لیے "سازین " نم لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔شایان علی نفی میں سر ہلاتے ہوئے ان کی ٹھوڑی سے ٹپکتے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں پھر روانہ ہوتا ہوں۔۔شایان علی کہتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوا۔۔شام میں" واپس آؤں گا۔۔کہتے ہوئے سازین خالہ کا ہاتھ نرمی سے چھوڑ دیا۔۔اپنا خیال رکھیئے گا" کہتے ہی وہ جلدی سے پلٹ گیا تھا اور دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔۔

شایان علی! ایک کمزور آواز نے اسے مخاطب کیا۔۔اس کے قدم تھم گئے۔۔" کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ اسد اللہ شاہ صاحب کمزور قدموں سے چلتے ہوئے اس کی جانب آئے۔۔

شکریہ بیٹا" نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور سختی شایان علی کو" اپنے گلے سے لگا لیا۔۔شایان علی نے روتے ہوئے مضبوطی سے ان کے گرد حصار باندھ لیا۔۔

اتنے ماہ بعد اسد اللہ صاحب کے وجود سے لپٹی سخت برف کی دیوار ٹوٹی۔۔سازین روتے ہوئے ان کے پاس آئی۔۔

میرے شیری سے تمہاری اس لاغرض محبت کا مشکور ہوں" کہتے ہوئے شایان علی کا ہاتھ تھام لیا۔۔وہ سر جھکائے کھڑا ہوا تھا۔۔سازین محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔

شایان علی ندامت کا بہت بڑا اور بھاری بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد کر چلتا تھا آج وہ بڑا بوجھ کچھ کم ہو گیا تھا۔۔وہ شہیر شاہ کی جگہ نہیں لینا چاہتا تھا۔۔وہ اس نقصان کا ازالہ کرنا چاہتا تھا جو اس کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں آیا تھا۔۔مگر یہ ازالہ ممکن تو نہیں۔۔کچھ نقصان ساری زندگی کے لیے ہم سے جڑ جاتے ہیں۔۔وہ یہ سب کچھ محبت کے تحت کرتا تھا اور کچھ ندامت تھی۔۔مگر ایک بات تو طے رہی کہ شہیر شاہ ہمیشہ اپنوں کے ساتھ تھا اور یہ ساتھ تا قیامت قائم رہے گا۔۔وہ کہیں نہیں گیا۔۔

****

**

بعد نماز ظہر وہ آرام کرنے کی نیت سے سو گئی تھی مگر جب آنکھ کھلی تو وقت دیکھ کر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔گھڑی چار بجا رہی تھی۔۔

افوو! چار بج گئے ہیں اور کسی نے مجھے جگایا تک نہیں۔۔اماں سے کہا بھی تھا کہ مجھے " وقت پر جگا دینا"ام نور خفگی سے کہتے ہوئے جوتے پہننے لگی۔۔

جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں۔۔میں آئندہ الارم لگا دوں گی"چہرے پر خفگی" سجائے چلتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی۔۔آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خفگی سے بڑبڑاتے ہوئے ام نور بال باندھ رہی تھی۔۔

صائم نے کال بھی کی ہو گی؟سوچتے ہوئے وہ سائیڈ ٹیبل کے پاس آئی جہاں اس کا" موبائل فون رکھا ہوا تھا۔۔

تین مسڈ کالز"ام نور حیران کن نظروں سے اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔زندگی" میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔سوئی گرنے کی آواز سے جاگ جانے والی لڑکی تین مسڈ

www.novelsclubb.com

کالز آنے پر بھی سوتی رہی تھی۔۔ام نور خود کلامی کرتے ہوئے صائم کو کال ملاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

اسلام و علیکم صائم ! آئی ایم سوری۔۔میری آنکھ ہی نہیں کھلی تھی "ام نور" معذرت خواہ انداز میں بول رہی تھی۔۔

وعلیکم السلام ! اے طبیعت ٹھیک ہے ؟ صائم فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

ہاں جی صائم ! میں تو ٹھیک ہوں مگر نیند بہت آرہی ہے۔۔پتا نہیں کیسے میری" آنکھ ہی نہیں کھلی "ام نور معصومیت سے کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اے ! کوئی بات نہیں۔۔تمہاری دوائیوں کا اثر تھا۔۔اتنا پریشان نہیں ہوتے" ہیں "صائم اپنے آفس روم میں بیٹھا لیپ ٹاپ فولڈ کرتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

اوہ تبھی تو "ام نور سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔"

اچھا تو پھر رات کا ڈنر کہیں باہر کریں؟ صائم محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔"

صرف میں اور آپ؟ ام نور نے شرارتی انداز میں پوچھا۔۔"

نہیں پورا خاندان ساتھ جائے گا" صائم کہتے ہوئے ہنسا تھا۔۔"

اچھا تو پھر فیملی ڈنر ہے" ام نور ہنستے ہوئے اسے چڑا رہی تھی۔۔"

اے ! یہ ایک عدد رومنٹک کینڈل لائٹ ڈنر ہو گا۔۔ ساری فیملی جاتے ہوئے کتنا آکورڈ لگے گا" صائم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے تو پھر یہ ڈنر ڈن کریں" کہتے ہوئے وہ خود بھی ہنس دی۔۔"

مگر صائم میں ابھی سے بتا رہی ہوں کہ میں وہاں پر فروٹ نہیں کھاؤں گی" ام نور" نے تحکم سے کہا تھا۔۔

اچھا جی تو ایسی بات ہے؟ لیٹس سی" صائم نے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ایسا کریں آپ خود ہی چلے جائیں۔۔میں تو پھر گھر میں آرام سے بیٹھ کر فروٹس کھا" لوں گی۔۔اس کے لیے کہیں باہر کیوں جائیں "ام نور نے ہونٹ سکیڑ کر طنزیہ انداز میں کہا۔۔صائم اس کی بات سنتے ہی ہنستا چلا گیا۔۔ام نور بھی سر جھکا کر مدھم آواز میں ہنس دی۔۔

اچھا شانی واپس آیا؟صائم فکر مند لہجہ اپنائے پوچھ رہا تھا۔۔"

مجھے تو نہیں معلوم "ام نو خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔"

میں سو رہی تھی کسی نے جگانے کا تکلف ہی نہیں کیا "شکوہ کناں لہجہ تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اے ! صائم ہنس دیا۔۔بچوں کی طرح شکوہ کناں لہجہ تھا۔۔میں نے اسے کال کی" تھی۔۔الحمدللہ اس کی ساری پینٹنگز سیل ہو گئی ہیں "صائم بتاتے ہوئے دلی تسکین محسوس کر رہا تھا۔۔

صائم !ام نور چہک اٹھی۔۔اس کی محنت رنگ لائی تھی۔۔واقعی ہی سچ بول رہے ہیں؟ام نور چہکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

ہاں جی !اس کا فون بند آرہا ہے۔۔شاید اسد اللہ انکل کے گھر گیا ہوا ہے "صائم" ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اللہ تعالی میرے شانی کے لیے آسانیاں فرمائے۔۔آج اس کے لیے بہت اہم دن ہے "ام نور فکر مند لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

ان شاءاللہ سب خیر ہو گا "صائم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ویسے امے !لہجہ شرارتی ہوا۔۔میں نے فروٹ سلاد اور فروٹ چاٹ کا آرڈر دے دیا ہے۔۔ہمارا آج رات کا ڈنر "صائم کمال مہارت سے موضوع بدل گیا۔۔ام نور خفگی سے فون کان سے ہٹا کر چمکتی ہوئی اسکرین کو دیکھنے لگی جہاں کالر کے نام پر ویمپائر لکھا ہوا تھا۔۔

بات سنیں مسٹر !ایسا کریں میری سوکن سعد غنی کو لے کر جائیں۔۔پیٹ بھر کر" فروٹس کھائیں۔۔ صحت بنائیں"ام نور نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔ بائے ویمپائر صاحب" ٹھک سے فون بند کر دیا۔۔

ارے بھئی امے ! بات تو سنو" صائم ہنستے ہوئے آوازیں دیتا رہ گیا مگر وہ کال کاٹ" چکی تھی۔۔صائم نے ہنستے ہوئے پر سکون سانس ہوا کے سپرد کی۔۔

ام نور ہنستے ہوئے ریسٹ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔ عصر کا وقت ہو رہا تھا۔۔دونوں کی شرارت بھری لڑائیاں آج بھی ویسی ہی تھیں۔۔ان کے رشتے کی سب سے خوبصورت بات یہ تھی کہ دونوں ایک دوسرے کے ہر انداز سے بخوبی واقف تھے۔۔شرارتی لہجے۔۔ مصنوعی ناراضگیاں۔۔اور محبت۔۔

****

**

وقت پلک جھپکتے گزر رہا تھا یوں جیسے ہاتھ سے ریت پھسلتی ہے۔۔زندگی اپنی ڈگر پر دوڑ رہی تھی۔۔موسم گرما شروع ہو چکا تھا اور گرمی اپنے جوبن پر تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو سب پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔۔صائم صوفے پر گود میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا ہوا تھا جبکہ عدیل صاحب سیدہ سکینہ کے ساتھ شطرنج کھیل رہے تھے۔۔بچپن سے دونوں بھائی بہن اس کھیل پر لڑتے آئے ہیں۔۔عدیل صاحب جم کر بے ایمانی کرتے تھے مگر پھر بھی چھوٹی بہن سیدہ سکینہ سے ہار جاتے تھے۔۔ام نور کی آمد سے صائم اس کے لیے اپنے ساتھ صوفہ پر جگہ بنا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم !آپ نے مجھے یاد کیا؟ام نور مسکراتے ہوئے کہتے عدیل صاحب" کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے بچوں کی طرح پوچھ رہی تھی۔۔

وعلیکم السلام نورے! جی بالکل ہم نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔ ختم ہو گئی آن لائن" کلاس؟ نرمی سے اس کا گال تھپکتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں جی! اب میں بھی آرام سے بیٹھ کر ٹھنڈے مشروب پیوں گی۔۔ تربوز" کھاؤں گی" کہتے ہوئے سامنے رکھے باؤل سے تربوز کا ٹکڑا اچک لیا۔۔ عدیل صاحب دل کھول کر ہنس دیئے۔۔ کیونکہ موسم گرما کا میٹھا پھل تربوز ام نور کو بہت پسند تھا۔۔

اے! یہاں آؤ اور ادھر آرام سے بیٹھو" صائم ٹائپنگ کرتے ہوئے اسے مخاطب" کر رہا تھا۔۔

میں نیچے کارپٹ پر بیٹھوں گی" کہتے ہوئے شایان علی کی جانب بڑھ گئی جو مسسز" مہرین کے ساتھ پرانی فوٹو البم کھولے بیٹھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اے! صوفے پر کیا پریشانی ہے؟ صائم خفگی سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کی اسکرین" فولڈ کر رہا تھا۔۔

تم یہاں زیادہ آرام دہ ہو کر بیٹھ سکتی ہو" فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کی جانب" دیکھا۔۔

بھئی میرا دل چاہ رہا ہے۔۔ میں تو نیچے ہی بیٹھوں گی" وہ منہ بسورتے ہوئے نیچے" کارپٹ پر آلتی پالتی بنا کر بیٹھ گئی۔۔ جھکنے میں تھوڑا سا مسلہ ہوتا تھا مگر وہ عادی ہو گئی تھی۔۔ صائم نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سچ بات ہے بیویاں بات سنتی ضرور ہیں مگر مانتی کبھی نہیں" صائم طنزیہ انداز میں" کہتے ہو لیپ ٹاپ سمیت اس کے ساتھ نیچے کارپٹ پر بیٹھ گیا۔۔ ام نور ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر در آئی خفگی دیکھ رہی تھی۔۔

شانی! یہ مجھے بھی تو دکھاؤ" کہتے ہوئے اپنا ہاتھ شایان علی کی جانب بڑھا دیا۔۔"

مسسز مہرین اس کی فرمائش پر سارے پرانے فوٹو البم نکال کر آئی تھیں۔۔کافی دنوں بعد شایان علی نے کوئی فرمائش کی تھی۔۔

بچپن کی ساری ہنستی مسکراتی کھلکھلاتی تصاویر دیکھ کر ام نور مسکراتے ہوئے شایان علی کی جانب دیکھنے لگی۔۔ہر تصویر میں وہ مختلف پوز دیتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔ ایک شرارتی مسکراہٹ اس کے لبوں پر چھائی نظر آرہی تھی جو کبھی اس کی شخصیت کا ایک خاص عنصر تھی مگر اب وہ مسکراہٹ کہیں کھو گئی تھی۔۔شایان علی ایک ایک فوٹو البم کھنگال رہا تھا یوں جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتی اس کی انگلیاں تھم گئیں۔۔ نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

کچھ ڈھونڈ رہے ہو؟ صائم جو کب سے اس کی حرکات نوٹ کر رہا تھا سوالیہ" نظروں سے شایان علی کی جانب دیکھا۔۔

جی! وہ میری اور شیری کی تصاویر" مدھم آواز میں کہتے ہوئے دوسری البم اٹھا لی۔۔ام نور صائم کی جانب دیکھنے لگی۔۔

مجھے معلوم ہے تمہاری اور شیری کی تصاویر کس البم میں تھیں" صائم لیپ ٹاپ صوفے پر رکھ کر کہتے ہوئے کچھ البم سائیڈ کرتے ہوئے وہ خاص البم تلاشنے لگا۔۔

یہ لو شانی! یہ سبز رنگ کی البم سمیع اللہ چاچو نے بنوائی تھی۔۔میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں اس میں تمہاری اور شیری کی تمام پرانی تصاویر موجود ہیں" صائم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔شایان نے تقریباً جھپٹنے کے انداز میں وہ البم صائم کے ہاتھ سے لے لی۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور محبت سے صائم کو دیکھنے لگی۔۔وہ مہربان سائے کی طرح شایان علی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔شایان علی بے چین نگاہوں سے شیری کی تصاویر دیکھتے ہوئے اس

کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔ام نور نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے صائم کے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔۔

طبیعت ٹھیک ہے؟ صائم فکر مند لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔"

ہمم "ام نور اثبات میں سر ہلا رہی تھی مگر نظریں ہنوز شایان علی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔

تو بھئی چائے پی جائے؟ مسسز مہرین نے مسکرا کر کہتے ہوئے عدیل صاحب کی" جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔چائے کو کوئی منع کرتا ہے بھلا" ہنستے ہوئے کہتے اپنی بیوی کو" دیکھا جو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

مجھے بھی تو دکھاؤ۔۔ چھوٹے شیری کی تصاویر "ام نور شایان علی کے پاس کھسک" گئی اور اس کی گود میں اپنے دونوں ہاتھ رکھ لیے۔۔

ہاں جی! یہ دیکھیں یہاں ہم اسکول پکنک پر گئے تھے" وہ معصومیت سے کہتے" ہوئے ایک تصویر ام نور کے سامنے رکھ رہا تھا۔۔

تم دونوں بہت پیارے لگ رہے ہو" ام نور تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی" تھی۔۔ شایان اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اگلی تصویر دکھا رہا تھا۔۔ اور یوں تصاویر پلٹتے ہوئے وہ ایک تصویر پر رک گئے۔۔

شانی! یہ تصویر یاد ہے؟ ام نور نے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔ شایان علی اثبات میں سر" ہلاتے ہوئے بہم سا مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک تصویر جس میں شانی اور شیری دونوں چارپائی پر ایک دوسرے سے لپٹے کھڑے ہوئے تھے اور چہرے کے تاثرات دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے ڈر کر چیخ رہے ہوں اور موقعے پر کسی نے بہترین کلک لے لیے ہوں۔۔

! ماضی

چودہ سالہ ام نور کیچن میں کھڑی چائے کے دھلے ہوئے برتن سمیٹ رہی تھی۔۔
کچھ دیر پہلے سمیع اللہ صاحب کے کچھ خاص مہمان آئے تھے اور ایک خوبصورت کیمرہ بطور تحفہ ام نور کے لیے لائے تھے۔۔ام نور بہت خوش تھی۔۔شانی اور شیری ٹیوشن پڑھنے کے لیے ام نور کے پاس آئے تھے مگر کب سے وہ دونوں اس کیمرے سے کھیلنے میں مشغول تھے۔۔

www.novelsclubb.com

افوو!اب تم دونوں اس سے کھیلنا بند کرو۔۔مجھے دو اور چپ چاپ پڑھنے بیٹھو "ام" نور کہتے ہوئے اپنا ہاتھ شانی کی جانب بڑھا رہی تھی۔۔

نور آپی! ہماری ایک تصویر لیں پلیز "شیری معصومیت سے کہتے ہوئے شایان" علی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔ام نور ہنس دی تھی۔۔وہ دونوں نجانے کتنی تصاویر بنوا چکے تھے مگر پھر بھی دل نہیں بھرا۔۔

بس لاسٹ پکچر۔۔اس کے بعد تم دونوں نے مجھے انگلش پویم لکھ کر دینی ہے۔۔" اوکے ؟ام نور سنجیدگی سے کہتے ہوئے کیمرہ کھولنے لگی۔۔

ہاں جی ٹھیک ہے "شیری تو مان گیا مگر شانی منہ بسورتے ہوئے ام نور کی دیکھنے" لگا۔۔پڑھائی سے تو اس کی جان جاتی ہے۔۔

اچھا سا پوز دو۔۔یوں وکٹری پوز بناؤ "ام نور کیمرہ سنبھالے مسکراتے ہوئے" کہہ رہی تھی۔۔دونوں وکٹری کا نشان بنا کر دانت باہر نکالے کیمرہ کی جانب دیکھنے لگے۔۔

www.novelsclubb.com

بس چلو اب شاباش لکھنے بیٹھو۔۔میں بھی اپنے امتحانات کی تیاری کروں گی۔۔"
زیادہ وقت نہیں "ام نور کہتے ہوئے کیمرہ اپنے ساتھ لیے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

شیری! مجھے پویم یاد نہیں "تجھے کیا ضرورت تھی حامی بھرنے کی؟ شانی خفگی سے کہتے ہوئے چارپائی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا۔۔

تو نے یاد نہیں کی؟ آپی نے کل ہوم ورک دیا تھا "شیری بھی چارپائی پر دونوں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور بیگ سے کاپی اور پینسل نکالتے ہوئے سوالیہ نظروں سے شانی کو دیکھا جو منہ بسورتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

میں بھول گیا تھا "کل ہماری کرکٹ میچ کی وجہ سے یاد ہی نہیں تھا "شانی بھی کاپی اور پینسل نکالتے ہوئے کہنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور کیچن کی کھڑکی سے مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔اتنے میں نجانے کہاں سے ایک عدد موٹا چوہا آنگن میں بھاگتا ہوا نظر آیا۔۔ام نور کی نظر اس چوہے پر گئی اور پھر اس کی رفتار دیکھ ام نور ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی جو اپنے دونوں پیروں کو زمین پر لٹکائے اپنی باتوں میں مشغول تھے۔۔چوہا بھاگتے ہوئے ان دونوں کے پیروں سے ٹکراتے ہوئے چارپائی کے گرد چکر لگانے لگا۔۔دونوں نے بیک وقت نیچے جھک کر دیکھا۔۔اتنا موٹا چوہا دیکھ کر دونوں کی آنکھیں باہر نکل آئی تھیں۔۔

چوہا! شیری چیختے ہوئے چارپائی پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔۔"

ارے اماں! یہاں آؤ چوہا" شانی مزید گلا پھاڑ کر چلاتے ہوئے چارپائی پر اچھلنے " لگا۔۔

دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور چیختے ہوئے گھر سر پر اٹھالیا۔۔ام نور ہنستے ہوئے کیمرہ اٹھائے باہر کی جانب بھاگی اور موقعے پر ان دونوں کی تصاویر اتار لیں۔۔چوہا بھاگتے ہوئے ام نور کی جانب آیا۔۔ام نور چوہے کو دیکھ چیخ کر اچھلتے ہوئے دوسری چارپائی پر کھڑی ہو گئی۔۔

سیدہ سکینہ جو قرآن پاک پڑھ رہی تھی تینوں کی فلک شگاف چیخیں سن کر باہر کی جانب لپکی۔ریکنگ سے نیچے آنگن میں جھانک کر دیکھا تو تینوں چوہے کو دیکھ کر گلا پھاڑ کر چلا رہے تھے جبکہ ان کی چیخوں سے چوہے کا سر چکرا گیا تھا اور وہ خود کہیں بھاگنے کے لیے راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔کچھ دیر مزید چوہا یہاں رکتا ہے تو لازمی اس چوہے کو ہارٹ اٹیک آجائے گا۔۔سیدہ سکینہ ہنستے ہوئے ان تینوں کی جانب دیکھ رہی تھیں اور پھر جلدی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آنگن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

جھاڑو اٹھائے چوہے کو باہر کا راستہ دکھا دیا تو وہ چوہا بھی جیسے شکر کا کلمہ ادا کرتے ہوئے بھاگ نکالا۔۔

تینوں چارپائی سے نیچے کود پڑے اور ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔۔ام نور کی ہنسی چھوٹ گئی اور بے لگام ہنستے ہوئے چارپائی پر بیٹھ گئی جبکہ وہ دونوں بھی پیٹ پر ہاتھ دیئے ہنستے ہوئے نیچے بیٹھ گئے۔۔ایک چوہے نے ان کی حالت خراب کر دی تھی۔۔سیدہ سکینہ تینوں کو اپنی بیوقوفی پر ہنستے دیکھ واپس کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔ہنستے ہوئے ام نور کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔سوچ رہی تھی صائم کو پتا لگے گا تو کیا ہو گا؟ ہنستے ہوئے یہ شام تمام ہوئی۔۔اپنی حالت کے سنبھل جانے کے بعد وہ واپس پڑھنے بیٹھ گئے تھے۔۔

! حال

ام نور مسکراتے ہوئے وہ خوبصورت شام یاد کر رہی تھی۔۔آنگن میں گونجتے قہقہے یاد آ گئے۔۔شایان نم آنکھوں سے شیری کی تصاویر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

تمہیں شیری کی تصاویر کیوں چاہیے ہیں؟ام نور اس کی گود میں دونوں ہاتھ رکھے" اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

بس ویسے ہی دل چاہا کہ ہنستی مسکراتی تصاویر دیکھ لوں۔۔شاید کچھ سکون" آ جائے"شایان علی مدھم آواز میں کہتے ہوئے تصویر پلٹ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر سکون محسوس ہوا؟ام نور بھی مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی۔۔عدیل" صاحب اور سیدہ سکینہ تک ان کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی جبکہ لیپ ٹاپ پر کام کرتے صائم کی نظریں اسکرین پر مرکوز تھیں مگر توجہ دونوں کی گفتگو پر تھی۔۔

شیری کو دیکھ کر سکون ناں آئے؟ ممکن نہیں۔۔وہ کتنا پر کشش تھا۔۔کیا کسی کی مسکراہٹ بھی دوا بن سکتی ہے؟ شاید شیری کی مسکراہٹ دوا ہے ہر درد کی" نظریں جھکائے اس کی تصاویر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہاں دیکھیں آپی! یہ مجھے کاپی کر رہا تھا" شایان ایک تصویر کی جانب اشارہ کر رہا تھا جس میں شیری بھی شانی کی طرح جیکٹ پہنے ایک جیسا پوز بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔چھوٹا شیری۔۔معصوم سا بچہ۔۔

ام نور نم آنکھوں سے شایان کو دیکھتے ہوئے اس کے بال سنوارنے لگی۔۔اداسی تو جیسے اس کا مزاج بن گئی تھی۔۔وہ ممکن کوشش کرتی تھی کہ شیری کو یاد کرتے ہوئے کم از کم شانی کے سامنے تو آنسو ضبط کر لے۔۔صائم لیپ ٹاپ اسکرین فولڈ کرتے ہوئے ان دونوں بھائی بہن کو دیکھ رہا تھا۔۔جتنی کوشش وہ کر سکتا تھا اس نے کی۔۔وہ امید کرتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ صبر آجائے گا۔۔شایان کو

حقیقت کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنا ہوگا۔۔پر سوچ نظروں سے دونوں کو دیکھ کر صائم سرد سانس بھرتے ہوئے ان کی جانب کھسک گیا۔۔

"کیا کوئی سیکریٹ کنورسیشن ہو رہی ہے؟ مجھے واردات کر کے لوٹنے کا ارادہ تو نہیں؟ تم دونوں گھر کے لاڈلے میری دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہو؟ صائم آئی برو اچکائے شرارتی انداز سے کہتے ہوئے شایان علی کی جانب جھک گیا۔۔شایان علی نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔وہ باری باری دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ام نور بائیں جانب تو صائم دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا۔۔

"میں کباب میں ہڈی کی طرح لگ رہا ہوں؟ شایان معصومیت سے کہتے ہوئے صائم کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بالکل اس میں لگنے والی کیا بات ہوئی بھلا؟ شایان صاحب آپ تو پیدائشی" کباب میں ہڈی ہی ہیں" صائم ہنستے ہوئے ام نور کو چڑا رہا تھا جو اپنے بھائی کے لیے ایسی بات بالکل پسند نہیں کرتی تھی۔۔

جائیں بھئی! میرے بھائی کو ہڈی کہہ رہے ہیں۔۔ خود ہوں گے موٹی ہڈی ہونہہ" "کہتے ہوئے شایان علی کا ہاتھ تھام لیا۔۔

اچھا جی؟ صائم آئی برو اٹھائے سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔ صائم کا خاص انداز" ۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی" ام نور نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔"

یار آپ دونوں بھی نا۔۔ پھر شروع ہو گئے" شایان علی نفی میں سر ہلاتے اس" بحث کو ختم کر رہا تھا۔۔

صائم اور ام نور دونوں کھلکھلا کر ہنس دیئے۔۔ان کی مصنوعی لڑائی سے شایان علی زچ ہو جایا کرتا تھا۔۔وہ منہ بسور کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

صائم! میرے بھائی کو ہڈی کہا تھا نا اب یہ لیں" ام نور ذرا آگے ہوئی اور صائم کے " ہاتھ پر چپت لگائی۔۔

اوہو! ہڈی کو ہڈی ہی کہتے ہیں اور یہ لو ان ریٹرن" صائم بھی اس کے سر پر چت لگا" کر پیچھے ہوا تھا۔۔

بیچ میں شایان علی سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ام نور ہاتھ مسلتے ہوئے مزید لڑائی کی تیاری کر رہی تھی جبکہ صائم لیپ ٹاپ اٹھا کر بھاگنے کی تیاری میں تھا۔۔دونوں کی مصنوعی لڑائی صرف اس کا موڈ بدلنے کی ایک کوشش تھی۔۔شایان علی سمجھتے ہوئے مسکرا دیا۔۔دونوں کی جانب دیکھا جو ہنوز اپنی تو تو میں میں جاری رکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔ام نور صائم کا لیپ ٹاپ کھینچ رہی تھی جبکہ صائم

انگلی دکھاتے ہوئے وارننگ دے رہا تھا۔۔کوئی دیکھ لے تو کیا کہتا یہ دونوں اب والدین بننے والے ہیں۔۔شایان نرمی سے مسکراتے ہوئے ساری البمز سمیٹ رہا تھا۔۔

****

**

ستمبر کا مہینہ لگ بھگ اپنے اختتام پر تھا اور گرمی میں کافی حد تک کمی آگئی تھی مگر دھوپ اب بھی تیز لگتی تھی۔۔عصر کا وقت ہوا جا رہا تھا اور دور کہیں مسجدوں سے آذانیں شروع ہو رہی تھیں۔۔پرندوں کی چہچہاہٹ سے ماحول مزید خوشگواری کا احساس دلا رہا تھا۔۔

ہسپتال کے کوریڈور میں ٹہلتے ہوئے وہ پریشان کن نظروں سے بار بار بند کمرے کی جانب دیکھتا تھا۔۔بند کمرے کے اس پار اس کی بیوی تھی۔۔سیدہ سکینہ کے ساتھ

مسسز مہرین اور سازین بھی وہاں موجود تھیں۔۔تینوں بینچ پر بیٹھیں دعاؤں میں مشغول نظر آرہی تھیں۔۔شایان علی دروازے کے پاس کھڑا تسبیح کے دانے گراتے ہوئے دعا کر رہا تھا۔۔عدیل صاحب فکر مندی سے بے چین صائم کو دیکھ رہے تھے۔۔

صائم کبھی بے چینی سے ٹہلنے لگتا تھا تو کبھی سیدہ سکینہ کے پاس بینچ پر بیٹھ جاتا۔۔ عجیب سی حالت ہو رہی تھی۔۔فکر مندی اور باپ بننے کی خوشی۔۔وہ اس ملی جلی سی کیفیت سے دوچار تھا۔۔اتنے میں ڈاکٹر باہر آئیں۔۔صائم پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ڈاکٹر عاصمہ نے مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔۔

بہت مبارک ہو۔۔بیٹا ہوا ہے "ڈاکٹر مسکراتے ہوئے خوش خبری دے رہی تھیں۔۔ماں اور بچہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔کچھ دیر میں اپنے روم میں شفٹ کر دیا

جائے گا تو پھر آپ سب باری باری مل سکتے ہیں "ڈاکٹر عاصمہ خوشگوار مسکراہٹ سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔۔

صائم دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتے ہوئے شکر ادا کر رہا تھا۔۔آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی مگر ہونٹ مسکرا رہے تھے۔۔وہ اس خوشی کو الفاظوں میں بیاں نہیں کر سکتا تھا۔۔

بہت مبارک ہو صائم "عدیل صاحب ہنستے ہوئے صائم کے گلے لگ گئے تھے۔۔" صائم مسکراتے ہوئے اپنے والد کو دیکھ رہا تھا۔۔مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ باری باری سازین سے گلے مل کر مبارک باد وصول کر رہی تھیں۔۔شایان علی نم آنکھوں سے صائم کو دیکھنے لگا اور چلتے ہوئے اس کے روبرو کھڑا ہو گیا اور نہایت محبت سے صائم کے گلے لگ گیا۔۔

بہت مبارک ہو صائم بھائی "کہتے ہوئے اپنا حصار مزید سخت کر دیا۔۔"

پچھلے کچھ ماہ سے صائم اسی محبت کے لیے ترس گیا تھا۔۔وہی شایان علی جو بچوں کی طرح اس کے گلے لگ جایا کرتا تھا۔۔

شکریہ شانی ماموں" صائم شرارتی انداز میں کہتے ہوئے اس کا گال تھپک رہا تھا۔۔" بہت مبارک میرے شانی کو" صائم محبت سے ایک بار پھر اسے سختی سے گلے لگا رہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد ام نور کو اپنے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔سب ہی اس کے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔۔نرس پریشان کن نظروں سے اس ٹبر کو دیکھ رہی تھی۔۔ ہسپتال کے اصول کے مطابق ایک وقت میں صرف دو لوگ مریض سے مل سکتے ہیں۔۔مگر یہ تو سارا کا سارا خاندان اس کمرے میں امڈ پڑا تھا۔۔نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ نرس باہر چلی گئی کیونکہ وہ یوں نظر انداز کر دی گئی تھی جیسے وہ کوئی غیر

مری مخلوق تھی جو دکھائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔صائم اور عدیل صاحب اس کے جاتے ہی ہنس دیئے۔۔

بہت مبارک ہو امے! صائم اس کی جانب جھکتے ہوئے محبت سے کہہ رہا تھا۔۔ام نور مسکراتے ہوئے اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔

طبیعت ٹھیک ہے؟ فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے ڈرپ لگے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا۔۔

جی صائم! آپ کو بھی بہت مبارک"ام نور مسکرا کر کہتے ہوئے پیچھے کھڑی ساری فیملی کو دیکھ رہی تھی جو اپنی باری کے انتظار میں کھڑے صائم کو گھورے جا رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور کے بیڈ سے تھوڑا فاصلے پر بے بی کوٹ رکھا ہوا تھا۔۔عدیل صاحب اس بے بی کوٹ پر جھک کر اپنے پوتے کو دیکھ رہے تھے ان کے ساتھ ہی کھڑا شایان علی نم آنکھوں سے اس ننھی جان کو دیکھ رہا تھا۔۔

عدیل صاحب اپنے پوتے کو گود میں اٹھائے پچکارتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔ محبت سے اس کی پیشانی چوم لی۔۔اور پھر اس کے کان میں آذان کے کلمات ادا کیے۔۔صائم کی گود میں دیتے ہوئے ام نور کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔۔ باری باری سب ہی اسے اپنی گود میں اٹھا کر پیار نچھاور کر رہے تھے مگر شایان علی الگ سے کونے میں کھڑا ام نور کو دیکھ رہا تھا جو سارے وقت میں بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔ مسکراتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے شابان کو اپنے پاس بلایا۔۔

میرا شانی پریشان ہو گیا تھا؟ام نور اس کا ٹھنڈا ہاتھ تھامے فکر مندی سے پوچھ رہی" تھی تو وہ ہونٹ کا کونہ کاٹتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔ جیسے کوئی معصوم بچہ۔۔آنکھ کا کونہ صاف کرتے ہوئے ام نور کی جانب دیکھا۔۔

اچھا میری اٹھنے میں مدد کرو"ام نور ہاتھ بڑھا کر کہہ رہی تھی۔۔صائم فکر مندی" سے آگے بڑھ آیا تھا مگر ام نور آرام سے شایان علی کی مدد سے سیدھی ہو کر اٹھ بیٹھی اور بیڈ سے ٹیک لگائے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔

مجھے دیں" کہتے ہوئے سیدہ سکینہ کی جانب ہاتھ بڑھا دیئے۔۔"

وہ آگے آئیں۔۔آہستگی سے اس ننھی جان کو ماں کے حوالے کیا۔۔ام نور محبت سے اس کا گلاب جیسا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔ جھک کر اس کی نرم پیشانی چوم لی۔۔شایان علی محبت سے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شانی آگے آؤ" کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔شایان علی جھجھکتے ہوئے آگے "
آیا۔۔ام نور نے نرمی سے اپنا بچہ اس کے مضبوط بازوؤں میں بھر دیا۔۔شایان علی
اس ننھی نرم جان کو دیکھ رہا تھا جو آنکھیں کھولے اسے حیرانگی سے تک رہا تھا۔۔
صائم سینے پر بازو لپیٹے نرمی سے ام نور کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

جانتے ہو اس کا کیا نام ہے؟ام نور مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی اور مگر نظروں "
نے چند قدم دور کھڑی سازین خالہ کو دیکھا تھا۔۔

شہیر صائم ملک" کہتے ہوئے اپنی سازین خالہ کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ دیئے نم "
آنکھوں سے ام نور کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ ہمارا شیری ہے۔۔یہ شایان علی اور سازین خالہ کا شیری ہے"ام نور نم لہجے "
میں کہہ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی کی گرفت سخت ہوئی۔۔ محبت سے اس نرم وجود کو دیکھا۔۔آنکھیں ایک دم چھلک پڑیں اور دیوانہ وار وہ اس کا ایک ایک نقش چومتے ہوئے رو رہا تھا۔۔

یہ میرا شیری ہے؟روتے ہوئے جیسے ایک بار پھر سے تصدیق چاہی۔۔"

ہاں جی یہ شانی کا شیری ہے"صائم نے کہتے ہوئے اپنا بازو اس کے گرد پھیلا لیا۔۔"

ام نور اور صائم کی باہمی رضامندی سے اس کا نام شہیر صائم ملک رکھا گیا تھا۔۔

مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سازین کو دیکھ رہی تھیں۔۔

سازین خالہ یہاں آئیں نا"ام نور ہاتھ بڑھا کر انہیں بلا رہی تھی۔۔وہ روتے" ہوئے آگے آئیں۔۔

اپنے شیری کو پیار نہیں کریں گی؟مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔سازین روتے" ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرنے لگیں۔۔

شایان علی روتے ہوئے اس ننھی سی جان کو ساز و خالہ کی گود میں دے رہا تھا۔۔

سازین نے ننھے شیری کا ماتھا چوم لیا اور روتے ہوئے ہنس دی تھیں۔۔

میرا شیری" کہتے ہوئے اس کا ننھا ہاتھ چوم لیا۔۔میرے شہیر شاہ کے نام نے" تمہیں میرا شیری بنا دیا۔۔اب مجھے تم میں اپنا شہیر شاہ نظر آئے گا۔۔میں تمہیں وہ سب سکھاؤ گی جو شیری کو پسند تھا" روتے ہوئے کہتے ایک ماں اپنے جزبات بیان کر رہی تھیں۔۔

شانی! تم کہتے تھے کہ تمہیں شیری چاہیے ہے۔۔یہ اب سے تمہارا شیری ہوا۔۔" ام نور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔اپنے شیری کا اب ہر طرح سے خیال رکھو گے نا؟اس کی حفاظت کرو گے نا؟ام نور پوچھ رہی تھی۔۔شایان علی روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔

ام نور کی محبت کا کوئی نعم البدل نہیں تھا۔۔اپنا بچہ تک اپنے بھائی کے نام کر دیا تھا۔۔شایان علی جھک کر نرمی سے ام نور کے گلے لگ گیا تھا۔۔شایان علی پر کتنی ساری رحمتوں اور نعمتوں کا نزول ہوا تھا۔۔جتنا شکر ادا کرے کم ہی ہو گا۔۔ام نور نرمی سے اس کا چہرہ صاف کر رہی تھی۔۔

شانی تمہاری گندی ناک بہہ رہی ہے۔۔آخ تھو۔۔گندے بچے "ہنستے ہوئے" کہا۔۔کہتے ساتھ وہ بس ہنستی چلی گئی۔۔کیوں کہ شایان علی کی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔ام نور کی بات سنتے ہی سب ہنس دیئے تھے۔۔

آپ کے دوپٹے سے ناک پونچھ لوں "کہتے ہوئے ام نور کے دوپٹے کا پلو پکڑ کر" اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

ناں گندے بچے۔۔پرے ہٹو" کہتے ہوئے اپنا دوپٹہ کھینچ لیا۔۔شایان علی کا" جاندار قہقہ گونجا تھا۔۔وہ ہنس رہا تھا۔۔ام نور دیوانہ وار اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

شانی آپی کی جان "ام نور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کی نظر" اتار رہی تھی۔۔

شایان علی سر جھکا کر ہنس دیا اور پھر اتنے ماہ بعد ان ہونٹوں پر حقیقی معنوں میں مسکراہٹ نظر آئی تھی۔۔سازین خالہ ہنستے ہوئے ننھے شیری کو پیار کر رہی تھیں۔۔زندگی سے بھرپور قہقہے گونج رہے تھے۔۔شایان علی ننھے شیری کو اپنے سینے سے لگائے کمرے میں گھوم پھر رہا تھا۔۔صائم بچاریت سے سازین خالہ کو دیکھ رہا تھا کیونکہ ان کی باری لگی ہوئی تھی کہ کبھی شایان اسے اٹھا لیتا تھا تو کبھی سازین

خالہ۔۔ام نور ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو سینے پر بازو لپیٹے خفگی سے شایان علی کو گھور رہا تھا۔۔

اے ! لگتا ہے اب اپنا بچہ اغواء کرنا پڑے گا۔۔ایسے تو یہ لوگ میرا بچہ مجھے دیکھنے " تک ناں دیں" صائم مصنوعی شکوہ کر رہا تھا۔۔ام نور ہنستے ہوئے اس کا خفا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

ایک نئے مہمان کی آمد سے ان کی زندگیوں میں خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔۔وہ صرف نام سے نہیں اپنے ہر کام اور تمام عادات سے بالکل شہیر شاہ جیسا بننے والا تھا۔۔شہیر صائم ملک کی شخصیت میں شہیر شاہ کا عکس نظر آئے گا۔۔

مگر شہیر شاہ کا کردار امر ہے۔۔اس کی جگہ ناں کوئی ہے اور ناں ہی کوئی آئے گا۔۔ اس کی جگہ خالی ہے۔۔انسانوں کی کوئی ریپلیسمنٹ نہیں ہوتی ہے بس اللہ تعالی صبر کچھ اس طرح دے دیتا ہے۔۔

****

**

ڈھائی سال بعد !

ملک ہاؤس

ماہ اگست اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا مگر گرمی ہنوز جاری وساری تھی۔۔شام کے سرمئی سائے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔۔اس خوشگوار ماحول میں چرند پرند آسمان پر قلابازیاں کرتے نظر آرہے تھے تو غروبِ آفتاب ہلکی سی سرخی سے جھانک کر زمین والوں کو الوداعی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔۔زمین پر بچھی سبز گھاس کی چادر آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے لان ایریا کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔اس کے پیچھے ملازمہ چائے کی ٹرالی دھکیلتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔۔وہ چاروں نفوس کرسیوں پر بیٹھے نظر

آئے۔۔وہ تینوں کسی بات پر ہنس رہی تھیں۔۔ان کے خوشگوار قہقہے ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔

سیدہ سکینہ اپنے بچپن کا کوئی قصہ سنا رہی تھیں۔۔ مسسز مہرین اور سازین خالہ ہنستے ہوئے ان کی باتیں سن رہی تھیں۔۔ام نور مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ملازمہ چائے کے برتن ٹیبل پر رکھ کر چلی گی تو ام نور خود سب کے لیے چائے بنانے لگی۔۔ام نور آج بھی بہت محبت سے سب کو اپنے ہاتھ کی چائے پلاتی تھی۔۔ مسکراتے ہوئے ایک کپ عدیل صاحب کی جانب بڑھا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

بھئی نورے! یہ پھیکی چائے کون پیتا ہے؟ خفگی سے کہتے ہوئے کپ تھام لیا۔۔"

ام نور نرمی سے مسکرا دی۔۔

یہ تو اب روز کا معمول تھا۔۔ مسکراتے ہوئے چائے کی کیٹل کپ میں انڈیلتے ہوئے نظر اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا تو وہ چاروں نفوس بھی سبز گھاس پر بیٹھے پزل گیم کھیل رہے تھے۔۔ شایان علی علیزے، شانزے اور تین سالہ چھوٹا شیری جو شایان کی گود میں بیٹھا شایان کے گال تھامے اسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔ شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے محبت سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

شہیر صائم ملک "ام نور اور صائم ملک کی کل کائنات تھا۔۔ وہ نین نقوش میں" ہو بہو صائم کی طرح تھا مگر اس کی شہد رنگ خوبصورت آنکھیں ام نور جیسی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

شیری ماما کی جان یہاں آؤ" ام نور نے محبت سے اسے مخاطب کیا تو اس نے گردن" موڑ کر شرارتی مسکراہٹ سے ام نور کو دیکھا اور دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔

ماما! وہ بھاگتے ہوئے آیا اور محبت سے ام نور کے سینے سے لگ گیا۔۔"

ماما کی جان! دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ تھام کر محبت سے اس کا منہ" چوم لیا۔۔ تین سالہ چھوٹا شیری لاڈ سے ماں کے گلے لگا ہوا تھا۔۔

ماما ہم بسکٹ کھائیں گے "اپنی میٹھی آواز میں کہتے ہوئے اس نے بسکٹ کی پلیٹ" کی جانب اشارہ کیا۔۔

ہاں جی ضرور میری جان "محبت سے کہتے ہوئے پلیٹ اس کے سامنے کر دی۔۔"

شیری کو معلوم ہے کہ شیئرنگ از کیئرنگ "ام نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

شیری نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں دو بسکٹ اٹھا کر بھاگا۔۔

www.novelsclubb.com

آپی! وہ دوڑتے ہوئے علیزے اور شانزے کی جانب گیا دونوں کو بسکٹ دیتے" ہوئے اپنی ماں کو مسکرا کر دیکھا۔۔

تھینک یو شیری "علیزے گھٹنوں کے بل اس کے برابر بیٹھی تھی۔۔البتہ "
شانزے پھرتی سے اس کی جانب آئی اور چٹاچٹ اس کے نرم گول مٹول گال چوم لیے۔۔وہ ہنستے ہوئے شانزے کو دیکھ رہا تھا۔۔

میرا حصہ کہاں ہے؟ شایان علی نے مصنوعی شکوہ کیا اور منہ بسورتے ہوئے "
چھوٹے شیری کو دیکھا۔۔

چھوٹا شیری واپس ام نور کی جانب بھاگتے ہوئے آیا اور ایک بسکٹ اٹھالی۔۔ام نور ہنستے ہوئے اپنے جگر گوشے کو دیکھ رہی تھی جو ننھے ننھے قدموں سے بھاگتا ہوا شایان علی کے پاس پہنچ گیا۔۔

یہ آپ کے لیے شانی ماموں "اپنی میٹھی آواز سے ہنستے ہوئے کہتے وہ شایان علی کو "
بسکٹ دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو میری جان" کہتے ہوئے محبت سے اس کا ہاتھ تھام کر گال چوما اور اسے" نرمی سے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

جاؤ اور اماں کو بھی ان کا حصہ دے دو" شایان علی نے نہایت محبت سے کہتے" ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو ہو بہو ام نور کی طرح تھیں۔۔

ہاں جی ماموں" وہ بسکٹ کھاتے ہوئے واپس ام نور کی طرف بھاگ کر آیا۔۔" پلیٹ سے ایک بسکٹ اٹھالی اور کرسیوں کے درمیان چلتے ہوئے سازین کے پاس آیا۔۔

اماں! یہ لیں بسکٹ کھائیں" کہتے ہوئے چھوٹے شیری نے بسکٹ سازین کے" منہ کے قریب کر دیا۔۔سازین نے مسکراتے ہوئے بسکٹ کا چھوٹا سا ٹکڑا کھایا۔۔

ام نور نے اس کی تربیت میں یہ عنصر شامل کیا تھا کہ وہ سازین کو اماں کہہ کر مخاطب کیا کرے گا۔۔البتہ مسسز مہرین کو دادو اماں اور سیدہ سکینہ کو نانو اماں کہہ کر

www.novelsclubb.com

مخاطب کرتا تھا۔۔ ننھے شیری نے جب سازین کو پہلی بار اماں کہہ کر مخاطب کیا تھا تو انہوں نے محبت سے روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔ دیوانہ وار اس کا چہرہ چومتے ہوئے وہ ہنستے ہوئے رو پڑی تھیں۔۔ شہیر صائم ملک میں عجیب سی کشش تھی۔۔ وہی کشش جو شہیر شاہ کی شخصیت کا ایک خاص عنصر تھی۔۔

میرا بچہ ! مجھے اپنے میٹھے میٹھے ہاتھوں سے بسکٹ کھلا رہا ہے" کہتے ہوئے محبت سے" اس کے دونوں ہاتھ چوم لے۔۔ شیری نے محبت سے اماں کا ہاتھ تھام کر عقیدت مندی سے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔۔

ماما کہتی ہیں یہ عقیدت کا بوسہ اپنے پیارے بڑے لوگوں کو دیتے ہیں" وہ بسکٹ" کھاتے ہوئے اپنی میٹھی آواز اور توتلی سی زبان میں سازین کو بتا رہا تھا۔۔

یہ بات تو وہ تقریباً ہر روز سازین اماں کو بتاتا ہے۔۔ سازین مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چوم رہی تھی۔۔ چھوٹا شیری لاڈ سے اچھلتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔ پھر جلدی

سے بھاگ کر مسسز مہرین کے پاس آیا اپنے آدھے کھائے بسکٹ سے ان کو تھوڑا سا حصہ دیا۔۔

میری جان" کہتے ہوئے اس کے چھوٹے سے ہاتھ سے بسکٹ لے لیا۔۔اس" طرح اپنے بسکٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے وہ عدیل صاحب، سیدہ سکینہ اور ام نور سب ہی میں بانٹ رہا تھا۔۔ مسسز مہرین اور سیدہ سکینہ محبت سے اپنے جان سے عزیز چھوٹے شیری کو نہار رہی تھیں۔۔

ہر صبح وہ اپنے سارے بڑوں کے ہاتھ پر یاد سے عقیدت کا بوسہ دیتا تھا۔۔یہ ام نور کی سکھائی گئی ایک پیاری عادت تھی۔۔بڑوں سے محبت اور احترام کے اظہار کا ایک معصوم سا انداز۔۔گھر بھر کی جان اس چھوٹے شیری میں بستی تھی۔۔وہ ہنستے ہوئے واپس شایان علی کی جانب بھاگ گیا۔۔اتنے میں گھر کے مین گیٹ کے کھلنے کی آواز سنائی دی۔۔

میرے بابا جان آ گئے "وہ چہکتے ہوئے مین گیٹ کی جانب بھاگا تھا۔ام نور ہنستے" ہوئے اس کے پیچھے گئی تھی۔۔

صائم کار گیٹ کے اندر لے آیا اور دور سے اپنے بیٹے کو دیکھا جو بے لگام گھوڑے کی طرح بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔۔صائم ہنستے ہوئے کار سے باہر نکل آیا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔شیری دوڑ کر آیا محبت سے اپنے والد کے گلے لگ گیا۔۔

اسلام و علیکم بابا کی جان! محبت سے اس کا چہرہ چومتے ہوئے صائم نے سلام میں" پہل کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

و علیکم السلام بابا! صائم کے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر وہ" کھلکھلاتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔

آپ کو کیسے معلوم ہو جاتا ہے بھئی ؟اس بار تو میں نے گیٹ کھولنے کے لیے ہارن بھی نہیں دیا" صائم نے ہنستے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھا تھا اور ساتھ ہی اس کی پیشانی چوم لی۔۔

میجک بابا جان میجک "تو تلی زبان میں کہتے ہوئے وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو گول گول گھما رہا تھا۔۔صائم دل کھول کر ہنس دیا۔۔ام نور چلتے ہوئے ان کے پاس آئی۔۔

اسلام و علیکم صائم !نرمی سے کہتے ہوئے وہ ان کو دیکھ رہی تھی۔۔"

وعلیکم السلام امے ! صائم اپنے بیٹے کو گود میں اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور محبت سے ام نور کے گرد اپنا بازو پھیلا کر سر پر بوسہ دیا۔۔

ماما آپ نے میرا میجک دیکھا؟ننھا شیری اپنی ماں کے گال تلے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں جی میری جان دیکھا"ام نور نے محبت اس کا ہاتھ چوم لیا۔۔ننھا شیری خوش"
ہو گیا تھا۔۔

اسلام و علیکم صائم بھائی! شایان علی مسکراتے ہوئے ان کی جانب آرہا تھا۔۔"

و علیکم السلام شانی! کہتے ہوئے اس کا مسکراتا چہرہ دیکھا۔۔ایک پر سکوں احساس جو"
اسے مطمئن کر گیا تھا۔۔شایان کا مسکراتا چہرہ کتنا بھلا لگتا ہے۔۔

میں شیری کو لے کر جاؤں؟ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے۔۔چھوٹا"
شیری بخوشی اس کے پاس چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم بچاریت سے ام نور کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔سارا دن شیری اس کے پاس ہوتا
تھا۔۔ابھی بھی وہ بے صبر الڑکا اسے اپنے ساتھ لے کر جانے کے لیے آگیا۔۔ام
نور شرارتی مسکراہٹ سے ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکا گئی تھی۔۔اب اس معاملے
میں وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔سب کو معلوم ہے کہ جو اہمیت شایان علی اپنی بہن

ام نور کے لیے رکھتا ہے وہی اہمیت شہیر صائم ملک اپنے ماموں شایان علی کے لیے رکھتا ہے۔۔یوں کہہ لیں محبت والفت کی یہ تاریخ ایک بار پھر سے دہرائی جارہی تھی۔۔

بائے بائے باباجانی ماماجانی" وہ دونوں ہاتھ ہلا کر الوداع کہہ رہا تھا۔۔ام نور ایک" ہاتھ منہ پر رکھ کر ہنس دی اور دوسرے ہاتھ سے بائے کررہی تھی کر جبکہ صائم بھی ہاتھ ہلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

صائم محبت سے ام نور کا ہاتھ تھام کر لان ایریا کی جانب بڑھ گیا۔۔ مسکراتے ہوئے وہاں بیٹھی سازین خالہ کو دیکھا۔۔

اسلام وعلیکم ایوری ون ! سب کو اجتماعی سلام کیا۔۔سب کی طرف سے اجتماعی" جواب ملا۔۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہیں ساز و خالہ؟ نرمی سے کہتے ہوئے وہ ان کے پاس گھٹنوں کے بل زمین پر" بیٹھ گیا۔۔

الحمدللہ میں ٹھیک" صائم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔"

اتنے میں ننھا شیری بھاگ کر آیا اور پیچھے سے صائم کے گلے میں اپنے ننھے بازو ڈال کر کھڑا ہو گیا۔۔

بابا جان سواری کریں گے" ننھا شیری اچھلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔صائم ہنستے ہوئے" اسے پیٹھ پر لاد کر سارے گارڈن ایریا میں سواری بنا خوش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ننھا شیری کھلکھلا رہا تھا۔۔ننھا شیری ہاتھ ہلا ہلا کر سب کو بائے بائے کر رہا تھا۔۔

علیزے اور شانزے اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھیں۔۔خوشگوار قہقہوں سے مزین ایک خوبصورت شام تمام ہوئی۔۔

آسمان مکمل طور پر سکون کی اک چادر اوڑھ چکا تھا اور معصوم چرند پرند اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے۔۔

****

**

ام نور موبائل فون کان سے لگائے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عدیل ملک صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔وہ فون پر صائم سے بات کرتے ہوئے فکر مند نظر آرہی تھی۔۔ہلکی سی دستک کے ساتھ دروازہ کھول کر وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔نرم مسکراہٹ سے سامنے جائے نماز پر کھڑے عدیل ملک کو دیکھا اور اس کے ساتھ بچھی چھوٹی سی جائے نماز پر شیری کھڑا ہوا تھا۔۔ام نور سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی اور دراز سے ایک فائل نکال کر اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے مدھم قدموں چلتے ہوئے واپس چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

عدیل صاحب قیام میں کھڑے اس کی ساری حرکات و سکنات محسوس کر رہے تھے۔۔وہ گردن موڑ کر اپنے دائے جان کو دیکھ رہا تھا۔۔عدیل صاحب رکوع میں جھک گئے تو ان کی دیکھا دیکھی وہ بھی رکوع میں جھک گیا۔۔ہلکے سے گردن موڑ کر پھر دائے جان کو دیکھنے لگا۔۔عدیل صاحب سجدے میں بیٹھ گئے تو شیری بھی جلدی سے سجدے میں بیٹھنے لگا مگر طریقہ کار صحیح سے ادا ناں کرنے کی وجہ سے شیری منہ کے بل پوری طرح سے زمین پر لیٹ گیا۔۔عدیل صاحب بمشکل اپنی ہنسی روک رہے تھے۔۔ننھا شیری دونوں ہاتھوں کے درمیان چہرہ رکھے آنکھیں بند کیے ہوئے سجدہ کر رہا تھا۔۔عدیل صاحب نے سلام پھیر کر اس کی جانب دیکھا۔۔شیری بھی آلتی پالتی بنائے بیٹھا سلام پھیر رہا تھا۔۔عدیل صاحب نے ہنستے ہوئے محبت سے ننھے شیری کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے خود میں بھینچ لیا۔۔

میری جان! دائے جان کی زندگی۔۔ نماز پڑھنا سیکھ رہا ہے "محبت سے اس کا چہرہ" چومتے ہوئے کہا۔۔ ننھا شیری بھی ان کے گال پر بوسہ دے رہا تھا۔۔

اتنا پیارا اور میٹھا بچہ ہے میرا شیری "محبت سے اس کا ہاتھ چوم لیا۔۔ شیری" کھلکھلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

چلو اب دعا مانگتے ہیں" کہتے ہوئے عدیل صاحب نے اس کے ننھے منے ہاتھوں کو" گول کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کے پیالے میں بھر لیا۔۔ ننھا شیری دائیں بائیں جھولتے ہوئے دعا کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ام نور فون کان سے لگائے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ سامنے سے شایان علی کھانے کی ٹرے اٹھائے عدیل صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ مسکراتے ہوئے ام نور کو دیکھا۔۔

آپ بے فکر ہو جائیں آپی۔۔میں وقت پر کھانا اور دوا دونوں کھلا دوں گا" مدھم "
آواز میں کہہ ام نور کا گال تھپک دیا ام نور مسکرا دی۔۔

ہاں جی صائم ! میں ڈرائیور کے ساتھ فائل بھیج رہی ہوں "ام نور مدھم آواز میں "
کہتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔

اے ! بابا کو ڈاکٹر کی اپوائنٹمنٹ کا یاد سے بتا دینا۔۔شام گھر واپسی پر میں سب سے "
پہلے انہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گا" صائم فکر مند لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

جی صائم ! پریشان ناں ہوں "ام نور صائم کو جواب دیتے ہوئے سامنے کھڑے "
ڈرائیور کو فائل دے رہی تھی۔۔

پچھلے ایک سال سے عدیل ملک صاحب کو ذیابطیس اور بلڈ پریشر کا سنگین مسئلہ در
پیش تھا۔۔عمر کے اس حصے میں یہ بیماریاں باقی بیماریوں کے لیے جیسے راستہ بنا دیتی
ہیں۔۔صائم اور ام نور کی عدیل ملک صاحب کے لیے فکر مندی بڑھ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ان کی صحت کا خاص خیال رکھا جاتا تھا اور اس زمہ داری کو شایان علی نے اپنے سر لے لیا تھا۔۔وقت پر کھانا اور ادویات کی بڑی زمہ داری وہ خود قبول کر چکا تھا۔۔ مسسز مہرین ممکن کوشش کرتی تھیں کہ عدیل صاحب کے آس پاس رہیں۔۔ عدیل صاحب ان کا کل اثاثہ تھے اور بے مثال محبت کرنے والے شوہر بھی۔۔گھر کے سرپرست کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کو گھر کا ہر فرد محسوس کرتا تھا۔۔سیدہ سکینہ کے لیے تو ان کا بڑا بھائی ان کے لیے سب کچھ تھا۔۔ماں باپ کے بعد وہ ایک نہایت زمہ دار بھائی ثابت ہوئے تھے۔۔سیدہ سکینہ بھی فکر مند رہتی تھیں۔۔ان کی مکمل ڈائیٹ اور کھانے پینے کی ساری زمہ داری سیدہ سکینہ خوش اسلوبی سے نبھا رہی تھیں۔۔

****

*

آسمان پر سرخی مائل بادل مغرب کی جانب ڈھلتے سورج کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔۔ ہلکی ہوا چل رہی تھی۔۔ موسم خزاں کی آمد تھی اور سوکھی پتیوں کی سرسراہٹ اس خاموش شام میں کانوں کو بھلی معلوم ہو رہی تھیں۔۔

وہ زنک لگے گیٹ کو دھکیل کر اندر داخل ہوئے۔۔ قبرستان میں بلا کی گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ شایان علی ننھے شہری کو اپنی گود میں اٹھائے ننگے پاؤں چل رہا تھا۔۔ اس کے ساتھ صائم ڈھیر سارے پھول اٹھائے اپنے ہم قدم چلتے عدیل صاحب کو دیکھ رہا تھا جو سر پر رومال باندھتے ہوئے ننھے شیری سے کچھ کہہ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

صائم! نرمی سے اسے مخاطب کیا۔۔ اسد اللہ صاحب سے بات ہوئی؟ آستین فولڈ" کرتے ہوئے پوچھا۔۔

جی بابا! بس وہ پہنچنے والے ہیں" صائم کہتے ہوئے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا"
جہاں اس کا ننھا شیری ہاتھ کے اشارے سے صائم کو شرارتی انداز میں بلا رہا تھا۔۔

ارے بھئی آرہے ہیں" عدیل صاحب شرارتی انداز میں کہہ کر تیز قدموں سے"
چلتے ہوئے اس کے برابر پہنچ گئے۔۔

ننھا شیری کھلکھلاتے ہوئے شایان علی کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے عدیل صاحب
کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ لوگ شیری کی قبر کے پاس پہنچ گئے۔۔ ننھا شیری پھرتی سے شایان علی کی گود
سے اتر کر نیچے شیری کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔۔

بابا جانی! مجھے پھول دیں" ننھا شیری توتلی سی زبان میں کہہ کر اپنے چھوٹے"
چھوٹے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صائم گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور اس کی چھوٹی سی ہتھیلی پر پھول کی پتیاں رکھ دیں۔۔ ننھا شیری قبر کے سرہانے پتیاں نچھاور کر رہا تھا۔۔ عدیل صاحب اور شایان علی بھی شہیر شاہ کی قبر پر پھول چڑھا رہے تھے۔۔ دونوں چلتے ہوئے صائم کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔

شیری! میری جان یہاں آؤ" صائم ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔۔ وہ ہاتھ جھاڑ کر صائم کی جانب بڑھ گیا اور صائم کی گود میں بیٹھ گیا۔۔

شیری! ہم کس کے پاس آئے ہیں؟ شایان علی نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

ہم شہیر ماموں جان کے پاس آئے ہوئے ہیں" وہ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔"

شایان علی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

شہیر ماموں کو سلام کیا؟ صائم ننھے شیری کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھ رہا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی بابا جانی! ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے میں نے شہیر ماموں جان کو سلام" کیا تھا" وہ سر اٹھا کر صائم کو دیکھ رہا تھا۔۔

شاباش میری جان! عدیل صاحب نے نہایت محبت سے اپنے پوتے کو دیکھ کر" کہا۔۔

اتنے میں اسد اللہ شاہ صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔۔انہوں نے ہاتھ میں سپارے تھام رکھے تھے۔۔وہ صائم کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔سب سے سلام دعا کرتے ہوئے ننھے شیری کو دیکھا جو شرماتے ہوئے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے سلام نہیں کروگے؟ مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے اس کے معصوم چہرے کو" دیکھا۔۔

اسلام وعلیکم بابا! صائم کی گود میں دائیں بائیں جھولتے ہوئے شرارتی انداز میں" کہا۔۔اسد اللہ شاہ صاحب کے لیے بابا لقب کا انتخاب صائم کا تھا۔۔

ننھا شیری نجانے کیوں پر اسد اللہ شاہ صاحب سے شرماتا تھا۔۔اسد اللہ صاحب بار بار محبت سے اس کی پیشانی چوم لیتے تھے تو وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بھاگ جاتا تھا۔۔

وعلیکم السلام شیری جان! کہتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ چوم لیا۔۔ننھا شیری" شرماتے ہوئے صائم کے سینے میں منہ چھپائے ہنس رہا تھا۔۔

اسد اللہ صاحب نے سب کے ہاتھ میں سپارے دے دیئے۔۔ہر جمعہ وہ لوگ مل کر شہیر شاہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر تلاوتِ قرآن پاک کرتے ہیں۔۔

شیری! شہادت کی انگلی رکھو" صائم نرمی سے کہتے ہوئے اس کی چھوٹی سی انگلی" ورق پر رکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ننھا شیری فلحال تو پڑھ نہیں سکتا تھا مگر صائم اسے عادت ڈالنے کی کوشش کرتا تھا۔۔صائم خود حافظ قرآن ہے مگر اپنے بیٹے کو قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت و اہمیت سمجھاتے ہوئے وہ قرآن پاک اس کے ساتھ بیٹھ کر پڑھتا تھا۔۔ننھا شیری ہر

روز صائم کے پاس بیٹھ کر اس کی تلاوت سنتا تھا۔۔ننھا شیری ہولے ہولے جھولتے ہوئے انگلی رکھ کر قرآن پاک کے ورق کو دیکھ رہا تھا۔۔

چلو اب دعا کرتے ہیں" صائم سپارہ مکمل کر کے اس سے مخاطب ہوا۔۔"

اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ" صائم اس کے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر کہہ رہا" تھا۔۔

ننھا شیری تابعداری سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا رہا تھا۔۔ آنکھیں بند کر کے دائیں سے بائیں جھولتے ہوئے نجانے کیا دعا مانگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شایان علی اس کے گلابی ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا جو ہلکی ہلکی سی حرکت کر رہے تھے۔۔

شایان علی ہاتھ اٹھائے دل ہی دل میں شیری سے مخاطب تھا۔۔کہنے کو تو اس کی دائمی جدائی کو پورے تین سال گزر جانے والے تھے مگر آج بھی ایسا لگتا تھا جیسے کل کی بات ہو۔۔شایان علی کو آج بھی ہر فون کال پر اس کا گمان ہوتا ہے۔۔وہ صبر

کر رہا تھا کیونکہ دل نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ کبھی اس سے دور گیا ہی نہیں۔۔وہ اپنے آس پاس اس کی موجودگی محسوس کر سکتا تھا۔۔ہوا کے جھونکوں کے ساتھ بہتی خوشبو سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ شہیر شاہ آیا ہے۔۔اس کے دل کو سکون پہنچا دینے والی مہک شایان علی کے گرد حصار باندھ لیتی تھی۔۔

صائم نرمی سے اپنے بیٹے کا سر چومتے ہوئے شیری کی مسحور کن قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔ گلاب کی خوشبو پورے قبرستان میں پھیل گئی تھی۔۔وہ سب مل کر ہر جمعہ مبارک پر خاص طور سے شہر شاہ سے ملنے آتے تھے۔۔اور اب تو ننھے شیری کو بھی عادت ہو چکی تھی۔۔ننھا شیری ہر جمعہ مبارک پر بخوشی نہا دھو کر تیار کھڑا صائم کا انتظار کرتا ہے کہ اب ہم شہیر ماموں جان کے پاس ملنے جائیں گے۔۔اس کے ننھے سے دل میں بھی شہیر شاہ بستا تھا۔۔شہیر شاہ کا کردار عمدگی کی چھاپ چھوڑ کر گیا تھا۔۔ وہ آج بھی ہزاروں دلوں میں زندہ ہے۔۔شہیر شاہ کا کردار امر ہے۔۔

ختم شد۔۔۔

www.novelsclubb.com

حرفِ آخر

اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

میرا نام صدف بشیر احمد عباسی ہے۔۔امید ہے میری یہ چھوٹی سی کاوش آپ کو پسند آئی ہو گی۔۔یہ میری پہلی کاوش ہے۔۔اگر میری لکھی کسی بات سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔۔ارادتاً نااور نیتاً کسی کا دل نہیں دکھایا۔۔مجھے آپ کے فیڈبیک کا انتظار رہے گا۔۔

ہر کہانی اپنے پیچھے ایک چھاپ چھوڑ جاتی ہے۔۔یہ بات اتنی اہمیت نہیں رکھتی کہ آپ کی امید کے مطابق کتنا لکھا گیا تھا بلکہ یہ بات زیادہ اہم ہے کہ جتنا لکھا گیا آپ نے اس سے کیا سیکھا؟ مختلف لوگ مختلف نظریات رکھتے ہیں۔۔سب کے نظریات کو احترام کریں۔۔یہ اعلی ظرفی کے زمرے میں آتا ہے۔۔

محبت کبھی ختم نہیں ہوتی بشرطیکہ محبت کرنے والوں کی نیت محبوب کی خوشی ہو۔۔کیونکہ محبت محبوب کی خوشی کا نام ہے۔۔

صائم عدیل ملک کی ام نور سے پاک محبت اس بات کی دلیل ہے کہ پاک رشتوں کی محبت پائیدار ہوتی ہے۔۔ بھروسہ، اعتبار اور وفاداری سے سینچا رشتہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا وہ خود نشو نما پاتا ہے اور پھر سچے، پاک دل تو رب کا گھر ہوتے ہیں وہاں محبت پھلتی پھولتی اور تاحیات قائم رہتی ہے۔۔

شہیر شاہ کی شایان علی سے محبت بے مثال تھی ویسے ہی شایان علی بھی اپنے بھائی کی طرف سے ملی بے لوث محبت کے انمول تحفے کا محافظ بن گیا تھا۔۔

کہانی میں شہیر شاہ کے کردار کی کوئی ریپلیسمنٹ نہیں دکھائی گئی ہے۔۔ بس شہیر شاہ کے کردار کو امر کر دیا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور آخر میں ان تمام شخصیات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جو میری رہنمائی و حوصلہ افزائی کرتے رہے تھے۔۔

بہت شکریہ میم فرزانہ گل میری قابلیت پر یقین رکھنے کے لیے۔۔کتاب کے اس سفر میں آپ میرے لیے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔۔

میری بچپن کی بہترین دوست دعا ظہور احمد مہر۔۔دعا ہر قدم پر میرے ساتھ کھڑی رہی تھی۔۔ایک بہترین بہن کا فرض نبھایا۔۔

مصنفہ رمنا ملک کتاب کے اس سفر میں میرا مضبوط سپورٹ سسٹم بننے کے لیے بہت شکریہ پیاری دوست۔۔مجھے کتاب کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔۔رمنا ملک نے میری بہت مدد کی ہے۔۔

کتاب لکھنے کے لیے مجھے شہنیلہ نے بہت حوصلہ دیا اور میں مشکور رہوں گی کہ خاص طور سے انڈیا سے اس محبت کا کوئی نعم البدل ہی نہیں۔۔بہت شکریہ پیاری شاہ۔۔

www.novelsclubb.com

اس کتاب کے سفر میں نور فاطمہ مجھے کبھی کمزور نہیں ہونے دیتی تھی۔۔نور نے کتاب بننے سے پہلے مجھ سے آٹو گراف کی بات کر کے ایمو شنل کر دیا تھا۔۔

اور میری سب سے چھوٹی بہن سیدہ ماہا ہمیشہ مجھے موٹیویشن دیتی رہی تھی۔۔اور اس کتاب میں جس ماہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ سیدہ ماہا ہے۔۔

بہت شکریہ آپ سب کا اور سب کی دعاؤں کا

آپ کی دعاؤں کی طلبگار

صدف بشیر احمد عباسی

بلوچستان

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com